بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

فیضانِ نظر

مولانا محمد جلال الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ

مؤلف

محمد مسعود احمد غازی

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور۔ کراچی ۰ پاکستان

نام کتاب	احکام القرآن (جلد ہفتم)
بفیضان نظر	مولانا محمد جلال الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ
مؤلف	محمد مسعود احمد غازی
سرپرستی	مولانا مفتی محمد علیم الدین مجددی
کمپوزنگ	محمد عارف
تاریخ اشاعت	مئی 2011ء
تعداد	ایک ہزار
کمپیوٹر کوڈ	UQ7
باہتمام	حافظ قاضی محمد سعید احمد نقشبندی
	محلہ بابا لطیف شاہ غازی، کھاریاں ضلع گجرات
قیمت	

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا دربار روڈ، لاہور۔فون:37221953 فیکس:۔042-37238010

9۔الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔فون:37247350 فیکس:37225085

14۔انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی

فون:32630411-32212011-021۔ فیکس:۔021-32210212

e-mail:- info@zia-ul-quran.com

Visit our website:- www,zia-ul-quran.com

فہرست احکام القرآن جلد ہفتم

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

صَلٰوۃً وَّ سَلَامًا عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شرفِ انتساب

خدمتِ قرآنِ مجید کی اپنی اس حقیری سی کاوش کو میں اپنے آقائے نعمت، جلالۃ العلم، استاذ العلماء، فخر الاماثل، بدر الافاضل، محققِ اہلسنت، مؤرخِ ملت، مفسرِ قرآن، سیدی وسندی وابی، حضرت علامہ مولانا **مفتی محمد جلال الدین قادری** نوراللہ مرقدہٗ

کے نام سے منسوب کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

کیونکہ انہی کا فیضان میری تمام تر فکر و ہمت کی پونجی ہے۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

اللہ رب العزت اپنے فضل و کرم سے اس عاجزانہ سعی کو قبول فرما کر مقبولیتِ عامہ نصیب فرمائے، اسے تمام قارئین کے لئے نفع بخش اور بندہ کے لئے حسنِ خاتمہ کا ذریعہ بنائے۔ (امین)

محمد مسعود احمد غازی

پیش لفظ

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب مکرم ﷺ کو جو کتاب عطا فرمائی وہ ہر اعتبار سے جامع واکمل ہے۔اس نے دنیا کو نیا انقلاب اور نیا تمدن دیا، نئی ثقافت اور نئی روش سے متعارف کرایا۔ یہی وہ کتاب ہے جو اسلام کی ابدی صداقتوں کی امین اور حقوقِ انسانیت کے تحفظ کی ضامن ہے، یہی شریعتِ اسلامیہ کا اولین ماخذ اور علوم و معارف کا خزانہ ہے۔ اکابرین امت نے اس کے اسرار و رموز کو سمجھنے کے لئے اپنی زندگیاں وقف کیں اور بھرپور استفادہ کیا اور پھر تفاسیر کے ذریعے اس کے فوائد وثمرات کو دوسروں تک پہنچانے کی سعی وکوشش کی۔جلیل القدر مفسرین کرام نے اس سلسلے میں اپنی خدمات پیش کیں اور قرآنِ حکیم کے کلمات ومعانی پر تصانیف کے انبار لگا دیئے۔ اس کی لسانیت کے حسن وکمال پر توجہ دی اور اس کے قصص وواقعات، سیر و تاریخ پر تالیفات جمع کر دیں۔
کسی نے فصاحت و بلاغت کو اپنی تفسیر کی بنیاد بنایا اور کسی نے صرفی ونحوی مباحث کو عنوانِ سخن بنایا۔بعض نے عقائد کو موضوعِ تفسیر بنایا اور بعض نے تصوف وسلوک کے حقائق پر مبنی تفاسیر لکھیں۔تفسیر قرآن کے مختلف اسالیب کے اعتبار سے ایک انداز قرآن مجید کی فقہی تفسیر کا ہے۔جس میں آیاتِ قرآنیہ سے اخذ ہونے والے فقہی احکام پر بحث کی جاتی ہے۔عربی زبان میں اگرچہ اس موضوع پر متعدد اور مستند کتب تفسیر موجود ہیں مگر اردو زبان میں اس طرز پر آج تک کوئی قابلِ ذکر تفسیر نہیں لکھی گئی۔اردو خواں طبقہ کے لئے ابھی تک ایک ایسی جامع تفسیر کی ضرورت باقی تھی جس میں قرآن مجید کے احکام سادہ اور عام فہم انداز میں بیان کئے جائیں تاکہ انہیں قرآن مجید سے استفادہ کرنے میں آسانی ہو۔

اسی ضرورت کے پیشِ نظر مؤرخ اہلسنت ،مفسرِ قرآن حضرت علامہ مولانا مفتی محمد جلال الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ نے احباب کے اصرار پر پیرانہ سالی اور ضعف وعلالت کے باوجود کمر ہمت باندھی اور تفسیر احکام القرآن لکھنا شروع فرما دیا۔آپ بلند پایہ محقق، عظیم دانشور اور بالغ نظر مفتی ہونے کے ساتھ ساتھ نکتہ ور مفسر قرآن بھی تھے۔آپ نے

قرآن مجید کی ظاہری رعنائیوں اور باطنی گہرائیوں سے علم وحکمت کے جواہر واسرار اور معارف ومعانی کے خزانے نکال کر دنیا کے سامنے پیش کر دیئے۔ آپ کا اسلوب بیان اس قدر سلیس، شستہ اور عام فہم ہے کہ ہر ذی استعداد قاری اس سے استفادہ کر سکتا ہے اور احکام قرآن کو اپنے ذہن میں اتار کر دارین کی سعادتیں سمیٹنے میں کامیاب ہوسکتا ہے۔

جب تفسیر کی پہلی جلد چھپ کر منظرِ عام پر آئی تو اہل قلم نے خوبصورت الفاظ میں اسے خراج تحسین پیش کیا۔ اہل علم ہدیۂ تشکر بجالائے اور اہل درد نے اسے اپنی قلبی آرزو سمجھا۔ عوام وخواص کی طرف سے آئندہ جلدوں کا شدت سے انتظار ہونے لگا۔ حضور مفسرِ قرآن علیہ الرحمۃ کی محنت شاقہ اور جہد مسلسل سے مختصر عرصہ میں چھ جلدیں چھپ کر تشنگانِ علم کے لئے مسرت کا باعث بن گئیں۔ اس دوران علالت مسلسل بڑھتی رہی اور قویٰ مضمحل ہوتے رہے۔ جب حضور مفسرقرآن علیہ الرحمۃ نے سورۃ نور کی آیت نمبر ۳۰ کی تفسیر مکمل کی تو بارگاہِ ایزدی سے پیغامِ وصال آ گیا۔ مشتاق دید تو تھے ہی مگر اب داعی اجل کو لبیک کہہ کر حریم ناز میں بھی پہنچ گئے۔

آپ کے وصال با کمال کے بعد اکابر علماء کرام اور حضرت کے برادرِ مکرم فقیہ العصر حضرت علامہ مولانا مفتی محمد علیم الدین نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ سے مشاورت ہوئی کہ تفسیر کا بقیہ حصہ کیسے مکمل کیا جائے اور کسے یہ ذمہ داری سونپی جائے۔ بالآخر قرعہ فال حضرت کے سب سے چھوٹے فرزندِ ارجمند اور ہمارے برادرِ اصغر مولانا محمد مسعود احمد غازی کے نام نکلا۔ آپ چونکہ حضرت مفسرِ قرآن علیہ الرحمۃ کے ساتھ تخریج وغیرہ امور میں معاون رہے اس لئے احباب نے اس فیصلے کو سراہا۔ مولانا نے تفسیر پر شبانہ روز محنت سے کام شروع کر دیا اور حضرت کی یادگار جامعہ اسلامیہ کی انتظامی وتدریسی ذمہ داریوں کے باوجود تقریباً سات ماہ کے عرصہ میں ساتویں جلد کا مسودہ تیار کر لیا۔ اس کارِ عظیم کی ادائیگی میں ہمارے برادرِ مکرم کہاں تک کامیاب ہوئے؟ اس کا فیصلہ ہم اہل علم قارئین پر چھوڑتے ہیں۔ تاہم ہمیں یہ امید ہے کہ مولانا کی یہ کاوش انشاء اللہ العزیز امت مسلمہ میں ایک ایسی فضاء پیدا کرے گی جس کے نتیجہ میں کتاب وسنت کے ابلاغ وتبلیغ کی راہیں کھلیں گی۔ اللہ تعالیٰ اس کاوش کو قبول فرما کر زیادہ سے زیادہ مؤثر اور نفع بخش بنائے۔

امین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

قاضی محمد سعید احمد نقشبندی

باب(۳۰۵)

سورۃ النور

احکامِ پردہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَقُلۡ لِّلۡمُؤۡمِنٰتِ یَغۡضُضۡنَ مِنۡ اَبۡصَارِہِنَّ وَیَحۡفَظۡنَ فُرُوۡجَہُنَّ وَلَا یُبۡدِیۡنَ زِیۡنَتَہُنَّ اِلَّا مَا ظَہَرَ مِنۡہَا وَلۡیَضۡرِبۡنَ بِخُمُرِہِنَّ عَلٰی جُیُوۡبِہِنَّ ۪ وَلَا یُبۡدِیۡنَ زِیۡنَتَہُنَّ اِلَّا لِبُعُوۡلَتِہِنَّ اَوۡ اٰبَآئِہِنَّ اَوۡ اٰبَآءِ بُعُوۡلَتِہِنَّ اَوۡ اَبۡنَآئِہِنَّ اَوۡ اَبۡنَآءِ بُعُوۡلَتِہِنَّ اَوۡ اِخۡوَانِہِنَّ اَوۡ بَنِیۡۤ اِخۡوَانِہِنَّ اَوۡ بَنِیۡۤ اَخَوٰتِہِنَّ اَوۡ نِسَآئِہِنَّ اَوۡ مَا مَلَکَتۡ اَیۡمَانُہُنَّ اَوِ التّٰبِعِیۡنَ غَیۡرِ اُولِی الۡاِرۡبَۃِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفۡلِ الَّذِیۡنَ لَمۡ یَظۡہَرُوۡا عَلٰی عَوۡرٰتِ النِّسَآءِ ۪ وَلَا یَضۡرِبۡنَ بِاَرۡجُلِہِنَّ لِیُعۡلَمَ مَا یُخۡفِیۡنَ مِنۡ زِیۡنَتِہِنَّ ؕ وَتُوۡبُوۡۤا اِلَی اللّٰہِ جَمِیۡعًا اَیُّہَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ لَعَلَّکُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ۝

(النور آیت ۳۱:پارہ ۱۸)

اور مسلمان عورتوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں، اور اپنا بناؤ نہ دکھائیں مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے اور دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں اور اپنا سنگار ظاہر نہ کریں مگر اپنے شوہروں پر، یا اپنے باپ، یا شوہروں کے باپ، یا اپنے بیٹے، یا شوہروں کے بیٹے، یا اپنے

بھائی، یا اپنے بھتیجے، یا اپنے بھانجے، یا اپنے دین کی عورتیں، یا اپنی کنیزیں جو اپنے ہاتھ کی ملک ہوں، یا نوکر بشرطیکہ شہوت والے مرد نہ ہوں، یا وہ بچے جنہیں عورتوں کی شرم کی چیزوں کی خبر نہیں اور زمین پر پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ جانا جائے ان کا چھپا ہوا سنگار اور اللہ کی طرف توبہ کرو اے مسلمانو! سب کے سب اس امید پر کہ تم فلاح پاؤ۔

حل لغات

یَغُضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ: غَضَّ یَغُضُّ کا معنی ہے۔ پست کرنا، جھکا لینا، روکنا، بند کرنا۔(۱)

غَضَّ، یَغُضُّ کا صلہ جب لفظ بصر آئے تو معنی ہوتا ہے، ناجائز شئے سے نگاہ کو روکنا۔(۲)

آیتِ مبارکہ میں اس سے مراد یہ ہے کہ جسے دیکھنا جائز نہیں اس سے آنکھیں بند کرلیں اور اگر بلا قصد نظر پڑھ جائے تو فوراً نگاہیں جھکالیں۔(۳)

وَیَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ: فُرُوْجٌ جمع ہے فَرْجٌ کی۔ معنی ہے کشادگی، دونوں ٹانگوں کا درمیانی حصہ۔(۴)

---

(۱) ☆ المنجد ازلوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص۸۷۸

☆ مفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل المقلب با لراغب اصفهانی(۵۰۲ھ)مطبوعہ کراچی، ص۳۶۱

☆ لسان العرب، للامام ابی الفضل محمد مکرم ابی منظور المتوفی ۷۱۱ھ دار الکتب العلمیہ بیروت، ج۷: ص۲۲۳

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م۱۲۰۵ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۶۱

(۲) ☆ المنجد ازلوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص۸۷۸

(۳) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)مطبوعہ کوئٹہ، ج۶، ص۴۹۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص۳۴۸

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص۵۶۰

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج۳، ص۳۳۸

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی ج۵ ص۲۸۵

(۴) ☆ المنجد ازلوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص۹۱۱

☆ مفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل المقلب با لراغب اصفهانی(۵۰۲ھ)مطبوعہ کراچی، ص۳۷۵

☆ لسان العرب، للامام ابی الفضل محمد مکرم ابی منظور المتوفی ۷۱۱ھ دار الکتب العلمیہ بیروت، ج۲: ص۳۹۸

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م۱۲۰۵ھ)مطبوعہ بیروت، ج۲: ص۸۳

مرد وعورت کے قبل ودبر بلکہ ہر مخلوق کی تمام شرم والی چیزوں پر لفظ فرج کا اطلاق ہوتا ہے۔(۵)

منشاء ایزدی یہ ہے کہ اپنی شرم کی چیزوں کی حفاظت کریں۔(۶)

لَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَھُنَّ: اپنی زینت ظاہر نہ کریں۔ ہر وہ شئے زینت ہے جس سے آراستگی وخوبصورتی کی جائے۔(۷)

زینت تین طرح کی ہوتی ہے۔

(ا) زینتِ نفسیہ: جیسے علم اور اچھے اعتقادات

اسی معنی میں ارشادِ خداوندی ہے۔

وَلٰـکِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَیْکُمُ الْاِیْمَانَ وَزَیَّنَهٗ فِیْ قُلُوْبِکُمْ. (سسورۃ الحجرات آیت ۷پ۲۶)

لیکن اللہ نے تمہیں ایمان پیارا کردیا ہے اور اسے تمہارے دلوں میں آراستہ کردیا ہے۔

(ب) زینتِ بدنیہ: جیسے دراز قامت ہونا، طاقتور ہونا، زیورات، لباس، سترِ عورت۔ اس معنی میں یوں ارشاد ہوا۔

وَلٰـکِنَّا حُمِّلْنَآ اَوْزَارًا مِّنْ زِیْنَةِ الْقَوْمِ. (سورۃ طٰہٰ آیت۸۷پ۱۶)

لیکن ہم سے کچھ بوجھ اٹھوائے گئے اس قوم کے گہنے کے۔

اور ارشاد فرمایا:

یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ (سورۃ الاعراف آیت ۳۱پ۸)

---

(۵) ☆ لسان العرب، للامام ابی الفضل محمد مکرم ابی منظور المتوفی ۷۱۱ھ دار الکتب العلمیہ بیروت، ج۲: ص۳۹۹

☆ المنجد ازلوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص۹۱۱

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م۱۲۰۵ھ)مطبوعہ بیروت، ج۲: ص۸۳

(۶) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)مطبوعہ کوئٹہ، ج۸، ص۴۹۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص۳۴۸

(۷) ☆ المنجد ازلوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص۵۳۲

☆ مصباح اللغات، ابو الفضل مولانا عبدالحفیظ بلیاوی، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ص۳۵۴

☆ لسان العرب، للامام ابی الفضل محمد مکرم ابی منظور المتوفی ۷۱۱ھ دار الکتب العلمیہ بیروت، ج۱۳: ص۲۴۵

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م۱۲۰۵ھ)مطبوعہ بیروت، ج۹، ص۲۳۹

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳ص۲۳۵

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص۵۶۱

اے آدم کی اولاد اپنی زینت لو جب مسجد میں جاؤ۔

﴿۳﴾ زینتِ خارجیہ: جیسے مال وجاہ اور اولاد

اسی معنی میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ؕ (سورۃ الاعراف آیت ۳۲ پ۸)

تم فرماؤ کس نے حرام کی اللہ کی وہ زینت جو اس نے اپنے بندوں کے لئے نکالی اور پاک رزق۔

اور ارشاد فرمایا۔

اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ (سورۃ کہف آیت ۴۶:پ۱۵)

مال اور بیٹے یہ جیتی دنیا کا سنگار ہے۔

اسی طرح ارشاد ہوا۔

وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتُهَا ۚ (سورۃ القصص آیت ۶۰:پ۲۰)

اور جو کچھ چیز تمہیں دی گئی ہے وہ دنیوی زندگی کا برتاؤ اور اس کا سنگار۔

ارشادِ ربانی ہے۔

فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ فِيْ زِيْنَتِهٖ ؕ (سورۃ القصص آیت ۷۹:پ۲۰)

تو اپنی قوم پر نکلا اپنی آرائش میں۔

زیبِ عنوان آیتِ مبارکہ میں زینت سے مراد زینتِ بدنیہ ہے۔ معنی یہ ہے کہ غیر محرم لوگوں کے سامنے اپنے خلقی محاسن اور زیب وزینت ظاہر نہ کریں۔(۸)

اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا: مگر جو خود ظاہر ہو۔(۹)

زینتِ بدنیہ کی دو قسمیں ہیں۔

(۸) ☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمدجیون جونپوری(م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور،ص ۵۶۱

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج۳،ص ۳۳۸

(۹) ☆ قاموس القرآن (او اصلاح الوجوہ والنظائر فی القرآن الکریم)للمفسر الحسین بن محمدالدامغانی،مطبوعہ بیروت ،ص ۳۱۲

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مطبوعہ کوئٹہ، ج۸،ص ۴۹۳

ظاہرہ: وہ زینت ہے جو از خود ظاہر ہو۔ مثلاً لباس، چہرہ اور ہتھیلیاں، غیر محارم پر ان کا اظہار عدمِ فتنہ کی صورت میں جائز ہے۔

باطنہ: وہ زینت جسے عموماً چھپایا جاتا ہو۔ مثلاً بالیاں، ہار اور دیگر زیورات، غیر محارم پر ان کا اظہار نا جائز ہے۔ (۱۰)

آیۂ مبارکہ کا معنی یہ ہے کہ عورتیں اپنی سج دھج اور سنگھار و زیورات ظاہر نہ کریں۔ البتہ جو لباس وغیرہ خود ظاہر ہو، اس میں حرج نہیں۔ (۱۱)

وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ: خُمُرٌ خِمَارٌ کی جمع ہے۔ اوڑھنی، دوپٹہ، پردہ (۱۲)

اور اپنی اوڑھنیاں اپنے اوپر ڈالے رکھیں تاکہ ان کے کان، بال، گردن اور سینے چھپے رہیں۔ (۱۳)

اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ: بُعُوْلٌ جمع ہے بَعْلٌ کی۔ معنی ہے شوہر، خاوند۔ (۱۴)

---

(۱۰) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م ۱۱۳۵ھ)مطبوعۃ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور،ص ۵۶۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳،ص ۳۴۸

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج۳،ص ۳۳۹

(۱۱) ☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مطبوعہ کوئٹہ، ج۸،ص ۴۹۳

(۱۲) ☆ مصباح اللغات،ابو الفضل مولانا عبدالحفیظ بلیاوی ،مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی ص ۲۱۹

☆ المنجد ازلوئیس معلوف ایسوعی،مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی،ص ۳۵۰

☆ لسان العرب،للامام ابی الفضل محمد بن مکرم ابی منظور المتوفی (۷۱۱ھ)دارالکتب العلمیہ بیروت ج۳:ص،۱۸۸

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م ۱۲۰۵ھ)مطبوعہ بیروت ،ج۷:ص ۲۳۰

☆ مفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل المقلب با لراغب اصفہانی(۵۰۲ھ)مطبوعہ کراچی،ص ۱۵۹

(۱۳) ☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مطبوعہ کوئٹہ، ج۸،ص ۴۹۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳،ص ۳۴۸

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور،ص ۵۶۲

☆ تفسیر کبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر،ج،۲۳،ص ۲۰۶

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج۳،ص ۳۳۹

☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ قدیمی کتب خانہ،کراچی ج۵ص ۲۸۶

(۱۴) ☆ المنجد ازلوئیس معلوف ایسوعی،مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی،ص ۱۱۸

☆ مصباح اللغات،ابو الفضل مولانا عبدالحفیظ بلیاوی ،مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی،ص ۶۲

☆ قاموس القرآن (او اصلاح الوجوہ والنظائرفی القرآن الکریم)للمفسر الحسین بن محمدالدامغانی،مطبوعہ بیروت ،ص ۷۴

☆ مفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل المقلب با لراغب اصفہانی(۵۰۲ھ)مطبوعہ کراچی،ص ۵۴

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م ۱۲۰۵ھ)مطبوعہ بیروت ،ج ۱۱ ص ۶۸

اسی معنی میں ارشاد ہوا

وَّهٰذَا بَعۡلِیۡ شَیۡخًا ؕ (سورۃ ھود آیت ۷۲:پ ۱۲)

اور یہ ہیں میرے شوہر بوڑھے۔

اور فرمایا۔

وَبُعُوۡلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ. (سورۃ البقرۃ آیت ۲۲۸:پ ۲)

اور ان کے شوہروں کو اس مدت کے اندر ان کے پھیر لینے کا حق پہنچتا ہے۔

چونکہ مرد اپنی ازواج پر فائق و برتر ہوتے ہیں اسی برتری کی بنا پر ہر اس شئے کو بعل کہہ دیتے ہیں جسے برتر سمجھا جاتا ہو۔ مثلاً قرآن مجید میں ہے۔

اَتَدۡعُوۡنَ بَعۡلًا وَّتَذَرُوۡنَ اَحۡسَنَ الۡخَالِقِیۡنَ. (سورۃ الصّٰفّٰت آیت ۱۲۵:پ ۲۳)

کیا بعل کو پوجتے ہو اور چھوڑتے ہو سب سے اچھا پیدا کرنے والے کو (۱۵)

آیتِ مبارکہ کا مفہوم یہ ہے اپنے شوہروں کے لئے ہر طرح کی زینت کا اظہار جائز ہے۔(۱۶)

اَوۡ اٰبَآئِهِنَّ: یا اپنے باپوں کے لئے۔ دادا، پردادا، نانا، پرنانا اور دیگر تمام اصول اس میں داخل ہیں۔ ان سب پر زینتِ باطنہ کا اظہار جائز ہے۔(۱۷)

اَوۡ اٰبَآءِ بُعُوۡلَتِهِنَّ: یا اپنے شوہروں کے باپوں کے لئے، مراد سسر ہے۔

(۱۵) ☆ مفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل المقلب با لراغب اصفہانی(۵۰۲ھ)مطبوعہ کراچی، ص ۵۴
☆ قاموس القرآن (او اصلاح الوجوہ والنظائر فی القرآن الکریم)للمفسر الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت، ص ۸۴
☆ تاج العروس ازعلامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی(م ۱۲۰۵ھ)مطبوعہ بیروت، ج۷، ص ۲۳۰

(۱۶) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۶۳
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۲۰۶
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی ج۵ ص ۲۸۷

(۱۷) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مطبوعہ کوئٹہ، ج۸، ص ۴۹۷
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۶۳
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۲۰۶

شوہر کے تمام اصول کا یہی حکم ہے۔(۱۸)

اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ: یا اپنے بیٹوں کے لئے۔

پوتے، نواسے اور دیگر تمام فروع اس میں داخل ہیں۔(۱۹)

اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ: یا اپنے شوہروں کے بیٹوں کے لئے، شوہر کی ساری اولاد اس حکم میں شامل ہے۔(۲۰)

اَوْ اِخْوَانِهِنَّ: یا اپنے بھائیوں کے لئے، بھائی خواہ ماں باپ دونوں کی طرف سے ہوں، صرف ماں کی طرف سے ہوں یا صرف باپ کی طرف سے، سبھی اس آیت کے عموم میں داخل ہیں۔(۲۱)

اَوْ بَنِیْٓ اِخْوَانِهِنَّ: یا اپنے بھتیجوں کے لئے، بھتیجوں کے بیٹے ہوں یا بھتیجیوں کے بیٹے، غرضیکہ بھائی کی ساری اولاد مراد ہے۔(۲۲)

اَوْ بَنِیْٓ اَخَوٰتِهِنَّ: یا اپنے بھانجوں کے لئے، بہنوں کی ساری اولاد (پوتے، نواسے) اس میں شامل ہیں۔(۲۳)

چونکہ یہ لوگ کثرت سے گھروں میں آتے جاتے رہتے ہیں اور عموماً فتنہ کا اندیشہ نہیں ہوتا، کیونکہ طبعاً ان رشتوں کے درمیان صنفی تعلقات سے نفرت پائی جاتی ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان پر اظہارِ زینت کو جائز

(۱۸) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ج۸، ص۴۹۷

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص۲۰۶

(۱۹) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ج۸، ص۴۹۷

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص۵۶۳

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص۲۰۶

(۲۰) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ج۸، ص۴۹۷

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص۲۰۶

(۲۱) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ج۸، ص۴۹۷

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص۲۰۶

(۲۲) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ج۸، ص۴۹۷

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص۲۰۶

(۲۳) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ج۸، ص۴۹۷

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص۵۶۳

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص۲۰۶

فرمادیا ہے۔(۲۴)

اَوْنِسَآئِهِنَّ: یا اپنی عورتوں کے لئے، مراد مسلمان عورتیں ہیں ان کے سامنے اظہارِ زینت جائز ہے۔اور غیر مسلم عورتیں چونکہ اپنی نہیں، لہٰذا ان کے سامنے اظہارِ زینت جائز نہیں۔(۲۵)

اَوْمَامَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ: یا ان باندیوں کے لئے جو ان کی مملوک ہیں (باندیوں کا وجود ہمارے زمانہ میں مفقود ہے)(۲۶)

اَوِالتَّابِعِيْنَ: تَبِعَ يَتْبَعُ تَبَعًا وَتَبَاعا وتَبَاعَةً کا معنی ہے۔ پیچھے چلنا، ساتھ چلنا، فرمانبردار ہونا۔(۲۷)

آیتِ مبارکہ سے وہ لوگ مراد ہیں جو بہت بوڑھے ہو چکے ہوں۔ چونکہ یہ لوگ خود کمائی نہیں کر سکتے، بلکہ حصولِ رزق اور دیگر امور میں گھر والوں کے تابع ہوتے ہیں اس لئے انہیں تابعین کہا گیا ہے۔(۲۸)

غَيْرِ اُولِى الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ: اِرْبَةٌ کا معنی ہے حاجت، ضرورت(۲۹)

---

(۲۴) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مطبوعہ کوئٹہ، ج۸،ص ۴۹۷
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳،ص ۳۴۹
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری(م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۶۳
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمود بن عمر بن محمد الزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳،ص ۲۳۶

(۲۵) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مطبوعہ کوئٹہ، ج۸،ص ۴۹۸
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳،ص ۳۴۹
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمود بن عمر بن محمد الزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳،ص ۲۳۶
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارة المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳،ص ۲۰۷
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج۳،ص ۳۳۹
☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی ج۵ص ۲۸۶

(۲۶) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مطبوعہ کوئٹہ، ج۸،ص ۴۹۸
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳،ص ۳۴۹
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارة المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳،ص ۲۰۷

(۲۷) ☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل المقلب با لراغب اصفہانی(م ۵۰۲ھ)مطبوعہ کراچی، ص ۷۲
☆ مصباح اللغات، ابو الفضل مولانا عبد الحفیظ بلیاوی، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ص ۸۴
☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۱۴۲
☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی(م ۷۷۰ھ)، ج۱،ص ۷۳

(۲۸) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مطبوعہ کوئٹہ، ج۸،ص ۴۹۹
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳،ص ۳۴۹

(۲۹) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۲۶
☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل المقلب با لراغب اصفہانی(م ۵۰۲ھ)مطبوعہ کراچی، ص ۱۶

اسی معنی میں ارشاد ہوا۔

وَلِیَ فِیۡهَامَاٰرِبُ اُخۡرٰی. (سورۃ طٰہٰ آیت ۱۸: پ ۱۶)

اور میرے اس میں اور کام ہیں۔

مراد یہ ہے کہ جن مردوں کو عورتوں کی بالکل ہی حاجت نہ رہی ہو نہ انتشار باقی ہو، نہ قربت پر قادر ہوں اور نہ ہی رغبت موجود ہو۔ ان کے سامنے بھی اظہارِ زینت جائز ہے۔ (۳۰)

اَوِالطِّفۡلِ الَّذِیۡنَ لَمۡ یَظۡهَرُوۡا: ظَھَرَ یَظۡھَرُ کا معنی ہے، اطلاع، غلبہ۔ (۳۱)

مراد وہ بچے ہیں جنہیں عورتوں کے پردے کے مقامات کی اطلاع ہی نہ ہو یا حدِ شہوت کو نہ پہنچے ہوں۔ (۳۲)

(بقیہ ۲۹) ☆ مصباح اللغات، ابو الفضل مولانا عبدالحفیظ بلیاوی، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی ص ۳۱
☆ لسان العرب، للامام ابی الفضل محمد بن مکرم ابی منظور المتوفی (۷۱۱ھ) دار الکتب العلمیہ بیروت ج ۱، ص ۲۴۸
☆ تاج العروس از علامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۱، ص ۱۴۵
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمود بن عمر بن محمد الزمحشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۲۳۷
(۳۰) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ج ۸، ص ۵۰۰
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاهور، ج ۳، ص ۳۴۹
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۶۵
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمود بن عمر بن محمد الزمحشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۲۳۷
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارة المطالع قاهره ازهر، ۲۳، ص ۲۰۸
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج ۳، ص ۳۳۹
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج ۵، ص ۲۸۸
☆ لسان العرب، للامام ابی الفضل محمد بن مکرم ابی منظور المتوفی (۷۱۱ھ) دار الکتب العلمیہ بیروت ج ۱، ص ۲۴۸
☆ تاج العروس از علامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۱، ص ۱۴۵
☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل المقلب با لراغب اصفهانی (۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۱۶
(۳۱) ☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل المقلب با لراغب اصفهانی (۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۳۱۸
☆ قاموس القرآن (او اصلاح الوجوہ و النظائر فی القرآن الکریم) للمفسر الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت، ص ۳۱۲
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۶۵
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمود بن عمر بن محمد الزمحشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۲۳۷
(۳۲) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ج ۸، ص ۵۰۱
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاهور، ج ۳، ص ۳۴۹

عَلٰی عَوْرٰتِ النِّسَآءِ:عَوْرَات عَوْرَةٌ کی جمع ہے۔عورت انسان کی شرمگاہ کو کہتے ہیں۔ یہ عَارٌ سے مشتق ہے۔ عورت کوعورت اسی لئے کہتے ہیں کہ اس کے ظاہر ہونے سے انسان کوشرم لاحق ہوتی ہے۔(۳۳)

شان نزول

اس آیتِ مبارکہ کے شانِ نزول میں دوروایات مروی ہیں۔

﴿۱﴾ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضرت اسماء بنت مرثد بنی حارثہ میں اپنے باغ کے اندر رہتی تھیں۔عورتوں نے وہاں بغیر تہبند جانا شروع کردیا،توان کے پازیب ظاہر ہوئے بلکہ ان کے سینے اور منڈھیاں بھی ظاہر ہونے لگیں۔حضرت اسماء کہنے لگیں یہ کتنی بری بات ہے،تواللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں یہ آیتِ مبارکہ نازل فرمادی۔(۳۴)

﴿۲﴾ عورتیں جب چلتیں توپاؤں زور سے زمین پر رکھتیں تاکہ ان کے پازیب کی آوازلوگ سنیں۔کیونکہ یہ حرکت مردوں کے دل میں ان عورتوں کی طرف میلان پیدا کرتی تھی تواللہ تعالیٰ نے خواتین کوایسی حرکات سے باز

(بقیہ ۳۲) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور،ص ۵۶۵

☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی،ج۳،ص۲۳۷

☆ تفسیرکبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر،ج۲۳،ص ۲۰۹

☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان،ج۳،ص ۳۴۰

(۳۳) ☆ مفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل المقلب با لراغب اصفھانی(۵۰۲ھ)مطبوعہ کراچی،ص ۳۵۲

☆ مصباح اللغات،ابو الفضل مولانا عبدالحفیظ بلیاوی ،مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی،ص ۵۷۸

☆ لسان العرب،للامام ابی الفضل محمد بن مکرم ابی منظور المتوفی (۷۱۱ھ) دار الکتب العلمیہ بیروت ج۴،ص ۷۱۰

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م۱۲۰۵ھ)مطبوعہ بیروت ،ج۳،ص ۴۳۹

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ،کوئٹہ،ج۶،ص ۱۴۴

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی ،مولفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی(م۷۷۰ھ)،ج۲،ص ۴۱

(۳۴) ☆ الدرالمنثورازحافظ جلا ل الدین سیوطی(م۹۱۱ھ)داراحیاء التراث العربی بیروت ج۶،ص ۱۶۵

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر، صفحہ ۲۸۳

رکھنے کے لئے یہ آیتِ مبارکہ نازل فرمائی۔(۳۵)

نوٹ: ممکن ہے دونوں واقعات ہی نزولِ آیت کا سبب ہوں۔اور یہ بھی ممکن ہے کہ وَلْيَضْرِبْنَ سے پہلے تک آیت کا شانِ نزول وہ ہو جو پہلے نمبر پر گزرا۔اور بقیہ آیت کا شانِ نزول دوسرا ہو۔وَاللّٰهُ تَعَالٰی وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔

مسائل شرعیہ

﴿۱﴾ کسی کو دیکھنے کی چار صورتیں ہیں۔

(ا) مرد کا مرد کو دیکھنا۔ (ب) عورت کا عورت کو دیکھنا۔

(ج) عورت کا مرد کو دیکھنا۔ (د) مرد کا عورت کو دیکھنا۔

﴿ا﴾ مرد کا مرد کو دیکھنا: مرد کا زیرِ ناف سے لیکر گھٹنے کے نیچے تک کا حصۂ بدن ستر ہے۔اس حصہ کو چھپانا فرض ہے۔(۳۶)

حدیث پاک میں ارشاد ہوا۔

غَطِّ فَخِذَکَ فَاِنَّ الْفَخِذَعَوْرَةٌ(۳۷)

اپنی ران کو ڈھانپ، کیونکہ یہ چھپانے کی چیز ہے۔(۳۸)

اسی طرح نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا۔

لَاتُبْرِزْفَخِذَکَ وَلَاتَنْظُرْفَخِذَحَيٍّ وَّلَامَيِّتٍ(۳۹)

---

(۳۵) ☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)مطبوعه کوئٹه، ج۸، ص۵۰۲

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۲۳، ص۲۰۹

☆ الجامع القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعه بیروت،لبنان، ج۱۲ ص۲۱۷

(۳۶) ☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی ،پشاور، ص۵۵۷

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۲۳، ص۲۰۲

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعه ملتان، ج۳، ص۳۴۰

(۳۷) ☆ کنزالعمال للعلامة علی متقی بن حسام الدین هندی (م۹۷۵ھ) ج۲، ص۳۲۹:رقم الحدیث۱۹۱۰۵

☆ طبرانی کبیر، ج۲، ص۲۸۱:رقم الحدیث۲۱۳۸......۲۱۳۹......۲۱۴۰......۲۱۴۱......۲۱۴۲

(۳۸) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۲۳، ص۲۰۲

(۳۹) ☆ کنزالعمال للعلامة علی متقی بن حسام الدین هندی (م۹۷۵ھ) ج۷، ص۳۲۹:رقم الحدیث۱۹۱۰۸

☆ سنن ابوداؤد،امام ابوداؤدسلیمان بن اشعث سجستانی (م۲۷۵ھ)، ج۳، ص۱۳۹ :رقم الحدیث۳۱۴۰

☆ سنن ابن ماجه ،امام ابوعبدالله محمدبن یزیدابن ماجه (م۲۷۳ھ)کتاب الجنائزرقم الحدیث۱۴۶۰

اپنی ران کوظاہر نہ کرواور نہ ہی کسی زندہ یامردہ کی ران کو دیکھو۔(۴۰)

مرد کا اس کے علاوہ حصہ بدن عورت نہیں۔اس کے علاوہ مرد کے جسم کے ہر حصہ اور ہر عضو کو دیکھا جا سکتا ہے، بشرطیکہ شہوت کا خوف نہ ہو اور اگر شہوت کا خوف ہو تو اس کے جسم کے کسی عضو کو دیکھنا جائز نہیں۔(۴۱)

﴿ب﴾ **عورت کا عورت کو دیکھنا:** عورت کا مسلمان عورت کے لئے وہی ستر ہے جو مرد کا مرد کے لئے ہے۔یعنی ناف کے نیچے سے گھٹنے کے نیچے تک۔اتنا حصہ جسم کسی مسلمان عورت کے لئے بھی دیکھنا جائز نہیں۔

حدیث پاک میں ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَایَنْظُرُالرَّجُلُ اِلٰی عَوْرَةِ الرَّجُلِ وَلَاالْمَرْأَةُ اِلٰی عَوْرَةِ الْمَرْأَةِ.(۴۲)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔نہ مرد مرد کے ستر کو دیکھے اور نہ ہی عورت عورت کے ستر کو دیکھے۔(۴۳)

اس کے علاوہ مسلمان عورت دوسری کے ہر حصہ بدن کو دیکھ سکتی ہے۔(۴۴)

(۴۰) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص ۲۰۲

(۴۱) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ۲۳، ص ۲۰۲

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۳۴۰

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۵۸

(۴۲) ☆ صحیح مسلم، امام ابو الحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) رقم الحدیث ۳۳۸

☆ جامع ترمذی، امام ابو عیسی محمد بن عیسی ترمذی (م ۲۷۹ھ)، رقم الحدیث ۲۷۹۳

☆ سنن ابن ماجہ، امام ابو عبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ (م ۲۷۳ھ)، رقم الحدیث ۶۶۱

☆ المسند، امام احمد بن حنبل (م ۲۴۱ھ) مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت، لبنان رقم الحدیث ۱۱۱۷۳

(۴۳) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ج۸، ص ۴۹۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۴۸

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۳۳۸

(۴۴) ☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاورہ، ص ۵۵۸

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص ۲۰۲

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ج۸، ص ۴۹۸

کافرہ عورت کے لئے مسلمان عورت کا سارا جسم ہی ستر ہے۔کافرہ سے مسلمان عورت کو پردہ کرنا واجب ہے
کیونکہ پردہ میں یہ رخصت صرف مسلمان عورتوں کے لئے ہے اور وہ مسلمان نہیں۔(۴۵)
اگر کوئی عورت بدعقیدہ ہو یا اس کے اخلاق کافرہ عورتوں والے ہوں تو ان سے بھی پردہ واجب ہے۔نیز
مسلمان مردوں کے لئے اس سے نکاح بھی جائز نہیں۔(۴۶)

(ج) **عورت کا مرد کو دیکھنا:** اگر وہ مرد اس عورت کا خاوند ہے.....تو اس کے پورے جسم کو دیکھ سکتی ہے۔(۴۷)

(بقیہ۴۴) ☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعه مصر، ج۳،ص ۲۸۱
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامه علی بن محمد خازن شافعی مطبوعه لاهور، ج۳،ص ۳۴۹
☆ تفسیر روح البیان ازعلامه اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ه)مطبوعه مکتبه عثمانیه ،کوئٹه،ج۵ص ۱۴۳
☆ تفسیر البحر المحیط ،لمحمدبن یوسف الشهیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴-۷۵۴ھ)مطبوعه بیروت،ج۵،ص ۴۴۸
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعه ملتان، ج۳،ص ۳۴۰
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار الله محمود بن عمر بن محمدالزمخشری مطبوعه کراچی، ج۳،ص ۲۳۶
☆ الجامع القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعه بیروت،لبنان، ج۱۲،ص ۲۱۲
☆ تفسیر الطبری ازعلامه ابوجعفربن محمدجریر الطبری،مطبوعه دارالقرآن الکریم بیروت،لبنان،ج۱۸،ص ۱۴۵
☆ الدر المنثور ازحافظ جلال الدین سیوطی(م۹۱۱ھ)داراحیاء التراث العربی بیروت ج۶،ص ۱۶۸
(۴۵) ☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ه)مطبوعه کوئٹه، ج۸،ص ۴۹۸
☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعه مصر، ج۳،ص ۲۸۴
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامه علی بن محمدخازن شافعی مطبوعه لاهور، ج۳،ص ۳۴۹
☆ الدر المنثور ازحافظ جلال الدین سیوطی(م۹۱۱ھ)داراحیاء التراث العربی بیروت ج۶،ص ۱۶۸
☆ تفسیر روح البیان ازعلامه اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ه)مطبوعه مکتبه عثمانیه ،کوئٹه،ج۵ص ۱۴۳
☆ التفسیر البحر المحیط ،لمحمدبن یوسف الشهیر بأبی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴-۷۵۴ھ)مطبوعه بیروت،ج۵،ص ۴۴۸
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعه ملتان، ج۳،ص ۳۳۹
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار الله محمود بن عمر بن محمدالزمخشری مطبوعه کراچی، ج۳،ص ۲۳۶
☆ تفسیر الطبری ازعلامه ابوجعفربن محمدجریر الطبری،مطبوعه دارالقرآن الکریم بیروت،لبنان،ج۱۸،ص ۱۴۵
☆ الجامع القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعه بیروت،لبنان، ج۱۲،ص ۲۱۲
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۲۳،ص ۲۰۷
(۴۶) ☆ تفسیر روح البیان ازعلامه اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ه)مطبوعه مکتبه عثمانیه ،کوئٹه،ج۵ص ۱۴۳
(۴۷) ☆ الجامع القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعه بیروت،لبنان، ج۱۲،ص ۲۱۱
☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ه)مطبوعه کوئٹه، ج۸،ص ۴۹۱
☆ الدر المنثور ازحافظ جلال الدین سیوطی(م۹۱۱ھ)داراحیاء التراث العربی بیروت ج۶،ص ۱۶۳
☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعه مصر، ج۳،ص ۲۸۲
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعه ملتان، ج۳،ص ۳۴۰
☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری(م۱۱۳۵ه)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی ،پشاور،ص ۵۲۰

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

اِحفَظْ عَوْرَتَکَ اِلَّامِنْ زَوْجِکَ اَوْمَامَلَکَتْ یَمِیْنُکَ(۴۸)

اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرسوائے اپنی بیوی اور باندی کے۔(۴۹)

مگرعورت کے لئے اپنے خاوند کی شرمگاہ دیکھنا مکروہ ہے۔(۵۰)

حضرت سیدہ، طاہرہ، طیبہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔

مَانَظَرْتُ اَوْمَارَأَیْتُ فَرْجَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَطُّ(۵۱)

میں نے حضور ﷺ کی شرمگاہ کبھی نہیں دیکھی۔(۵۲)

اگر وہ مرد اس عورت کا خاوند نہیں (اجنبی ہو یا محرم) تو اس کے حصۂ ستر کے علاوہ پورے جسم کو دیکھ سکتی ہے

---

(۴۸) ☆ سنن ابو داؤد، امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ)، رقم الحدیث ۴۰۱۷

☆ جامع ترمذی، امام ابوعیسی محمدبن عیسی ترمذی (م ۲۷۹ھ)، رقم الحدیث ۲۷۹۴

☆ سنن ابن ماجه، امام ابوعبداللہ محمدبن یزیدابن ماجه (م ۲۷۳ھ)، رقم الحدیث ۱۹۲۰

☆ المستدرک لامام محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری (م ۴۰۵ھ) ج ۴، ص ۱۸۰

☆ المسند، امام احمدبن حنبل (م ۲۴۱ھ) مطبوعه مکتب اسلامی بیروت، لبنان، ج ۵، ص ۴

☆ السنن الکبری للامام ابی بکر احمد بن الحسین بن علی البیهقی (م ۴۵۸ھ) دارالکتب العلمیة بیروت، ج ۱، ص ۱۹۹، ج ۲، ص ۲۲۵، ج ۷ ص ۹۴

☆ موسوعة اطراف الحدیث النبوی الشریف ابو هاجر محمد السعید بن بسیونی زغلول مطبوعه دارالفکر بیروت ج ۱، ص ۱۵۵

(۴۹) ☆ تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ۲۳، ص ۲۰۴

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶) مطبوعه ملتان، ج ۳، ص ۳۴۰

☆ الجامع القرآن از علامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعه بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۲۰۲

☆ تفسیر مظهری از علامه قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعه کوئٹه، ج ۸، ص ۴۹۲

(۵۰) ☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶) مطبوعه ملتان، ص ۳۴۰

☆ تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج ۲۳، ص ۲۰۴

(۵۱) ☆ سنن ابن ماجه، امام ابوعبدالله محمدبن یزیدابن ماجه (م ۲۷۳ھ)، رقم الحدیث ۶۶۲ ...... ۱۹۲۲

(۵۲) ☆ تفسیر مظهری از علامه قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعه کوئٹه، ج ۸، ص ۴۹۷

بشرطیکہ شہوت کا اندیشہ نہ ہو۔(۵۳) حدیث مبارکہ میں ہے۔

اِنَّ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَقَدْ رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَوْمًا عَلٰی بَابِ حُجْرَتِیْ وَالْحَبَشَةُ یَلْعَبُوْنَ فِی الْمَسْجِدِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَسْتُرُنِیْ بِرِدَائِهٖ اَنْظُرُ اِلٰی لَعِبِهِمْ.(۵۴)

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، میں رسول اللہ ﷺ کو ایک دن اپنے حجرے کے دروازے پر دیکھا۔ حبشی مسجد میں نیزہ بازی کررہے تھے حضور چادر کا پردہ بنا کر مجھے آڑ کئے ہوئے تھے اور میں انہیں دیکھ رہی تھی۔ اور اگر شہوت کا اندیشہ بلکہ قلیل سا شبہ بھی ہو تو عورت کے لئے مرد کے کسی حصۂ جسم کو دیکھنا جائز نہیں۔(۵۵)

﴿د﴾ مرد کا عورت کو دیکھنا: اس کی چند اقسام ہیں۔

(i) وہ عورت اس کی بیوی ہے۔ تو اس کے سارے جسم کو دیکھنا جائز ہے۔(۵۶)

---

(۵۳) ☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمدجیون جونپوری(م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور،ص ۵۶۰
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مطبوعہ کوئٹہ، ج۸،ص ۴۹۲
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳،ص ۲۸۲
☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ،کوئٹہ، ج۵ص ۱۴۱
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان،ص ۳۴۰
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳،ص ۲۳۴
☆ الجامع القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۱۲،ص ۲۰۷

(۵۴) ☆ صحیح بخاری ،امام ابوعبداللہ محمدبن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ)،رقم الحدیث ۴۵۴......۴۵۵......۹۵۰......۲۴۰۷
☆ مسلم ،امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ)،رقم الحدیث ۹۹۲

(۵۵) ☆ الدرالمنثور از حافظ جلال الدین سیوطی(م ۹۱۱ھ)داراحیاء التراث العربی بیروت ج۶،ص ۱۶۶
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳،ص ۲۸۳
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مطبوعہ کوئٹہ، ج۸،ص ۴۹۲
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳،ص ۳۴۸
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان،ص ۳۳۸
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳،ص ۲۳۴
☆ تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳،ص ۲۰۴

(۵۶) ☆ تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳،ص ۲۰۴
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمدجیون جونپوری(م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور،ص ۵۵۹
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مطبوعہ کوئٹہ، ج۸،ص ۴۹۷
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳،ص ۳۴۹
☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ،کوئٹہ، ج۵ص ۱۴۰
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان،ص ۳۳۹
☆ الجامع القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۱۲،ص ۲۱۰

مگراپنی بیوی کی شرم گاہ دیکھنا مکروہ ہے۔(۵۷)

نبی اکرمﷺ کاارشادِگرامی ہے۔

اِذَااَتٰی اَحَدُکُمْ اَھْلَہٗ فَلْیَسْتَرُوَلَایَتَجَرَّدَانِ تَجَرُّدَالْعِیْرَیْنِ.(۵۸)

تم میں سے جب کوئی شخص اپنی بیوی سے قربت کرے تو پردہ کرلے، دونوں گدھوں کی طرح ننگے نہ ہوں۔(۵۹)

نیزاس میں درج ذیل نقصانات ہیں۔

بینائی ختم ہونے کااندیشہ ہے۔(۶۰)

اولادنابینا پیداہونے کاخدشہ ہے۔(۶۱)

نسیان کاخطرہ ہے۔(۶۲)

---

(۵۷) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاھور، ج۳،ص ۳۴۹
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ،کوئٹہ،ج۵ص ۱۴۲
☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان،ص ۳۳۹
☆ تفسیرکبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر،ج۲۳،ص ۲۰۴

(۵۸) ☆ سنن ابن ماجہ ،امام ابوعبداللہ محمدبن یزیدابن ماجہ (م۲۷۳ھ)،رقم الحدیث ۱۹۲۱
☆ السنن الکبری للامام ابی بکر احمد بن الحسین بن علی البیھقی (م۴۵۸ھ)،دارالکتب العلمیۃ بیروت ج۷،ص ۱۹۳
☆ المعجم الکبیر للحافظ ابی القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی (م۳۶۰ھ)دار احیاء التراث العربی بیروت، ج۷،ص ۱۹۲
☆ نصب الرایہ ابو محمد عبداللہ بن یوسف الحنفی الزیلعی (م۷۶۲ھ) ج۴،ص ۲۴۶، ۲۴۷
☆ کنزالعمال للعلامۃ علی متقی بن حسام الدین ہندی (م۹۷۵ھ) ،رقم الحدیث ۴۴۸۶۱
☆ بحوالہ موسوعۃ اطراف الحدیث النبوی الشریف ابو ھاجر محمد السعید بن بسیونی زغلول مطبوعہ دارالفکر بیروت، ج۱،ص ۲۱۶

(۵۹) ☆ تفسیرمظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)مطبوعہ کوئٹہ، ج۸،ص ۴۹۷
☆ تفسیرکبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر،ص ۲۰۳
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور،ص ۵۶۳

(۶۰) ☆ تفسیرکبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر،ص ۲۰۳
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ،کوئٹہ،ج۵ص ۱۴۲
☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص ۲۱۱

(۶۱) ☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص ۲۱۱

(۶۲) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور،ص ۵۶۳

(ii) وہ عورت اجنبیہ ہو۔ اس کے چہرے اور ہتھیلی کے علاوہ پورا جسم ستر ہے اسے دیکھنا حرام۔ (۶۳)

حدیث پاک میں ارشاد ہوا۔

اِنَّ الْمَرْأَةَ اِذَا بَلَغَتِ الْمَحِيْضَ لَمْ يَصْلَحْ اَنْ يُّرٰى مِنْهَا اِلَّا هٰذَا وَاَشَارَ اِلٰى وَجْهِهٖ وَكَفِّهٖ. (۶۴)

لڑکی جب بالغہ ہو جائے تو اس کے چہرے اور کلائی تک ہاتھ کے علاوہ اور کچھ دیکھنا جائز نہیں۔ (۶۵)

البتہ اگر نفسانی میلان کے ابھار کا اندیشہ ہو تو چہرے اور ہتھیلیوں کو دیکھنا بھی جائز نہیں۔ (۶۶)

---

(۶۳) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور،ص ۵۵۹

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مطبوعہ کوئٹہ، ج۸، ص ۴۹۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاھور، ج۳، ص ۳۴۸

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ،کوئٹہ، ج۵ ص ۱۴۱

☆ تفسیر البحر المحیط ،لمحمدبن یوسف الشھیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴ . ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۴۴۷

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ص ۳۳۹

☆ تفسیر کبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج۲۳، ص ۲۰۲

☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۱۲، ص ۲۰۸

(۶۴) ☆ سنن ابوداؤد،امام ابوداؤدسلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ)، کتاب اللباس رقم الحدیث ۴۱۰۴

(۶۵) ☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۲۸۳

☆ تفسیر البحر المحیط ،لمحمدبن یوسف الشھیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴ . ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۴۴۸

(۶۶) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مطبوعہ کوئٹہ، ج۸، ص ۴۹۵

☆ الدرالمنثورازحافظ جلا ل الدین سیوطی(م ۹۱۱ھ)داراحیاء التراث العربی بیروت ج۶، ص ۱۶۷

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۲۸۳

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ،کوئٹہ، ج۵ ص ۱۴۳

☆ تفسیر البحر المحیط ،لمحمدبن یوسف الشھیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴ . ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۴۴۸

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ص ۳۳۹

☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۱۲، ص ۲۰۸

حدیث پاک میں ہے۔

اَلنِّسَاءُ حَبَائِلُ الشَّیْطَانِ بِهِنَّ یَصِیْدُ الرِّجَالَ(٦٧)

عورتیں شیطان کی رسیاں ہیں وہ انہی کے ذریعے مردوں کا شکار کرتا ہے۔

ایک اور حدیث مبارکہ میں یوں ارشاد ہوا۔

مَاتَرَکْتُ بَعْدِیْ فِتْنَةً اَضَرَّ عَلَی الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ(٦٨)

میں نے اپنے بعد مردوں کے لئے عورتوں سے زیادہ نقصان دہ کوئی فتنہ نہ چھوڑا۔

(iii) اس کی اپنی باندی ہو تو اس کے سارے جسم کو دیکھ سکتا ہے مگر شرمگاہ کو دیکھنا مکروہ ہے۔(٦٩)

(iv) اگر کسی کی باندی ہو تو اس کے پیٹ، پیٹھ اور ناف سے گھٹنوں کے نیچے تک حصۂ بدن کے علاوہ سارے جسم کو دیکھ سکتا ہے۔(٧٠)

---

(٦٧) ☆ الترغیب و الترهیب الامام الحافظ زکی الدین عبدالعزیز بن عبدالقوی المنذری (م ٦٥٦ھ) ج٣، ص٢٥٧
☆ المغنی عن حمل الاسفار للعراقی، ج٣، ص٩٦
☆ کشف الخفاء و مزیل الالباس الامام العلامة اسماعیل بن محمد العجلونی (م ١١٦٢ھ) ج٢، ص٤٣٦

(٦٨) ☆ مسلم، امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ٢٦١ھ)، رقم الحدیث ٢٧٤١
☆ جامع ترمذی، امام ابوعیسی محمدبن عیسی ترمذی (م ٢٧٩ھ)، رقم الحدیث ٢٧٨٠
☆ صحیح بخاری، امام ابوعبداللہ محمدبن اسمٰعیل بخاری (م ٢٥٦ھ)، کتاب النکاح، رقم الحدیث ٥٠٩٦
☆ المعجم الکبیر للحافظ ابی القاسم سلیمان بن احد الطبرانی (م ٣٦٠ھ) دار احیاء التراث العربی بیروت، ج١، ص١٣٣
☆ السنن الکبری للبیقهی للامام ابی بکر احمد بن الحسین بن علی البیهقی (م ٤٥٨ھ)، دارالکتب العلمیة بیروت ج٧، ص٩١
☆ المسند، امام احمدبن حنبل (م ٢٤١ھ) مطبوعه مکتب اسلامی بیروت، لبنان، ج٥، ص٢٠٠
☆ بحواله موسوعة اطراف الحدیث النبوی الشریف ابو هاجر محمد السعید بن بسیونی زغلول مطبوعه دارالفکر بیروت، ج٩، ص٩٦

(٦٩) ☆ تفسیرروح البیان ازعلامه اسمٰعیل حقی (م ١١٣٧ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه، ج٥ ص١٤٠
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی (م ٥١٦ھ) مطبوعه ملتان، ص٣٤٠
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ٦٠٦ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ٢٣، ص٢٠٤
☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ١١٣٥ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی، پشاور، ص٥٥٩

(٧٠) ☆ تفسیرروح البیان ازعلامه اسمٰعیل حقی (م ١١٣٧ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه، ج٥ ص١٤٠
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ٦٠٦ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج٢٣، ص٢٠٤
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی (م ٥١٦ھ) مطبوعه ملتان، ص٣٤٠
☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ١١٣٥ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی، پشاور، ص٥٥٩

(v) وہ اس کی محرم عورت ہو تو اس کا بھی وہی حکم ہے جو کسی کی باندھی کا ہے۔ یعنی مذکورہ حصہ کے علاوہ چہرے، ہتھیلی، قدم، گردن، سر، پنڈلی اور بازو دیکھ سکتا ہے۔ (۷۱)

﴿۲﴾ اجنبیہ کے چہرے اور ہاتھوں کو دیکھنے کی تین صورتیں ہیں۔

(i) اجنبی عورت کے چہرے اور ہتھیلی کو دیکھنے کی کوئی شرعی ضرورت نہ ہو، ایسی صورت میں دیکھنا ناجائز ہے۔ (۷۲)

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

قُلْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ. (سورۃ النور آیت ۳۰: پ۱۸)

مردوں کو حکم دو، اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں۔

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

يَاعَلِيُّ لَاتُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَاِنَّ لَکَ الْاُوْلٰى وَلَيْسَتْ لَکَ الْاٰخِرَةُ. (۷۳)

اے علی! پہلی نظر کے بعد دوسری نظر نہ کرنا۔ پہلی تمہارے لئے جائز ہے، دوسری نہیں۔ (۷۴)

(۷۱) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۵۹

(۷۲) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ج۸، ص ۴۹۱

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص ۲۰۳

(۷۳) ☆ جامع ترمذی، امام ابوعیسی محمدبن عیسی ترمذی (م ۲۷۹ھ)، کتاب الادب رقم الحدیث ۲۷۷۷

☆ المسند، امام احمدبن حنبل (م ۲۴۱ھ) مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت، لبنان ج۵، ص ۳۵۱

☆ سنن ابوداؤد، امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ)، رقم الحدیث ۲۱۴۹..... ۱۸۸۱

☆ صحیح ابن حبان بترتیب ابن بلبان، امیر علاؤالدین علی بن بلبان الفارسی (م ۷۳۹ھ) موسسۃ الرسالۃ بیروت رقم الحدیث ۵۵۷۰

☆ المستدرک لامام محمد بن عبداللّٰہ حاکم نیشاپوری (م ۴۰۵ھ) ج۲، ص ۱۹۴

(۷۴) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ج۸، ص ۴۹۱

☆ الدرالمنثور از حافظ جلا ل الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) داراحیاء التراث العربی بیروت ج۶، ص ۱۶۳

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۲۸۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۴۸

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمدبن یوسف الشہیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴. ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۴۴۷

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ص ۳۳۸

☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص ۲۰۱

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص ۲۰۳

بلکہ اگر اجنبیہ پر اچانک نظر پڑھ جائے تو فوراً نظریں جھکا لے۔(۷۵)

حدیث پاک میں ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ عَنْ نَظْرِ الْفُجَاءَ ةِفَامَرَنِیْ اَنْ اَصْرِفَ بَصَرِیْ.(۷۶)

حضرت جابر فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ سے اچانک نظر پڑ جانے کے متعلق پوچھا تو حضور نے مجھے حکم دیا کہ نظر پھیر لیا کروں۔(۷۷)

چونکہ اکثر پہلی نظر سے بچنا ممکن نہیں ہوتا، اس لئے معاف ہے۔(۷۸)

(ii) کسی ضرورت شرعیہ کی بنا پر اجنبیہ کو بقدرِ ضرورت دیکھنا جائز ہے۔

---

(۷۵) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج ۲۳، ص ۲۰۳

(۷۶) ☆ مسلم، امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ)، کتاب الادب، رقم الحدیث ۲۱۵۹

☆ جامع ترمذی، امام ابوعیسی محمد بن عیسی ترمذی (م ۲۷۹ھ) کتاب الادب، رقم الحدیث ۲۷۷۶

☆ سنن ابوداؤد، امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ)، کتاب النکاح، رقم الحدیث ۲۱۴۸

☆ سنن کبری الامام ابو عبدالرحمن احمد بن شعیب نسائی (م ۳۰۳ھ)، ج ۵، ص ۳۹۰ رقم الحدیث ۹۲۳۳

☆ صحیح ابن حبان بترتیب ابن بلبان، امیر علاؤ الدین علی بن بلبان الفارسی (م ۷۳۹ھ) موسسۃ الرسالۃ بیروت رقم الحدیث ۵۵۷۱

☆ المستدرک لامام محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری (م ۴۰۵ھ) ج ۲، ص ۳۹۶

☆ سنن دارمی للامام الحافظ ابو محمد عبداللہ بن عبدالرحمن بن الفضل الدارمی (۳۵۵ھ) ج ۲، ص ۲۷۸

(۷۷) ☆ تفسیر مظھری از علامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ج ۸، ص ۴۹۱

☆ الدرالمنثور از حافظ جلا ل الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) داراحیاء التراث العربی بیروت ج ۶، ص ۱۶۳

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۲۸۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاھور، ج ۳، ص ۳۴۸

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ص ۳۳۸

☆ الجامع القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۲۰۲

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ۲۳، ص ۲۰۳

(۷۸) ☆ تفسیر مظھری از علامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ج ۸، ص ۴۹۴

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشھیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔ ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵، ص ۴۴۸

☆ الجامع القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۲۰۲

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ۲۳، ص ۲۰۳

(ا) مثلاً عورت بیمار ہے اور علاج کرنے والی کوئی مسلمان خاتون موجود نہیں تو مسلمان معالج کا اسے دیکھنا اور ضرورت ہو تو چھونا بھی جائز ہے۔

(ب) اگر ڈوب رہی ہے یا آگ میں جل رہی ہے تو اسے بچانے کے لئے دیکھنا و چھونا جائز ہے۔

(ج) اگر کسی سے نکاح کرنا چاہتا ہے تو اس کے چہرے اور ہتھیلی کو صرف دیکھنا جائز ہے، چھونا جائز نہیں۔(۷۹)

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

اِذَاخَطَبَ اَحَدُکُمُ الْمَرْاَۃَ فَلَاجُنَاحَ عَلَیْہِ اَنْ یَنْظُرَ اِلَیْھَا اِذَاکَانَ اِنَّمَا یَنْظُرُ اِلَیْھَالِلْخِطْبَۃِ(۸۰)

جب تم میں سے کوئی شخص کسی عورت کو نکاح کا پیغام دے تو اسے دیکھنے میں کوئی حرج نہیں جبکہ وہ اسے منگنی کے لئے دیکھے۔(۸۱)

اسی طرح حدیث مبارکہ میں ہے۔

قَالَ الْمُغِیْرَۃُ بْنُ شُعْبَۃَ خَطَبْتُ اِمْرَاَۃً فَقَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ نَظَرْتَ اِلَیْھَا فَقُلْتُ لَاقَالَ فَانْظُرْ فَاِنَّھَااَحْرٰی اَنْ یُؤَدَّمَ بَیْنَکُمَا.(۸۲)

---

(۷۹) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۲۳، ص ۲۰۳

☆ تفسیر مظهری از علامه قاضی ثناء اللّٰه پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعه کوئٹه، ج۸، ص ۴۹۴

☆ التفسیرات الاحمدیه از علامه احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی، پشاور، ص ۵۵۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامه علی بن محمد خازن شافعی مطبوعه لاهور، ج۳، ص ۳۴۸

(۸۰) ☆ کنز العمال للعلامة علی متقی بن حسام الدین هندی (م ۹۷۵ھ)، رقم الحدیث ۴۴۵۲۵

☆ المسند، امام احمد بن حنبل (م ۲۴۱ھ) مطبوعه مکتب اسلامی بیروت، لبنان، ج۵، ص ۴۲۴

☆ نصب الرایه ابو محمد عبداللّٰه بن یوسف الحنفی الزیلعی (م ۷۶۲ھ) ج۴، ص ۲۴۲

☆ موسوعة اطراف الحدیث النبوی الشریف ابو هاجر محمد السعید بن بسیونی زغلول مطبوعه دار الفکر بیروت ج۱، ص ۳۶۰

(۸۱) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۲۳، ص ۲۰۳

(۸۲) ☆ سنن نسائی، امام ابو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب علی نسائی (م ۳۰۳ھ)، ج۶، ص ۸۰

☆ جامع ترمذی، امام ابو عیسی محمد بن عیسی ترمذی (م ۲۷۹ھ) رقم الحدیث ۱۰۸۷

☆ السنن الکبری للامام ابی بکر احمد بن الحسین بن علی البیهقی (م ۴۵۸ھ)، دار الکتب العلمیة بیروت ج۷، ص ۸۴، ۸۵

☆ کنز العمال للعلامة علی متقی بن حسام الدین هندی (م ۹۷۵ھ) رقم الحدیث ۴۴۵۷۲

☆ موسوعة اطراف الحدیث النبوی الشریف ابو هاجر محمد السعید بن بسیونی زغلول مطبوعه دار الفکر بیروت ج۲، ص ۵۷۸

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک عورت کو نکاح کا پیغام دیا۔ حضور نے فرمایا کیا آپ نے اسے دیکھا ہے؟ میں نے عرض کی نہیں، فرمایا اسے دیکھ لو یہ تمھارے درمیان محبت کی زیادتی کا باعث ہے۔(۸۳)

اسی طرح ایک اور حدیث پاک میں یوں ارشاد ہوا۔

اِنَّ رَجُلًا اَرَادَاَنْ یَّتَزَوَّجَ اِمْرَأَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اُنْظُرْ اِلَیْهَا۔ الخ (۸۴)

ایک صاحب نے کسی انصاری عورت سے نکاح کرنا چاہا تو حضور ﷺ نے انہیں ارشاد فرمایا کہ اسے دیکھ لو۔

(iii) شہوت سے اجنبیہ کے چہرے کو دیکھنا حرام ہے۔

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

فَالْعَیْنَانِ زِنَاهُمَا النَّظَرُ وَالْاُذُنَانِ زِنَاهُمَا الْاِسْتِمَاعُ وَاللِّسَانُ زِنَاهُ الْكَلَامُ وَالْیَدُ زِنَاهَا الْبَطْشُ وَالرِّجْلُ زِنَاهَا الْخُطَا وَالْقَلْبُ یَهْوٰی وَیَتَمَنّٰی وَیُصَدِّقُ ذَالِکَ الْفَرْجُ وَیُکَذِّبُهٗ. (۸۵)

آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے، کانوں کا زنا سننا ہے، زبان کا زنا بولنا ہے، ہاتھ کا زنا پکڑنا ہے، پاؤں کا زنا چلنا ہے، دل خواہش و آرزو کرتا ہے۔ اور شرمگاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔(۸۶)

﴿۳﴾ اجنبیہ کی طرف پہلی نظر بھی قصداً ہو تو حرام ہے۔

---

(۸۳) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ۲۳، ص ۲۰۳

(۸۴) ☆ سنن نسائی، امام ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب علی نسائی (م ۳۰۳ھ)، ج۶، ص ۸۰

☆ المسند، امام احمد بن حنبل (م ۲۴۱ھ) مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت، لبنان، ج۲، ص ۲۸۶

☆ کنز العمال للعلامۃ علی متقی بن حسام الدین ہندی (م ۹۷۵ھ) رقم الحدیث ۴۴۵۷۳

☆ موسوعۃ اطراف الحدیث النبوی الشریف ابو ہاجر محمد السعید بن بسیونی زغلول مطبوعہ دار الفکر بیروت ج ۲، ص ۵۷۸

(۸۵) ☆ مسلم، امام ابو الحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ)، کتاب القدر، رقم الحدیث ۲۶۵۷

☆ صحیح بخاری، امام ابو عبد اللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ)، کتاب، الاستئذان رقم الحدیث ۵۸۸۹

☆ سنن ابو داؤد، امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ)، کتاب النکاح، رقم الحدیث ۲۱۵۲

☆ المسند، امام احمد بن حنبل (م ۲۴۱ھ) مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت، لبنان، رقم الحدیث ۱۰۵۳۷

☆ صحیح ابن حبان بترتیب ابن بلبان، امیر علاؤ الدین علی بن بلبان الفارسی (م ۷۳۹ھ) موسسۃ الرسالۃ بیروت رقم الحدیث ۴۴۲۰

(۸۶) ☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۵۹

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ج۸، ص ۴۹۸

حضورﷺ نے اس سلسلے میں ارشاد فرمایا۔

لَکَ النَّظْرَةُالْاُوْلٰی اِذَالَمْ تَکُنْ عَنْ قَصْدٍفَاَمَّا اِذَاکَانَتْ عَنْ قَصْدٍ فَھِیَ وَالثَّانِیَةُ سَوَاءٌ(۸۷)

پہلی نظر اگر قصداً نہ ہوتو تیرے لیے معاف ہے اور اگر قصداً ہوتو پہلی اور دوسری برابر ہیں۔

﴿۴﴾ اجنبیہ کے ہاتھوں اور چہرے کو چھونا جائز نہیں، اگر چہ عدم شہوت کا اطمینان ہو۔(۸۸)

﴿۵﴾ جن صورتوں میں اجنبی عورت کے چہرے کو دیکھنے کی ممانعت ہے ان صورتوں میں عورت کو اپنا چہرہ دکھانا بھی جائز نہیں۔(۸۹)

﴿۶﴾ اجنبی عورتوں سے مصافحہ جائز نہیں۔

نبی اکرمﷺ نے ارشاد فرمایا۔

لَاَنْ یُّطْعَنَ فِی رَأْسِ اَحَدِکُمْ بِمِخْیَطٍ مِّنْ حَدِیْدٍ خَیْرٌلَّہٗ مِنْ اَنْ یَّمَسَّ اِمْرَأَةً لَاتَحِلُّ لَہٗ.(۹۰)

تم میں سے کسی کے سر میں لوہے کی سلاخیں گاڑھی جائیں تو بہتر ہے اس سے کہ وہ کسی ایسی عورت کو چھوئے جو اس کے لئے حلال نہیں۔

﴿۷﴾ ایسی بوڑھی عورت جو نفسانی خواہش نہ رکھتی ہو اس سے مصافحہ کرنے یا اس کے ہاتھ کو مس کرنے میں حرج نہیں بشرطیکہ اطمینانِ خاطر حاصل ہو......۔

حدیثِ مبارکہ میں ہے۔

فَاِنَّاقَدْاُمِرْنَااَنْ نُّنَزِّلَ النَّاسَ مَنَازِلَھُمْ.(۹۱)

---

(۸۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان، ج۳،ص۳۱۵

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)مطبوعہ کوئٹہ، ج۸،ص۴۹۱

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ،کوئٹہ، ج۵ص۱۴۰

(۸۸) ☆ تفسیر کبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳،ص۲۰۳

(۸۹) ☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)مطبوعہ کوئٹہ، ج۸،ص۴۹۵

(۹۰) ☆ مجمع الزوائد الحافظ نور الدین علی بن ابی بکر للھیثمی (م۸۰۷ھ) ج۴،ص۳۲۶

☆ الترغیب و الترھیب الامام الحافظ زکی الدین عبدالعزیز بن عبدالقوی المنذری (م۶۵۶ھ) ج۳،ص۳۹

(۹۱) ☆ سنن ابوداؤد،امام ابوداؤدسلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ)، کتاب الادب،باب تنزیل الناس منازلھم، ج۲،ص۲۰۹

کیونکہ ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم لوگوں سے ان کے مراتب کے مطابق سلوک کریں۔

......مگر ایسے خاندان کی نہ ہو جس کا یوں سامنے آنا یا ہاتھ ملانا اس کے اولیاء کے لئے باعثِ ننگ و عار ہو یا خود اس کے لئے انگشت نمائی کا سبب ہو۔ حدیث پاک میں ہے۔

اِیَّاکَ وَمَایَسُوْءُ الْاُذُنَ. (۹۲)

اپنے آپ کو ایسی باتوں سے بچاؤ جو کانوں کو بری لگیں۔

﴿۸﴾ بلاضرورت شرعی خواتین کا گھروں سے باہر نکلنا جائز نہیں۔

قرآن مجید میں ہے۔

وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ وَلَاتَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاھِلِیَّۃِ الْاُوْلٰی. (سورۃ الاحزاب آیت ۳۳: پ ۲۲)

اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی۔

حدیث پاک میں ہے۔

لَیْسَ لِلنِّسَاءِ نَصِیْبٌ فِی الْخُرُوْجِ اِلَّامُضْطَرَّۃٌ (۹۳)

بغیر مجبوری کے عورتوں کا گھروں سے نکلنا جائز نہیں۔

﴿۹﴾ بازار سے ضروری سودا سلف لانے والا نہ ملے تو جوان عورت سر سے پاؤں تک کپڑا (برقعہ) پہن کر نکل سکتی ہے، ایسی صورت میں راستہ دیکھنے کے لئے ایک آنکھ کھلی رکھے گی، اور اگر برقعہ میسر نہ ہو تو جہاں تک ممکن ہو سکے پردے کا اہتمام کر کے باہر نکلے۔ (۹۴)

---

(۹۲) ☆ جمع الجوامع الامام الحافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)، رقم الحدیث ۹۲۸۷

(۹۳) ☆ مجمع الزوائد الحافظ نور الدین علی بن ابی بکر للھیثمی (م ۸۰۷ھ) ج ۲، ص ۲۰۵

☆ کنز العمال للعلامۃ علی متقی بن حسام الدین ھندی (م ۹۷۵ھ) رقم الحدیث ۴۵۰۶۲

(۹۴) ☆ تفسیر مظھری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ج ۸، ص ۴۹۵

حدیث پاک میں ہے۔

اُذِنَ لَکُنَّ اَنْ تَخْرُجْنَ حَوَائِجِکُنَّ.(۹۵)

تم عورتوں کو اجازت دی گئی ہے کہ ضرورت کے لئے باہر جاسکتی ہو۔

سن رسیدہ اور بوڑھی عورتیں اگر بناؤ سنگھار سے احتراز کریں تو انہیں بغیر برقعہ کے باہر نکلنا جائز ہے مگر اولیٰ ان کے لئے بھی یہی ہے کہ وہ بھی برقعہ نہ اتاریں۔

ارشاد خداوندی ہے۔

وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ الّٰتِیْ لَایَرْجُوْنَ نِکَاحًا فَلَیْسَ عَلَیْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ یَّضَعْنَ ثِیَابَهُنَّ غَیْرَ مُتَبَرِّجٰتٍ بِزِیْنَةٍ وَاَنْ یَّسْتَعْفِفْنَ خَیْرٌ لَّهُنَّ وَاللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌO (سورۃ النور آیت ۶۰:پ ۱۸)

اور بوڑھی خانہ نشین عورتیں، جنہیں نکاح کی آرزو نہیں، ان پر کچھ گناہ نہیں کہ اپنے بالائی کپڑے اتار رکھیں جبکہ سنگار نہ چمکائیں اور اس سے بھی بچنا ان کے لئے بہتر ہے اور اللہ سنتا جانتا ہے۔

﴿۱۰﴾ عورتیں محل فتنہ ہیں اور اجنبی مردوں کا ان فتنوں سے بالکل محفوظ رہنا ناممکن ہے۔ لہٰذا عورتوں کو اجنبی مردوں سے قطعاً محجوب و مستور رہنا چاہئے تا کہ فتنہ رکا رہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کا میلوں اور مجلسوں میں جانا اور غیر محرموں کے ساتھ میل جول یا اختلاط رکھنا جائز نہیں۔ حدیث پاک میں ہے۔

لَاخَیْرَ فِیْ جَمَاعَةِ النِّسَاءِ وَلَاعِنْدَ مَیِّتٍ فَاِنَّهُنَّ اِذَا اجْتَمَعْنَ قُلْنَ وَقُلْنَ.(۹۶)

عورتوں کے اجتماع میں اور میت کے پاس جمع ہونے میں خیر نہیں۔ اس لئے کہ جب وہ اکٹھی ہوتی ہیں، بیہودہ باتیں کرتی ہیں۔

﴿۱۱﴾ خواتین کو اگر بضرورت باہر نکلنا پڑے تو چاہئے کہ وہ ایسا طریقہ اختیار کریں جو ان کی عفت کا زیادہ باعث ہو، یوں ہی بوقت خروج ان کا خوشبو وغیرہ استعمال کرنا جائز نہیں۔(۹۷)

(۹۵) ☆ مسلم، امام ابو الحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ)، رقم الحدیث ۲۱۷۰ ☆

☆ صحیح بخاری، امام ابو عبد اللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ)، رقم الحدیث ۴۷۹۵

(۹۶) ☆ المعجم الکبیر للحافظ ابی القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی (م ۳۶۰ھ) دار احیاء التراث العربی بیروت رقم الحدیث ۸ ۱۳۲۲

(۹۷) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۲۸۵

حضورﷺ نے ارشاد فرمایا۔

وَلٰكِنْ لِّيَخْرُجْنَ وَهُنَّ تَفِلَاتٌ

مگر چاہیے کہ وہ میلے کچیلے کپڑوں میں باہر نکلیں۔(۹۸)

اور ارشاد فرمایا۔

اَيُّمَا امْرَأَةٍ اِذَا اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ بِمَجْلِسٍ فَهِيَ كَذَا (۹۹)

جو عورت خوشبو لگا کر باہر نکلے وہ زانیہ ہے۔(۱۰۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے قریب سے ایک عورت گزری، آپ نے اس سے خوشبو محسوس کی تو آپ نے فرمایا اے اللہ کی بندی مسجد سے آ رہی ہو؟ اس نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا خوشبو لگا رکھی ہے؟ اس نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا میں نے اپنے محبوب آقاﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو عورت مسجد میں خوشبو لگا کے آئے اللہ تعالیٰ اس کی نماز قبول نہیں فرماتا یہاں تک وہ لوٹے اور یوں غسل کرے جیسے جنابت سے کرتی ہے۔(۱۰۱)

﴿۱۲﴾ مرد و عورت غیر محرم ہوں تو ان کی خلوت حرام ہے۔

اَلَا لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ اِلَّا كَانَ ثَالِثُهُمَا الشَّيْطَانُ.(۱۰۲)

خبردار کوئی مرد کسی (غیر محرم) عورت کے پاس علیحدگی میں نہیں ہوتا مگر تیسرا ان میں شیطان ہوتا ہے۔

﴿۱۳﴾ خواتین کو اگر چہ ضرورت کے وقت غیر محارم سے گفتگو کرنے کی اجازت ہے مگر شرط یہ ہے کہ ایسے نرم لہجہ میں نہ ہو جو دوسروں کے لئے میلان کا سبب بنے۔

ارشادِ خداوندی ہے۔

فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا۔ (الاحزاب آیت ۳۲: پ ۲۲)

تو اپنی بات میں ایسی نرمی نہ کرو کہ دل کا روگی کچھ لالچ کرے، ہاں اچھی بات کہو۔

(۹۸) ☆ سنن ابو داؤد، امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ)، رقم الحدیث ۵۶۵

(۹۹) ☆ المسند، امام احمد بن حنبل (م ۲۴۱ھ) مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت، لبنان، ج ۴، ص ۴۱۴، ۴۱۸

(۱۰۰) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۲۸۶

(۱۰۱) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۲۸۶

(۱۰۲) ☆ جامع ترمذی، امام ابو عیسی محمد بن عیسی ترمذی (م ۲۷۹ھ) ج ۱، ص ۱۴۰، ج ۲، ص ۳۹

﴿۱۴﴾ مردکو غیر محرم عورت یا عورت کو غیر محرم مرد سے کچھ مانگنا ہو تو درمیان میں پردہ حائل ہونا ضروری ہے۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

وَاِذَاسَاَلۡتُمُوۡهُنَّ مَتَاعًا فَسۡـَٔلُوۡهُنَّ مِنۡ وَّرَآءِ حِجَابٍ ؕ (سورۃ الاحزاب آیت ۵۳:پ۲۲)

جب تم ان سے برتنے کی کوئی چیز مانگو تو پردے کے باہر سے مانگو۔

﴿۱۵﴾ شریعت مطہرہ فقط فتنہ سے ہی منع نہیں فرماتی بلکہ کلیۃ اس کا سدباب فرماتی ہے اور برائی کے تمام وسائل وحیل کو جڑ سے اکھاڑتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عورتوں کا بلاوجہ مکانوں کی چھتوں پر (جن کے گرد پردہ نہ ہو) جانا بھی جائز نہیں۔ حدیث پاک میں ہے۔

لَاتَسۡكُنُوۡ هُنَّ الۡغُرَفَ. (۱۰۳)

عورتوں کو بالاخانوں پر نہ رکھو۔

﴿۱۶﴾ عورت کا قصداً مرد کے چہرے کی طرف دوسری مرتبہ دیکھنا جائز نہیں۔ (۱۰۴)

حدیث مبارکہ میں ہے۔

عَنۡ اُمِّ سَلۡمَةَ اَنَّهَا كَانَتۡ عِنۡدَالنَّبِيِّ ﷺ وَمَيۡمُوۡنَةَ اِذۡاَقۡبَلَ اِبۡنُ اُمِّ مَكۡتُوۡمٍ فَدَخَلَ فَقَالَ عَلَيۡهِ الصَّلٰوةُوَالسَّلَامُ اِحۡتَجِبَامِنۡهُ فَقُلۡتُ يَارَسُوۡلَ اللّٰهِ اَلَيۡسَ هُوَاَعۡمٰى لَايُبۡصِرُنَافَقَالَ عَلَيۡهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اَفَعَمۡيَاوَانِ اَنۡتُمَااَلَسۡتُمَاتُبۡصِرَانِهٖ (۱۰۵)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اور ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا حضور کی خدمت میں حاضر تھیں کہ حضرت عبداللہ ابن ام مکتوم آئے اور حضور کی بارگاہ میں حاضر ہوئے

(۱۰۳) ☆ تاریخ بغداد، ترجمہ یحیی بن زکریا رقم الحدیث ۷۵۲۰، ج۱۴، ص۲۲۴

(۱۰۴) ☆ تفسیر مظھری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ج۸، ص۴۹۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاھور، ج۳، ص۳۴۸

(۱۰۵) ☆ سنن ابو داؤد، امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ)، رقم الحدیث ۴۱۱۲

☆ جامع ترمذی، امام ابو عیسی محمد بن عیسی ترمذی (م ۲۷۹ھ)، رقم الحدیث ۲۷۷۸

☆ المسند، امام احمد بن حنبل (م ۲۴۱ھ) مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت، لبنان ج۶، ص۲۹۶

☆ السنن الکبری للامام ابی بکر احمد بن الحسین بن علی البیھقی (م ۴۵۸ھ) دار الکتب العلمیۃ بیروت، ج۷، ص۹۱

☆ صحیح ابن حبان بترتیب ابن بلبان، امیر علاؤ الدین علی بن بلبان الفارسی (م ۷۳۹ھ) موسسۃ الرسالۃ بیروت رقم الحدیث ۵۵۷۵

تو حضور نے ہم دونوں سے فرمایا کہ اس سے پردہ کرو۔ میں نے عرض کی یارسول اللہ کیا یہ نابینا نہیں؟ جو ہمیں دیکھ نہیں سکتے؟ فرمایا کیا تم دونوں بھی نابینا ہو؟ کیا تم بھی انہیں نہیں دیکھ رہی؟ (۱۰۶)

﴿۱۷﴾ اندھے سے پردہ ویسے ہی واجب ہے جیسے آنکھ والے سے، اس کا کسی گھر میں جانا اور اجنبیہ کے پاس بیٹھنا ویسا ہی حرام ہے جیسے آنکھ والے کا بیٹھنا حرام ہے۔

حدیث مبارکہ میں ارشاد فرمایا۔

اَفَعَمْیَاوَانِ اَنْتُمَا اَلَسْتُمَاتُبْصِرَانِہ. (۱۰۷)

کیا تم دونوں بھی نابینا ہو؟ کیا تم بھی انہیں نہیں دیکھ رہی؟ (۱۰۸)

﴿۱۸﴾ بہنوئی، جیٹھ، دیور وغیرہ شوہر کے رشتہ داروں کا شرع مطہر میں وہی حکم ہے جو اجنبی کا ہے بلکہ اس سے اور بھی زیادہ احتیاط ضروری ہے کیونکہ وہ جس بے تکلفی سے آمد و رفت اور نشست و برخاست کر سکتے ہیں، اجنبی کی اتنی ہمت نہیں ہو سکتی۔ (۱۰۹)

---

(۱۰۶) ☆ الجامع القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعه بیروت،لبنان، ج۱۲،ص۲۰۶

☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)مطبوعه کوئٹه، ج۸،ص۴۹۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن از علامه علی بن محمدخازن شافعی مطبوعه لاهور، ج۳،ص۳۴۸

☆ الدرالمنثور ازحافظ جلا ل الدین سیوطی(م۹۱۱ھ)داراحیاء التراث العربی بیروت ج۶،ص۱۲۶

☆ تفسیرالقرآن المعروف به تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعه مصر، ج۳،ص۲۸۳

☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعه ملتان، ص۳۳۸

☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار الله محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعه کراچی، ج۳،ص۲۳۴

☆ تفسیرکبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۲۳،ص۲۰۴

☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی، پشاور، ص۵۶۱

(۱۰۷) ☆ سنن ابوداؤد، امام ابوداؤدسلیمان بن اشعث سجستانی (م۲۷۵ھ)، رقم الحدیث ۴۱۱۲

☆ ترمذی، امام ابو عیسی محمد بن عیسی ترمذی المتوفی ۲۷۹، رقم الحدیث ۲۷۷۸

☆ المسند، امام احمدبن حنبل (م۲۴۱ھ)مطبوعه مکتب اسلامی بیروت، لبنان، ج۶،ص۲۹۶

☆ السنن الکبری للامام ابی بکر احمد بن الحسین بن علی البیهقی (م۴۵۸ھ)دارالکتب العلمیة بیروت، ج۷،ص۹۱

☆ صحیح ابن حبان بترتیب ابن بلبان، امیر علاؤالدین علی بن بلبان الفارسی (م۷۳۹ھ)موسسة الرسالة بیروت رقم الحدیث ۵۵۷۵

(۱۰۸) ☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی، پشاور، ص۵۶۱

(۱۰۹) ☆ تفسیرالقرآن المعروف به تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعه مصر، ج۳،ص۲۸۵

حدیث پاک میں ہے۔

قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ أَرَأَیْتَ الْحَمْوَقَالَ الْحَمْوُالْمَوْتُ.(۱۱۰)

صحابہ کرام نے عرض کی یارسول اللہ دیور(اوراس کے مثل شوہر کے رشتہ داروں کا) کیا حکم ہے؟ فرمایا یہ تو موت ہیں۔(۱۱۱)

﴿۱۹﴾ عورت کے لئے غیر محرم مردکو(مثلاً ہاتھ چوڑیاں پہنانے ،زیور بنوانے کے لئے) دکھانا یااس کے ہاتھ میں ہاتھ دینا(خواہ بیعت کے لئے ہی ہو) حرام ہے۔

حدیث پاک میں ارشادفرمایا۔

اِنَّ الشَّیْطَانَ یَجْرِیْ مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَی الدَّمِ(۱۱۲)

بیشک شیطان انسانی جسم میں خون کی طرح رواں دواں ہے۔

لہٰذاایسی صورت سے احتراز لازم ہے۔

﴿۲۰﴾ حسن کااصل سرچشمہ چونکہ چہرہ ہی ہے۔اسے دیکھنے سے فتنہ پیدا ہونے کاقوی امکان موجود ہے۔لہٰذا بلاضرورت عورت کواپناچہرہ ظاہر کرنا جائز نہیں ۔(۱۱۳)

نبی اکرمﷺ نے ارشادفرمایا۔

اَلْمَرْأَۃُ عَوْرَۃٌ فَاِذَاخَرَجَتْ اِسْتَشْرَفَھَاالشَّیْطٰنُ.

عورت سرتاپاچھپانے کی چیز ہے۔جب وہ باہرنکلتی ہےتو شیطان اس کی تا نک جھانک میں رہتا ہے۔

﴿۲۱﴾ پردہ کے معاملہ میں ہراجنبی کاحکم یکساں ہے۔جوان عورت کوکسی بھی غیر محرم کے سامنے بے حجاب آنا جائز نہیں۔

---

(۱۱۰) ☆ صحیح بخاری ،امام ابوعبداللہ محمدبن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ)، ج۲،ص۷۸۷،رقم الحدیث ۵۲۳۲

☆ جامع ترمذی ،امام ابوعیسی محمدبن عیسی ترمذی (م ۲۷۹ھ)، ج۱،ص۱۳۹،رقم الحدیث ۱۱۸۱

☆ المسند،امام احمدبن حنبل (م ۲۴۱ھ)مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت،لبنان ج۴،ص۱۴۹، ۱۵۳

☆ مسلم ،امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ)،رقم الحدیث ۲۱۷۲

(۱۱۱) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر، ج۳،ص۲۸۵

(۱۱۲) ☆ صحیح بخاری ،امام ابوعبداللہ محمدبن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ)، ج۱،ص۲۶۴،رقم الحدیث ۲۰۳۸

☆ مسلم ،امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ)،رقم الحدیث ۲۱۷۸

☆ سنن ابوداؤد،امام ابوداؤدسلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ)،رقم الحدیث ۲۴۷۰

☆ المسند،امام احمدبن حنبل (م ۲۴۱ھ)مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت،لبنان، ج۶،ص۳۳۷

(۱۱۳) ☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مطبوعہ کوئٹہ، ج۸،ص۴۹۵

قَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِی طَالِبٍ قَالَ لَنَارَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ اَیُّ شَیْئٍ خَيْرٌ لِّلْمَرْأَةِ؟ فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَنَالِذَالِكَ جَوَابٌ. فَلَمَّارَجَعْتُ اِلٰی فَاطِمَةَ قُلْتُ يَابِنْتَ مُحَمَّدٍ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سَأَلَنَاعَنْ مَسْأَلَةٍ فَلَمْ نَدْرِ كَيْفَ نُجِيْبُهٗ قَالَتْ وَعَنْ اَیِّ شَیْئٍ سَأَلَكُمْ؟ فَقُلْتُ قَالَ اَیُّ شَیْئٍ خَيْرٌ لِّلْمَرْأَةِ؟ قَالَتْ فَمَاتَدْرُوْنَ مَاالْجَوَابُ، قُلْتُ لَهَا، لَا، فَقَالَتْ لَيْسَ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ لَّاتَرٰی رَجُلًا وَلَايَرَاهَا. فَلَمَّاكَانَ الْعِشٰی جَلَسْنَااِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ لَهٗ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ سَأَلْتَنَاعَنْ مَسْأَلَةٍ فَلَمْ نُجِبْكَ فِيْهَا لَيْسَ لِلْمَرْأَةِ شَیْءٌ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ لَّاتَرٰی رَجُلًا وَلَايَرَاهَا، قَالَ وَمَنْ قَالَ ذَالِكَ؟ قُلْتُ فَاطِمَةُ قَالَ صَدَقَتْ اِنَّهَا بِضْعَةٌ مِّنِّیْ.(۱۱۴)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ایک دن حضور ﷺ نے ہم سے پوچھا عورت کے لئے سب سے اچھی چیز کونسی ہے؟ ہمارے پاس اس کا کوئی جواب نہیں تھا۔جب میں حضرت فاطمہ کے پاس آیا تو میں نے کہا اے بنت رسول ﷺ، نبی اکرم ﷺ نے آج ہم سے ایک سوال پوچھا ہے جس کا جواب ہمیں معلوم نہیں۔انہوں نے کہا آپ ﷺ نے کونسا سوال فرمایا ہے؟ میں نے بتایا حضور ﷺ نے یہ پوچھا ہے کہ عورت کے لئے سب سے بہتر کونسی شئے ہے؟ انہوں نے کہا پھر تم نے کیا جواب دیا۔میں نے کہا کوئی نہیں۔وہ کہنے لگیں ''عورت کے لئے اس سے بہتر کوئی شئے نہیں کہ نہ وہ کسی مرد کو دیکھے اور نہ ہی اسے کوئی مرد دیکھے''۔پھر جب شام کے وقت ہم حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو میں نے عرض کی یارسول اللہ آپ نے ہم سے ایک سوال پوچھا تھا جس کا ہم جواب نہ دے سکے (اس کا جواب یہ ہے) عورت کے لئے اس سے بہتر کوئی چیز نہیں کہ نہ وہ کسی مرد کو دیکھے اوراور نہ ہی اسے کوئی مرد دیکھے۔آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تمہیں کس نے یہ جواب بتایا، میں نے عرض کی فاطمہ نے، آپ نے فرمایا اس نے سچ کہا بے شک فاطمہ میرے جسم کا حصہ ہے۔

---

(۱۱۴) ☆ کنز العمال للعلامة علی متقی بن حسام الدین هندی (م۹۷۵ھ) رقم الحدیث ۴۶۰۱۱،۴۶۰۱۲

☆ مجمع الزوائد الحافظ نور الدين علی بن ابی بكر للهيثمی (م۸۰۷ھ) ج۴،ص ۲۵۵

☆ موسوعة اطراف الحديث النبوی الشريف ابو هاجر محمد السعيد بن بسيونی زغلول مطبوعه دار الفكر بيروت ج۴،ص ۱۳۲

﴿۲۲﴾ عورت کی آواز بھی عورت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عورت نماز میں جہری قرأت کرے تو نماز فاسد ہو جاتی ہے۔(۱۱۵)

﴿۲۳﴾ عورت امام کے پیچھے باجماعت نماز پڑھ رہی ہو، امام سے غلطی ہو جائے تو اسے متنبہ کرنے کے لئے عورت زبان سے سبحان اللہ نہ کہے بلکہ ہاتھ پر ہاتھ مارے۔(۱۱۶)

نبی اکرم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے۔

اَلتَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ(۱۱۷)

سبحان اللہ کہنا مردوں کے لئے اور تالی بجانا عورتوں کے لئے ہے۔

﴿۲۴﴾ عورت کا عورت سے قرآن مجید سیکھنا افضل ہے۔(۱۱۸)

﴿۲۵﴾ لباس اگر اتنا باریک یا چھوٹا ہو کہ پورا جسم نہ ڈھانپے تو اسے پہننا جائز نہیں۔(۱۱۹)

حدیث مبارکہ میں ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ اَسْمَاءَ بِنْتَ اَبِىْ بَكْرٍ دَخَلَتْ عَلَى النَّبِىِّ ﷺ وَعَلَيْهَا ثِيَابٌ رِقَاقٌ فَاَعْرَضَ عَنْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ يَا اَسْمَاءُ اِنَّ الْمَرْأَةَ اِذَا بَلَغَتِ الْمَحِيْضَ

---

(۱۱۵) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ج۸، ص ۵۰۲

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۶ ص ۱۴۵

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص ۲۱۰

(۱۱۶) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ج۸، ص ۵۰۲

(۱۱۷) ☆ مسلم، امام ابو الحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ)، رقم الحدیث ۴۲۲

☆ صحیح بخاری، امام ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ)، رقم الحدیث ۱۲۰۳

☆ جامع ترمذی، امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی (م ۲۷۹ھ)، رقم الحدیث ۳۶۹

☆ سنن نسائی، امام ابو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب علی نسائی (م ۳۰۳ھ) رقم الحدیث ۱۲۰۷

☆ سنن ابو داؤد، امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ)، رقم الحدیث ۹۳۹

☆ سنن ابن ماجہ، امام ابو عبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ (م ۲۷۳ھ)، رقم الحدیث ۱۰۳۴

☆ المسند، امام احمد بن حنبل (م ۲۴۱ھ) مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت، لبنان، رقم الحدیث ۶۹۸۳

☆ سنن دارمی للامام الحافظ ابو محمد عبداللہ بن عبدالرحمن بن الفضل الدارمی (۲۵۵ھ) رقم الحدیث ۱۳۶۳

(۱۱۸) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ج۸، ص ۵۰۲

(۱۱۹) ☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۶۳

لَمْ يَصْلَحْ لَهَااَنْ يُّرٰى مِنهَا اِلَّاهٰذَا وَهٰذَاوَاَشَارَاِلٰى وَجْهِهٖ وَكَفَّيْهِ(۱۲۰)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت اسماء (ان کی ہمشیرہ) حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور وہ اس وقت باریک کپڑے پہنے ہوئے تھیں۔ آپ ﷺ نے ان سے چہرۂ انور پھیر لیا اور فرمایا اے اسماء جب عورت بالغہ ہو جائے تو سوائے چہرہ اور ہاتھوں کے اس کی اور کوئی شے نظر نہیں آنی چاہئے۔

﴿۲۶﴾ جو قصداً اپنا ستر دوسروں کے سامنے کھولے یا کسی کے ستر کو دیکھے وہ سخت فاسق و فاجر، مستحق تعزیر اور مرتکب حرام ہے۔(۱۲۱)

حدیث مبارکہ میں ایسے شخص پر لعنت وارد ہوئی ہے۔

لَعَنَ اللّٰهُ النَّاظِرَوَالْمَنْظُوْرَاِلَيْهِ(۱۲۲)

دیکھنے والا اور جس کی طرف دیکھا گیا، دونوں ملعون ہیں۔

﴿۲۷﴾ کسی کا خالی مکان کے اندر، تنہائی میں ہوتے ہوئے بھی عریاں (ننگا) ٹھہرنا جائز نہیں۔(۱۲۳)

حضور ﷺ سے اس بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا۔

اَللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ يُسْتَحْيٰ مِنْهُ.(۱۲۴)

---

(۱۲۰) ☆ سنن ابوداؤد، امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ)، رقم الحدیث ۴۱۰۴

(۱۲۱) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ج۸، ص ۴۹۱

(۱۲۲) ☆ شعب الایمان للامام ابی بکر احمد بن الحسین بن علی البیہقی (م ۴۵۸ھ) دار الکتب العلمیۃ بیروت، رقم الحدیث ۷۷۸۸، ج ۲، ص ۱۶۲

☆ کنز العمال للعلامۃ علی متقی بن حسام الدین ہندی (م ۹۷۵ھ)، رقم الحدیث ۱۹۱۶۲

(۱۲۳) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ج۸، ص ۴۹۲

☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) دار احیاء التراث العربی بیروت ج۶، ص ۱۶۳

☆ الجامع القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۲۰۲

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص ۲۰۴

(۱۲۴) ☆ سنن ابوداؤد، امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ)، رقم الحدیث ۴۰۱۷

☆ جامع ترمذی، امام ابوعیسی محمد بن عیسی ترمذی (م ۲۷۹ھ)، رقم الحدیث ۲۷۶۹، ۲۷۹۴

☆ سنن ابن ماجہ، امام ابو عبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ (م ۲۷۳ھ)، رقم الحدیث ۱۹۲۰

☆ المستدرک لامام محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری (م ۴۰۵ھ) ج ۴، ص ۱۸۰

☆ المسند، امام احمد بن حنبل (م ۲۴۱ھ) مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت، لبنان، ج۵، ص ۴

☆ صحیح بخاری، امام ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ)، رقم الحدیث ۲۷۸

اللہ تعالیٰ زیادہ حق دار ہے کہ اس سے حیا کی جائے۔(۱۲۵)

اسی طرح ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا۔

اِیَّاکُمْ وَالتَّعَرِّی فَاِنَّ مَعَکُمْ مَنْ لَّایُفَارِقُکُمْ اِلَّاعِنْدَالْغَائِطِ وَحِیْنَ یُفْضِی الرَّجُلُ اِلٰی اَھْلِہٖ فَاسْتَحْیُوْھُمْ وَاَکْرِمُوْاھُمْ(۱۲۶)

برہنہ ہونے سے بچو، تمھارے ساتھ ہر وقت ایسی ہستیاں رہتی ہیں جو تم سے کسی وقت جدا نہیں ہوتیں، سوائے رفع حاجت کے وقت اور اس وقت جب کوئی شخص اپنی بیوی سے قربت کرتا ہے۔

لہٰذا تم ان سے شرم کرو اور ان کی عزت کرو۔(۱۲۷)

﴿۲۸﴾ جو گھٹنا کھولے اسے نرمی سے منع کیا جائے گا، جو ران کھولے اسے سختی سے روکا جائے گا اور جو شرمگاہ کھولے اسے سزا دی جائے گی۔(۱۲۸)

﴿۲۹﴾ محرم عورت کے جس حصۂ بدن کو دیکھنا جائز ہے، اگر اندیشۂ شہوت نہ ہو تو اسے چھونا بھی جائز ہے، البتہ شہوت کا خدشہ ہو تو جائز نہیں۔(۱۲۹)

حدیث پاک میں ہے۔

حُرْمَۃُالزِّنٰی بِذَوَاتِ الْمَحَارِمِ اَغْلَظُ

محارم سے زنا کرنے کا جرم بہت ہی زیادہ سخت ہے۔

---

(۱۲۵) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)مطبوعہ کوئٹہ، ج۸، ص۴۹۲

☆ الدرالمنثور ازحافظ جلا ل الدین سیوطی(م۹۱۱ھ)داراحیاء التراث العربی بیروت ج۶، ص۱۶۳

☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۱۲، ص۲۰۲

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص۲۰۴

(۱۲۶) ☆ جامع ترمذی ،امام ابوعیسی محمدبن عیسی ترمذی (م ۲۷۹ھ)،رقم الحدیث ۲۸۰۰

☆ مشکوۃالمصابیح للتبریزی،رقم الحدیث ۳۱۱۵

☆ جمع الجوامع الامام الحافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)،رقم الحدیث ۹۳۸۲

☆ بحوالہ موسوعۃ اطراف الحدیث النبوی الشریف ابو ھاجر محمد السعید بن بسیونی زغلول مطبوعہ دارالفکر بیروت ج۴، ص۱۴۰

(۱۲۷) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)مطبوعہ کوئٹہ، ج۸، ص۴۹۲

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص۲۰۴

(۱۲۸) ☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ،کوئٹہ، ج۵ ص۱۴۱

(۱۲۹) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)مطبوعہ کوئٹہ، ج۸، ص۴۹۸

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور، ص۵۶۴

لہٰذا محارم کو دیکھنے یا چھونے میں نفسانیت کے ابھرنے کا کسی طرف سے بھی شبہ ہو تو اجتناب واجب ہے۔(۱۳۰)

﴿۳۰﴾ جن مردوں کو بڑھاپے کی وجہ سے نفسانیت کی طرف بالکل میلان نہیں رہتا، ان کے سامنے خواتین کا اظہارِ زینت جائز ہے۔(۱۳۱)

﴿۳۱﴾ خصی، ذکر بریدہ (جس کا عضو تناسل کٹ گیا ہو) اور وہ شخص جو بدفعلیوں کی وجہ سے ناکارہ ہو گیا ہو، پردہ کے معاملہ میں اجنبی مردوں کا حکم رکھتے ہیں۔ ان سے پردہ کرنا واجب ہے۔(۱۳۲)

﴿۳۲﴾ مرد کا اپنے آپ کو خصی کرنا جائز نہیں کیونکہ اس میں انسان کا فائدہ نہیں بلکہ نقصان ہے البتہ جانوروں کو خصی کرنا جائز ہے، اس لئے کہ انہیں خصی کرنے میں فائدہ ہے۔(۱۳۳)

---

(۱۳۰) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ج۸، ص ۴۹۸

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۶۴

(۱۳۱) ☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۶۵

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ج۸، ص ۴۹۴

☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) دار احیاء التراث العربی بیروت ج۶، ص ۱۷۰

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۲۸۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۴۹

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۱۴۴

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔ ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۴۴۹

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ص ۳۳۹

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۲۳۷

☆ تفسیر الطبری از علامہ ابوجعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج۱۸، ص ۱۴۶

☆ الجامع القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص ۲۱۴

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص ۲۰۸

(۱۳۲) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ج۸، ص ۵۰۰

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۱۴۴

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص ۲۰۸

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۶۵

(۱۳۳) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۱۴۴

﴿۳۳﴾ فطری خنثیٰ (جس کے پاس آلہ تناسل بھی ہو اور نسوانی شرمگاہ بھی) اگر اس میں نسوانی علامات نمایاں ہوں مثلاً عورتوں کی طرح پستان ہوں، پستانوں سے دودھ آئے، حیض آتا ہو، حمل ہو جائے۔ یا اس سے وطی بالفرج ہو سکے، تو وہ عورت کے حکم میں ہے، اور اگر اس میں مردوں کی علامات نمایاں ہوں تو مردوں کے حکم میں ہے اور اگر اس میں تذکیر و تانیث کی علامات کا امتیاز مشکل ہو جائے تو محتاط طریقہ اختیار کیا جائے گا۔ یعنی نہ مردوں کے سامنے اسے اظہارِ زینت جائز ہے اور نہ ہی عورتوں کا اس کے سامنے اظہارِ زینت جائز ہے۔ (۱۳۴)

﴿۳۴﴾ اگر کوئی خنثیٰ عورتوں کے مشابہ ہو مگر بے حیا ہو یعنی عورتوں کے باطنی عیوب یا محاسن دوسروں کے سامنے بیان کرے تو اس سے بھی مسلمان خواتین کو پردہ کرنا واجب ہے۔ (۱۳۵)

حدیث پاک میں ہے۔

عَنْ اُمِّ سَلْمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا دَخَلَ عَلَیَّ النَّبِیُّ ﷺ وَعِنْدِیْ مُخَنَّثٌ فَسَمِعْتُهُ یَقُوْلُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اُمَیَّةَ یَا عَبْدَ اللّٰهِ اَرَاَیْتَ اِنْ فَتَحَ اللّٰهُ عَلَیْكُمُ الطَّائِفَ غَدًا فَعَلَیْكَ بِابْنَةِ غَیْلَانَ فَاِنَّهَا تُقْبِلُ بِاَرْبَعٍ وَّتُدْبِرُ بِثَمَانٍ وَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ لَا یَدْخُلَنَّ عَلَیْكُنَّ قَالَ اِبْنُ عُیَیْنَةَ وَقَالَ اِبْنُ جُرَیْجٍ اَلْمُخَنَّثُ هِیْتٌ. (۱۳۶)

(۱۳۴) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ج۸، ص ۵۰۰

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۶۵

(۱۳۵) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ج۸، ص ۵۰۰

☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) داراحیاء التراث العربی بیروت ج۶، ص ۱۷۰

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۲۸۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۴۹

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ص ۳۴۰

☆ تفسیر الطبری از علامہ ابو جعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج۱۸، ص ۱۴۸

☆ الجامع القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص ۲۱۴

(۱۳۶) ☆ صحیح بخاری، امام ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ)، رقم الحدیث ۴۳۲۴، ۵۲۳۵، ۵۸۸۷

☆ مسلم، امام ابو الحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ)، رقم الحدیث ۲۱۸۰

☆ سنن ابو داؤد، امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ)، رقم الحدیث ۴۹۲۹

☆ سنن ابن ماجہ، امام ابو عبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ (م ۲۷۳ھ)، رقم الحدیث ۱۹۰۲

☆ المسند، امام احمد بن حنبل (م ۲۴۱ھ) مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت، لبنان، ج۶، ص ۲۹۰

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے، اور میرے پاس ہیت نامی مخنث بیٹھا ہوا تھا۔ میں نے اسے عبداللہ بن ابی امیہ (آپ کے بھائی) کو یہ کہتے ہوئے سنا۔ اے عبداللہ دیکھو! اگر اللہ نے کل تمہیں طائف کی فتح نصیب کی تو تم غیلان کی بیٹی کو حاصل کرنا، کیونکہ وہ سامنے آتی ہے چار کے ساتھ اور پیٹھ موڑ کر جاتی ہے آٹھ کے ساتھ (اس کے حسن کا یہ عالم ہے کہ جب وہ سامنے آتی ہے تو پیٹ پر چار شکنیں دکھائی دیتی ہیں اور جب وہ پشت پھیر کر واپس جاتی ہے تو آٹھ سلوٹیں نمودار ہوتی ہیں) تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا یہ لوگ تمہارے پاس ہرگز نہ آیا کریں۔

﴿۳۵﴾ جن مردوں پر زینت ظاہر کرنے میں نفسانیت کا اندیشہ ہو (اگرچہ صرف شبہ کی حد تک ہو) ان کے سامنے بھی چہرہ اور ہاتھ کھولنا بھی جائز نہیں۔ (۱۳۷)

﴿۳۶﴾ بچہ اگر بہت ہی چھوٹا ہو کہ بالکل کسی شئے کی شناخت اور تمیز نہیں رکھتا، اس کے سامنے ہر طرح کا اظہار جائز ہے حتی کہ عورت مغلظہ ظاہر ہو جائے تو بھی گناہ نہیں (البتہ مکروہ ضرورت ہے) اور اگر شناخت و تمیز تو رکھتا ہو مگر حد شہوت کو نہ پہنچا ہو تو اس کے سامنے ناف سے زانوں تک جسم کھولنا جائز نہیں اور اگر نابالغ حد شہوت کو پہنچ جائے تو وہ اجنبی مردوں کے حکم میں ہے۔ (۱۳۸)

---

(۱۳۷) ☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء اللّٰه پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)مطبوعه کوئٹه، ج۸، ص۴۹۵
☆ تفسیر کبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۲۳، ص۲۰۸

(۱۳۸) ☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء اللّٰه پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)مطبوعه کوئٹه، ج۸، ص۵۰۱
☆ الدرالمنثورازحافظ جلال الدین سیوطی(م۹۱۱ھ)داراحیاء التراث العربی بیروت ج۶، ص۱۷۱
☆ تفسیرالقرآن المعروف به تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعه مصر، ج۳، ص۲۸۵
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن از علامه علی بن محمدخازن شافعی مطبوعه لاهور، ج۳، ص۳۴۹
☆ تفسیرروح البیان ازعلامه اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه، ج۵ ص۱۴۴
☆ تفسیرالبحرالمحیط، لمحمدبن یوسف الشهیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعه بیروت، ج۵، ص۴۴۹
☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعه ملتان، ص۳۴۰
☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰه محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعه کراچی، ج۳، ص۲۳۷
☆ تفسیرالطبری ازعلامه ابوجعفربن محمدجریرالطبری، مطبوعه دارالقرآن الکریم بیروت، لبنان، ج۱۸، ص۱۴۸
☆ الجامع القرآن ازعلامه ابوعبدﷲ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعه بیروت، لبنان، ج۱۲، ص۲۱۶
☆ تفسیر کبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۲۳، ص۲۰۹
☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی، پشاور، ص۵۶۵

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

یٰۤاَیُّهَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْالِیَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِیْنَ مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ وَالَّذِیْنَ لَمْ یَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ ، الآیۃ...... (سورۃ النور آیت۵۸:پ۱۸)

اے ایمان والو! چاہئے کہ تم سے اذن لیں تمھارے ہاتھ کے مال غلام اور وہ جو تم میں ابھی جوانی کو نہ پہنچے۔ تین وقت، نمازِ صبح سے پہلے اور جب تم اپنے کپڑے اتار رکھتے ہو دوپہر کو اور نمازِ عشاء کے بعد، یہ تین وقت تمہاری شرم کے ہیں، ان تین کے بعد کچھ گناہ نہیں تم پر نہ ان پر، آمدورفت رکھتے ہیں تمہارے یہاں ایک دوسرے کے پاس، اللہ یوں ہی بیان کرتا ہے تمہارے لئے آیتیں اور اللہ علم وحکمت والا ہے۔

﴿۳۷﴾ بچپن میں جو عادت پڑتی ہے، کم ہی چھوٹتی ہے۔ لہٰذا اپنے نابالغ بچوں کو بھی بلاضرورت عورتوں کے پاس نہ جانے دینا چاہیے۔(۱۳۹)

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

اِیَّاكُمْ وَالدُّخُوْلَ عَلَى النِّسَاءِ(۱۴۰)

عورتوں کے پاس آنے جانے سے بچو۔

﴿۳۸﴾ عورت کے ٹخنے سترِ عورت میں داخل ہیں، غیر محرم کو ان کا دیکھنا حرام ہے۔ عورت کو حکم یہ ہے کہ اس کے پائچے خوب نیچے ہوں تاکہ چلنے میں پنڈلی یا ٹخنے کھلنے کا احتمال نہ رہے۔

---

(۱۳۹) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص۲۸۵

(۱۴۰) ☆ صحیح بخاری، امام ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ)، رقم الحدیث ۱۱۷۱

☆ المسند، امام احمد بن حنبل (م ۲۴۱ھ) مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت، لبنان، ج۴، ص۱۴۹

☆ السنن الکبری للامام ابی بکر احمد بن الحسین بن علی البیہقی (م۴۵۸ھ) دار الکتب العلمیۃ بیروت، ج۷، ص۹۰

☆ مصنف ابن ابی شیبہ، ج۴، ص۴۰۹

☆ المعجم الکبیر للحافظ ابی القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی (م۳۶۰ھ) دار احیاء التراث العربی بیروت ج۱۷، ص۲۷۷

☆ کنز العمال للعلامۃ علی متقی بن حسام الدین ہندی (م۹۷۵ھ) رقم الحدیث ۱۳۰۶۰

☆ موسوعۃ اطراف الحدیث النبوی الشریف ابو ہاجر محمد السعید بن بسیونی زغلول مطبوعہ دار الفکر بیروت ج۴، ص۱۴۱

ام المومنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔

اَنَّھَا قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ حِیْنَ ذَکَرَ الْاِزَارَ فَالْمَرْأَۃُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ؟ قَالَ تَرْخِیْ شِبْرًا. قَالَتْ اِذَنْ تَنْکَشِفُ عَنْھَا، قَالَ فَذِرَاعٌ لَا تَزِیْدُ عَلَیْہِ. (۱۴۱)

حضرت ام سلمہ نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی جب کہ حضور ﷺ تہبند کا ذکر فرما رہے تھے۔ یارسول اللہ ﷺ عورت کا کیا حکم ہے؟ فرمایا وہ بالشت بھر لٹکائے رکھے۔ عرض کی پھر اس کا پاؤں برہنہ ہوگا۔ ارشاد فرمایا۔ ایک ہاتھ چھوڑ دے اس سے زیادہ نہیں۔

﴿۳۹﴾ قدموں کے بالائی حصہ کو ظاہر کرنا عورت کے لئے جائز نہیں۔

حدیث پاک میں ہے۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ اَنَّھَا سَأَلَتِ النَّبِیَّ ﷺ اَتُصَلِّی الْمَرْأَۃُ فِیْ دِرْعٍ وَّخِمَارٍ وَّلَیْسَ لَھَا اِزَارٌ فَقَالَ لَا بَأْسَ اِذَا کَانَ الدِّرْعُ سَابِغًا یُغَطِّیْ ظُھُوْرَ قَدَمَیْھَا. (۱۴۲)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے حضور ﷺ سے پوچھا کیا عورت صرف کرتہ اور چادر پہن کر نماز پڑھ سکتی ہے جب کہ تہبند پہنے ہوئے نہ ہو؟ فرمایا کوئی حرج نہیں بشرطیکہ کرتہ اتنا لمبا ہو کہ قدموں کو اوپر سے ڈھانپ لے۔ (۱۴۳)

اس سے معلوم ہوا کہ پازیب اور جھانجن وغیرہ زینتِ باطنہ ہے لہٰذا انہیں چھپانا واجب ہے۔ (۱۴۴)

---

(۱۴۱) ☆ سنن ابوداؤد، امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ)، کتاب اللباس، ج ۲، ص ۲۱۲
☆ سنن نسائی، امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب علی نسائی (م ۳۰۳ھ)، کتاب الزینۃ، ج ۲، ص ۲۹۸
☆ جامع ترمذی، امام ابوعیسی محمد بن عیسی ترمذی (م ۲۷۹ھ)، کتاب اللباس، ج ۱، ص ۲۰۶
☆ سنن ابن ماجہ، امام ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ (م ۲۷۳ھ)، کتاب اللباس، ص ۲۶۴

(۱۴۲) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ج ۸، ص ۴۹۳

(۱۴۳) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ج ۸، ص ۴۹۴
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۵۶۱
☆ الدرالمنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) دار احیاء التراث العربی بیروت ج ۶، ص ۱۷۱
☆ تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۲۰۶

(۱۴۴) ☆ سنن ابوداؤد، امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ)، رقم الحدیث ۴۰۸۶، ۴۰۶۰
☆ تلخیص الحبیر لابن حجر عسقلانی، ج ۱، ص ۲۸۰
☆ موسوعۃ اطراف الحدیث النبوی الشریف ابو ہاجر محمد السعید بن بسیونی زغلول مطبوعہ دارالفکر بیروت ج ۷، ص ۳۴

﴿۴۰﴾ آیت زیبِ عنوان میں گہنے کی آواز غیر محرم کو پہنچانے سے منع کیا گیا ہے۔ جب آواز غیر محرم کو نہ پہنچے تو ان کا پہننا جائز ہے۔ (۱۴۵)

﴿۴۱﴾ آیت مبارکہ میں موجود پردہ کے احکام آزاد عورت کے لئے ہیں۔ باندی کے احکام اس سے جدا ہیں۔ باندی کے لئے اپنا سر، چہرہ، کلائیاں اور پنڈلی کھولنا جائز ہے۔ (۱۴۶)

﴿۴۲﴾ زینت کا مرکزی نقطہ شوہر ہے۔ لہٰذا عورت کو چاہئے کہ اپنے خاوند کی رضا ورغبت کے لئے زینت اختیار کرے۔ (۱۴۷)

﴿۴۳﴾ مرد پر لازم ہے کہ حتی المقدور اپنی اہلیہ اور دیگر اپنی زیرِ کفالت اور زیرِ اثر خواتین کو مناہی سے روکے۔

قرآن مجید میں ارشاد ہوا۔

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ. (سورۃ النساء آیت ۳۴: پ ۵)

مرد افسر ہیں عورتوں پر۔

اور ارشاد ہوا۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ (التحریم آیت ٦: پ ۲۸)

اے ایمان والو اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔

﴿۴۴﴾ ضابطہ کلیہ یہ ہے کہ نامحرموں سے پردہ مطلق واجب، محارم نسبی سے پردہ نہ کرنا واجب اگر کرے گی گناہگار ہو گی اور محارم غیر نسبی مثلاً جو علاقہ مصاہرت و رضاعت سے محرم ہوں ان سے پردہ کرنا اور نہ کرنا دونوں جائز۔ ایسی صورت میں مصلحت پر عمل ہوگا۔ (۱۴۸)

---

(۱۴۵) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۱۴۵

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۴۴۹

☆ تفسیر الطبری از علامہ ابو جعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج۱۸، ص ۱۴۹

☆ الجامع القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۲۱۶

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص ۲۱۰

(۱۴۶) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ج۸، ص ۴۹۶

☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۳۱۷

(۱۴۷) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ج۸، ص ۴۴۹

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۱۴۲

(۱۴۸) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ج۸، ص ۴۹۷

☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۳۱۷

ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

وَاللّٰهُ یَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ۔ وَلَوْشَآءَ اللّٰهُ لَاَعْنَتَکُمْ ۔ اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ.

(سورۃ البقرۃ آیت ۲۲۰: پ ۲)

اور خدا خوب جانتا ہے بگاڑنے والے کو سنوارنے والے سے اور اللہ چاہتا تو تمہیں مشقت میں ڈالتا، بے شک اللہ زبردست حکمت والا ہے۔

﴿۴۵﴾ بندہ سے چونکہ مقدور بھر کوشش کے باوجود احکام الٰہیہ میں کوتاہی ہو ہی جاتی ہے۔ اس لئے بندۂ مومن کو احکامِ خداوندی پر عمل پیرا رہنے کے باوجود توبہ واستغفار کرتے رہنا واجب ہے۔(۱۴۹)

حضور نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

کُلُّ بَنِیْ اٰدَمَ خَطَّاءٌ وَخَیْرُ الْخَطَّائِیْنَ التَّوَّابُوْنَ. (۱۵۰)

تمام بنی آدم خطا کرتے ہیں اور خطا کرنے والوں میں سے زیادہ اچھے توبہ کرنے والے ہیں۔(۱۵۱)

نیز توبہ سے ہی فلاح دارین وابستہ ہے۔

(۱۴۹) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامه علی بن محمد خازن شافعی مطبوعه لاهور، ج۳، ص ۳۵۰
☆ تفسیر روح البیان ازعلامه اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه، ج۵ ص ۱۴۵
☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشهیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعه بیروت، ج۵، ص ۴۴۹
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعه ملتان، ج۳، ص ۳۴۰
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰه محمود بن عمر بن محمد الزمحشری مطبوعه کراچی، ج۳، ص ۲۳۸
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۲۳، ص ۲۱۰
☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری(م ۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی، پشاور، ص ۵۶۵
☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء اللّٰه پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مطبوعه کوئٹه، ج۸، ص ۵۰۲

(۱۵۰) ☆ جامع ترمذی، امام ابوعیسی محمد بن عیسی ترمذی (م ۲۷۹ھ)، رقم الحدیث ۲۴۹۹
☆ سنن ابن ماجه، امام ابوعبداللّٰه محمد بن یزید ابن ماجه (م ۲۷۳ھ)، رقم الحدیث ۴۲۵۱
☆ کنز العمال للعلامة علی متقی بن حسام الدین هندی (م ۹۷۵ھ) رقم الحدیث ۱۰۲۲۰
☆ المستدرک لامام محمد بن عبداللّٰه حاکم نیشاپوری (م ۴۰۵ھ) ج۴، ص ۲۴۴
☆ بحواله موسوعة اطراف الحدیث النبوی الشریف ابو هاجر محمد السعید بن بسیونی زغلول مطبوعه دار الفکر بیروت ج۶، ص ۴۲۵

(۱۵۱) ☆ تفسیر مظهری، ازعلامه قاضی ثناء اللّٰه پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مطبوعه کوئٹه، ج۸، ص ۵۰۲

حدیث پاک میں ارشاد ہوا۔

طُوبیٰ لِمَنْ وَجَدَفِیْ صَحِیْفَتِہٖ اِسْتِغْفَارًا کَثِیْرًا.(۱۵۲)

اس شخص کے لئے خوشخبری ہے جو اپنے اعمال نامے میں کثرت سے استغفار پائے گا۔(۱۵۳)

(۱۵۲) ☆ سنن ابن ماجه ،امام ابوعبدالله محمدبن يزيدابن ماجه (م ۲۷۳ھ)،رقم الحديث۳۸۱۸

☆ الترغيب و الترهيب الامام الحافظ زکی الدين عبدالعزيز بن عبدالقوی المنذری (م۶۵۶ھ) ج۲،ص۲۶۸

☆ جامع مسانيدابی حنيفه، ج ۱ ،ص ۹۲

☆ كنزالعمال للعلامة علی متقی بن حسام الدين هندی (م۹۷۵ھ) رقم الحديث۲۰۸۸

☆ موسوعة اطراف الحديث النبوی الشريف ابو هاجر محمد السعيد بن بسيونی زغلول مطبوعه دارالفكر بيروت ج۵،ص ۴۱۵

(۱۵۳) ☆ تفسير مظهری ازعلامه قاضی ثناء اللّٰه پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)مطبوعه كوئٹه، ج۸،ص ۵۰۲

باب(۳۰۶)

﴿مسائلِ نکاح﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

وَاَنۡکِحُوا الۡاَیَامٰی مِنۡکُمۡ وَالصّٰلِحِیۡنَ مِنۡ عِبَادِکُمۡ وَاِمَآئِکُمۡ ؕ اِنۡ یَّکُوۡنُوۡا فُقَرَآءَ یُغۡنِہِمُ اللّٰہُ مِنۡ فَضۡلِہٖ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ ۔(النور آیت ۳۲:پ۱۸)

اورنکاح کردواپنوں میں ان کا جو بے نکاح ہوں اور اپنے لائق بندوں اور کنیزوں کا اور اگر وہ فقیر ہوں تو اللہ انہیں غنی کردے گا اپنے فضل کے سبب اور اللہ وسعت والا علم والا ہے۔

حلِ لغات:

وَاَنۡکِحُوا:اورشادی کرادو۔(۱)

اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے جوجذبات اور قوتیں انسان کی فطرت میں ودیعت فرمائیں ہیں وہ اس کے لئے سراپا خیر اور سراسر مفید ہیں۔انسان کوان جذبات سے صرف وہی کام لینا چاہئے جس کے لئے ان کی تخلیق ہوئی،اسی طرح استعمال کرنا چاہئے جس طرح خالق نے سکھایا اور اسی حدتک کام میں لانا چاہئے جتنی اسے وسعت دی گئی ہے۔انہی قوتوں میں سے ایک قوتِ تناسل بھی ہے۔اس فطری قوت اور عطیۂ خداوندی کواسی محل میں استعمال کرنا چاہئے جوقدرت نے متعین فرمایا ہے۔اسی محل صرف کوحدود الٰہیہ میں رہتے ہوئے

(۱) ☆ مصباح اللغات ابو الفضل مولانا عبدالحفیظ بلیاوی ،مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی،ص۹۰۷

☆ المنجد ازلوئیس معلوف ایسوعی،مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی،ص۱۳۱۷

اپنے تصرف میں لانا شریعت مطہرہ کی زبان میں نکاح کہلاتا ہے۔ جو پاکیزہ معاشرہ کی بنیاد ہے اور جس کی بدولت نسل انسانی میں سلسلۂ ولادت جاری ہے۔

لغوی معنی کی مزید تفصیل جلد اول، ص ۴۵۲ پر ملاحظہ فرمائیں۔

اَلْاَیَامٰی مِنْکُمْ: یہ اَیِّم کی جمع ہے، وہ مرد جس کی بیوی نہ ہو یا وہ عورت جس کا شوہر نہ ہو۔

یہ لفظ عام ہے، ہر وہ مرد و زن جس کا نکاح ہوا ہی نہ ہو یا نکاح ہوا ہو مگر دوسرے کی وفات یا طلاق کی وجہ سے اب تنہا و مجرد رہ گیا ہو، دونوں اس کے عموم میں داخل ہیں۔ (۲)

(۲)
☆ مفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل المقلب با لراغب اصفہانی (۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۳۲
☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج۸، ص ۱۹۵
☆ لسان العرب للامام ابی الفضل محمد مکرم ابی منظور المتوفی ۷۱۱ھ دار الکتب العلمیہ بیروت، ج ۱۲، ص ۴۵
☆ المنجد ازلوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۸۷
☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲ ص ۲۱۸
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارة المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۲۱۰
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی ج۵ ص ۲۸۹
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی ج۵ ص ۲۹۰
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۲۶
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵، ص ۱۴۶
☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث و التاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی (م ۱۰۲۱ھ) ج۵، ص ۶۹
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج۳، ص ۱۳۷
☆ روائع البیان تفسیر آیت القرآن من محمد علی صابونی، قدیمی کتب خانہ ج ۲ ص ۱۳۷
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳ ص ۲۳۷
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۳۷۶
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۳۴۱
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاہور، ۳، ص ۵۰۲
☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی، ج ۲، ص ۸۴
☆ تفسیر البحر المحیط لمحمدبن یوسف الشہیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴ . ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۴۵۰
☆ تفسیر الطبری ازعلامہ ابوجعفربن محمدجریرالطبری، مطبوعہ دارالقرآن الکریم بیژوت، لبنان، ج ۱۸، ۱۵۰
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۵۰

آیتِ مبارکہ میں اولیاء اور سرپرستوں کو اور ان کی عدم موجودگی میں عام مومنین کو خطاب ہے کہ تم میں سے جو بے نکاح ہوں ان کا نکاح کرادو۔(۳)

اَلصّٰلِحِیْنَ: جمع ہے صَالِحٌ کی۔ صَالِحٌ کا معنی ہے نیک، ٹھیک، درست، حقوق وواجبات کو پورا کرنے والا، کسی کام کی اہلیت وقابلیت والا۔(۴)

منشاء ایزدی یہ ہے کہ جو نیک وصالح ہوں یا جن میں نکاح کرنے اور حقوق نکاح ادا کرنے کی صلاحیت موجود ہو، ان کا نکاح کرادو۔ جو خواہ مخواہ تمہیں اور اپنی بیوی کو پریشان کرتے رہیں ان کا نکاح کرانے کا حکم نہیں۔(۵)

---

(۳) ☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مطبوعه رشیدیه کوئٹه، ج۸، ص ۵۰۳
☆ الجامع القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعه بیروت، لبنان، ج ۱۲ ص ۲۱۸
☆ تفسیر جلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامه جلال الدین محلی مطبوعه قدیمی کتب خانه، کراچی ج۵ ص ۲۸۹
☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی(م ۱۰۴۱ھ) ج۵، ص ۶۹
☆ تفسیر صاوی ازعلامه احمدبن صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه، مکه مکرمه، ج۳، ص ۱۳۷
☆ الدرالمنثور ازحافظ جلال الدین سیوطی(م ۹۱۱ھ)دار احیاء التراث بیروت، ج۶، ص ۱۷۳
☆ روائع البیان تفسیر آیت القرآن من محمد علي صابوني، قدیمی کتب خانه ج ۲ ص ۱۳۳
☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی مطبوعه بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۳۷۶
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعه ملتان، ج۳، ص ۳۴۱
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک ازعلامه ابوالبرکات عبدالله بن احمدبن محمودمطبوعه لاهور، ۳، ص ۵۰۲
☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری(م ۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی، پشاور، ص ۵۶۶
☆ تفسیر روح البیان ازعلامه اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه، ج۵، ص ۱۴۶
☆ تفسیر انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبدالله بن عمربیضاوی شیرازی شافعی، ج ۲، ص ۸۴
☆ تفسیر الطبری ازعلامه ابوجعفربن محمدجریرالطبری، مطبوعه دارالقرآن الکریم بیروت، لبنان، ج ۱۸ ص ۱۵۰

(۴) ☆ مصباح اللغات، ابو الفضل مولانا عبدالحفیظ بلیاوی، مطبوعه قدیمی کتب خانه کراچی، ص ۴۷۶
☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفه علامه احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی(م ۷۷۰ھ)، ج ۱، ص ۱۶۶
☆ تاج العروس ازعلامه سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م ۱۲۰۵ھ)مطبوعه مصر، ج ۲، ص ۱۸۳
☆ لسان العرب للامام ابی الفضل محمد مکرم ابی منظور المتوفی ۷۱۱ھ دار الکتب العلمیه بیروت، ج ۲، ص ۶۱۰
☆ تفسیر روح البیان ازعلامه اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه، ج۵، ص ۱۴۶

(۵) ☆ تفسیر جلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامه جلال الدین محلی مطبوعه قدیمی کتب خانه، کراچی ج۵ ص ۲۹۰
☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مطبوعه کوئٹه، ج ۸ ص ۵۰۳
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعه ملتان، ج۳، ص ۳۴۱
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۲۳، ص ۲۱۳
☆ تفسیر انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبدالله بن عمربیضاوی شیرازی شافعی، ج ۲، ص ۸۴
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار الله محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعه کراچی، ج۳ ص ۲۴۰
☆ تفسیر البحر المحیط لمحمدبن یوسف الشهیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴. ۷۵۴ھ)مطبوعه بیروت، ج۵، ص ۴۵۱

مِنْ عِبَادِكُمْ: عِبَادٌ، عَبْدٌ کی جمع ہے معنی ہے آدمی، غلام۔(٦)

قرآن مجید میں لفظ عبد کا اطلاق مختلف معنوں میں ہوا ہے۔

﴿۱﴾ غلام اور مملوک پر لفظ عبد کا اطلاق۔

اَلْعَبْدُ بِالْعَبْدِ. (سورۃ البقرۃ آیت ۱۷۸: پ ۲)

غلام کے بدلے غلام۔

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْكًا لَّا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ . (سورۃ النحل آیت ۷۵: پ ۱۴)

اللہ نے ایک کہاوت بیان فرمائی، ایک بندہ ہے دوسرے کی ملک آپ کچھ مقدور نہیں رکھتا۔

﴿۲﴾ جو اللہ تعالیٰ کی عبدیت میں مسخر ہیں۔ یہ معنی (عبدیت) اللہ تعالیٰ کے لئے خاص ہے۔

اِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّآ اٰتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا. (سورۃ المریم آیت ۹۳: پ ۱۶)

آسمانوں اور زمین میں جتنے ہیں سب اس کے حضور بندے ہو کر حاضر ہوں گے۔

﴿۳﴾ جو اطاعت اور خدمت میں کامل ہیں۔

وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ ذَا الْاَيْدِ ۚ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ. (سورۃ ص آیت ۱۷: پ ۲۳)

ہمارے بندے داؤد نعمتوں والے کو یاد کرو بیشک وہ بڑا رجوع کرنے والا ہے۔

فَاَوْحٰٓى اِلٰى عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰى. (سورۃ النجم آیت ۱۰: پ ۲۷)

اب وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی۔

ذُرِّيَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ۭ اِنَّهٗ كَانَ عَبْدًا شَكُوْرًا. (سورۃ بنی اسرائیل آیت ۳: پ ۱۵)

اے ان کی اولاد جن کو ہم نے نوح کے ساتھ سوار کیا بیشک وہ بڑا شکر گزار بندہ تھا۔

سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا

(سورۃ بنی اسرائیل آیت ۱: پ ۱۵)

---

(٦) ☆ مصباح اللغات ابو الفضل مولانا عبدالحفیظ بلیاوی، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ص ۵۲۷

☆ لسان العرب للامام ابی الفضل محمد مکرم ابی منظور المتوفی ۷۱۱ھ دار الکتب العلمیہ بیروت، ج ۳، ص ۳۳۲

☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۶۹۷

پاکی ہے اسے جو اپنے بندہ کو راتوں رات لے گیا مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک۔

اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْھِمْ سُلْطٰنٌ. (سورۃالحجر آیت ۴۲:پ ۱۴)

بے شک میرے بندوں پر تیرا کچھ قابو نہیں۔

وَعِبَادُالرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ ھَوْنًا. (سورۃالفرقان آیت ۶۳:پ ۱۹)

اور رحمٰن کے وہ بندے کہ زمین پر آہستہ چلتے ہیں۔

انبیاءِ کرام اور دیگر مقربینِ بارگاہِ الٰہی پر قرآن مجید میں جہاں لفظ عبد کا اطلاق ہوا ہے وہاں یہی معنی مراد ہیں کہ وہ اپنی عبدیت واطاعت میں کامل واکمل ہیں۔ یہ انسانیت کی معراج ہے کہ خالقِ کائنات انہیں خود عبدیت کے کمال کی سند عطا فرماتا ہے۔

﴿۴﴾ جو اطاعت میں ناقص ہیں۔

اِنْ تُعَذِّبْھُمْ فَاِنَّھُمْ عِبَادُکَ ج وَاِنْ تَغْفِرْلَھُمْ فَاِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُالْحَکِیْمُ.

(سورۃالمائدۃ آیت ۱۱۸:پ ۷)

اگر تو انہیں عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انہیں بخش دے تو بے شک تو ہی غالب حکمت والا۔

قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰی اَنْفُسِھِمْ لَاتَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِاللّٰهِ ط. (الزمر آیت ۵۳:پ ۲۴)

تم فرماؤ اے میرے وہ بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو۔

﴿۵﴾ جو دشمنانِ خدا کے بندے اور اطاعت گزار ہیں۔ یہ معنی کفار کیساتھ خاص ہے۔

وَیَوْمَ یَحْشُرُھُمْ وَمَایَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَیَقُوْلُ ءَ اَنْتُمْ اَضْلَلْتُمْ عِبَادِیْ ھٰۤؤُلَآءِ اَمْ ھُمْ ضَلُّوا السَّبِیْلَ. (سورۃالفرقان آیت ۱۷:پ ۱۸)

اور جس دن اکٹھا کرے گا انہیں اور جن کو اللہ کے سوا پوجتے ہیں پھر ان معبودوں سے فرمائے گا کیا تم نے گمراہ کردیئے میرے بندے یا یہ خود ہی راہ بھولے۔

یٰحَسْرَةً عَلَی الْعِبَادِ ج مَایَاْتِیْھِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا کَانُوْابِهٖ یَسْتَھْزِءُ وْنَ. (سورۃ یٰس آیت ۳۰:پ ۲۳)

ہائے افسوس ان بندوں پر جب ان کے پاس کوئی رسول آتا ہے تو اس سے ٹھٹھہ ہی کرتے ہیں۔(۷)

نوٹ: لفظِ عبد کی اضافت جب مخلوق کی طرف ہو تو مراد غلام اور مملوک ہوتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کی طرف ہو تو مخلوق مراد ہوتی ہے۔(۸)

مسائل شرعیہ

﴿۱﴾ نکاح دین وایمان اور اخلاق عادات کی حفاظت کا ایک مضبوط قلعہ ہے۔(۹)

حدیث مبارکہ میں ہے۔

اِذَاتَزَوَّجَ الْعَبْدُفَقَدْ كَمَّلَ نِصْفَ الدِّيْنِ فَلْيَتَّقِ اللهَ فِي النِّصْفِ الْبَاقِيْ.(۱۰)

جس نے نکاح کیا اس نے اپنا آدھا دین مکمل کرلیا، باقی نصف میں اللہ سے ڈرے۔

ایک اور مقام پر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

اِذَاتَزَوَّجَ اَحَدُكُمْ عَجَّ شَيْطَانُهٗ يَاوَيْلَهٗ عَصَمَ ابْنُ اٰدَمَ مِنِّيْ ثُلُثَيْ دِيْنِهٖ.(۱۱)

جب تم میں سے کوئی نکاح کرتا ہے تو شیطان کہتا ہے ہائے افسوس! ابن آدم نے مجھ سے اپنا دو تہائی دین بچالیا۔(۱۲)

﴿۲﴾ نکاح کی دو حیثیتیں ہیں۔ (ا) انفرادی (ب) اجتماعی

(۷) ☆ مفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب با لراغب اصفہانی(۵۰۲ھ)مطبوعہ کراچی، ص ۳۱۹

(۸) ☆ روائع البیان تفسیر آیت القرآن من محمد علی صابونی ،قدیمی کتب خانہ ج۲ ص ۱۲۸

(۹) ☆ تفسیرمظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)مطبوعہ کوئٹہ، ج۸، ص ۵۰۳

(۱۰) ☆ السنن الکبری للامام ابی بکر احمد بن الحسین بن علی البیھقی (م۴۵۸ھ)دارالکتب العلمیۃ بیروت ، رقم الحدیث ۵۴۸۶ ج۴، ص ۳۸۳

☆ مشکوٰۃ المصابیح للتبریزی المکتب الاسلامی بیروت رقم الحدیث ۳۰۹۶

☆ الترغیب و الترھیب الامام الحافظ زکی الدین عبدالعزیز بن عبدالقوی المنذری (م۶۵۶ھ) مصطفٰی الحلبی بیروت، ج۳، ص ۴۲

☆ کشف الخفاللعجلونی مکتبہ دارالترات بیروت رقم الحدیث ۲۴۸۸، ج۱، ص ۳۳۱

(۱۱) ☆ کنزالعمال للعلامۃ علی متقی بن حسام الدین ھندی (م۹۷۵ھ)رقم الحدیث ۴۴۴۵۴، ج۱۶، ص ۲۷۸

☆ مسندابی یعلیٰ، رقم الحدیث ۲۰۴۱

(۱۲) ☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳ص ۲۳۹

☆ تفسیرحداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکرالحداد الیمنی الحنفی(م ۱۰۲۱ھ) ج۵، ص ۷۱

(ا)انفرادی حیثیت:

انسان کے اختلافِ احوال کے اعتبار سے نکاح کا حکم مختلف ہے۔
جو شخص نان ونفقہ کی قدرت رکھتا ہو اور اس پر جوش صنفی اس قدر غالب ہو کہ نکاح نہ کرنے سے معاذ اللہ گناہ میں مبتلا ہو جانے کا یقین ہو تو اس پر نکاح کرنا فرض ہے۔ اگر مغلوبیت اس حد تک نہ پہنچی ہو مگر ابتلائے معصیت کا خطرہ ہو تو نکاح کرنا واجب ہے۔ اگر نہ تو شہوت کا زیادہ غلبہ ہو اور نہ ہی نامرد ہو بلکہ حالت اعتدال میں ہو تو نکاح کرنا سنت مؤکدہ ہے۔
اگر اندیشہ ہو کہ نکاح کرے گا تو نان ونفقہ اور دیگر حقوق ادا نہ کر سکے گا تو نکاح کرنا مکروہ ہے۔ اور اگر اپنی ان خامیوں کا یقین ہو تو حرام ہے۔ (۱۳)

(ب)اجتماعی حیثیت

قانونِ نکاح جاری کرنے کی غرض یہ ہے کہ امتِ مسلمہ رہتی دنیا تک باقی رہے، ان کی نسل ختم نہ ہو اور یہ غرض کچھ لوگوں کے نکاح کرنے سے حاصل ہو جاتی ہے۔ لہٰذا یہ فرض کفایہ ہے۔ (۱۴)

﴿۳﴾ نکاح کرنے کے لئے مرد اور عورت کی شرعی طور پر کوئی عمر متعین نہیں۔ بالغ ہوں یا نابالغ نکاح بہرصورت ہو جاتا ہے آیت زیبِ عنوان میں وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى اس مسئلہ میں نص صریح ہے۔ (۱۵)

---

(۱۳) ☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء اللّٰه پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ه)مطبوعه کوئٹه، ج۸،ص ۵۰۳
☆ روائع البیان تفسیر آیت القرآن من محمد علی صابونی ،قدیمی کتب خانه ج۲ ص۱۳۵
☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی(م ۱۰۴۱ه) ج۵،ص ۷۰
☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعه مصر، ج۳،ص ۲۷۶
☆ تفسیر روح البیان ازعلامه اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ه)مطبوعه مکتبه عثمانیه ،کوئٹه، ج۵،ص ۱۴۷
☆ تفسیر صاوی ازعلامه احمد بن صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ه)مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه، ج۳،ص ۱۳۷
☆ الجامع القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمد بن احمد مالکی قرطبی(م ۶۶۸ه)مطبوعه بیروت،لبنان، ج۱۲ ص ۲۱۸
(۱۴) ☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء اللّٰه پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ه)مطبوعه کوئٹه، ج۸،ص ۵۰۴
(۱۵) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ه)قدیمی کتب خانه کراچی ج۲،ص ۸۰
☆ روائع البیان تفسیر آیت القرآن من محمد علی صابونی ،قدیمی کتب خانه ج۲ ص۱۳۳

﴿۴﴾ لڑکا یا لڑکی اگر بوقتِ نکاح نابالغ ہوں تو وہ ازخود ایجاب وقبول نہیں کر سکتے بلکہ ان کی طرف سے ان کا ولی ایجاب وقبول کرے گا۔(۱۶)

حضور سید عالم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے۔

لَانِکَاحَ اِلَّا بِوَلِیّ.(۱۷)

ولی کے بغیر (نابالغ) کا نکاح صحیح نہیں۔(۱۸)

نکاح میں ولی وہ ہوتا ہے جسے میراث سے حصہ ملتا ہے۔(۱۹)

﴿۵﴾ عاقل، بالغ اور آزاد عورت سے پیش از نکاح اذن لینا مسنون ہے۔ اگر صراحۃً اذن لیے بغیر نکاح کر دیا تو اس کی اجازت پر موقوف رہے گا، اگر وہ اسے ثابت رکھے تو فبِھا ورنہ باطل ہو جائے گا۔(۲۰)

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد پاک ہے۔

اَلثَّیِّبُ اَحَقُّ بِنَفْسِھَامِنْ وَّلِیِّھَا(۲۱)

---

(۱۶) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)قدیمی کتب خانہ کراچی ج۲ص۷۵

(۱۷) ☆ سنن ابن ماجہ ،امام ابوعبداللہ محمدبن یزیدابن ماجہ (م ۲۷۳ھ)رقم الحدیث ۱۸۸۱...... ۱۸۸۰

☆ المسند،امام احمدبن حنبل (م ۲۴۱ھ)مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت،لبنانج۴،ص۴۱۸......۴۱۳......۳۹۴،ج۶،ص۲۶۰

☆ سنن ابوداؤد،امام ابوداؤدسلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ) ج ۳رقم الحدیث۲۰۸۵

☆ جامع ترمذی ،امام ابوعیسی محمدبن عیسی ترمذی (م ۲۷۹ھ) دارالمرفہ بیروت رقم الحدیث ۱۱۰۱

☆ سنن دارمی ،امام ابوعبداللہبن عبدالرحمن دارمی(م ۲۵۵ھ)مطبوعہ دارالکتب العربی ،۱۴۰۷ھ) ج۲،ص۱۳۷

☆ المستدرک للحاکم امام محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری (م ۴۰۵ھ) ج۲،ص ۱۷۲...... ۱۷۱...... ۱۷۰...... ۱۶۹

☆ المعجم الکبیر للحافظ ابی القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی (م ۳۶۰ھ)دار احیاء التراث العربی بیروت ج۸،ص ۳۵۱

☆ سنن کبری للبیھقی،رقم الحدیث۱۵...... ۱۴...... ۱۳...... ۱۲...... ۱۱...... ۱۰...... ۱۳۶۰۹،ج۲،ص۱۷۲

(۱۸) ☆ الجامع الصغیر ،علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی الحلبی وشرکائہ مصر ج۲،ص۳۶۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاھور،ج۳،ص ۳۵۰

(۱۹) ☆ السنن الکبری للامام ابی بکر احمد بن الحسین بن علی البیھقی (م ۴۵۸ھ)دارالکتب العلمیۃ بیروت ،رقم الحدیث ۱۳۶۰۰،ج۷،ص۱۶۹

(۲۰) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ) ج۳،ص۳۱۹

☆ تفسیر کبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر،ج،۲۳،ص ۲۱۱

(۲۱) ☆ صحیح مسلم ،امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) کتاب النکاح،رقم الحدیث ۶۳...... ۶۲...... ۳۴۶۱

☆ جامع ترمذی ،امام ابوعیسی محمدبن عیسی ترمذی (م ۲۷۹ھ) دارالمرفہ بیروت رقم الحدیث۱۱۰۸

☆ سنن نسائی ،امام ابوعبدالرحمٰن احمدبن شعیب علی نسائی (م ۳۰۳ھ)رقم الحدیث ۶۴...... ۶۳...... ۶۲...... ۶۱...... ۳۲۶۰

☆ سنن ابن ماجہ ،امام ابوعبداللہ محمدبن یزیدابن ماجہ (م ۲۷۳ھ)رقم الحدیث۱۸۷۰

☆ سنن ابوداؤد،امام ابوداؤدسلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ)ج ۳رقم الحدیث ۲۰۹۸

☆ السنن الکبری للامام ابی بکر احمد بن الحسین بن علی البیھقی (م ۴۵۸ھ)دارالکتب العلمیۃ بیروت ،رقم الحدیث۱۳۶۶۳،ج۷،ص۱۸۶

بالغہ اپنے ولی کی نسبت اپنے بارے میں فیصلہ کرنے کی زیادہ حق دار ہے۔

البتہ کنواری کا سکوت بھی اذن ہوتا ہے جب کہ ولی اقرب اس سے اذن لے۔

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

اَلْبِکْرُ یَسْتَأْذِنُھَا اَبُوْھَا فِیْ نَفْسِھَا وَاِذْنُھَا صَمَاتُھَا.(۲۲)

باکرہ سے اس کا والد نکاح کے لئے اذن طلب کرے تو اس کی خاموشی ہی اجازت ہے۔(۲۳)

﴿۶﴾ بالغ لڑکا یا لڑکی نکاح کے سلسلہ میں خود مختار ہیں تاہم اگر لڑکی ایسے شخص سے اولیاء کی رضامندی کے بغیر نکاح کرے جو اس کے مساوی حیثیت کا مالک نہیں تو اولیاء کو عدالت کے ذریعے اسے فسخ کرانے کا اختیار ہے۔
بالغ اگرچہ خود اپنے بارے میں فیصلہ کر سکتے ہیں مگر اولیاء کی رضامندی بہت سی دینی و دنیوی برکات کا ذریعہ ہے۔ خاص طور پر شرم وحیا والی خاتون کو نکاح کے معاملہ میں از خود پیش رفت کرنا زیب نہیں دیتا۔(۲۴)

﴿۷﴾ جو شخص اپنے لئے نکاح کرنے اور اہل وعیال سے تعلق رکھنے کو تعلق باللہ میں رکاوٹ نہیں سمجھتا اور اسے اپنے آپ پر اتنا اعتماد ہے کہ ان مشاغل کے باوجود اس کی عبادت، ذکر اللہ کی کثرت اور تعمیر اوقات میں کوئی فرق نہیں آسکتا تو اس کے لئے نکاح کرنا افضل ہے۔

حدیث مبارکہ میں ہے۔

اِنَّ نَفَرًامِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ سَأَلُوْا اَزْوَاجَ النَّبِیِّ ﷺ عَنْ سَرِیْرَتِہٖ فَقَالَ بَعْضُھُمْ.

---

(۲۲) ☆ صحیح مسلم ، امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) کتاب النکاح، رقم الحدیث ۶۳، ۶۲، ۳۴۶۱
☆ جامع ترمذی ، امام ابوعیسی محمدبن عیسی ترمذی (م ۲۷۹ھ)، دارالمرفه بیروت رقم الحدیث ۱۱۰۸
☆ سنن نسائی ، امام ابوعبدالرحمٰن احمدبن شعیب علی نسائی (م ۳۰۳ھ) رقم الحدیث ۶۴ ...... ۶۳ ...... ۶۲ ...... ۶۱ ...... ۳۲۶۰
☆ سنن ابن ماجه ، امام ابوعبدالله محمدبن یزیدابن ماجه (م ۲۷۳ھ) رقم الحدیث ۱۸۷۰
☆ سنن ابوداؤد، امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ) ج ۳ رقم الحدیث ۲۰۹۸
☆ السنن الکبری للامام ابی بکر احمد بن الحسین بن علی البیهقی (م ۴۵۸ھ) دارالکتب العلمیة بیروت ، ج۷، ص ۱۸۶ ، رقم الحدیث ۱۳۶۶۳

(۲۳) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) ج ۲، ص ۳۲۱
☆ تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج، ۲۳، ص ۲۱۱
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک از علامه ابوالبرکات عبدالله بن احمدبن محمود مطبوعه لاهور، ۳، ص ۵۰۲

(۲۴) ☆ السنن الکبری للامام ابی بکر احمد بن الحسین بن علی البیهقی (م ۴۵۸ھ) دارالکتب العلمیة بیروت ، رقم الحدیث ۳۴ ...... ۱۳۶۳۳ ، ج۷، ص ۱۷۸

لَااَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَااٰكُلُ اللَّحْمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَااَنَامُ عَلٰى فِرَاشٍ وَّقَالَ بَعْضُهُمْ اَصُوْمُ وَلَااُفْطِرُ. فَبَلَغَ ذَالِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَامَ وَحَمِدَاللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَقَالَ مَابَالُ اَقْوَامٍ قَالُوْا كَذَاوَ كَذَالٰكِنِّيْ اُصَلِّيْ وَاَنَامُ وَاَصُوْمُ وَ اُفْطِرُ وَاَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ.(۲۵)

کچھ صحابہ کرام نے امہات المومنین رضی اللہ عنہن سے حضورﷺ کے اندرون خانہ اعمال کے متعلق دریافت کیا۔(انہیں جب نبی اکرم،نورِمجسم،شفیعِ معظمﷺ کے معصوم عن الخطاٗ ہونے کے باوجودآپ کی کثرتِ عبادت کا علم ہوا)تو ایک صحابی نے کہامیں عورتوں سے نکاح ہی چھوڑ دوں گا،دوسرے نے کہامیں گوشت نہیں کھاؤں گا، تیسرے کہنے لگے میں بستر پرنہیں سوؤں گا،چوتھے نے کہامیں ہمیشہ روزہ سے رہوں گا۔اس گفتگوکی اطلاع حضورﷺکوپہنچ گئی۔توحضورﷺ نے کھڑے ہوکرحمد وثناء کی۔اس کے بعدارشادفرمایاکیاوجہ ہے کہ کچھ لوگوں نے ایسی ایسی باتیں کیں؟میں تو نماز بھی ادا کرتا ہوں اورآرام بھی کرتا ہوں،روزہ بھی رکھتاہوں اورناغہ بھی کرتا ہوں اورعورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں۔جومیری سنت سے اعراض کرے گاوہ مجھ سےنہیں۔

انبیائے کرام،صحابۂ عظام اوربیشترعلمائے صالحین اسی درجہ پرفائز تھے۔کثرت موانع کے باوجودان کے مجاہدےاورتعلق باللہ میں کوئی فرق نہیں آسکتاتھا،یہی وجہ ہے کہ ان کے حق میں نکاح کرناہی بہترتھا۔

اورجسے خود پراتنااعتمادنہیں اسے ڈرہے کہ نکاح کرنے سے اہل وعیال کی پرورش میں ایسامشغول ہوجائے گاکہ اس کے دل کی دنیااجاڑہوجائے گی اوروہ ذکراللہ کوبھلابیٹھے گا،اس کے لئے ترک نکاح افضل ہے جبکہ ابتلائے معصیت کااندیشہ نہ ہو۔قرآن مجید نےتعلق باللہ اورذکرخداوندی پرزوردیتے ہوئے تمام پرکشش اسباب سے مغلوب نہ ہونے کی تعلیم دی ہے۔

ارشادِباری تعالیٰ ہے۔

يٰۤاَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوْالَاتُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآاَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِاللّٰهِ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ○ (سورۃالمنافقون آیت ۹:پ۲۸)

(۲۵) ☆ السنن الکبری للامام ابی بکر احمد بن الحسین بن علی البیہقی (م۴۵۸ھ)دارالکتب العلمیۃ بیروت ،رقم الحدیث ۱۳۴۴۹،ج۷،ص۱۲۳

اے ایمان والو! تمہارے مال نہ تمھاری اولاد، کوئی چیز تمھیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کرے اور جو ایسا کرے تو وہی لوگ نقصان میں ہیں۔ (۲۶)

﴿۸﴾ نکاح کرنا سنن زوائد وعادیہ میں سے ہے۔ البتہ جس کام کو نبی اکرم ﷺ نے خود کیا اور امت کے حق میں پسند فرمایا، اس سے بلاوجہ کترانا حضور ﷺ کی ناراضگی کا باعث اور موجب عتاب ہے۔ (۲۷)

حضور ﷺ کا ارشاد پاک ہے۔

مَنْ اَحَبَّ فِطْرَتِیْ فَلْیَسْتَنَّ بِسُنَّتِیْ وَمِنْ سُنَّتِیَ النِّکَاحُ. (۲۸)

جو میرے طریقہ کو پسند کرتا ہے اسے چاہئے کہ میری سنت پر عمل کرے اور نکاح میری سنت ہے۔ (۲۹)

﴿۹﴾ نکاح اگرچہ فی نفسہ امرِ مباح ہے مگر اس میں حسنِ نیت ''مثلاً اپنی نگاہ کی حفاظت، امت مسلمہ کی تعداد میں زیادتی وغیرہ'' شامل ہو تو عبادت بن جاتا ہے۔ اسی طرح کھانا پینا، خریدنا، بیچنا، وغیرہ مباح معاملات بھی حسن نیت سے عبادت بن جاتے ہیں۔ (۳۰)

﴿۱۰﴾ جس طرح بقائے نسل کے لئے نکاح فرض کفایہ ہے اسی طرح تجارت، زراعت وغیرہ معاملات اور پیشے بھی فرض کفایہ ہیں۔ اگر سب لوگ انہیں ترک کردیں تو معاشی نظام درہم برہم ہوجائے گا بلکہ دینی نظام بھی متاثر

---

(۲۶) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ج۸، ص ۵۰۶

(۲۷) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ج۸، ص ۵۰۷

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاهره ازہر، ج۲۳، ص ۲۱۳

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳ ص ۲۳۹

(۲۸) ☆ السنن الکبری للامام ابی بکر احمد بن الحسین بن علی البیھقی (م ۴۵۸ھ) دار الکتب العلمیۃ بیروت، رقم الحدیث ۱۳۴۵۱، ج۷، ص ۱۲۴

(۲۹) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) ج۲، ص ۳۲۰

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵، ص ۱۴۸

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳ ص ۲۳۹

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۳۴۱

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ج۸، ص ۵۰۴

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاهره ازہر، ج۲۳، ص ۲۱۳

(۳۰) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ج۸، ص ۵۰۸

ہوگا جس سے سارے گناہگار ہوں گے۔(۳۱)

﴿۱۱﴾ اگر کسی جگہ منگنی کرنے کے بعد وہاں نکاح کرنے میں شرعاً حرج سمجھے یا کسی اور جگہ نکاح کرنے کو بہتر سمجھے تو شریعت مطہرہ ہرگز اس پر لازم نہیں کرتی کہ اپنی زبان پالنے کے لئے معذور شرعی گوارا کرے یا اپنی اولاد کے حق میں برا کرے، نیک و بد پر کامل نظر والدین اور دیگر اولیاء کے ذمہ واجب ہے۔

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۔ وَلَاتَعَاوَنُوا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ. (سورۃ المائدۃ آیت ۲:پ ۶)

نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ وزیادتی پر باہم مدد نہ کرو۔

بلکہ یہ تو صرف اقرار ہی تھا، اسلام تو ہمیں یہاں تک حکماً ارشاد فرماتا ہے کہ اگر کوئی غلطی پر قسم کھالے پھر اس کے خلاف کو شرعاً بہتر سمجھے تو اس بہتر پر ہی عمل کرے اور قسم کا کفارہ دے۔حضور ﷺ کا ارشاد مبارک ہے۔

مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَاٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا فَلْيَأْتِ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ وَّلْيُكَفِّرْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ(۳۲)

جس نے کوئی قسم اٹھالی پھر اس کے خلاف کو بہتر جانا تو بہتر کو اپنا لے اور قسم کا کفارہ دے۔

البتہ اگر وہاں نکاح کرنے میں شرعاً کوئی خرابی نہ ہو تو خواہ مخواہ زبان دے کر دوسرے سے قصدِ تزویج کرنا اور اپنے اقرار سے پھرنا مذموم و بیجا ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا. (سورۃ بنی اسرائیل آیت ۳۴:پ ۱۵)

بے شک عہد سے سوال ہونا ہے۔

﴿۱۲﴾ جو مرد و عورت حقوق نکاح ادا کرنے کی قدرت رکھتے ہیں وہ نکاح کو اپنا اخلاقی فرض سمجھیں اور ''قرآن سے شادی'' جیسے بہانے تراش کر عنداللہ وعندالناس مجرم نہ بنیں۔حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

(۳۱) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۲۱۳

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ج ۸، ص ۵۰۸

(۳۲) ☆ صحیح مسلم، امام ابو الحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) باب ندب من حلف یمینا فرأى غيرها خيرا منها، ج ۲، ص ۴۸

اَرَادَعُثْمَانُ بْنُ مَظْعُوْنٍ اَنْ یَّتَبَتَّلَ فَنَهَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذَالِکَ وَلَوْاَجَازَلَهٗ لَاخْتَصَیْنَا.(۳۳)

حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ نے عورتوں سے علیحدگی اختیار کرنا چاہی تو حضور ﷺ نے انھیں ایسا کرنے سے منع فرمادیا۔ اگر حضور ﷺ انہیں اجازت دے دیتے تو ہم خود کو خصی کر لیتے۔

﴿۱۳﴾ بیوہ اور مطلقہ کے معاملہ میں اولیاء کو خاص طور پر نکاح ثانی کی تدابیر کرنی چاہییں۔ آیتِ زیب عنوان میں اس کا حکم ارشاد ہوا ہے۔

ضابطہ یہ ہے کہ عورت اگر بوڑھی ہو تو اسے نکاح پر مجبور نہ کیا جائے گا اور اگر جوان ہو اور اپنے نفس کو محفوظ رکھنے میں مطمئن ہو، محض رسم ورواج کی بناء پر نکاح سے اعراض نہ کرتی ہو تو اس پر بھی جبر نہیں کیا جائے گا۔ ہاں جوان عورت جس کے بارے میں شامت نفس کا اطمینان نہ ہو، اس کا نکاح کرادینا واجب ہے۔ اس طرح ان کی حرماں نصیبیاں بھی ختم ہو جائیں گی اور معاشرہ بھی اس کی لغزش سے مامون ہو جائے گا۔

ارشادِ خداوندی ہے۔

یٰۤاَیُّهَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْالَاتُحَرِّمُوْاطَیِّبٰتِ مَآاَحَلَّ اللّٰهُ لَکُمْ وَلَاتَعْتَدُوْا، اِنَّ اللّٰهَ لَایُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ.

(سورۃ المائدۃ آیت ۸۷: پ ۷)

اے ایمان والو! حرام نہ ٹھہراؤ وہ ستھری چیزیں کہ اللہ نے تمھارے لئے حلال کیں اور حد سے نہ بڑھو۔ بے شک حد سے بڑھنے والے اللہ کو ناپسند ہیں۔

﴿۱۴﴾ ایجاب وقبول کے وقت دو گواہوں کا ہونا ضروری ہے۔ گواہوں کی عدم موجودگی میں نکاح نہیں ہوسکتا۔ (۳۴)

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

اَلْبَغَایَاالَّتِیْ اَنْ یَّنْکِحْنَ اَنْفُسَهُنَّ بِغَیْرِ بَیِّنَةٍ.(۳۵)

جو اپنے آپ کو بغیر گواہوں کے نکاح میں دیتی ہیں وہ زناکار ہیں۔

---

(۳۳) ☆ السنن الکبری للامام ابی بکر احمد بن الحسین بن علی البیهقی (م۴۵۸ھ) دارالکتب العلمیة بیروت ،رقم الحدیث ۱۳۴۶۲، ج۷، ص ۱۲۶

(۳۴) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامه علی بن محمد خازن شافعی مطبوعه لاهور، ج۳، ص ۳۵۰

(۳۵) ☆ السنن الکبری للامام ابی بکر احمد بن الحسین بن علی البیهقی (م۴۵۸ھ) دارالکتب العلمیة بیروت ،رقم الحدیث ۱۳۷۲۳، ج۷، ص ۲۰۴

﴿۱۵﴾ ٹیلی فون، انٹرنیٹ یا سیٹلائٹ پر نکاح کرنے کی اگر کوئی خاص مجبوری ہو تو کسی کو وکیل مقرر کر دیا جائے، جو حسب دستور مجلس نکاح میں گواہوں کے سامنے اس کے لئے ایجاب وقبول کر لے۔

اگر خود فون وغیرہ پر ایجاب وقبول کیا تو نکاح نہیں ہوگا۔ کیونکہ ایجاب وقبول (جو نکاح کے رکن ہیں) کا مجلس واحدہ میں گواہوں کے سامنے یوں ہونا ضروری ہے کہ وہ بیک وقت ایجاب وقبول کے الفاظ سنیں۔ جبکہ فون وغیرہ پر نکاح کی صورت میں مجلس ایک نہیں ہوتی اور نہ ہی ایجاب وقبول کے الفاظ گواہوں کے سامنے ادا ہو سکتے ہیں۔ حالانکہ قرآن مجید ارشاد فرماتا ہے۔

وَّاَشۡهِدُوۡا ذَوَیۡ عَدۡلٍ مِّنۡكُمۡ وَاَقِیۡمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ. (سورة الطلاق آیت ۲:پ ۲۸)

اور اپنے دو ثقہ گواہ کر لو اور اللہ کے لئے گواہی قائم کرو۔

اگر فون کا سپیکر آن کر دیا جائے یا دو فون سیٹ رکھ لئے جائیں تو اگرچہ الفاظ تو بیک وقت سنے جا سکتے ہیں مگر کون قبول کر رہا ہے؟ یہ متعین نہیں ہوتا۔ اور صرف آواز سے یہ یقین نہیں کیا جا سکتا کہ یہ فلاں شخص بول رہا ہے۔

علاوہ ازیں فون پر بات سننے والے کو چونکہ عرفاً وقانوناً گواہ قرار نہیں دیا جاتا لہٰذا شرعاً بھی وہ گواہ نہیں ٹھہرے گا۔

﴿۱۶﴾ نکاح سے پہلے لڑکا لڑکی آپس میں غیر محرم ہیں۔ ان کا بے حجابانہ اختلاط کسی طرح بھی جائز نہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

قُلۡ لِّلۡمُؤۡمِنِیۡنَ یَغُضُّوۡا مِنۡ اَبۡصَارِهِمۡ. (سورة النور آیت ۳۰:پ ۱۸)

مردوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں۔

نوٹ: اس مسئلہ کی تفصیل گذشتہ آیت مبارکہ میں گذر چکی ہے۔

﴿۱۷﴾ بوقت نکاح طرفین کو کلمہ طیبہ پڑھنا بہتر ہے۔

حضور ﷺ کا فرمان مبارک ہے۔

اِنَّ الۡاِیۡمَانَ لَیَخۡلُقُ فِیۡ جَوۡفِ اَحَدِكُمۡ كَمَا یَخۡلُقُ الثَّوۡبُ الۡخَلَقُ فَاسۡئَلُوۡا اللّٰهَ تَعَالٰی اَنۡ

يُجَدِّدَالْاِيْمَانَ فِيْ قُلُوْبِكُمْ.(٣٦)

بے شک ایمان تم میں سے کسی کے باطن میں پرانا ہوجاتا ہے جیسے کپڑا پرانا ہوجاتا ہے تو اللہ عزوجل سے دعا کیا کرو کہ تمہارے دلوں میں سے ایمان کو تازہ فرمائے۔

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا۔

جَدِّدُوْااِيْمَانَكُمْ اَكْثِرُوْامِنْ قَوْلِ لَااِلٰـهَ اِلَّااللهُ.(٣٧)

اپنے ایمان کو تازہ کرو، کلمہ طیبہ کثرت سے پڑھا کرو۔

﴿١٨﴾ جب مناسب رشتہ ملے تو نکاح میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے بلکہ جلدی کردینا مستحب ہے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

يَاعَلِيُّ لَاتُؤَخِّرْثَلٰثًاالصَّلٰوةُ اِذَااٰنَتْ وَالْجَنَازَةُاِذَاحَضَرَتْ وَالْاَيِّمُ اِذَاوَجَدَتْ لَهَاكُفُوًا.(٣٨)

اے علی تین چیزوں میں تاخیر نہ کرو۔ نماز میں جب وقت ہوجائے۔ جنازہ میں جب حاضر ہو اور بے شوہر لڑکی میں جب اس کا کفو ملے۔

اگر مناسب رشتہ ہوتے ہوئے لڑکے یا لڑکی کے نکاح میں تاخیر کی اور ان سے کوئی گناہ سرزد ہوگیا تو اولیاء بھی گناہ گار ہوں گے۔(٣٩)

---

(٣٦) ☆ المستدرک للحاکم امام محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری (م٤٠٥ھ)، کتاب الایمان، رقم الحدیث ٥، ج١، ص١٠٠

☆ کنزالعمال للعلامۃ علی متقی بن حسام الدین ہندی (م٩٧٥ھ) رقم الحدیث ١٣١٣، ج١، ص٢٦٢

(٣٧) ☆ المسند، امام احمدبن حنبل (م٢٤١ھ) مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت، لبنان عن ابی ہریرۃ، ج٢، ص٣٥٩

☆ المسند، امام احمدبن حنبل (م٢٤١ھ) مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت، لبنان ج٥، ص٢٣٩

☆ حلیۃالاولیاء لابی نعیم، ج٢، ص٣٥٧

☆ الترغیب و الترهیب الامام الحافظ زکی الدین عبدالعزیزبن عبدالقوی المنذری (م٦٥٦ھ) ج٢، ص٤١٥

☆ الکامل فی الضعفاء لابن عدی، ج٤، ص١٣٩٤

☆ مجمع الزوائد الحافظ نور الدین علی بن ابی بکرا لهیثمی (م٨٠٧ھ)، ج١، ص٥٢...... ج٢، ص٢١١...... ج١٠، ص٨١

(٣٨) ☆ جامع ترمذی، امام ابوعیسی محمدبن عیسی ترمذی (م٢٧٩ھ) باب ماجاء فی الوقت الاول من الفضل، ج١، ص٥٢

☆ السنن الکبری للامام ابی بکر احمد بن الحسین بن علی البیهقی (م٤٥٨ھ) دارالکتب العلمیۃ بیروت، رقم الحدیث ١٣٧٥٧، ج٧، ص٢١٤

(٣٩) ☆ تفسیرمظهری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م١٢٢٥ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ج٨، ص٥١٠

حدیث پاک میں ارشاد ہوا۔

اِذَاجَاءَ کُمُ الْاَکْفَاءُ فَانْکِحُوْھُنَّ وَلَاتَرَبَّصُوْھُنَّ الْحَدْثَانَ. (۴۰)

جب مناسب رشتے آئیں تو لڑکیاں بیاہ دو اور ان کے لئے حادثوں کا انتظار نہ کرو۔

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا۔

اِذَاجَاءَ کُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ خُلُقَهٗ وَدِیْنَهٗ فَزَوِّجُوْهُ اِلَّاتَفْعَلُوْاتَکُنْ فِتْنَةٌ فِی الْاَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِیْضٌ. (۴۱)

جب تمھارے پاس ایسا شخص آئے جس کا اخلاق اور دین تمہیں پسند ہو تو اس سے نکاح کر دو۔ اگر ایسا نہ کرو گے تو زمین میں فتنہ اور بڑا فساد برپا ہوگا۔ (۴۲)

نبی اکرم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے۔

مَنْ اَدْرَکَ لَهٗ وَلَدٌ وَّعِنْدَهٗ مَایُزَوِّجُهٗ فَاَحْدَثَ اِثْمًافَالْاِثْمُ بَیْنَهُمَا.

جس کا بیٹا نکاح کی عمر کو پہنچے اور وہ اس کا نکاح کرا سکتا ہو (مگر تاخیر کرے) اور بیٹا اگر معصیت میں مبتلا ہوا تو دونوں کو گناہ ہوگا۔ (۴۳)

﴿۱۹﴾ وٹہ سٹہ کی شادی میں اگر ہر لڑکی کا نکاح باقاعدہ حق مہر نقدی مال میں سے حسبِ دستور مقرر کر کے ادا کیا جائے تو شرعاً جائز ہے۔

قرآن مجید میں ہے۔

فَانْکِحُوْامَاطَابَ لَکُمْ مِنَ النِّسَاءِ. (النساء آیت ۳:پ۴)

---

(۴۰) ☆ کنز العمال للعلامة علی متقی بن حسام الدین ھندی (م۹۷۵ھ) رقم الحدیث ۴۴۶۹۳، ج۱۶، ص۳۱۷

(۴۱) ☆ السنن الکبری للامام ابی بکر احمد بن الحسین بن علی البیھقی (م۴۵۸ھ) دار الکتب العلمیة بیروت برقم الحدیث ۱۳۴۸۱، ج۷، ص۱۳۲

☆ جامع ترمذی، امام ابو عیسی محمدبن عیسی ترمذی (م۲۷۹ھ) ابواب النکاح، باب من ترضون دینه، ج۱، ص۱۲۸

☆ المستدرک للحاکم امام محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری (م۴۰۵ھ) رقم الحدیث ۲۷۸۳، ج۲، ص۲۸۵

(۴۲) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م۳۷۰ھ) ج۲، ص۳۲۰

☆ تفسیر مظھری از علامه قاضی ثناء اللّٰه پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) مطبوعه کوئٹه، ج۸، ص۵۰۱

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاھرہ ازھر، ج۲۳، ص۲۱۱

(۴۳) ☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی (م۱۰۴۱ھ) ج۵، ص۷۰

تو نکاح میں لاؤ جو عورتیں تمہیں خوش آئیں۔

چونکہ ایسے رشتے بھی پسند کر کے کئے جاتے ہیں لہٰذا جائز ہیں۔ نیز قرآن مجید ارشاد فرماتا ہے۔

وَاُحِلَّ لَکُمۡ مَاوَرَآءَ ذَالِکُمۡ اَنۡ تَبۡتَغُوۡا بِاَمۡوَالِکُمۡ۔ (سورۃالنساء آیت ۲۴: پ ۵)

اوران (محرمات) کے سوا جو رہیں وہ تمہیں حلال ہیں، اپنے مالوں کے عوض تلاش کرو۔

البتہ اگر وٹہ سٹہ کی شادی میں ایک لڑکی کا نکاح یا ملک بضع (شرمگاہ) دوسری کا مہر مقرر ہو تو جائز نہیں۔ (۴۴)

﴿۲۰﴾ جب مرد و زن اقرار کریں کہ ہمارا نکاح ہو گیا ہے، یا ایک ہی مکان میں میاں بیوی کی طرح رہتے ہوں یا ان کا میاں بیوی ہونا مشہور ہو تو قضاءً انہیں زوج و زوجہ ہی سمجھا جائے گا اور ان کی زوجیت پر شہادت روا ہوگی۔ عامۃ المسلمین کو ان پر بدگمانی حرام ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اجۡتَنِبُوۡا کَثِیۡرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعۡضَ الظَّنِّ اِثۡمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوۡا وَلَا یَغۡتَبۡ بَّعۡضُکُمۡ بَعۡضًا۔ (سورۃالحجرات آیت ۱۲: پ ۲۶)

اے ایمان والو! بہت گمانوں سے بچو، بے شک کوئی گمان گناہ ہو جاتا ہے اور عیب نہ ڈھونڈو اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو۔

اور دیانۃً اگر وہ اپنے اخبار و اظہار میں حقیقۃً سچے ہوں تو عنداللہ بھی زوج و زوجہ ہیں۔ ورنہ محض ان الفاظ سے جبکہ بطورِ اخبار بیان ہوئے ہوں نکاح منعقد نہیں ہوتا۔ وہ بدستور غیر محرم ہی رہیں گے اور نکاح سے جو امور حلال ہوتے ہیں، ان کے لئے قطعاً ثابت و روا نہ ہوں گے۔

---

(۴۴)
- ☆ صحیح بخاری، امام ابوعبداللہ محمدبن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) رقم الحدیث ۵۱۱۲
- ☆ صحیح مسلم، امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) رقم الحدیث ۳۴۵۴...... ۳۴۵۰
- ☆ سنن ابوداؤد، امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ) ج ۳ رقم الحدیث ۲۰۷۴
- ☆ جامع ترمذی، امام ابوعیسی محمدبن عیسی ترمذی (م ۲۷۹ھ) دارالمرفہ بیروت رقم الحدیث ۱۱۲۴
- ☆ سنن نسائی، امام ابوعبدالرحمٰن احمدبن شعیب علی نسائی (م ۳۰۳ھ)، رقم الحدیث ۳۳۳۸...... ۳۳۳۷
- ☆ سنن ابن ماجہ، امام ابوعبداللہ محمدبن یزیدابن ماجہ (م ۲۷۳ھ) رقم الحدیث ۸۵...... ۸۴...... ۱۸۸۳
- ☆ نووی شرح مسلم، ج ۱، ص ۴۵۵ قدیمی کتب خانہ کراچی
- ☆ فتح الباری، ج ۹، ص ۲۰۲ قدیمی کتب خانہ کراچی
- ☆ اشعۃ اللمعات الشیخ عبدالحق محدث دھلوی، ج ۳، ص ۵۸
- ☆ السنن الکبری ل للامام ابی بکر احمد بن الحسین بن علی البیھقی (م ۴۵۸ھ) دار الکتب القلمیۃ بیروت، رقم الحدیث ۱۴۱۳۴ تا ۱۴۱۴۰، ج ۷، ص ۲۷...... ۳۲۶

﴿۲۱﴾ نکاح کے بعد رخصتی میں بلا وجہ تاخیر کرنا جائز نہیں۔ قرآن مجید نے بیویوں کو شوہروں کے ساتھ رکھنے کی تاکید فرمائی ہے۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے۔

اَسۡکِنُوۡهُنَّ مِنۡ حَیۡثُ سَکَنۡتُمۡ مِّنۡ وُّجۡدِکُمۡ. (سورۃ الطلاق آیت ۶ : پ ۲۸)

عورتوں کو وہاں رکھو جہاں خود رہتے ہو اپنی طاقت بھر۔

البتہ اگر کوئی خاص مجبوری ہو تو رخصتی میں تاخیر کی جا سکتی ہے۔

قرآن مجید میں ہے۔

وَلَاتُضَآرُّوۡهُنَّ لِتُضَیِّقُوۡا عَلَیۡهِنَّ. (سورۃ الطلاق آیت ۶ : پ ۲۸)

اور انہیں ضرر نہ دو کہ ان پر تنگی کرو۔

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

لَاضَرَرَ وَلَاضِرَارَ فِی الۡاِسۡلَامِ (۴۵)

اسلام ضرر اور نقصان پہنچانے کی اجازت نہیں دیتا۔

﴿۲۲﴾ اعلانیہ نکاح کرنا مستحب ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

اَعۡلِنُوا النِّکَاحَ (۴۶)

نکاح اعلانیہ کرو۔

---

(۴۵) ☆ المعجم الاوسط للحافظ ابی القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی (م ۳۶۰ھ) دار احیاء التراث العربی بیروت رقم الحدیث ۵۱۸۹، ج۶، ص ۹۱

☆ نصب الرایہ ابو محمد عبداللہ بن یوسف الحنفی الزیلعی (م ۷۶۲ھ) ج۴، ص ۳۸۶......۳۸۳

☆ سنن ابن ماجہ ، امام ابوعبداللہ محمدبن یزیدابن ماجہ (م ۲۷۳ھ) رقم الحدیث ۲۳۴۰......۲۳۴۱

☆ المسند، امام احمدبن حنبل (م ۲۴۱ھ) مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت، لبنان ج ۱، ص ۳۱۳

(۴۶) ☆ السنن الکبریٰ للامام ابی بکر احمد بن الحسین بن علی البیھقی (م ۴۵۸ھ) دار الکتب العلمیۃ بیروت ، ج۷، ص ۲۸۸

☆ المسند، امام احمدبن حنبل (م ۲۴۱ھ) مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت، لبنان ج۴، ص ۵

☆ المستدرک للحاکم امام محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری (م ۴۰۵ھ) ج ۲، ص ۱۸۳

☆ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، ج۸، ص ۳۲۸

☆ نصب الرایہ ابو محمد عبداللہ بن یوسف الحنفی الزیلعی (م ۷۶۲ھ) ج۳، ص ۱۶۸

☆ مشکوٰۃ المصابیح للتبریزی المکتب الاسلامی بیروت رقم الحدیث ۳۱۵۲

☆ بحوالہ موسوعۃ اطراف الحدیث النبوی الشریف ابو ھاجر محمد السعید بن بسیونی زغلول مطبوعہ دار الفکر بیروت ج ۲، ص ۳۲

﴿۲۳﴾ نکاح کے استحباب کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اس کی وفات کے بعد اولاد اس کے لئے دعائے خیر کرے گی جو اس کے لئے نفع بخش ثابت ہوگی۔(۴۷)

نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم ارشاد فرماتے ہیں۔

اِنَّ اللهَ لَيَرْفَعُ الْعَبْدَ دَرَجَةً فَيَقُوْلُ رَبِّ اَنّٰى لِىْ هٰذِهِ الدَّرَجَةُ فَيَقُوْلُ بِدُعَاءِ وَلَدِكَ لَكَ.(۴۸)

بے شک اللہ تعالیٰ بندے کے ایک درجہ کو بلند فرمائے گا تو وہ عرض کرے گا اے میرے رب میرا یہ درجہ کیسے بلند ہوا؟ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا تیرے لئے تیرے بیٹے کی دعا کی وجہ سے۔

﴿۲۴﴾ نیک اولاد کے دین کی حفاظت اور پرہیزگاری کی نگہداشت چونکہ بہت زیادہ اہمیت کی حامل ہے۔اس لئے ان کے نکاح میں خصوصی توجہ کرنی چاہئے تاکہ ان کی عفت و پاکدامنی میں کوئی خلل نہ آسکے۔(۴۹)

﴿۲۵﴾ غربت وافلاس کو شادی نہ کرنے کا سبب نہ بناؤ۔اگر شریف، قابل اور نیک رشتہ مل رہا ہو تو فوراً قبول کرلو۔ناداری کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرو۔وہ چاہے تو آن واحد میں تنگدستی کو خوشحالی میں تبدیل فرما سکتا ہے۔(۵۰)

---

(۴۷) ☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی(م ۱۰۴۱ھ) ج۵،ص ۷۰

(۴۸) ☆ السنن الکبری للامام ابی بکر احمد بن الحسین بن علی البیہقی (م۴۵۸ھ)دار الکتب العلمیة بیروت،رقم الحدیث ۱۳۴۵۹، ج۷،ص ۱۲۶

(۴۹) ☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی(م ۱۰۴۱ھ) ج۵،ص ۷۰

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی ج۵ص ۲۹۰

☆ تفسیر البحر المحیط ،لمحمدبن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴ . ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵،ص ۴۵۱

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳،ص ۲۱۳

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳ص ۲۴۰

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)مطبوعہ کوئٹہ، ج۸،ص ۵۰۳

☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللّٰہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲،ص ۸۴

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور،ص ۵۶۶

(۵۰) ☆ روائع البیان تفسیر آیت القرآن من محمد علی صابونی ،قدیمی کتب خانہ ج۲ص ۱۳۸

☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۱۲ص ۲۲۰

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳،ص ۲۸۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳،ص ۳۵۰

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)مطبوعہ کوئٹہ، ج۸،ص ۵۱۰

☆ تفسیر الطبری ازعلامہ ابوجعفر بن محمد جریر الطبری،مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت،لبنان، ج۱۸، ۱۵۰

☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللّٰہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲،ص ۸۴

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ،کوئٹہ، ج۵،ص ۱۴۸

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور،ص ۵۶۷

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی ج۵ص ۲۹۰

حدیث پاک میں ہے۔

ثَلاثَةٌ حَقٌّ عَلٰی اللہِ عَوْنُهُمُ النَّاکِحُ یُرِیْدُالعِفَافَ وَالْمُکَاتَبُ یُرِیْدُ الْاَدَاءَ وَالْغَازِیُ فِیْ سَبِیْلِ اللہِ. (۵۱)

تین آدمی ایسے ہیں جن کی مدد اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہے۔ وہ نکاح کرنے والا جس کی غرض پاک دامن ہونا ہو۔ وہ مکاتب جو زرمکاتبت ادا کرنا چاہتا ہو اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا۔ (۵۲)

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

اِلْتَمِسُوا الْغِنٰی فِی النِّکَاحِ.

غنی کو نکاح میں تلاش کرو۔ (۵۳)

حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

اَطِیْعُوْا اللہَ فِیْمَآ اَمَرَکُمْ بِہٖ مِنَ النِّکَاحِ یُنْجِزُلَکُمْ مَاوَعَدَکُمْ مِنَ الْغِنٰی

(۵۱) ☆ المسند، امام احمدبن حنبل (م ۲۴۱ھ) مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت، لبنان رقم الحدیث ۹۳۴۸، ج۲، ص ۲۵۱

☆ جامع ترمذی، امام ابوعیسی محمدبن عیسی ترمذی (م ۲۷۹ھ)، دارالمرفہ بیروت رقم الحدیث ۱۶۵۵

☆ سنن نسائی، امام ابوعبدالرحمن احمدبن شعیب علی نسائی (م ۳۰۳ھ)، رقم الحدیث ۳۲۱۸

☆ سنن ابن ماجہ، امام ابوعبداللہ محمدبن یزیدابن ماجہ (م ۲۷۳ھ) رقم الحدیث ۲۵۱۸

☆ صحیح ابن حبان بترتیب ابن بلبان، امیر علاؤالدین علی بن بلبان الفارسی (م ۷۳۹ھ) موسسۃ الرسالۃ بیروت، رقم الحدیث ۴۰۳۰

☆ المستدرک للحاکم امام محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری (م ۴۰۵ھ) ج۲، ص ۱۶۰

(۵۲) ☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲ ص ۲۲۰

☆ روائع البیان تفسیر آیت القرآن من محمد علی صابونی، قدیمی کتب خانہ ج۲ ص ۱۳۸

☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) ج۲، ص ۳۲۰

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۳۷۹

☆ الدرالمنثورازحافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) داراحیاء التراث العربی بیروت ج۶، ص ۱۷۴

(۵۳) ☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲ ص ۲۲۰

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۲۸۶

☆ تفسیرالطبری ازعلامہ ابوجعفربن محمدجریرالطبری، مطبوعہ دارالقرآن الکریم بیروت، لبنان، ج۱۸، ص ۱۵۱

☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) ج۲، ص ۳۲۰

☆ الدرالمنثورازحافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) داراحیاء التراث العربی بیروت ج۶، ص ۱۷۳

اللہ تعالیٰ نے نکاح کرنے کا جو حکم دیا ہے تم اس کی اطاعت کرو، اس نے تمہیں غنی کرنے کا جو وعدہ فرمایا ہے وہ اسے ضرور پورا فرمائے گا۔ (۵۴)

امیر المومنین حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

عَجِبْتُ لِمَنْ يَّبْتَغِي الْغِنٰى بِغَيْرِ النِّكَاحِ وَاللّٰهُ تَعَالٰى يَقُوْلُ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ.

مجھے اس شخص پر تعجب ہے جو بغیر نکاح کے غنی تلاش کرتا ہے، حالانکہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے، ''اگر وہ فقیر ہوں تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں غنی فرمادے گا''۔ (۵۵)

﴿۲۶﴾ انسان کو کشائش رزق اور فراخ دستی کے انتظار میں نکاح کے معاملہ کو خواہ مخواہ ٹالتے نہیں رہنا چاہیے۔ بلکہ بقدر کفایت آمدن ہو تو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے نکاح کر لینا چاہیے۔ کیونکہ بعض اوقات شادی ہی خوشحالی کا ذریعہ بن جاتی ہے اور سلیقہ شعار زوجہ کی برکت سے حالات بہتر ہو جاتے ہیں۔

حدیث مبارکہ میں ہے۔

شَكٰى رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْحَاجَةَ فَقَالَ عَلَيْكَ بِالْبَاءَةِ.

ایک صاحب نے حضور ﷺ کی بارگاہ میں تنگدستی کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا شادی کر لو۔ (۵۶)

---

(۵۴) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۲۱۴
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۲۸۶
☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) داراحیاء التراث العربی بیروت ج ۶، ص ۱۷۳

(۵۵) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۵۰
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج ۳، ص ۳۴۲
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۳۷۹
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ج ۸، ص ۵۱۱
☆ الجامع القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲ ص ۲۲۰
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمحشری مطبوعہ کراچی، ج ۳ ص ۲۴۲
☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) داراحیاء التراث العربی بیروت ج ۶، ص ۱۷۳
☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی (م ۱۰۴۱ھ) ج ۵، ص ۴۷

(۵۶) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۲۱۴
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمحشری مطبوعہ کراچی، ج ۳ ص ۲۴۲
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۶۸
☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) داراحیاء التراث العربی بیروت ج ۶، ص ۱۷۴
☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی (م ۱۰۴۱ھ) ج ۵، ص ۴۷
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۲۸۷
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ج ۸، ص ۵۱۱
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۳۸۰

﴿۲۷﴾ فائدہ جلیلہ

ہر مسلمان پر لازم ہے کہ اپنے آپ کو حضور سید عالم ﷺ کا مملوک جانے۔ اللہ عزوجل کی عطا سے کل جہاں آپ کی ملکیت ہے۔ حضور ﷺ کی توصیف میں آپ کا رب ارشاد فرماتا ہے۔

مَالِکُ الْاَرْضِ وَرِقَابِ الْاُمَمِ(۵۷)

حضور ﷺ پوری روئے زمین اور تمام امتوں کی گردنوں کے مالک ہیں۔

امیر المومنین حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام کو جمع فرما کر ان کے سامنے خطبہ میں حضور ﷺ کا ذکر شریف کر کے فرمایا۔

کُنْتُ عَبْدُہٗ وَخَادِمُہٗ کَالسَّیْفِ الْمَسْلُوْلِ بَیْنَ یَدَیْہِ.(۵۸)

میں حضور کا غلام و خادم تھا اور حضور کے سامنے تیغ برہنہ کی طرح تھا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جب خلیفہ مقرر ہوئے تو حضور ﷺ کے منبر اطہر پر کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا۔ حمد و صلوٰۃ کے بعد ارشاد فرمایا۔

یٰـاَیُّھَاالنَّاسُ اِنِّیْ قَدْعَلِمْتُ اَنَّکُمْ کُنْتُمْ تُوْنِسُوْنَ مِنِّیْ شِدَّۃً وَّغِلْظَۃً وَّذَالِکَ اَنِّیْ کُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللہِ ﷺ وَکُنْتُ عَبْدُہٗ وَخَادِمُہٗ.(۵۹)

لوگو! میں جانتا ہوں کہ تم مجھ میں سختی اور درشتی پاتے تھے۔ اور اس کا سبب یہ ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا اور میں حضور کا بندہ اور آپ کا خدمت گار تھا۔

حضرت سیدنا اعشی مازنی رضی اللہ عنہ نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی۔

یَامَالِکَ النَّاسِ وَدَیَّانَ الْعَرَبِ.(۶۰)

اے تمام انسانوں کے مالک اور عرب کے جزا و سزا دینے والے۔

---

(۵۸) ☆ تحفہ اثنا عشریہ در بحث ثبوت سھیل اکیڈمی لاھور، ص ۱۶۹

(۵۸) ☆ المستدرک للحاکم امام محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری (م ۴۰۵ھ) کتاب العلم خطبہ عمر بعد ماولی علی الناس، بیروت، ج ۱، ص ۱۲۶

(۵۹) ☆ مختصر تاریخ دمشق ابن عساکر، ترجمہ عمر بن خطاب دار الفکر بیروت، ج ۱۸، ص ۳۱۴

(۶۰) ☆ شرح معانی الاثار، کتاب الکراھیۃ، باب الشعر. ایچ ایم سعید کمپنی کراچی، ج ۲، ص ۴۱۰

☆ المسند، امام احمد بن حنبل (م ۲۴۱ھ) مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت، لبنان ج ۲، ص ۲۰۱

حضرت سیدنا سہل بن عبداللہ تستری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

مَنْ لَّمْ یَرَ نَفْسَهُ فِیْ مِلْکِ النَّبِیِّ ﷺ لَمْ یَزُقْ حَلَاوَةَ سُنَّتِهٖ. (٦١)

جو اپنے آپ کو نبی اکرم ﷺ کا مملوک نہ سمجھے اس نے ان کی سنت کی مٹھاس محسوس ہی نہ کی۔

بالجملہ عبد بمعنی مملوک وخادم ہو تو چونکہ سارا جہاں آپ کی ملک ہے لہٰذا اپنا نام ولقب عبدالنبی، عبدالرسول، عبدالمصطفیٰ اور غلام رسول وغیرہ رکھنا عین سعادت ہے۔ البتہ عبد بمعنی عبد خاص یعنی مطیع وفرمانبردار ہونا بہت ہی بلند مرتبہ ہے جس کا حصول ضرور دشوار ہے۔ اس معنی میں عبداللہ وعبدالنبی دونوں کا مصداق ایک ہی ہے۔

مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ. (سورۃ النساء ٨٠: پ٥)

جو شخص رسول کی اطاعت کرتا ہے اس نے درحقیقت اللہ کی اطاعت کی۔

اس معنی میں اپنے آپ کو اس وصف عظیم سے یاد کرنا ضرور تزکیۂ نفس وخودسرائی ہے اور قرآن مجید میں اس کی حرمت پر نص صریح وارد ہوئی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

فَلَا تُزَکُّوْا اَنْفُسَکُمْ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰی. (سورۃ النجم ٣٢: پ٢٧)

اپنی جانوں کی پاکیزگی نہ بتایا کرو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اچھی طرح جانتا ہے کہ کون پرہیزگار ہے۔

خلاصہ یہ کہ عبدالمصطفیٰ وغیرہ نام رکھنے میں اگر معنی اول ملحوظ ہو تو بلا کراہت نہ صرف جائز بلکہ محبوب ومستحسن ہے اور اگر معنی ثانی مراد ہو تو ممنوع ہے۔

(٦١) ☆ اللمواهب اللدنیه، المقصد السابع الرضی بماشرعه، المکتب الاسلامی بیروت، ج٣، ص ٣٠٠.....٢٩٩

باب (۳۰۷)

﴿ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ﴾

وَلۡیَسۡتَعۡفِفِ الَّذِیۡنَ لَا یَجِدُوۡنَ نِکَاحًا حَتّٰی یُغۡنِیَہُمُ اللّٰہُ مِنۡ فَضۡلِہٖ ؕ وَالَّذِیۡنَ یَبۡتَغُوۡنَ الۡکِتٰبَ مِمَّا مَلَکَتۡ اَیۡمَانُکُمۡ فَکَاتِبُوۡہُمۡ اِنۡ عَلِمۡتُمۡ فِیۡہِمۡ خَیۡرًا ٭ۖ وَّاٰتُوۡہُمۡ مِّنۡ مَّالِ اللّٰہِ الَّذِیۡۤ اٰتٰىکُمۡ ؕ وَلَا تُکۡرِہُوۡا فَتَیٰتِکُمۡ عَلَی الۡبِغَآءِ اِنۡ اَرَدۡنَ تَحَصُّنًا لِّتَبۡتَغُوۡا عَرَضَ الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا ؕ وَمَنۡ یُّکۡرِہۡہُّنَّ فَاِنَّ اللّٰہَ مِنۡۢ بَعۡدِ اِکۡرَاہِہِنَّ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ۝

(سورة النور آیت ۳۳ پ ۱۸)

اور چاہیے کہ بچے رہیں وہ جو نکاح کا مقدور نہیں رکھتے۔ یہاں تک کہ اللہ انہیں مقدور والا کردے اپنے فضل سے۔ اور تمہارے ہاتھ کی ملک باندی غلاموں میں سے جو یہ چاہیں کہ کچھ مال کمانے کی شرط پر انہیں آزادی لکھ دو تو لکھ دو اگر ان میں کچھ بھلائی جانو، اور اس پر ان کی مدد کرو اللہ کے مال سے جو تم کو دیا۔ اور مجبور نہ کرو اپنی کنیزوں کو بدکاری پر جب کہ وہ بچنا چاہیں تا کہ تم دنیوی زندگی کا کچھ مال چاہو اور جو انہیں مجبور کرے گا بے شک اللہ

بعد اس کے کہ وہ مجبوری ہی کی حالت پر ہیں بخشنے والا مہربان ہے۔

حل لغات

وَلْيَسْتَعْفِفِ:اَلْعِفَّةُ سے مشتق ہے۔عفت کا معنی ہے نفس کو ایسی حالت کا حاصل ہونا جو اسے غلبۂ شہوت سے روک سکے۔(۱)

استعفاف کا معنی ہے عفت طلب کرنا،اس کے حصول کی کوشش کرنا۔(۲)

آیتِ مبارکہ سے مراد یہ ہے کہ عفت و پاکدامنی کے حصول اور شہوت کا قلع قمع کرنے میں یہ لوگ جدوجہد کریں۔(۳)

اَلَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ نِكَاحًا :نَكَحَ کا لغوی معنی ہے جمع ہونا،ملنا،داخل ہونا۔اس لفظ کا اطلاق حقیقۃً جماع اور عمل مباشرت پر ہوتا ہے۔جبکہ مجازاً عقد تزویج کو بھی نکاح کہا جاتا ہے۔

---

(۱) ☆ مفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل المقلب با لراغب اصفهانی(۵۰۲ھ)مطبوعہ کراچی،ص ۳۳۹

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللّٰہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص ۱۳۸۰

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ،کوئٹہ،ج۵،ص ۱۴۸

(۲) ☆ لسان العرب،للامام ابی الفضل محمد مکرم ابی منظور المتوفی ۷۱۱ھ دار الکتب العلمیۃ بیروت،ج۹،ص ۳۰۲

☆ مفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل المقلب با لراغب اصفهانی(۵۰۲ھ)مطبوعہ کراچی،ص ۳۳۹

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م۱۲۰۵ھ)مطبوعہ مصر،ج۶،ص ۲۰۲

☆ تفسیر کبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاهرہ ازهر،ج،۲۳،ص ۲۱۵

☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن صاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ،مکہ مکرمہ،ج۳،ص ۱۲۸

☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ قدیمی کتب خانہ،کراچی ج۵ص ۲۹۰

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی،ج۳ص ۲۴۲

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ،کوئٹہ،ج۵،ص ۱۴۸

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان،ج۳،ص ۳۴۲

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللّٰہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاهور،۳،ص ۵۰۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاهور،ج۳،ص ۳۵۱

☆ تفسیرالبحر المحیط ،لمحمدبن یوسف الشهیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،ج۵،ص ۴۵۱

☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللّٰہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج،۱۲ص ۲۲۱

(۳) ☆ تفسیر کبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاهرہ ازهر،ج،۲۳،ص ۲۱۵

☆ تفسیرانوارالتنزیل و اسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللّٰہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی،ج ۲،ص ۸۴

☆ الدرالمنثور ازحافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت ج۶،ص ۱۷۴

یہاں نکاح سے مراد اسباب نکاح ہیں۔ آیت مبارکہ کا مفہوم یہ ہے کہ جولوگ اسباب نکاح مثلاً حق مہراور نان ونفقہ پر قدرت نہ رکھتے ہوں وہ اپنی عفت کی حفاظت کرتے رہیں۔ (۴)

(زیادہ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہوں۔ احکام القرآن جلداول، ص۴۵۲)

حَتّٰی یُغْنِیَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِه: یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اس کے رزق میں کشائش پیدا فرمادے۔

غنی کی تین قسمیں ہیں:

﴿۱﴾ حاجات وضروریات کا بالکل ہی نہ ہونا، کسی چیز کا محتاج نہ ہونا بلکہ ہر شئے سے بے نیاز ہونا۔ غنی کا یہ معنی صرف اللہ تعالیٰ کیلئے خاص ہے۔ (۵)

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ. (سورۃ القمان آیت ۲۶: پ ۲۱)

بیشک اللہ ہی بے نیاز ہے سب خوبیوں سراہا۔

اسی طرح ارشادِ خداوندی ہے۔

وَاللّٰهُ الْغَنِیُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ. (سورۃ محمد آیت ۳۸: پ ۲۶)

اللہ بے نیاز ہے اور تم سب محتاج۔

﴿۲﴾ حاجات کا کم ہونا۔ (۶)

---

(۴) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ج۸، ص ۵۱۱

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص ۲۱۵

(۵) ☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ بیروت، ج۱۰، ص ۲۷۱

☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل المقلب با لراغب اصفہانی (۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۳۶۶

☆ لسان العرب، للامام ابی الفضل محمد مکرم ابی منظور المتوفی ۷۱۱ھ دار الکتب العلمیہ بیروت، ج۱۵، ص ۱۵۶

(۶) ☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل المقلب با لراغب اصفہانی (۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۳۶۶

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ بیروت، ج۱۰، ص ۲۷۱

حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

اَلْغِنٰی غِنَی النَّفْسِ.

غنی نفس کی بے نیازی ہے۔

﴿۳﴾ اسباب ووسائل کا کثرت سے ہونا۔ یہ معنی قرآن وحدیث میں کثرت سے استعمال ہوا ہے۔ (۷)

اسی معنی میں ارشاد ہوا۔

وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ. (سورۃالنساء آیت ۶: پ ۴)

اور جسے حاجت نہ ہو وہ بچتا رہے۔

اور ارشاد فرمایا۔

لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِيَآءُ. (سورۃآل عمران آیت ۱۸۱: پ ۴)

بے شک اللہ نے سنا جنہوں نے کہا کہ اللہ محتاج ہے اور ہم غنی۔

اسی طرح اشاد باری تعالیٰ ہے۔

يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ. (سورۃالبقرۃ آیت ۲۷۳: پ ۳)

نادان انہیں تونگر سمجھے بچنے کے سبب۔

آیت کریمہ سے مراد یہ ہے کہ جسے فی الحال اسبابِ نکاح میسر نہیں وہ اس کے کرم پر بھروسہ کرتے ہوئے اپنی عفت وپاکدامنی کی حفاظت کرتا رہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس کے لئے نکاح کے اسباب مہیا فرمادے۔ (۸)

---

(۷) ☆ مفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل المقلب با لراغب اصفهانی(۵۰۲ھ)مطبوعہ کراچی،ص ۳۶۶

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م ۱۲۰۵ھ)مطبوعہ بیروت، ج ۱۰، ص ۲۷۱

☆ لسان العرب،للامام ابی الفضل محمد مکرم ابی منظور المتوفی ۷۱۱ھ دار الکتب العلمیہ بیروت، ج ۱۵، ص ۱۵۸

(۸) ☆ تفسیر مظهری ازعلامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مطبوعہ کوئٹہ، ج ۸، ص ۵۱۱

☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی (م ۱۰۴۱ھ) مکتبہ حقانیہ، پشاور ج ۵، ص ۷۳

یَبْتَغُوْنَ: اِبْتِغَاءٌ سے ماخوذ ہے۔ معنی ہے طلب کرنا، طلب میں جدوجہد کرنا۔(۹)

قرآن مجید میں ہے۔

فَمَنِ ابْتَغٰی وَرَآءَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْعٰدُوْنَ۔ (سورۃ المومنون آیت۷پ۱۸ و سورۃ المعارج آیت ۳۱ پ ۲۹)

تو جو ان دو کے سوا کچھ اور چاہے وہی حد سے بڑھنے والے ہیں۔ اسی معنی میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰی۔ (سورۃ الیل آیت ۲۰: پ ۳۰)

صرف اپنے رب کی رضا چاہتا ہے جو سب سے بلند ہے۔

(بقیہ ۸)
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی ج۵ص ۲۹۰
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی ج۵ص ۲۹۰
☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص۲۸۷
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمود بن عمر بن محمد الزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳ص ۲۴۲
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی (م۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵، ص۱۴۸
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص۵۲۸
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۳۴۲
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللّٰہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاهور، ۳، ص ۵۰۲
☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشهیر بابی حَیان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴. ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۴۵۱
☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللّٰہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص ۸۴
☆ الدر المنثور ازحافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت ج۶، ص ۱۷۴
☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللّٰہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲ ص ۲۲۱
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاهور، ج۳، ص ۳۵۱

(۹)
☆ مصباح اللغات، ابو الفضل مولانا عبدالحفیظ بلیاوی، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ص۶۷
☆ المنجد ازلوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۱۲۰
☆ مفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل المقلب با لراغب اصفهانی (۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۵۶
☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م۱۲۰۵ھ) مطبوعہ بیروت، ج۱۰، ص۳۸
☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی (م ۱۰۴۱ھ) مکتبہ حقانیہ، پشاور ج۵، ص ۴۳
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللّٰہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۳۸۱
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی (م۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵، ص ۱۴۹
☆ الدر المنثور ازحافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت ج۶، ص ۱۷۴
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاهور، ج۳، ص ۳۵۱

اَلْکِتٰبَ: یہ باب مفاعلہ کا مصدر ہے بمعنی مکاتبۃ۔(۱۰)

مکاتبت کا معنی ہے مال معین کی ادائیگی پر غلام کو آزاد کرنا۔(۱۱)

فَکَاتِبُوْھُمْ: انہیں مکاتب بنادو۔(۱۲)

آیت مبارکہ سے مراد یہ ہے کہ تمہارے جو غلام تم سے عقدِ کتابت کے ذریعے آزادی حاصل کرنا چاہیں انہیں مکاتب بنادو۔(۱۳)

---

(۱۰) ☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن صاوی مالکی (م۱۳۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ،مکہ مکرمہ، ج۳،ص ۱۲۸

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ قدیمی کتب خانہ،کراچی ج۵ص ۲۹۱

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی،ج۳ص ۲۴۳

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ،کوئٹہ،ج۵،ص ۱۴۹

☆ تفسیر البحر المحیط ،لمحمدبن یوسف الشھیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،ج۵،ص ۴۵۱

☆ تفسیرانوارالتنزیل و اسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللّٰہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی،ج ۲،ص ۸۴

☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص ۲۲۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور،ج۳،ص ۳۵۱

(۱۱) ☆ المنجد ازلوئیس معلوف ایسوعی،مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی،ص ۱۰۷۰

☆ مصباح اللغات،ابو الفضل مولانا عبدالحفیظ بلیاوی ،مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی،ص ۷۲۳

☆ لسان العرب،للامام ابی الفضل محمد مکرم ابی منظور المتوفی ۷۱۱ھ دار الکتب العلمیہ بیروت ،ج ۱،ص ۸۲۲

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م۱۲۰۵ھ)مطبوعہ بیروت ،ج ۱،ص ۴۴۵

☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی،ج۳ص ۲۴۳

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ،کوئٹہ،ج۵،ص ۱۴۹

☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان،ج۳،ص ۳۴۲

☆ تفسیرالبحرالمحیط ،لمحمدبن یوسف الشھیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،ج۵،ص ۴۵۱

☆ تفسیرانوارالتنزیل و اسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللّٰہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی،ج ۲،ص ۸۴

(۱۲) ☆ مصباح اللغات،ابو الفضل مولانا عبدالحفیظ بلیاوی ،مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی،ص ۷۲۳

☆ المنجد ازلوئیس معلوف ایسوعی،مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی،ص ۱۰۷۰

☆ لسان العرب،للامام ابی الفضل محمد مکرم ابی منظور المتوفی ۷۱۱ھ دار الکتب العلمیہ بیروت،ج ۱،ص ۸۲۲

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م۱۲۰۵ھ)مطبوعہ بیروت ،ج ۱،ص ۴۴۵

(۱۳) ☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)مطبوعہ کوئٹہ،ج۸،ص ۵۱۱

☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن صاوی مالکی (م۱۳۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ،مکہ مکرمہ،ج۳،ص ۱۲۸

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللّٰہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص ۱۳۸۰

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ،کوئٹہ،ج۵،ص ۱۴۹

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور،ص ۵۶۹

لَاتُكْرِهُوا فَتَيٰتِكُمْ:فَتَيَاتٌ اورفَتَوَاتٌ دونوں فَتَاةٌ کی جمع ہیں۔فَتَاةٌ کا معنی ہے جوان عورت، باندی۔(۱۴)

قرآن مجید میں اسی معنی کے اندر یہ لفظ یوں استعمال ہوا۔

وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ مَّامَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ؕ (سورۃالنساء آیت ۲۵:پ۵)

اورتم میں سے بے مقدوری کے باعث جن کے نکاح میں آزادعورتیں ایمان والیاں نہ ہوں توان سے نکاح کروجوتمہارے ہاتھ کی ملک ہیں ایمان والی کنیزیں۔

(بقیہ۱۳) ☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج۳،ص ۳۴۳

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللّٰہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاہور،۳،ص ۵۰۳

☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللّٰہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی، ج۲،ص ۸۴

☆ تفسیرالطبری ازعلامہ ابوجعفربن محمدجریرالطبری،مطبوعہ دارالقرآن الکریم بیروت،لبنان، ج۱۸،ص ۱۵۲

☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۱۲،ص ۲۲۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳،ص ۳۵۱

(۱۴) ☆ المنجد ازلوئیس معلوف ایسوعی،مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی،ص ۹۰۳

☆ مصباح اللغات،ابو الفضل مولانا عبدالحفیظ بلیاوی ،مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی،ص ۶۱۸

☆ مفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل المقلب با لراغب اصفہانی(۵۰۲ھ)مطبوعہ کراچی،ص ۳۷۲

☆ قاموس القرآن (اواصلاح الوجوہ والنظائرفی القرآن الکریم)للمفسرالحسین بن محمدالدامغانی،مطبوعہ بیروت ،ص ۳۵۰

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی ،مولفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی(م۷۷۰ھ)، ج۲،ص ۵۳

☆ لسان العرب،للامام ابی الفضل محمد مکرم ابی منظور المتوفی ۷۱۱ھ دار الکتب العلمیہ بیروت ، ج۱۵،ص ۱۶۸

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م۱۲۰۵ھ)مطبوعہ بیروت ، ج۱۰،ص ۲۷۵

☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن صاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ،مکہ مکرمہ، ج۳،ص ۱۲۸

☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ قدیمی کتب خانہ،کراچی ج۵ص ۲۹۱

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ،کوئٹہ، ج۵،ص ۱۵۰

☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللّٰہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی، ج۲،ص ۸۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳،ص ۳۵۲

☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ قدیمی کتب خانہ،کراچی ج۵ص ۲۹۱

اَلْبِغَاءُ: یہ لفظ بَغِیٌّ کی جمع کے طور پر بھی استعمال ہوتا ہے اور ثلاثی مجرد اور باب مفاعلہ دونوں کے مصدر کے طور پر بھی۔ معنی ہے، فاجرہ عورت، چاہے آزاد ہو یا لونڈی، زانیہ۔ (۱۵)

اسی معنی میں قرآن مجید کے اندر یوں ارشاد ہوا۔

قَالَتْ اَنّٰی یَكُوْنُ لِیْ غُلٰمٌ وَّلَمْ یَمْسَسْنِیْ بَشَرٌ وَّلَمْ اَكُ بَغِیًّا O (سورۃالمریم آیت ۲۰: پ ۱۶)

بولی میرے لڑکا کہاں سے ہوگا۔ مجھے تو کسی آدمی نے ہاتھ نہ لگایا اور نہ میں بدکار ہوں۔

اسی طرح ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

یٰۤاُخْتَ هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِیًّا O (سورۃالمریم آیت ۲۸: پ ۱۶)

اے ہارون کی بہن تیرا باپ برا آدمی نہ تھا اور نہ تیری ماں بدکارہ۔

آیتِ زیبِ عنوان سے مراد یہ ہے کہ اپنی لونڈیوں کو فسق و فجور اور زنا کاری پر مجبور نہ کرو۔ (۱۶)

(۱۵) ☆ لسان العرب، للامام ابی الفضل محمد مکرم ابی منظور المتوفی ۷۱۱ھ دار الکتب العلمیہ بیروت، ج۱۴، ص۹۵

☆ مصباح اللغات، ابو الفضل مولانا عبدالحفیظ بلیاوی، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ص۶۷

☆ المنجد ازلوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص۱۲۰

☆ مفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل المقلب با لراغب اصفہانی(۵۰۲ھ)مطبوعہ کراچی، ص۵۶

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م۱۲۰۵ھ)مطبوعہ بیروت، ج۱۰، ص۳۸

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج۲۳، ص۲۲۱

☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن صاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج۳، ص۱۲۸

☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی ج۵ص۲۹۱

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص۲۸۹

☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی ج۵ص۲۹۱

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵، ص۱۵۰

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاھور، ۳، ص۵۰۴

☆ تفسیرانوارالتنزیل و اسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص۸۵

(۱۶) ☆ تفسیرمظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)مطبوعہ کوئٹہ، ج۸، ص۵۱۸

شانِ نزول:

آیت مبارکہ کے وَالَّذِیْنَ یَبْتَغُوْنَ الْکِتٰبَ مِمَّا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ فَکَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِیْهِمْ خَیْرًا وَّاٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِیْٓ اٰتٰکُمْ تک حصے کا شانِ نزول یہ ہے کہ

﴿۱﴾ حضرت صبیح حضرت خویطب کے غلام تھے، آپ نے حضرت خویطب سے درخواست کی کہ مجھے مکاتب بنادیں۔ وہ نہ مانے اور مکاتب بنانے سے انکار کر دیا۔ اس موقعہ پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیتِ مبارکہ نازل فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ تمہارے غلاموں میں سے اگر کوئی تم سے عقدِ کتابت کی درخواست کرے تو اسے مکاتب بنادو بلکہ عوضِ کتابت کی ادائیگی میں اس کی معاونت بھی کرو۔

جب یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی تو حضرت خویطب نے نہ صرف سو دینار کی ادائیگی پر انہیں مکاتب بنادیا بلکہ اس میں سے بیس دینار معاف بھی کر دیئے۔ حضرت صبیح کا وصال غزوۂ حنین میں ہوا۔ (۱۷)

وَلَا تُکْرِهُوْا فَتَیٰتِکُمْ سے آخر آیت تک کا شانِ نزول یوں ہے۔

﴿۲﴾ رئیس المنافقین عبداللہ ابن ابی کی چھ نوجوان اور خوبصورت لونڈیاں تھیں، معاذہ، مسیکہ، امیمہ، عمرۃ، اروی اور قتیلہ۔ ابنِ ابی نے قحبہ خانے کھول رکھے تھے، جن میں وہ اپنی باندیوں سے جبراً زنا کرواتا۔ اور پھر اس ازلی بدبخت نے ان میں سے ہر ایک کو زنا کے ذریعے ہر روز ایک مقررہ رقم کمانے کا پابند کر رکھا تھا۔ اگر کوئی لونڈی مقررہ رقم ادا نہ کرتی تو اسے سرزنش اور زدوکوب کی جاتی اور طے شدہ رقم پوری کرنے پر مجبور کیا جاتا تھا۔

ابن ابی ان لونڈیوں کے ذریعے روپے کمانے کے ساتھ ساتھ انہیں اپنے دیگر مذموم مقاصد کی تکمیل کے لئے بھی استعمال کرتا رہتا تھا۔ دیگر قبائل کا کوئی سردار یا صاحب اثر و رسوخ مدینہ طیبہ آتا تو یہ اپنی ایک لونڈی

---

(۱۷) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مطبوعہ کوئٹہ، ج۸، ص ۵۱۱

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمدجیون جونپوری(م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۶۸

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۳۴۲

☆ الجامع القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲ ص ۲۲۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۵۱

معاذہ کو شب باشی کے لئے اس کے پاس بھیج دیتا تاکہ وہ اس سے لطف اندوز ہو کر ابن ابی کے احسان کو ہمیشہ یاد رکھے اور بوقت ضرورت اس کے سیاسی عزائم کی تکمیل میں معاونت کرے۔ چنانچہ جب زنا کی حرمت نازل ہوئی تو یہی لونڈی معاذہ اس کے جبر سے تنگ آ کر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اپنی ساری روئیدادِ غم بیان کر دی۔

آپ نے بارگاہ رسالت مآب میں اس کی گذارش پیش کر دی۔ حضورﷺ نے حکم ارشاد فرمایا کہ اسے اپنے پاس روک لو۔ عبداللہ ابن ابی کو اس بات کا علم ہوا تو اس نے حضورﷺ کے خلاف پراپیگنڈہ شروع کر دیا کہ دیکھو اب محمدﷺ ہماری لونڈیوں کو بھی اپنے قبضہ میں لے رہے ہیں۔ اس وقت یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی جس میں قحبہ گری جیسی قبیح رسم کو اسلامی معاشرہ سے یکسر ختم فرما دیا گیا (۱۸)

(۱۸)
☆ تفسیر مظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)مطبوعہ کوئٹہ، ج۸، ص۵۱۹
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج۲۳، ص۲۲۰
☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی (م۱۰۴۱ھ) مکتبہ حقانیہ، پشاور ج۵، ص۷۳
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص۲۸۸
☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳ص۲۴۴
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللّٰہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۳، ص۱۳۸۶
☆ روائع البیان تفسیر آیت القرآن من القرآن محمد علی صابونی ،قدیمی کتب خانہ کراچی ،جلد ۲، ص۱۴۳
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور، ص۵۷۱
☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج۳، ص۳۴۴
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللّٰہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاھور، ۳، ص۵۰۴
☆ تفسیرالبحر المحیط ،لمحمدبن یوسف الشھیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴.۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۴۵۲
☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللّٰہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص۸۵
☆ تفسیرالطبری ازعلامہ ابوجعفربن محمدجریرالطبری،مطبوعہ دارالقرآن الکریم بیروت،لبنان، ج۱۸ ص۱۵۹
☆ الدرالمنثور ازحافظ جلال الدین سیوطی (م۹۱۱ھ)مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت ج۶، ص۱۷۷
☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۱۲ ص۴۳۱
☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان، ج۳، ص۳۲۷
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاھور، ج۳، ص۳۵۲

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ وقتی طور پر غلام کے ہاتھ کو اور انجام کے اعتبار سے اس کی شخصیت کو مال معین کے بدلے آزاد کرنا عقدِ کتابت کہلاتا ہے۔ جس غلام سے یہ عقد طے ہوا سے مکاتب کہا جاتا ہے۔ (۱۹)

﴿۲﴾ عقدِ کتابت میں لفظِ کتابت کا صراحۃً ہونا ضروری ہے مثلاً یوں کہے میں تیرے ساتھ اتنے مال پر معاہدۂ کتابت کرتا ہوں۔ اگر لفظ کتابت صراحۃً مذکور نہ ہو تو اسے عقدِ کتابت نہیں کہہ سکتے بلکہ اسے مال کے بدلے آزاد کرنا کہتے ہیں۔ (۲۰)

﴿۳﴾ کتابت عقد معاوضہ ہے جس میں طرفین سے ایجاب وقبول ہونا ضروری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ غلام کی رضا مندی کے بغیر یہ عقد متحقق نہیں ہوسکتا۔ (۲۱)

﴿۴﴾ جو نابالغ غلام خرید وفروخت کا شعور رکھتا ہو وہ عقد کتابت کو قبول کرسکتا ہے البتہ مجنون اور کم عقل بچہ جو دیگر عقود کے اہل نہیں، وہ عقدِ کتابت کا انعقاد بھی نہیں کرسکتے۔ لہٰذا ان کے ساتھ کتابت کرنا صحیح نہیں۔ (۲۲)

﴿۵﴾ معاوضۂ کتابت فوراً ادا کرنے کی شرط لگادی تو بھی عقد صحیح ہے۔ ممکن ہے کہ غلام کو کوئی شخص زکوٰۃ، قرض یا دیگر کسی قسم کی امدادی رقم دے دے اور وہ فوراً ادا کردے۔ (۲۳)

---

(۱۹) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور،ص ۵۷۰

(۲۰) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور،ص ۵۷۰

(۲۱) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)مطبوعہ کوئٹہ، ج۸، ص ۲۱۵

☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۱۲ ص ۲۲۳

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور،ص ۵۶۹

(۲۲) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)مطبوعہ کوئٹہ، ج۸، ص ۲۱۵

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص ۲۱۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۵۱

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۳۴۳

(۲۳) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)مطبوعہ کوئٹہ، ج۸، ص ۲۱۵

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص ۲۱۶

☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۱۲ ص ۲۲۵

☆ تفسیر البحر المحیط ،لمحمدبن یوسف الشہیربابی حَیّانَ الأندلسی الغرناطی(۶۵۴ ۔ ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۴۵۲

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۳۴۳

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور،ص ۵۷۰

☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی (م۱۰۴۱ھ) مکتبہ حقانیہ، پشاور ج۵، ص ۷۳

﴿۶﴾ مکاتب سے طے شدہ معاوضہ فی الفور، میعاد مقررہ پر اور بالاقساط تینوں طرح لینا جائز ہے۔(۲۴)

﴿۷﴾ عقد کتابت میں مملوک معاوضہ ادا کرنے سے قاصر رہے تو مالک دوبارہ اسے حسبِ سابق بحیثیت غلام واپس لے سکتا ہے جبکہ صرف مال کے بدلے آزاد کیا تو وہ کسی صورت دوبارہ غلام نہیں ہوگا۔(۲۵)

﴿۸﴾ عقد کتابت ہو جانے کے بعد غلام پر آقا کا قبضہ نہیں رہتا، اب وہ ہر طرح کی خرید و فروخت، محنت و مزدوری اور سفر کرنے کا مجاز ہوگا۔ البتہ جب تک اپنی پوری رقم ادا نہ کرے اس وقت تک وہ اس کی ملکیت سے خارج نہ ہوگا۔(۲۶)

نبی اکرم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے۔

اَلْمُکَاتَبُ عَبْدٌ مَّابَقِیَ مِنْ مُّکَاتَبَتِہٖ دِرْھَمٌ.

مکاتب اس وقت تک غلام ہے جب تک زرِ کتابت کا ایک درہم بھی باقی ہے۔(۲۷)

(۲۴) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور،ص ۵۷۰
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج،۲۳،ص ۲۱۶
☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان، ج۳،ص ۳۲۴
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاھور، ج۳،ص ۳۵۱
☆ تفسیرالبحر المحیط ،لمحمدبن یوسف الشھیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴ . ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵،ص ۴۵۲
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللّٰہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاھور،۳،ص ۵۰۳
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ،کوئٹہ، ج۵،ص ۱۴۹
☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳ص ۲۴۳

(۲۵) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور،ص ۵۷۰
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج،۲۳،ص ۲۱۷
☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللّٰہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج،۱۲ ص ۲۳۰
☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج۳،ص ۳۴۴

(۲۶) ☆ تفسیرمظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)مطبوعہ کوئٹہ، ج۸،ص ۵۱۳
☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان، ج۳،ص ۳۲۶
☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللّٰہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج،۱۲ ص ۲۲۶
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاھور، ج۳،ص ۳۵۱
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور،ص ۵۷۰

(۲۷) ☆ تفسیرمظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)مطبوعہ کوئٹہ، ج۸،ص ۵۱۴
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج،۲۳،ص ۲۲۰
☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان، ج۳،ص ۳۲۳
☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللّٰہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج،۱۲ ص ۲۲۶
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاھور، ج۳،ص ۳۵۱
☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج۳،ص ۳۴۲

﴿۹﴾ کتابت آقا کی طرف سے عقدِ لازم ہے۔غلام کی رضامندی کے بغیر وہ اسے فسخ نہیں کرسکتا۔ کیونکہ اس عقد کے بعد غلام کو آزادی کا استحقاق حاصل ہوجاتا ہے اور جس طرح وہ اس کی آزادی ختم نہیں کرسکتا اسی طرح استحقاقِ آزادی بھی فسخ نہیں کرسکتا۔(۲۸)

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ لَاتُبْطِلُوْا اَعْمَالَکُمْ. (سورۃ محمدؐ آیت ۳۳پ۲۶)

اپنے عمل باطل نہ کرو۔

﴿۱۰﴾ غلام پر عقدِ کتابت لازم نہیں۔اگر وہ کمائی کر کے عقد معاوضہ ادا نہ کرسکے تو اس پر جبر نہیں کیا جاسکتا۔ بلکہ اس کی رضامندی سے اس عقد کو فسخ کردیا جائے گا۔(۲۹)

﴿۱۱﴾ اگر غلام کے پاس اتنا مال موجود ہو جس سے زرکتابت مکمل ادا ہوسکتا ہو تو عقد کو فسخ کرنا جائز نہیں۔اسے ادائے معاوضہ پر مجبور کیا جائے گا۔(۳۰)

﴿۱۲﴾ مکاتب چونکہ اپنے مالک کی ملکیت سے خارج نہیں ہوتا اس لئے کتابت کے بعد آقا کو بلا معاوضہ اسے آزاد کرنے کا اختیار باقی رہتا ہے۔اگر وہ اسے بلا معاوضہ آزاد کرنا چاہے تو کرسکتا ہے۔(۳۱)

﴿۱۳﴾ مکاتب کو اس کی رضامندی کے بغیر فروخت نہیں کیا جاسکتا، اگر وہ اپنی فروختگی پر راضی ہو تو بیع صحیح اور کتابت فسخ ہوجائے گی۔(۳۲)

﴿۱۴﴾ مکاتب اگر معاوضہ کی قسط وقت مقرر پر ادا نہ کرسکے تو حاکم اس کی کیفیت کا جائزہ لے گا۔اسے مال ملنے کا کوئی ذریعہ ہو تو اسے زیادہ سے زیادہ تین دن کی مہلت دے اور اگر مال آنے کی کوئی سبیل نہ ہو اور آقا بھی عقد کتابت کو فسخ کرانا چاہتا ہو تو حاکم فسخ کتابت کی ڈگری دیدے۔(۳۳)

(۲۸) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)مطبوعہ کوئٹہ، ج۸، ص۵۱۳

(۲۹) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)مطبوعہ کوئٹہ، ج۸، ص۵۱۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص۳۵۱

(۳۰) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)مطبوعہ کوئٹہ، ج۸، ص۵۱۳

(۳۱) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)مطبوعہ کوئٹہ، ج۸، ص۵۱۳

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج۳، ص۳۴۴

(۳۲) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)مطبوعہ کوئٹہ، ج۸، ص۵۱۳

☆ الجامع القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص۲۲۸

(۳۳) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)مطبوعہ کوئٹہ، ج۸، ص۵۱۵

﴿۱۵﴾ آقا اپنے مکاتب کو از خود عوض کی ادائیگی سے عاجز قرار نہیں دے سکتا۔ بلکہ اس کا عجز قاضی کے فیصلہ یا غلام کی رضا سے ثابت ہوگا۔ (۳۴)

﴿۱۶﴾ مکاتب بدل کتابت میں مالِ زکوٰۃ دے سکتا ہے۔ مالدار یا ہاشمی ہونے کے باوجود آقا کے لئے اسے استعمال کرنا جائز ہے کیونکہ ملکیت کی حیثیت بدل جانے سے مال کا حکم بدل جائے گا۔ غلام کے لئے تو وہ مال زکوٰۃ ہی ہوگا مگر آقا کو معاوضہ کتابت میں ملا ہوگا۔ (۳۵)

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔

دَخَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَالْبُـرْمَةَ تَـفُـوْدُبِـلَـحْمٍ. فَقُرِّبَ اِلَيْهِ خُبْزٌوَّاُدْمٌ مِنْ اُدْمِ الْبَيْتِ فَقَالَ اَلَمْ اَرَبُـرْمَةً فِيْهَالَحْمٌ قَالُوْابَلٰى وَلٰكِنْ ذَالِكَ لَحْمٌ تُصُدِّقَ عَلٰى بُرَيْرَةَ وَاَنْتَ لَاتَأْكُلُ الصَّدَقَةَ قَالَ هُوَعَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَّلَنَاهَدِيَّةٌ. (۳۶)

حضور ﷺ تشریف لائے تو ہنڈیا میں گوشت ابل رہا تھا۔ آپ کی خدمت میں روٹی اور گھر میں موجود سالن پیش کیا گیا تو فرمایا کیا ہنڈیا میں گوشت نہیں ہے؟ حاضرین نے عرض کی گوشت تو واقعی

---

(۳۴) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ج۸، ص ۵۱۵
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۵۲
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۳۴۴

(۳۵) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ج۸، ص ۵۱۵
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۷۰
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص ۲۱۷
☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص ۸۵
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳ ص ۲۴۳

(۳۶) ☆ صحیح بخاری، امام ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ)، رقم الحدیث ۲۵۷۸...... ۵۰۹۷...... ۵۲۷۹
☆ صحیح مسلم، امام ابو الحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ)، رقم الحدیث ۱۰۷۵، ۱۵۰۴
☆ سنن نسائی، امام ابو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب علی نسائی (م ۳۰۳ھ)، ج۶، ص ۱۶۶، ۱۶۵
☆ المسند، امام احمد بن حنبل (م ۲۴۱ھ) مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت، لبنان ج۶، ص ۴۶، ۴۵
☆ صحیح ابن حبان بترتیب ابن بلبان، امیر علاؤ الدین علی بن بلبان الفارسی (م ۷۳۹ھ) موسسۃ الرسالۃ بیروت رقم الحدیث ۵۱۱۵
☆ السنن الکبری للامام ابی بکر احمد بن الحسین بن علی البیہقی (م ۴۵۸ھ) دار الکتب العلمیۃ بیروت ج۶، ص ۱۶۱

ہے مگروہ ایسا گوشت ہے جو بریرہ کو صدقہ دیا گیا ہے اور آپ صدقہ تناول نہیں فرماتے۔آپ نے فرمایا وہ بریرہ کے لئے تو صدقہ ہے ہمارے لئے ہدیہ ہے۔(۳۷)

﴿۱۷﴾ طے شدہ معاوضہ ادا کرنے سے پہلے مکاتب فوت ہو جائے اور اتنا ترکہ چھوڑ جائے کہ بدلِ کتابت ادا ہو سکے تو اسے آزادی کی حالت میں وفات شدہ قرار دیا جائے گا اور اگر ادائے معاوضہ سے زائد مال باقی بچے تو اس کے آزاد وارثوں کو حسبِ میراث تقسیم کر دیا جائے گا۔اور اگر اتنا ترکہ نہ چھوڑے جس سے بدل کتابت ادا ہو سکے تو اس کی اولاد اس کی طرف سے ادا کرے گی۔اگر مالک از خود اسے معاف کر دے تو اس کی نیکی ہے۔(۳۸)

﴿۱۸﴾ مقررہ معاوضہ سے عجز کی صورت میں ادا شدہ مال آقا کی ملکیت میں ہی رہے گا۔اسے اس کا ہر طرح استعمال جائز ہے۔(۳۹)

﴿۱۹﴾ جس غلام کو آزاد کرنے میں مسلمانوں کو ضرر کا اندیشہ ہو اسے مکاتب بنانا مکروہ ہے۔(۴۰)

---

(۳۷) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)مطبوعہ کوئٹہ،ج۸،ص۵۱۵
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر،ج۲۳،ص۲۱۹
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی،ج۳ص۲۴۴

(۳۸) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)مطبوعہ کوئٹہ،ج۸،ص۵۱۶
☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۳۲۶
☆ الجامع القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲ص۲۳۱
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاھور،ج۳،ص۳۵۲
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان،ج۳،ص۳۴۴
☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ،کوئٹہ،ج۵،ص۱۵۰

(۳۹) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)مطبوعہ کوئٹہ،ج۸،ص۵۱۵
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر،ج۲۳،ص۲۱۹
☆ الجامع القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲ص۲۲۸
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاھور،ج۳،ص۳۵۱
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان،ج۳،ص۳۴۲
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی،پشاور،ص۵۷۰

(۴۰) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)مطبوعہ کوئٹہ،ج۸،ص۵۱۶
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی،پشاور،ص۵۶۹
☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ،کوئٹہ،ج۵،ص۱۴۹

﴿۲۰﴾ جو غلام کمائی نہ کرتا ہو یا اسے کمائی پر قدرت ہی نہ ہو، اسے مکاتب بنانا بلا کراہت جائز ہے۔ (۴۱)

﴿۲۱﴾ ایسی لونڈی جو نہ تو ہنرمند ہو اور نہ ہی کمائی پر قدرت رکھتی ہو اسے مکاتب بنانا مکروہ ہے، ممکن ہے کہ اپنی بے ہنری کے باعث مالِ کتابت ادا کرنے کے لئے وہ کسی برائی کا ارتکاب کرلے، جو کسی طرح روا نہیں۔ (۴۲)

﴿۲۲﴾ مالک کے لئے مستحب یہ ہے کہ زرِ کتابت میں سے کچھ حصہ غلام کو خود ہی معاف کردے۔ (۴۳)

حضور سرورِ عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

كَفٰى بِالْمَرْءِ مِنَ الشُّحِّ اَنْ يَّقُوْلَ اٰخُذُ حَقِّيْ لَا اَتْرُكُ مِنْهُ شَيْئًا.

انسان کے بخیلے لئے اتنی ہی دلیل کافی ہے کہ وہ کہے میں اپنا پورا حق لوں گا، اس سے ذرہ برابر بھی معاف نہیں کروں گا۔ (۴۴)

---

(۴۱) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ج۸، ص ۵۱۷
☆ الجامع القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲ ص ۲۲۴

(۴۲) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ج۸، ص ۵۱۷
☆ الجامع القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲ ص ۲۲۴

(۴۳) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۲۸۷
☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی ج۵ ص ۲۹۱
☆ تفسیر صاوی از علامہ احمدبن صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج۳، ص ۱۳۷
☆ روائع البیان تفسیر آیت القرآن من القرآن محمد علی صابونی، قدیمی کتب خانہ کراچی، جلد ۲، ص ۱۴۰
☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵، ص ۱۴۹
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۳۴۳
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۷۱
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ج۸، ص ۵۱۷
☆ تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص ۲۱۷
☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۳۲۲
☆ الجامع القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲ ص ۲۲۹
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۵۲
☆ الدرالمنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت ج۶، ص ۱۷۶
☆ تفسیر الطبری از علامہ ابوجعفربن محمدجریر الطبری، مطبوعہ دارالقرآن الکریم بیروت، لبنان، ج۱۸ ص ۱۵۶
☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمدبن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔ ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۴۵۲
☆ تفسیر انوارالتنزیل و اسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللّٰہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص ۸۴
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللّٰہ بن احمدبن محمود مطبوعہ لاہور، ۳، ص ۵۰۳

﴿۲۳﴾ عام مسلمانوں کو چاہئے کہ مال زکوٰۃ اور صدقات وخیرات کے ذریعے مکاتب کی امداد کریں تا کہ وہ معاوضہ کتابت سے بری الذمہ ہوسکے۔(۴۵)

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

مَنْ اَعَانَ مُکَاتَبًا عَلٰی فَکِّ رَقَبَةٍ اَظَلَّهُ اللهُ تَعَالٰی فِیْ ظِلِّ عَرْشِهٖ.

جس نے کسی مکاتب کی آزادی میں مدد کی اللہ تعالیٰ اسے اپنے عرش کے سایہ میں جگہ عطا فرمائے گا۔(۴۶)

﴿۲۴﴾ جو شخص کسی عورت کو پیشۂ زنا اختیار کرنے پر مجبور کرے تو وہ گناہگار ہوگا، عورت معذور تصور کی جائے گی۔ اس عورت کے نامۂ اعمال میں نہ تو گناہ لکھا جائے گا اور نہ ہی اسے اس کی سزا ملے گی۔(۴۷)

(۴۴) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمعیل حقی (م۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵، ص۱۴۹

(۴۵) ☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص۵۷۱

☆ روائع البیان تفسیر آیت القرآن من القرآن محمد علی صابونی، قدیمی کتب خانہ کراچی، جلد ۲، ص۱۴۰

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ج۸، ص۵۱۷

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص۲۱۸

☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۳۲۲

☆ الجامع القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲ ص۲۳۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص۳۵۲

☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م۹۱۱ھ) مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت ج۶، ص۱۷۶

☆ تفسیر الطبری از علامہ ابوجعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج۱۸ ص۱۵۷

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۴۵۲

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص۸۴

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ۳، ص۵۰۳

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص۳۴۳

☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی (م۱۰۴۱ھ) مکتبہ حقانیہ، پشاور ج۵، ص۴۷

(۴۶) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص۲۱۸

(۴۷) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص۲۲۱

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ج۸، ص۵۱۹

☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۳۲۷

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

رُفِعَ عَنْ اُمَّتِیْ اَلْخَطَاءُ وَالنِّسْیَانُ وَمَااسْتُکْرِھُوْاعَلَیْهِ.(۴۸)

میری امت کو خطاء، بھول اور حالتِ جبر معاف ہے۔

البتہ اگر ایسا نہ کرے اور اپنی جان دیدے تو افضل ہے۔(۴۹)

﴿۲۵﴾ کسی مرد کو فعل زنا پر مجبور کیا گیا اور اس نے ایسا کر دیا تو دونوں گناہگار ہوں گے۔ کیونکہ اس فعل کا صدور مرد سے ہوتا ہے اور جب تک کسی مرد کی اس میں رضا و خواہش شامل نہ ہو نہ تو انتشار آلہ ہو سکتا ہے اور نہ ہی یہ فعل قبیح سرزد ہو سکتا ہے۔ شہواتِ نفسانیہ کا ابھرنا، حالت انتشار کا پیدا ہونا اور جماع پر قدرت پانا حالت خوف و جبر میں ممکن ہی نہیں۔ اور جب یہ ساری چیزیں موجود ہیں تو حالت جبر و خوف معدوم۔ اگر کسی نے اسے حالتِ مجبوری سمجھتے ہوئے زنا کر دیا تو وہ عند اللہ اور عند الناس مجرم ہوگا اور اس پر حد واجب ہوگی۔(۵۰)

(بقیہ ۴۷) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن از علامه علی بن محمدخازن شافعی مطبوعه لاهور، ج۳،ص ۳۵۳

☆ الدرالمنثور ازحافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)مطبوعه دار احیاء التراث العربی بیروت ج۶،ص ۱۷۹

☆ تفسیرالطبری ازعلامه ابوجعفربن محمدجریرالطبری،مطبوعه دارالقرآن الکریم بیروت،لبنان، ج۱۸ ص ۱۵۸

☆ تفسیرالبحرالمحیط ،لمحمدبن یوسف الشهیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴ ۔ ۷۵۴ھ)مطبوعه بیروت، ج۵،ص ۴۵۳

☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبدالله بن عمربیضاوی شیرازی شافعی، ج۲،ص ۸۵

☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعه ملتان، ج۳،ص ۳۴۴

☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی ،پشاور،ص ۵۷۳

☆ تفسیرروح البیان ازعلامه اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه ،کوئٹه،ج۵،ص ۱۵۱

☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار الله محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعه کراچی، ج۳ص ۲۴۵

☆ تفسیرالقرآن المعروف به تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعه مصر، ج۳،ص ۲۸۹

☆ تفسیرجلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامه جلال الدین محلی مطبوعه قدیمی کتب خانه،کراچی ج۵ص ۲۹۲

☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی (م ۱۰۴۱ھ) مکتبه حقانیه، پشاور ج۵،ص ۷۴

(۴۸) ☆ تفسیرالقرآن المعروف به تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعه مصر، ج۳،ص ۲۸۹

(۴۹) ☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی (م ۱۰۴۱ھ) مکتبه حقانیه، پشاور ج۵،ص ۷۴

(۵۰) ☆ تفسیرکبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۲۳،ص ۲۲۱

☆ تفسیرروح البیان ازعلامه اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه ،کوئٹه،ج۵،ص ۱۵۱

☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار الله محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعه کراچی، ج۳ص ۲۴۵

﴿۲۶﴾ مجبوری کی صورت میں کئی مقامات پر اللہ تعالیٰ نے رخصت بھی عطا فرمائی ہے اور گناہ بھی نہیں لکھا جاتا۔ مثلاً دل جب ایمان پر مطمئن ہو تو مجبوری کی حالت میں زبان پر کلمۂ کفر جاری کرنے کی رخصت ہے۔ اسی طرح روزہ توڑنا، احرام کھول دینا، کسی کا مال تلف کرنا بھی حالت جبر میں معاف ہے۔ (۵۱)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ط اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔ (سورۃ البقرہ آیت ۱۷۳ پ ۲)

تو جو ناچار ہو نہ یوں کہ خواہش سے کھائے اور نہ یوں کہ ضرورت سے آگے بڑھے تو اس پر گناہ نہیں، بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

﴿۲۷﴾ حالتِ جبر یہ ہے کہ انسان کو اپنی جان یا کوئی عضو ضائع ہونے کا ایسے شخص کی طرف سے یقین ہو جو ایسا کرنے پر قادر ہے۔ اس سے کم خوف ہو تو اسے حالتِ جبر شمار نہیں کیا جائے گا۔ (۵۲)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

(۵۱) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ج۸، ص ۵۲۰

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج۲۳، ص ۲۲۰

☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۳۲۷

(۵۲) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ج۸، ص ۵۲۰

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج۲۳، ص ۲۲۰

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشھیر بابی حیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔ ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۴۵۳

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاھور، ۳، ص ۵۰۵

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۷۳

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵، ص ۱۵۰

☆ روائع البیان تفسیر آیت القرآن من القرآن محمد علی صابونی، قدیمی کتب خانہ کراچی، جلد ۲، ص ۱۴۱

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳ ص ۴۴۵

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی ج۵ ص ۲۹۲

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن صاوی مالکی (م ۱۳۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج۳، ص ۱۳۷

باب (۳۰۸)

اسلام اور مسئلہ غلامی

اسلام جو عرب کے ریگزاروں سے ابھرا اور انتہائی قلیل عرصہ میں دنیا کو عظیم انقلاب سے ہمکنار کر دیا۔ عرب اس کے مطیع ہوئے، ایرانی باجگزار بنے اور رومی ٹیکس دہندہ۔ ایک طرف مغرب کے شہروں میں اس کی عظمت کا پرچم لہرا رہا تھا تو دوسری جانب مشرق کے علاقے نعرہائے توحید ورسالت سے گونج رہے تھے۔ اسی دین نے تہذیب وتمدن کے جواہر لٹائے اور علم وحکمت کے موتی بانٹے۔ قوموں کی تہذیبیں چند سالوں میں بدل گئیں، اور دنیا کیا سے کیا ہوگئی۔

اسلام کا اس انوکھی شان سے عروج وارتقاء بلاشبہ تاریخ عالم کا عجوبہ اور حیرت انگیز واقعہ ہے۔ آج تک دنیا اس کی ترقی کا راز سمجھنے سے درماندہ ہے۔ اور اب تہذیبِ مغرب کے ناخداؤں کو یہ بھی حیرت اور پریشانی ہے کہ امت مسلمہ کے دل ودماغ سے اسلام کی حقانیت اور سچائی کو دھندلا کیوں نہیں کیا جاسکا؟ یہی وجہ ہے کہ وہ صرف سیاسی طور پر مسلمانوں کو مغلوب کرنے پر اکتفا نہیں کررہے بلکہ اسلامی فکر اور نظریے کے بارے میں بھی شکوک وشبہات پیدا کرنے کی منصوبہ بندی کررہے ہیں، اور اس سلسلہ میں ان کے مشنری ادارے، کتب ورسائل، میڈیا اور ویب سائٹس سب ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔ الزام واتہام، طنز وتشنیع اور دجل وفریب کی گرد سے اسلام کی عالمگیر صداقت کو ماند کرنے کی کوششیں کی جارہی ہیں۔

مسئلہ غلامی کا تعلق بھی اعتراضات کی اسی فہرست سے ہے۔ غلاموں اور باندیوں کے حوالے سے کچھ اس انداز سے پراپیگنڈہ کیا جارہا ہے جیسے اسلام ہی اس کا واحد ذمہ دار ہے۔

ٹی۔ پی ہیوز نامی ایک عیسائی مصنف کہتا ہے۔

غلامی کی تعلیم اسلام کے عین مطابق ہے، لیکن عیسائی مذہب کو غلامی سے نفرت ہے۔ اگرچہ محمد ﷺ نے عرب جاہلیت کی غلامی میں کچھ اصلاحات کیں مگر اس میں شبہ نہیں کہ شارع عرب کی منشاء غلامی کو ہمیشہ کے لئے برقرار رکھنا ہی تھا۔ (۱)

(1) (Note on Mohammadanism socond Editinon P:195)

اس طرح کے بے شمار افسانے ہیں جنہیں عیسائی مصنفین اپنی تصنیفات میں بڑی رنگین بیانی سے درج کرتے ہیں اور اسلام کے خلاف اپنی خباثت باطنی کا دل کھول کر اظہار کرتے ہیں۔ان کا دعویٰ ہے کہ غلامی کے خلاف عملی جدوجہد کرنے والے اور قانونی طور پر اس کا انسداد کرنے والے ہم ہی ہیں۔گویا جن لوگوں نے انسانوں کو جانوروں کی طرح شکار کیا، زنجیروں میں باندھا، سامان کی طرح جہازوں سے ڈھویا اور منڈیوں میں بیچا وہی آج انسانی حقوق کے علمبردار بنے بیٹھے ہیں۔

زیرِ نظر مضمون میں اسی مسئلہ غلامی پر یہودیت، عیسائیت اور اسلام کے نقطۂ نظر اور طرزِ عمل کا ایک سرسری جائزہ پیش کیا گیا ہے۔امید ہے کہ جہاں مغربی پروپیگنڈہ سے مرعوب ہو کر اسلام کے بارے میں دفاعی اور معذرت خواہانہ رویہ اختیار کرنے والے ''روشن خیال'' ان سطور کو پڑھ کر اپنے دین پر حوصلہ ویقین حاصل کریں گے وہیں غیر مسلم بھی انسانی حریت وعظمت کے بارے میں اسلامی تعلیمات کے انمٹ نقوش ملاحظہ کر سکیں گے۔

غلامی اور مذاہب عالم :

یہودیت، عیسائیت اور اسلام یہ تین بڑے بڑے بین الاقوامی مذاہب ہیں۔ان سب کی کتب میں غلامی کا تذکرہ کسی نہ کسی صورت میں موجود ہے۔تاہم اِن تینوں مذاہب میں غلامی اور غلاموں کے متعلق ہدایات مختلف ہیں۔آیئے ان میں سے کچھ آپ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

یہودیت اور غلامی:

یہودی مذہب میں غلام دو طرح کے تھے اور ان کے احکام بھی مختلف تھے۔ایک قسم ان غلاموں کی تھی جو بذاتِ خود یہودی ہوں، جبکہ دوسری قسم ان مفلوک الحال لوگوں کی تھی جو خود یہودی نہیں۔یہودی غلاموں کے ساتھ حسن سلوک کا حکم تھا جبکہ غیر یہودی غلاموں کا معاملہ اس سے مختلف تھا۔

بائیبل نسخہ قدیم کی کتاب Levitias کے باب پچیس کی آیات ۴۶،۴۵،۴۴ کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

(۴۴) جو کافر غلام اور کنزیں تمہارے ارد گرد رہتے ہیں ان میں سے (غلام اور کنیزیں) تم خریدو۔

(۴۵) اس کے علاوہ ان اجنبی لوگوں کے بچے جو تم میں عارضی طور پر آ کر آباد ہوں، ان میں سے خریدو۔ اور ان کے خاندان جو تمہاری زمین پر پیدا ہوں وہ تمہاری ملکیت ہوں گے۔

(۴۶) اور تم انہیں اپنے بعد اپنے بچوں کے لئے ورثے میں چھوڑ دو گے، تاکہ وہ بطورِ میراث انہیں اپنی ملکیت میں لے لیں۔ وہ ہمیشہ کے لئے تمہارے غلام ہوں گے۔ لیکن اسرائیل کے چھ بھائیوں پر تم میں سے کوئی کسی دوسرے پر ظلم سے حکومت نہ کرے۔ (۲)

آیاتِ مذکورہ بالا کو بار بار پڑھیں اور اندازہ کریں کہ گویا کافروں کو غلام بنانا اور نسل در نسل غلامی میں رکھنا ایک مذہبی فریضہ ہے۔ یہ ''رویہ'' تو ان بدقسمت لوگوں کے لئے تھا جو ان کی نظر میں کافر تھے اب ذرا وہ ''نرم مزاجی'' بھی دیکھیں جو غریب یہودیوں کے لئے مخصوص تھی۔

ان یہودی غلاموں پر مالک کا مکمل ملکیتی حق تھا اور وہ ان سے سخت مشقت کروا سکتا تھا، انہیں زندگی یا اعضاء کے نقصان سے کم کسی بھی حد تک سزا دے سکتا تھا۔ (۳)

یہودیوں میں از روئے شریعت ایک عبرانی دوسرے عبرانی کو غلام بنانے کے لئے مندرجہ ذیل تین صورتوں میں سے کوئی بھی صورت اختیار کر سکتا تھا۔

﴿۱﴾ کوئی یہودی غربت کے باعث قرض ادا نہیں کر سکتا تو ایسی صورت میں کسی امیر کو یہ حق حاصل تھا کہ وہ اس کی طرف سے قرضہ ادا کر کے اسے اپنی غلامی میں لے لے۔

﴿۲﴾ کسی نے چوری کی اور اب وہ مسروقہ مال اس کے مالک کو واپس نہیں کر سکتا تو اس چور کو یہ اختیار ہے کہ کسی امیر کے ہاتھ اپنا آپ فروخت کر دے۔ اور امیر کو یہ قانونی حق ہے کہ اس کی طرف سے مال ادا کر کے اسے اپنے غلامی میں قبول کر لے۔

(۲) (بائیبل کتاب Levitias کے باب ۲۵ کی آیات ۴۶،۴۵،۴۴)

(۳) (غلامی پر بائبل کا نقطہ نظر از یہودی ربی ڈاکٹر ایم جے رفل، مطبوعہ 15/جنوری 1861ء)

﴿۴﴾ والدین کسی بناء پر اپنے بیٹے یا بیٹی کو کسی کے ہاتھ فروخت کر دیں۔(۴)

غلاموں کی دلالی کرنا اور انہیں بکاؤ مال کی طرح اقوامِ عالم کو فروخت کرنا بھی یہودیوں کا من پسند مشغلہ تھا۔ اسپین کی خوشحالی کے زمانے (جس کا دورانیہ دسویں صدی عیسوی سے پندرہویں صدی عیسوی کے اختتام تک ہے) میں یہاں کے بہت سے متمول یہودی خاندان غلام فروخت کر کے بہت سا مال و دولت کمایا کرتے تھے۔(۵)

یہودیوں کے ہاں غلاموں کے بارے میں جو قوانین مروج تھے ان سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے ہاں غلام نہ تو اس قابل تھا کہ کسی شریف عورت سے نکاح کر سکے، نہ اس لائق تھا کہ کسی مجمع کے سامنے کسی بھی مذہبی کتاب کی تین آیتیں پڑھ سکے اور نہ ہی اس بات کا حقدار تھا کہ از راہ شفقت و محبت اس کے سر پر اس کے مالک کی طرف سے کوئی تعویز رکھا جا سکے۔(۶)

مذکورہ بالا حوالہ جات سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ یہودیوں کے ہاں غلاموں کے کیا حقوق تھے؟ اور ان کے معاشرے میں غلاموں کی کیا قدر و قیمت تھی؟

عیسائیت اور مسئلہ غلامی:

غلامی کے بارے میں عیسائیت کا نقطہ نظر جاننے کے لئے مسٹر ایل، ڈی، اگیٹ کا بیان ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت مسیح کی تعلیمات میں غلامی کی واضح طور پر کہیں بھی مذمت نہیں ملتی۔ یہ صحیح ہے کہ غلامی کا مخالف گروہ اپنے موقف کو ثابت کرنے کے لئے انجیل کی کسی ایک آیت کو بھی پیش نہیں کر سکتا، جبکہ غلامی کا حامی گروہ اپنی تائید میں انجیل کے اصل متن کے الفاظ سے استدلال کر سکتا ہے۔(۷)

---

(۴) (سفر الاوئین (۲۵، ۳۹) وسفر الخروج (۲۱، ۸، ۷ بحوالہ نداء الجنس الطیف مصنفہ رشید رضا مصری

(۵) (مذہب و اخلاق کی انسائیکلوپیڈیا، مضمون از جے۔ ابلسن)

(۶) (مذہب و اخلاق کی انسائیکلوپیڈیا، مضمون یہودیوں کے ہاں غلامی)

(۷) (انسائیکلوپیڈیا آف ریلجن اینڈ اتھکس جلد ۱۱، مضمون غلامی)

انسانوں کے غلام بنانے کی ''رسم'' کے متعلق ایک عیسائی مفکر مسٹر اے۔این گلبرٹسن تحریر کرتے ہیں۔
دینیات کے بڑے بڑے علماء اسے حکمِ خداوندی سمجھتے تھے اور ایک ''مصلحانہ قانون'' یقین کرتے تھے۔(۸)
پھر اس مصلحانہ قانون میں اس قدر شدومد کے ساتھ افراط ہوئی کہ عیسائیوں نے اہلِ افریقہ کو پکڑ پکڑ کر غلام بنا لیا، حتیٰ کہ روئے زمین پر بسنے والی بعض قوموں کا صفایا ہی کر دیا۔
ایک عیسائی مبلغ کی زبانی سنیئے۔
اہلِ یورپ نے افریقہ کے سیاہ فام انسانوں پر بڑے بڑے ظلم کے پہاڑ توڑے ہیں اور اس قدر ظلم کئے ہیں کہ اب ان کا کفارہ بھی ادا نہیں ہوسکتا۔جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بعض قومیں بالکل ختم ہوگئیں۔مثلاً مونغوی، فالوہ اور نکومی۔''سفید فام'' نحاس آتے اور انہیں ان کے بچوں سمیت گرفتار کر کے لے جاتے تھے۔(۹)
قرونِ وسطیٰ میں جب پوری سلطنتِ اسلامیہ نورِ اسلام سے جگمگا رہی تھی عین اسی دور میں یورپ ہی تھا جو مختلف اخلاقی عیوب وقبائح کا گہوارہ بنا ہوا تھا۔اس زمانہ میں ان کے ہاں غلاموں کی حیثیت کیا تھی؟ اور قانونی طور پر ان کے ساتھ کیسا سلوک کیا جاتا تھا؟ مسٹر سی۔پی اسکاٹ کے قلم سے نکلے ہوئے الفاظ میں اسے ملاحظہ فرمائیں۔
غلاموں کی دو بڑی بڑی قسمیں تھیں۔جنہیں قانون کی کج مج اصطلاح کے مطابق غلام اسفل اور غلام اعلیٰ کہا جاتا تھا۔ان دونوں پر ہی جاگیرداروں کو کلی طور پر اختیار حاصل تھا۔انہیں غلاموں کے معاملہ میں کسی کے سامنے جواب دہی کی ضرورت ہی نہ تھی۔اول الذکر غلام تو صرف جاگیردار کی ذات سے وابستہ تھے اور منقولہ جائیداد کی طرح ہر وقت فروخت وغیرہ کئے جاسکتے تھے۔جبکہ مؤخر الذکر غلاموں کا تعلق زمینوں سے تھا، وہ کسی صورت میں بھی زمینوں سے جدا نہیں ہوسکتے تھے۔یہ قسمت کے مارے جانوروں کی فہرست میں شامل تھے اور ان کی وہی قدر و قیمت تھی جو جانوروں کی ہوتی ہے۔انہیں وہ تمام ترسختیاں برداشت کرنا پڑتی تھیں جو خوئے بد میں آسکتی تھیں۔انہیں صرف جاگیرداروں کے ظلم وستم کا ہی سامنا نہیں تھا، بلکہ ان پر اس کے علاوہ

---

(۸) (مذہب و اخلاق کی انسائیکلوپیڈیا)
(۹) (الاسلام والحضارة العربیه، ج ۱، ص ۹۷)

بھی کچھ قانونی پابندیاں تھیں، جنہیں صرف اسی زمانہ کے لوگ گوارا کر سکتے تھے، جبکہ نہ عزت وحرمت کا خیال تھا، نہ انصاف وعدل کا لحاظ اور نہ ہی ننگ وناموس کا پاس تھا۔

اگر کوئی جاگیر کسی وجہ سے منتقل ہوتی تو دستاویز میں ان غریبوں کا نام تک بھی نہ آتا تھا۔ کیونکہ قانون نافذ الوقت میں انہیں بھی اینٹوں، پتھروں، درختوں اور جھاڑیوں کی طرح جاگیر کا ہی ایک حصہ سمجھا جاتا تھا۔ حالانکہ فی الحقیقت یہی وہ لوگ تھے جن کی وجہ سے کسی جاگیر کی قیمت میں کمی یا زیادتی ہوتی تھی۔

بے رحم جاگیردار اپنی خباثت باطنی کی وجہ سے دن رات ان سے کام لیتے اور جہاں جانور باندھتے، وہیں انہیں بھی رہنے کی جگہ دیتے تھے۔ ان کی گردن میں کسی دھات (تانبے یا چاندی) کا ایک طوق پڑا رہتا جس پر اسکا اپنا اور مالک کا نام کندہ ہوتا۔ ان کی عمر دانستہ طور پر انہیں مظالم ومصائب کی نذر کردی جاتی۔ انہیں نہ تو کسی طرح کے حقوق حاصل تھے اور نہ ہی وہ آزادی کے نام سے آشنا تھے۔ جس اراضی پر وہ دن رات کام کرتے، اسی زمین کی وہ مٹی ہوجاتے اور جب موت آکر انہیں اس مصیبت سے رہائی دلاتی، تو وہ اسی خاک میں مل کر خاک ہوجاتے تھے۔ بے کسی اور بے بسی کی کوئی مثال اور ظلم وستم کی کوئی داستان دنیا بھر میں ایسی نہیں ملتی جیسی قرونِ وسطیٰ میں غلامانِ اعلیٰ کی تھی۔ (۱۰)

غرضیکہ وہ کونسا ظلم تھا جو عیسائیوں نے ان غریب الدیار غلاموں پر نہ ڈھایا ہو۔ تاریخ کے صفحات اب تک ان کے ذکر سے خونچکاں ہیں۔

انہیں غلاموں کی حالت زار پر رحم آتا بھی تو کیونکر؟ وہ تو سمجھتے تھے کہ ہم نے غلاموں کو قتل نہیں کیا بلکہ انہیں زندگی کا حق دیا ہے، یہی ان پر ہمارا سب سے بڑا احسان ہے۔ (۱۱)

کیا مندرجہ بالا اقتباسات اس بات کا بین ثبوت نہیں کہ عیسائیوں نے نہ صرف غلامی کو جائز ومستحکم رکھا بلکہ دل کھول کر ان پر ہر طرح کے مظالم سے اپنی ''بہادری'' کے قصے رقم کئے۔ ان لوگوں نے صرف انسانوں کو غلام ہی نہیں بنایا بلکہ ان سے غیر انسانی سلوک کر کے ان کی عزت کو بھی مجروح کیا ہے۔ انسانی معاشرے میں غلاموں

---

(۱۰) (اخبار الاندلس، ج۳، صفحہ ۴۲۳، ۴۲۴)
(۱۱) (دائرۃ المعارف فرید وجدی مضمون الرق)

کوتوہین، تحقیر اور ذلت کا نشان بنادیا۔ اگر پھر بھی ان کے چہرے سے بہروپیت کا نقاب نہ سرکا ہو تو اسی مفکر کی زبانی مزید ملاحظہ فرمائیں۔

غلاموں کے خاندان کی عورتوں کی عفت و عصمت مکمل طور پر آقاؤں کے ہاتھ میں ہوتی۔ اس دستور کی نہایت ہی شرمناک دفعات کی وجہ سے عورتوں کی حالت حد سے زیادہ بری تھی۔ بہت سے علاقوں میں قانون نے غلاموں کی بیویوں کے متعلق جاگیرداروں کو بے انتہا آزادانہ حقوق دے رکھے تھے، اور جہاں جہاں یہ قانون نافذ تھے وہاں ان پر عمل بھی ہوتا تھا۔ کوئی شخص خواہ کسی حیثیت کا ہو جاگیردار کے اقتدار کو تسلیم کر لینے کے بعد اس قانون کی پابندی سے انکار نہیں کر سکتا تھا۔ کسی اور قانون پر عمل ہوتا ہو یا نہ ہوتا ہو، اس پر ہر جگہ ہی عمل ہوتا تھا بلکہ خود شرفاء کلیسا اس کی ہر جگہ پابندی کراتے تھے۔

یہی مصنف مزید لکھتا ہے۔

جو خرابیاں اس قانونی رسم پر عمل درآمد کرانے سے پیدا ہوئیں ان کا ایک ادنیٰ نمونہ یہ ہے کہ نہایت بے زبان اور حلیم الطبع غلام بھی بعض اوقات بے عزتی سے برافروختہ ہو جاتا اور اس کے انتقام میں یا تو اپنے آقا کی جان لے لیتا یا پھر بغاوت کر دیتا تھا۔ (۱۲)

علمبردارانِ مسیحیت غلاموں سے کس قدر ظالمانہ سلوک کرتے تھے؟؟ اس کے متعلق مذکورہ بالا حوالہ جات کے علاوہ کسی اور کی نہیں بلکہ خود ''گھر کے بھیدی'' کی شہادت ملاحظہ فرمائیے۔ لارڈ کرومر جو انتہائی درجہ کا متعصب عیسائی ہے، لکھتا ہے۔

وہ امور جو عیسائیوں کے لئے انتہائی شرمناک ہیں ان میں سے ایک بات یہ بھی ہے کہ انہوں نے صرف غلام بنانے پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ اس سے بھی بدتر کام کا ارتکاب کیا۔ وہ یہ کہ یہ لوگ آزاد انسانوں کو اچک کر لے جاتے اور انہیں غلام بنا لیتے تھے۔ (۱۳)

عیسائیت میں عقل و دانش کے دعویدار، مذہبی راہنما، فلاسفر، ادیب اور تہذیب و تمدن کے متوالے اس وقت بھی

(۱۲) (اخبار الاندلس، ج ۳، صفحہ ۴۲۶، ۴۲۵)

(۱۳) (الاسلام واللورڈ کرومر، ص ۱۴۸)

موجود تھے، مگر افسوس......وہ اس فکر سے تہی دامن تھے کہ غلام بھی عام لوگوں کی طرح انسان ہی ہوتے ہیں۔انہیں بھی انسانیت کے حقوق ملنے چاہیں۔ غلاموں کو آزاد کرنے اور دنیا سے غلامیت کو سرے سے ناپید کرنے کی سوچ تو بہت بلند ہوتی ہے، وہاں تو یہ بھی نہ تھا کہ ان مظالم کے خلاف آواز ہی اٹھادیتے یا کم ازکم غلاموں کی حالت زار دیکھ کر اظہارِ افسوس ہی کر دیتے۔ یوں معلوم ہوتا کہ ان کے سینوں میں گویا دل نہیں پتھر تھے۔

مسٹر اے۔ این گلبرٹسن نے بڑے صاف لفظوں میں اعتراف کیا کہ، مسیحی پیشوایانِ قوم غلاموں سے تو یہ کہتے تھے کہ اپنے آقاؤں کی اطاعت کرو لیکن آقاؤں سے یہ نہیں کہتے تھے کہ غلاموں کو آزاد کردو۔(۱۴)

دور کیوں جاتے ہیں ابھی ماضی قریب تک عیسائیوں نے غلاموں سے جو معاملہ روا رکھا وہ ہی دیکھ لیں۔

ایک معروف عیسائی دانشور ولیسٹر مارک کہتا ہے۔

تیرہویں صدی میں آقا کو اپنے غلام پر ہر طرح کا حق تھا، چاہے تو اسے زندہ رہنے دے یا ہلاک کردے۔ یہ لوگ غلام کو لکھنے پڑھنے سے منع کرتے تھے اور جو اس کی خلاف ورزی کرتا اسے سزا دی جاتی تھی۔اس کا مقصد یہ تھا کہ غلام اپنے حقوق سے بےخبر رہیں۔(۱۵)

پنڈت جواہر لال نہرو جیسا بین الاقوامی لیڈر بھی اسی رویہ کو دیکھ کر یہ کہنے میں مجبور نظر آتا ہے۔

مسیحیت میں غلام، مسیح کا پیرو ہونے کے باوجود کسی رعایتِ خاص کا مستحق نہیں۔(۱۶)

تھذیب مغرب اورمسئلہ غلامی

یورپ کی بظاہر ''مہذب اور ترقی یافتہ قوم'' نے غلامی کے فروغ کے لئے جس بربریت اور وحشت کا مظاہرہ کیا، وہ بھی تاریخِ عالم میں اپنی مثال آپ ہی ہے۔آزاد انسانوں کو وحشیانہ طریقوں سے پکڑ کر غلام بنانے کا جو طریقہ انہوں نے اپنایا، اقوام عالم میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔انہی ''متمدن'' لوگوں نے مغربی افریقہ کے

(۱۴) (مذہب واخلاق کی انسائیکلوپیڈیا)

(۱۵) (الاسلام والحضارۃ العربیہ، ج ۱، ص ۹۴)

(۱۶) (میری کہانی، جلد ۲ باب مذہب)

جن بدقسمت باشندوں کوطوقِ غلامی پہنایاان کے حالات کا مطالعہ کریں تو جگر پارہ پارہ ہوتا ہے اور کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ذرا آپ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

جن دیہاتوں کے متعلق وہ پہلے سے ہی منصوبہ بندی کر چکے ہوتے، ان کا گھیراؤ کر لیتے اور پھر بڑی خاموشی سے رات کے اندھیرے میں آگے بڑھتے۔بانس کی لکڑیوں اور کھجور کے پتوں (یہ دونوں چیزیں ہی بہت زیادہ آتش گیر ہوتی ہیں) سے بنے ہوئے گھروں والے گاؤں پر دھاوا بول دیتے اور عام طور پر سحر کے وقت بغیر کسی ندامت اور شرمندگی کے ان کے گھروں کو آگ لگا دیتے تھے۔ جب جلتے گھروں کے مکین تڑتڑاتے شعلوں کی آواز سن کر اٹھتے اور بھاگنے کی کوشش کرتے تو ان کا گھیراؤ کر کے انہیں قیدی بنالیا جاتا تھا۔کیونکہ ان شکاریوں کے دلوں میں ان کے لئے رتی بھر بھی رحم اور مہربانی کا جذبہ نہیں تھا۔

کمزور بوڑھے اور بچے چونکہ ان کے کسی کام کے نہیں ہوتے تھے اس لئے ان سب کو موقع پر ہی قتل کر دیا جاتا تھا۔صرف جوان مرد وعورتیں اور نوخیز لڑکے، لڑکیاں غلام بنانے کے لئے زندہ چھوڑ دی جاتیں تھیں۔

جن مقامات پر کبھی ہنستے گھر اور خوشحال آبادیاں ہوتی تھیں وہاں صرف اور صرف مردہ لاشیں اور بجھتی راکھ کے ڈھیر باقی رہ جاتے تھے۔اس معرکہ میں جو مال انہیں حاصل ہوتا اس سے کہیں زیادہ بربادی ہوتی تھی۔افریقیوں کی غلامی کی امتیازی علامت صرف تباہی اور بے پناہ بربادی ہی تھا۔(۱۷)

اسی ''مہذب'' قوم کا غلاموں سے کیا سلوک تھا؟ ایک اور اقتباس ملاحظہ فرمائیں۔

وہ غلام جو دور افتادہ اندرونی علاقوں سے پکڑے جاتے تھے وہ زیادہ بدقسمت ہوتے تھے۔کیونکہ انہیں ساحل تک کا لمبا سفر پیدل طے کرنا ہوتا تھا۔گھنے جنگلوں، ویران صحراؤں، تیز کانٹوں اور نوکیلے پتھروں پر ننگے پاؤں، میلوں میل تک کا تکلیف دہ سفر، انہیں کرنا پڑتا۔انہیں بھاگنے سے روکنے کے لئے ان کی گردن کے گرد دوشاخہ سلاخیں باندھی جاتیں۔اگر وہ ذرا ادھر ادھر حرکت کرتے تو ان کے ہاتھ کھردری لکڑی سے بنے ہوئے تختے کے سوراخوں میں مضبوطی سے کس دیئے جاتے اور ان کے ٹخنوں میں بیڑیاں ڈال دی جاتی تھیں۔رسوں

(17) Freadom from fear by B.A Sharred.

کے ساتھ ایک دوسرے سے جکڑے ہوئے، لمبی قطاروں میں، مصیبت کے مارے، پاؤں گھسیٹتے ہوئے، خوفناک منزل کی طرف وہ چلتے جاتے۔ کیونکہ تمام افریقی سمجھتے تھے کہ گوروں کی خوراک یہی نیگرو (کالے) تھے جنہیں وہ خرید کر لاتے تھے۔

انہیں گرفتار کرنے والے ان کے زخموں کا لحاظ کیے بغیر بڑی بے رحمی سے انہیں ہانکتے اور ان کی پیٹھوں پر کوڑے برسا برسا کر ادھ موا کر دیتے۔ اگر ''قسمت کا ہارا'' کوئی مر جاتا تو اسے بے دردی سے پھینک دیا جاتا، اگر کوئی بیمار ہو جاتا تو اسے مرنے کے لئے چھوڑ دیا جاتا یا پھر اس پر بہت زیادہ مہربانی کرتے ہوئے موت کی نیند سلا دیا جاتا۔ (۱۸)

یہ حالت تھی ان غلاموں کو گرفتار کر کے ساحل تک پہنچانے کی!!!......اب بھی اگر آپ کا دل خون کے آنسو نہ رویا ہو اور جگر میں درد کی ٹیسیں نہ اٹھیں ہوں تو انہیں جانوروں کی طرح بحری جہازوں پر لاد کر سمندر پار لے جانے والا منظر بھی ملاحظہ فرمائیں۔

پانچ عورتوں کو چار مردوں کی جگہ اور تین لڑکوں یا لڑکیوں کو دو دو بالغ افراد کی جگہ جہاز پر لادا جاتا۔ ایک غلام مرد کو چھ فٹ لمبی اور ایک فٹ چار انچ چوڑی جبکہ ایک غلام عورت کو پانچ فٹ دس انچ لمبی اور ایک فٹ چار انچ چوڑی جگہ نصیب ہوتی بلکہ قانونی طور پر اس سے بھی کم جگہ میں غلاموں کو قید رکھنے کی اجازت تھی۔ (۱۹)

جس ظالمانہ طریقہ سے ان غلاموں کو جہازوں میں ٹھونس کر لایا جاتا اس صورت حال میں بہت ساروں کا جان سے ہاتھ دو بیٹھنا ایک یقینی سی بات تھی۔ ہزاروں میل لمبا سفر اور اتنی مختصر سی جگہ!!!......غلاموں کی ایک بہت بڑی تعداد راستہ میں ہی جان سے گذر جاتی اور جو باقی بچتے ان میں سے کچھ تو موسم کے بے رحم تھپیڑوں کی نذر ہو جاتے اور کچھ سخت مشقت کی بھینٹ چڑھ جاتے۔ بلکہ ستم گر اپنا ''ہنر'' یوں بھی آزماتے کہ خود ہی غلاموں کو جہاز سے نیچے گرا دیتے اور پھر ضیاعِ مال کا دعوی کر کے انشورنس کمپنی سے اپنا نقصان بھی پورا کر لیتے۔ یوں نقصان بھی پورا ہو جاتا اور ''غلاموں کا پانی کی بے رحم موجوں میں تڑپ تڑپ کر مرنا'' اس منظر کو دیکھنے کا شوق بھی۔ (۲۰)

(۱۹) (نیوز ویک 15 مارچ 1965ء، بحوالہ مسئلہ غلامی)

(20) Freadom from fear by B.A Sharred

(20) Freadom from fear by B.A Sharred

آپ اندازہ کریں کہ قسمت کے مارے غلاموں پر یہ حالات کیسے گزرتے ہوں گے جنہیں سن کر ہی کلیجہ منہ کو آتا ہے اور دل پارہ پارہ ہو جاتا ہے۔

جس بے دردی اور بے رحمی سے اقوامِ مغرب کے ''مہذب درندوں'' نے انسانوں کا شکار کیا، انہیں غلامی کی مضبوط زنجیروں میں جکڑا، ان پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑے، ان کے جسموں سے ہر کھیل کھیلا، ان پر اپنے سارے شوق پورے کئے، ان کے خون کو متاعِ بے مایہ جانا اور ان کے جسموں کو بے روح شئے سمجھ کر جس ''بہادری اور تہذیب وتمدن'' کا ثبوت دیا، یہ سب انسانیت کے چہرے پر کبھی نہ مٹنے والا سیاہ داغ ہے۔

دانشورانِ مغرب اب انسانی حریت اور ہمدردی وغمگساری کے جتنے بھی دیوان مرتب کریں، ان کے ماتھے سے غلاموں پر ظلم کے دھبے صاف نہیں ہو سکتے۔ یہ داستانیں اسی قومِ مغرب کی ہیں جو آج انسانی حقوق اور انسانی آزادی کا راگ الاپتے نہیں تھکتی اور بزعم خویش اپنے آپ کو دنیا سے غلامی ختم کرنے کا ٹھیکیدار سمجھتی ہے۔

ابھی تک آپ نے افرنگیوں کے وحشیانہ طریقوں سے غلاموں کو پکڑنے، انہیں گرفتار کر کے ساحلِ سمندر تک لانے اور انہیں جہازوں میں ٹھونسنے کے انسانیت سوز مناظر ملاحظہ کئے۔

غلاموں کی تجارت کے دوران ان کے رویے کو دیکھیں تو شرم سے انسانیت پارہ پارہ ہوتی نظر آتی ہے۔

B.A Sharred کی زبانی ہی یہ روح فرسا منظر بھی ملاحظہ فرمائیے۔

غلام نیلام گاہوں میں یوں بیچے جاتے کہ مردوں اور عورتوں کو ایک ہی طرح بالکل ننگے بدن کرسی پر بٹھا دیا جاتا۔ جہاں بولی دینے والے انہیں ہاتھوں سے چھوتے، ٹھوکے مارتے اور ان کے پٹھوں اور دانتوں کا معاینہ کرتے۔ ان سے چھلانگیں لگواتے اور ان کے بازوؤں کو مڑواتے تاکہ اطمینان کر لیں کہ وہ کسی بیمار یا معذور کی بولی نہیں لگا رہے۔ (۲۱)

غلاموں کی نیلامی کا آنکھوں دیکھا حال

ایک نوے سالہ غلام جیمز مارٹن نے غلاموں کی نیلامی کا آنکھوں دیکھا حال 1837ء میں ایک انٹرویو میں یوں

(21) Freadom from fear by B.A Sharred

بیان کیا۔

غلاموں کو ''مویشیوں کے باڑے'' جیسے سٹالوں پر رکھتے تھے۔ باڑے کے سامنے ایک پردہ یا چادر لٹکا دی جاتی تا کہ ان کی بولی دینے والے خریدار ''مال'' کو جلدی نہ دیکھ سکیں۔ باڑے کے سامنے ایک سیڑھیوں والا چبوترہ ہوتا، جس پر چوکیدار کالے سانپ جیسا ہیبت ناک بڑا سا کوڑا لئے اور پسٹل لگائے کھڑا ہوتا۔ خریدار آنے پر وہ پردہ سرکاتا، غلاموں کو باہر نکالتا، ان کی عمریں اور خوبیاں بیان کرتا۔ بولی دینے والے ہاتھوں پر سفید دستانے چڑھا کر غلاموں کے دانتوں پر رگڑتے اور کہتے کہ تم تو کہتے ہو اس '' کالے مرغ '' کی عمر بیس سال ہے، اگر اتنی ہی عمر ہے تو اس کے دانتوں پر یہ نشان کیسے ہیں؟ یہ چالیس سال کا ہے۔ اس طرح وہ اس کی قیمت کو کم کرا لیتے۔

وہ لوگ غلام مردوں کو '' کالے مرغ '' اور غلام عورتوں کو ''رنڈیاں'' کہتے تھے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا کہ چوکیدار غلام سے کہتا کہ لوگوں کو چل کر دکھاؤ، وہ بیچارہ انہیں چل کر دکھاتا، کبھی کہتا کہ اپنے بلوں میں گھس جاؤ، باہر نکل آؤ۔ اسی طرح کبھی وہ غلاموں کو مینڈک کی طرح اچھلنے، گھوڑی کی طرح لکی چال چلنے اور کبھی چھلانگیں لگانے کو کہتا، پھر ان کی بولی لگتی اور زیادہ بولی دینے والا انہیں خرید لیتا۔ (۲۲)

بتائیے! کیا تاریخ اسلام کے کسی گمنام گوشے میں بھی سفاکی اور انسانیت فروشی کی ایسی ہولناک داستان ڈھونڈنے سے بھی مل سکتی ہے؟

غلاموں کے ساتھ ایسا ظالمانہ برتاؤ دیار افرنگ کے صرف عام شہریوں کا ہی نہیں تھا، بلکہ اس وقت کی حکومت نے بھی ایسے پرستم قوانین بنا رکھے تھے جنہیں پڑھ کر کوئی بھی سلیم الفطرت انسان معاشرے کے ان پسے ہوئے لوگوں کا درد محسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

امریکہ کے ایک موقر روزنامے واشنگٹن پوسٹ نے 10 / دسمبر 1997ء میں ایک خصوصی مضمون شائع کیا، جس کے مطابق قانونی طور پر غلاموں کو بہت سے حقوق سے محروم کر دیا گیا۔

(22) The Amrican Slave by Gearge P.Rawick

مثلاً غلام شادی نہیں کر سکتے، کسی قسم کی جائیداد کے مالک نہیں بن سکتے۔ ہتھیار نہیں رکھ سکتے، اجتماع نہیں کر سکتے، کھیتوں کے مالک سے تحریری اجازت نامے کے بغیر کہیں نہیں جا سکتے، اگر وہ بھاگ جائیں تو انہیں شکار کر کے قتل کیا جا سکتا ہے، ان کے مالک کو سرکاری خزانے سے معاوضہ ادا کیا جائے گا۔ غلام اور آزاد شدہ کالے لوگ نہ تو کسی گورے کو مار سکتے ہیں نہ ووٹ دے سکتے ہیں، نہ کوئی عہدہ لے سکتے ہیں اور نہ ہی عدالت میں کسی گورے کے خلاف گواہی دے سکتے ہیں۔ (۲۳)

یہی مصنف مزید لکھتا ہے کہ:
قتل، زہر خورانی، چوری، آتش زنی اور بغاوت وغیرہ دراصل غلاموں کی طرف سے غلامی کے تسلسل کے خلاف جدوجہد کی علامت ہوتے تھے اور عدالتیں گوروں کی حاکمیت کو مسلط رکھنے کے لئے غلاموں کو سخت ترین سزائیں دیتی تھیں۔ مثلاً اشتعال انگیزی کرنے والے غلاموں کو پھانسی دے دی جاتی، ستونوں سے باندھ کر جلا دیا جاتا، ان کا جسم کاٹ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جاتا، انہیں خصی کر دیا جاتا اور معمول کے کوڑوں کے علاوہ گرم لوہے کی سلاخوں سے ان کے جسموں کو داغا جاتا۔ (۲۴)
بلکہ غلاموں کو ظلم وستم کے شکنجے میں کسنے کے لئے 1969ء میں ورجینیا کی اسمبلی نے جو قانون پاس کیا وہ بھی ذرا ملاحظہ فرمالیں شاید کہ حقیقت حال سمجھنے میں مزید آسانی کی کوئی سبیل نکل سکے۔
اگر غلام کی ضد اور ہٹ دھرمی پر قابو پانے کے لئے اصلاح کی انتہائی کوشش میں وہ مالک کے ہاتھوں مارا جائے تو یہ قتل نہیں ہوگا۔

انسداد غلامی

غلامی کی یہ شرمناک داستان آپ نے ملاحظہ فرمالی، اس سے یقیناً آپ کو یہ اندازہ ہو گیا ہوگا کہ جب یہودیت اور عیسائیت جیسے بین الاقوامی مذاہب میں غلاموں کو اس قدر درندگی کا نشانہ بنایا جا رہا تھا تو ان کے زیرِ اثر

(23) How the cradle of liberty become a slave owing nation: by Susan De fored
(واشنگٹن پوسٹ 10/دسمبر 1997)

(24) How the cradle of liberty become a slave owing nation: by Susan De fored
(واشنگٹن پوسٹ 10/دسمبر 1997)

دوسرے ممالک اور اقوام و مذاہب میں غلامی کا رواج کس قدر بھیانک شکل میں پایا جاتا ہوگا۔ یہاں تک کہ وہ قومیں جو آج تہذیب وتمدن کے آسمان پر آفتاب و ماہتاب بن کر اقوام عالم کو ''روشنی کی خیرات'' بانٹنے کی مدعی ہیں وہ خود بھی اس لعنت میں گرفتار تھیں، ان کے جیب و دامن کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جو اس دھبہ سے محفوظ ہو۔ غلام ان کے یہاں ایک جانور تھا۔ وہ قومیں جو آج اپنے اجتماعی قوانین کی تہذیب و تربیت کے ذریعے اسلام کے نقوش ہائے عظمت کو لوحِ تاریخ سے مٹا دینا چاہتی ہیں، وہی ماضی قریب تک غلاموں کو محض عیش وعشرت کا سامان، فخر وغرور کی پونجی اور راحت وآرام کا سرمایہ سمجھتی رہی ہیں۔

انسانی فطرت میں تو اللہ تعالیٰ نے قوت انفعال پیدا کی ہے۔ انسان خواہ کتنا ہی سنگدل، بے رحم اور ظالم ہو۔ اپنی ظالمانہ کاروائیوں کو یاد کر کے کبھی نہ کبھی اس کے منہ سے بھی کلمۂ حسرت وافسوس نکل ہی جایا کرتا ہے۔ مگر انسانوں کے روپ میں یہ کیسی مخلوق ہی کہ ابھی تک انہیں اپنے کئے پر ندامت بھی نہیں..... مظلوم و بے بس غلاموں کی آہیں بالآخر کارگر ہو ہی گئیں اور استبداد واستعمار کے ان بے گناہ شکاروں کی چیخ وپکار اپنا اثر دکھائے بغیر نہ رہی۔ چنانچہ انیسویں صدی کے اوائل میں غلامی کے خاتمے کی آئینی تحریکوں کا آغاز ہوا اور نتیجتاً اسی صدی کے آخر تک اس رسم بد کا قلع قمع کر دیا گیا۔

ان تمام اصلاحی کوششوں کے باوجود یہ بھی ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ غلامی کو ایک منظّم معاشی ادارے میں بدلنے اور ان کی تجارت کو بین الاقوامی سطح پر فروغ دینے والی بھی یہی اقوام تھیں۔ باعث تعجب بات تو یہ ہے کہ اس تجارت کا آغاز بھی انہوں نے اپنے نفع کے لئے کیا اور اس کا خاتمہ بھی اپنے ہی مفاد کے پیشِ نظر کیا۔

غلامی کے خاتمے کی حقیقت:

غلامی کے خاتمے کی تحریک کا ہیرو امریکی صدر ''ابراہام لنکن'' سمجھا جاتا ہے۔ ذرا اسی کی زبانی غلامی کے خاتمے کا مقصد سنیئے۔

ریاستوں میں غلامی کا جو سسٹم موجود ہے اس میں بالواسطہ یا بلاواسطہ مداخلت کرنا میرا کوئی مقصد نہیں۔ میرا یقین ہے کہ مجھے ایسا کرنے کا کوئی حق نہیں اور نہ ہی ایسا کرنا مجھے پسند ہے۔ (۲۵)

(25) Lincolin the Unknown by Daxle c alnegie

اگراس تحریکِ آزادی کا ہیرو غلاموں کو آزاد کرانے کا نہ تو کوئی قانونی حق سمجھتا ہے اور نہ ہی اس میں دلچسپی رکھتا ہے، تو پھر اس تحریک کا سربراہ کیسے بن گیا؟ غلاموں سے ہمدردی جتلانے اور ان کی آزادی کا علمبردار بننے کا اصل مقصد کیا تھا؟ لنکن کی زبانی ہی ملاحظہ فرمائیں۔

اس جدوجہد میں میرا مقدس ترین مقصد غلامی کو بچانا یا مٹانا نہیں، بلکہ یونین کا تحفظ ہے۔ اگر ایک بھی غلام آزاد کئے بغیر میں یونین کو بچا سکا تو ایسا ہی کروں گا اور اگر یونین کو بچانے کے لئے مجھے سارے غلام آزاد کرنے پڑیں، تو بھی کر گزروں گا۔ (۲۶)

گویا غلامی کا خاتمہ اصل مقصد نہ تھا، اصل مقصد تو غلامی کے خاتمے کا اعلان کر کے امریکی یونین کا تحفظ تھا جسے حاصل کر لیا گیا۔

اسلام اورغلامی:

گذشتہ سطور میں آپ نے اندازہ کر لیا ہو گا کہ اسلام کی ابتداء سے بہت پہلے ہی غلامی کا مسئلہ معاشرے کا ناسور بن چکا تھا۔ اتنی گفتگو سے کم از کم یہ بات تو واضح ہو گئی کہ غلامی شروع کرنے کا الزام اسلام پر عائد نہیں کیا جا سکتا، اور نہ ہی اس مسئلہ پر اسلام کو موردالزام ٹھہرایا جا سکتا ہے۔

اگر آپ کے ذہن میں یہ بات آئے کہ غلامی کا مسئلہ تو یہودیت اور عیسائیت سے بھی بہت پہلے کا ہے، پھر تو یہ الزام انہیں بھی نہیں دیا جا سکتا۔ تو گذارش یہ ہے کہ یہودیت اور عیسائیت نے اپنے مذہبی، اخلاقی اور قانونی ضوابط کے ذریعے غلاموں سے جو رویہ روا رکھا، کیا وہ اس نظام کی بقا کا سبب نہیں بنا؟؟ یہود و نصاریٰ کا عملی کردار اور ان کا غلاموں سے ''حسن سلوک'' کیا غلامی کے دوام کا سبب نہیں بنا؟؟؟...... جب لاکھوں کی تعداد میں افریقی باشندے غلام بنا کر بھیڑ بکریوں کی طرح امریکہ ڈھوئے جا رہے تھے، اس وقت عیسائی چرچ غلاموں کی تجارت کے جواز پر پُر زور دلائل پیش کر رہا تھا، اور اس کو ہمیشہ ہمیشہ معاشرے کا جزو لاینفک رکھنے کی تدابیر کر رہا تھا۔ (۲۷)

(26) Lincolin the Unknown by Daxle c alnegie.

(27) West Africa and the atlantic Slave Tread by Walter Rodny.

ان قدیم وجدید مذاہب واقوام کے برعکس جب اسلام کا اس مسئلہ سے واسطہ پڑا تو اس دین فطرت نے ایسے قوانین وضع کئے اور اپنے پیروکاروں کو ایسے اخلاقی وقانونی ضوابط عطا کئے کہ مختصر سے عرصہ میں اسلامی معاشرہ غلامی سے بالکل پاک ہوگیا۔

خطۂ عرب جہاں سے گلشنِ اسلام پر بہار آئی، وہاں بھی غلام خریدنا، بیچنا اور زیادہ سے زیادہ غلام رکھنا باعث افتخار سمجھا جاتا تھا۔ ان کے ہاں بھی غلام مجبور ومظلوم تھے۔ مالک جو چاہتا اپنے غلام سے سلوک کرتا، اسے کوئی پوچھنے والا نہ تھا۔ کوئی ایسا قانون نہیں تھا جو غلاموں پر ظلم سے روک سکتا ہو۔ لونڈیوں کی حالت تو اس سے بھی بدتر تھی، وہ مالک کے تمام کام کاج کرنے کے علاوہ اس کی جنسی تسکین کا بھی آلہ تھیں۔

مالک اپنی لونڈی سے نہ صرف خود جنسی ضرورت پوری کرتا بلکہ اپنے دوست احباب کو پیش کرنا بھی معیوب نہیں سمجھتا تھا۔ حتی کہ معاشرہ کے بڑے بڑے معزز افراد اپنی لونڈیوں سے زبردستی بدکاری کا پیشہ کراتے اور اس عملِ بد سے سیاسی عزائم کی تکمیل کے علاوہ حاصل ہونے والی آمدن بھی خوب بٹورتے۔ اگر لونڈی کسی قبیلے کے سردار کا بچہ جنتی تو وہ سردار سو اونٹ کے بدلے میں اپنا بچہ لے جاتا اور یہ سو اونٹ لونڈی کی بجائے مالک موہ لیتا۔

یہ...... اور اس کے علاوہ اور بھی بہت کچھ، ...... ان کے لئے نہ تو باعث رسوائی تھا اور نہ ہی ذریعۂ عار...... بلکہ یہ سب ان کے معاشرتی اقدار اور رسم ورواج کا حصہ تھا۔

عرب معاشرہ میں اسلام سے قبل غلاموں کی سماجی حیثیت کیا تھی؟ اس کا اندازہ کرنا ہو تو آپ ابتدائے اسلام میں اسلام قبول کرنے والے غلاموں کی حالتِ زار ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

حضرت سیدنا بلال جو حبشی غلام تھے، ان کا مالک انہیں ننگے بدن، تپتی ہوئی ریت پر لٹا کر، اوپر وزنی پتھر رکھ دیتا اور آپ سارا دن صحرائے عرب کی جھلسا دینے والی دھوپ میں تڑپتے رہتے۔ مگر اس کافر معاشرے میں سے کوئی بھی سلیم الفطرت شخص ایسا نہ نکلا جو آگے بڑھ کر اس مظلوم کا بوجھ ہی اتار دیتا۔ کبھی ایسے بھی ہوتا کہ آپ کے پاؤں میں رسی باندھ کر لڑکوں کے حوالے کر دیا جاتا اور وہ آپ کے بدن کو سنگریزوں پر گھسیٹتے پھرتے، مگر کوئی آنکھ آپ کے لئے پُرنم نہ ہوتی۔

ایسے ناگفتہ بہ حالات میں اگر کوئی یہ سمجھتا ہے کہ اسلام نے بیک جنبش قلم فوری طور پر غلامی کو قانونی طور پر ختم کیوں نہ کردیا؟ تو اس کی یہ سوچ اسلام کے مزاج اور حالات کے تقاضوں سے بے خبری کی بنا پر ہے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں ایک غیر مسلم سرکاری مفکر کی رائے پیش کردی جائے تاکہ آئندہ بات سمجھنے میں آسانی پیدا ہو سکے۔

اسلام نے غلامی کو برداشت ضرور کیا مگر کبھی بھی اس کی منظوری نہیں دی۔ اس ضمن میں اسلام کی تمام تر تعلیمات اور ہدایات غلامی میں تخفیف کی طرف راہنمائی کرتی ہیں اور مختصر المیعاد یا طویل المیعاد ہر ممکن حد تک غلامی کو رفتہ رفتہ ختم کرنے میں مدد و معاون ثابت ہوتی ہیں۔ (۲۸)

اسلام نے غلامی کو فی الفور ختم کیوں نہ کیا؟

اس سوال کا جواب سمجھنے کے لئے حقیقتِ حال کو مختلف پہلوؤں سے ملاحظہ فرمائیں۔

﴿۱﴾ اسلام کا اپنا مزاج یہ ہے کہ جن امور کا تعلق ایمانیات اور اعتقادات سے تھا ان کے متعلق فوری احکام نازل فرما دیئے، اور بے دینی و گمراہی کے سارے راستے فی الفور بند کردیئے۔ مگر جن معاملات کا تعلق معاشرتی رسم و رواج اور انسانی عادات سے تھا، انہیں فوراً ختم کرنے کی بجائے پہلے انسانوں کے دل و دماغ کی تطہیر کی گئی، ہر قسم کے موانع اور نفسیاتی الجھنوں کو ختم کیا گیا، برے رواج اور قبیح عادات کے نقصانات کو واضح کیا گیا۔ جب سلیم الفطرت طبعیتیں ان سے اظہارِ نفرت و بیزاری کرنے لگیں تو قادرِ مطلق نے ان کے متعلق واضح احکامات نازل فرمائیے۔

شراب کی حرمت کا مسئلہ اس کی بیّن مثال ہے۔ پہلے فرمایا کہ اس میں نفع کم اور نقصان زیادہ ہے۔ پھر جب لوگوں میں نماز کا ذوق و شوق خوب بیدار ہو گیا، تو فرمایا کہ نشے کی حالت میں تم نماز کے قریب بھی نہیں جا سکتے۔ اس طرح جب دل و دماغ میں اچھی طرح نقش ہو گیا کہ شراب بہت سے جسمانی و روحانی نقصانات کا سبب بنتی ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس کی مطلقاً حرمت کا حکم نازل فرما دیا۔

(28) Unvelling Islam by Roger du Pasquior

شراب کی حرمت کا حکم جن تدریجی مراحل سے گزر کر آیا ان کی وجہ سے اس حکم کو نہ تو قبول کرنا کسی کے لئے شاق ہوا اور نہ ہی اس پر عمل کرنا دشوار نظر آنے لگا۔

اسی طرح جب نماز فرض ہوئی تو شروع شروع میں نماز کے اندر کلام کرنا جائز تھا۔ پھر جب مسلمان اس کے عادی ہو گئے اور نماز میں ان کا استغراق اپنے کمال کو پہنچ گیا تو نماز میں ہر طرح کی گفتگو منع فرما دی گئی۔

اسی طرح مسئلہ غلامی بھی ایسی ہی نوعیت کا تھا جس کا معاشرتی اقدار کے ساتھ صدیوں پرانا گہرا تعلق تھا۔ اسلام جب دنیا میں متعارف ہوا تو صدیوں سے ہر جگہ غلام بنانے اور رکھنے کا رواج موجود تھا۔ عرب بھی اس نظام میں بری طرح گھرے ہوئے تھے۔ اہلِ عرب کثرت سے غلام اور باندیاں رکھنے کو ذریعۂ افتخار سمجھتے تھے۔ بلکہ بسا اوقات تو ان کی لڑائیاں ہی اس لئے ہوتیں کہ اسیران جنگ ہاتھ آئیں اور انہیں غلام بنا لیا جائے۔ یہ رواج ان کے معاشرے کا اہم ترین حصہ تھا۔ بلکہ یہ شوق ان کی فطرت کا ضروری تقاضا بن گیا تھا۔ حتی کہ انہیں اگر دشمن سے یہ چیزیں بطورِ غنیمت نہ ملتیں تو اپنے ہی خویش و اقرباء پر حملہ کر دیتے۔ (۲۹)

ان حالات میں اسلام اگر یک لخت غلامی کو ختم کرنے کا حکم دے دیتا تو یقیناً معاشرتی طور پر بہت سی مشکلات پیدا ہو جاتیں۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے اس نظام کی اصلاح اور غلامی کے تدریجی اختتام کے لئے وہی راہ منتخب کی جو اس نے اسی نوعیت کے دیگر معاملات میں اختیار کی ہے۔

عیسائی مبلغین کا اپنا اعتراف بھی یہی ہے کہ ''حضرت مسیح نے غلامی کا خاتمہ اس لئے نہیں کیا کہ یک لخت غلامی کا خاتمہ کر دینا یا اس کے لئے کوشش کرنا لوگوں کے نظام معاشرت کے لئے بہت زیادہ نقصان دہ ہوتا''۔ (۳۰)

حیرت ہے...... کہ جس چیز کو عیسائی خود اپنے لئے بطور عذر پیش کرتے ہیں اسی بات کو اسلام پر انگلی اٹھاتے ہوئے بھول کیوں جاتے ہیں؟

علاوہ ازیں عرصۂ دراز سے غلامی کی زندگی بسر کرنے والوں کی خوئے غلامی بھی اس قدر پختہ ہو چکی تھی کہ انہیں

---

(۲۹) (ابوتمام کی کتاب الحماسہ کے باب الحماسہ میں ایسے بہت سے اشعار موجود ھیں جو اس حقیقت کی نشاندھی کرتے ھیں)

(۳۰) (انسائیکلوپیڈیا آف ریلجن اینڈ اتھکس مضمون عیسائی غلامی)

نہ تو انسانی عظمت وشرف کا احساس تھا اور نہ ہی آرزو۔

ان حالات میں فوری طور پر غلامی کو کالعدم قرار دے دینا کسی طرح بھی انسانی فطرت اور نفسیات کے موافق نہ ہوتا۔ اسلام نے اس نازک ترین مرحلے میں بھی ''بین الاقوامی'' سطح پر نہایت ہی حکیمانہ انداز میں منظم طور پر غلامی کے خاتمے کے لئے عملی اقدامات کئے۔ ایک طرف تو غلاموں کے ذہنوں کی فکری تربیت کر کے انہیں انسانیت سے آشنا کر دیا اور دوسری طرف آزاد انسانوں میں مساوات اور اخوت کے تصور کو اجاگر کر دیا۔ یہ دوطرفی انداز اتنا کارگر ثابت ہوا کہ چند ہی سالوں میں غلامی اسلامی معاشرے سے ناپید ہوتے دیکھی گئی۔

﴿۲﴾ اس وقت چونکہ ہر جگہ غلام بنانے کا رواج تھا۔ لہٰذا اگر اسلام اسے حالت جنگ میں بھی جائز قرار نہ دیتا تو خود مسلمانوں کو اس سے بہت زیادہ نقصان اٹھانا پڑتا۔

نوخیز مملکتِ مدینہ کی حدود اس وقت ایران اور روم جیسی بین الاقوامی طاقتوں سے ملتی تھیں اور دونوں کے ہاں دورانِ جنگ گرفتار ہونے والوں کو غلام بنا لینے کا دستور رائج تھا۔ جبکہ جنگ میں اپنی طاقت کا توازن برقرار رکھنے کے لئے ہر فریق کو وہ اصول وقوانین پیش نظر رکھنا پڑتے ہیں جن پر دوسرے فریق کا عمل ہوتا ہے۔ اب اگر اسلام یکطرفہ طور پر جنگی قیدیوں کو غلام بنانے پر پابندی لگا دیتا تو یہ خود اسلامی مملکت کی اپنی بقاء اور استحکام کے لئے حد درجہ خطرناک ہوتا۔ اس طرح تو کافر حکومتیں مسلمانوں پر جنگ مسلط کرنے میں دلیر ہو جاتیں۔ انہیں اطمینان ہوتا کہ ہمارے جنگی قیدیوں کو تو مسلمان اپنے مذہب کی رو سے غلام بنا نہیں سکتے، لامحالہ وہ آزاد کر دینگے۔ جبکہ مسلمان قیدیوں کو وہ غلام بنا لیتے۔

علاوہ ازیں اسلام کی طرف سے پابندی کے باوجود غلام سازی کا عمل پوری طرح بند نہ ہوتا۔ یہ اسی وقت ممکن تھا جب کہ تمام اقوامِ عالم متحد ہو کر اس رسم بد کا خاتمہ کرنے پر آمادہ ہو جاتیں یا پھر مسلمانوں کو سیاسی اور سماجی اعتبار سے اتنی قوت حاصل ہوتی کہ اس سلسلہ کو بند کرنے میں کسی قسم کے نقصان کا اندیشہ نہ ہوتا۔ اور تاریخ گواہ ہے کہ مسلمانوں نے اسلامی حکومت مضبوط ہو جانے کے بعد ایسا ہی کیا۔

﴿۳﴾ بعض اوقات حالات ہی ایسے پیدا ہو جاتے ہیں کہ غلامی ناگزیر ہو جاتی ہے۔ مثلاً ایک جنگ میں فریق مخالف

کے مرد کثرت سے قتل کردیئے گئے۔ اب جو عورتیں اور بچے ان کے پسماندگان ہیں اور جنہیں گرفتار کرلیا گیا ہے ان کے لئے دو ہی صورتیں ہوسکتی ہیں۔ ایک یہ کہ انہیں آزاد کردیا جائے اور دوسری یہ کہ انہیں غلام بنا کر رکھا جائے۔

اول الذکر صورت میں ظاہر ہے کہ ان کے سرپرست مرد تو زندہ نہیں۔ اب اس آزادی کے عالم میں ان کے اخلاقی فواحش میں مبتلا ہونے کا قوی اندیشہ ہے۔ لامحالہ انکے لئے دوسری صورت ہی زیادہ سہل ہے کہ وہ باندی یا غلام ہوکر رہیں۔ ان کے تمام اخراجات کی ذمہ داری ان کے آقا پر ہوگی اور یہ بطورِ خدمت گذار اس کے گھر میں رہیں گے۔ یوں ان کی اخلاقی تربیت بھی ہوتی رہے گی اور جس طرح یہ اس گھر کے لئے مفید ہوں گے وہ گھر بھی ان کے لئے سودمند ثابت ہوگا۔

اور یہ بھی حقیقت ہے کہ غلامی کو خواہ کتنا ہی برا سمجھا جائے کم ہے، مگر یاد رکھیں کہ وہ نتیجۂ جنگ ہے۔ اور جس طرح مخصوص حالات میں جنگ جیسی ہولناک اور تباہ کن چیز کو برداشت کرلیا جاتا ہے اور نہ صرف برداشت بلکہ بعض اوقات اسے ملکی ترقی کا باعث سمجھا جاتا ہے اسی طرح مخصوص حالات میں غلامی کو بھی ناپسندیدہ شئے ہونے کے باوجود برداشت کرلیا جاتا ہے۔

﴿۴﴾ جو لوگ جنگی قیدی بن کر آتے ہیں، ان سے عقلاً کئی طرح کا سلوک کیا جاسکتا ہے۔

(i) انہیں قتل کردیا جائے۔ (ii) فدیہ لے کر آزاد کردیا جائے۔

(iii) بغیر کسی فدیہ کے رہا کردیا جائے۔ (iv) انہیں قید کردیا جائے۔

بعض اوقات حالات ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں سے کسی صورت کو بھی قبول نہیں کیا جاسکتا۔

ایک قیدی جو عمدہ دل و دماغ کا مالک ہے اور اسلام دشمنی میں پیش پیش بھی نہیں، اسے اگر قتل کردیا جائے تو معاشرہ ایک بہترین ذہن سے محروم ہوجائے گا، جبکہ اسے زندہ رکھ کر اس سے بہت سارے فوائد حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

اسے فدیہ لے کر یا بغیر فدیہ کے رہا کردیا جائے تو بھی بعض اوقات سیاسی مصالح کے خلاف ہوتا ہے۔ اندیشہ

ہے کہ وہ پھر اپنے ساتھیوں کے پاس جا کر آپ کی مخالفت اور دشمنی میں سرگرم ہو جائے، اور اگر اس وقت حکومت اسلامیہ پوری طرح مستحکم نہ ہو تو آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ یہ کتنے بڑے نقصان کا پیش خیمہ ہو سکتا ہے؟......
......اور اگر اسے قید کر دیا جائے تو اس کے تمام تر اخراجات کا بھار حکومت کے خزانہ پر پڑتا ہے۔ جبکہ ابتدائے اسلام میں اسلامی بیت المال اس امر کا متحمل نہیں ہو سکتا تھا۔ دوسری خرابی یہ ہے کہ وہ بہترین دماغ جو بحالت آزادی مفید خدمات سرانجام دے سکتے ہیں ان کے قید ہو جانے کے باعث معاشرہ ان کی صلاحیت سے محروم ہو جاتا ہے۔

لامحالہ یہی صورت باقی بچتی ہے کہ انہیں مختلف افراد کی تحویل میں دے کر ان کے اخراجات ان لوگوں کے ذمہ لازمی قرار دے دیئے جائیں۔ اس طرح ایک تو ان کی صلاحیتوں سے معاشرہ کو بھی منافع حاصل ہوں گے اور دوسری طرف انہیں بھی لوگوں سے آزادانہ میل ملاقات میں اسلامی نظام کو سمجھنے کا بہترین موقع میسر آ سکے گا۔
الغرض یہ وہ اسباب تھے جن کی بناء پر غلامی کو بیک جنبش قلم ختم کر دینا کسی طرح بھی حالات کے مطابق نہ تھا، بلکہ اس کی اصلاح اور تدریجی اختتام کی ضرورت تھی۔ اسلام نے اپنے نورانی احکامات کے ذریعے اس میں چند در چند ایسی جامع اور اصولی اصلاحیں کیں کہ غلامی صرف نام کی رہ گئی، برادری اور اخوت میں تبدیل ہوگئی۔ بلکہ بہت ہی مختصر سے عرصہ میں پورا اسلامی معاشرہ غلامی جیسے قبیح رواج سے پاک ہو گیا۔

مسئلہ غلامی اور اسلام کا حکیمانہ لائحہ عمل:

اسلام کا یہ طرۂ امتیاز ہے کہ اس نے رنگ و نسل اور قوم و وطن کے تمام امتیازات مٹا کر تمام مسلمانوں کو ایک ہی برادری اور جماعت سمجھنے پر زور دیا اور جاہلیت کے فرسودہ نظریات کو انسانی ذہنوں سے کھرچ کر دور پھینک دیا۔ مسلمانوں کو یہ یقین دلایا کہ غلام عام انسانوں سے کوئی مختلف مخلوق نہیں بلکہ وہ بھی انہی کی طرح انسان ہیں اور انہی کے باپ حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔ کسی انسان کو دوسرے پر تفوق اور برتری اعمال صالحہ اور ایمان مستحکم کی وجہ سے تو ہو سکتی ہے مگر امارت و ریاست بزرگی و شرافت کا معیار نہیں۔

تمام انسانوں کو خطاب کرتے ہوئے قرآن مجید واضح اعلان فرماتا ہے۔

یٰاَیُّھَاالنَّاسُ اِنَّاخَلَقْنٰکُمْ مِّنْ ذَکَرٍوَّاُنْثٰی. (سورۃالحجرات آیت ۱۳ پ ۲۶)

اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا۔

پھر لوگوں میں قبائل کا جو اختلاف پایا جاتا ہے اس کے متعلق ارشاد فرمایا۔

وَجَعَلْنٰکُمْ شُعُوْبًاوَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا،اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَاللّٰہِ اَتْقٰکُمْ. (سورۃالحجرات آیت ۱۳ پ ۲۶)

اور تمہیں دوشاخیں اور قبیلے کیا کہ آپس میں پہچان رکھو، بے شک اللہ کے نزدیک تم میں سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔

حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

اَلنَّاسُ کُلُّھُمْ بَنُوْاٰدَمَ وَاٰدَمُ خُلِقَ مِنْ تُرَابٍ. (۳۱)

سارے لوگ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں اور آدم علیہ السلام کو مٹی سے پیدا کیا گیا تھا۔

نبی اکرم ﷺ وقتاً فوقتاً اپنے خدام کے ذہنوں میں یہ بات نقش فرماتے رہتے کہ رنگ ونسل کی وجہ سے کوئی انسان ادنی یا اعلیٰ نہیں ہوتا۔ ارشاد فرمایا۔

لَافَضْلَ لِعَرَبِیٍّ عَلٰی عَجَمِیٍّ وَّلَالِعَجَمِیٍّ عَلٰی عَرَبِیٍّ وَّلَا لِاَحْمَرَعَلٰی اَسْوَدَوَلَالِاَسْوَدَعَلٰی اَحْمَرَاِلَّابِالتَّقْوٰی. (۳۲)

نہ تو عربی کو عجمی پر فضیلت ہے اور نہ ہی عجمی کو عربی پر، نہ سفید فام کو سیاہ رنگ پر اور نہ ہی سیاہ رنگ کو سفید فام پر مگر ہاں فضیلت تقویٰ کی بنیاد پر ہے۔

اسی مسلسل ''نظریاتی تربیت'' کا ہی اثر تھا کہ قریش کے سردار امیر المومنین حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو ''سیدنا بلال'' کہہ کر مخاطب کرتے تھے۔ (۳۳)

(۳۱) ☆ ترمذی، امام ابوعیسی محمدبن عیسی ترمذی (م ۲۷۹ھ) کتاب المناقب باب فی فضل الشام و الیمن رقم الحدیث ۵۲......۳۹۵۵

☆ ابوداؤد، امام ابوداؤدسلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ) کتاب الادب باب التفاخر بالانساب رقم الحدیث ۵۱۱۶

(۳۲) ☆ ابوداؤد، امام ابوداؤدسلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ) کتاب الادب باب التفاخر بالانساب رقم الحدیث ۵۱۱۶

(۳۳) ☆ طبقات ابن سعد القسم الاول الجزء الثالث ص ۱۶۸

☆ الصحیح البخاری، امام ابوعبداللہ محمدبن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) کتاب المناقب، فصل مناقب بلال بن رباح رقم الحدیث ۳۴۷۱

اسلام نے ذہنوں کی آبیاری اس انداز سے کی کہ بندہ وآقا کی تمیز کو مٹا کر رکھ دیا۔

بندہ وصاحب، محتاج وغنی ایک ہوئے
تیرے دربار میں پہنچے تو سبھی ایک ہوئے

مساواتِ انسانی پرمبنی اس حسین معاشرے میں شرف وبزرگی کا اگر معیار تھا تو صرف یہ کہ کون کتنا متقی اور پاکباز ہے۔

جب اہلِ ایمان نے دل وجان سے تسلیم کرلیا کہ غلام ہو یا آزاد شرفِ انسانیت میں سبھی برابر ہیں، تو بعض لوگوں کو غلام بنا کر رکھنا اوران کی انسانی تکریم میں کمی کرنا بھی انہیں معیوب نظر آنے لگا۔ یہی وہ فکر ہے جو غلاموں کی آزادی کا باعث بنی۔ گویا اسلام نے غلامی کے خاتمے کے لئے ایک ایسا نظریاتی انقلاب برپا کیا جس کی نظیر کوئی بھی تہذیب وقوم پیش کرنے سے قاصر ہے۔

غلامی سازی کا سدباب

اسلام سے پہلے غلامی کے نظام کو دوام دینے والی بہت سی وجوہات تھیں۔ مگر جب اسلام کا نور پھیلا تو جبرو استحصال کی تمام راہیں مسدود ہوکر رہ گئیں۔ حضور رحمت عالم ﷺ نے غلامی کی تمام صورتوں کو ناجائز اور موجبِ عذاب الٰہی قرار دے دیا......

ارشاد فرمایا:

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ قَالَ اللّٰهُ ثَلَاثَةٌ اَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ اَعْطٰى بِیْ ثُمَّ غَدَرَ وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَاَكَلَ ثَمَنَهٗ وَرَجُلٌ اسْتَاجَرَ اَجِيْرًا فَاسْتَوْفٰى مِنْهُ وَلَمْ يُعْطِ اَجْرَهٗ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ قیامت کے دن میں تین آدمیوں سے جھگڑا کروں گا۔ ایک وہ جو میرے نام پر عہد کرے اور اس سے پھر

جائے۔ دوسرا وہ جو کسی آزاد آدمی کو بیچ کر اس کی قیمت کھائے اور تیسرا وہ جو کسی کو مزدوری پر لگائے اور اس سے کام تو پورا لے مگر اسے مزدوری نہ دے۔

......صرف ایک صورت کو باقی رکھا وہ یہ کہ جنگ کی صورت میں گرفتار ہو کر آنے والوں کو غلام بنایا جا سکتا ہے۔ اور یہ بھی امام کی صواب دید پر چھوڑا، اگر وہ انہیں غلام بنانے میں مصلحت جانے تو بنالے ورنہ آزاد کر دے۔

فَاِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ ؕ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ ۙ فَاِمَّا مَنًّا ۢ بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا. (سورۃ محمد آیت ۴ پ ۲۶)

تو جب کافروں سے تمہارا سامنا ہو تو گردنیں مارنا ہے، یہاں تک کہ جب خوب انہیں قتل کر لو تو مضبوط باندھو۔ پھر اس کے بعد چاہے احسان کر کے چھوڑ دو چاہے فدیہ لے لو یہاں تک کہ لڑائی اپنا بوجھ رکھ دے۔

یہاں یہ بھی واضح رہنا چاہیے کہ انہیں غلام بنانے کی صرف اجازت ہے، حکم نہیں۔ تاریخ اسلام میں بے شمار ایسی مثالیں موجود ہیں کہ جنگی قیدیوں کو بھی غلام بنانے کی بجائے آزاد کر دیا گیا۔ اختصار کے ساتھ چند مثالیں ملاحظہ فرمائیں۔

☆ ۶ھ میں حضور ﷺ نے حضرت زید بن حارثہ کی زیر نگرانی صحابہ کرام کا لشکر حموم کی طرف روانہ فرمایا۔ جنہوں نے قبیلہ مزنیہ کی ایک خاتون حلیمہ اور اس کے شوہر کو گرفتار کر کے آپ کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ نے میاں بیوی دونوں کو آزاد فرما دیا۔ (۳۴)

☆ اسی سال ماہ جمادی الاخری میں آپ نے حضرت زید کی ہی سربراہی میں ایک لشکر حمی کی طرف روانہ فرمایا۔ وہاں سے بھی متعدد افراد گرفتار ہوئے۔ جب حضور کو اطلاع ہوئی تو آپ نے ان کے مال بھی واپس فرما دیئے اور قیدیوں کی رہائی کا پروانہ بھی جاری فرما دیا۔ (۳۵)

(۳۴) ☆ طبقات ابن سعد ج ۲ ص ۸۸
☆ المواهب اللدنيه للعلامة احمد بن محمد قسطلانی ج ۱ ص ۱۲۱
☆ ابن اثیر، جلد ۲ صفحہ ۷۸

(۳۵) ☆ طبقات ابن سعد ج ۲ ص ۸۸
☆ المواهب اللدنیه ج ۱ ص ۱۲۱
☆ سیرت ابن هشام ج ۲ ص ۶۱۲
☆ ابن اثیر، جلد ۲ صفحہ ۷۹

☆ ٦ھ میں حضرت محمد بن مسلمہ کی زیرِ قیادت حضورﷺ نے صحابہ کرام کا ایک لشکر نجد کے علاقے قرطاء کی طرف بھیجا۔ صحابہ کرام نے دشمن قبیلہ کے سردار ثمامہ بن اثال کو قیدی بنالیا اور مسجدِ نبوی میں لاکر ایک ستون کے ساتھ باندھ دیا۔ رحمتِ عالمﷺ نے اسے بھی آزاد فرما دیا۔ (٣٦)

☆ ٨ھ، میں حضورﷺ نے مہاجرین اسلام کے ساتھ طائف کا محاصرہ کیا، اس معرکہ میں جتنے غلام آپﷺ کی بارگاہ میں پیش ہوئے، آپ نے سب کو آزاد کر دیا۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں۔

اَعْتَقَ ﷺ یَوْمَ الطَّائِفِ کُلَّ مَنْ خَرَجَ اِلَیْہِ مِنْ رَّقِیْقِ الْمُشْرِکِیْنَ.

طائف کے دن مشرکین کے جتنے غلام حضورﷺ کے پاس آئے، آپﷺ نے سب کو آزاد فرما دیا۔

اور پھر صرف ان کے آزاد کرنے پر ہی اکتفا نہ فرمایا بلکہ

وَدَفَعَ کُلَّ رَجُلٍ مِّنْھُمْ اِلٰی رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ یَمُوْنُہٗ. (٣٧)

ان آزاد شدہ غلاموں میں سے ہر ایک کو ایک ایک مسلمان کے سپرد کر دیا تاکہ وہ اس کے اخراجات کا بھار اٹھائے۔

☆ مہلب بن ابی صفرہ کہتے ہیں کہ ہم نے سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے زمانۂ خلافت میں مناذر کا محاصرہ کرلیا اور وہاں کے لوگوں کو لونڈیاں اور غلام بنالیا۔ حضرت فاروق اعظم کو اس کی اطلاع ہوئی تو آپ نے فرمایا ''اہلِ مناذر سے تم نے جو کچھ لیا ہے اسے واپس کردو'' اور مناذر کے گورنر کے نام جو آپ نے فرمان ارسال فرمایا اس میں واضح طور پر لکھا۔

خُذْمِمَّنْ قِبَلَکَ مِنَ الْمَجُوْسِ الْجِزْیَۃَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ اَخَذَ الْجِزْیَۃَ مِنْ مَّجُوْسِ ھِجَرَ. (٣٨)

تمہاری طرف جو مجوسی ہیں ان سے جزیہ لو کیونکہ رسول اللہﷺ نے ھجر کے مجوسیوں سے جزیہ لیا تھا۔

☆ اسلامی تاریخ کا پہلا معرکۂ حق و باطل اس سلسلہ میں اسلامی مزاج کی بہترین مثال ہے۔ بدر میں جو کفار قیدی بن کر آئے یہ وہی لوگ تھے جنہوں نے مسلمانوں کی جائیدادیں ضبط کیں، انہیں آبائی وطن چھوڑنے پر مجبور کیا،

---

(٣٦) ☆ المواھب اللدنیہ ج ا ص ١١٩

☆ الطبقات لابن سعد ج ٢ ص ٧٨

(٣٧) ☆ طبقات ابن سعد ج ٢ ص ١٥٩

(٣٨) (کتاب الخراج للقاضی ابی یوسف مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت، مصر، ص ١٢٩)

ہر طرح کے ظلم وستم کے پہاڑ توڑے، حتی کہ مدینہ منورہ آجانے کے بعد بھی ان کی ایذاء رسانیوں کا سلسلہ بند نہ ہوا تھا۔ مسلمانوں کے ساتھ ان کے سارے سلوک ابھی تک لوح دماغ میں نقش تھے۔ حضرت بلال کو مکہ کے کوچہ وبازار میں گھسیٹا جانا، مسلمانوں کو یاد تھا۔ حضرت سمیہ اور جناب یاسر کی شہادت، حضرت عمار وحضرت مصعب رضوان اللہ علیہم اجمعین پر ظلم وستم کے مناظر ابھی تک نظروں سے اوجھل نہیں ہوئے تھے۔

انسانی نفسیات تو یہ کہتی ہیں کہ ''مظلوم کا انتقام بڑا سخت ہوتا ہے''۔ ایسی صورت حال میں مسلمان اگر ان کے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کردیتے تو بھی یہی سمجھا جاتا کہ ان ظالموں سے مسلمانوں نے ظلم کا بدلہ لے کر حساب بے باک کردیا۔ مگر حضور ﷺ کے فیض یافتہ مجاہدین اسلام کا طرزِ عمل اس کے برعکس تھا۔ خون کے پیاسوں کو اپنی قبائیں دیں، جان کے دشمنوں کے آرام وآرائش کے لئے حتی الوسع کوششیں کیں، خود بھوکے رہے مگر اپنے قیدیوں کو کھانا مہیا فرمایا۔ اور پھر ان کی گردنیں مارنے کی بجائے فدیہ لے کر انہیں آزاد کردیا۔ حتی کہ وہ قیدی جو فدیہ نہیں دے سکتے تھے انہیں بچوں کو لکھنا پڑھنا سکھانے پر رہائی عطا کردی۔

☆ غزوۂ بنی قینقاع میں تقریباً سات سو قیدی مسلمانوں کے ہاتھ لگے، رحمت عالم ﷺ نے سب کو آزاد فرمادیا۔ (۳۹)

☆ غزوہ بنی مصطلق میں چھ سو قیدی گرفتار ہو کر آئے، انہی میں سے ایک عرب سردار حارث کی بیٹی جویریہ بھی تھی۔ حضور ﷺ نے انہیں جنگی قیدی ہونے کے باوجود آزاد فرما کر شرفِ زوجیت عطا فرمادیا۔ اس نکاح کی برکت سے تمام اسیران جنگ آزاد کردیئے گئے۔ مسلمانوں نے کہا ''جس خاندان کو حضور ﷺ کے سسرال ہونے کا شرف حاصل ہو وہ غلام نہیں بن سکتا''۔ (۴۰)

☆ غزوۂ حنین میں چھ ہزار قیدی مسلمانوں کے ہاتھ آئے۔ آپ ﷺ نے ان سب کو مقام جعرانہ میں بحفاظت ٹھہرایا اور انتظار فرمانے لگے کہ ان کے اعزاء واقرباء ان کے متعلق گفتگو کرنے کے لئے آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوں۔ چنانچہ انہوں نے آنے میں تاخیر کردی تو حضور ﷺ نے قیدیوں کو تقسیم فرمادیا، پھر قبیلہ ہوازن کے چودہ

(۳۹) ☆ البدایہ و النہایہ ج۴ ص۴

(۴۰) ☆ زرقانی شرح المواہب اللدنیہ للعسقلانی جلد۳، ص۴۷

☆ البدایہ و النہایہ ج۴ ص۱۵۶

آدمی زہیر بن صرد کی قیادت میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور قیدیوں کی آزادی کی درخواست کی۔آپ نے اس وفد کی درخواست پر نہ صرف اپنے خاندان کے قیدی آزاد فرما دیئے بلکہ دیگر مسلمانوں سے بھی انہیں آزاد کرنے کی سفارش فرمائی۔مہاجرین وانصار نے عرض کی ''ہمارا حصہ بھی حاضر ہے''۔اس طرح چھ ہزار قیدی یک لخت آزاد کر دیئے گئے۔(۴۱)

☆ فتح مکہ کے بعد جب قریش کے بڑے بڑے سردار، دوسرے کفار کے ساتھ گرفتار ہو کر حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں پیش کئے گئے، یہ وہی لوگ تھے جو آپ ﷺ کے جانی دشمن تھے اور جنہوں نے ایذاء رسانی میں کوئی کسر نہ چھوڑی تھی، یہ وہی تھے جنہوں نے قدم قدم پر اہلِ اسلام کے لئے مصائب کے پہاڑ کھڑے کئے اور کردار کشی کی مہمیں چلائیں۔میدان بدر سے لے کر آج تک ان کفار ومشرکین کی چیرہ دستیوں کے نقوش بکھرے پڑے تھے، حضور ﷺ چاہتے تو آج گن گن کر ان سے بدلے لیتے۔اپنے غلاموں پر ہونے والے ایک ایک ظلم کا حساب چکاتے مگر...... دریائے رحمت جوش میں تھا۔لبہائے مصطفیٰ پر عفو ودرگزر کے پھول نچھاور ہو رہے تھے۔ارشاد فرمایا آج تم سے کوئی باز پرس نہ ہوگی، تم سب آزاد ہو۔حضور ﷺ نے ان میں سے نہ تو کسی کو باندی یا غلام بنایا اور نہ ہی اور کسی قسم کی سزا تجویز فرمائی۔(۴۲)

حتیٰ کہ وحشی بن حرب جس نے حضور ﷺ کے محبوب چچا حضرت حمزہ کو شہید کیا اور ہندہ جس نے فرط غضب وانتقام سے آپ کا کلیجہ نکال کر چبایا، ابوجہل کا بیٹا عکرمہ وغیرہ بھی رحمتِ عالم کی جان بخشی سے شادکام ہوئے۔(۴۳)

اس طرح کے کثیر واقعات ہیں (جنہیں صرف اختصار کے پیش نظر ذکر نہیں کیا جارہا) جن کا حاصل یہ ہے کہ حضور ﷺ کے تمام غزوات وسرایا کا سرسری سا جائزہ لینے سے بھی یہ بات عیاں ہو جاتی ہے کہ اکثر مواقع پر

---

(۴۱) ☆ بخاریؒ، امام ابوعبداللہ محمد بن اسمعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) کتاب العتق باب من ملک العرب رقیقا فوھب الخ رقم الحدیث ۴۰......۲۵۳۹

☆ طبقات ابن سعد ج۲ ص۱۵۴

(۴۲) ☆ سیرت النبی ج۱ ص۴۹۵

☆ الزرقانی علی المواھب اللدنیہ ج۲ ص۳۰۲

(۴۳) ☆ تاریخ طبری ج۳ ص۱۲۱

حضورﷺ نے اسیران جنگ کو غلام نہیں بنایا بلکہ مختلف عنوانات سے آزاد فرمادیا۔ دیگر اقوام و مذاہب میں ہم انسانوں کو غلام بنانے اور ان سے ظالمانہ برتاؤ روا رکھنے کے اہتمام تو دیکھتے ہیں مگر آزاد کرنے کے نہیں۔ اور اگر کہیں انہیں آزاد کرنے کا عمل ملتا بھی ہے تو وہ بھی صرف اور صرف اپنے مفاد کی خاطر۔ یہ اسلام کی ہی خصوصیت ہے جس نے ناسازگار حالات میں بھی قیدیوں کو آزاد کرنے کے لئے بین الاقوامی جنگی قوانین نہ صرف بنائے بلکہ ان پر عمل کر کے انسانی حریت کے انمٹ نقوش بھی صفحۂ دہر پر ثبت فرمادیئے۔ بلکہ اپنے بدترین دشمنوں کو بھی اعلیٰ انسانی اقدار سے روشناس کرانے اور ان میں سوئی ہوئی انسانیت بیدار کرنے کے لئے انہیں بھی آزادی کا پروانہ عطا کردیا۔

خلاصہ یہ کہ حضورﷺ کے اپنے اور آپﷺ کے جانثاروں کے عمل سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ اسلام میں غلام بنانے کو کبھی بھی پسندیدگی کی نظر سے نہیں دیکھا گیا۔ بلکہ ہر ممکن موقع پر انہیں آزاد کرنے کی سبیل پیدا کی گئی۔

غلاموں سے حسن سلوک:

اسلام نے نہ صرف نئی غلام سازی پر پابندی عائد کی بلکہ پہلے سے موجود غلاموں کے انسانی حقوق بھی بحال کئے، ان کی سماجی حیثیت میں اضافہ کیا، ان کے ادنی اور کمتر ہونے کے تصور کو ختم کر کے ان کی عزتِ نفس کو محفوظ کیا، بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ تاریخ انسانی میں پہلی مرتبہ غلاموں کو ان کا جائز مقام ملا۔ اسلام ہی کے زیرِ اثر غلاموں کی زندگی میں یہ موقعہ آیا کہ غلامی کی تاریک رات ختم ہونے کے آثار پیدا ہوئے۔ اسلام نے ایک طرف تو غلاموں کو شرفِ انسانی سے آشنا کیا اور دوسری طرف آزاد انسانوں کو غلاموں سے حسنِ سلوک کرنے کا حکم دے کر غلاموں کی مزید حوصلہ افزائی فرمائی۔

سورۃ النساء میں جہاں اہلِ ایمان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ حسنِ سلوک کا حکم دیا گیا، وہیں، اسی جملے میں غلاموں سے نیک برتاؤ کا بھی حکم ارشاد فرمایا گیا۔ ارشاد ربانی ہے۔

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ

وَالْجَارِذِی الْقُرْبٰی وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِیْلِ ۙوَمَامَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَایُحِبُّ مَنْ کَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا. (سورۃ النساء آیت ۳۶ پ ۵)

اور اللہ کی بندگی کرو اور اس کا شریک کسی کو نہ ٹھہراؤ اور ماں باپ سے بھلائی کرو، اور رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور پاس کے ہمسائے اور دور کے ہمسائے اور کروٹ کے ساتھی اور راہ گیر اور اپنے باندی غلام سے، بیشک اللہ کو پسند نہیں آتا کوئی اترانے والا بڑائی مارنے والا۔

یہاں یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ غلاموں سے نیک سلوک کا جو حکم دیا جا رہا ہے وہ محض انہیں حقیر و کمتر سمجھ کر نہیں، بلکہ پوری عزت و تکریم کے ساتھ اچھے برتاؤ کا حکم دیا گیا ہے۔ والدین کے ساتھ حسنِ سلوک میں چونکہ ان کی بزرگی اور عظمت کا عنصر موجود ہوتا ہے، اس لئے مظلوم اور محروم طبقہ کو ان کے ساتھ ذکر کرنے میں یہ اشارہ ہے کہ انہیں انسانی شرافت و عظمت کا مستحق سمجھتے ہوئے ان سے اچھا سلوک کیا جائے۔ اسی حسنِ سلوک کا نمونہ تھا کہ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے آزادی کی زندگی چھوڑ کر آپ ﷺ کی غلامی کو حرزِ جاں بنائے رکھا۔

حضرت زید بن حارثہ حضور ﷺ کے غلام تھے۔ آپ ﷺ کا رویہ ان سے اس قدر کریمانہ تھا کہ لوگ عموماً انہیں زید بن محمد ﷺ کہتے تھے۔ خود حضرت زید کو بھی حضور ﷺ سے بہت زیادہ محبت تھی۔ ایک دفعہ ان کے والد اور چچا حضور کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور فدیہ لے کر زید کو آزاد کرنے کی درخواست کی، تو آپ نے ارشاد فرمایا: زید سے پوچھ لو، اگر وہ تمہارے ساتھ جانا چاہتے ہیں تو شوق سے چلے جائیں۔ حضرت زید کو شہنشاہِ کونین کی غلامی میں جو عزتیں نصیب ہوئیں اس پر صدہا آزادیاں نثار تھیں۔ حضرت زید سے جب دریافت کیا گیا تو فرمانے لگے۔ میں حضور ﷺ پر کسی کو ترجیح نہیں دے سکتا۔ حضور ہی میرے ماں باپ ہیں۔ آپ کے اس جواب نے آپ کے والد اور چچا کو محوِ حیرت کر دیا۔ تعجب سے بولے ......افسوس! زید تم اپنی آزادی، باپ، چچا اور خاندان پر بھی غلامی کو ترجیح دیتے ہو؟؟؟ فرمایا ہاں۔ مجھے ان کی غلامی میں وہ راحت و سکون ملا ہے کہ اب سب کچھ ان پر قربان کر سکتا ہوں۔ انہوں نے اپنے قبیلے کی آزادی پر آپ کی غلامی کو ترجیح دے دی۔ (۴۴)

(۴۴) طبقات ابن سعد قسم اول جزء ثالث ص ۲۹......۲۸......۲۷

تیرے قدموں میں جو ہیں غیر کا منہ کیا دیکھیں — کون نظروں میں چڑھے دیکھ کے تلوا تیرا
تیرے ٹکڑوں پہ پلے غیر کی ٹھوکر پہ نہ ڈال — جھڑکیاں کھائیں کہاں چھوڑ کے صدقہ تیرا

حضورﷺ نے کثرت کے ساتھ غلاموں سے ہمدردانہ اور کریمانہ سلوک کرنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے۔

اَلْعَبِیْدُ اِخْوَانُکُمْ فَاَطْعِمُوْھُمْ مِمَّا تَاْکُلُوْنَ.

تمہارے غلام تمہارے بھائی ہیں، انہیں وہی کھلاؤ جو تم خود کھاتے ہو۔

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا۔

تمہارے غلام تمہارے بھائی ہیں، اللہ تعالیٰ نے انہیں تمہارا ماتحت کر دیا ہے۔ تو جس کے ماتحت اس کا بھائی ہو وہ اسے ایسی چیز کھلائے جو خود کھاتا ہے اور ایسی چیز پہنائے جو خود پہنتا ہے اور ان کی طاقت سے زیادہ ان سے کام نہ لے۔

نبی اکرمﷺ نے جو اپنی آخری وصیت فرمائی، اس میں بھی بطورِ خاص غلاموں سے حسنِ سلوک کا حکم ارشاد فرمایا۔ حضرت علی فرماتے ہیں۔

کَانَ اٰخِرُ کَلَامِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ اَلصَّلٰوۃَ اَلصَّلٰوۃَ اِتَّقُوا اللّٰہَ فِیْمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ (۴۵)

رسول اکرمﷺ کا آخری کلام یہ تھا کہ نماز کا خیال رکھو اور جو تمہارے غلام ہیں ان کے معاملہ میں اللہ سے ڈرو۔

امت کے جلیل القدر افراد نے اس حکم نبوی کی تعمیل کس طرح کی؟ درج ذیل چند واقعات سے اس کا اندازہ فرمائیں۔

☆ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے اپنے غلام کے ساتھ بازار سے کچھ کپڑے خریدے۔ ان میں سے کچھ بہت اعلیٰ، نفیس اور قیمتی تھے اور کچھ سادہ اور سستے تھے۔ جب سلنے کے لئے دیئے تو درزی سے فرمایا کہ قیمتی کپڑا غلام کے ماپ کے مطابق قطع کرو اور سستے کپڑے میرے ماپ کے مطابق۔ غلام نے عرض کی حضور! آپ آقا ہیں،

---

(۴۵) ☆ موطا امام مالک باب نکاح العبد

☆ ابو داؤد، امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ) کتاب الادب باب فی حق المملوک رقم الحدیث ۵۱۵۶

☆ ابن ماجہ، امام ابو عبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ (م ۲۷۳ھ) کتاب الوصایا باب ھل اوصی رسول اللہ ﷺ رقم الحدیث ۹۸......۲۶۹۷

آپ امیر المومنین ہیں، آپ کو اچھا لباس چاہیے۔ تو جواباً ارشاد فرمایا میں تو بوڑھا ہو چکا ہوں۔ تم جوان ہو، اچھا لباس تمہاری ضرورت ہے۔ (۴۶)

☆ ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ ایک بڑا سا طباق لئے ہوئے حاضر خدمت ہوئے۔ انہوں نے یہ طباق حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے رکھ دیا۔ آپ نے مساکین کو بلایا اور جو لوگ آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ان کے غلاموں کو بھی دعوت دی، سب نے مل کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھانا کھایا۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا۔

لَعَنَ اللّٰهُ قَوْمًا يَرْغَبُوْنَ عَنْ اَرِقَّائِهِمْ اَنْ يَّأْكُلُوْا مَعَهُمْ. (۴۷)

اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر لعنت فرمائے جو اپنے غلاموں کے ساتھ کھانے سے اعراض کرتے ہیں۔

☆ حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو کسی نے دیکھا کہ خود ہی آٹا گوندھ رہے ہیں۔ اس نے پوچھا آپ کا غلام کہاں ہے؟ فرمایا کسی کام سے گیا ہے۔ اور مجھے یہ پسند نہیں کہ اس سے دو دو کام لوں۔ (۴۸)

☆ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ رات کو اٹھ کر وضو کا پانی خود ہی لے لیتے تھے، خادم کو نہیں جگاتے تھے، کسی نے سبب پوچھا تو فرمایا رات ان کے آرام کرنے کے لئے ہے۔ (۴۹)

☆ ایک دفعہ حضرت ابو الیسر رضی اللہ عنہ نے دو مختلف قسم کے کپڑے پہنے ہوئے تھے اور اسی طرح کے کپڑے آپ کے غلام کے جسم پر تھے۔ کسی نے کہا اگر آپ دونوں ایک ایک کپڑا آپس میں بدل لیتے تو ہر ایک کے بدن پر ایک ایک رنگ کا پورا پورا جوڑا ہوتا۔ تو آپ نے فرمایا، رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ غلاموں کو وہی کھلاؤ جو خود کھاتے ہو اور وہی پہناؤ جو خود پہنتے ہو۔ (۵۰)

---

(۴۶) ☆ تاریخ الاسلام السیاسی جلد ۱، ص ۲۳۴

(۴۷) ☆ الادب المفرد، لابی عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری باب هل یجلس خادمه معه اذا اکل، ص ۶۰ رقم الحدیث ۲۰۰ المکتبة الاثریه سانگله هل شیخوپوره

(۴۸) ☆ طبقات ابن سعد تذکرہ حضرت سلمان، القسم الاول الجزء الرابع ص ۶۴

(۴۹) ☆ طبقات ابن سعد تذکرہ حضرت عثمان، ج ۳ ص ۵۵

(۵۰) ☆ مسلم، امام ابو الحسن مسلم بن حجاج قشیری، (م ۲۶۱ھ) ج ۲ ص ۴۵۰

ملاحظہ فرمایا آپ نے ! غلاموں کے ساتھ حسنِ سلوک اور مساوات کی تاریخ عالم میں ایسی کوئی مثال ہے؟ اتنا بھی گوارا نہ کیا کہ میرے جسم پر کپڑے اور رنگ کے ہوں اور غلام کے جسم پر دوسرے رنگ کے۔

☆ حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کو ایک باندی پنکھے سے ہوا دے رہی تھی، اتنے میں اس کی آنکھ لگ گئی۔ آپ نے پنکھا لے کر خود اسے جھلنا شروع کر دیا۔ اس کی آنکھ کھلی تو یہ منظر دیکھ کر گھبرا گئی۔ آپ نے فرمایا کہ آخر تم بھی میری طرح انسان ہو، تمہیں بھی میری طرح گرمی لگتی ہوگی، جس طرح تم مجھے پنکھا جھل رہی تھی میں نے بھی تمہیں جھل دیا۔ (۵۱)

ایک امیر المومنین کا غلاموں سے یہ حسنِ سلوک ...... چشم فلک نے ایسا منظر کبھی نہ دیکھا ہوگا۔

اسلام کی تعلیم اور اس کے زیر اثر صحابہ کرام کے حسن سلوک کا نتیجہ یہ تھا کہ غلام اپنے آقا پر جان قربان کرتے تھے۔ ان کے ہر فرمان اور ہر خواہش کو خوشی سے پورا کرنا متاعِ حیات سمجھتے تھے۔ ایک مثال سماعت فرمائیں۔

☆ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کا افلح نامی ایک غلام تھا۔ آپ نے اسے مکاتبت کے ذریعے آزاد کرنا چاہا، سب لوگوں نے اسے مبارکبادیں دیں۔ بعد میں حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے اس عقد کو فسخ کرنا چاہا (غلام کی رضامندی کے بغیر یہ عقد فسخ نہیں ہوسکتا۔ اگر حضرت افلح انکار کر دیتے تو حضرت ابوایوب انصاری اسے از خود فسخ نہیں کر سکتے تھے۔) تو لوگوں نے افلح سے کہا، کیا تم پھر غلامی میں رہنا پسند کرو گے؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں آزادی کا اختیار دے دیا ہے۔ افلح نے جواب دیا۔ میں حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کی کسی بات کو ٹال نہیں سکتا۔ جو ان کی خواہش ہو میں ہر حال میں اسے پورا کروں گا۔ چنانچہ انہوں نے خود اس معاہدہ کو فسخ کر دیا۔ اس کے چند ہی دنوں بعد حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے اسے آزاد کر دیا۔ اور ساتھ ہی فرمایا تمہارے پاس جو مال ہے وہ سب تمہارا ہے۔ (۵۲)

غلاموں سے حسنِ سلوک کا یہ انوکھا انداز بھی ملاحظہ فرمائیں۔

---

(۵۱) ☆ (سیرت عمر بن عبدالعزیز، للامام ابن جوزی ص۵۷)

(۵۲) ☆ (طبقات ابن سعد تذکرہ افلح)

☆ عہد فاروقی میں جب بیت المقدس فتح ہوا اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ زادھا اللہ شرفاً وتعظیماً سے بیت المقدس گئے تو غلام ساتھ تھا۔ راستہ میں ایک ہی اونٹ پر باری باری سوار ہوتے تھے۔ جب شہر میں داخلے کا وقت آیا تو غلام کے سوار ہونے کی باری تھی۔ اس نے بہت اصرار کیا کہ حضور آپ امیر المومنین ہیں، یہ شہر اللہ تعالیٰ نے آپ کے زیر نگیں کر دیا ہے، اس شہر کے لوگ نئے نئے سلطنت اسلامیہ میں داخل ہوئے ہیں، وہاں بڑے بڑے علماء اور رئیس قیمتی پوشاک پہنے سج دھج کر آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ ایسے میں آپ کا پیدل چل کر اس شہر میں داخل ہونا اچھا نہیں لگتا۔ مگر آپ نے فرمایا چونکہ حق تمہارا ہے اس لئے تم ہی سوار رہو، اور پھر چشمِ عالم نے وہ منظر بھی دیکھا کہ غلام اونٹ پر سوار ہے اور دنیا کے فاتح اعظم اونٹ کی نکیل تھامے آگے آگے پیدل چل رہے ہیں۔

غلاموں کی سماجی حیثیت:

اسلام نے جہاں ارشاد و ہدایت کے موئے قلم سے تاریخِ عالم کے نقش و نگار درست کئے اور تہذیب و اخلاق کے دیگر نشانات اجاگر کئے، وہیں غلاموں کو بھی معاشرتی زندگی میں آزاد لوگوں کے ساتھ برابر کی حیثیت عطا فرمائی۔ وحدتِ انسانی کی یہ تعلیم عام ہے، جو آپ کو جا بجا ملے گی اور جس کا حاصل یہ ہے کہ سب انسان برابر ہیں ان میں رنگ و نسل، حاکمیت و محکومیت اور آقائی و غلامی کا امتیاز کوئی ایسی چیز نہیں جس کی بناء پر کوئی شخص دوسرے کے ساتھ غیر مساویانہ اور حقارت انگیز رویہ روا رکھے۔

اسلامی تعلیم نے غلاموں کے متعلق مسلمانوں کی ذہنیت میں جو تبدیلی پیدا کر دی تھی اسی کا اثر تھا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جیسے جلیل القدر خلیفہ حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ کو ''ہمارے آقا'' کہہ کر خطاب کرتے تھے۔ (۵۳)

☆ حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو ''موذن دربارِ رسالت'' ہونے کا شرف و منصب تو حاصل تھا ہی مگر چشم فلک نے وہ منظر بھی دیکھا جسے دیکھ کر قریش مکہ جل بھن کر رہ گئے۔ بڑے بڑے نامور عربوں کے ہوتے ہوئے بھی فتح مکہ کے دن حضور سید عالم ﷺ نے حضرت بلال کو جب یہ اعزاز بخشا کہ بیت اللہ کی چھت پر کھڑے ہو کر ترانہ توحید بلند

(۵۳) ☆ طبقات ابن سعد القسم الاول الجزء الثالث ص ۱۶۸

کریں، تو حارث بن ہشام اور عتاب بن اسید نے غضبناک ہو کر کہا، کیا یہ حبشی غلام کعبۃ اللہ کی چھت پر بھی کھڑا ہو کر اذان دے گا؟ (۵۴)

☆ اسلام نے غلاموں کو جو اعزاز بخشا اور مسلم معاشرہ میں انہیں جو مقام عطا کیا اسی کا اظہار تھا کہ حضور ﷺ نے اپنی علالت کے ایام میں، شام کی مہم کے لئے جو لشکر ترتیب دیا، اس کی قیادت اعلیٰ کا منصب آپ نے ایک اٹھارہ سالہ نوجوان ''اپنے غلام زادے'' حضرت اسامہ بن زید کو عطا فرمایا۔ حالانکہ اس لشکر میں اکابر مہاجرین وانصار صحابہ کرام شامل تھے، مگر سب نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی اطاعت کی۔ پھر خلیفۂ اسلام حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ دور تک اس لشکر کو الوداع کرنے کے لئے اس شان سے تشریف لے گئے کہ خود امیر المومنین پیدل تھے اور حضرت اسامہ گھوڑے پر سوار تھے۔ حضرت اسامہ عرض کرتے رہے کہ آپ بھی سوار ہو جائیں ورنہ میں بھی پیدل چلتا ہوں۔ آپ نے فرمایا نہیں! اللہ کی قسم نہ تم گھوڑے سے اترو گے اور نہ ہی میں سوار ہوں گا۔ (۵۵)

یہاں یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ مشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب تک پوری روئے زمین پر بسنے والی آبادی جب غلاموں کو انسانی حقوق دینے سے گریزاں تھی، اس وقت اسلام نے ہی حریت کا نعرہ بلند کیا اور غلاموں کو ذلت اور پستی کے گھٹاٹوپ اندھیروں سے نکال کر آزاد انسانوں کی صف میں لا کھڑا کیا۔

☆ سوس کی مہم سے فراغت کے بعد حضرت ابوسبرۃ لشکر کو لئے ہوئے جندیسار پور پہنچے تو دیکھا کہ رز بن عبداللہ بن کلیب نے پہلے ہی وہاں کا محاصرہ کیا ہوا ہے۔ اب دونوں نے مل کر جہاد شروع کر دیا۔ صبح وشام لڑائی ہوتی، اسی اثنا میں مسلمانوں کے ایک (مکنف نامی) غلام نے شہر والوں کے پاس امن کا پروانہ لکھ کر بھیج دیا۔ مسلمان اس سے بے خبر تھے۔ کفار نے امن پا کر قلعہ کے دروازے کھول دیئے اور بے تکلفانہ باہر چلے آئے۔ مسلمانوں نے پوچھا کیا بات ہے؟ وہ کہنے لگے کہ تم تو ہمیں امن دے چکے ہو، اس کے باوجود لڑائی پر تلے ہوئے ہو۔

---

(۵۴) ☆ طبقات ابن سعد القسم الاول الجزء الثالث ص ۱٦٧

☆ تاریخ الاسلام السیاسی، ڈاکٹر حسن ابراهیم حسن، ۲۲۸

(۵۵) ☆ طبقات ابن سعد المغازی ص ۱۳۷

مسلمانوں کو جب اصل واقعہ کی اطلاع ہوئی تو بعض نے کہا کہ چونکہ وہ امن غلام کا دیا ہوا ہے لہٰذا معتبر نہیں۔ اہل ''جندیسار پور'' بولے، ہم تو تمھارے آزاد اور غلام میں کوئی فرق نہیں دیکھتے۔ جب تمہارے ہی ایک فرد نے امن دیا ہے تو وہ معتبر ہونا چاہئے۔

مسلمانوں نے پورے واقعہ کی اطلاع حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو بھیجی تو آپ نے اس غلام کے دیئے ہوئے امن کو برقرار رکھا اور تمام مسلمانوں کو اسے تسلیم کرنے کا حکم جاری فرمادیا۔ چنانچہ اسلامی لشکر نے غلام کے امن کو معتبر قرار دیکر باقی رکھا اور واپس چلے آئے۔

جنگ کی حالت میں دشمن کو امن دینے کا معاملہ کتنا اہم ہے؟ مگر اسلام کی عبد نوازی دیکھئے کہ اس معاملہ میں بھی غلام کے قول کو وہی حیثیت دی ہے جو کسی آزاد آدمی کے قول کی ہوسکتی ہے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

اِنَّ عَبْدَالْمُسْلِمِیْنَ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَذِمَّتَہٗ مِنْ ذِمَّتِھِمْ یَجُوْذُ مَانُہٗ.

مسلمانوں کا غلام مسلمانوں میں سے ہے اور اس کا عہد بھی دیگر مسلمانوں کے عہد کی طرح ہے، اس کا کسی کو امن دینا جائز ہے۔ (۵٦)

☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے غلام حضرت سالم نماز میں امامت فرمایا کرتے تھے اور آپ کی اقتداء میں مہاجرین اولین، جن میں حضرت ابوبکر و عمر، ابوسلمہ، زبیر اور عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہم بھی شامل ہیں، نماز پڑھتے تھے۔ (۵۷)

گویا غلام میں اگر اہلیت وقابلیت ہو تو وہ امت مسلمہ کی امامت جیسے عظیم منصب پر بھی فائز ہوسکتا ہے۔ نماز کی امامت دینی کاموں میں سب سے بڑا اور اہم کام ہے۔ جب غلام اس عظیم الشان شرف کا مستحق سمجھا جاسکتا ہے

---

(۵٦) ☆ طبری جلد ۴، ذکر فتح سوس

(۵۷) ☆ بخاری، امام ابوعبداللہ محمد بن اسمعیل بخاری (م ۲۵٦ھ) کتاب الصلاۃ باب امامة العبد و المولی

☆ بخاری، امام ابوعبداللہ محمد بن اسمعیل بخاری (م ۲۵٦ھ) کتاب الاحکام باب اسنقصاء الوالی و استعمالھم رقم الحدیث ۷۱۷۵

☆ بخاری، امام ابوعبداللہ محمد بن اسمعیل بخاری (م ۲۵٦ھ) باب استقضاء الموالی واستعمالھم

تو امورِ دنیا کے دیگر مناصب مثلاً سپہ سالاری، گورنری، تحصیلداری وغیرہ ایسے عہدہ پر بھی بدرجہ اولیٰ فائز ہوسکتا ہے۔(۵۸)

☆ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو کوفہ کا قاضی و معلم بنا کر روانہ فرمایا تو عمار بن یاسر کو جو آزاد کردہ غلام تھے کوفہ کا امام اور اسلامی فوج کا سالار بنا دیا۔ اہلِ کوفہ کے نام آپ نے حسبِ ذیل فرمان جاری فرمایا۔

اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّیْ بَعَثْتُ اِلَیْکُمْ عَمَّارَ بْنَ یَاسِرٍ وَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ مُعَلِّمًا وَّوَزِیْرًا.(۵۹)

میں عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو امیر اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو معلم اور وزیر بنا کر تمہاری طرف بھیج رہا ہوں۔

یہی وہ حکیمانہ انداز تھا جس نے غلاموں کو آزاد معاشرے کا حصہ بننے بلکہ اس کی امامت وسیادت کرنے کا اہل بنا دیا۔ انہیں علم و فضل اور ادب و ہنر حاصل کرنے میں پوری آزادی تھی اور پھر علم و کمال کے زیور سے آراستہ ہو کر جو غلام معاشرے کے سامنے آئے، ان کی کما حقہ تعظیم کی گئی۔ غلامی ان کے فضل و کمال کے لئے حجاب نہیں بن سکی۔ امارت وسیادت کے لئے صرف حسن قابلیت اور اس عہدہ کی اہلیت ولیاقت شرط تھی، غلام اور آزاد کا اس میں کوئی فرق نہیں تھا۔

☆ امام زہری فرماتے ہیں، میں ایک دفعہ عبدالملک بن مروان کے پاس گیا تو اس نے مجھ سے پوچھا، کہاں سے آرہے ہو؟ میں نے کہا ''مکہ مکرمہ سے'' اس کے بعد میرے اور اس کے درمیان مندرجہ ذیل گفتگو ہوئی۔

عبدالملک: تمہاری (مکہ مکرمہ سے) روانگی کے وقت اہلِ مکہ کا سردار کون تھا؟

زہری: عطاء بن ابی رباح!

عبدالملک: وہ عرب ہے یا غلام؟

زہری: غلام

(۵۸) ☆ (فتح الباری، کتاب الاحکام باب استقصاء الموالی و استعمالهم، مطبوعه قدیمی کتب خانه کراچی جلد۱۳ ص ۲۰

(۵۹) ☆ طبقات ابن سعد القسم الاول الجزء الثالث ص ۱۸۲

عبدالملک: تو پھر عرب کا سردار کیسے بن گیا؟

زہری: دیانت اور روایت کی وجہ سے!

عبدالملک: بے شک اہلِ دیانت وروایت ہی سیادت کے مستحق ہیں۔

پھر عبدالملک نے پوچھا۔اچھا! تو اہلِ یمن کا سردار کون ہے؟

زہری: طاؤس بن کیسان!

عبدالملک: عرب ہے یا غلام؟

زہری: غلام!

عبدالملک: تو پھر یمن کا سردار کیونکر ہو گیا؟

زہری: جس بنا پر عطاء اہلِ مکہ کا سردار ہے!

عبدالملک بے شک جو شخص عطاء کی طرح صاحبِ دیانت وروایت ہو اسی کو سرداری کا حق ہے۔''اچھا اہلِ مصر کا سردار کون ہے''؟

زہری: یزید بن حبیب!

عبدالملک: عرب ہے یا غلام؟

زہری: غلام

اس پر عبدالملک نے پھر وہی کہا کہ غلام ہو کر عرب کا سردار کیسے بن گیا؟ زہری نے بھی حسبِ سابق وہی جواب دیا۔اسے سن کر عبدالملک نے پھر کہا بے شک سرداری ایسی شخصیت کو ہی زیبا ہے۔عبدالملک نے سلسلۂ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا۔

عبدالملک: اہلِ شام کا سردار کون ہے؟

زہری: مکحول دمشقی!

عبدالملک: عرب ہے یا غلام؟

زہری: غلام! اور غلام بھی ایسا کہ حبشی ہے، قبیلہ ہزیل کی ایک عورت کا آزاد کردہ ہے۔

عبدالملک: اہل جزیرہ کا سردار کون ہے؟

زہری: میمون بن مہران!

عبدالملک: عرب ہے یا غلام؟

زہری: غلام!

عبدالملک: اچھا تو اہلِ حرم کا سردار کون ہے؟

زہری: ضحاک بن مزاحم!

عبدالملک: عرب ہے یا غلام؟

زہری: غلام!

عبدالملک: بصرہ کا سردار کون ہے؟

زہری: حسن بن ابی الحسن

عبدالملک: عرب ہے یا غلام؟

زہری: غلام!

عبدالملک: اچھا اہلِ کوفہ کا سردار کون ہے؟

زہری: ابراہیم نخعی!

عبدالملک: عرب ہے یا غلام؟

زہری: عرب!

عبدالملک نے جب حضرت ابراہیم نخعی کا نام سنا جو عرب تھے تو فرطِ مسرت میں کہنے لگا۔ زہری تو برباد ہو! اب تو نے میری تشویش کو دور کیا ہے۔ پھر خود ہی کہا۔ ''اللہ کی قسم غلاموں کو بڑے بڑے لوگوں پر سردار ہونا چاہئے، یہاں تک کہ ان کے نام کے خطبے بر سر منبر پڑھے جائیں اور عرب ان کے نیچے بیٹھے ہوں''۔

زہری کہتے ہیں: میں نے کہاہاں، بے شک اے امیر المومنین، سرداری اللہ کا حکم اور اس کا دین ہے۔ جو اس کی حفاظت کرے گا وہی سردار ہوگا۔ اور جو اسے ضائع کردیگا وہ ذلیل وخوار ہوگا۔ (۶۰)

غلاموں کی عزت نفس کی حفاظت اور سماجی حیثیت میں اضافہ ہی منظور تھا کہ سید عالم ﷺ نے انہیں ''میرا غلام'' کہنے سے منع فرما دیا۔ ارشاد فرمایا۔

لَایَقُوْلَنَّ اَحَدُکُم عَبْدِیُ وَاَمَتِیُ.

تم میں سے کوئی ''میرا غلام'' اور ''میری باندی'' نہ کہے۔

ہر وہ لفظ جس سے کسی کی تحقیر ہوتی ہو، غلام کے لئے اس کا استعمال ممنوع قرار دے کر ارشاد فرمایا۔

فَاِنَّکُم الْمَمْلُوْکُوْنَ وَالرَّبُّ اَللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ. (۶۱)

تم سبھی مملوک ہو، رب تو سب کا اللہ تعالیٰ ہے۔

یہ صرف اسلام کی ہی خاصیت ہے کہ اس نے غلاموں کے لئے ایسے الفاظ کا استعمال بھی پسند نہیں فرمایا جن سے کسی کی حقارت مترشح ہوتی ہو یا جن سے یہ ظاہر ہوتا ہو کہ غلام باقی مسلمانوں کے علاوہ کوئی ادنیٰ قوم ہے۔

وسائل حریت:

آزاد انسانوں کی خرید وفروخت پر پابندی لگانے، غلاموں کے انسانی حقوق بحال کرنے اور ان کے سماجی مقام و مرتبہ کو بلند کرنے کے ساتھ ساتھ پورے معاشرے کو اجتماعی طور پر غلامی کے خلاف عالمگیر انقلابی فکر عطا کرنے کے بعد، اسلام نے غلاموں کی آزادی کے بہت سارے طریقے اور قوانین بھی متعارف کروائے ہیں۔

گذشتہ سطور میں آپ نے پڑھ لیا کہ اسلام نے ہر قسم کی غلامی کو بالکل شجرِ ممنوعہ قرار دے کر اسے یکسر نیست ونابود کردیا، صرف اور صرف ان لوگوں کو غلام بنانے کی اجازت دی جو جنگ کی حالت میں گرفتار ہو کر حاکمِ اسلام کے سامنے پیش کئے جائیں۔ (یہاں یہ بات ذہن نشین رہے کہ ایسے لوگوں کو بھی غلام بنانے کی اسلام

(۶۰) ☆ تفسیر روح البیان للعلامة امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۳ ص ۳۲۱

(۶۱) ☆ ابو داؤد، امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ) کتاب الادب باب لایقول المملوک ربی و ربتی رقم الحدیث ۴۹۷
☆ بخاری، امام ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) کتاب العتق باب العبد اذاحسن عبادة ربه و نصح لسیده رقم الحدیث ۲۵۵۲

نے صرف اجازت دی ہے، حکم نہیں۔ حاکم اسلام اگر مناسب سمجھے تو انہیں بھی آزاد کر سکتا ہے۔ گذشتہ صفحات میں اس کی چند مثالیں آپ نے ملاحظہ فرمالیں)۔

جہاد اسی وقت مشروع ہوتا ہے جب فتنہ کا زور وشور ہو اور پھر مسلمان جہاد میں جاتے ہیں تو صرف اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے۔ اس میں کوئی دنیوی منفعت حاصل کرنا مطلوب نہیں ہوتا۔ اب غور کیجئے کہ ایک طرف تو اسلام نے یہ حکم جاری فرمادیا کہ صرف وہی مرد وزن غلام و باندی بنائے جا سکتے ہیں جنہیں جنگ میں گرفتار کیا جائے اور دوسری جانب یہ ہدایات دے دیں کہ جنگ میں شریک ہوں تو محض اللہ کی رضا کے لئے، باندی وغلام کے حصول یا کسی اور منفعت کی خاطر نہیں۔ ان دوطرفہ تعلیمات کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ جنگ میں لوگوں کو گرفتار کرنے کی مساعی ہی بہت کم ہوں گی اور اس کے باوجود جو لوگ گرفتار ہوں گے انہیں غلام بنانے کی خواہش کوئی نہیں کرے گا۔ کیونکہ انہیں ڈر ہوگا کہ کہیں اس منفعت کا حصول بھی ان کے اجر کے فقدان کا باعث نہ بنے۔

انصاف شرط ہے:

غلاموں کو آزاد کرنے کے معاملہ میں یہی اصلاح کچھ کم نہیں کہ غلام بنانے کی تمام راہوں کو بند کر کے اور انہیں ممنوع ومحظور قرار دیکر صرف ایک راہ کو باقی رکھا، اور پھر اس کا بھی یہ حال ہے کہ بار بار اور واضح طور پر بیان فرمادیا کہ اس راہ (جہاد) پر چلنے کی غرض غلاموں کا حصول نہیں بلکہ محض لوجہ اللہ اس راہ پر چلو۔ مزید یہ کہ ممکن ہو تو جو مسلمان کافروں کے ہاں قیدی بن گئے ہیں، ان کا تبادلہ کر کے انہیں آزادی دلواؤ۔ پھر اس کے ساتھ یہ بھی حکم نافذ فرمادیا کہ اگر تمہارے دشمن صلح پر آمادہ ہوں تو تم بھی ان سے صلح کرلو، اور نتائج وعواقب کی ذرہ برابر بھی پروانہ کرو بلکہ اللہ پر توکل رکھو۔

وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ. (سورۃ الانفال آیت ۶۱ پ ۱۰)

اور اگر وہ صلح کی طرف جھکیں تو تم بھی جھکو، اور اللہ پر بھروسہ رکھو۔

ظاہر ہے کہ جب مجاہدین کی دشمنانِ اسلام سے صلح ہو جائے گی تو پھر انہیں باندی یا غلام کیوں کر بنایا جا سکے گا؟

اوراگران تمام کوششوں کے باوجود بعض افراد غلام بن ہی جائیں تو ان کی آزادی کے لئے بھی اسلام نے کہیں تو اہلِ اسلام کو ترغیبات دیں اور کہیں مختلف گناہوں کے کفاروں میں غلام آزاد کرنے کا حکم دے دیا۔ مقصود بہرصورت یہی ہے کہ روئے زمین سے غلامی کا کلیۃً خاتمہ ہوجائے۔

غلام آزادکرنے کی ترغیب:

مدینہ طیبہ میں جب مملکت اسلامیہ قائم ہوئی تو اس کی حدود میں عام انسانوں کی طرح غلام بھی بڑی تعداد میں بستے تھے، مگر ان میں نہ تو غلامی کے خلاف کوئی فکر تھی اور نہ ہی غلامی سے بھاگنے کے لئے کوئی اجتماعی تحریک ......نہ تو اس کے خلاف کوئی ادیب یا شاعر آگ اگلتا ہے اور نہ ہی کہیں سے حکومت اسلامیہ سے غلامی ختم کرنے کا مطالبہ ہوتا ہے۔ غرضیکہ کہیں بھی، کوئی ایسی آواز بلند نہیں ہوتی جو اس نظام کے خلاف برسرِ پیکار ہو۔ ایسے میں یہ اسلام ہے جو غلاموں کو ان کی ذات کا شعور دیتا ہے، ان کے سینوں میں آزادی کی امنگ پیدا کرتا ہے اور معاشرے کو ان سے حسن سلوک کا سبق دے کر غلامی کی زنجیروں کو ڈھیلا کرتا ہے۔ اور پھر اس زنجیرِ غلامی کو توڑنا بہت بڑی نیکی کی صورت میں متعارف کرواتا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۚ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِى الرِّقَابِ.

(سورۃ البقرہ آیت ۱۷۷ پ ۲)

ہاں، اصلی نیکی یہ ہے کہ ایمان لائے اللہ اور قیامت اور فرشتوں اور کتاب اور پیغمبروں پر اور اللہ کی محبت میں اپنا عزیز مال دے رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور راہ گیر اور سائلوں کو اور گردنیں چھڑانے میں۔

یعنی جہاں اور بڑے بڑے نیک اعمال ہیں انہی میں سے ایک بہت زیادہ نیک عمل غلاموں کو آزادی دلانے میں اپنا محبوب مال خرچ کرنا بھی ہے۔ اسی طرح سورۂ بلد میں ارشاد ہوا۔

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِىْ كَبَدٍ ؕ۝ اَيَحْسَبُ اَنْ لَّنْ يَّقْدِرَ عَلَيْهِ اَحَدٌ ۘ۝ يَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ؕ۝

اَیَحۡسَبُ اَنۡ لَّمۡ یَرَہٗۤ اَحَدٌ ؕ﴿۷﴾ اَلَمۡ نَجۡعَلۡ لَّہٗ عَیۡنَیۡنِ ۙ﴿۸﴾ وَ لِسَانًا وَّ شَفَتَیۡنِ ۙ﴿۹﴾ وَ ہَدَیۡنٰہُ النَّجۡدَیۡنِ ﴿ۚ۱۰﴾ فَلَا اقۡتَحَمَ الۡعَقَبَۃَ ﴿۫ۖ۱۱﴾ وَ مَاۤ اَدۡرٰىکَ مَا الۡعَقَبَۃُ ﴿ؕ۱۲﴾ فَکُّ رَقَبَۃٍ ﴿ۙ۱۳﴾ (سورۃ البلد آیت ۴ تا ۱۳ پ ۳۰)

بے شک ہم نے آدمی کو مشقت میں رہتا پیدا کیا۔ کیا آدمی یہ سمجھتا ہے کہ ہرگز اس پر کوئی قدرت نہیں پائے گا؟ کہتا ہے میں نے ڈھیروں مال فنا کر دیا۔ کیا آدمی یہ سمجھتا ہے کہ اسے کسی نے نہ دیکھا؟ کیا ہم نے اس کی دو آنکھیں نہ بنائیں؟ اور زبان اور دو ہونٹ؟ اور اسے دو ابھری چیزوں کی راہ بتائی، پھر بے تامل گھاٹی میں نہ کودا اور تو نے کیا جانا وہ گھاٹی کیا ہے؟ کسی بندے کی گردن چھڑانا۔

وہ لوگ جو اپنے اقتدار و اختیار کی طاقت میں مست تھے اور جنہوں نے کمزور انسانوں کو غلامی کے شکنجے میں جکڑ رکھا تھا۔ انہیں کس جرأت سے للکارا گیا کہ اے ناتوانوں کو اپنے پنجۂ ظلم میں رکھ کر دبوچنے والو! تم کیا سمجھتے ہو کہ تم پر کسی کا بس نہیں چلے گا؟ جس مال کو عیش و عشرت میں پانی کی طرح بہا دینے میں تم فخر کرتے ہو، کیا خیال کرتے ہو کہ تمہیں کسی نے نہیں دیکھا؟ جس مال کو تم اپنی محنت اور عقل دانش کی کمائی سمجھتے ہو، اس کے حصول کے سارے ذرائع تو تمہیں خالق نے عطا کئے ہیں۔ تمہاری دور بیں آنکھیں، قوت گویائی کی حامل زبان اور ہونٹ یہ سب تمہارے رب کے ہی عطا کردہ ہیں۔ نہ صرف یہ بلکہ نیک و بد اور نفع و نقصان میں تمیز کرنے کے لئے تمہارے خالق نے ہی تمہارے دل و دماغ کو فہم و بصیرت کی روشنیاں بخشی ہیں۔ یہ سب کچھ ہونے کے باوجود تم دشوار گھاٹی میں داخل نہیں ہوتے؟ اس نیکی کی گھاٹی میں داخل ہونے کا پہلا کام انسانیت کو غلامی کے شکنجے سے نجات دلانا ہے۔

یہاں یہ بات بھی یاد رہے کہ یہ آیات مکی دور کی ہیں جبکہ باقاعدہ اسلامی حکومت قائم نہیں ہوئی تھی۔ آپ اس سے بخوبی اندازہ کر سکتے ہیں کہ جب اہلِ اسلام کے پاس بظاہر کسی قسم کی حکومت نہیں، بلکہ خود کسمپرسی کے عالم میں ہیں، اہلِ ایمان پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے جا رہے ہیں۔ اس وقت بھی اسلام ان تعلیمات کا واشگاف الفاظ میں اعلان فرما رہا ہے، تو مدینہ منورہ میں اسلامی حکومت کے قیام کے بعد اس نے کیا کیا اقدامات نہ کئے ہوں گے۔

غلام آزاد کرنے کے سلسلہ میں حضور نبی اکرم محسنِ عالم ﷺ کے ارشادات عالیہ اس قدر زیادہ ہیں کہ کتب

حدیث میں ''کتاب العتق'' کے عنوان سے پورے پورے باب موجود ہیں۔

☆ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔
جو شخص کسی ایک نفس کو آزاد کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کے بدلے آزاد کرنے والے کے ہر عضو کو جہنم سے آزاد فرما دے گا۔ (۶۲)

☆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور ﷺ سے عرض کی۔ مجھے کوئی ایسا عمل ارشاد ہو جو مجھے جنت میں داخل کر دے، تو رحمتِ عالم ﷺ نے فرمایا۔
اَعۡتِقِ النَّسَمَةَ وَفَکِّ الرَّقَبَةَ. (۶۳)
غلام آزاد کر اور گردن چھڑا۔
سائل نے پوچھا کیا عتق نسمہ اور فک رقبہ دونوں کا مفہوم ایک ہی نہیں؟
آپ ﷺ نے فرمایا نہیں! عتق نسمہ تو یہ ہے کہ تم خود کوئی غلام آزاد کرو اور فک رقبہ یہ ہے کہ کسی غلام کی گلو خلاصی میں اس کی مدد کرو۔ (۶۴)

☆ حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا معمول تھا کہ جب کوئی بات آپ کو زیادہ پسند آتی تو اس کی خوشی میں کثرت سے صدقہ وخیرات کرتے۔ آپ کے غلاموں کو جب اس بات کا علم ہوا تو انہوں نے یہ کرنا شروع کر دیا کہ کوئی مسجد میں جا کر بیٹھ جاتا اور خوب عبادت کرتا، حضرت ابن عمر اسے اس حالت میں دیکھ کر بہت خوش ہوتے اور اسے آزاد کر دیتے۔ آپ کے اصحاب نے گذارش کی، یہ غلام تو آپ کو دھوکہ دینے کے لئے ایسا

---

(۶۲) ☆ ابو داؤد، امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ) کتاب العتق باب فی ثواب العتق رقم الحدیث ۳۹۶۴

(۶۳) ☆ ترمذی، امام ابو عیسی محمد بن عیسی ترمذی (م ۲۷۹ھ) کتاب النذور و الایمان باب ماجاء فی ثواب من اعتق رقبة رقم الحدیث ۱۵۴۱

☆ بخاری، امام ابو عبداللہ محمد بن اسمعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) کتاب العتق باب فی العتق و افضله ۲۵۱۷

☆ بخاری، امام ابو عبداللہ محمد بن اسمعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) کتاب کفارات الایمان باب قول اللہ تعالی او تحریر رقبة وای رقبة ازکی رقم الحدیث ۶۷۱۵

☆ مسلم، امام ابو الحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) کتاب العتق باب فضل العتق رقم الحدیث ۳۷۷۶

(۶۴) ☆ السنن الکبری للبیهقی کتاب العتق باب فضل اعتاق النسمة و فک الرقبة رقم الحدیث ۲۱۳۱۳

کرتے ہیں۔تو آپ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ خَدَعَنَابِاللّٰهِ اِنْخَدَعْنَالَهُ.(۶۵)

جوہمیں اللہ کی راہ میں دھوکہ دینے کی کوشش کرتا ہے ہم اس کا دھوکہ قبول کر لیتے ہیں۔

☆ آپ کے آزاد کردہ غلاموں کی تعداد ہزار سے متجاوز ہے۔(۶۶)

☆ غلاموں کو آزاد کرنے کا زیادہ سے زیادہ شوق دلانے کے لئے اسلام نے قاعدہ مقرر فرمادیا کہ جوشخص جتنا قیمتی غلام آزاد کرے گا اسے اتنا ہی زیادہ اجروثواب ملے گا۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے بارگاہ رسالت میں عرض کی اَیُّ الرِّقَابِ اَفْضَلُ. کیسے غلام کو آزاد کرنا زیادہ باعثِ اجر ہے؟ تو ارشاد فرمایا: اَغْلَاهَا ثَمَنًا وَّ اَنْفَسُهَا عِنْدَاَهْلِهَا۔وہ جس کی قیمت زیادہ ہو اور مالک کو زیادہ پسند ہو۔(۶۷)

غلام آزاد کرنے کی اس ترغیب وتحریص کا ہی اثر تھا کہ حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر نے ۱۰۰۰، ذوالکلاع حمیری نے ایک ہی دن میں ۸۰۰۰ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے تیس ہزار غلام آزاد کردیئے۔

غرضیکہ صحابہ کرام نے اتنی کثرت سے غلام آزاد فرمائے کہ ہوتے ہوتے پورا اسلامی معاشرہ غلامی سے پاک ہوگیا۔ یہ سب فیض تھا اس محسنِ عالم ﷺ کی تعلیمات کا جن کی پوری زندگی اول تا آخر کمزوروں، مظلوموں اور غلاموں کو ظلم وستم کے پنجۂ استبداد سے آزاد کروانے میں صرف ہوئی۔ بلکہ جن کی ولادت طیبہ کے وقت ہی ثویبہ کو آزادی کی نعمت نصیب ہوئی۔ گویا جس روز محسنِ انسانیت اس عالم رنگ وبو میں جلوہ افروز ہوئے

---

(۶۵) ☆ طبقات ابن سعد القسم الاول الجزء الرابع ص ۱۲۳

(۶۶) ☆ تهذيب التهذيب ج۵ ص ۳۳۰

(۶۷) ☆ بخاری ،امام ابوعبداللہ محمدبن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) کتاب العتق باب ای الرقاب افضل رقم الحديث ۲۵۱۸

☆ ابن ماجه ،امام ابوعبدالله محمدبن يزيدابن ماجه (م ۲۷۳ھ) کتاب العتق باب العتق رقم الحديث ۲۵۲۳

☆ مسلم ،امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) رقم الحديث ۲۴۶

☆ موطا امام مالک کتاب العتق و الولاء باب فضل الرقاب ص ۵۴۲،نور محمد کتب خانه آرام باغ کراچی

☆ السنن الکبری للبیهقی کتاب العتق باب الی الرقاب افضل رقم الحديث ۲۳۱۴

اسی دن انسانوں سے غلامی کی زنجیریں ٹوٹنا شروع ہوگئیں اور اسی دن سے کمزوروں اور ناتوانوں کو پیغام امن ورحمت سنادیا گیا۔

کفارات

ان ترغیبات کے علاوہ متعدد گناہوں کے کفارہ میں غلام آزاد کرنے کا بھی اسلام نے حکم ارشاد فرمایا، تاکہ جو لوگ برضاء ورغبت غلام آزاد نہیں کرتے وہ اس طرح غلام آزاد کردیں۔

ان میں سے بعض گناہ تو وہ ہیں جن کے کفارہ میں غلام آزاد کرنا صرف مستحب واولی ہے اور بعض وہ گناہ ہیں جن کے کفارہ میں غلام آزاد کرنا واجب اور ضروری ہے۔

کفارات مستحبہ

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

مَنۡ لَطَمَ مَمۡلُوۡكَهٗ اَوۡضَرَبَهٗ فَكَفَّارَتُهٗ اَنۡ يُعۡتِقَهٗ.(۶۸)

جس نے اپنے غلام کو طمانچہ مارا یا اسے زدوکوب کیا تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ وہ اسے آزاد کردے۔

حضرت زاذان کہتے ہیں کہ ایک دفعہ میں حضرت عبداللہ بن عمر کے پاس آیا، وہ اپنے ایک غلام کو آزاد کرچکے تھے، آپ نے زمین سے ایک لکڑی یا اس جیسی کوئی اور چیز اٹھائی اور اس کی طرف اشارہ کرکے فرمانے لگے۔ میرے لئے یہ غلام آزاد کرنے میں اس چیز کے برابر بھی اجر نہیں کیونکہ میں نے حضور ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔ جو اپنے غلام کو مارے اس کا کفارہ یہ ہے کہ وہ اسے آزاد کردے۔ یعنی میں نے اسے بطور کفارہ آزاد کیا ہے۔(۶۹)

اسی طرح سورج گرہن اور چاند گرہن کے وقت جس طرح نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے اسی طرح غلام آزاد کرنے کے متعلق بھی ارشاد فرمایا گیا ہے۔

---

(۶۸) ☆ ابوداؤد، امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ) کتاب الادب باب فی حق المملوک رقم الحدیث ۵۱۶۸

(۶۹) ☆ ابوداؤد، امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ) کتاب الادب باب فی حق المملوک رقم الحدیث ۵۱۶۸

حضرت سیدہ اسماء بنت صدیق رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔

اَمَرَ النَّبِیّ ﷺ بِالْعِتَاقَةِ فِیْ کُسُوْفِ الشَّمْسِ.(۷۰)

حضور ﷺ نے سورج گرہن کے وقت غلام آزاد کرنے کا حکم دیا ہے۔

کفارات واجبہ

کفارۂ ظہار:

اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو محرمات مثلاً ماں، بہن میں سے کسی کے ساتھ تشبیہ دیکر اپنے اوپر حرام کرلے تو اسے شریعت میں ظہار کہتے ہیں۔ ایسا کرنے والا اگر اپنے اس قول کو واپس لینا چاہے تو جب تک کفارۂ ظہار ادا نہیں کرتا اس وقت تک اس کی بیوی اس کے لئے حلال نہیں ہوگی۔ کفارہ ظہار میں تین چیزیں ہیں۔

(i) غلام آزاد کرے۔ (ii) ساٹھ دن تک مسلسل روزے رکھے۔ (iii) ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔

ان تینوں میں غلام آزاد کرنا مقدم رکھا گیا ہے۔ قرآن مجید میں ہے۔

وَالَّذِیْنَ یُظَاهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ ثُمَّ یَعُوْدُوْنَ لِمَاقَالُوْا فَتَحْرِیْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّتَمَآسَّا ط ذٰلِکُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ وَاللّٰهُ بِمَاتَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ. (سورۃ المجادلۃ آیت ۳ پ۲۸)

یہ لوگ جو اپنی بیبیوں کو اپنی ماں کی جگہ کہیں، پھروہی کرنا چاہیں جس پر اتنی بڑی بات کہہ چکے تو ان پر لازم ہے ایک بردہ (غلام) آزاد کرنا قبل اس کے کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں۔ یہ ہے جو نصیحت تمہیں کی جاتی ہے اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے۔

اگر کسی نے غیر مسلم غلام کو آزاد کردیا تو بھی ظہار کا کفارہ ادا ہوجائے گا۔

---

(۷۰) ☆ بخاری، امام ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) کتاب العتق باب ما یستحب من العتاقۃ فی الکسوف او الدیات رقم الحدیث ۲۵۱۹

☆ موطا امام مالک باب مایجوز من العتق الرقاب الواجبۃ

کفارۂ یمین:

یہ ہے کہ کوئی شخص کسی بات پر قسم کھالے اور پھر اسے جان بوجھ کر توڑ دے یا توڑنا چاہے تو اس قسم کا کفارہ ادا کرنا ہوگا۔ کفارہ یمین کی بھی تین صورتیں ہیں۔

(i) دس مسکینوں کو متوسط درجہ کا کھانا کھلانا۔ (ii) دس مسکینوں کو کپڑے بنا کر دینا۔

(iii) ایک غلام آزاد کرنا۔

قرآن مجید میں ارشاد خداوندی ہے۔

لَایُؤَاخِذُکُمُ اللّٰہُ بِاللَّغْوِفِیْٓ اَیْمَانِکُمْ وَلٰکِنْ یُّؤَاخِذُکُمْ بِمَاعَقَّدْتُّمُ الْاَیْمَانَ فَکَفَّارَتُہٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَۃِ مَسٰکِیْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَاتُطْعِمُوْنَ اَھْلِیْکُمْ اَوْکِسْوَتُھُمْ اَوْتَحْرِیْرُرَقَبَۃٍ.

(سورۃ المآئدہ آیت ۸۹ پ ۷)

اللہ تمہیں نہیں پکڑتا تمہاری غلط فہمی کی قسموں پر، ہاں ان قسموں پر گرفت فرماتا ہے جنہیں تم نے مضبوط کیا۔ تو ایسی قسموں کا بدلہ دس مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے اپنے گھر والوں کو جو کھلاتے ہو اس کے اوسط میں سے۔ یا انہیں کپڑے دینا یا ایک بردہ آزاد کرنا۔

نوٹ: قسم کے تفصیلی احکام جلد سوم صفحہ ۲۰۹ پر گزر چکے ہیں۔ وہاں ملاحظہ فرمالیں۔

کفارۂ افسادِصوم:

جو شخص قصداً روزہ توڑ دے، اس کا کفارہ یہ ہے کہ غلام آزاد کرے، اس کی استطاعت نہ ہو تو ساٹھ دن کے مسلسل روزے رکھے اور اگر یہ بھی نہ کرسکتا ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔

کفارۂ قتل خطاء:

اگر کوئی کسی مسلمان کو غلطی سے قتل کر دے تو اس کا کفارہ بھی غلام آزاد کرنا ہے۔ قرآن مجید میں ہے۔

وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَئًا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰى اَهْلِهٖ اِلَّا اَنْ يَّصَّدَّقُوْا.

(سورۃ النساء آیت ۹۲ پ۵)

اور جو کسی مسلمان کو نادانستہ قتل کرے تو اس پر ایک مسلمان مملوک کا آزاد کرنا ہے اور خون بہا، کہ مقتول کے لوگوں کے سپرد کی جائے مگر یہ کہ وہ معاف کر دیں۔

نوٹ: اس کے تفصیلی احکام جلد دوم، ص ۴۰۵ پر گزر چکے ہیں۔

آزادی کی مختلف صورتیں:

یہاں تک غلام آزاد کرنے کی جو ترغیبات اور کفارات بیان ہوئے ان سے اندازہ ہو گیا ہوگا کہ کس طرح اسلام نے اپنے متبعین کو غلام آزاد کرنے پر ابھارا ہے۔ اگر ان تمام صورتوں میں سے بالفرض کوئی بھی نہ پائی جائے یعنی مالک سے نہ تو کوئی ایسا جرم سرزد ہو جس کا کفارہ ''غلام کی آزادی'' کی صورت میں لازم ہو اور نہ ہی وہ اپنی خانگی یا معاشی ضرورتوں کے باعث غلام آزاد کرنا چاہے، تو ایسے لوگوں کے لئے بھی اسلام نے مختلف ہدایات جاری فرمائیں ہیں۔

تدبیر:

اس کی صورت یہ ہے کہ مالک اپنے غلام سے کہے ''میری موت کے بعد تو آزاد ہے'' یا اس مفہوم کا کوئی جملہ بول دے تو اسکی موت کے بعد وہ غلام آزاد ہو جاتا ہے۔

بظاہر دیکھا جائے تو تدبیر میں بھی وصیت کی طرح کے ہی الفاظ ہیں، مگر ان میں فرق یہ ہے کہ وصیت سے رجوع کر لینا جائز ہے جب کہ تدبیر کے الفاظ کو واپس نہیں لیا جا سکتا۔ چنانچہ غلام کو مدبر کرنے کے بعد نہ تو آقا اسے اپنی زندگی میں فروخت کر سکتا ہے اور نہ ہی کسی کو بطورِ ہبہ دے سکتا ہے۔

غلام کی آزادی کے لئے چونکہ بیش از بیش سہولتیں پیدا کرنا اسلام کے مقاصد میں سے ہے اسی لئے حکم یہ ہے کہ اگر کسی نے غلام کے صرف ایک حصہ کو مدبر کیا تو صرف وہی حصہ نہیں، بلکہ پورا غلام مدبر ہو جائے گا، کیونکہ

نکاح وطلاق کی طرح عتق بھی تجزی کو قبول نہیں کرتا۔

ام ولد:

اس لونڈی کو کہتے ہیں جس کے پیٹ سے اس کے مالک کا بچہ پیدا ہوا ہو۔ یہ لونڈی بھی مدبر کی طرح آقا کے فوت ہوتے ہی آزاد ہوجائے گی۔ نیز نہ تو اسے بیچنا جائز ہے اور نہ ہی بطورِ ہبہ کسی کی طرف منتقل کیا جا سکتا ہے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک حدیث پاک نقل فرمائی۔

اَیُّمَاوَلِیْدَةٌ وَلَدَتْ مِنْ سَیِّدِهَافَاِنَّهٗ لَایَبِیْعُهَا وَلَایَهَبُهَا وَلَا یُوْرِثُهَا وَهُوَیَسْتَمْتِعُ مِنْهَا فَاِذَامَاتَ فَهِیَ حُرَّةٌ.(۷۱)

جس باندی کے ہاں اس کے آقا کا بچہ پیدا ہو، وہ نہ تو اسے بیچ سکتا ہے، نہ ہبہ کرسکتا ہے اور نہ ہی وراثت میں کسی کو دے سکتا ہے۔ البتہ وہ خود اس سے نفع حاصل کرسکتا ہے، جب وہ فوت ہوجائے تو باندی آزاد ہوجائے گی۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم، نورِ مجسم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

اَیُّمَا رَجُلٍ وَّلَدَتْ اَمَتُهٗ مِنْهُ فَهِیَ مُعْتَقَةٌ عَنْ دُبُرٍ مِّنْهُ.(۷۲)

جس کی باندی سے اس کا بچہ پیدا ہوا، وہ اس کے مرنے کے بعد آزاد ہے۔

ایک حدیث مبارکہ کے الفاظ یہ ہیں۔

اَعْتَقَهَا وَلَدُهَا. اس باندی کو تو اس کے بچے نے آزاد کردیا ہے۔(۷۳)

امِ ولد کا حکم تو آپ نے ملاحظہ فرمالیا کہ وہ آقا کے مرتے ہی آزاد ہوجاتی ہے اس کے ساتھ ہی یہ بھی پیش نظر رہے کہ باندی سے عزل کرنے کی بھی اسلام نے مذمت فرمائی ہے۔

---

(۷۱) ☆ السنن الکبری للبیهقی کتاب عتق امهات الاولاد باب الرجل یطأ امته بالملک فتولد له رقم الحدیث ۲۱۷۶۳

(۷۲) ☆ ابن ماجه ،امام ابوعبدالله محمدبن یزیدابن ماجه (م ۲۷۳ھ) کتاب العتق باب امهات الاولاد رقم الحدیث ۲۵۱۵

(۷۳) ☆ ابن ماجه ،امام ابوعبدالله محمدبن یزیدابن ماجه (م ۲۷۳ھ) کتاب العتق باب امهات الاولاد رقم الحدیث ۲۵۱۶

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انصار میں سے کسی نے حضورﷺ سے عرض کی کہ باندیاں ہمارے ہاتھ لگتی ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ انہیں فروخت کر کے قیمت وصول کرلیں، تو عزل کے متعلق آپ کا ارشادِ گرامی کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کیا واقعی تم ایسا کرتے ہو؟ جس جان کا پیدا ہونا اللہ تعالیٰ نے مقدر فرمایا ہے وہ ضرور پیدا ہوگی۔ (۷۴)

گویا اسلام نے باندی کو محض شہوت رانی کا ذریعہ قرار نہیں دیا بلکہ تدریجاً ہر ممکن طریقہ سے اسے آزادی کے قریب تر کر دیا ہے۔

اولی قربی:

قریبی رشتہ داروں میں سے کوئی شخص کسی کا مالک بن جائے تو ملکیت میں آتے ہی وہ مملوک آزاد ہو جاتا ہے۔

نبی اکرمﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

مَنْ مَّلَکَ ذَارَحِمٍ مَّحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ. (۷۵)

جو شخص کسی ذی رحم محرم کا مالک ہو جائے تو وہ آزاد ہو جائے گا۔

مکاتبت:

جس طرح شریعت اسلامیہ نے عورتوں کو یہ حق دیا ہے کہ اگر وہ اپنے شوہروں کے ساتھ رہنا پسند نہ کریں اور شوہر بھی انہیں طلاق دینے پر رضامند نہ ہو، تو وہ حقِ خلع سے کام لیتے ہوئے اپنے آپ کو نکاح کی گرہ سے آزاد کرا سکتی ہیں۔ اسی طرح غلاموں کو بھی یہ حق دیا ہے کہ اگر وہ غلامی میں رہنا پسند نہیں کرتے اور مالک انہیں

---

(۷۴) ☆ بخاری ،امام ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) کتاب العتق باب من ملک من العرب رقیقا فوھب رقم الحدیث ۵۲۴۲

(۷۵) ☆ ابوداؤد ،امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ) کتاب العتق باب فیمن ملک ذارحم محرم رقم الحدیث ۵۲ ... ۵۱ ... ۵۰ ... ۳۹۴۹

☆ ترمذی ،امام ابوعیسی محمد بن عیسی ترمذی (م ۲۷۹ھ) کتاب الاحکام باب ماجاء فیمن ملک ذا رحم محرم رقم الحدیث ۱۳۶۵

☆ ابن ماجہ ،امام ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ (م ۲۷۳ھ) کتاب العتق باب من ملک ذا رحم محرم فھو حر رقم الحدیث ۲۵۲۵

بلاعوض آزادنہیں کرتا، تووہ اپنے آقا سے عقد کتابت کرلیں۔اس کی صورت یہ ہے کہ غلام خودیااس کا آقا اسے کہے کہ اتنا روپیہ کما کردوتواس کے بدلہ میں تمہیں آزاد کردیاجائے گا۔جس غلام سے یہ معاہدہ طے ہو، اسے مکاتب کہتے ہیں۔قرآن مجید میں اس عقدکویوں بیان فرمایا گیا۔

وَالَّذِیْنَ یَبْتَغُوْنَ الْکِتَابَ مِمَّامَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ فَکَاتِبُوْھُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِیْھِمْ خَیْرًا.

(سورۃ النور آیت ۳۳پ۱۸)

اورتمہارے ہاتھ کی ملک باندی غلاموں میں سے جو یہ چاہیں کہ کچھ مال کمانے کی شرط پرلکھ دوتو لکھ دواگران میں کچھ بھلائی جانو۔

بلکہ دیگر مسلمانوں کوبھی مکاتب کی امداد کے ذریعے آزادی دلوانے کی ترغیب دی، ارشادربانی ہے۔

وَاٰتُوْھُمْ مِنْ مَّالِ اللّٰہِ الَّذِیْ اٰتٰکُمْ.

(سورۃ النور آیت ۳۳پ۱۸)

اوراس پران کی مدد کرواللہ کے مال سے جوتم کودیا۔

ایک اورمقام پرارشادفرمایا۔

اِنَّماالصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسٰکِیْنِ وَالْعٰمِلِیْنَ عَلَیْھَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُھُمْ وَفِی الرِّقَابِ.

(سورۃ التوبہ آیت ۶۰پ۱۰)

زکوۃ توانہیں لوگوں کے لئے ہے جومحتاج اورنرے نادارہوں اورجوتحصیل کرکے لائیں اورجن کے دلوں کواسلام سے الفت دی جائے اورگردنیں چھڑانے میں۔

اورپھر بدل کتابت اداکرنے کے بعداس کی ضرورت نہیں ہوتی کہ آقااپنی زبان سے آزادکرنے کے کلمات اداہی کرے، بلکہ رقم اداہوتے ہی وہ غلام آزادہوجائے گا۔علاوہ ازیں اگرمالک اسے بلامعاوضہ آزادکرنا چاہےتو بھی کرسکتا ہے۔

آزادی کی مزیدتدابیر:

اسلام نے جس طرح غلاموں کومدبر بنانے کی ترغیب دی، ام ولدوذی قرابت ہونے کی صورت میں رہائی کا

فرمان جاری کیا، غلاموں کومکاتبت کا حق دیااور پھر صرف اسی پر اکتفانہیں کیا بلکہ ہرایسی تدبیراختیار کی جس کے ذریعے طوق غلامی انسانیت کی گردن سے اتر سکتا ہے۔صرف ایک مثال ملاحظہ فرمائیں۔

نبی اکرمﷺ نے ارشادفرمایا۔

مَنْ اَعْتَقَ شِقْصًا لَّهٗ اَوْ شَقِيْصًا لَّهٗ فِيْ مَمْلُوْكٍ فَخَلَاصُهٗ عَلَيْهِ فِيْ مَالِهٖ اِنْ كَانَ لَهٗ مَالٌ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّـهٗ مَالٌ قُوِّمَ الْعَبْدُ قِيْمَةَ عَدْلٍ ثُمَّ اسْتُسْعِيَ لِصَاحِبِهٖ فِيْ قِيْمَتِهٖ غَيْرَ مَشْقُوْقٍ عَلَيْهِ. (۷۶)

جس نے (مشترکہ) غلام میں سے اپنا حصہ آزادکردیا۔اگروہ مالدار ہے تو دوسرے شرکاء کا حصہ ادا کر کے غلام آزادکرنااس پرضروری ہے،ورنہ اس کی قیمت مقرر کر لی جائے اور غلام سے بغیر کسی شدید مشقت کے اس کی ادائیگی کے لئے کوشش کرائی جائے۔

چندشبہات اوران کاازالہ

شبہ۱:

اسلام نے غلام بنانے کی اجازت کیوں دی؟ حالانکہ کسی انسان کوغلام بنانا انتہائی معیوب فعل ہے۔

تمہید:

جواب سے پہلے ایک اصولی تمہید کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے، وہ یہ کہ جنگ اور امن دونوں حالتیں یکساں نہیں ہوتیں، دونوں میں بعدالمشرقین ہوتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ ان میں سے ایک حالت کودوسری پر قیاس کرنا درست نہیں۔امن وصلح کی حالت میں جوچیزیں وحشت وبربریت کی علامت ہوتی ہیں، حالت جنگ میں وہی

(۷۶) ☆ ابوداؤد،امام ابوداؤدسلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ) کتاب العتق باب من ذکر السعایة فی هذا الحدیث رقم الحدیث ۳۹۳۸

☆ بخاری ،امام ابوعبداللہمحمدبن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) کتاب العتق باب اذا اعتق فی عبد و لیس له مال رقم الحدیث ۲۵۲۷

☆ ابن ماجه ،امام ابوعبداللہ محمدبن یزیدابن ماجه (م ۲۷۳ھ) کتاب العتق باب اعتق من شرکا له فی عبد رقم الحدیث ۲۵۲۷

☆ مسلم ،امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) کتاب العتق باب منه و ذکر السعایة رقم الحدیث ۱۵۰۳

امور نہ صرف جائز بلکہ بعض اوقات لازم قرار دے دیئے جاتے ہیں۔ یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس کا عقل وشعور ہوتے ہوئے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ مثلاً قتل وخونریزی سے بدتر کونسی چیز ہوسکتی ہے؟ مگر حالت جنگ میں اسے برداشت کیا جاتا ہے۔ حالتِ امن میں اگر کوئی کسی کو غلطی سے بھی قتل کردے تو اس سے قصاص نہ سہی خون بہا ضرور لیا جاتا ہے۔ لیکن جنگ میں ایک شخص سینکڑوں افراد کے خون سے اپنے ہاتھوں کو رنگین کر لیتا ہے اور اس سے باز پرس تو درکنار اسے بہادری کے تمغے پہنائے جاتے ہیں، اور انعام واکرام کے ذریعے اس کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔

ازالہ:

حالتِ امن میں کسی کو غلام بنانا شریعت اسلامیہ نے ممنوع قرار دے دیا ہے البتہ حالتِ جنگ میں دشمن کے جو قیدی گرفتار ہوجائیں انہیں غلام بنانے کی اسلام نے وقتی حالت کے پیشِ نظر صرف اجازت دی ہے، اس کی حوصلہ افزائی نہیں کی اور بعض اوقات حالات ہی ایسے ہوتے ہیں کہ غلام بنانا ناگزیر ہوجاتا ہے، بلکہ غلامی کو بعض مخصوص حالات کے پیشِ نظر نافع سمجھا جاتا ہے۔ اسی حقیقت کو ایک غیر مسلم مفکر کی زبانی سنئے:

بعض اوقات حالات ہی ایسے رونما ہوتے ہیں جن کے پیشِ نظر یہ کہنا بجا ہے کہ غلامی بذاتِ خود آزادی کی منزل کا ایک مرحلہ ہے۔ (۷۷)

دوسرے لفظوں میں یوں کہیے کہ یہ معاملہ اسلام نے حکومت وقت پر چھوڑ دیا ہے۔ اگر حاکم اسلام انہیں غلام نہ بنانے میں نقصان نہ سمجھے تو آزاد کردے۔ ورنہ ملت اسلامیہ کو نقصان سے بچانے کے لئے انہیں وقتی طور پر غلام بنالیا جائے۔ علاوہ ازیں اسلام نے جس غلامی کی اجازت دی ہے، اسے اس درندگی سے کوئی واسطہ اور تعلق نہیں جسے اقوامِ مغرب غلامی سمجھتی ہیں۔

اس بارے میں ایک بے لاگ مفکر کی رائے سنئے۔

وہ غلامی جو اسلام میں جائز ہے اسے درحقیقت اس غلامی سے کوئی نسبت ہی نہیں جو ہمارے زمانے تک

(۷۷) ☆ مقدمہ سلیوری ان دی رومن اسپائر، ص ۱۵

عیسائیت میں جائز رکھی جاتی رہی اور نہ ہی اسے اس غلامی سے کوئی تعلق ہے جو ۱۸۶۵ء تک امریکہ میں رائج رہی۔(۷۸)

اور پھر مختلف تعلیمات کے ذریعے اسے آزاد کرنے اور دورانِ غلامی اس کے حقوق کی مناسب دیکھ بھال کرنے کی بھی تعلیم دی ہے۔

افریقہ کا ایک مشہور سیاح مسٹر جوزف تھاپسن لنڈن ٹائمز مورخہ ۱۴ر نومبر ۱۸۸۷ء کے نام ''مشرقی افریقہ میں غلامی'' کے عنوان سے ایک خط میں لکھتا ہے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ مشرقی افریقہ کے متعلق جتنا وسیع میرا تجربہ ہے، آپ کے اخبار کے کسی اور نامہ نگار کا نہیں۔ اور میں بلا تامل یہ رائے رکھتا ہوں کہ اگر یہاں غلاموں کی تجارت کا بازار گرم ہے تو اس کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ ان علاقوں میں اسلام کا تعارف ہی نہیں کرایا گیا، اگر یہاں اسلام کو روشناس کرایا جاتا تو بردہ فروشی کبھی کی مکمل طور پر ختم ہو چکی ہوتی۔(۷۹)

اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ غلامی کو خواہ کتنا ہی برا سمجھا جائے کم ہے۔ مگر یہ بھی یاد رکھیں کہ وہ نتیجۂ جنگ ہے، تو جس طرح مخصوص حالات میں جنگ جیسی ہولناک اور تباہ کن چیز کو برداشت کر لیا جاتا ہے اسی طرح مخصوص حالات میں اسلام نے غلامی کو بھی ناپسندیدہ ہونے کے باوجود صرف وقتی طور پر برداشت کیا ہے۔

شبہ ۲:

اسلام میں غلام کو بالکل ایک مملوکہ شئے کی طرح سمجھا جاتا ہے۔ جس طرح کوئی شخص اپنے گھر، کپڑے اور کھانے پینے کی چیزوں کا مالک ہوتا ہے، ان میں ہر طرح کا تصرف کر سکتا ہے انہیں بیچ سکتا ہے، ہبہ

(۷۸) ☆ (اسپرٹ آف اسلام، ص ۲۶۴)

(۷۹) ☆ (London Times مورخہ ۱۴ر نومبر ۱۸۸۷ء)

کرسکتا ہے اسی طرح غلام کو بھی فروخت و ہبہ وغیرہ تصرفات میں لاسکتا ہے۔تو کیا یہ انسانیت کی تحقیر وتوہین نہیں کہ ایک صاحب عقل وخرد انسان کو عام سی مملوکہ شئے کی طرح استعمال کیا جائے؟

ازالہ:

یہ تو طے ہے کہ اسلام سے پہلے ہی غلامی بین الاقوامی طور پر انسانیت کے لئے باعث ننگ وعار بنی ہوئی تھی۔ اب غور طلب بات یہ ہے کہ اسلام نے غلامی کو جس شکل وصورت میں باقی رکھا، کیا یہ وہی بھیانک صورت ہے؟ یا اس میں کوئی تبدیلی کی؟ اگر بالفرض وہی شکل بجبوری باقی رکھی جاتی تو بھی یہ اعتراض ان لوگوں پر ہوسکتا تھا جنہوں نے اسے رواج دیا، اسلام پر نہیں۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ اسلام نے غلام کی حیثیت کو بدلا، اسے اخلاقی اعتبار سے جائز مقام دیا۔ وہی غلام جسے اسلام سے پہلے عام مملوکہ اشیاء کی طرح سمجھا جاتا تھا، حتیٰ کہ مالک کو اس کی زندگی اور موت کا بھی مختار سمجھا جاتا تھا۔ اگر کسی جرم کے بغیر بھی مالک اسے قتل کردیتا تو اس سے باز پرس کرنے والا کوئی نہ تھا، مگر اسلام نے اسے ملکیت محضہ سے نکال کر اس میں اتنی تخفیف پیدا کردی کہ مالک کو اپنے غلام سے صرف انتفاع اور خدمت لینے کا حق تو باقی رکھا، مگر اس کی انسانیت یا جان پر آقا کو حق نہیں دیا۔

اِنَّ السَّیِّدَ حَقُّهٗ فِیْ مَالِیَّةِ الْعَبْدِ لَا فِیْ اِنْسَانِیَّتِهٖ.

آقا کا حق غلام کی مالیت میں ہے، اس کی انسانیت میں نہیں۔

غرضیکہ غلام اور دوسری مملوکہ اشیاء میں فرق ہے۔ دوسری مملوکہ اشیاء کا مالک کو جس طرح خرید وفروخت اور ہبہ کا حق حاصل ہوتا ہے اسی طرح انہیں ضائع کرنے کا بھی اختیار ہوتا ہے۔ جب کہ غلام کی ملکیت کا یہ حال نہیں، اسے صرف خریدا اور بیچا جاسکتا ہے، اس پر تشدد یا اسے قتل نہیں کیا جاسکتا۔ اس فرق سے صاف ظاہر ہے کہ غلام کی ملکیت کا معاملہ عام اشیاء کی طرح نہیں۔ یعنی جس طرح دیگر مملوک چیزوں کو جائیداد کہتے ہیں اس طرح غلام کو محض جائیداد اور پراپرٹی نہیں کہہ سکتے۔

قرآن مجید اور احادیث طیبہ میں جہاں بھی غلاموں کے لئے مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں ان کا معنی یہ ہے ''وہ جو تمہارے قبضہ میں ہے'' اور ملک بمعنی قبضہ بھی عرب میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسا کہ حدیث پاک میں ہے۔ اَمْلِکْ عَلَیْکَ لِسَانَکَ. اپنی زبان کو قابو میں رکھو۔

نیز جس طرح عورت نکاح سے کسی کی ملکیت میں داخل نہیں ہوتی، صرف شوہر کو اس سے نفع حاصل کرنے کا حق ہوتا ہے، تو اس کے لئے ملک بضعہ کا لفظ استعمال کر دیا جاتا ہے۔ اسی طرح چونکہ غلام سے چند طرح کے منافع (فروخت، ہبہ اور خدمت لینا وغیرہ) حاصل ہوتے ہیں لہٰذا اس کے لئے بھی ملک رقبہ یا ملک یمین وغیرہ الفاظ بول دیئے جاتے ہیں۔

شبہ ۳:

ایک انسان کی خرید و فروخت نہایت ہی قبیح فعل ہے، پھر کیا وجہ ہے کہ غلام کو خریدنے اور بیچنے کی اسلام نے اجازت دی ہے؟

ازالہ:

بیع و شراء کا معاملہ غلام کے حق میں ہی مفید ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ لَاءَ مَکُمْ مِنْ مَّمْلُوْکِکُمْ فَاَطْعِمُوْهُ مِمَّا تَاْکُلُوْنَ وَاکْسُوْهُ مِمَّا تَلْبِسُوْنَ وَمَنْ لَّا یُلَائِمُکُمْ مِنْهُمْ فَبِیْعُوْهُ وَلَا تُعَذِّبُوْا خَلْقَ اللّٰهِ.(۸۰)

تمہارا جو غلام تمہاری طبیعت کے موافق ہو، اسے وہی کھلاؤ جو خود کھاتے ہو اور وہی پہناؤ جو خود پہنتے ہو، اور جو تمہاری طبیعت سے موافقت نہ رکھے، اسے بیچ دو اور اللہ کے بندوں کو عذاب نہ دو۔

---

(۸۰) ☆ موطا امام مالک کتاب الجامع باب الامر بالرفق بالممو ک

☆ ابو داؤد، امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ) کتاب الادب باب فی حق المملوک رقم الحدیث ۵۱۶۱

بتائیے! اگر غلام کی خرید وفروخت جائز نہ ہوتی تو وہ غریب کس قدر عذاب میں رہنے پر مجبور ہوتا۔ اس کی بیع کی صورت میں ممکن ہے اسے دوسرا آقا ایسا شخص مل جائے جو اس کی طبیعت کے موافق ہو اور دونوں کی زندگی چین سے گزر جائے۔

اس کو مثال سے یوں سمجھیں کہ جس طرح طلاق کو ناپسندیدہ شئے ہونے کے باوجود صرف اس غرض سے مباح فرمایا گیا ہے کہ اگر مرد وزن میں مزاج کی موافقت نہ پائی جائے اور وہ دونوں امن وسکون سے زندگی نہ بسر کر سکیں، تو طلاق کی صورت میں ایک دوسرے سے علیحدگی حاصل کر لیں۔ ممکن ہے اللہ تعالیٰ ان کے لئے بہتر اسباب پیدا فرمادے اور آئندہ رفیقِ حیات اچھا مل جائے۔ طلاق کو ضرورت کی چیز ہونے کی وجہ سے صرف ضرورت تک محدود رکھا گیا ہے۔ اسی طرح غلام کی خرید وفروخت ناگزیر حالات میں ہی درست قرار دی گئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بلاضرورت ان کی خرید وفروخت اور اسے پیشہ کے طور پر اپنا لینا مذموم وقبیح سمجھا گیا ہے۔

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک دفعہ کچھ لوگ حاضر ہوئے۔ آپ نے پوچھا کیا کرتے ہو؟ کہنے لگے، ''غلاموں کی تجارت'' کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ کتنی ہی بری تجارت ہے۔ (۸۱)

گویا غلاموں کی تجارت محض ضرورت کی بنا پر جائز قرار دی گئی ہے، (اور اس میں غلام کا فائدہ بھی ہے) اسے مستقل ذریعۂ آمدن بنانا نہ تو مستحسن ہے اور نہ ہی اسلام اس کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔

شبہ ٤:

غلام خود کسی چیز کا مالک نہیں ہوسکتا۔ کیا وجہ ہے کہ اسلام نے اسے عام انسانوں کی طرح مالکانہ حقوق نہیں دیئے؟

ازالہ:

اسلام کا اصول یہ ہے کہ جن لوگوں کی، پوری زندگی کی، تمام ضروریات کی کفالت، کسی دوسرے کے ذمہ ہوتی

(۸۱) ☆ عیون الاخبار، جلد ۱، ص ۲۵

ہے، وہ خود کسی چیز میں مالکانہ تصرف نہیں کر سکتے۔ ان کی جتنی بھی چیزیں ہوتی ہیں ان پر کفالت کرنے والے کا ہی مالکانہ تصرف ہوتا ہے۔

مثلاً اولاد جب تک نابالغ ہوتی ہے، ان کے تمام اخراجات والدین کے ذمہ لازم ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی تمام اشیاء پر ملکیت والدین کی ہوتی ہے اور ان بچوں کے تصرفات غیر معتبر ہوتے ہیں۔ البتہ بالغ ہو جانے کے بعد چونکہ اولاد کی کفالت والدین کے ذمہ لازم نہیں رہتی، اس لئے ان میں مالکانہ تصرف کی صلاحیت بھی پیدا ہو جاتی ہے۔

یہی حال غلام کا ہے چونکہ اس کے تمام اخراجات مالک کے ذمہ لازم ہوتے ہیں، اس لئے غلام کی ہر مملوکہ چیز مالک کی ہی سمجھی جائے گی۔ لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ غلام میں مالکانہ تصرف کی اہلیت نہیں۔ آقا اگر اسے مختار و وکیل بنادے تو وہ بھی ایک عاقل، بالغ اور آزاد آدمی کی طرح معاملات کر سکتا ہے، اس کا کیا ہوا معاملہ مالک کا ہی سمجھا جائے گا۔

شبہ ۵:

غلاموں کی سزا آزاد لوگوں کے مقابلہ میں نصف رکھی گئی۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اسلام اب بھی غلاموں کو آزاد لوگوں سے کمتر اور حقیر سمجھتا ہے۔ اگر نہیں تو ان کی سزا بھی آزاد انسانوں کی طرح ہوتی؟

ازالہ:

اسلام نے اس مسئلہ میں جو تعلیم دی ہے، وہ وہی ہے جو ایک دینِ فطرت کی ہو سکتی ہے۔ انسانی طبیعت کا اصول یہ ہے کہ انسان کو اسی شخص پر زیادہ غصہ آتا ہے اور اپنے اقتدار و تسلط کی نمائش اسے ہی کراتا ہے، جس پر اس کا قبضہ ہو۔ یہی وجہ ہے کہ جو لوگ اوروں کے لئے رحمدل اور نرم مزاج سمجھے جاتے ہیں، بعض اوقات وہی اپنے ماتحتوں کے ساتھ سختی اور درشتی سے پیش آتے ہیں۔ اسلام فطرت انسانی کے اس جذبہ کو بے موقع

ابھرنے سے روکنا چاہتا ہے۔

کبھی یوں بھی ہوتا ہے کہ مالک غلام کے کسی فعل کو موجب سزا قرار دے کر اسے سزا دے دیتا ہے اور پھر بعد میں اسے محسوس ہوتا ہے کہ میں نے سزا نہیں دی بلکہ ناکردہ گناہ پر ظلم کیا ہے، اب وہ شرمسار ہوتا ہے۔ آقا کو اس ندامت اور غلام کو مظلومیت سے بچانے کے لئے اسلام نے پہلے تو معاف کرنے کا حکم دیا ہے۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ہم غلام سے کتنی دفعہ درگزر کیا کریں؟ آپ نے یہ سن کر خاموشی اختیار فرمائی۔ اس نے پھر پوچھا۔ آپ نے دوبارہ سکوت پسند فرمایا۔ اس نے تیسری مرتبہ سوال کیا تو ارشاد فرمایا:

اُعْفُوْا عَنْهُ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ سَبْعِيْنَ مَرَّةً. (۸۲)

ہر روز ستر دفعہ اسے معاف کرو۔ ☆

اور اگر معاف کرنے سے معاملات خراب ہوتے ہیں اور سزا دینا ضروری ہے تو اتنی ہی سزا دی جا سکتی ہے جتنا جرم ہو۔

ایک صاحب کے پاس دو غلام تھے جن سے وہ بہت تنگ دل تھے۔ یہ انہیں برا بھلا کہتے، مارتے، مگر وہ باز نہیں آتے تھے۔ انہوں نے حضور ﷺ سے ان کی سرکشی کا علاج پوچھا تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ تمہاری سزا اگر جرم کے برابر ہے تو کوئی مضائقہ نہیں ورنہ جتنی سزا تم زیادہ دو گے اتنی اللہ تعالیٰ تمہیں سزا دے گا۔ یہ سن کر وہ بے قرار ہو گئے۔ حضور ﷺ نے فرمایا۔ یہ شخص قرآن مجید نہیں پڑھتا جس میں ہے وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ.
وہ کہنے لگے یا رسول اللہ بہتر ہے کہ میں انہیں اپنے سے جدا کر دوں۔ آپ گواہ رہیں میں نے دونوں کو آزاد کر دیا۔ (۸۳)
شریعت نے غلاموں کی سزا نصف اس لئے مقرر کی ہے کہ ان کے آقا ان پر حد سے زیادہ تشدد نہ کریں۔ اگر

---

(۸۲) ☆ ابو داؤد، امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ) کتاب الادب باب فی حق المملوک رقم الحديث ۵۱۶۴

☆ ترمذی، امام ابو عیسی محمد بن عیسی ترمذی (م ۲۷۹ھ) کتاب البر و الصلة باب ما جاء فی العفو عن الخادم رقم الحديث ۱۹۴۹

☆ (یہاں ستر دفعہ معاف کرنے کی تعداد مقصود نہیں بلکہ مراد یہ ہے کہ کثرت سے معاف کر دیا کرو)

(۸۳) ☆ المسند، امام احمد بن حنبل (م ۲۴۱ھ) جلد ۶ ص ۲۶۰

غلاموں کے لئے وہی انتہائی سزا (جو آزاد آدمیوں کے لئے مقرر ہے) شروع کردی جائے تو اس سے ظلم کا دروازہ کھل جائے گا۔ اس طرح تو آقا اپنے غلام کو قتل کردے گا، اور بہانہ یہ بنالے گا کہ اس نے فلاں جرم کیا تھا، اور پھر اس سے کوئی باز پرس بھی نہ ہوگی۔ اس لئے غلاموں کی سزاؤں کو کم کردیا گیا ہے۔ صرف اس خوف سے کہ غلام کی سزا اس کی خطا سے زیادہ نہ ہو، اور محض غلام ہونے کی وجہ سے اسے زیادہ سزا نہ مل جائے۔ اسلام نے اس کے لئے سزا ہی اتنی مقرر فرمادی ہے جو اس کی ہلاکت پر منتج نہ ہو۔

شبہ ٦:

آزادی کے بعد بھی مالک کو غلام کی ولاء (موت کے بعد وراثت) ملتی ہے۔ اس سے تو ثابت ہوتا ہے کہ آزادی کے بعد بھی درحقیقت وہ غلام ہی ہے۔

ازالہ:

آزادی کے بعد غلام اور آقا کا تعلق بالکل ہی ختم کردینا بہت ہی معیوب اور نازیبا ہے۔ غلام ایک عرصہ تک اپنے آقا کے ہاں رہ چکا ہوتا ہے، کچھ دن کسی اجنبی کے ساتھ رہنے سے بھی اس سے انسیت اور محبت کا تعلق پیدا ہوجاتا ہے اور پھر غلام تو گھر کے ایک فرد کی حیثیت سے آقا کے ہاں رہتا تھا، اس کا اپنے آقا اور اس کے گھر والوں سے ایک گہرا تعلق قائم ہوجانا فطری سی بات ہے۔ اب اس تعلق و ربط کو یک لخت ختم کردینا کسی طرح بھی محبوب نہیں۔

نیز آزادی کے بعد اسے دار اسلام میں بالکل ایک اجنبی کی حیثیت میں رہنا پڑتا ہے۔ جہاں نہ تو کوئی اس کا دوست و غمخوار ہے اور نہ ہی رشتہ دار، جو وقت پڑنے پر اس کی مدد کرسکے اور جس سے تعلق کی بناء پر وہ اجنبیت محسوس نہ کرے۔ صرف یہی ایک تعلق ہے اور اسے بھی ختم کردینا قرین قیاس نہیں۔

علاوہ ازیں اس زمانہ میں اہل عرب کی زندگی انفرادی نہیں تھی بلکہ قبائلی تھی۔ اگر کوئی اجنبی ان میں بود و باش

اختیار کرتا تو اسے اپنی پہچان کے لئے اپنے آپ کو کسی قبیلہ سے منسلک کرنا پڑتا تھا، جسے ''محالفت'' کہتے ہیں۔ کسی قبیلہ کا حلیف بنے بغیر رہنا عرب کی زندگی میں بہت دشوار تھا۔ ان حالات میں اسلام یہ کیسے گوارا کرتا کہ آزاد کردہ غلاموں کو یوں ہی کسمپرسی کے عالم میں چھوڑ دیا جائے؟ چنانچہ اسلام نے عبد اور مولی کے تعلق کو بھی ولاء کی صورت میں زندہ رکھا۔ ولاء کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ جو باندی یا غلام آزاد کئے جاتے وہ آزادی کے بعد ''لاوارث'' جیسے رہ جاتے، کوئی بھی معزز خاندان ان سے رشتہ ازدواج قائم کرنے میں پس و پیش کرتا۔ مگر جب اسے معلوم ہوتا کہ اس کا تعلق فلاں شریف قبیلہ سے ہے تو اسے نہ تو نکاح کرنے میں کوئی تردد و تامل ہوتا اور نہ ہی دیگر معاملات میں۔

اسی تعلق اور رابطہ کی مضبوطی و اہمیت کو اجاگر کرنے کے لئے سرور عالم، محسنِ کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

اَلْوِلَاءُ لَحُمَةٌ کَلُحْمَةِ النَّسَبِ.

ولاء کا تعلق نسب کے تعلق کی طرح ہے۔

شبہ ۷:

اسلام مختلف جرائم کی سزا کا کفارہ غلام آزاد کرنا قرار دیتا ہے۔ تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ اسلام غلامی کو باقی رکھنا چاہتا ہے۔ کیونکہ یہ تو ظاہر ہے کہ انسانی معاشرہ گناہوں سے بالکل پاک نہیں ہوسکتا اور جب انسان گناہ کرتے رہیں گے تو بطورِ سزا انہیں غلام آزاد کرنا ہوں گے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ معاشرہ میں غلاموں کا ایک گروہ موجود رہے تا کہ اس حکم پر عمل ہوسکے۔

ازالہ:

یہ اعتراض اس وقت قابل اعتناء ہوتا جب اسلام گناہوں کے کفارہ میں صرف غلام آزاد کرنے کا حکم دیتا، جبکہ اسلام نے ایسا نہیں کیا۔ بلکہ جہاں بھی بطورِ کفارہ غلام آزاد کرنے کا حکم دیا، اس کے ساتھ ہی اس کا متبادل بھی بیان فرما دیا ہے۔ مثلاً روزے رکھنا، مسکینوں کو کھانا کھلانا وغیرہ۔ گویا اسلام نے یہ نہیں فرمایا کہ ان

گناہوں کی صرف یہ ہی سزا ہے، بلکہ فرمایا دیگر سزاؤں کے ساتھ ساتھ انہیں بھی بطورِ کفارہ آزاد کرسکتے ہو۔قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے اس نے قیامت تک انسانوں کی ہدایت کرنا ہے۔اس لئے قرآن مجید کوئی ایسا حکم نہیں دیتا جس پر بعد کے زمانوں میں عمل ناممکن ہو جائے۔ بلکہ دیگر سزاؤں کے ساتھ غلاموں کی آزادی تجویز کرنا، بذاتِ خود اس بات کی دلیل ہے کہ اسلام مکمل طور پر غلامی کو ختم کر دینا چاہتا ہے۔

شبہ۸:

اسلام نے لونڈیوں سے بغیر نکاح کے مباشرت کی اجازت کیوں دی؟ ایک عورت جو جنگ میں گرفتار ہو کر آئی، اس سے دیگر خدمات کے ساتھ ساتھ اس سے ہمبستری کرنا، کیا کسی مہذب معاشرہ کو زیب دیتا ہے؟

ازالہ:

اس مسئلہ پر مضطرب ہونے اور چیں بجبیں ہونے سے پہلے ذرا سوچو کہ ’’دو عورتیں ہوں اور بالفرض ان میں سے ایک عورت تمہاری بیوی ہے اور دوسری تمہارے نکاح میں نہیں‘‘۔اب بتاؤ کیا بیوی کی طرح تمہیں دوسری عورت سے بھی مباشرت کی اجازت ہے؟ یقیناً نہیں، ہرگز نہیں۔تو آخر کیا وجہ ہے، دونوں عورتیں ہیں، دونوں ہی آزاد ہیں۔ایک سے مباشرت نیکی ٹھہرے، اس سے جو اولاد پیدا ہو وہ باعث فخر اور جائز وارث بنے۔اور دوسری سے مباشرت حرام اور بدترین گناہ ٹھہرے، اسے اگر اولاد کی امید ہو تو وہ چھپاتی پھرے اور پیدا ہو بھی جائے تو تم اسے اپنا نہ سکو۔

آخر کس نے ایک عورت کے ساتھ ان تمام تعلقات کو جائز اور باعث ثواب بنا دیا اور دوسری کے ساتھ ویسے ہی تعلقات کو حرام اور باعث عذاب ٹھہرا دیا............ یقیناً اللہ تبارک وتعالیٰ نے۔تو جس خدا نے دو عورتوں کے معاملہ کو مختلف کر دیا اور بیوی کے ساتھ تعلقات کو ذریعۂ اجر قرار دے دیا، اسی نے بغیر نکاح کے باندیوں کے ساتھ مباشرت کی اجازت دی ہے۔

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَاءِ اِلَّامَامَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ. (سورۃ النساء آیت ۲۴ پ ۵)

اور حرام ہیں (تم پر) شوہر دار عورتیں، مگر کافروں کی عورتیں جو تمہاری ملک میں آجائیں۔

جب خدائے علیم وخبیر لونڈیوں کے ساتھ بغیر نکاح کے مباشرت کی اجازت دے رہا ہے تو کم از کم کسی مسلمان کے ذہن میں اس مسئلہ پر اضطراب نہیں رہنا چاہیے۔

رہا مسئلہ غیر مسلموں کا، تو وہ حضرات ذرا عقل وشعور سے کام لیتے ہوئے اتنا تو سوچنے کی زحمت کریں کہ جب کافر عورتیں گرفتار ہوکر مسلمانوں کے ہاں آجاتیں تو دارالحرب سے دارالسلام میں آنے کے بعد ظاہر ہے سابقہ شوہروں اور خاندانوں سے تو ان کا کوئی رشتہ نہیں رہتا تھا۔ دارالسلام میں نہ تو ان کا خاندان ہوتا اور نہ ہی کوئی وارث۔ اب اسلامی حکومت ان کے لئے یہی کرسکتی تھی کہ یا تو انہیں قید میں رکھ کر اخراجات دیتی رہے یا معاشرے کے رحم وکرم پر آزاد چھوڑ دے، اور یہ دونوں صورتین ناقابلِ عمل ہیں۔ معاشرے کے رحم وکرم پر تو اس لئے نہیں چھوڑا جاسکتا کہ یوں وہ بہت سی خرابیوں کا ذریعہ بنے گی۔ اور اگر سرکاری قید خانہ میں رکھا جائے تو ایک طرف اسلامی خزانے پر مستقل بوجھ پڑتا اور دوسری طرف ان کی فطری ضرورت بھی پوری نہ ہوسکتی۔

اس سماجی مسئلے کو حل کرنے کی صرف یہی صورت تھی کہ دستور کے مطابق مالِ غنیمت کی تقسیم کرکے انہیں مسلمانوں کے سپرد کردیا جائے۔

اب رہا یہ مسئلہ کہ ان کی فطری ضرورت کس طرح پوری ہو؟ تو ظاہر ہے کہ وہ کافرہ ہیں، ان کا کسی مسلمان سے نکاح نہیں ہوسکتا۔ ایسی صورت میں دو ہی احتمال ہیں۔

(i) اس کے مسلمان مالک کو اس سے بغیر نکاح کے مباشرت کی اجازت دی جائے اور اس کی بشری ضرورت کا لحاظ رکھا جائے۔

(ii) اس کے مالک کو مباشرت کی اجازت نہ دی جائے، بلکہ مالک کے گھر میں خدمت کے عوض صرف روٹی کپڑا مہیا کیا جائے۔ بہت ممکن ہے کہ اس صورتحال میں وہ جذبات سے مغلوب ہوکر حرام کاری کا ذریعہ بن جائے

اور اپنے اخلاق اور حیا کی چادر کو تار تار کر دے۔ ان دونوں صورتوں میں یقیناً پہلی قابلِ عمل ہے۔
یہی وجہ ہے کہ اسلام ایک محبوس اور کمزور عورت کی ذات اور عصمت کی حفاظت کیلئے، اسے ایک مسلمان مرد کے گھر میں نہ صرف پناہ دیتا ہے، بلکہ اسے دیگر مردوں سے محفوظ کر دینے کے لئے اسی مسلمان آقا سے بغیر نکاح مباشرت کی اجازت دیتا ہے۔ اور اگر وہ مسلمان ہو جائے تو مسلمان آقا سے اس کا نکاح بھی ہو جائے گا اور یہی نکاح کا عزم اس کی آزادی کا سبب بن جائے گا۔
نیز آقا جب اپنی باندی سے گھر کے تمام کاموں میں مدد لے گا اور ساتھ ہی اس سے مباشرت بھی کرے گا تو نفسیاتی طور پر باندی کی حیثیت بالکل ''خادمہ'' کی نہیں رہے گی۔ بلکہ وہ اس سے یک گونہ انس ومحبت محسوس کرے گا۔ اور یہی احساس آقا اور باندی کے تعلقات خوشگوار بنانے کا باعث ہوگا۔ پھر یہ بات بھی ہے کہ اگر باندی سے بچہ پیدا ہو گیا تو وہ ام ولد بن جائے گی اور آقا کی موت پر از خود آزاد ہو جائے گی۔ گویا اسلام نے لونڈی سے بغیر نکاح کے مباشرت کی اجازت دے کر جہاں اس کی عصمت وعفت کو محفوظ بنایا ہے۔ وہیں یہ جواز باندی کے حق میں یوں بھی مفید ہے کہ اس سے انہیں آزادی کی ایک راہ ملتی ہے۔

☆☆☆☆☆

باب(۳۰۹)

﴿مساجد و مدارسِ دینیہ کی تعمیر و آبادکاری اور ان کے آداب﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾

فِیۡ بُیُوۡتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنۡ تُرۡفَعَ وَیُذۡکَرَ فِیۡهَا اسۡمُهٗ یُسَبِّحُ لَهٗ فِیۡهَا بِالۡغُدُوِّ وَالۡاٰصَالِ ۝ (سورۃ النور ۳۶:پ۱۸)

ان گھروں میں جنہیں بلند کرنے کا اللہ نے حکم دیا ہے اور ان میں اس کا نام لیا جاتا ہے، اللہ کی تسبیح کرتے ہیں ان میں صبح اور شام۔

حل لغات

بُیُوۡت: یہ بَیۡتٌ کی جمع ہے معنی ہے رات گزارنے کی جگہ، ہر وہ کوٹھڑی یا عمارت جس میں رات گزاری جائے۔ اب اس کا استعمال ہر کوٹھڑی یا عمارت ہوتا ہے خواہ اس میں رات گذاری جائے یا نہ، اسی معنی کے اعتبار سے مسجد کو اللہ کا گھر اور خانہ کعبہ کو بیت اللہ شریف کہا جاتا ہے۔ یہاں بُیُوۡتٌ سے تمام مساجد مراد ہیں۔(۱)

اَذِنَ: یہ لفظ قرآن مجید میں مختلف معانی میں استعمال ہوا ہے۔

---

(۱) ☆ قاموس القرآن (او اصلاح الوجوہ و النظائر فی القرآن الکریم) للمفسر الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت، ص ۸۱

☆ مصباح اللغات، ابو الفضل مولانا عبدالحفیظ بلیاوی، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ص ۷۸

☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۱۳۸

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی (م ۷۷۰ھ)، ج ۱، ص ۳۵

☆ لسان العرب، للامام ابی الفضل محمد مکرم ابی منظور المتوفی ۷۱۱ھ دار الکتب العلمیہ بیروت، ج ۱، ص ۵۳۱

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵، ص ۱۵۸

(ا) کان لگانا، سننا۔ جیسے قرآن مجید میں ارشاد ربانی ہے۔

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ۝ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝ (سورۃ الانشقاق آیت: ۱، ۲: پ ۳۰)

جب آسمان شق ہو اور اپنے رب کا حکم سنے اور اسے سزاوار ہی یہ ہے۔

(ب) ارادہ، اجازت۔

اسی معنی میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا، (سورۃ الحج آیت ۳۹: پ ۱۷)

پروانگی عطا ہوئی انہیں جن سے کافر لڑتے ہیں، اس بنا پر کہ ان پر ظلم ہوا۔

(ج) علم یا اطلاع دینا۔ مثلاً فرمان خداوندی ہے۔

فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ. (سورۃ البقرۃ آیت ۲۷۹: پ ۳)

پس یقین کرلو اللہ اور اللہ کے رسول سے لڑائی کا۔

(د) حکم دینا، جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَمَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ. (سورۃ النساء آیت ۶۴ پ ۵)

اور ہم نے کوئی رسول نہ بھیجا مگر اس لئے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے۔

آیت زیب عنوان میں اذن سے یہی معنی (حکم دینا) مراد ہے۔ (۲)

---

(۲)
☆ مصباح اللغات، ابو الفضل مولانا عبدالحفیظ بلیاوی، مطبوعه قدیمی کتب خانه کراچی، ص ۳۰
☆ قاموس القرآن (او اصلاح الوجوه و النظائر فی القرآن الکریم) للمفسر الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعه بیروت، ص ۲۶
☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعه دار الاشاعت مقابل مولوی مسافرخانه کراچی، ص ۶۵
☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفه علامه احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی (م ۷۷۰ھ)، ج ۱، ص ۷
☆ لسان العرب، للامام ابی الفضل محمد مکرم ابی منظور المتوفی ۷۱۱ھ دار الکتب العلمیه بیروت، ج ۱۳، ص ۱۰
☆ تاج العروس از علامه سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعه بیروت، ج ۹، ص ۱۱۹
☆ حاشية الجمل علی الجلالین للعلامة سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعه کراچی، ج ۵، ص ۲۹۷
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج ۱۴، ص ۳
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار الله محمودبن عمربن محمد الزمحشری مطبوعه کراچی، ج ۳ ص ۲۴۷
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعه ملتان، ج ۳، ص ۳۴۷
☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث و التاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی (م ۱۰۴۱ھ) مکتبه حقّانیه، پشاور ج ۵، ص ۹۷
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک از علامه ابوالبرکات عبدالله بن احمدبن محمود مطبوعه لاهور، ج ۳ ص ۵۰۷
☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمربن کثیر شافعی مطبوعه مصر، ج ۳، ص ۲۹۲
☆ تفسیر صاوی از علامه احمدبن صاوی مالکی (م ۱۳۲۳ھ) مطبوعه مکتبه فیصلیه، مکه مکرمه، ج ۳، ص ۱۴۰

اَنْ تُرْفَعَ: رَفْعٌ سے بنا ہے، اس لفظ کا اطلاق چند معانی میں ہوتا ہے۔

(ا) اجسام کو ان کی جگہ سے اٹھا لینا۔ جیسے ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

وَاِذْاَخَذْنَا مِیْثَاقَکُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَکُمُ الطُّوْرَ (سورۃ البقرۃ آیت ۹۳: پ ۱)

اور یاد کرو جب ہم نے تم سے پیمان لیا اور کوہِ طور کو تمہارے سروں پر بلند کیا۔

(ب) عمارت کو اونچا تعمیر کرنا۔ جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمانِ عالی شان ہے۔

وَاِذْیَرْفَعُ اِبْرٰھٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ وَاِسْمٰعِیْلُ (سورۃ البقرۃ آیت ۱۲۷: پ ۱)

اور جب اٹھاتا تھا ابراہیم اس گھر کی نیویں اور اسماعیل۔

(ج) کسی کے ذکر کو بلند کرنا۔ اس کا چرچا کرنا۔ جیسے ارشاد ہوا۔

وَرَفَعْنَالَکَ ذِکْرَکَ ○ (سورۃ الم نشرح آیت ۴: پ ۳۰)

اور ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند کر دیا۔

(د) مراتب بلند کرنا، بزرگی و عظمت کا اظہار کرنا۔ جیسے ارشادِ ربانی ہے۔

وَرَفَعْنَابَعْضَھُمْ فَوْقَ بَعْضٍ (سورۃ الزخرف آیت ۳۲: پ ۲۵)

اور ان میں ایک دوسرے پر درجوں بلندی دی۔ (۳)

آیت زیبِ عنوان میں دوسرا اور چوتھا دونوں معنی مراد ہو سکتے ہیں۔ (۴)

---

(۳) ☆ لسان العرب، للامام ابی الفضل محمد مکرم ابی منظور المتوفی ۷۱۱ھ دار الکتب العلمیہ بیروت، ج۸، ص ۱۵۳

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۳۵۹

☆ المنجد [illegible] لوئس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۴۶۷

☆ مصباح اللغات [illegible] مولانا عبدالحفیظ بلیاوی، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ص ۳۰۵

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵، ص ۱۵۹

(۴) ☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللّٰہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص ۸۶

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللّٰہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ۳، ص ۵۰۷

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللّٰہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۳۸۹

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۲۹۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۵۵

مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مساجد تعمیر کرنے اوران کی عزت واحترام کرنے کا حکم دیا ہے۔(۵)

بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ: غُدُوٌّ کا معنی صبح، زوال سے پہلے کا وقت اور اٰصَالٌ کا معنی شام، زوال کے بعد کا وقت ہے۔

آیت مبارکہ میں غُدُوٌّ سے نمازِ فجر اور اٰصَالٌ سے ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نمازیں مراد ہیں۔(۶)

مسائل شرعیہ

﴿۱﴾ مساجد روئے زمین پر اللہ تعالیٰ کے گھر ہیں، ان کی حاضری بے شمار دینی ودنیوی برکات کا ذریعہ ہے۔

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

اِنَّ بُیُوْتَ اللّٰہِ فِیْ الْاَرْضِ الْمَسَاجِدُ وَاِنَّ حَقًّا عَلَی اللّٰہِ تَعَالٰی اَنْ یُّکْرِمَ مَنْ زَارَہٗ فِیْہِ.

(بقیہ ۴) ☆ التفسیر البحر المحیط ،لمحمدبن یوسف الشھیربابی حیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعه بیروت، ج۵،ص ۴۵۸

☆ تفسیر روح البیان ازعلامه اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه ،کوئٹه، ج۵،ص ۱۵۹

☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت،لبنان، ج۳،ص ۳۲۸

☆ تفسیر مظھری ازعلامه قاضی ثناء اللّٰه پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)مطبوعه کوئٹه، ج۸،ص ۵۳۹

☆ الدرالمنثور ازحافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)مطبوعه دار احیاء التراث العربی بیروت ج۶،ص ۱۸۶

☆ تفسیر الطبری ازعلامه ابوجعفربن محمدجریرالطبری،مطبوعه دارالقرآن الکریم بیروت،لبنان، ج۱۸،ص ۱۷۲

☆ تفسیر صاوی ازعلامه احمدبن صاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه،مکه مکرمه، ج۳،ص ۱۴۰

☆ حاشیة الجمل علی الجلالین للعلامة سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ)مطبوعه کراچی، ج۵،ص ۲۹۸

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعه ادارة المطالع قاھره ازھر، ج۱۴،ص ۳

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰه محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعه کراچی، ج۳ص ۲۴۷

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعه ملتان، ج۳،ص ۳۴۸

☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی (م ۱۰۴۱ھ) مکتبه حقانیه، پشاور ج۵، ص ۷۹

(۵) ☆ حاشیة الجمل علی الجلالین للعلامة سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ)مطبوعه کراچی، ج۵،ص ۲۹۷

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعه ادارة المطالع قاھره ازھر، ج۱۴،ص ۳

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰه محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعه کراچی، ج۳،ص ۲۴۷

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک ازعلامه ابوالبرکات عبداللّٰه بن احمدبن محمودمطبوعه لاھور، ۳،ص ۵۰۷

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعه ملتان، ج۳،ص ۳۴۷

☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی مطبوعه مصر، ج۳،ص ۲۹۲

(۶) ☆ تفسیر روح البیان ازعلامه اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه ،کوئٹه، ج۵،ص ۱۵۹

☆ تفسیر مظھری ازعلامه قاضی ثناء اللّٰه پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)مطبوعه کوئٹه، ج۸،ص ۵۴۰

☆ حاشیة الجمل علی الجلالین للعلامة سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ)مطبوعه کراچی، ج۵،ص ۲۹۸

☆ تفسیر صاوی ازعلامه احمدبن صاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه،مکه مکرمه، ج۳،ص ۱۴۰

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعه ملتان، ج۳،ص ۳۴۸

مسجدیں روئے زمین پر اللہ تعالیٰ کے گھر ہیں۔اس میں زیارت کو آنے والوں کی تکریم اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ کرم پر لی ہے۔(۷)

﴿۲﴾ بندۂ مومن جب تک مسجد میں رہتا ہے، اس وقت تک وہ اللہ تعالیٰ کا مہمان ہے۔اسے چاہئے کہ انتہائی خشوع وخضوع اور متانت وسنجیدگی کے ساتھ مسجد میں رہے۔(۸)

﴿۳﴾ جو شخص کثرت سے مسجد میں حاضر ہوتا ہے، وہ مومن ہے اور اس کے ایمان پر گواہی دینا جائز ہے بشرطیکہ کوئی علامتِ کفر نہ پائی جائے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَارَأَيْتُمُ الرَّجُلَ يَعْتَادُالْمَسْجِدَفَاشْهَدُوْالَهُ بِالْاِيْمَانِ .

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، جب تم کسی آدمی کو دیکھو کہ مسجد کی حاضری اس کی عادت بن چکی ہے تو اس کے ایمان پر گواہی دو۔(۹)

﴿۴﴾ مسجد کی تعمیر اور آبادکاری سببِ فضیلت اور باعثِ اجر وثواب ہے۔مسجد کی تعمیر میں اخلاص وللّٰہیت سے حصہ لینے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ جنت میں گھر بنائے گا۔

حدیث پاک میں ہے۔

مَنْ بَنٰى لِلّٰهِ مَسْجِدًا يَّبْتَغِىْ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ بَنٰى لَهٗ مِثْلَهٗ فِى الْجَنَّةِ.(۱۰)

---

(۷) ☆ کنزالعمال للعلامة علی متقی بن حسام الدین ہندی (م۹۷۵ھ) رقم الحدیث ۲۰۷۴۰، ج۷، ص ۶۵۱

☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی (م ۱۰۴۱ھ) مکتبہ حقانیہ، پشاور ج۵، ص ۷۹

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۲۹۲

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۳۴۸

(۸) ☆ الجامع القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲ ص ۲۴۱

(۹) ☆ جامع ترمذی، امام ابوعیسی محمد بن عیسی ترمذی (م ۲۷۹ھ)، ج۲، ص ۸۶

☆ المسند، امام احمد بن حنبل (م ۲۴۱ھ) مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت، لبنان ج۳، ص ۶۸

☆ المستدرک امام محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری (م۴۰۵ھ) ج۱، ص ۲۱۲...... ۲۱۳

☆ صحیح ابن خزیمہ، امام محمد بن اسحاق بن خزیمہ (م ۳۱۱ھ) مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت، لبنان رقم الحدیث ۱۵۰۲، ج۲، ص ۳۷۹

(۱۰) ☆ صحیح بخاری، امام ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ)، رقم الحدیث ۴۵۰، ج۱، ص ۱۲۶

جواللہ کی رضا کے لئے مسجد بنائے، اللہ اس کے لئے جنت میں ویسا ہی گھر بنائے گا۔(۱۱)

﴿۵﴾ مسجد کی تعمیر ومرمت مسلمان کے پاک مال سے ہوسکتی ہے۔ مالِ حرام اور کافر کا مال اس میں استعمال ہونے کا ہونے کا اہل نہیں۔

اس مسئلہ کی مزید وضاحت، جلد چہارم، ص ۸۶ پر ملاحظہ فرمائیں۔

﴿۶﴾ مسجد کے معاملات وانتظامات چلانے کے لئے غیر مسلم اور بدمذہب سے امداد حاصل کرنا جائز نہیں۔ مسجد کو مِلکِ کافر سے آلودہ کرنا منع ہے۔ حضور سید عالم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

اِنَّالَانَسْتَعِیْنُ بِمُشْرِکٍ. ہم مشرک سے مدد نہیں لیتے۔(۱۲)

﴿۷﴾ ہر شہر میں مسجد بنانا واجب ہے اسی طرح ہر بستی اور محلّہ میں بھی مسجد تعمیر کرنا ضروری ہے۔ ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔

اَمَرَنَارَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَنْ نَتَّخِذَالْمَسَاجِدَفِیْ الدُّوْرِوَاَنْ تُطَھَّرَ وَتُطَیَّبَ .(۱۳)

---

(۱۱) ☆ تفسیر الطبری ازعلامہ ابوجعفربن محمدجریر الطبری،مطبوعہ دارالقرآن الکریم بیروت،لبنان،ج۱۸،ص ۱۷۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور،ج۳،ص ۳۵۵

☆ التفسیرالبحر المحیط ،لمحمدبن یوسف الشھیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴. ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،ج۵،ص ۴۵۸

☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی،ج۳،ص ۲۴۷

☆ تفسیر کبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر،ج۱۴،ص ۲

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ،کوئٹہ،ج۵،ص ۱۵۹

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص ۱۳۸۹

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاہور،۳،ص ۵۰۷

☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان، ج۳،ص ۳۲۸

☆ تفسیرمظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)مطبوعہ کوئٹہ،ج۸،ص ۵۳۹

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی،ج۵،ص ۲۹۷

☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن صاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ،مکہ مکرمہ، ج۳،ص ۱۴۰

☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص ۲۴۲

(۱۲) ☆ مصنف ابن أبی شیبہ باب الاستعانۃ بالمشرکین،ج۱۲،ص ۳۹۵

(۱۳) ☆ جامع ترمذی ،امام ابوعیسی محمدبن عیسی ترمذی (م ۲۷۹ھ) رقم الحدیث،ص ۵۹۴

☆ سنن ابوداؤد،امام ابوداؤدسلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ)رقم الحدیث ۴۵۵

☆ سنن ابن ماجہ ،امام ابوعبداللہ محمدبن یزیدابن ماجہ (م ۲۷۳ھ)ص ۷۵۹

☆ المسند،امام احمدبن حنبل (م ۲۴۱ھ)مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت،لبنان رقم الحدیث ۲۵۸۵

حضورﷺ نے ہمیں ہر بستی میں مسجدیں بنانے اور انہیں صاف ستھرا رکھنے کا حکم دیا ہے۔(۱۴)

﴿۸﴾ ہر قسم کی گندگی، نجاست اور تکلیف دہ اشیاء سے مسجد کو پاک صاف رکھنا فرض ہے۔ حدیث پاک میں ہے۔

اِنَّ الْمَسْجِدَ لَیُنْزَوٰی مِنَ النَّجَاسَةِ کَمَا یُنْزَوٰی الْجِلْدُ مِنَ النَّارِ.

مسجد کو نجاست سے یوں دور رکھو جیسے جسم کو آگ سے دور رکھا جاتا ہے۔(۱۵)

نبی کریم علیہ افضل الصلوات والتسلیم نے ارشاد فرمایا۔

اِبْنُوْا الْمَسَاجِدَ وَاَخْرِجُوْا الْقُمَامَةَ مِنْهَا.

مسجد یں بناؤ اور ان سے گرد و غبار صاف کرو۔(۱۶)

﴿۹﴾ مساجد روئے زمین کی زینت ہیں۔ یہ اہلِ آسمان کے لئے یوں چمکتی ہیں جیسے اہلِ زمین کے لئے ستارے۔(۱۷)

﴿۱۰﴾ پیاز، تھوم یا کوئی بھی ایسی چیز جس کے کھانے سے منہ میں بدبو پیدا ہو، اسی طرح سگریٹ، حقہ وغیرہ جیسی اشیاء جن کی بو سے لوگوں کو تکلیف محسوس ہو، استعمال کرنے کے بعد جب تک منہ سے بو زائل نہ ہو مسجد میں جانا منع ہے۔

---

(۱۴) ☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعه مصر، ج۳، ص ۲۹۲

☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعه دار احیاء التراث العربی بیروت ج۶ ص ۱۸۷

☆ الجامع القرآن از علامه ابوعبدالله محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعه بیروت، لبنان، ج۱۲ ص ۲۴۲

(۱۵) ☆ الجامع القرآن از علامه ابوعبدالله محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعه بیروت، لبنان، ج۱۲ ص ۲۴۲

☆ احکام القرآن از علامه ابوبکر محمد بن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی مطبوعه بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۳۹۰

(۱۶) ☆ المعجم الکبیر الحافظ ابی القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی (م ۳۶۰ھ) دار احیاء التراث العربی بیروت رقم الحدیث ۲۵۲۱، ج۳، ص ۱۹

(۱۷) ☆ الجامع القرآن از علامه ابوعبدالله محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعه بیروت، لبنان، ج۱۲ ص ۲۴۱

☆ تفسیر روح البیان از علامه اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه، ج۵، ص ۱۵۹

☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث و التاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی (م ۱۰۴۱ھ) مکتبه حقانیه، پشاور ج۵، ص ۹۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامه علی بن محمد خازن شافعی مطبوعه لاهور، ج۳، ص ۳۵۵

☆ تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۱۴، ص ۳

☆ تفسیر مظهری از علامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعه کوئٹه، ج۸، ص ۵۳۹

☆ حاشیة الجمل علی الجلالین للعلامة سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعه کراچی، ج۵، ص ۲۹۷

☆ تفسیر صاوی از علامه احمد بن صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعه مکتبه فیصلیه، مکه مکرمه، ج۳، ص ۱۴۰

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعه ملتان، ج۳، ص ۳۴۸

نبی اکرم ﷺ کا فرمان عالی شان ہے۔

مَنْ اَکَلَ الْبَصَلَ وَالثُّومَ وَالْکُرَّاثَ فَلَا یَقْرُبَنَّ مَسْجِدَنَا فَاِنَّ الْمَلٰئِکَةَ تَتَاَذّٰی مِمَّا یَتَاَذّٰی مِنْهُ بَنُوْ اٰدَمَ. (۱۸)

جو شخص پیاز، تھوم یا اس طرح کی کوئی بدبودار چیز کھائے وہ ہماری مسجد کے قریب ہرگز نہ آئے کیونکہ جس شئے سے انسان تکلیف محسوس کرتے ہیں اس سے فرشتوں کو بھی تکلیف ہوتی ہے۔ (۱۹)

﴿۱۱﴾ جذام، جسم سے بدبو آنا یا ہر ایسا عذر جس کی وجہ سے لوگ اس کے پاس اٹھنا بیٹھنا پسند نہیں کرتے، ایسے شخص کو مسجد بلکہ مجلس علم، ولیمہ اور دیگر ایسی مجالس میں جانا منع ہے۔ (۲۰)

﴿۱۲﴾ مسجد میں فضول، لغو اور دنیا داری کی گفتگو کرنا ناجائز ہے۔ حدیث پاک میں اس پر شدید وعید بیان ہوئی ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا:

سَیَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ یَکُوْنُ حَدِیْثُهُمْ فِیْ مَسَاجِدِهِمْ لَیْسَ لِلّٰهِ فِیْهِمْ حَاجَةٌ. (۲۱)

آخر زمانے میں کچھ لوگ ہوں گے جو مسجد میں دنیا کی باتیں کریں گے۔ اللہ عزوجل کو ان لوگوں سے کچھ بھی کام نہیں۔ (۲۲)

---

(۱۸) ☆ صحیح بخاری، امام ابوعبداللہ محمدبن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ)، رقم الحدیث ۸۵۴، ۵۴۵۲، ۷۳۵۹

☆ صحیح مسلم، امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ)، ۵۶۴

☆ سنن ابوداؤد، امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ) رقم الحدیث ۳۸۲۲

☆ جامع ترمذی، امام ابوعیسی محمدبن عیسی ترمذی (م ۲۷۹ھ)، ۱۸۰۶

☆ المسند، امام احمدبن حنبل (م ۲۴۱ھ) مطبوعه مکتب اسلامی بیروت، لبنان ج۳، ص ۴۰۰

☆ صحیح ابن حبان بترتیب ابن بلبان، امیر علاؤالدین علی بن بلبان الفارسی (م ۷۳۹ھ) موسسة الرسالة بیروت رقم الحدیث ۱۶۴۴

(۱۹) ☆ الجامع القرآن از علامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعه بیروت، لبنان، ج ۱۲ ص ۲۴۳

(۲۰) ☆ الجامع القرآن از علامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعه بیروت، لبنان، ج ۱۲ ص ۲۴۴

(۲۱) ☆ مواردالظمان الی زوائدابن حبان کتاب المواقیت رقم الحدیث ۳۱۱، ص ۹۹

(۲۲) ☆ تفسیر الطبری از علامه ابوجعفربن محمدجریر الطبری، مطبوعه دارالقرآن الکریم بیروت، لبنان، ج۱۸، ص ۱۷۲

☆ تفسیر صاوی از علامه احمدبن صاوی مالکی (م ۱۳۲۳ھ) مطبوعه مکتبه فیصلیه، مکه مکرمه، ج۳، ص ۱۴۱

☆ حاشیة الجمل علی الجلالین للعلامة سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعه کراچی، ج۵، ص ۲۹۸

☆ تفسیر مظهری از علامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعه کوئٹه، ج۸، ص ۵۳۹

☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی مطبوعه مصر، ج۳، ص ۲۹۲

☆ تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۱۴، ص ۳

☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت، لبنان، ج۳، ص ۳۲۸

﴿۱۳﴾ وہ اشعار جو فواحش پر مشتمل ہوں انہیں مسجد میں پڑھنا منع ہے۔ البتہ اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء اور حضور سرورِ عالم ﷺ کی نعت شریف پر مشتمل اشعار پڑھنا جائز و مستحسن ہے۔ حدیث مبارکہ ہے۔

اِنَّ ھٰذِہِ الْمَسَاجِدَلَایَصْلِحُ فِیْھَاشَیْئٌ مِنْ کَلَامِ النَّاسِ اِنَّمَاھِیَ بُنِیَ لِلتَّسْبِیْحِ وَالتَّکْبِیْرِوَقِرَأۃِالْقُرآنِ.

یہ مسجد لوگوں کے کلام کے لئے نہیں بلکہ یہ تو تسبیح، تکبیر اور قرآن مجید کی تلاوت کے لئے بنائی گئی ہیں۔ (۲۳)

﴿۱۴﴾ مسجد میں گمشدہ چیزوں کا اعلان کرنا ناجائز ہے۔ حضور ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔ ارشاد فرمایا۔

مَنْ سَمِعَ رَجُلًایُّنْشُدُضَالَّۃً فِیْ الْمَسْجِدِفَلْیَقُلْ لَارَدَّھَااللّٰہُ اِلَیْکَ فَاِنَّ الْمَسَاجِدَلَمْ تُبْنَ لِھٰذَا. (۲۴)

جو کسی کو مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان کرتے سنے اسے کہنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ تجھے وہ شئے واپس نہ لوٹائے۔ کیونکہ مساجد اس لئے نہیں بنائی گئیں۔ (۲۵)

﴿۱۵﴾ خرید وفروخت اور دیگر دنیوی اشغال سے مسجد کو محفوظ رکھنا فرض ہے۔

حضور پرنور شافع یوم النشور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

اِذَارَأَیْتُمْ مَنْ یَّبِیْعُ اَوْیَبْتَاعُ فِیْ الْمَسْجِدِ فَقُوْلُوْا لَااَرْبَحَ اللّٰہُ تِجَارَتَکَ.

---

(۲۳) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج ۱۴، ص ۳

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۱۴۱

☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت ج ۶ ص ۱۸۹

(۲۴) ☆ صحیح مسلم، امام ابو الحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ)، ج ۱، ص ۲۱۰

☆ المسند، امام احمد بن حنبل (م ۲۴۱ھ) مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت، لبنان ج ۲، ص ۴۲۰

☆ سنن ابو داؤد، امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ) کتاب الصلوٰۃ، ج ۱، ص ۶۸

☆ سنن ابن ماجہ، امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ (م ۲۷۳ھ) ص ۵۶

(۲۵) ☆ الجامع القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲ ص ۲۴۵

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۲۹۲

جب تم مسجد میں کسی کو بیچتے یا خرید تے دیکھوتو کہواللہ تعالیٰ تیری تجارت میں نفع نہ دے۔(۲۶)

﴿۱۶﴾ مسجد میں داخل ہوتے اور نکلتے وقت حضور سید الانام علیہ التحیۃ والسلام کی بارگاہ اقدس میں ہدیۂ درود وسلام پیش کرتے ہوئے یہ دعا پڑھے۔

داخل ہوتے وقت یہ کہے۔اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ.

اے اللہ! میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

نکلتے وقت یوں کہے۔اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ.(۲۷)

اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔

﴿۱۷﴾ جب مسجد میں داخلہ ہوتو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت ادا کرنا مستحب ہے۔(۲۸)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

دَخَلْتُ الْمَسْجِدَوَرَسُوْلُ اللّٰہِ جَالِسٌ بَیْنَ ظَھْرَانَیِ النَّاسِ قَالَ فَجَلَسْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَامَنَعَکَ اَنْ تَرْکَعَ رَکْعَتَیْنِ قَبْلَ اَنْ تَجْلِسَ فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ رَأَیْتُکَ جَالِسًا وَالنَّاسُ جُلُوْسٌ قَالَ فَاِذَادَخَلَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَفَلَایَجْلِسْ حَتّٰی یَرْکَعَ رَکْعَتَیْنِ.

---

(۲۶) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳،ص ۲۹۲
☆ الدر المنثور ازحافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت ج۶،ص ۱۸۹
☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲ ص ۲۴۶

(۲۷) ☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲ ص ۲۵۰
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳،ص ۲۹۴
☆ الدر المنثور ازحافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت ج۶ص ۱۹۰
☆ سنن ابوداؤد،امام ابوداؤدسلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ)، رقم الحدیث۴۰۵،ج ۱،ص ۱۸۸،بیروت
☆ سنن دارمی ،امام ابوعبداللہ بن عبدالرحمن دارمی(م۲۵۵ھ)مطبوعہ دارالکتب العربی ،(م۱۴۰۷ھ) ج ۱،ص ۳۲۴
☆ المسند،امام احمدبن حنبل (م ۲۴۱ھ)مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت،لبنان ج۳،ص۴۹۷
☆ سنن نسائی ،امام ابوعبدالرحمٰن احمدبن شعیب علی نسائی (م ۳۰۳ھ)، ج ۲،ص ۵۳
☆ صحیح ابن حبان بترتیب ابن بلبان ،امیر علاؤالدین علی بن بلبان الفارسی (م ۷۳۹ھ)موسسۃ الرسالۃ بیروت،رقم الحدیث ۲۰۴۸......۲۰۴۹

(۲۸) ☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲ ص ۲۵۱

میں مسجد میں داخل ہوا تو نبی اکرم ﷺ صحابہ کرام میں تشریف فرما تھے، میں بھی بیٹھ گیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا تجھے بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں ادا کرنے سے کس چیز نے روکا؟ میں نے عرض کی یا رسول اللہ میں نے آپ کو بیٹھے دیکھا اور لوگ بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ تو ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو دو رکعتیں ادا کرنے سے پہلے نہ بیٹھے۔ (۲۹)

﴿۱۸﴾ مسجد میں کھیلنا، کودنا اسی طرح بچوں کی مسجد میں ایسی موجودگی جو نمازیوں کے لئے باعث تکلیف و کراہت ہو یا مسجد کی آلودگی کا سبب بنے ناجائز ہے۔ (۳۰)

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

جَنِّبُوا مَسَاجِدَكُمْ صِبْيَانَكُمْ وَمَجَانِينَكُمْ وَشِرَاءَكُمْ وَبَيْعَكُمْ وَخُصُومَاتِكُمْ وَرَفْعَ أَصْوَاتِكُمْ. (۳۱)

اپنی مسجدوں کو اپنے بچوں، پاگلوں، خرید و فروخت، لڑائی جھگڑے اور آوازیں بلند کرنے سے محفوظ رکھو۔ (۳۲)

﴿۱۹﴾ مسجد کو راہ گزر بنانا حرام ہے۔ حدیث پاک میں اسے علاماتِ قیامت میں سے شمار کیا گیا ہے۔ ارشاد فرمایا۔

مِنْ اقْتِرَابِ السَّاعَةِ اَنْ تُتَّخَذَ الْمَسَاجِدُ طُرُقًا. (۳۳)

مسجد کو راہ گزر بنانا قربِ قیامت کی علامات میں سے ہے۔ (۳۴)

---

(۲۹) ☆ الجامع القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص ۲۵۱
☆ صحیح مسلم، امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ)، رقم الحدیث ۷۱۴

(۳۰) ☆ الجامع القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص ۲۴۶
☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی (م ۱۰۴۱ھ) مکتبہ حقانیہ، پشاور ج۵، ص ۷۹
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۲۹۲

(۳۱) ☆ سنن ابن ماجہ، امام ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ (م ۲۷۳ھ) ابواب الصلوۃ، ص ۵۵

(۳۲) ☆ الجامع القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص ۲۴۶
☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی (م ۱۰۴۱ھ) مکتبہ حقانیہ، پشاور ج۵، ص ۷۹
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۲۹۲

(۳۳) ☆ الجامع الصغیر، علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی الحلبی و شرکانہ مصر ج۲، ص ۱۳۸

(۳۴) ☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت ج۶، ص ۱۹۰
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۲۹۳

﴿۲۰﴾ مسجد میں قصاص لینا، حدود قائم کرنا، دشمن سے بدلہ لینا، اسلحہ سے مسلح ہو کر آنا، مسلمانوں میں دہشت پھیلانا سب ناجائز اور حرام ہیں۔ اس میں عبادت گزار اہلِ ایمان کے لئے دشواریاں اور رکاوٹیں پیدا نہیں کی جاسکتیں۔(۳۵)

ہادیٔ انسانیت ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

جَنِّبُوا مَسَاجِدَكُمْ صِبْيَانَكُمْ وَمَجَانِيْنَكُمْ وَسَلَّ سُيُوْفِكُمْ وَاِقَامَةَ حُدُوْدِكُمْ وَرَفْعَ اَصْوَاتِكُمْ وَخُصُوْمَاتِكُمْ.(۳۶)

اپنی مسجدوں کو اپنے بچوں، پاگلوں، تلواریں سونتنے، حدیں قائم کرنے، آوازیں بلند کرنے اور جھگڑنے سے محفوظ رکھو۔(۳۷)

﴿۲۱﴾ تعمیرِ مسجد کا مقصد محض ذکرِ الٰہی ہے، لہٰذا اسے ذکر و اذکار، تعلیم قرآن مجید، درس و تدریس و غیر دینی امور کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے البتہ شخصی یا دیگر دنیوی مقاصد کیلئے استعمال نہیں کیا جاسکتا۔ حضور ﷺ نے فرمایا:

اِنَّمَا بُنِيَ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةِ.

یہ صرف ذکرِ الٰہی اور نماز کے لئے بنائی گئی ہیں۔(۳۸)

﴿۲۲﴾ مسافر، مسکین، معتکف یا جس کے پاس رہنے کی جگہ نہ ہو وہ بضرورت مسجد میں نیند کر سکتا ہے۔ اصحاب صفہ کی رہائش مسجد نبوی میں ہی تھی۔ ان کے علاوہ کسی کیلئے مسجد میں سونا جائز نہیں۔(۳۹)

---

(۳۵) ☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت ج۶، ص ۱۸۸

(۳۶) ☆ کنز العمال للعلامة علی مُتقی بن حسام الدین ہندی (م۹۷۵ھ) رقم الحدیث ۲۰۸۳۴، ج۷، ص ۶۷۰

☆ المعجم الکبیر الحافظ ابی القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی (م۳۶۰ھ) دار احیاء التراث العربی بیروت رقم الحدیث ۷۶۰۱، ج۸، ص۱۵۶

☆ سنن ابن ماجه، امام ابو عبداللہ محمد بن یزید ابن ماجه (م ۲۷۳ھ) رقم الحدیث ۷۵۰

(۳۷) ☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۲۹۳

☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت ج۶ ص۱۸۸

(۳۸) ☆ کنز العمال للعلامة علی متقی بن حسام الدین ہندی (م۹۷۵ھ) رقم الحدیث ۲۰۷۹۵، ج۷، ص ۶۶۲

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ج۸، ص ۵۴۰

(۳۹) ☆ الجامع القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲ ص ۲۴۹

﴿۲۳﴾ نفس مسجدیت میں تمام مساجد برابر ہیں البتہ بعض کو بعض پر فضیلت حاصل ہے۔(۴۰)

﴿۲۴﴾ نماز کے لئے باوضو ہوکر مسجد کی طرف جانا مستحب ہے۔حدیث پاک میں اس کا بہت زیادہ اجر بیان ہوا ہے۔ ارشادفرمایا:

مَنْ مَّشٰی اِلٰی صَلٰوۃٍ مَّکْتُوْبَۃٍ وَّھُوَمُتَطَھِّرٌفَاَجْرُہٗ کَاَجْرِالْحَاجِّ الْمُحْرِمِ وَمَنْ مَّشٰی اِلٰی صَلٰوۃِ الضُّحٰی لَایَنْصَبُہٗ اِلَّااِیَّاہُ فَاَجْرُہٗ کَاَجْرِالْمُعْتَمِرِ وَصَلٰوۃٌ عَلٰی اَثْرِصَلٰوۃٍ کِتَابٌ فِیْ عِلِّیِّیْنَ.

جوفرض نماز کے لئے پاک صاف ہوکر مسجد کی طرف چل کر جائے اس کا اجر احرام باندھنے والے حاجی کی طرح ہے،اور جونماز چاشت کیلئے جائے (دیگر کوئی غرض نہ ہو) اس کا اجر عمرہ کرنے والے کے اجر کی طرح ہے۔نماز کے بعد نماز پڑھنا علیین میں لکھا جاتا ہے۔(۴۱)

﴿۲۵﴾ مسجد اللہ تبارک وتعالیٰ کا دربارِ عالی ہے اور دربارِ الٰہی کا ادب واحترام نہایت ضروری ہے۔اسی وجہ سے مسجد میں آواز بلند کرنے کی ممانعت ہے۔(۴۲)

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّاھَمْسًا. (سورۃ طٰہٰ آیت ۱۰۸:پ۱۶)

اورسب آوازیں رحمٰن کے حضور پست ہوکر رہ جائیں گی تو تو نہ سنے گا مگر بہت آہستہ آواز۔

انسان حاضریٔ مسجد کے وقت وہ منظر سامنے رکھے جب رب العالمین کے حضور کھڑا ہونا ہے اور اس مقام کی عظمت کو بھی ذہن میں رکھ کر سوچے کہ کہاں اور کس واسطے کھڑا ہے تو اجازت یافتہ (قاری وخطیب) کے علاوہ کسی کی آواز تک نہ نکلے۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا۔

مَنْ اَجَابَ دَاعِیَ اللّٰہِ وَاَحْسَنَ عِمَارَۃَ مَسَاجِدِاللّٰہِ کَانَتْ تُحْفَتُہٗ بِذَالِکَ مِنَ اللّٰہِ الْجَنَّۃَ

(۴۰) ☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص۲۴۴

(۴۱) ☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)مطبوعہ کوئٹہ،ج۸،ص۵۴۰

(۴۲) ☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر،ج۳،ص۲۹۳

قِيۡلَ يَارَسُوۡلَ اللّٰهِ مَااَحۡسَنَ عِمَارَةَ مَسَاجِدِاللّٰهِ قَالَ لَايُرۡفَعُ فِيۡهَا صَوۡتٌ وَلَايَتَكَلَّمُ فِيۡهَا بِالرَّفَثِ.

جس نے اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والے کی پکار کا جواب دیا اور مسجد کو اچھی طرح آباد کیا اس کے بدلے اسے جنت کا تحفہ ملے گا۔ عرض کیا گیا یارسول اللہ مسجد کو اچھی طرح آباد کرنا کس طرح ہوتا ہے؟ فرمایا اس میں آواز بلند نہ کرو اور یاوہ گوئی میں مبتلا نہ ہو۔ (۴۳)

حضرت سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے مسجد میں ایک شخص کی آواز سنی تو فرمایا، تجھے معلوم نہیں کہ تو کہاں ہے؟ تجھے پتہ نہیں کہ تو کس کے دربار میں حاضر ہے؟ آپ نے آواز بلند کرنے کو ناپسند فرمایا۔ (۴۴)

امیر المومنین حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے مسجد کے پہلو میں ایک کشادہ جگہ بنوادی تھی جسے ''بطیحا'' کہا جاتا تھا۔ آپ فرمایا کرتے تھے، جس نے بے فائدہ بات کرنی ہو، لغو شعر پڑھنا ہو یا آواز بلند کرنی ہو وہ اس احاطہ میں آجایا کرے۔ (۴۵)

﴿۲۶﴾ مسجد میں جسے چھینک آئے، اسے چاہئے کہ حتی الامکان آواز کو پست رکھے، کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے بلند آواز سے چھینکنے کو بھی ناپسند فرمایا ہے۔

عَنۡ اَبِیۡ هُرَيۡرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ كَانَ النَّبِیُّ ﷺ يَكۡرَهُ الۡعَطۡسَةَ الشَّدِيۡدَةَ فِی الۡمَسۡجِدِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ مسجد میں زور سے چھینکنے کو ناپسند فرماتے تھے۔ (۴۶)

﴿۲۷﴾ مسجد کی املاک پر قبضہ کرنا حرام ہے، مسجد کسی کی ملکیت نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وَاَنَّ الۡمَسٰجِدَ لِلّٰهِ. (سورۃ الجن آیت ۱۸: پ ۲۹)

اور یہ کہ مسجدیں اللہ ہی کی ہیں۔

﴿۲۸﴾ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا انفرادی طور پر نماز پڑھنے سے افضل ہے۔ حدیث مبارکہ میں اس کی فضیلت

(۴۳) ☆ کنز العمال للعلامۃ علی متقی بن حسام الدین ہندی (م ۹۷۵ھ) رقم الحدیث ۲۰۸۴۱، ج۷، ص ۶۷۱

(۴۴) ☆ الزہد لابن المبارک باب فضل المشی الی الصلوۃ والجلوس فی المسجد، ص ۱۳۷

(۴۵) ☆ موطا امام مالک کتاب قصر الصلوۃ فی السفر باب جامع الصلوۃ، ص ۱۶۲

(۴۶) ☆ شعب الایمان للامام ابی بکر احمد بن الحسین بن علی البیہقی (م ۴۵۸ھ) دار الکتب العلمیۃ بیروت فصل فی خفض الصوت بالعطاس رقم الحدیث ۹۳۵۶، ج۷، ص ۳۲

یوں ارشاد ہوئی۔

صَلٰوۃُ الرَّجُلِ فِیْ جَمَاعَۃٍ تَزِیْدُ عَلٰی صَلَاۃٍ فِیْ بَیْتِہٖ وَصَلَاۃٍ فِیْ سُوْقِہٖ بِضْعًا وَّعِشْرِیْنَ دَرَجَۃً وَّذَالِکَ اِنَّ اَحَدَھُمْ اِذَا تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَی الْمَسْجِدَ لَایَنْھَزُہٗ اِلَّا الصَّلٰوۃُ لَایُرِیْدُ اِلَّا الصَّلٰوۃَ فَلَمْ یَخْطُ خُطْوَۃً اِلَّا رُفِعَ لَہٗ بِھَا دَرَجَۃٌ وَحُطَّ عَنْہُ بِھَا خَطِیْئَۃٌ حَتّٰی یَدْخُلَ الْمَسْجِدَ فَاِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ کَانَ فِی الصَّلٰوۃِ مَاکَانَتِ الصَّلٰوۃُ ھِیَ تَحْبِسُہٗ وَالْمَلَائِکَۃُ یُصَلُّوْنَ عَلٰی اَحَدِکُمْ مَادَامَ فِیْ مَجْلِسِہِ الَّذِیْ صَلّٰی فِیْہِ یَقُوْلُوْنَ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْہُ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ اَللّٰھُمَّ تُبْ عَلَیْہِ مَالَمْ یُؤْذِ فِیْہِ مَالَمْ یُحْدِثْ فِیْہِ۔

بندے کا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا گھر میں یا بازار میں نماز پڑھنے سے بیس سے زیادہ درجے فضیلت والا ہے۔ یہ اس لئے کہ جب کوئی اچھے طریقے سے وضو کرے اور صرف نماز کے لئے مسجد میں آئے اور کوئی غرض نہ ہو، تو ہر قدم کے بدلے اس کے درجے کو بلند کیا جاتا ہے اور اس کے گناہ مٹائے جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ مسجد میں داخل ہو جاتا ہے۔ جب وہ مسجد میں داخل ہو جاتا ہے تو جب تک نماز اسے روکے رکھے وہ نماز میں ہی ہوتا ہے۔ پھر جس وقت تک تم نماز کی جگہ پر رہتے ہو فرشتے تمہارے لئے دعا کرتے رہتے ہیں جب تک بندہ کسی کو تکلیف نہیں دیتا، بے وضو نہیں ہوتا۔ وہ کہتے ہیں اے اللہ اس پر رحم فرما، اے اللہ اس کی مغفرت فرما۔ اے اللہ اس کی توبہ قبول فرما۔ (۴۷)

﴿۲۹﴾ مسجد اگرچہ اپنی ظاہری شکل و صورت میں نہایت سادہ سی ہو مگر اپنی عظمت و ہیبت کے اعتبار سے نہایت بلند مرتبہ و پروقار، موردِ انعامات ربانی اور قبولیت دعا کا محل ہے۔ حضرت ابراہیم و حضرت اسماعیل علیہما و علی نبینا الصلوٰۃ والسلام کی بیت اللہ شریف کی تعمیر کے موقع پر دعا اس مسئلہ کی مظہر ہے۔

﴿۳۰﴾ چونکہ تغیرِ زمانہ سے قلوبِ عوام تعظیمِ باطن پر تنبہ کے لئے تعظیمِ ظاہر کے محتاج ہو گئے ہیں، اس لئے اظہارِ عظمت کے لئے مساجد کی تزئین و آرائش جائز و مستحسن ہے۔

(۴۷) ☆ صحیح مسلم ،امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) رقم الحدیث ۶۴۹

☆ الجامع القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج، ۱۲ ص ۲۵۴

مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو احکام القرآن جلد چہارم، صفحہ ۹۱

﴿۳۱﴾ مسجد کی زیب وزینت پر فخر ومباہات ناجائز ہے بلکہ اسے علامات قیامت سے شمار کیا گیا ہے۔

حضورﷺ نے فرمایا:

لَاتَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تَتَبَاھٰی النَّاسُ فِی الْمَسَاجِدِ.

قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ لوگ مسجدوں کے بارے میں ایک دوسرے پر فخر کریں گے۔

نبی اکرمﷺ کا اسی حوالے سے ایک اور ارشاد ملاحظہ فرمائیں۔

یَتَبَاھُوْنَ بِھَا ثُمَّ لَایَعْمُرُوْنَھَا اِلَّا قَلِیْلًا.

مسجدوں پر فخر کریں گے مگر چند لوگوں کے سوا انہیں آباد نہیں کریں گے۔(۴۸)

(۴۸) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۲۹۲

باب (۳۱۰)

﴿ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ﴾

وَاِذَا دُعُوۡۤا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ لِيَحۡكُمَ بَيۡنَهُمۡ اِذَا فَرِيۡقٌ مِّنۡهُمۡ مُّعۡرِضُوۡنَ۝ (سورۃ النور آیت ۴۸پ۱۸)

اور جب بلائے جائیں اللہ اور اس کے رسول کی طرف کہ رسول ان میں فیصلہ فرمائے تو جبھی ان کا ایک فریق منہ پھیر جاتا ہے۔

حل لغات

دُعُوۡا: دعا کا معنی ہے بلانا، پکارنا، وعظ وتذکیر، استعانت، تمنا وآرزو، مانگنا، عبادت،...... یہاں پہلا معنی مراد ہے۔ مفہوم یہ ہے کہ جب انہیں کسی مقدمہ کا فیصلہ کروانے کے لئے حضور ﷺ کی بارگاہ میں بلایا جائے۔

نوٹ: لفظ دعا کے معنی کی جامع تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیں جلد اول، ص ۲۴۱

لِيَحۡكُمَ: حکم کا معنی ہے کسی شئے کا فیصلہ اس طرح کرنا جیسے اس کا تقاضا ہو۔(۱)

شان نزول

علمائے مفسرین نے اس آیتِ مبارکہ کے شانِ نزول میں دو واقعات ذکر فرمائے ہیں، ممکن ہے کہ دونوں ہی

(۱) ☆ المفردات فی غریب القرآن، علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) ص ۱۲۶

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵، ص ۱۲۹

نزولِ آیت کا سبب ہوں۔

﴿۱﴾ بشر نامی منافق کا ایک یہودی سے زمین کے متعلق تنازع تھا۔ یہودی نے کہا چلو رسول اللہ ﷺ سے فیصلہ کرائیں۔ منافق کا موقف چونکہ غلط تھا اس لئے وہ نہ مانا اور کہنے لگا کہ (معاذ اللہ) محمد ﷺ ہم پر ظلم کرتے ہیں ہم کعب بن اشرف سے فیصلہ کراتے ہیں۔ اس موقعہ پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (۲)

﴿۲﴾ مغیرہ بن وائل اور حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے مابین زمین اور پانی کا تنازع ہو گیا۔ مغیرہ نے کہا کہ میں رسول اکرم ﷺ سے فیصلہ نہیں کراؤں گا، وہ مجھ سے بغض رکھتے ہیں۔ اس موقع پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔ (۳)

مسائل شرعیہ

﴿۱﴾ حضور سید عالم ﷺ کے ہاں حاضری اللہ تعالیٰ کے حضور حاضری ہے، آیت زیب عنوان میں اسی حقیقت کو بیان کیا گیا ہے۔ ان منافقین کو حضور کی طرف بلایا گیا تھا جسے فرمایا گیا کہ اللہ کی طرف بلایا گیا۔ حضور ﷺ کا حکم اللہ تعالیٰ کا حکم

(۲)
☆ الجامع القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ٦٦٨ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲ ص ۲۶۸
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳ ص ۲۵۳
☆ تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ٦٠٦ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۴، ص ۲۰
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی (م ٥١٦ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۳۵۲
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۳۹۰
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ١٢٢٥ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ج۸، ص ۵۴۷
☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ٩١١ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم، ایران، ج٦، ص ۱۹۲
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م ١٢٠٤ھ) مطبوعہ کراچی، ج۵، ص ۳۰۸
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود مطبوعہ لاہور، ۳، ص ۵۱۳
☆ تفسیر انوارالتنزیل و اسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص ۸۸
☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی (م ١٠٤١ھ) مکتبہ حقانیہ، پشاور ج۵ ص ۸۵
☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمدبن یوسف الشہیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (٦٥٤۔ ٧٥٤ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۴۶۷
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۵۸

(۳)
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳ ص ۲۵۳
☆ الجامع القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ٦٦٨ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲ ص ۲۶۸
☆ تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ٦٠٦ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۴، ص ۲۰
☆ تفسیر انوارالتنزیل و اسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص ۸۸

ہے جس کے خلاف اپیل ناممکن ہے۔ حضور کے حکم سے منہ پھیرنا رب تعالیٰ کے حکم سے منہ موڑنا ہے۔ (۴)

حدیثِ مبارکہ میں ہے۔

وَاِنَّ مَاحَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مِثْلُ مَاحَرَّمَ اللّٰهُ.

جو کچھ اللہ کے رسول نے حرام کیا وہ اسی طرح ہے جیسے اللہ عزوجل نے حرام کیا ہو۔ (۵)

﴿۳﴾ قاضی کو جو ولایت حاصل ہوتی ہے اسے ولایتِ مجبرہ کہتے ہیں۔ ولایت مجبرہ کی دو قسمیں ہیں۔

(i) ولایت عرفیہ دنیویہ۔ جو بادشاہ کو رعایا پر اور حکام کو عوام پر حاصل ہوتی ہے۔ اسی ولایت کی بنا پر انہیں والیان ملک کہا جاتا ہے۔

(ii) ولایت شرعیہ دینیہ۔ یہ حقیقتاً صرف اللہ تبارک وتعالیٰ کو ہے۔ پھر اس کی عطا سے رسول اکرم ﷺ کو ہے اور بس۔ اس حقیقت کو قرآن مجید نے یوں بیان فرمایا۔

مَالَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ. (سورۃالکھف آیت ۲۶: پ ۱۵)

اس کے سوا ان کا کوئی والی نہیں۔

---

(۴) ☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعه کراچی، ج۳ ص ۲۵۲

☆ تفسیر روح البیان از علامه اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه، ج۵، ص ۱۷۰

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعه ملتان، ج۳، ص ۳۵۲

☆ تفسیر مظهری از علامه قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعه کوئٹه، ج۸، ص ۵۴۷

☆ حاشیة الجمل علی الجلالین للعلامة سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعه کراچی، ج۵، ص ۳۰۸

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک از علامه ابوالبرکات عبداللّٰہ بن احمد بن محمود مطبوعه لاهور، ۳، ص ۵۱۳

☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف به بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللّٰہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص ۸۹

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشهیر بابی حیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔ ۷۵۴ھ) مطبوعه بیروت، ج۵، ص ۴۶۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامه علی بن محمد خازن شافعی مطبوعه لاهور، ج۳، ص ۳۵۸

(۵) ☆ ابو داؤد، امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ) کتاب النسة باب فی لزوم السنة، ج۲، ص ۲۷۶

☆ جامع ترمذی، امام ابوعیسی محمد بن عیسی ترمذی (م ۲۷۹ھ) کتاب العلم رقم الحدیث ۲۶۷۶، ج۴، ص ۳۰۲ بیروت

☆ ابن ماجه، امام ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجه (م ۲۷۳ھ) باب تعظیم حدیث رسول اللہ، ص ۳

☆ سنن دارمی، امام ابوعبداللہ بن عبدالرحمن دارمی (م ۲۵۵ھ) باب النسة قاضیة علی کتاب اللہ رقم الحدیث ۵۹۲

☆ المسند، امام احمد بن حنبل (م ۲۴۱ھ) مطبوعه مکتب اسلامی بیروت، لبنان ج۴، ص ۱۳۱، ۱۳۲

آیتِ مذکورہ بالا میں ولایت کی حقیقتِ ذاتیہ کا بیان ہوا۔حقیقتِ عطائیہ کا بیان یوں ارشاد فرمایا۔

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِھِمْ. (سورۃالاحزاب آیت ۶:پ ۲۱)

یہ نبی مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ مالک ہے۔

ان دونوں ولایتوں کو یکجا یوں بیان کیا گیا ہے۔

وَمَا کَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَامُؤْمِنَۃٍ اِذَاقَضَی اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَمْرًااَنْ یَّکُوْنَ لَھُمُ الْخِیَرَۃُ مِنْ اَمْرِھِمْ، وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰـلًامُّبِیْنًا. (سورۃالاحزاب آیت ۳۶:پ ۲۲)

اور نہ کسی مسلمان مرد، نہ مسلمان عورت کو پہنچتا ہے کہ جب اللہ ورسول کچھ حکم فرمادیں تو انہیں اپنے معاملہ کا کچھ اختیار رہے اور جو حکم نہ مانے اللہ اور اس کے رسول کا وہ بے شک صریح گمراہی میں بہکا۔

پھر رسول اکرم ﷺ کی تفویض وانابت اسے اتنی ہی ہے جسے جتنی بات میں آپ نے اپنی ولایت سے اختیارِ ظلی عطافرمادیا۔ماذون مطلق کو...... مطلق ہے۔جسے اس آیت میں بیان کیا گیا۔

وَاسْمَعُوْا وَاَطِیْعُوْا. (سورۃالتغابن آیت ۱۶:پ ۲۸)

اور فرمان سنو اور حکم مانو۔

اور ماذون امر خاص کو...... خاص ولایت حاصل ہے۔جس کا بیان اس آیت مبارکہ میں ہے۔

الَّذِیْ بِیَدِہٖ عُقْدَۃُالنِّکَاحِ. (سورۃالبقرۃآیت ۲۳۷:پ ۲)

وہ جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے۔

انہی انواعِ ثلثہ یعنی حقیقیہ، عطائیہ اور ظلیہ کا اجتماع اس آیت مبارکہ میں ہے۔

یٰاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْااَطِیْعُوااللّٰہَ وَاَطِیْعُواالرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِمِنْکُمْ. (سورۃالنساء آیت ۵۹:پ ۵)

اے ایمان والو حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور ان کا جو تم میں حکومت والے ہیں۔

﴿۴﴾ ولایت عرفیہ کسی کے ساتھ خاص نہیں، مسلم وغیر مسلم ہر ایک کو حاصل ہوسکتی ہے۔

قرآن مجید میں ارشادِ ربانی ہے۔

قُلِ اللّٰھُمَّ مٰلِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَآءُ.

(سورۃ آل عمران آیت ۲۶: پ۳)

یوں عرض کر، اے اللہ! ملک کے مالک تو جسے چاہے سلطنت دے اور جس سے چاہے سلطنت چھین لے۔

اسی طرح قرآن مجید نے زمانۂ حضرت یوسف علیہ السلام میں بادشاہ مصر کو جا بجا لفظ ملک سے تعبیر فرمایا۔

ارشاد فرمایا۔

وَقَالَ الْمَلِکُ اِنِّیْ اَرٰی......الایۃ (سورۃ یوسف آیت ۴۳: پ۱۲)

اور بادشاہ نے کہا میں نے خواب دیکھا۔ الخ

اسی طرح فرمایا۔

وَقَالَ الْمَلِکُ ائْتُوْنِیْ بِہٖ. (سورۃ یوسف آیت ۵۴: پ۱۳)

اور بادشاہ بولا انہیں میرے پاس لے آؤ۔

اسی معنی میں ارشاد ہوا۔

مَا کَانَ لِیَأْخُذَ اَخَاہُ فِیْ دِیْنِ الْمَلِکِ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰہُ. (سورۃ یوسف آیت ۷۶: پ۱۳)

بادشاہی قانون میں اسے نہیں پہنچتا تھا کہ اپنے بھائی کو لے لے مگر یہ کہ خدا چاہے۔

مگر ولایت شرعیہ جس سے حکم شرعی مذہباً موجود ہو جائے اور دینی حیثیت سے آخرت میں اس کے کام آئے۔ یہ صرف مسلمان کے ساتھ خاص ہے، کسی غیر مسلم کو مسلمان پر حاصل نہیں ہو سکتی۔ اس مفہوم کو قرآن مجید میں اس طرح بیان فرمایا گیا ہے۔

وَلَنْ یَّجْعَلَ اللّٰہُ لِلْکَافِرِیْنَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ سَبِیْلًا. (سورۃ النساء آیت ۱۴۱: پ۵)

اور اللہ کافروں کو مسلمانوں پر کوئی راہ نہ دے گا۔

مزید ارشاد فرمایا۔

اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا. (سورۃ المائدۃ آیت ۵۵: پ۶)

تمہارے دوست نہیں مگر اللہ اور اس کا رسول اور ایمان والے۔

﴿۵﴾ اسلامی ریاستوں میں والیان مسلمین جن حکام کو مقدمات کا فیصلہ کرنے کے لئے مقرر کرتے ہیں وہ شرعاً قاضی ہیں اور والی کی طرف سے جو جائز اختیارات انہیں سپرد ہوں گے وہ اختیارِ شرعی ہیں۔ اگر چہ یہ ریاستیں زیر غلبہ کفار ہوں۔ جیسے حضور ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کو یمن کا قاضی مقرر فرمایا۔(٦)

﴿٦﴾ جہاں اسلامی ریاست بالکل ہی نہیں وہاں اگر مسلمانوں نے باہمی مشورہ سے کسی مسلمان کو اپنے مقدمات کا فیصلہ کرنے کے لئے مقرر کر لیا تو وہی قاضی شرعی ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو شہر وعلاقہ کا وہ عالم جو فقیہہ ہو اور اگر چند علماء ہیں تو جو ان میں سب سے زیادہ علمِ دین رکھتا ہو اور اگر سب مساوی ہوں تو جسے قرعہ اندازی کے ذریعے متعین کیا جائے وہی شرعاً قاضی، حاکم اور والی دین ہے۔ مسلمانوں پر واجب ہے کہ اپنے معاملات میں اس کی طرف رجوع کریں اور اس کے حکم پر چلیں۔ اس کی اطاعت من حیث العلم بھی واجب ہے اور من حیث الحکم بھی۔

قرآن مجید میں ہے۔

فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَاتَعْلَمُوْنَ. (سورۃ الانبیاء آیت ۶:۷)

تو اے لوگو علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہ ہو۔

﴿۷﴾ کسی پر ناحق دعوی کرنا اور پھر چرب زبانی یا چالبازی سے اس کا فیصلہ اپنے حق میں کرا لینا۔ دونوں حرام ہیں بلکہ اس کے حق میں یہ چیز جہنم کا گڑھا ہے۔ قاضی کا فیصلہ حرام کو حلال نہیں کر سکتا۔ نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

مَنْ اَخَذَمِنَ الْاَرْضِ بِغَيْرِ حَقِّهٖ خُسِفَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلٰى سَبْعِ اَرْضِيْنَ .(۷)

جو کسی قدر زمین ناحق دبا لے قیامت کے دن زمین کے ساتویں طبقے تک دھنسا دیا جائے گا۔

(٦) ☆ ابو داؤد، امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ) کتاب الاقضیۃ باب اجتہاد الرای فی القضاء رقم الحدیث ۳۵۹۲

☆ جامع الترمذی کتاب الاحکام باب ماجاء فی القاضی کیف یقضی ۱۳۲۷

(۷) ☆ صحیح بخاری، امام ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ)، ابواب المظالم والقصاص، قدیمی کتب خانہ، ج ۱، ص ۳۳۲

ایک اور مقام پر ارشاد ہوا۔

مَنْ اَخَذَمِنْ طَرِيْقِ الْمُسْلِمِيْنَ شِبْرًا جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَحْمِلُهٗ مِنْ سَبْعِ اَرْضِيْنَ. (۸)

جو شخص مسلمانوں کے راستے سے ایک بالشت بھر دبا لے قیامت کے دن وہ زمین وہاں سے لے کر ساتویں طبقے تک اس کی گردن پر رکھی جائے گی۔

﴿۸﴾ جس شہادت سے اثبات دعویٰ نہ ہو سکے وہ حقیقۃً شہادت ہی نہیں، اس کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔ ایسی صورت میں مدعا علیہ پر حلف عائد ہو سکتا ہے مگر حاکم بطورِ خود اس سے حلف نہیں لے سکتا بلکہ مدعی کا حلف طلب کرنا شرط ہے۔ وہ اگر چاہے کہ مدعا علیہ سے حلف لیا جائے تو قاضی اس سے حلف لے کیونکہ حلف طلب کرنا حقِ مدعی ہے اور حلف لینا حقِ قاضی۔

﴿۹﴾ مدعی اگر شہادت پیش نہ کر سکے یا جو گواہی پیش کی اس سے اثبات دعویٰ نہ ہو سکے اور مدعا علیہ سے حلف بھی نہ مانگے تو مقدمہ خارج کر دیا جائے گا کیونکہ دعویٰ کر کے نہ تو گواہی پیش کر رہا ہے اور نہ ہی حلف طلب کر رہا ہے تو فیصلہ کے تمام راستے محدود ہو کر رہ گئے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

اَلْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِيْ وَالْيَمِيْنُ عَلٰى مَنْ اَنْكَرَ. (۹)

گواہی مدعی کے ذمہ ہے اور حلف مدعا علیہ کے ذمہ پر۔

﴿۱۰﴾ مدعی خود مدعا علیہ سے قسم نہیں لے سکتا۔ کیونکہ حلف لینا قاضی کا حق ہے اگر وہ خود قسم مانگے اور مدعا علیہ انکار کر دے تو یہ انکار معتبر نہ ہوگا۔ قاضی مدعی کی طلب پر قسم لے، اب اگر مدعا علیہ حلف دے دے تو دعویٰ ڈسمس ورنہ ڈگری کر دیا جائے گا۔ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

لَوْيُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعَى النَّاسُ دِمَاءَ رِجَالٍ وَّاَمْوَالِهِمْ وَلٰكِنَّ الْيَمِيْنَ عَلٰى

(۸) ☆ المعجم الكبير الحافظ ابى القاسم سليمان بن احمد الطبرانى (م ۳۶۰ھ) دار احياء التراث العربى بيروت رقم الحديث ۳۱۷۲، ج۳، ص ۲۱۵

(۹) ☆ صحيح بخارى، امام ابوعبدالله محمد بن اسمٰعيل بخارى (م ۲۵۶ھ) كتاب الرهن باب اذا اختلف الراهن و المرهن الخ رقم الحديث ۲۵۱۴

☆ ابو داؤد، امام ابو داؤد سليمان بن اشعث سجستانى (م ۲۷۵ھ) كتاب الاقضية باب اليمين على المدعى عليه رقم الحديث ۳۶۱۹

☆ جامع الترمذى كتاب الاحكام باب ماجاء فى ان البينة على المدعى و اليمين على المدعى عليه رقم الحديث ۱۳۴۱

☆ ابن ماجه كتاب الاحكام باب على المدعى و اليمين على المدعى عليه رقم الحديث ۲۳۲۱

الْمُدَّعٰی عَلَیْهِ.(۱۰)

اگرلوگوں کوصرف ان کے دعوی پر دے دیا جائے تو وہ لوگوں کے خون اور مال کا دعوی کر بیٹھیں، ہاں یوں ہے کہ مدعا علیہ پرقسم ہے۔

﴿۱۱﴾ جب دعوی صحیح ہوتو قاضی مدعاعلیہ سے دعوی کے متعلق پوچھے تا کہ فیصلہ کا طریقہ واضح ہو سکے۔اگر مدعا علیہ دعوی تسلیم کرلے تواس کے خلاف فیصلہ کر دیا جائے اوراگرانکارکردے تواب قاضی مدعی سے گواہ طلب کرے،اگر پیش کردے تواس کے حق میں فیصلہ کردے ورنہ مدعاعلیہ کی قسم کااسے حق ہے۔

نبی اکرمﷺ نے مدعی سے فرمایا۔

اَلَکَ بَیِّنَةٌ فَقَالَ لَافَقَالَ لَکَ یَمِیْنُهٗ.(۱۱)

کیا تیرے پاس گواہی ہے؟اس نے کہانہیں تو آپ نے فرمایااب تجھے مدعاعلیہ کی قسم کاحق ہے۔

﴿۱۲﴾ شہادت میں ایسااختلاف مضرہے جواصل دعوی پراثرانداز ہو۔زائدوفضول باتیں محض نظرانداز ہیں۔ان میں اگر چہ ہزاراختلاف ہوقطعاً قابل لحاظ نہیں۔(مثلاً دعوی نکاح کاہواور مقدارمہر میں اختلاف واقع ہوجائے۔) کیونکہ زوائدضائعہ کی طرف نہ توابتداء ذہن التفات تام کرتاہے اورنہ ہی انتہاء حافظہ اہتمام کرتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ ان میں اختلاف کاپایاجاناغالب واکثرہے۔لہٰذابوقت فیصلہ ایسی بے کاربحثیں اورمہمل سوالات جائزنہیں۔اس بے معنی کشاکش میں انسان کےآئے حواس بھی جاتے رہتے ہیں۔نتیجہ یہ ہوتاہے کہ بھولا بھالا راست باز جھوٹاٹھہرتا ہے

(۱۰) ☆ صحیح مسلم ،امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) کتاب الاقضیه باب الیمین علی المدعی علیه ج۲،ص ۷۴

☆ صحیح بخاری ،امام ابوعبداللہمحمدبن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) کتاب الرهن باب اذااختلف الراهن و المرهن الخ رقم الحدیث ۲۵۱۴

☆ ابو داؤد،امام ابو داؤدسلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ) کتاب الاقضیة باب الیمین علی المدعی علیه رقم الحدیث ۳۶۱۹

☆ جامع الترمذی کتاب الاحکام باب ماجاء فی ان البینة علی المدعی و الیمین علی المدعی علیه رقم الحدیث ۱۳۴۱

☆ ابن ماجه کتاب الاحکام باب علی المدعی و الیمین علی المدعی علیه رقم الحدیث ۲۳۲۱

(۱۱) ☆ ابو داؤد،امام ابو داؤدسلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ) کتاب الاقضیة باب الرجل یحلف علی علمه فیما غاب منه رقم الحدیث ۳۳۲۳

☆ ابو داؤد،امام ابو داؤدسلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ) کتاب الایمان و النذور باب فیمن حلف لیقطع بها مالا لاحد رقم الحدیث ۳۲۴۵

☆ مسلم ،امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) کتاب الایمان و النذور باب من اقتطع حق مسلم بیمین فاجره بالنار رقم الحدیث ۳۵۶......۵۷

☆ نسائی کتاب الاحکام باب ماجاء فی ان لبینة علی المدعی و الیمین علی المدعی علیه رقم الحدیث ۱۳۴۰

اور جھوٹا فسوں ساز سچا۔ رسول اکرم ﷺ نے ایسی ہی صورت حال کے پیشِ نظر ارشاد فرمایا۔

اَلْمُؤْمِنُ غِرٌّ کَرِیْمٌ وَالْفَاجِرُ خَبٌّ لَئِیْمٌ.(۱۲)

مومن کریم ہونے کی وجہ سے دھوکہ کھا جاتا ہے اور فاجر شاطر ہونے کی وجہ سے دھوکہ دے دیتا ہے۔

﴿۱۳﴾ وکلاء کے ایسے سوالاتِ جرح جن کا مقصد گواہ کو پریشان کر کے جھوٹ کو سچ اور سچ کو جھوٹ ثابت کرنا ہو سخت بدعت شنیعہ ومردود ہے، اس سے احتراز فرض ہے۔ کیونکہ ہمیں اکرامِ شہود کا حکم دیا گیا ہے اور یہ خاص اہانت۔ نبی اکرم نورِ مجسم شفیع معظم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

اَکْرِمُوْا الشُّھُوْدَ فَاِنَّ اللّٰہَ یَسْتَخْرِجُ بِھِمُ الْحُقُوْقَ وَیَدْفَعُ بِھِمُ الظُّلْمَ.(۱۳)

گواہوں کا احترام کرو۔ کیونکہ ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ بندوں کے حقوق ظاہر فرماتا ہے اور ظلم کو دفع فرماتا ہے۔

﴿۱۴﴾ حلف کے الفاظ ”مثلاً واللہ اس بارے میں جو کہوں گا سچ کہوں گا سچ کے علاوہ کچھ نہیں کہوں گا، خدا کو حاضر ناظر جان کر گواہی دوں گا“ سے حلف کا تقاضا پورا نہیں ہوتا۔ یہ الفاظ زمانہ مستقبل پر دلالت کرتے ہیں۔ جن سے یمین منعقدہ لازم ہوتی ہے جس کا کفارہ آسان ہے۔ جبکہ یہاں مقصود وہ یمین ہے کہ اگر کاذب ہو تو غموس ہو جس کا انجام معاذ اللہ ہلاکت ہے۔ سلطنت ہفت اقلیم یا لاکھ روزے بھی اس کا کفارہ نہیں بن سکتے۔ لہٰذا الفاظ قسم کو نہ تو زمانہ ماضی سے تعبیر کر سکتا ہے کہ اس میں صرف خبر دینے کا معنی پایا جاتا ہے اور نہ ہی مستقبل سے کہ اس میں آئندہ سچ بولنے کا وعدہ ہے بلکہ صرف زمانہ حال سے تعبیر کرے، تا کہ وہ یمینِ غموس بنے۔

﴿۱۵﴾ جس مقدمہ کے دونوں یا ایک فریق مسلمان ہو تو فیصلہ صرف مسلمان قاضی ہی کر سکتا ہے۔ البتہ دونوں فریق ہی غیر مسلم ہوں تو ان کا فیصلہ ان کا ہم مذہب حاکم کر سکتا ہے اور اگر وہ مسلمان قاضی کے پاس تصفیہ کے لئے آجائیں تو قاضی کو اختیار ہے چاہے تو فیصلہ کر دے اور چاہے تو انہیں ان کے ہم مذہب قاضی کے ہاں بھیج دے۔(۱۴)

(۱۲) ☆ ابو داؤد، امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ) کتاب الادب باب فی حسن المعاشرة، ج۲، ص ۳۰۴

☆ جامع ترمذی، امام ابو عیسی محمد بن عیسی ترمذی (م ۲۷۹ھ) کتاب البر و الصلة باب ماج فی البخیل رقم الحدیث ۱۹۶۴

(۱۳) ☆ تاریخ بغداد ترجمہ ۳۱۷۷ دار الکتاب العربی بیروت، ج۶، ص ۱۳۸

☆ تهذیب تاریخ ابن عساکر ترجمه احمد بن محمد الکلبی دار احیاء الثرات العربی بیروت، ج۱، ص ۴۵۳

(۱۴) ☆ الجامع القرآن از علامه ابو عبدالله محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعه بیروت، لبنان، ج۱۲ ص ۲۶۹

☆ احکام القرآن از علامه ابو بکر محمد بن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی مطبوعه بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۳۹۰

﴿۱۶﴾ حاکم کیلئے مشورہ کرنا سنت ہے کیونکہ مشورہ سے بار ہا ایسی بات ظاہر ہو جاتی ہے جو خود صاحب رائے کی نظر میں نہ تھی۔ نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

فَمَنِ اسْتَشَارَ مِنهُم لَم يَعْدِمْ رُشْدًا وَمَنْ تَرَكَهَا لَمْ يَعْدِمْ غَيًّا(۱۵)

جو مشورہ کرے گا وہ راہنمائی کو معدوم نہ پائے گا اور جو نہ کرے گا وہ خطا کو معدوم نہ پائے گا۔

پھر اگر مشاورت کے بعد بھی اپنی رائے کی غلطی ظاہر نہ ہو اور نہ ہی اس میں کسی ترمیم کی ضرورت محسوس ہو تو اپنی ہی رائے پر عمل کرے۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں۔

اِسْتَفْتِ قَلْبَكَ وَاِنْ اَفْتَاكَ الْمُفْتُوْنَ(۱۶)

اپنے دل سے فتویٰ لے، اگر چہ فتویٰ دینے والے تجھے فتویٰ دیں۔

﴿۱۷﴾ نبی اکرم ﷺ مخلوق میں سے کسی کے مشورہ کے محتاج نہیں بلکہ ہر معاملہ میں اپنے رب کے سوا تمام جہان سے بے نیاز ہیں۔ آپ کا مشورہ فرمانا غلاموں کا اعزاز بڑھانے، انہیں طریقۂ اجتہاد سکھانے اور امت کے لئے سنت قائم فرمانے کے لئے تھا۔ آپ خود ارشاد فرماتے ہیں۔

اَمَا اَنَّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ لَغَنِيَّانِ عَنْهَا وَلٰكِنْ جَعَلَهَا اللهُ رَحْمَةً لِّاُمَّتِىْ.(۱۷)

یاد رکھو! اللہ اور اس کا رسول تمہارے مشورے سے بے نیاز۔ ہاں اللہ نے میری امت کے لئے مشورہ کو رحمت بنا دیا ہے۔

﴿۱۸﴾ باہمی تنازع کے تصفیہ کے لئے جسے کسی عادل قاضی کے پاس جانے کے لئے کہا جائے، اس پر واجب ہے کہ وہ ضرور اس کے ساتھ قاضی کے پاس جائے۔(۱۸)

(۱۵) ☆ شعب الایمان للامام ابی بکر احمد بن الحسین بن علی البیھقی (م۴۵۸ھ)، رقم الحدیث ۷۵۴۲، ج۶، ص۷۷

(۱۶) ☆ کنز العمال للعلامة علی متقی بن حسام الدین ھندی (م۹۷۵ھ) رقم الحدیث ۲۹۳۴۰، ج۱۰، ص۲۵۰

☆ المسند، امام احمدبن حنبل (م ۲۴۱ھ)مروی من وابصہ بن معبد، المکتب الاسلامی بیروت، ج۴، ص۲۲۸

(۱۷) ☆ کنز العمال للعلامة علی متقی بن حسام الدین ھندی (م۹۷۵ھ) رقم الحدیث ۲۹۳۴۰، ج۱۰، ص۲۵۰

☆ المسند، امام احمدبن حنبل (م ۲۴۱ھ)مروی ازوابصہ بن معبدالمکتب الاسلامی بیروت، ج۴، ص۲۲۸

(۱۸) ☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص۲۶۹

﴿۱۹﴾ حکام وقضاۃ کو رعایا سے ہدیہ لینا حرام ہے۔ حضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

هَدَايَاالْعُمَّالِ حَرَامٌ كُلُّهَا(۱۹)

عاملوں کے سب ہدیے حرام ہیں۔

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا۔

هَدَايَاالْعُمَّالِ غُلُوْلٌ .(۲۰)

عاملوں کے ہدیے خیانت ہیں۔

❁❁❁❁❁❁❁

(۱۹) ☆ کنز العمال للعلامة علی متقی بن حسام الدین ھندی (م۹۷۵ھ) رقم الحدیث، ۱۵۰۶۸، ج۶، ص ۱۱۲

(۲۰) ☆ المسند، امام احمدبن حنبل (م ۲۴۱ھ) مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت، لبنان ج۵، ص ۴۲۵

☆ سنن کبریٰ، امام ابوعبدالرحمن احمدبن شعیب نسائی (م۳۰۳ھ) کتاب آداب القاضی، ج۱۰، ص۱۳۸

☆ کنز العمال للعلامة علی متقی بن حسام الدین ھندی (م۹۷۵ھ) رقم الحدیث، ۱۵۰۶۷، ج۶، ص ۱۱۱

باب (۳۱۱)

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡكُمۡ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسۡتَخۡلِفَنَّهُمۡ فِى الۡاَرۡضِ كَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ وَ لَيُمَكِّنَنَّ لَهُمۡ دِيۡنَهُمُ الَّذِى ارۡتَضٰى لَهُمۡ وَ لَيُبَدِّلَنَّهُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ خَوۡفِهِمۡ اَمۡنًا ؕ يَعۡبُدُوۡنَنِىۡ لَا يُشۡرِكُوۡنَ بِىۡ شَيۡـئًا ؕ وَ مَنۡ كَفَرَ بَعۡدَ ذٰ لِكَ فَاُولٰٓـئِكَ هُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ ○ (سورۃ النور آیت ۵۵ پ ۱۸)

اور اللہ نے وعدہ دیا ان کو جو تم میں سے ایمان لائے اور اچھے کام کئے کہ ضرور انہیں زمین میں خلافت دے گا، جیسی ان سے پہلوں کو دی۔ اور ضرور ان کے لئے جما دے گا ان کا وہ دین جو ان کے لئے پسند فرمایا ہے اور ضرور ان کے اگلے خوف کو امن سے بدل دے گا، میری عبادت کریں، میرا شریک کسی کو نہ ٹھہرائیں اور جو اس کے بعد ناشکری کرے تو وہی لوگ بے حکم ہیں۔

حل لغات:

اَلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡكُمۡ: تم میں سے جو لوگ ایمان لائے۔ یہاں مومنین سے وہ خوش قسمت حضرات مراد ہیں جو

نزولِ آیت کے وقت مدینہ طیبہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کا یہ وعدہ صحابہ کرام کے ساتھ خاص ہے۔(۱)

جیسے سورۃ الفتح کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام کا تذکرہ فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِيْمًا۝ (سورۃ الفتح آیت ۲۹ پ ۲۶)

اللہ نے وعدہ کیا ان سے جو ان میں ایمان اور اچھے کاموں والے ہیں، بخشش اور بڑے ثواب کا۔

جس طرح وعدۂ مغفرت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ خاص ہے اسی طرح آیت زیتِ عنوان میں وعدۂ خلافت بھی صحابہ کرام کے ساتھ مختص ہے۔(۲)

لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى الْاَرْضِ: اللہ تعالیٰ انہیں عرب وعجم کی زمین کا فرمانروا، حاکم، صاحبِ تصرف اور واجب الطاعات بنائے گا۔ وہی صحابہ کرام جنہیں مرکزِ اسلام بیت اللہ شریف سے ہجرت پر مجبور کر دیا گیا تھا، اور جنہیں اپنے ہی گھروں سے بے گھر کر دیا گیا تھا، انہیں اللہ تعالیٰ سرزمینِ کفار کا مالک بنا دے گا اور انہیں ایسا اقتدار و تصرف عطا کرے گا جیسے بادشاہوں کو اپنے غلاموں پر ہوتا ہے۔(۳)

(۱) ☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک للعلامۃ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور ج۳ ص ۵۱۵
☆ تفسیر مظہری للعلامۃ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۶ ص ۵۵۰
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳ ص ۲۵۵
☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی (م ۱۰۴۱ھ) مکتبہ حقانیہ، پشاور ج۵، ص ۸۷
☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲ ص ۸۹

(۲) ☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳ ص ۲۵۵

(۳) ☆ تفسیر مظہری للعلامۃ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۶ ص ۵۵۰
☆ احکام القرآن للعلامۃ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۳۹۵
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۳۵۳
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک للعلامۃ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور ج۳ ص ۵۱۵
☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی (م ۱۰۴۱ھ) مکتبہ حقانیہ، پشاور ج۵، ص ۸۷
☆ تفسیر روح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۶ ص ۱۷۳
☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر للامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ پشاور ج۳ ص ۳۰۴
☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲ ص ۸۹
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۶۰

اسی انقلاب کی نشاندہی کرتے ہوئے نبی مکرم، نورِ مجسم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

لَیَدْخُلَنَّ هٰذَا الدِّیْنُ عَلٰی مَا دَخَلَ عَلَیْهِ اللَّیْلُ.

یہ دین ہر اس جگہ پہنچے گا جہاں رات پہنچتی ہے، یعنی پوری دنیا پر دین اسلام کا راج ہوگا۔ تمام ادیان پر اسے غلبہ عطا ہوگا۔ (۴)

حضرت مقداد بن اسود بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ

روئے زمین پر پتھروں یا مٹی کا نہ کوئی مکان ایسا رہے گا، اور نہ ہی کوئی خیمہ باقی بچے گا، مگر اللہ تعالیٰ اس میں کلمۂ اسلام کو داخل کر دے گا، خواہ کسی غالب کو غلبہ دے کر یا کسی ذلیل کو پست کر سکے۔ پھر جو غالب ہوں گے انہیں اہلِ اسلام سے کر دے گا اور جو کمزور و پست ہوں گے انہیں مسلمانوں کے تابع کر دے گا۔ (۵)

اسی حقیقت کو واضح کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ.

(سورة الفتح آیت ۲۸ پ ۲۶)

وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا کہ اسے سب دینوں پر غالب کر دے۔

فائدہ کسی کو خلیفہ مقرر کرنے کی چار وجوہات ہوتی ہیں۔

(i) اصل فوت ہو جائے۔

(ii) اصل غائب ہو، اپنے ملک اور سلطنت کی حدود سے باہر ہو۔

(iii) اصل کسی کام کی انجام دہی سے عاجز ہو۔

---

(۴) ☆ تفسیر روح البیان للعلامة امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه ج۶ ص ۱۷۳

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک للعلامة ابوالبرکات عبدالله بن احمدبن محمود مطبوعه لاهور ج۳ ص ۵۱۵

(۵) ☆ المسند، امام احمدبن حنبل (م ۲۴۱ھ) مطبوعه مکتب اسلامی بیروت، لبنان ج۶ ص ۴

☆ المستدرک لامام محمد بن عبدالله حاکم نیشاپوری (م ۴۰۵ھ) ج۴ ص ۴۳۰

(iv) اصل کسی کوشرف بخشتے ہوئے اپنا قائم مقام اور خلیفہ مقرر کردے۔

پہلے تینوں معانی اللہ تعالیٰ کے لئے ناممکن ہیں۔ آیتِ مبارکہ میں خلیفہ بنانے سے یہی آخری معنی مراد ہے۔ وہ کریم اپنے بندوں کو سرفراز فرمانے کے لئے اپنا نائب مقرر فرماتا ہے۔(٦)

حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

میری امت میں خلافت تیس سال تک رہے گی، پھر اس کے بعد بادشاہت آجائے گی۔ پھر حضرت سفینہ فرمانے لگے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کے دو سال، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خلافت کے دس سال، حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کی خلافت کے بارہ سال اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت چھ سال، کا حساب کرلو۔ حضرت سعید فرماتے ہیں کہ ہم نے میزان کیا تو وہ تیس سال تھے۔(٧)

كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ: جیسے ان سے پہلے اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو خلافت عطا فرمائی۔ مصر اور شام کے بڑے بڑے فرعونوں اور جابروں پر انہیں فتح عطا فرما کر ان کے ملک و سلطنت اور مال و دولت کا انہیں وارث بنادیا۔(٨)

---

(٦) ☆ تفسیر روح البیان للعلامة امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ١١٢٧ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه ،کوئٹه ج٦ ص ١٧٣

(٧) ☆ ترمذی ،امام ابوعیسی محمدبن عیسی ترمذی (م ٢٧٩ھ) رقم الحدیث ٢٢٢٦

☆ ابوداؤد،امام ابوداؤدسلیمان بن اشعث سجستانی (م ٢٧٥ھ) رقم الحدیث ٤٦٤٦ ...... ٤٦٤٧

☆ صحیح ابن حبان بترتیب ابن بلبان ،امیر علاؤالدین علی بن بلبان الفارسی (م ٧٣٩ھ) موسسة الرسالة بیروت رقم الحدیث ٦٦٥٧

☆ المعجم الکبیرالحافظ ابی القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی (م ٣٦٠ھ) دار احیاء التراث العربی بیروت رقم الحدیث ٦٤٤٢

☆ المستدرک لامام محمد بن عبدالله حاکم نیشاپوری (م ٤٠٥ھ) ج٣ ص ٧١

☆ دلائل النبوة ،امام ابونعیم احمدبن عبدالله اصبهانی (م ٤٣٠ھ) مطبوعه دارالنفائس بیروت ج٧ ص ٣٢...... ٣٤١

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی (م ٥١٦ھ) مطبوعه ملتان، ج٣، ص ٣٥٥

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامه علی بن محمدخازن شافعی مطبوعه لاهور، ج٣، ص ٣٦٠

☆ احکام القرآن للعلامة ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی مطبوعه بیروت،لبنان، ج٣، ص ١٣٩٣

(٨) ☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیرمدارک للعلامة ابوالبرکات عبدالله بن احمدبن محمودمطبوعه لاهورج٣ص ٥١٦

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار الله محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعه کراچی، ج٣ص ٢٥٥

☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی (م ١٠٤١ھ) مکتبه حقانیه، پشاور ج٥، ص ٨٧

☆ تفسیرزادالمسیرفی علم التفسیرللامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی،مطبوعه پشاور ج٣ص ٣٠٤

☆ تفسیرالقرآن المعروف به تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعه مصر، ج٣، ص ٣٠١

فائدہ : حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام سے اللہ تعالیٰ نے مصر اور شام کی فتح کا وعدہ فرمایا تھا۔
قرآن مجید میں حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کا فرمان یوں منقول ہوا ہے۔

قَالَ عَسٰی رَبُّکُمْ اَنْ یُّهْلِکَ عَدُوَّکُمْ وَ یَسْتَخْلِفَکُمْ فِی الْاَرْضِ. (سورۃ الاعراف آیت ۱۲۹ پ ۹)

کہا قریب ہے کہ تمہارا رب تمہارے دشمن کو ہلاک کردے اور اس کی جگہ زمین کا مالک تمہیں بنائے۔
مگر اس وعدۂ فتح و خلافت کی تکمیل حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے وصال کے بعد آپ کے نائب و خلیفہ حضرت یوشع علیہ السلام کے زمانہ مبارک میں ہوئی۔
قرآن مجید نے اس مضمون کو بڑی تفصیل سے بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَیْهِمْ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً ج یَتِیْهُوْنَ فِی الْاَرْضِ. (سورۃ المآئدۃ آیت ۲۶ پ ۶)

فرمایا تو وہ زمین ان پر حرام ہے چالیس برس تک، بھٹکتے پھریں زمین میں۔
اسی میدانِ تیہہ میں حضرت موسیٰ و حضرت ہارون علیہما الصلاۃ والسلام کا وصال ہوا۔ پھر چالیس سال بعد حضرت یوشع علیہ السلام نے قومِ جبارین سے جہاد کیا اور ملکِ شام فتح فرمالیا۔
نبی اکرم ﷺ سے بھی اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا کہ دینِ اسلام کو تمام ادیان پر غلبہ عطا فرمائے گا اور ملکِ روم اور شام کی حکومت عطا فرمائے گا۔
اور یہ فتح بھی حضور ﷺ کی ظاہری حیاتِ مبارکہ میں مکمل نہ ہوئی، بلکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا صدیقِ اکبر اور فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہما کے زمانہ میں اس وعدہ کی تکمیل فرمائی۔ تو معلوم ہوا کہ جس طرح حضرت یوشع علیہ الصلوۃ والسلام حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے خلیفہ برحق تھے، اسی طرح خلفائے راشدین حضور سید عالم ﷺ کے صحیح، سچے اور برحق جانشین و خلیفہ ہیں۔ (۹)
اس آیتِ مبارکہ میں آئندہ واقعات کے متعلق پیشن گوئی ہے، جو بالکل صحیح ثابت ہوئی۔ اس لئے یہ آیت صداقتِ نبوت کی دلیل ہے اور چونکہ یہ پیشن گوئی خلفائے راشدین کے زمانہ میں پوری ہوئی۔ لہٰذا ان کی

(۹) ☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج ۳، ص ۳۵۴
☆ تفسیر مظہری للعلامۃ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج ۶ ص ۵۵۰

خلافت پر بھی حجت ہے، کیونکہ آیتِ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے تین چیزوں کا وعدہ فرمایا (خلافت، دین کا اقتدار اور دشمنوں سے امن) اور ان تینوں چیزوں کا اجتماع صرف اور صرف خلفائے راشدین کے زمانۂ مبارک میں ہی ہوا۔ خلافتِ راشدہ کے علاوہ کسی اور زمانے میں یہ تینوں چیزیں کبھی یکجا نہ ہوئیں۔

نیز اگر ان خلفائے راشدین کی خلافت کو تسلیم نہ کریں تو وعدۂ الٰہی میں کذب لازم آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان سے جو وعدہ فرمایا اسے پورا نہ کیا۔ اور وعدۂ الٰہی میں کذب محال ہے۔ (۱۰)

یہ آیتِ مبارکہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق، حضرت سیدنا عمر فاروق، حضرت سیدنا عثمانِ غنی اور حضرت سیدنا علی علی المرتضیٰ شیرِ خدا رضی اللہ عنہم کی خلافت کے برحق ہونے پر دلیل ہے۔ اس لئے کہ آج تک کوئی شخص فضیلت میں ان سے آگے نہ بڑھ سکا بلکہ کوئی شخص فضائل میں آج تک ان کا ہم پلہ بھی نہ ہوسکا۔ انہوں نے حدود اللہ کو جاری کیا، احکامِ شرعیہ کو نافذ کیا، قرآن مجید کو جمع کیا، احادیثِ نبویہ کو مدون کیا، امتِ مسلمہ کی سیاست اور دین کے قائد ہوئے اور مسلمانوں کے داخلی اور خارجی معاملات کو عمدگی سے حل فرمایا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کے زمانہ میں اپنا وعدہ پورا فرما دیا۔ اگر بالفرض ان کے زمانہ میں بھی یہ وعدہ پورا نہ ہوا ہو تو پھر کب اور کیسے یہ وعدہ پورا ہوگا؟ ان کی مثل تو نہ آج تک پیدا ہوا اور نہ ہی آئندہ پیدا ہوگا۔ (۱۱)

خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس آیتِ مبارکہ میں دو چیزیں خصوصاً بیان فرمائی ہیں۔

(۱) وعدۂ الٰہی، یعنی خلافت، دین کا غلبہ واقتدار اور دشمنانِ دین (کفار ومشرکین) سے امن دینا۔

(۲) جن سے وعدہ ہوا۔ وہ خوش نصیب صحابہ کرام ہیں۔ آیتِ مبارکہ میں لفظ مِنکُم کا یہی مفہوم ہے۔ اور ان دونوں

---

(۱۰) ☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۳۵۴

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک للعلامۃ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور ج۳ ص ۵۱۶

☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲ ص ۸۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۶۰

(۱۱) ☆ احکام القرآن للعلامۃ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۳۹۲

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳ ص ۲۵۷

چیزوں کا اجماع سوائے زمانۂ خلفائے راشدین کے اور کسی زمانہ میں نہ ہوا اور نہ ہی ہوسکتا ہے۔ (۱۲)

جب یہ ظاہر ہے کہ لفظِ **مِنكُمْ** سے خطاب صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو ہے، تو پھر یہ خیال کرنا کہ ابھی تک اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ پورا نہیں فرمایا اور نہ ہی دین کا اقتدار و غلبہ ہوا، دین کا غلبہ تبھی ہوگا جب حضرت امام مہدی تشریف لائیں گے، یہ انتہائی سنگین حماقت ہے۔ (۱۳)

وَ لَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمْ : **تَمْكِيْنٌ** کا معنی ہے قدرت دینا، قادر بنانا، اختیار دینا، قبضہ میں دینا، آسان کرنا، جما دینا، مضبوط کرنا۔ (۱۴)

یعنی جس دین کو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے پسند فرمایا ہے اسے ضرور بالضرور جما دے گا، انہیں ملکی وسعت عطا کرے گا، دوسرے ممالک پر ان کا قبضہ و تصرف ہوگا، اور اپنے پسندیدہ دین کو تمام ادیان پر غلبہ عطا کرے گا۔ (۱۵)

وَ لَيُبَدِّلَنَّهُمْ : **تَبْدِيْلٌ** کا لغوی معنی ہے بدل دینا، ایک شئ کو دوسری جگہ کرنا، جیسے اہلِ عرب کہتے ہیں۔ **بَدَّلَ**

---

(۱۲) ☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک للعلامة ابو البرکات عبداللّٰہ بن احمدبن محمود مطبوعه لاهور ج۳ ص ۵۱۶

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م۵۱۶ھ) مطبوعه ملتان، ج۳، ص ۳۵۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامه علی بن محمد خازن شافعی مطبوعه لاهور، ج۳، ص ۳۶۰

☆ احکام القرآن للعلامة ابوبکر محمدبن عبداللّٰہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعه بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۳۹۲

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعه کراچی، ج۳ ص ۲۵۷

☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعه مصر، ج۳، ص ۳۰۱

(۱۳) ☆ تفسیر مظهری للعلامة قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مکتبه رشیدیه کوئٹه ج۶ ص ۵۵۲

(۱۴) ☆ مصباح اللغات، ابو الفضل مولانا عبدالحفیظ بلیاوی، مطبوعه قدیمی کتب خانه کراچی ص ۸۳۲

☆ مفردات فی غریب القرآن از علامه حسین بن محمد المفضل المقلب با لراغب اصفهانی (۵۰۲ھ) مطبوعه کراچی، ص ۴۷۱

☆ المنجد، لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعه دار الاشاعت مقابل مولوی مسافرخانه کراچی ص ۱۲۲۳

(۱۵) ☆ تفسیر روح البیان للعلامة امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه ج۶ ص ۱۷۳

☆ تفسیر مظهری للعلامة قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مکتبه رشیدیه کوئٹه ج۶ ص ۵۵۱

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م۵۱۶ھ) مطبوعه ملتان، ج۳، ص ۳۵۴

☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی (م ۱۰۴۱ھ) مکتبه حقانیه، پشاور ج۵، ص ۸۸

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر للامام ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعه پشاور ج۳ ص ۳۰۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامه علی بن محمد خازن شافعی مطبوعه لاهور، ج۳، ص ۳۶۰

اللہُ الْخَوْفَ اَمْنًا۔ اللہ نے خوف کو امن سے بدل دیا۔(١٦)

قرآن مجید میں لفظِ تَبْدِیْلٌ متعدد معانی میں استعمال ہوا ہے۔

(١) ہلاک کرنا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

وَاِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَآ اَمْثَالَهُمْ تَبْدِيْلًا. (سورۃ الدھر آیت ٢٨ پ ٢٩)

اور ہم جب چاہیں ان جیسے اور بدل دیں۔

یعنی انہیں ہلاک کر کے ان کی عمارتوں میں دوسروں کو آباد کر دیں۔

(٢) منسوخ کرنا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

وَ اِذَا بَدَّلْنَآ اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ. (سورۃ النحل آیت ١٠١ پ ١٤)

اور جب ہم ایک آیت کی جگہ دوسری آیت بدلیں۔

یعنی ایک آیت کو منسوخ کر کے اس کی جگہ دوسری آیت نازل فرما دیں۔

(٣) تبدیل کرنا۔ اسی معنی میں ارشاد ہوا۔

فَمَنْ بَدَّلَهٗ بَعْدَ مَا سَمِعَهٗ. (سورۃ البقرۃ آیت ١٨١ پ ٢)

تو جو وصیت کو سن کر بدل دے۔

اور ارشاد فرمایا۔

فَاِنَّمَآ اِثْمُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يُبَدِّلُوْنَهٗ. (سورۃ البقرۃ آیت ١٨١ پ ٢)

تو اس کا گناہ انہیں بدلنے والوں پر ہے۔

(٤) نیا کرنا۔ ارشاد ہوا۔

كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا. (سورۃ النساء آیت ٥٦ پ ٥)

جب کبھی ان کی کھالیں پک جائیں گی ہم ان کے سوا اور کھالیں انہیں بدل دیں گے۔

(١٦) ☆ مصباح اللغات، ابو الفضل مولانا عبدالحفیظ بلیاوی، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی ص ٥١

☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل المقلب با لراغب اصفہانی (٥٠٢ھ) مطبوعہ کراچی، ص ٣٩

☆ المنجد، لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی ص ٩٧

یعنی ہر بار کھال پکنے کے بعد نئی کھال چڑھا دیں گے۔

(۵) اختیار کرنا۔ارشاد فرمایا

وَ مَنْ يَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ. (سورۃ البقرۃ آیت ۱۰۸ پ ۱)

اور جو ایمان کے بدلے کفر لے وہ ٹھیک راستہ سے بہک گیا۔

یعنی جس نے ایمان چھوڑ کر کفر اختیار کرلیا وہ گمراہ ہو گیا۔

(۶) ایک حالت سے دوسری حالت میں کرنا۔ارشادِ ربانی ہے۔

فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ. (سورۃ الفرقان آیت ۷۰ پ ۱۹)

تو ایسوں کی برائیوں کو اللہ بھلائیوں سے بدل دے گا۔

یعنی اللہ تعالیٰ ان کی حالتِ کفر کو حالتِ ایمان سے بدل دے گا۔(۱۷)

آیت زیبِ عنوان میں تبدیل سے یہی آخری معنی مراد ہے۔(۱۸)

مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا: ان کے اگلے خوف کو امن سے بدل دے گا۔دشمنانِ دین اور کفار و مشرکین سے اللہ تعالیٰ انہیں امن عطا فرمائے گا۔

اگر چہ حضرت عثمانِ غنی اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما کے زمانوں میں فتنے اور شورشیں بپا ہوئیں مگر وہ اس بشارتِ امن کے منافی نہیں، کیونکہ آ ۔ ت مبارکہ میں جس امن کی بشارت دی گئی ہے وہ بیرونی دشمنوں سے امن ہے اور خلفاءِ راشدین کے زمانوں میں جو شورشیں اٹھیں وہ محض اندرونی خلفشار تھا، بیرونی دشمنوں سے خطرہ نہیں تھا۔(۱۹)

اسی حقیقت کو حضرت عامر بن سعد اپنے والد کے حوالے سے بیان فرماتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ان شورشوں کے پیدا ہونے سے پہلے ہی ان کی طرف اشارہ فرما دیا تھا۔

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَقْبَلَ ذَاتَ يَوْمٍ حَتّٰى اِذَا مَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِىْ مُعَاوِيَةَ دَخَلَ فَرَكَعَ فِيْهِ

(۱۷) ☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوه و النظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت ص ۲۴

(۱۸) ☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج ۳، ص ۳۵۴

(۱۹) ☆ احکام القرآن للعلامۃ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۳۹۴

رَكْعَتَيْنِ وَ صَلَّيْنَا مَعَهُ وَ دَعَا رَبَّهُ طَوِيْلًا ثُمَّ انصَرَفَ اِلَيْنَا فَقَالَ ﷺ سَأَلْتُ رَبِّيْ ثَلاثًا فَاَعْطَانِيْ ثِنْتَيْنِ وَ مَنَعَنِيْ وَاحِدَةً سَأَلْتُ رَبِّيْ اَنْ لَّايُهْلِكَ اُمَّتِيْ بِالسَّنَةِ فَاَعْطَانِيْهَا وَ سَأَلْتُهُ اَنْ لَّايُهْلِكَ اُمَّتِيْ بِالْغَرْقِ فَاَعْطَانِيْهَا وَ سَأَلْتُهُ اَنْ لَّايَجْعَلَ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَمَنَعَنِيْهَا.(۲۰)

ایک دن حضورﷺ ''عالیہ'' سے تشریف لائے جب آپ بنی معاویہ کی مسجد کے قریب پہنچے تو مسجد میں داخل ہو گئے، وہاں آپ نے دو رکعتیں ادا فرمائیں۔ ہم نے بھی آپ کے ساتھ نماز ادا کی، پھر آپ نے اپنے پروردگار سے طویل دعا کی، پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا، میں نے اپنے رب سے تین چیزیں مانگیں۔ دو تو اس نے مجھے عطا فرمادیں اور تیسری کے متعلق دعا کرنے سے منع فرمادیا۔ میں نے اپنے رب سے دعا کی کہ میری امت کو قحط کے ذریعے ہلاک نہ فرمائے، اس نے یہ بات مجھے عطا فرمادی۔ میں نے دعا کی کہ میری امت کو غرق کر کے ہلاک نہ فرمائے، اس نے یہ بھی مجھے عطا فرمادیا۔ میں نے دعا کرنا چاہی کہ میری امت کے درمیان آپس میں جنگ و جدال نہ ہو تو اللہ تعالیٰ نے یہ دعا کرنے سے مجھے منع فرمادیا۔

حضور سید عالمﷺ کا ارشادِ گرامی ہے۔

اِنِّيْ سَأَلْتُ رَبِّيْ تَعَالٰى لِاُمَّتِيْ اَنْ لَّايُهْلِكَهَا بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَّ لَايُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِّنْ سِوٰى اَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيْحُ بَيْضَتَهُمْ وَ اِنَّ رَبِّيْ قَالَ يَامُحَمَّدُ اِنِّيْ اِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً فَاِنَّهُ لَايُرَدُّ

(۲۰) ☆ مسلم، امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) کتاب الفتن و اشراط الساعة رقم الحدیث ۷۱۳۰

☆ ابوداؤد، امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ) رقم الحدیث ۴۲۵۲

☆ ترمذی، امام ابوعیسی محمدبن عیسی ترمذی (م ۲۷۹ھ) رقم الحدیث ۲۱۷۶

☆ ابن ماجه، امام ابوعبدالله محمدبن یزیدابن ماجه (م ۲۷۳ھ) رقم الحدیث ۳۹۵۲

☆ المسند، امام احمدبن حنبل (م ۲۴۱ھ) مطبوعه مکتب اسلامی بیروت، لبنان رقم الحدیث ۱۷۱۵۶

☆ صحیح ابن حبان بترتیب ابن بلبان، امیر علاؤالدین علی بن بلبان الفارسی (م ۷۳۹ھ) موسسة الرسالة بیروت رقم الحدیث ۷۱۴۶

☆ صحیح ابن خزیمه، امام محمدبن اسحاق بن خزیمه (م ۳۱۱ھ) مطبوعه مکتب اسلامی بیروت، لبنان رقم الحدیث ۱۲۱۷

☆ المستدرک للحاکم امام محمد بن عبدالله حاکم نیشاپوری (م ۴۰۵ھ) رقم الحدیث ۸۳۹۰

☆ السنن الکبری للامام ابی بکر احمد بن الحسین بن علی البیهقی (م ۴۵۸ھ) دار الکتب العلمیة بیروت رقم الحدیث ۱۸۳۹۸

☆ مسند ابو یعلی موصلي رقم الحدیث ۷۳۴

وَ لَا اُهْلِكُمْ بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَّلَا اُسَلِّطُ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِّنْ سِوٰى اَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيْحُ بَيْضَتَهُمْ وَ لَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مِنْ بَيْنِ اَقْطَارِهَا اَوْ قَالَ بِاَقْطَارِهَا حَتّٰى يَكُوْنَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا وَّ حَتّٰى يَكُوْنَ بَعْضُهُمْ يَسْبِىْ بَعْضًا وَ اِنَّمَا اَخَافُ عَلٰى اُمَّتِىْ الْاَئِمَّةُ الْمُضِلِّيْنَ وَ اِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِىْ اُمَّتِىْ لَمْ يُرْفَعْ عَنْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَ لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِىْ بِالْمُشْرِكِيْنَ وَ حَتّٰى تَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِىَ الْاَوْثَانَ. (۲۱)

میں نے اپنے رب سے دعا کی کہ میری امت کو قحطِ عام میں مبتلا نہ فرمائے اور نہ ہی ان پر کوئی بیرونی (ان کے اپنے علاوہ) دشمن مسلط فرمائے، جو انہیں تباہ و برباد کردے۔ تو بے شک میرے رب نے ارشاد فرمایا، اے محبوب! جب میں کوئی فیصلہ کردوں تو وہ پورا ہو کر رہتا ہے۔ آپ کی امت کو نہ تو میں عمومی قحط کے ذریعے ہلاک کروں گا، اور نہ ہی ان پر کوئی بیرونی دشمن مسلط کروں گا، جو انہیں تباہ کرے۔ اگرچہ ان کے خلاف پوری روئے زمین کے لوگ اکٹھے ہو جائیں، البتہ آپس میں وہ ایک دوسرے کو قتل کریں گے اور قیدی بنائیں گے۔ اور فرمایا مجھے اپنی امت پر گمراہ کرنے والے امراء کا خوف ہے۔ جب میری امت میں تلوار اٹھے گی تو قیامت تک نیام میں نہیں جائے گی۔ اور قیامت قائم نہ ہوگی، یہاں تک کہ میری ہی امت کے بعض قبیلے مشرکوں سے جا ملیں گے اور میری ہی امت کے بعض لوگ بتوں کی پوجا کریں گے۔

جب اللہ تعالیٰ نے خلفاءِ راشدین کو امن دینے کا وعدہ فرمالیا ہے تو بعض جہلاء کا یہ کہنا کہ ائمہ آج تک حالتِ خوف میں رہے، یہاں تک کہ امام مہدی بھی دشمنوں کے خوف سے پوشیدہ ہیں، اس قول کا بطلان طشت ازبام ہو جاتا ہے۔ (۲۲)

---

(۲۱) ☆ ابو داؤد، امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ) کتاب الفتن و الملاحم باب ذکر الفتن و دلائلها رقم الحدیث ۴۲۴۲

☆ صحیح مسلم، امام ابو الحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) کتاب الفتن و اشراط الساعة رقم الحدیث ۷۱۲۸

(۲۲) ☆ تفسیر مظہری للعلامة قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۲ ص ۵۵۲

خلفائے راشدین کے عہد مبارک میں امن وامان کی صورتحال کی صحیح عکاسی اس حدیث پاک سے ہوتی ہے۔

حضرت عدی بن حاتم بیان فرماتے ہیں۔

ہم نبی اکرمﷺ کی خدمت میں حاضر تھے، اتنے میں ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوکر فاقہ کی شکایت کی۔ پھر ایک اور شخص آیا اس نے راہزنوں اور ڈاکوؤں کی شکایت کی۔ حضورﷺ نے ارشاد فرمایا، اے عدی! کیا تم نے حیرہ دیکھا ہے؟ (یہ کوفہ سے تین میل دور ایک شہر ہے جسے آج کل نجف کہتے ہیں، نیز فارس کے ایک گاؤں اور نیشاپور کے ایک محلّہ کا نام بھی حیرہ ہے) میں نے عرض کی میں نے خود تو اسے نہیں دیکھا، البتہ اس کے متعلق سنا ضرور ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا اگر تمہاری عمر لمبی ہوئی تو تم دیکھو گے کہ ایک عورت تنہا حیرہ سے سفر کرتی ہوئی آئے گی اور کعبہ کا طواف کرے گی اور اسے اللہ کے سوا کسی کا خوف نہ ہوگا۔ میں نے اپنے دل میں کہا! پھر قبیلہ طے کے ان ڈاکوؤں کا کیا ہوگا جنہوں نے ہر جگہ فساد برپا کر رکھا ہے؟؟

پھر ارشاد فرمایا اگر تمہاری زندگی طویل ہوئی تو تم کسری کے خزانے فتح کرو گے۔ میں نے عرض کی کیا کسری بن ہرمز؟ فرمایا ہاں، کسری بن ہرمز کے۔

اور فرمایا اگر تمہاری عمر دراز ہوئی تو دیکھو گے کہ تم مٹھی بھر سونا یا چاندی لے کر اس تلاش میں نکلو گے کہ اسے کوئی شخص قبول کرلے، مگر قبول کرنے والا کوئی شخص نہ ملے گا۔ اور تم میں سے کوئی شخص ضرور اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا، کیا میں نے اپنے احکام پہنچانے کے لئے تمہاری طرف کوئی رسول نہیں بھیجا؟ وہ کہے گا، کیوں نہیں۔ پھر فرمائے گا کیا میں نے تمہیں مال نہیں دیا تھا اور تم پر مہربانیاں نہیں کی تھیں؟ بندہ عرض کرے گا، کیوں نہیں! پھر وہ شخص اپنے دائیں دیکھے گا تو سوائے جہنم کے اسے کچھ دکھائی نہیں دے گا۔ بائیں دیکھے گا تو بھی صرف جہنم ہی نظر آئے گا۔

حضرت عدی فرماتے ہیں، میں نے حضورﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جہنم سے بچو! خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا صدقہ

کر کے اور جسے کھجور کا ٹکڑا بھی نہ ملے وہ کسی سے کوئی اچھی بات کہہ کر ہی دوزخ سے بچے۔

حضرت عدی بن حاتم اپنے تلامذہ سے فرماتے ہیں۔

پھر میں نے یہ تو دیکھ لیا کہ ایک خاتون حیرہ سے چل کر آتی ہے اور بیت اللہ شریف کا طواف کرتی ہے اور راستے میں اسے اللہ کے سوا کسی کا خوف نہیں ہوتا۔ کسری بن ہرمز کے خزانے فتح کرنے میں تو میں خود شریک تھا۔ اور آئندہ اگر تمہاری عمر لمبی ہوئی تو تم ضرور دیکھو گے کہ تم مٹھی بھر سونا یا چاندی لے کر نکلو گے مگر اسے قبول کرنے والا نہیں ملے گا۔ (۲۳)

وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ : یہاں کفر سے کفرانِ نعمت مراد ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے بصورتِ خلافت جو نعمت عطا فرمائی، جو شخص اس کی ناشکری کرے، اس کا حقِ اطاعت ادا نہ کرے اور اس خداداد نعمت کی قدر نہ کرے۔ (۲۴)

سب سے پہلے اس نعمت کی ناشکری کرنے والے وہ لوگ تھے، جنہوں نے حضرت سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کو شہید کیا۔ جب انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا۔ تو اندرونی امن ختم ہو گیا، خوف مسلط کر دیا

---

(۲۳) ☆ بخاری ،امام ابوعبداللہ محمدبن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) رقم الحدیث ۳۵۹۵
☆ صحیح ابن حبان بترتیب ابن بلبان ،امیر علاؤ الدین علی بن بلبان الفارسی (م ۷۳۹ھ) موسسة الرسالة بیروت رقم الحدیث ۶۶۷۹
☆ صحیح مسلم ،امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) رقم الحدیث ۱۰۱۴
☆ جامع ترمذی ،امام ابوعیسی محمدبن عیسی ترمذی (م ۲۷۹ھ) رقم الحدیث ۲۴۱۵
☆ ابن ماجه ،امام ابوعبداللہ محمدبن یزیدابن ماجه (م ۲۷۳ھ) رقم الحدیث ۱۸۴۳
☆ دلائل النبوة ،امام ابونعیم احمدبن عبداللہ اصبهانی (م ۴۳۰ھ) ج۵ ص ۳۴۲
☆ المسند،امام احمدبن حنبل (م ۲۴۱ھ) مطبوعه مکتب اسلامی بیروت،لبنان ج۴ ص ۷۸......۳۷۷
☆ تفسیر مظهری للعلامة قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مکتبه رشیدیه کوئٹه ج۶ ص ۵۵۲
☆ تفسیر البغوی المسمّی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعه ملتان، ج۳، ص ۳۵۴
☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعه مصر، ج۳، ص ۳۰۱
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامه علی بن محمد خازن شافعی مطبوعه لاهور، ج۳، ص ۳۶۰

(۲۴) ☆ تفسیر روح البیان للعلامة امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه ،کوئٹه ج۶ ص ۱۷۴
☆ تفسیر مظهری للعلامة قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مکتبه رشیدیه کوئٹه ج۶ ص ۵۵۳
☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر للامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعه پشاور ج۳ ص ۳۰۴
☆ تفسیر صاوی للعلامة احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعه مکتبه فیصلیه، مکه مکرمه ج۳ ص ۱۴۶
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامه علی بن محمد خازن شافعی مطبوعه لاهور، ج۳، ص ۳۶۱

گیا، وہ مسلمان ہونے کے باوجود ایک دوسرے کو شہید کرنے لگے۔ ایک وہ وقت تھا کہ یہ لوگ آپس میں بھائی بھائی تھے اور ایک یہ زمانہ آیا کہ ایک دوسرے کے خون سے ہاتھ رنگین ہونے لگے۔ (۲۵)

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

اِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِيْ اُمَّتِيْ لَايُرْفَعُ عَنْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. (۲۶)

جب میری امت میں تلوار اٹھے گی تو قیامت تک نیام میں نہیں جائے گی۔ (۲۷)

جب سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کیا گیا تو حضرت عبداللہ بن سلام آپ کے پاس تشریف لائے۔ حضرت عثمان نے پوچھا کیسے آنا ہوا؟ فرمایا آپ کی مدد کرنے کے لئے آیا ہوں۔ حضرت عثمان نے فرمایا اگر مدد کرنا چاہتے ہو تو ان لوگوں کے پاس جاؤ اور انہیں سمجھاؤ کہ وہ کتنے بڑے جرم کا ارتکاب کرنے لگے ہیں۔ انہیں کہو کہ محاصرہ ختم کردیں اور اس جرم سے باز رہیں۔ حضرت عبداللہ بن سلام باہر تشریف لائے اور حضرت عثمان کے متعلق فرمایا۔

جب سے رسول اللہ ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لائے اس وقت سے آج تک فرشتے تمہارے مدینہ کا احاطہ کئے ہوئے ہیں، اب اگر تم نے حضرت عثمان کو شہید کردیا تو خدا کی قسم وہ فرشتے چلے جائیں گے اور پھر کبھی لوٹ کر نہیں آئیں گے۔ جو شخص حضرت عثمان کو شہید کرے گا خدا کی قسم وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کا ہاتھ مفلوج ہوگا۔ بے شک اللہ کی تلوار اب تک تم سے میان میں رکھی ہوئی ہے اور

(۲۵) ☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۳۵۵

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک للعلامۃ ابوالبرکات عبداللّٰہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاہور ج۳ص ۵۱۶

☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر للامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی،مطبوعہ پشاور ج۳ص ۳۰۴

☆ تفسیر صاوی للعلامۃ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ،مکہ مکرمہ ج۳ص ۱۴۶

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۶۱

☆ تفسیر مظہری للعلامۃ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۲ص ۵۵۲

☆ تفسیر روح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ،کوئٹہ ج۶ص ۱۷۴

(۲۶) ☆ ترمذی ،امام ابوعیسی محمدبن عیسی ترمذی (م ۲۷۹ھ) کتاب الفتن رقم الحدیث ۲۲۰۲

☆ ابوداؤد،امام ابوداؤدسلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ) کتاب الفتن و الملاحم باب ذکر الفتن و دلائلھا رقم الحدیث ۴۲۵۲

(۲۷) ☆ تفسیر مظہری للعلامۃ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۲ص ۵۵۳

☆ تفسیر روح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ،کوئٹہ ج۶ص ۱۷۴

اگر تم نے انہیں شہید کر دیا تو قسم بخدا اللہ تعالیٰ اپنی تلوار کو میان سے نکال لے گا پھر کبھی اسے میان میں نہیں رکھے گا۔ جب بھی کسی نبی کو شہید کیا گیا تو اس کے بدلے ستر ہزار افراد قتل ہوئے اور جب بھی کسی خلیفہ کو شہید کیا گیا اس کے بدلے پینتس ہزار افراد مارے گئے۔ (۲۸)

شانِ نزول:

نبی اکرم، نورِ مجسم، شفیعِ معظم ﷺ اعلانِ نبوت کے بعد مدتِ دراز تک مکہ مکرمہ میں قیام فرما رہے۔ اس عرصہ میں کفارِ مکہ نے دل کھول کر ظلم و ستم کئے، جی بھر کر مظالم کے پہاڑ توڑے، شدائد کی انتہا کر دی، مگر صحابہ کرام کو حکم تھا کہ ان تکالیف و مصائب پر صبر کرتے رہیں، پھر مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کا حکم ملا۔ مدینہ طیبہ چلے جانے کے بعد بھی کفار کی آتشِ غضب بھڑکتی ہی رہی، دشمنانِ دین شہرِ مدینہ پر حملوں کی منصوبہ بندیاں کرتے، اسلام کو ختم کرنے کی سازشیں کرتے رہتے اور مسلمانوں کا نام و نشان تک مٹا دینے کے لئے سرتوڑ کوششیں کرتے رہتے تھے۔ ادھر مدینہ طیبہ میں صحابہ کرام ہر وقت مسلح رہتے، رات دن دشمن کے حملہ کا کھٹکا لگا رہتا۔ بالآخر ایک صحابی نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی، یارسول اللہ! کیا کوئی ایسا دن نہیں آئے گا جب ہمیں امن نصیب ہوگا؟ کیا ہم پر اپنے ہتھیار اتار دینے کی نوبت کبھی نہ آئے گی؟؟ حضور نے ارشاد فرمایا بہت جلد وہ وقت آنے والا ہے جب تم مجمع عام میں آرام اور سکون کے ساتھ بے خوف ہو کر بیٹھو گے اور تمہارے جسم پر کوئی ہتھیار نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوبِ مکرم ﷺ کے اس ارشاد مبارک کی تائید فرماتے ہوئے یہ آیتِ مبارکہ نازل فرمائی۔ (۲۹)

---

(۲۸) ☆ المصنف الامام عبدالرزاق بن همام (م ۲۱۱ھ) مکتب الاسلامی بیروت رقم الحدیث ۲۰۹۶۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامه علی بن محمد خازن شافعی مطبوعه لاهور، ج۳، ص ۳۶۱

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م۵۱۶ھ) مطبوعه ملتان، ج۳، ص ۳۵۵

☆ تفسیر مظهری للعلامة قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مکتبه رشیدیه کوئٹه ج۲ ص ۵۵۳

(۲۹) ☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م۵۱۶ھ) مطبوعه ملتان، ج۳، ص ۳۵۳

☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعه دار احیاء التراث العربی بیروت ج۶، ص ۱۹۸

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک للعلامة ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعه لاهور ج۳ ص ۵۱۶

مسائل شرعیه:

﴿۱﴾ اسلامی حکومت کا بنیادی اور مرکزی نقطۂ نظر یہ ہے کہ اقتدار اعلیٰ کا مالک اللہ تبارک وتعالیٰ ہے، اس کی سلطنت میں کوئی شریک نہیں۔

قرآن مجید میں بے شمار مواقع پر اس حقیقت کو بیان کیا گیا ہے۔

وَ لَمْ یَکُنْ لَّہٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ. (بنی اسرائیل آیت ۱۱۱ پ۱۵)

اور بادشاہی میں کوئی اس کا شریک نہیں۔

اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ. (انعام آیت۵۷ پ۷)

حکم نہیں مگر اللہ کا۔

فَالْحُکْمُ لِلّٰہِ الْعَلِیِّ الْکَبِیْرِ. (المؤمنون آیت ۱۲ پ ۲۴)

تو حکم اللہ کے لئے ہے جو سب سے بلند بڑا۔

اَلَا لَہُ الْحُکْمُ. (سورۃ الانعام آیت ۶۲ پ۷)

سنتا ہے اسی کا حکم ہے۔

رَبِّ الْعَالَمِیْنَ. (سورۃ الفاتحۃ آیت ۱ پ ۱)

مالک سارے جہان والوں کا۔

(بقیہ۲۹) ☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمود بن عمر بن محمد الزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳ ص۲۵۶

☆ احکام القرآن للعلامۃ ابوبکر محمد بن عبداللّٰہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۱۳۹۲

☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی (م ۱۰۴۱ھ) مکتبہ حقانیہ، پشاور ج۵، ص۸۷

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر للامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ پشاور ج۳ ص۳۰۳

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص۳۰۱

☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللّٰہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲ ص۸۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص۳۶۰

☆ تفسیر مظہری للعلامۃ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۲ ص۵۵۳

اَلْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ. (سورۃ الحشر آیت۲۳پ۲۸)

بادشاہ نہایت پاک

فَتَعَالَی اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ. (سورہ طٰہٰ آیت ۱۱۴ پ۱۶)

تو سب سے بلند ہے اللہ سچا بادشاہ۔

مَالِکُ الْمُلْکِ. (ال عمران آیت ۲۶ پ۳)

ملک کا مالک۔

اَحْکَمُ الْحَاکِمِیْنَ. (ھود آیت ۴۵ پ۱۲)

سب سے بڑھ کر حکم والا۔

خَیْرُ الْحَاکِمِیْنَ. (سورۃ یونس آیت۱۰۹ پ۱۱)

سب سے بہتر حکم فرمانے والا۔

پھر اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل وعطا سے ہمارے آقا ومولیٰ حضور سید المرسلین اللہ تبارک وتعالیٰ کے نائبِ مطلق اور خلیفۂ اعظم ہیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ. (سورۃ النساء آیت ۸۰پ۵)

جس نے رسول کا حکم مانا بے شک اس نے اللہ کا حکم مانا۔

حضور ﷺ خود ارشاد فرماتے ہیں۔

مَنْ اَطَاعَنِیْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ.

جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی ہی اطاعت کی۔(۳۰)

---

(۳۰) ☆ مسلم، امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) قدیمی کتب خانہ کراچی، کتاب الامارۃ ج۲ ص۱۲۴

☆ بخاری، امام ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) کتاب الاحکام رقم الحدیث ۷۱۳۷

بلکہ ارشاد فرمایا۔

يُوْشِکُ الرَّجُلُ مُتَّکِئًا عَلٰى اَرِيْکَتِهٖ يُحَدِّثُ بِحَدِيْثٍ مِّنْ حَدِيْثِيْ فَيَقُوْلُ بَيْنَنَا وَ بَيْنَکُمْ کِتَابُ اللهِ عَزَّوَجَلَّ فَمَا وَجَدْنَا فِيْهِ مِنْ حَلَالٍ اِسْتَحْلَلْنَاهُ وَ مَا وَجَدْنَا فِيْهِ مِنْ حَرَامٍ حَرَّمْنَاهُ اَلَا وَ اِنَّ مَاحَرَّمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِثْلُ مَا حَرَّمَ اللهُ.

عنقریب ایک متکبر شخص تکیہ لگائے بیٹھا میری حدیث بیان کرے گا، تو وہ کہے گا کہ ہمارے اور تمہارے درمیان کتاب اللہ ہی کافی ہے۔ ہم اس میں جسے حلال پاتے ہیں اسے ہی حلال سمجھتے ہیں اور جسے اس میں حرام پاتے ہیں اسے ہی حرام سمجھتے ہیں۔

خبردار! سن لو بے شک جو شئی رسول اللہ ﷺ نے حرام کی وہ اسی طرح ہے جو اللہ نے حرام کی۔ (۳۱)

﴿۲﴾ خلیفہ حکمرانی میں نبی اکرم، نورِ مجسم ﷺ کا نائبِ مطلق ہوتا ہے۔ پوری امت مسلمہ پر اسے ولایت عامہ حاصل ہوتی ہے۔ (۳۲)

﴿۳﴾ سلطان وہ بادشاہ ہوتا ہے جسے مختلف بلاد یا ممالک پر قہری تسلط حاصل ہو۔ (۳۳)

سلطان دو طرح سے ہوتا ہے۔

(i) مولی: جسے خلیفہ نے والی بنایا ہو یا اس کی سلطنت خلیفہ کی اجازت و مرضی سے ہو۔ اس کی ولایت اتنے ہی علاقہ پر ہوگی جتنا خلیفہ کی طرف سے اسے سونپا گیا ہے۔

(ii) متغلب: جو جبر و تسلط سے کسی علاقہ پر قبضہ جما بیٹھا ہو۔ اگرچہ ایسا کرنا حرام ہے اور بزورِ شمشیر ملک دبا لینے پر حدیث پاک میں بڑی سخت وعید وارد ہوئی ہے مگر متغلب کو اپنی قلمرو پر ولایت حاصل ہو جائے گی۔

---

(۳۱) ☆ ابو داؤد، امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ) ج ۲ ص ۲۸۴

☆ ابن ماجه، امام ابوعبدالله محمدبن يزيدابن ماجه (م ۲۷۳ھ) مطبوعه ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۳

☆ ترمذی، امام ابوعیسی محمدبن عیسی ترمذی (م ۲۷۹ھ) ج ۲ ص ۱۰۶

(۳۲) ☆ غياث الامم فی التياث الظلم لامام الحرمين ابی المعالی عبدالملک بن عبدالله الجوينی (م ۴۵۸ھ) المکتبة العصرية بيروت ص ۲۷ ...... ۴۶

☆ الفروق اللغوية، ابوهلال الحسن بن عبداللهبن سهل العسكری (م ۴۰۰ھ) مطبوعه مکتبه اسلاميه، کوئٹه ص ۲۱۳

(۳۳) ☆ الفروق اللغوية، ابوهلال الحسن بن عبداللهبن سهل العسكری (م ۴۰۰ھ) مطبوعه مکتبه اسلاميه، کوئٹه ص ۲۱۳

☆ مفردات فی غريب القرآن ازعلامه حسين بن محمدالمفضل المقلب با لراغب اصفهانی (۵۰۲ھ) مطبوعه کراچی، ص ۲۳۸

نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

مَامِنْ عَبْدٍ یَّسْتَرْعِیْهُ اللّٰهُ رَعِیَّةً یَّمُوْتُ یَوْمَ یَمُوْتُ وَ هُوَ غَاشٍ لِّرَعِیَّتِهٖ اِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ الْجَنَّةَ.

جسے اللہ تعالیٰ نے رعیت کا والی بنایا جس دن وہ مرے گا اگر غاصب ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت کو حرام فرمادے گا۔(۳۴)

﴿۴﴾ خلیفہ کی اطاعت غیر معصیت الٰہی میں فرض ہے، حتی کہ خلیفہ جس مباح کا حکم دے وہ فرض ہو جائے گا اور جس مباح سے منع کرے وہ حرام ٹھہرے گا، یہاں تک کہ تنہائی وخلوت میں بھی اس کا خلاف کرنا جائز نہیں۔ کیونکہ وہ محبوب رب العالمین کا نائب ہے اور نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں۔

مَنْ اَطَاعَنِیْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ اَطَاعَ الْاَمِیْرَ فَقَدْ اَطَاعَنِیْ وَ مَنْ عَصَی الْاَمِیْرَ فَقَدْ عَصَانِیْ.(۳۵)

جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے امیر سے روگردانی کی اس نے میری اطاعت سے انکار کیا۔

اور سلطان اگر مولی (خلیفہ کی جانب سے متعین) ہے تو اس کے منصب کی وجہ سے اس کی اطاعت بھی فرض ہے کیونکہ اس کا حکم گویا خلیفہ کا ہی حکم ہے اور خلیفہ کا حکم، حکمِ رسالت۔ اور اگر متغلب ہے تو اپنے تحفظ اور دفعِ فتنہ کے لئے اس کی اطاعت کی جائے گی۔(۳۶)

﴿۵﴾ اگر اللہ اور اس کے رسول کے حکم کے خلاف کوئی حکم دے، خواہ وہ خلیفہ یا سلطان ہو خواہ کوئی اور ہو، اس سے انکار کرنا اور اس بات پر عمل نہ کرنا بھی فرض ہے۔

عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ سَرِیَّةً وَّ اسْتَعْمَلَ عَلَیْهِمْ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ

(۳۴) ☆ مسلم ،امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) قدیمی کتب خانہ کراچی، کتاب الامارۃ ج ۲ ص ۱۲۲
☆ بخاری ،امام ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) کتاب الاحکام ج ۲ ص ۱۰۵۹

(۳۵) ☆ مسلم ،امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) کتاب الامارۃ ج ۲ ص ۱۲۴ قدیمی کتب خانہ کراچی
☆ بخاری ،امام ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) کتاب الاحکام ج ۴ ص ۳۸۲ رقم الحدیث ۷۱۳۷

(۳۶) ☆ غیاث الامم فی التیاث الظلم لامام الحرمین ابی المعالی عبدالملک بن عبداللہ الجوینی (م ۴۷۸ھ) المکتبۃ العصریۃ بیروت ص ۳۰

وَ اَمَرَهُمْ اَنْ يَّسْمَعُوْا لَهٗ وَ يُطِيْعُوْهُ فَاَغْضَبُوْهُ فِيْ شَيْءٍ فَقَالَ اجْمَعُوْا لِيْ حَطَبًا فَجَمَعُوْا لَهٗ ثُمَّ قَالَ اَوْقِدُوْا نَارًا فَاَوْقَدُوْا نَارًا ثُمَّ قَالَ اَلَمْ يَأْمُرْكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ تَسْمَعُوْا لِيْ وَ تُطِيْعُوْا قَالُوْا بَلٰى قَالَ فَادْخُلُوْهَا قَالَ فَنَظَرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ فَقَالُوْا اِنَّا فَرَرْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ النَّارِ فَكَانُوْا كَذٰلِكَ وَ سَكَنَ غَضَبُهٗ وَ طَفِيَتِ النَّارُ فَلَمَّا رَجَعُوْا ذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَوْ دَخَلُوْهَا مَا خَرَجُوْا مِنْهَا اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوْفِ.(۳۷)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے جہاد کے لئے ایک لشکر روانہ فرمایا۔ ایک انصاری کو امیرِ لشکر مقرر فرمادیا اور مجاہدین کو امیر کی بات سننے اور اطاعت کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ وہ کسی بات پر اپنے امیر سے ناراض ہوگئے، تو امیر کہنے لگا لکڑیاں جمع کرو، انہوں نے جمع کیں۔ پھر کہا آگ جلاؤ، انہوں نے جلادی، پھر کہا کیا تمہیں رسول اللہ ﷺ نے میری بات سننے اور اطاعت کرنے کا حکم نہیں دیا؟ انہوں نے کہا کیوں نہیں۔ کہنے لگا تو اس آگ میں داخل ہوجاؤ۔

حضرت علی فرماتے ہیں وہ ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔ انہوں نے کہا ہم آگ سے بھاگ کر تو حضور کی پناہ میں آئے ہیں (اب ہم سے یہ نہ ہوگا) وہ آگ میں نہ گھسے، پھر کچھ دیر بعد امیر کا غصہ بھی ٹھنڈا ہوگیا اور آگ بھی بجھ گئی۔ جب وہ واپس لوٹے تو حضور سے واقعہ عرض کیا آپ نے فرمایا اگر وہ اس میں داخل ہوجاتے تو ہمیشہ اسی میں رہتے۔ اطاعت تو صرف نیکی میں ہے۔

نبی رحمت ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے۔

لَاطَاعَةَ فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوْفِ.(۳۸)

اللہ کی نافرمانی میں کوئی اطاعت نہیں۔ اطاعت تو صرف اسی بات میں ہے جو جائز ہو۔

(۳۷) ☆ مسلم ،امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) کتاب الامارۃ ج۲ ص ۱۲۵ قدیمی کتب خانہ کراچی

(۳۸) ☆ بخاری ،امام ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) کتاب الاحکام ج۲ ص ۱۰۵۷

☆ صحیح مسلم ،امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) کتاب الامارۃ ج۲ ص ۱۲۵

☆ السنن الکبری للامام ابی بکر احمد بن الحسین بن علی البیھقی (م ۴۵۸ھ) دار الکتب العلمیۃ بیروت ج ۸ ص ۱۵۶

☆ المعجم الکبیر الحافظ ابی القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی (م ۳۶۰ھ) دار احیاء التراث العربی بیروت ج۳ ص ۷، ۳۳، ۱۸، ۱۵۰، ۱۷۱، ۱۸۴، ۱۸۵، ۲۲۹

☆ کنز العمال للعلامۃ علی متقی بن حسام الدین ہندی (م ۹۷۵ھ) رقم الحدیث ۱۴۳۹۸

﴿۶﴾ خلیفہ ایک وقت میں ساری دنیا میں ایک ہی ہوسکتا ہے، اگر کوئی دوسرا خلافت کا دعویٰ کرے تو وہ باغی ہے۔ جبکہ سلطان ہر ملک کا علیحدہ ہوسکتا ہے۔(۳۹)

نبی اکرم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے۔

اِذَا بُوِیعَ لِلْخَلِیفَتَینِ فَاقْتُلُوا الْاٰخِرَ مِنْهُمَا. (۴۰)

جب دو خلیفوں کی بیعت ہونے لگے تو دوسرے کو قتل کردو۔

﴿۷﴾ خلیفہ کا انتخاب دو طریقوں سے ہوتا ہے۔

(i) اہلِ حل وعقد کسی جامع شرائط شخصیت کو پسند کرکے اس کے ہاتھ پر خلافت کی بیعت کرلیں۔ جیسے حضور ﷺ کے وصالِ اقدس کے بعد صحابہ کرام نے سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کا انتخاب کرکے ان کے ہاتھ پر بیعت کرلی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت پر اہلِ حل وعقد صحابہ کرام نے اتفاق کیا...... یا خلیفہ سابق مسئلہ خلافت کو چند شخصیات کے درمیان دائر کرے، جیسے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا انتخاب ہوا۔

(ii) امام و خلیفۂ سابق کسی دوسرے کے لئے خلافت کی وصیت کرے اور اسے اپنا جانشین مقرر کرے۔ جیسے حضرت سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کے لئے وصیت فرمائی۔(۴۱)

﴿۸﴾ کسی کو اپنا نائب و جانشین مقرر کرنا دو طرح سے ہوتا ہے۔

(i) امام کسی خاص کام یا خاص جگہ پر عارضی طور پر کسی کو اپنا نائب مقرر کرے۔ مثلاً کسی کو خاص کسی علاقہ، ضلع، صوبہ کی حکومت دینا، کہیں جاتے ہوئے انتظام شہر سپرد کرجانا، تحصیل خراج وصدقات پر مامور کرنا، جہاد میں کسی کو سردار بنا کر بھیجنا وغیرہا۔

(۳۹) ☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمود بن عمر بن محمد الزمحشری مطبوعہ کراچی ج ا ص ۳۷۸

(۴۰) ☆ صحیح مسلم ،امام ابو الحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) کتاب الامارۃ ج ۲ ص ۱۲۸

☆ السنن الکبری للامام ابی بکر احمد بن الحسین بن علی البیھقی (م ۴۵۸ھ) دار الکتب العلمیۃ بیروت ج۸ ص ۱۶۶

☆ مجمع الزوائد الحافظ نور الدین علی بن ابی بکر الھیثمی (م ۸۰۷ھ) ج۵ ص ۱۹۸

☆ کنز العمال للعلامۃ علی متقی بن حسام الدین ھندی (م ۹۷۵ھ) رقم الحدیث ۱۴۸۰۷

(۴۱) ☆ غیاث الامم فی التیاث الظلم لامام الحرمین ابی المعالی عبدالملک بن عبداللہ الجوینی (م ۴۷۸ھ) المکتبۃ العصریۃ بیروت ص ۴۳

☆ الاحکام السلطانیہ لامام ماوردی ص۷

حضورﷺ نے بارہا ایسا خلیفہ صراحۃً بتصریحِ تام مقرر فرمایا ہے۔

جیسے حضرت سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبیدہ بن حارث، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت محمد بن مسلمہ، حضرت زید بن حارثہ، حضرت عبداللہ بن جحش، حضرت عمیر بن عدی، حضرت سالم بن عمیر، حضرت ابو سلمہ بن عبداللہ الاسد مخزومی، حضرت عبداللہ بن انیس، حضرت منذر بن عمر صاعدی، حضرت محمد بن سلمہ، حضرت ابوعبیدہ بن جراح اور دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو مختلف مواقع پر امیرِ لشکر بنا کر روانہ فرمایا۔ (۴۲)

(ii) امام کا اپنے بعد کسی کو بطورِ خلیفہ اپنا جانشین مقرر کرنا۔

حضورﷺ نے صراحۃً نام لے کر اس قسم کی خلافت کا کسی کے لئے اعلان نہیں فرمایا۔ ورنہ صحابہ کرام ضرور اسے نقل فرماتے اور قریش وانصار کے درمیان مسئلۂ خلافت میں مشاورت نہ ہوتی۔ حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

دَخَلْنَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَقُلْنَا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اسْتَخْلِفْ عَلَیْنَا قَالَ لَا اِنْ یَّعْلَمِ اللّٰہُ فِیْکُمْ خَیْرًا یُّوَلِّ عَلَیْکُمْ خَیْرَکُمْ قَالَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَعَلِمَ اللّٰہُ فِیْنَا خَیْرًا فَوَلّٰی عَلَیْنَا اَبَا بَکْرٍ. (۴۳)

ہم نے حضورﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی یارسول اللہ ہم پر کسی کو خلیفہ مقرر فرما دیجئے۔ ارشاد فرمایا نہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ تم میں بھلائی جانے گا تو جو تم میں سب سے بہتر ہے اسے تم پر والی بنا دے گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ہم میں بھلائی جانی تو حضرت صدیق اکبر کو ہمارا والی بنا دیا۔

﴿۱۰﴾ حضورﷺ نے اپنی حیاتِ ظاہری کے آخری ایام میں بطور نص صراحۃً خلیفہ مقرر کرنا چاہا مگر پھر اس معاملہ کو اللہ تعالیٰ اور مسلمانوں پر چھوڑ دیا اور خود متعین فرمانے کی ضرورت ہی نہ سمجھی۔

---

(۴۲) ☆ سیرت سید الانبیاء للعلامۃ مفتی محمد علیم الدین نقشبندی مجددی مدظلہ العالی ص ۱۷۷

(۴۳) ☆ الصواعق المحرقہ، بحوالہ الدار قطنی الباب الاول الفصل الخامس دارالکتب العلمیۃ بیروت ص ۷۰

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔

قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فِیْ مَرَضِہٖ الَّذِیْ مَاتَ فِیْہِ ادْعِیْ لِیْ اَبَاکِ وَ اَخَاکِ حَتّٰی اَکْتُبَ کِتَابًا فَاِنِّیْ اَخَافُ اَنْ یَّتَمَنّٰی مُتَمَنٍّ وَّ یَقُوْلُ قَائِلٌ اَنَا اَوْلٰی وَیَاْبَی اللّٰہُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلَّا اَبَابَکْرٍ. (۴۴)

حضور ﷺ نے مرضِ وصال میں مجھے فرمایا۔ اپنے والد اور بھائی کو بلالو تاکہ میں ایک نوشتہ تحریر فرمادوں۔ مجھے خوف ہے کہ کوئی تمنا کرنے والا تمنا کرے اور کوئی کہنے والا کہے کہ میں زیادہ مستحق ہوں حالانکہ نہ تو صدیقِ اکبر کے علاوہ اللہ کسی کو مانے گا اور نہ ہی مسلمان تسلیم کریں گے۔

ایک دوسری روایت میں الفاظ یوں ہیں۔

اُدْعِیْ لِیْ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِیْ بَکْرٍ اَکْتُبْ لِاَبِیْ بَکْرٍ کِتَابًا لَّایَخْتَلِفُ عَلَیْہِ اَحَدٌ ثُمَّ قَالَ دَعِیْہِ مَعَاذَ اللّٰہِ اَنْ یَّخْتَلِفَ الْمُؤْمِنُوْنَ فِیْ اَبِیْ بَکْرٍ. (۴۵)

عبدالرحمٰن بن ابوبکر کو بلالو کہ میں ابوبکر کے لئے تحریر لکھ دوں تاکہ ان کی خلافت پر کوئی اختلاف نہ کرے۔ پھر فرمایا رہنے دو، خدا کی پناہ کہ مسلمان ابوبکر کے بارے میں اختلاف کریں۔

ایک اور حدیث مبارکہ میں الفاظ یہ ہیں۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ فِیْ مَرَضِ مَوْتِہٖ اِئْتُوْنِیْ بِکِتَابٍ اَکْتُبُہٗ لِاَبِیْ بَکْرٍ لَّایُخْتَلَفُ عَلَیْہِ بَعْدِیْ ثُمَّ قَالَ یَاْبَی اللّٰہُ وَ الْمُسْلِمُوْنَ اِلَّا اَبَابَکْرٍ. (۴۶)

---

(۴۴) ☆ بخاری، امام ابوعبداللہ محمدبن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) کتاب المرضی ج۲ ص ۸۴۶
☆ بخاری، امام ابوعبداللہ محمدبن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) کتاب الاحکام باب الاستخلاف ج۲ ص ۱۰۷۲ کراچی
☆ مسلم، امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) کتاب فضائل الصحابہ باب عن فضائل ابی بکر ج۲ ص ۲۷۳ کراچی
☆ المسند، امام احمدبن حنبل (م ۲۴۱ھ) عن عائشہ المکتب الاسلامی بیروت ج۶ ص ۱۴۲
☆ الصواعق المحرقہ الباب الاول الفصل الثالث دارالکتب العلمیہ بیروت ص ۳۷

(۴۵) ☆ المسند، امام احمدبن حنبل (م ۲۴۱ھ) عن عائشہ المکتب الاسلامی ج۶ ص ۴۷
☆ الصواعق المحرقہ الباب الاول الفصل الثالث بیروت ص ۳۷

(۴۶) ☆ غایۃ الاحکام فی احادیث الاحکام لمحب الدین الطبری مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، ج۶ ص ۵۴۰

حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے اپنے مرض وصال میں فرمایا۔ میرے پاس کاغذ لاؤ تاکہ میں ابوبکر کے لئے نوشتہ لکھ دوں تاکہ میرے بعد ان پر کوئی اختلاف نہ کرے۔ پھر فرمایا اللہ تعالیٰ اور مسلمان ابوبکر کے علاوہ کسی کو تسلیم ہی نہیں کریں گے۔

﴿۱۱﴾ حضور ﷺ نے اگرچہ علی الاعلان بتصریح نام کسی کے لئے خلافت کی تصریح نہیں فرمائی مگر بارہا ایسے واضح اشاراتِ جلیلہ ارشاد فرمائے جو قریب قریب تصریح کے ہیں۔ اور ان سے بالترتیب حضرت صدیقِ اکبر پھر حضرت فاروقِ اعظم پھر حضرت عثمانِ غنی پھر حضرت علی رضی اللہ عنہم کی خلافت ثابت ہوتی ہے۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِیْ حَثْمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَايَعَ اَعْرَابِیٌّ النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ عَلِیٌّ لِلْاَعْرَابِیِّ اِئْتِ النَّبِیَّ ﷺ فَاسْأَلْهُ اِنْ اَتٰی عَلَيْهِ اَجَلُهٗ مَنْ يَّقْضِيْهِ فَقَالَ فَقَالَ يَقْضِيْكَ اَبُوْبَكْرٍ فَرَجَعَ اِلٰی عَلِیٍّ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ اِرْجِعْ فَاسْأَلْهُ اِنْ اَتٰی عَلٰی اَبِیْ بَكْرٍ اَجَلُهٗ مَنْ يَّقْضِيْهِ فَاَتَی الْاَعْرَابِیُّ النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ يَقْضِيْكَ عُمَرُ فَقَالَ لِلْاَعْرَابِیِّ اِرْجِعْ فَسَلْهُ مِنْ بَعْدِ عُمَرَ فَقَالَ يَقْضِيْكَ عُثْمَانُ فَقَالَ عَلِیٌّ لِلْاَعْرَابِیِّ سَلْهُ اِنْ اَتٰی عَلٰی عُثْمَانَ اَجَلُهٗ مَنْ يَّقْضِيْهِ فَسَأَلَهٗ فَقَالَ ﷺ اِذَا اَتٰی عَلٰی اَبِیْ بَكْرٍ وَّ عُمَرَ وَ عُثْمَانَ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَمُوْتَ فَمُتْ. (۴۷)

حضرت سہل بن ابی حثمہ فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی نے حضور ﷺ سے سودا کیا۔ حضرت علی نے اس اعرابی سے فرمایا کہ خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کرو کہ اگر آپ وصال فرما جائیں تو قیمت کون ادا کرے گا؟ اس نے عرض کی تو فرمایا ابوبکر تجھے قیمت دے گا۔ وہ حضرت علی کے پاس آیا اور ارشادِ عالی سے مطلع کیا۔ حضرت علی نے فرمایا پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر سوال کر کہ اگر ان پر بھی قضاء آجائے تو پھر کون قیمت چکائے گا؟ وہ حضور کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا عمر تجھے ادا کر دے گا۔ حضرت علی نے پھر دریافت کروایا کہ عمر کے بعد؟ حضور نے فرمایا کہ عثمان تجھے دے دے گا۔ حضرت علی نے فرمایا جا کر پوچھ کہ عثمان بھی وصال فرما جائیں تو پھر قیمت کون دے گا؟ اس نے حضور سے پوچھا۔ آپ نے فرمایا اگر ابوبکر، عمر، عثمان سب وصال فرما جائیں تو ہو سکے تو تم بھی مر جانا۔

(۴۷) ☆ غاية الاحكام فى احاديث الاحكام لمحب الدين الطبرى مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت، ج۶ ص۵۴۷

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے بنی المصطلق نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں بھیجا تا کہ حضور سے دریافت کروں کہ حضور کے بعد ہم اپنے اموالِ زکوٰۃ کس کے پاس بھیجیں؟ فرمایا ابوبکر کے پاس۔ عرض کی اگر انہیں کوئی حادثہ پیش آجائے تو کسے دیں؟ فرمایا عمر کو۔ عرض کی جب انہیں کوئی واقعہ پیش آجائے تو؟؟ فرمایا عثمان کے پاس بھیج دینا۔(۴۸)

یونہی حضور ﷺ نے ایک صاحب کو ارشاد فرمایا کہ میں نہ ہوں تو ابوبکر کے پاس آنا۔ عرض کی جب انہیں نہ پاؤں؟ فرمایا عمر کے پاس۔ عرض کی اگر وہ بھی نہ ملیں؟ فرمایا تو عثمان کے پاس آجانا۔(۴۹)

بلکہ اس مسئلہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی زبان حق ترجمان سے حقیقت حال ملاحظہ فرمائیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ان کے زمانۂ خلافت میں دو شخصوں نے خلافت کے متعلق پوچھا۔

اَعُهِدٌ عَهِدَهُ اِلَیکَ النَّبِیُّ ﷺ اَمْ رَأْیٌ رَأَیْتَهُ فَقَالَ بَلْ رَأْیٌ رَأَیْتُهُ اَمَّا اَنْ یَّکُوْنَ عِنْدِیْ عَهْدٌ مِّنَ النَّبِیِّ ﷺ عَهِدَهُ اِلَیَّ فِیْ ذَالِکَ فَلا وَاللّٰهِ لَئِنْ کُنْتُ اَوَّلَ مَنْ صَدَّقَ بِهٖ فَلا اَکُوْنُ اَوَّلَ مَنْ کَذَبَ عَلَیْهِ وَ لَوْکَانَ عِنْدِیْ مِنْهُ عَهْدٌ فِیْ ذَالِکَ مَا تَرَکْتُ اَخَابَنِیْ تَمِیْمِ بْنِ مُرَّةَ وَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ یَثُوْبَانِ عَلٰی مِنْبَرِهٖ وَ لَقَاتَلْتُهُمَا بِیَدِیْ وَلَوْ لَمْ اَجِدْ اِلَّا بُرْدَتِیْ هٰذِهٖ وَلٰکِنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَمْ یُقْتَلْ قَتْلًا وَّ لَمْ یَمُتْ فُجَاءَةً مَکَثَ فِیْ مَرَضِهٖ اَیَّامًا وَّ لَیَالِیَ یَأْتِیْهِ الْمُؤَذِّنُ فَیُؤَذِّنُهُ بِالصَّلَاةِ فَیَأْمُرُ اَبَابَکْرٍ فَیُصَلِّیْ بِالنَّاسِ وَهُوَ یَرٰی مَکَانِیْ وَ لَقَدْ اَرَادَتْ اِمْرَأَةٌ مِّنْ نِّسَائِهٖ اَنْ تَصْرِفَهُ عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ فَاَبٰی وَ غَضِبَ وَقَالَ اَنْتُنَّ صَوَاحِبُ یُوْسُفَ مُرُوْا اَبَابَکْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ فَلَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَظَرْنَا فِیْ اُمُوْرِنَا فَاخْتَرْنَا لِدُنْیَانَا مَنْ رَّضِیَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِدِیْنِنَا فَکَانَتِ الصَّلَاةُ عَظِیْمَ الْاِسْلَامِ وَ قِوَامَ الدِّیْنِ فَبَایَعْنَا اَبَا بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَکَانَ لِذَالِکَ اَهْلًا لَمْ یَخْتَلِفْ عَلَیْهِ مِنَّا اِثْنَانِ فَاَدَّیْتُ اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ حَقَّهُ وَ عَرَفْتُ لَهُ طَاعَتَهُ وَ غَزَوْتُ مَعَهُ فِیْ جُنُوْدِهٖ وَ کُنْتُ اٰخُذُ اِذَا اَعْطَانِیْ

(۴۸) ☆ المستدرک، لامام محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری (م۴۰۵ھ) کتاب معرفۃ الصحابۃ دارالفکر بیروت ج۳ ص ۷۷

(۴۹) ☆ ازالۃ الخفاء عن سہل بن ابی حثمہ فصل پنجم مقصد اول سہیل اکیڈمی لاہور ج۱ ص ۱۲۴

وَ اَغْزُوْ اِذَا غَزَانِیْ وَ اَضْرِبُ بَیْنَ یَدَیْهِ الْحُدُوْدَ بِسَوْطِیْ...... الی آخر الحدیث.

کیا یہ کوئی عہد وقرار حضور اقدس ﷺ کی طرف سے ہے یا آپ کی رائے ہے؟ فرمایا بلکہ ہماری رائے ہے۔ رہا یہ کہ حضور ﷺ نے کوئی عہدہ میرے لئے متعین فرمایا ہوتو خدا کی قسم ایسا نہیں ہے۔ اگر سب سے پہلے میں نے حضور ﷺ کی تصدیق کی، تو میں ہی سب سے پہلے آپ پر افتراء نہیں کروں گا۔ اگر حضور میرے لئے کوئی عہدہ مقرر فرماتے تو میں ابوبکر وعمر کو حضور کے منبر پر جسارت نہ کرنے دیتا اور بے شک اپنے ہاتھ سے ان کے ساتھ قتال کرتا اگر چہ اپنی اس چادر کے سوا مجھے کوئی ساتھی نہ ملتا۔ بات یہ ہوئی کہ حضور ﷺ نہ تو میدانِ جہاد میں شہید ہوئے اور نہ ہی اچانک وصال فرمایا، بلکہ کئی دن رات حضور مرض میں رہے۔ مؤذن آتا، نماز کی اطلاع دیتا، حضور ابوبکر کو امامت کا حکم دیتے، حالانکہ میں حضور کے سامنے موجود تھا۔ پھر مؤذن آتا، نماز کی اطلاع دیتا، حضور ابوبکر کو ہی امامت کا حکم دیتے حالانکہ میں بھی وہیں موجود ہوتا۔

اور تحقیق آپ کی ایک زوجہ محترمہ نے اس معاملہ کو حضرت ابوبکر سے پھیرنا چاہا، حضور اکرم ﷺ نہ مانے بلکہ غضب فرمایا اور ارشاد فرمایا تم وہی یوسف والیاں ہو، ابوبکر کو حکم دو کہ امامت کرے۔

پس جب حضور ﷺ کا وصال ہوا اور ہم نے اپنے کاموں میں نظر کی تو اپنی دنیا (خلافت) کے لئے بھی اسے ہی پسند کرلیا جسے رسول اللہ ﷺ نے ہمارے دین (نماز) کے لئے پسند فرمایا تھا۔ کیونکہ نماز اسلام کی بزرگی اور دین کی درستی تھی۔ لہٰذا ہم نے ابوبکر کی بیعت کی اور وہ اس کے اہل تھے۔ ہم میں سے کسی نے اس بارے میں اختلاف نہیں کیا۔ پس میں نے ابوبکر کی خلافت کا حق ادا کیا اور ان کی اطاعت لازم سمجھی۔ ان کے ساتھ مل کر ان کے لشکروں میں جہاد کیا۔ جب وہ مجھے بیت المال سے کچھ دیتے، میں لے لیتا اور جب مجھے جہاد پر بھیجتے، میں چلا جاتا اور ان کے سامنے اپنے تازیانے سے حد لگاتا۔ پھر یہی مضمون امیر المؤمنین حضرت فاروقِ اعظم اور امیر المؤمنین حضرت عثمانِ غنی کی

نسبت ارشاد فرمایا۔ رضی اللہ عنہم اجمعین۔ (۵۰)

﴿۱۲﴾ خلیفہ مقرر کرنا امتِ مسلمہ پر واجب ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

لَابُدَّلِلنَّاسِ مِنْ اِمَارَةٍ بَرَّةً كَانَتْ اَوْ فَاجِرَةً.

امیر مقرر کرنا لوگوں پر ضروری ہے خواہ نیک ہو یا بد۔

لوگوں نے عرض کی۔ اے امیرالمؤمنین نیک تو ٹھیک ہے، برا امیر کیوں مقرر کیا جائے؟؟ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا۔

يُقَامُ بِهَا الْحُدُوْدُ وَ تَأْمَنُ بِهَا السُّبُلُ وَ يُجَاهَدُ بِهَا الْعَدُوُّ وَ يُقْسَمُ بِهَا الْفَيْئُ.

اس امیر کے ذریعے حدود اللہ کا اجراء ہوتا ہے، راستوں میں امن قائم ہوتا ہے۔ اسی کے ذریعے دشمنانِ دین سے جہاد کیا جاتا ہے اور اسی کے ذریعے مالِ فیئ تقسیم ہوتا ہے۔ یعنی امیر کے بغیر امورِ دین و دنیا میں خلل لازم آتا ہے، اس لئے اس کا تقرر ضروری ہے۔ (۵۱)

﴿۱۳﴾ قدرت ہونے کے باوجود امام مقرر نہ کرنا ترکِ واجب ہے، اس سے امت گناہگار ہوگی۔ البتہ اگر وہ اس پر قادر ہی نہ ہو تو معذور ہے۔ کیونکہ ہر واجب بقدرِ قدرت اور ہر فرض بشرطِ استطاعت ہوتا ہے۔ (۵۲)

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے۔

لَايُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا. (سورۃ البقرۃ آیت ۲۸۶ پ۳)

اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اس کی طاقت بھر۔

(۵۰) ☆ تاریخ دمشق الکبیر ترجمہ ۵۰۲۹ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ دار احیاء التراث العربی بیروت ج۴۵ ص ۹......۸......۳۳۷

☆ الصواعق المحرقہ بحوالہ الدارقطنی و ابن عساکر و اسحاق بن راھویہ الباب الاول الفصل الخامس دار الکتب العلمیہ بیروت ص ۷۲......۷۱......۷۰

(۵۱) ☆ المعجم الکبیر الحافظ ابی القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی (م۳۶۰ھ) دار احیاء التراث العربی بیروت ج۱۰ ص ۱۶۲

☆ کنز العمال للعلامۃ علی متقی بن حسام الدین ہندی (م۹۷۵ھ) رقم الحدیث ۴۷۵۵

☆ مجمع الزوائد الحافظ نور الدین علی بن ابی بکرا لھیثمی (م۸۰۷ھ) ج۵ ص ۲۲۲

(۵۲) ☆ غیاث الامم فی التیاث الظلم لامام الحرمین ابی المعالی عبدالملک بن عبداللہ الجوینی (م۴۷۸ھ) المکتبۃ العصریۃ بیروت ص۲۷

☆ شرح العقائد الفصل الرابع المبحث الاول فی نصب الامام لاہور ج۲ ص ۲۷۵

﴿۱۴﴾ امیر اگر تمام ممالکِ اسلامیہ پر مقرر کیا جائے تو خلیفہ ہے اور اس کے لئے سات شرائط ہیں۔ایک بھی کم ہو تو خلیفہ نہیں صرف بادشاہ وسلطان ہے۔

(i) مسلمان ہونا، کیونکہ کسی کافر کو مسلمان پر ولایت مطلقہ حاصل نہیں ہوسکتی۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكَافِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا. (سورۃ النساء آیت ۱۴۱ پ۵)

اور اللہ کافروں کو مسلمانوں پر کوئی راہ نہ دے گا۔

(ii) آزاد ہونا، کیونکہ غلام خود مملوک ہے۔

قرآن مجید میں ہے۔

مَامَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ. (سورۃ النساء آیت ۲۴ پ۵)

جو تمہاری ملک میں آجائیں۔اور جو خود کسی کا مملوک ہو وہ کسی کا والی کیسے ہوسکتا ہے؟(۵۳)

(iii) مذکر ہونا، کیونکہ عورت کو پردہ کا حکم ہے، جبکہ امام کے فرائض میں شامل ہے کہ وہ ظاہر جگہ پر بیٹھے تاکہ مظلوم اور فریادی اس تک بآسانی پہنچ سکیں۔نیز اکثر مواقع پر امام کا سامنے ہونا ضروری ہے جبکہ عورت اس سے معذور ہے۔(۵۴)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَاتَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى. (سورۃ الاحزاب آیت ۳۳ پ۲۲)

اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی۔

حضور سیدِ عالم ﷺ کا فرمان ہے۔

لَنْ يُّفْلِحَ قَوْمٌ وَّلُّوْا عَلَيْهِمْ اِمْرَاَةً.

وہ قوم کبھی فلاح نہ پائے گی جس نے عورت کو اپنے اوپر مسلط کرلیا۔

(۵۳) ☆ غیاث الامم فی التیاث الظلم لامام الحرمین ابی المعالی عبدالملک بن عبداللہ الجوینی (م۴۷۸ھ) المکتبۃ العصریۃ بیروت ص ۵۶

(۵۴) ☆ غیاث الامم فی التیاث الظلم لامام الحرمین ابی المعالی عبدالملک بن عبداللہ الجوینی (م۴۷۸ھ) المکتبۃ العصریۃ بیروت ص۵۷

نیز ارشاد فرمایا۔

هُنَّ نَاقِصَاتُ عَقْلٍ وَّدِيْنٍ.

وہ عقل و دین میں ناقص ہیں۔

(iv) عاقل ہونا۔ کیونکہ مجنون اپنے نفس پر ولایت نہیں رکھتا چہ جائیکہ دوسروں پر اسے ولایت حاصل ہو۔ (۵۵)

(v) بالغ ہونا۔ کیونکہ نابالغ بھی اپنے تصرفات میں آزاد نہیں۔ تو دوسروں پر تصرف کی قدرت کیسے ممکن ہے۔ (۵۶)

(vi) قدرت۔ تنفیذ احکام اور دار السلام کی حفاظت پر قادر ہو، ورنہ مقصدِ خلافت ہی حاصل نہیں ہوتا۔ (۵۷)

(vii) قریشی ہو، نبی اکرم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے۔

اَلْاَئِمَّةُ مِنْ قُرَيْشٍ .

خلفاء قریش سے ہوں گے۔

اور ارشاد فرمایا۔

لَايَزَالُ هٰذَا الْاَمْرُ فِىْ قُرَيْشٍ مَّابَقِىَ النَّاسُ اِثْنَانِ.

خلافت ہمیشہ قریش میں رہے گی جب تک دنیا میں دو آدمی بھی رہیں۔ (۵۸)

اور ارشاد فرمایا۔

اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ فِىْ قُرَيْشٍ لَّايُعَادِيْهِمْ اَحَدٌ اِلَّا كَبَّهُ اللهُ عَلٰى وَجْهِهٖ مَاا قَامُوْا الدِّيْنَ. (۵۹)

---

(۵۵) ☆ غیاث الامم فی التیاث الظلم لامام الحرمین ابی المعالی عبدالملک بن عبداللہ الجوینی (م۴۷۸ھ) المکتبة العصریة بیروت ص۵۷

(۵۶) ☆ غیاث الامم فی التیاث الظلم لامام الحرمین ابی المعالی عبدالملک بن عبداللہ الجوینی (م۴۷۸ھ) المکتبة العصریة بیروت ص۵۷

(۵۷) ☆ غیاث الامم فی التیاث الظلم لامام الحرمین ابی المعالی عبدالملک بن عبداللہ الجوینی (م۴۷۸ھ) المکتبة العصریة بیروت ص۵۷

(۵۸) ☆ بخاری، امام ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری (م۲۵۶ھ) کتاب الاحکام باب الامراء من قریش قدیمی کتب خانہ کراچی ج۲ ص ۱۰۵۷

☆ صحیح مسلم کتاب الامارة باب الامراء من قریش قدیمی کتب خانہ کراچی ج۲ ص ۱۱۹

☆ ارشاد الساری باب الامراء من قریش دارالکتب العربی بیروت ج۱۰ ص ۲۱۸

☆ عمدة القاری، حافظ بدرالدین محمود بن احمد عینی حنفی (م۸۵۵ھ) ادارة الطباعة المنیریة ج۱۶ ص ۷۵

☆ فتح الباری علامہ ابن حجر عسقلانی (م۸۵۲ھ) دار نشر الکتب الاسلامیہ باب الامراء من قریش مصطفی البابی مصر ج۱۶ ص ۲۳۵

(۵۹) ☆ بخاری، امام ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری (م۲۵۶ھ) کتاب المناقب باب مناقب قریش ج۱ ص ۴۹۷

بے شک یہ امر قریش میں ہے۔ جو ان سے عداوت کرے گا اللہ اسے اوندھے منہ گرائے گا جب تک قریش دین قائم رکھیں۔

ارشادِ اقدس ہے۔

قَدِّمُوا قُرَيْشًا وَّ لَا تُقَدِّمُوهَا.(٦٠)

قریش کو مقدم رکھو اور ان پر تقدم نہ کرو۔

﴿۱۵﴾ سلطنت کے لئے نہ قرشیت شرط ہے اور نہ ہی حریت۔ غلام بھی سلطان ہوسکتا ہے۔

﴿۱۶﴾ سلطان اگر چہ امورِ دنیویہ کا انتظام وانصرام کرتا ہے مگر صرف سلطنت پر قناعت نہ کی جائے گی۔ کیونکہ سلطنت سے دنیوی امور کا کام تو چل جاتا ہے مگر دینی امور میں خلل آتا ہے، وہ بے خلیفہ نہ ہوسکیں گے، اور دین ہی مقصودِ اعظم ہے۔(٦٢)

﴿۱۷﴾ کوئی شخص طاقت وتسلط اور شوکت وسطوت سے تختِ خلافت پر قابض ہوجائے تو یہ اگر چہ خلیفہ نہیں، متغلب ہے۔ تاہم قصاص، حدود، تعزیرات، اقامت جمعہ وعیدین، تزویجِ صغار، ولایتِ مال، تولیتِ قضاء، اخذِ عشر و خراج وغیرھا امور جو سپردِ خلیفہ ہوتے ہیں اس کے ہاتھ وہ سب کام نافذ ہوں گے، امر جائز میں اس کی اطاعت کرنا واجب ہے۔ اس کے خلاف خروج کرنا جائز نہیں۔(٦٣)

یہاں دو ہی صورتیں ہوسکتی ہیں۔

(i) اس کے تمکن کو تسلیم کرلیا جائے۔ ایسی صورت میں امتِ مسلمہ کی جمعیت، جان ومال کا تحفظ، ممالکِ اسلامیہ

---

(٦٠) ☆ كنز العمال للعلامة على متقى بن حسام الدين هندى (م ٩٧٥ه) رقم الحديث ٩١ ...... ٩٠ ...... ٣٣٧٨٩، ج١٢ ص ٢٢

(٦١) ☆ بخارى، امام ابوعبدالله محمدبن اسمعيل بخارى (م ٢٥٦ه) كتاب الاحكام باب السمع و الطاعة للامام ج٢ ص ١٠٥٧

☆ عمدةالقارى، حافظ بدرالدين محمودبن احمدعينى حنفى (م ٨٥٥ه) باب امامة العبد و المولى قديمى كتب خانه كراچى ج٥ ص ٢٢٨

☆ فتح البارى علامه ابن حجر عسقلانى (م ٨٥٢ه) دار نشر الكتب الاسلاميه باب امامة العبد و المولى مصطفى البابى مصر ج٦ ص ٢٣٩

(٦٢) ☆ شرح العقائد النسفية دارالاشاعت قندهار افغانستان ص ١٠٠

(٦٣) ☆ النووى شرح مسلم للامام شرف الدين النووى ج٢ ص ١٢٥

☆ فتح البارى علامه ابن حجر عسقلانى (م ٨٥٢ه) دار نشر الكتب الاسلاميه باب السمع و الطاعة للامام مالم تكن بمعصية مطبوعه كراچى ج١٣ ص ٨

کی حفاظت، احکام شرع کا اجراء اور اسی طرح کے دیگر مصالح حاصل ہو جاتے ہیں۔ بلا منازعت حکومت قائم ہو جاتی ہے اور آپس میں جنگ و جدال کا سدِ باب ہو جاتا ہے۔ البتہ غیر مستحق کی امارت کی وجہ سے خرابیوں کا امکان بھی ہے۔

(ii) اس کی حکومت تسلیم نہ کی جائے۔ اور اس کے خلاف خروج و بغاوت کردی جائے۔ تو پھر کشت و خون، جنگ و جدال، مختلف قوتوں میں مزاحمت، بدامنی، احکام شرع کا تعطل، اندرونی خانہ جنگی، ممالک کی بربادی، دشمنوں کے حملہ وتسلط کا خطرہ اور بے شمار ہلاکتوں کا دروازہ ہمیشہ کے لئے کھل جائے گا۔ البتہ یہ امید کی جاسکتی ہے کہ شاید ان بربادیوں کے بعد اصلی نظامِ خلافت پھر سے قائم ہو جائے۔

پہلی صورت میں مصالح کا حصول یقینی اور خرابیوں کا امکان ہے، جبکہ دوسری صورت خرابیاں یقینی اور مصالح کا صرف امکان ہے۔ اسلام نے پہلی صورت کو اختیار کیا ہے جس میں مصالح کا حصول و بقا یقینی ہے۔

علاوہ ازیں اگر دوسری صورت اختیار کی جاتی تو طوائف الملو کی پھیل جاتی، ہر شخص یہ کہہ کر کہ ''خلیفہ مستحقِ خلافت نہیں'' بغاوت کردیتا۔ پس اگرچہ ایک نااہل کا تخت خلافت پر متمکن ہونا برا ہے، مگر پورا ملک برباد کر دینا اس سے بھی زیادہ برا ہے۔ لہٰذا ایک نااہل کے تسلط کو گوارا کرلیا گیا۔

نبی اکرم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے۔

عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ السَّمْعُ وَ الطَّاعَةُ فِيْ مَا اَحَبَّ وَ كَرِهَ اِلَّا اَنْ يُّؤْمَرَ بِمَعْصِيَةٍ فَاِنْ اُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَ لَا طَاعَةَ. (۶۴)

مسلمان کو پسند ہو یا ناگوار بہرصورت امیر کا کہا سننا اور اطاعت کرنا ضروری ہے سوائے اس کے کہ اسے گناہ کا حکم دیا جائے۔ اگر اسے گناہ کا حکم دیا جائے تو نہ سننا ہے اور نہ ہی اطاعت کرنا۔

ایسے امراء جو زبردستی تختِ امارت پر قابض ہوتے ہیں، ان کی نبی اکرم ﷺ نے واضح الفاظ میں مذمت ارشاد فرمائی ہے۔

(۶۴) ☆ مسلم، امام ابو الحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) کتاب الامارۃ ج۲ ص ۱۲۵، قدیمی کتب خانہ کراچی

☆ بخاری، امام ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) کتاب الاحکام رقم الحدیث ۷۱۴۴، ج۴ ص ۳۸۳

ارشادفرمایا۔

خِیَارُ اَئِمَّتِکُمُ الَّذِیْنَ تُحِبُّوْنَهُمْ وَ یُحِبُّوْنَکُمْ وَ یُصَلُّوْنَ عَلَیْکُمْ وَ تُصَلُّوْنَ عَلَیْهِمْ وَ شِرَارُ اَئِمَّتِکُمُ الَّذِیْنَ تَبْغِضُوْنَهُمْ وَ یَبْغِضُوْنَکُمْ وَ تَلْعَنُوْنَهُمْ وَ یَلْعَنُوْنَکُمْ.(٦۵)

تمہارے بہترین حاکم وہ ہیں جنہیں تم چاہتے ہواور وہ تمہیں پسند کرتے ہیں۔وہ تمہارے لئے دعا کرتے ہیں اور تم ان کے لئے دعا کرتے ہو۔اور تمہارے برے حاکم وہ ہیں جنہیں تم ناپسند کرتے ہواور وہ تمہیں ناپسند کرتے ہیں۔تم ان پر لعنت کرتے ہواور وہ تم پر لعنت کرتے ہیں۔

اگر فتنہ وفساد کا خوف نہ ہوتو اس کی اتباع ضروری نہیں بلکہ اس سے خلاصی کی ہر ممکن تدبیر اختیار کی جائے گی۔(٦٦)

البتہ اگر وہ کافر ہو جائے تو اس کے خلاف خروج کیا جائے گا کیونکہ کافر مسلمانوں کا والی نہیں ہوسکتا۔حضور ﷺ نے ارشادفرمایا۔

اِلَّا اَنْ تَرَوْا کُفْرًا بَوَّاحًا.(٦٧)

ان کی اطاعت کرو جب تک ان سے کھلے کفر کا ارتکاب نہ ہو۔

﴿۱۸﴾ جب تک سربراہِ مملکت اسلامی قوانین کی پاسداری اور آئینی طور پر قائم شدہ حکومت کی نمائندگی کرتا ہے،تمام شہری اس کی اطاعت کے پابند ہیں۔خواہ ان کی ذاتی رائے اس کے حق میں نہ ہو۔

حضرت سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

دَعَانَا النَّبِیُّ ﷺ فَبَایَعْنَاهُ فَقَالَ فِیْمَا اَخَذَ عَلَیْنَا اَنْ بَایَعْنَا عَلَی السَّمْعِ وَ الطَّاعَةِ فِیْ مَنْشَطِنَا وَ مَکْرَهِنَا وَ عُسْرِنَا وَ یُسْرِنَا وَ اِثْرَةً عَلَیْنَا وَ اَنْ لَّا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهٗ اِلَّا اَنْ تَرَوْا کُفْرًا بَوَّاحًا عِنْدَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ فِیْهِ بُرْهَانٌ.(٦٨)

(٦۵) ☆ صحیح مسلم ،امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲٦۱ھ) کتاب الامارة ج۲ ص ۱۲۹

(٦٦) ☆ فتح الباری علامہ ابن حجر عسقلانی (م۸۵۲ھ) دار نشر الکتب الاسلامیہ باب السمع و الطاعة للامام مالم تکن معصیة مطبوعہ کراچی ج۱۳ ص ۱۵۳

☆ شرح المقاصد الفصل الرابع المبحث الثانی دار المعارف النعمانیہ لاہور ج۲ ص ۲۷۷ .... ۲۷۷

(٦٧) ☆ صحیح مسلم ،امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲٦۱ھ) کتاب الامارة ج۲ ص ۱۲۵

(٦٨) ☆ مسلم ،امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲٦۱ھ) کتاب الامارة ج۲ ص۱۲۵ ،قدیمی کتب خانہ کراچی

نبی اکرم ﷺ نے ہمیں بیعت کے لئے طلب فرمایا اور ہم پر یہ فرض عائد کیا کہ فرمان سنیں اور اطاعت کریں خواہ وہ ہمیں پسند ہو یا ناپسند، ہمیں تنگی ہو یا راحت اور اس بارے ہماری ذاتی رائے خواہ کچھ بھی ہو۔ اور حکام سے جھگڑا نہ کریں جب تک ان سے کھلے کفر کا ارتکاب نہ ہو جس کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے واضح ثبوت موجود ہو۔

حضور سید المرسلین ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے۔

مَنْ رَّاٰی مِنْ اَمِیْرِہٖ شَیْئًا یُکْرِھُہٗ فَلْیَصْبِرْ.(۶۹)

جو اپنے امیر میں کوئی ناپسندیدہ بات دیکھے، اسے چاہئے کہ صبر کرے۔

﴿۱۹﴾ اسلامی ریاست کے ہر شہری کا یہ حق اور فرض ہے کہ وہ حکومت کے معاملات پر نگاہ رکھے۔ اگر وہ راہِ راست سے انحراف کر کے غلط رُخ اختیار کر رہے ہوں تو تقریراً و تحریراً بلکہ ہر ممکن طریقہ سے اسلامی حکم کو واضح کرے۔ میڈیا، پریس اور دیگر ذرائع ابلاغ پر بھی لازم ہے کہ ملک و ملت کی خدمت کے جذبہ سے سرشار ہو کر حکام کی اغلاط کی نشاندہی کریں۔

حضور ﷺ کا ارشاد مبارک ہے۔

مَنْ رَّاٰی مِنْکُمْ مُنْکَرًا فَلْیُغَیِّرْہُ بِیَدِہٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِہٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِہٖ وَذَالِکَ اَضْعَفُ الْاِیْمَانِ.(۷۰)

تم میں سے جو برائی دیکھے اسے چاہیے کہ ہاتھ سے اسے روکے، اگر یہ نہ کر سکے تو زبان سے اور اگر یہ بھی نہ کر سکے تو دل میں اسے برا جانے اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔

اور ارشاد فرمایا۔

اَفْضَلُ الْجِھَادِ مَنْ قَالَ کَلِمَةَ الْحَقِّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ.(۷۱)

---

(۶۹) ☆ مسلم، امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) قدیمی کتب خانہ کراچی، کتاب الامارۃ ج۲ ص ۱۲۸

☆ بخاری، امام ابوعبداللہ محمد بن اسمعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) کتاب الاحکام رقم الحدیث ۷۱۴۳، ج۴ ص ۴۴۳

(۷۰) ☆ مسلم، امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) کتاب الایمان باب کون النھی عن المنکر ج۱ ص ۳۱ قدیمی کتب خانہ کراچی

افضل جہاد یہ ہے کہ حق بات جابر حکمران کے سامنے کہہ دی جائے۔

﴿۲۰﴾ اگر خلیفہ وسربراہِ مملکت قصداً شریعتِ اسلامیہ کے اصولوں کو پامال کررہا ہو تو سپریم کونسل، سپریم کورٹ، بیورو کریسی اور دیگر اہلِ حل وعقد پر فرض ہے کہ اسے راہِ راست پر لانے یا بصورتِ دیگر امن عامہ کو برقرار رکھتے ہوئے حتی الوسع اس سے خلاصی پانے کی کوشش کریں۔

نبی مکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے۔

كَلَّا وَاللهِ لَتَأْمُرَنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَ لَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ لَتَأْخُذُنَّ عَلٰى يَدِى الظَّالِمِ وَ لَتَأْطُرَنَّهٗ عَلَى الْحَقِّ اِطْرًا وَّلَتَقْصُرُنَّهٗ عَلَى الْحَقِّ قَصْرًا وَّ لَيَضْرِبَنَّ اللهُ قُلُوْبَ بَعْضِكُمْ عَلٰى بَعْضٍ.

ہرگز نہیں! اللہ کی قسم تمہیں ضرور نیکی کا حکم دینا چاہئے اور برائیوں سے منع کرنا چاہئے۔ تمہیں ضرور ظالم کا ہاتھ پکڑنا چاہئے اور اسے موڑ کر حق کے مطابق کرنا چاہئے اور اسے مجبور کر کے حق پر کاربند کرنا چاہئے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ تم میں سے بعض کے دلوں کو بعض کے مخالف کردے گا۔

اور ارشاد فرمایا۔

وَالَّذِىْ بِيَدِهٖ لَتَأْمُرَنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ اَوْ لَيُوْشِكَنَّ اللهُ اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقَابًا مِّنْهُ فَتَدْعُوْنَهٗ فَلَايَسْتَجِيْبُ لَكُمْ. (۷۲)

اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، تم ضرور نیکی کا حکم دو اور برائی سے منع کرو۔ ورنہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تم پر عذاب نازل فرمائے، اس وقت تم دعا کرو گے مگر قبول نہ ہوگی۔

اس جرم پر نازل ہونے والے عذاب کی زد میں اہل حل وعقد تو آتے ہی ہیں جبکہ پوری قوم بھی اس سے متاثر ہوسکتی ہے۔

فرمانِ رسالت ہے۔

اِذَا رَأَوُا الظَّالِمَ فَلَمْ يَأْخُذُوْا عَلٰى يَدَيْهِ اَوْشَكَ اَنْ يَّعُمَّهُمُ اللهُ بِعِقَابِهٖ مِنْهُ. (۷۳)

(۷۱) ☆ جامع ترمذی، امام ابوعیسی محمدبن عیسی ترمذی (م ۲۷۹ھ) ابواب الفتن ص ۳۹

(۷۲) ☆ جامع ترمذی، امام ابوعیسی محمدبن عیسی ترمذی (م ۲۷۹ھ) ابواب الفتن ص ۳۹

(۷۳) ☆ جامع ترمذی، امام ابوعیسی محمدبن عیسی ترمذی (م ۲۷۹ھ) ابواب الفتن ص ۳۹

جب لوگ کسی کو ظلم کرتا ہوا دیکھیں اور اس کا ہاتھ نہ روکیں تو قریب ہے کہ عذابِ الٰہی سب کو گھیر لے۔

﴿۲۱﴾ خلیفہ و دیگر حکمرانوں کے پاس امارت و حکومت ایک امانت ہے، اس کی ادائیگی اور اختیارات کا صحیح استعمال کرنا واجب ہے۔ قیامت کے دن اس کے بارے میں بطور خاص جواب دہ ہونا ہوگا۔

حضورﷺ کا فرمانِ عالی شان ہے۔

اِنَّهَا اَمَانَةٌ وَّ اِنَّهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ خِزْيٌ وَّ نَدَامَةٌ اِلَّا مَنْ اَخَذَهَا بِحَقِّهَا وَ اَدَّى الَّذِیْ عَلَيْهِ فِيْهَا.

حکومت ایک امانت ہے اور قیامت کے دن ذلت و رسوائی کا موجب ہوگی مگر جس نے اسے حق کے ساتھ لیا اور اس کے حقوق پوری طرح ادا کئے۔

ایک دن حضرت سیدنا ابو مسلم خولانی، سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہما کے پاس آئے اور کہا اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ اَيُّهَا الْاَجِيْرُ۔ لوگوں نے کہاں اَيُّهَا الْاَمِيْرُ کہئے تو انہوں نے پھر اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ اَيُّهَا الْاَجِيْرُ کہا۔ لوگوں نے پھر کہا اَيُّهَا الْاَمِيْرُ کہئے تو انہوں نے پھر وہی جملہ دہرایا۔ تین دفعہ انہوں نے اسی طرح کیا اور لوگ اصرار کرتے رہے کہ آپ سے اَيُّهَا الْاَمِيْرُ کہلوائیں۔ بالآخر حضرت سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے۔ ابو مسلم کو اپنی حالت پر چھوڑ دو، وہ اپنی بات ہم سے زیادہ سمجھتے ہیں۔ اس کے بعد حضرت ابو مسلم کہنے لگے۔ اے معاویہ تم اجیر (تنخواہ دار) ہو۔ ان بکریوں کے ریوڑ کے لئے تمہیں ان کے رب نے رکھا ہے۔ اگر تم خارش زدہ بکریوں کی خبر گیری کرو گے۔ ان بکریوں کی دوا کرو گے اور ان کی اچھی طرح حفاظت کرو گے۔ تو ان کا مالک تمہیں پوری اجرت دے گا اور اگر تم نے ان خارش زدہ بکریوں کی خبر گیری، دوا اور اچھی طرح حفاظت نہ کی تو ان کا مالک تمہیں سزا دے گا۔ (۷۴)

﴿۲۲﴾ حاکمِ وقت کا فرض ہے کہ آئی جی پولیس، چیف جسٹس، چیف آف آرمی، نیوی، ائیر سٹاف وغیرہ ایسے افراد کو مقرر کرے جو سب سے زیادہ باصلاحیت ہوں۔ نبی اکرمﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

مَنْ قَلَّدَ رَجُلًا عَمَلًا عَلٰى عِصَابَةٍ وَّ هُوَ يَجِدُ فِیْ تِلْکَ الْعِصَابَةِ اَرْضٰى مِنْهُ فَقَدْ خَانَ اللّٰهَ

(۷۴) ☆ السیاسۃ الشرعیۃ لابن تیمیہ، مترجم مطبوعہ دائرہ نور القرآن کراچی ص ۴۰

وَ خَانَ رَسُوْلَهٗ وَ خَانَ الْمُؤْمِنِيْنَ.(٧٥)

جس نے فوج کے دستہ پر ایسے آدمی کو افسر مقرر کیا کہ اس سے بہتر آدمی اس دستہ میں موجود ہے تو اس نے اللہ تعالیٰ سے خیانت کی، اس کے رسول سے خیانت کی اور تمام مؤمنین سے خیانت کی۔

اسی طرح ہر افسر بالا کا فرض ہے کہ اپنے نائبین کا تقرر صلاحیت و میرٹ کی بنیاد پر کرے ورنہ خائن ٹھہرے گا۔ مثلاً نائب صدر، نائب وزیر اعظم، ڈی آئی جی پولیس، سیکرٹری خارجہ و داخلہ، ہوم سیکرٹری، گورنر، وزیر اعلیٰ و دیگر محکمہ جاتی وزراء، گورنر بینک، ہائی کورٹ کے جج صاحبان، وائس چیف آف آرمی، نیوی اور ائیر سٹاف، ٹیکس افسران، ناظمین، ملازمین اور ان کے نائبین حتیٰ کہ فون آپریٹر، استقبالیہ کلرک اور چوکیدار تک ایسے افراد متعین کرے جو اپنے متعلقہ انتظامی امور سمجھنے اور بہترین طریقہ سے انہیں ادا کرنے کی اہلیت رکھتے ہوں۔

حضور سید الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کا فرمانِ ذی شان ہے۔

مَنْ وَّلِیَ مِنْ اَمْرِ الْمُسْلِمِيْنَ شَيْئًا فَوَلّٰی رَجُلًا وَّ هُوَ يَجِدُ مَنْ هُوَ اَصْلَحُ لِلْمُسْلِمِيْنَ فَقَدْ خَانَ اللهَ وَ رَسُوْلَهٗ.(٧٦)

جسے مسلمانوں کے کسی معاملہ کا امیر بنایا گیا اور اس نے ایسے شخص کو امارت سونپی جس سے بہتر موجود ہے تو اس نے اللہ اور اس کے رسول سے خیانت کی۔

اگر والیِ مسلمین جادۂ استقامت سے ہٹ جائے اور قرابت، دوستی یا اپنی کسی سیاسی و سماجی منفعت کے پیشِ نظر مستحق اور باصلاحیت افراد کو چھوڑ کر غیر مستحق کو مقرر کرے تو وہ نہ صرف قومی مجرم ہے بلکہ اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ خیانت کا ارتکاب کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جل وعلا مجدہ الکریم ارشاد فرماتا ہے۔

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَاتَخُوْنُوا اللهَ وَ الرَّسُوْلَ وَ تَخُوْنُوْا اَمَانَاتِكُمْ وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ.

(سورۃ الانفال آیت ٢٧ پ ٩)

اے ایمان والو! اللہ اور رسول سے دغا نہ کرو اور نہ اپنی امانتوں میں دانستہ خیانت۔

---

(٧٥) ☆ السیاسۃ الشرعیۃ لابن تیمیہ، مترجم مطبوعہ دائرہ نور القرآن کراچی ص ٤٠

(٧٦) ☆ السیاسۃ الشرعیۃ لابن تیمیہ، مترجم مطبوعہ دائرہ نور القرآن کراچی ص ٤٠

اگر بھرپور کوشش کے باوجود منصب کے لائق کوئی اصلح نہ ملے تو الامثل فالامثل کے مطابق صالح کا تقرر کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان عالی شان ہے۔

فَاتَّقُوا اللّٰہَ مَا اسْتَطَعْتُمْ. (سورۃ التغابن آیت ۱۶ پ ۲۸)

تو اللہ سے ڈرو جہاں تک ہو سکے۔

اور ارشاد فرمایا۔

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا. (سورۃ البقرہ آیت ۲۸۶ پ ۳)

اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اس کی طاقت بھر۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔

اِذَا اَمَرْتُكُمْ بِاَمْرٍ فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ. (۷۷)

جب میں تمہیں کسی کام کا حکم دوں تو اپنی استطاعت کے مطابق کرو۔

﴿۲۲﴾ کسی لائق اور مخلص نائب یا وزیر کامل جانا اللہ تعالیٰ کی بڑی عظیم نعمت بھی ہے اور امیر کے صالح ہونے پر قرینہ بھی۔ حضور ﷺ نے فرمایا۔

اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِالْاَمِيْرِ خَيْرًا جَعَلَ لَهٗ وَزِيْرَ صِدْقٍ اِنْ نَسِيَ ذَكَّرَهٗ وَ اِنْ ذَكَرَ اَعَانَهٗ وَ اِذَا اَرَادَ بِهٖ غَيْرَ ذٰلِكَ جَعَلَ لَهٗ وَزِيْرَ سُوْءٍ اِنْ نَسِيَ لَمْ يُذَكِّرْهُ وَ اِنْ ذَكَرَ لَمْ يُعِنْهُ.

جب اللہ تعالیٰ کسی امیر کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے ایک قابل اعتماد وزیر دے دیتا ہے۔ جب امیر کوئی بات بھول جاتا ہے تو وہ اسے یاد دلا دیتا ہے اور جب امیر کسی بات کا تذکرہ کرتا ہے تو وہ اس کی مدد کرتا ہے۔ اور جب کسی امیر کے متعلق اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ نہیں فرماتا تو اسے برا مددگار دے دیتا ہے جو نہ تو بھولی ہوئی بات یاد دلاتا ہے اور نہ ہی ذکر کردہ کام میں معاونت کرتا ہے۔

﴿۲۳﴾ ملتِ اسلامیہ سے خارج، کسی بھی طاقت کا، کوئی بھی حکم، کسی بھی مسلمان کے لئے موجبِ اطاعت نہیں۔

(۷۷) ☆ المسند، امام احمد بن حنبل (م ۲۴۱ھ) مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت، لبنان ج ۲ ص ۴۶۷

حدیثِ مبارکہ میں ہے۔

لَا طَاعَةَ لِمَنۡ لَّمۡ یُطِعِ اللهَ.

جواللہ کی اطاعت نہیں کرتا، اس کی کوئی اطاعت نہیں۔

﴿۲۴﴾ اسلامی ریاست کا پہلا فریضہ یہ ہے کہ وہ احکامِ شرعیہ اور حضور ﷺ کے مبارک نظام کو اپنے زیرِ اقتدار علاقوں میں نافذ کرنے کا اہتمام کرے۔

قرآن مجید نے اس کو بڑی تاکید کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔

وَمَنۡ لَّمۡ یَحۡکُمۡ بِمَا اَنۡزَلَ اللهُ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الۡفَاسِقُوۡنَ. (سورة المآئدة آیت ۴۷ پ ۶)

اور جو اللہ کے اتارے پر حکم نہ کرے تو وہی لوگ فاسق ہیں۔

﴿۲۵﴾ ملکی دستور میں یہ وضاحت کر دینا ضروری ہے کہ کوئی وقتی اور ہنگامی قانون یا انتظامی حکم اگر شریعت مطہرہ سے متصادم ہو تو وہ کسی طرح بھی قابلِ عمل نہ ہوگا۔

حدیثِ مبارکہ میں ہے۔

اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِی الۡمَعۡرُوۡفِ.(۷۸)

اطاعت صرف نیکی میں ہے۔

❁❁❁❁❁❁❁

(۷۸) ☆ فتح الباری علامہ ابن حجر عسقلانی (م ۸۵۲ھ) دار نشر الکتب الاسلامیہ باب السمع و الطاعة للامام مالم تکن بمعصیة مطبوعہ کراچی ج ۱۳ ص ۱۵۳

باب (۳۱۲)

گھروں میں داخلہ کے آداب

﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِیَسْتَاْذِنْکُمُ الَّذِیْنَ مَلَکَتْ اَیْمَا نُکُمْ وَالَّذِیْنَ لَمْ یَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْکُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ ؕ مِنْ قَبْلِ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ وَ حِیْنَ تَضَعُوْنَ ثِیَابَکُمْ مِّنَ الظَّھِیْرَۃِ وَمِنْۢ بَعْدِ صَلٰوۃِ الْعِشَآءِ ؕ ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّکُمْ ؕ لَیْسَ عَلَیْکُمْ وَلَا عَلَیْھِمْ جُنَاحٌۢ بَعْدَ ھُنَّ ؕ طَوّٰفُوْنَ عَلَیْکُمْ بَعْضُکُمْ عَلٰی بَعْضٍ ؕ کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمُ الْاٰیٰتِ ؕ وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ ۝ (سورۃ النور، آیت ۵۸، پ ۱۸)

اے ایمان والو! چاہیے کہ تم سے اذن لیں تمہارے ہاتھ کے مال غلام اور وہ جو تم میں ابھی جوانی کو نہ پہنچے تین وقت، نمازِ صبح سے پہلے اور جب تم اپنے کپڑے اتار رکھتے ہو دوپہر کو اور نمازِ عشا کے بعد، یہ تین وقت تمہاری شرم کے ہیں ان تین کے بعد کچھ گناہ نہیں تم پر نہ ان پر، آمدورفت رکھتے ہیں تمہارے یہاں ایک دوسرے کے پاس۔ اللہ یونہی بیان کرتا ہے تمہارے لئے آیتیں اور اللہ علم وحکمت والا ہے۔

حل لغات:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا : اے ایمان والو! یہ خطاب تمام مومن مردوں اور عورتوں کو ہے۔صرف تغلیبا مذکر کا صیغہ ہے ورنہ درحقیقت عورتیں بھی اس میں شامل ہیں۔(۱)

لِيَسْتَاْذِنْكُمْ : اَلْاِسْتِئْذَان کا معنی ہے اذن طلب کرنا اور اذن کا معنی ہے کسی شئی کی اجازت ورخصت کی خبر دینا۔ شروع میں لام امر کا ہے۔یعنی انہیں چاہیے کہ وہ تم سے اجازت مانگیں۔(۲)

الَّذِيْنَ مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ :وہ جن کے تمہارے سیدھے ہاتھ مالک ہوئے۔یعنی تمہارے غلام اور لونڈیاں (۳)

اَلَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ : وہ بچے جو ابھی سنِ بلوغ کو نہیں پہنچے۔حلم بمعنی احتلام ہے۔لفظ بلوغ کی بجائے حلم ذکر کرنے میں اشارہ یہ ہے کہ سنِ بلوغ کی سب سے اہم علامت احتلام ہے بلکہ اسی سے سنِ بلوغ ظاہر ہوتا ہے۔بچے کے بالغ ہونے کا معنی یہ ہے کہ خواب میں اسے احتلام ہو جائے یا اگر وہ جماع کرے تو اسے انزال ہو جائے۔(۴)

(۱) ☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ،کوئٹہ، ج۶،ص۱۷۵

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج۱۴،ص۲۸

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور،ص۵۷۴

(۲) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاھور، ج۳،ص۳۶۱

☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج۳،ص۳۵۵

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ،کوئٹہ، ج۶،ص۱۷۵

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج۲۳،ص۲۹

☆ روائع البیان ، تفسیر آیت القرآن من محمد علی صابونی ،قدیمی کتب خانہ ج۲ص۱۴۶

☆ لسان العرب،للامام ابی الفضل محمد مکرم ابی منظور المتوفی ۷۱۱ھ دار الکتب العلمیہ بیروت ،ج۱۳،ص۱۰

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م۱۲۰۵ھ)مطبوعہ بیروت، ج۹،ص۱۱۹

☆ مفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل المقلب با لراغب اصفھانی(۵۰۲ھ)مطبوعہ کراچی،ص۱۴

(۳) ☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج۳،ص۳۵۵

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ،کوئٹہ، ج۵،ص۱۷۵

(۴) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاھور، ج۳،ص۳۶۱

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ،کوئٹہ، ج۵،ص۱۷۵

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج۲۳،ص۲۹

☆ روائع البیان ، تفسیر آیت القرآن من محمد علی صابونی ،قدیمی کتب خانہ ج۲ص۱۴۶

☆ لسان العرب،للامام ابی الفضل محمد مکرم ابی منظور المتوفی ۷۱۱ھ دار الکتب العلمیہ بیروت ،ج۱۲،ص۱۶۸

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م۱۲۰۵ھ)مطبوعہ بیروت ، ج۸،ص۳۵۵

☆ مفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل المقلب با لراغب اصفھانی(۵۰۲ھ)مطبوعہ کراچی،ص۱۲۹

☆ تفسیرمظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)مطبوعہ کوئٹہ، ج۶ ،ص۵۵۵

☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۱۲ ،ص۲۷۹

ثَلٰثَ مَرّٰتٍ : یہ لِیَسْتَأْذِنْ کاظرف زمان ہے۔یعنی انہیں چاہیے کہ دن اور رات کے تین اوقات میں اجازت طلب کیا کریں۔وہ تین وقت یہ ہیں۔نمازِ فجر سے پہلے، دوپہر، نمازِ عشاء کے بعد۔کیونکہ یہ تینوں وقت غفلت کے ہیں۔(۵)

وَ حِیْنَ تَضَعُوْنَ ثِیَابَكُمْ : جوکپڑے حالتِ بیداری میں پہن رکھے تھے ان کے اتارنے کے وقت، اس سے تمام کپڑے اتارنا مرادنہیں بلکہ دوپہر کے وقت گرمی یاعادت کی وجہ سے قمیض وغیرہ اتارنا مراد ہے۔(٦)

نــــوٹ : اگرچہ دوسرے دووقتوں میں بھی کپڑے اتارے جاتے ہیں مگر یہ چونکہ دن کاوقت ہےاورعموماًدن کےوقت لوگوں کی آمد ورفت ہوتی رہتی ہے۔اس لئے بطورِ خاص دن کے وقت کپڑے اتارنے کا ذکر فرمایا تاکہ کوئی بلا اجازت اندر داخل ہونے کی جسارت نہ کرے۔نیز دوسرے دووقتوں میں کپڑے اتارنا ایسا معروف طریقہ ہے جسے صراحۃً ذکر کرنے کی ضرورت ہی نہیں۔(۷)

ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ : عورت کامعنی ہے شگاف، رخنہ، سرحدوغیرہ کے نظم میں اختلال، ہرقابلِ ستر چیز، انسان کے قابلِ ستر اعضاء، وہ وقت جس میں ان اعضاء کو برہنہ کیا جاتا ہے، ہرایسی بات جسے بیان کرنے سے حیا کی جائے، پہاڑوں کے درے۔کپڑوں کی پھٹن اورمکان کی دیواروں کے شکستہ ہونے کوبھی عورت کہتے ہیں۔قرآن مجید میں ہے۔ اِنَّ بُیُوْتَنَا عَوْرَةٌ، عَوْرَةٌ عَارٌ سے بنا ہے۔انسان کےجن حصوں کا کھلا رہنا برا سمجھا جاتا ہےوہ عورت ہیں۔ اسی مناسبت سے خواتین کوبھی عورت کہا جاتا ہے کہ ان کا بے پردہ ہونا بھی مذموم اور باعث عار ہے۔ مذکورہ

---

(۵) ☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ،کوئٹہ،ج٦ ،ص۱۷۵

☆ تفسیر کبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م٦٠٦ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر،ج۲۳،ص۳۱

☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م٦٦٨ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲ ،ص۲۷۸

☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م٥١٦ھ)مطبوعہ ملتان،ج۳،ص۳۵۵

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور،ص۵۷۴

☆ تفسیرالبحرالمحیط ،لمحمدبن یوسف الشہیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(٦٥٤ ۔٧٥٤ھ)مطبوعہ بیروت،ج۵،ص۴۷۲

(٦) ☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ،کوئٹہ،ج٦ ،ص۱۷۵

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)مطبوعہ کوئٹہ،ج٦ ،ص۵۵۵

(۷) ☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ،کوئٹہ،ج٦ ،ص۱۷۵

اوقات کو بھی عورت کہنے کی وجہ یہ ہے کہ ان اوقات میں کھلا جسم دیکھا جانا انسان کیلئے باعث عار ہوتا ہے۔(۸)

لَيۡسَ عَلَيۡكُمۡ وَلَا عَلَيۡهِمۡ جُنَاحٌۢ بَعۡدَهُنَّ :ان تین اوقات کے علاوہ اور کسی بھی وقت بچے اور لونڈیاں بلا اجازت تمہارے گھروں میں آسکتے ہیں۔ اور اس میں نہ تم پر کوئی گناہ ہے اور نہ ہی ان پر۔ کیونکہ دوسرے اوقات میں ان کا داخلہ نہ تو امر الٰہی کی مخالفت ہے اور نہ ہی اطلاع علی العورات کا سبب۔(۹)

طَوّٰفُوۡنَ عَلَيۡكُمۡ : الطواف کا معنی ہے کسی شئی کے گرد پھرنا۔ اسی معنوی مناسبت کی وجہ سے کعبہ معظمہ کے گرد چکر کو طواف کہتے ہیں۔ جو جن کسی پر خوف ڈالتا ہے اسے طائف کہا جاتا ہے۔ ایسے ہی خیال اور حادثہ کو بھی طائف کہہ دیتے ہیں۔

یعنی وہ خدمتگار غلام اور بچے جو تمہارے اردگرد گھومتے رہتے ہیں اور آتے جاتے رہتے ہیں، انہیں ہر بار اجازت لینے میں بڑی دشواری ہوتی ہے، لہذا اوقاتِ ممنوعہ کے علاوہ وہ بلا اجازت تمہارے گھر میں داخل ہو سکتے ہیں۔(۱۰)

---

(۸) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۶، ص۱۷۵
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص۳۱
☆ تفسیر البحر المحیط ،لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۴۷۲
☆ روائع البیان ، تفسیر آیت القرآن من محمد علی صابونی ،قدیمی کتب خانہ ج۲ ص۱۴۷
☆ لسان العرب،للامام ابی الفضل محمد مکرم ابی منظور المتوفی ۷۱۱ھ دار الکتب العلمیہ بیروت ، ج۴، ص۷۰۹
☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی(م۱۲۰۵ھ)مطبوعہ بیروت ، ج۳، ص۴۲۹
☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل المقلب با لراغب اصفہانی(۵۰۲ھ)مطبوعہ کراچی، ص۳۵۲
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)مطبوعہ کوئٹہ، ج۸، ص۵۵۵

(۹) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ، کوئٹہ، ج۵، ص۱۷۵
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص۳۲
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)مطبوعہ کوئٹہ، ج۶، ص۵۵۶

(۱۰) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص۳۶۲
☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ، کوئٹہ، ج۶، ص۱۷۶
☆ روائع البیان ، تفسیر آیت القرآن من محمد علی صابونی ،قدیمی کتب خانہ ج۲ ص۱۴۸
☆ لسان العرب،للامام ابی الفضل محمد مکرم ابی منظور المتوفی ۷۱۱ھ دار الکتب العلمیہ بیروت ، ج۹، ص۲۶۹
☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل المقلب با لراغب اصفہانی(۵۰۲ھ)مطبوعہ کراچی، ص۳۱۱
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)مطبوعہ کوئٹہ، ج۶، ص۵۵۶
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی [illegible]، ج۳، ص۳۵۶
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور، ص۵۷۴

شانِ نزول:

اس آیت مبارکہ کے شانِ نزول میں متعدد واقعات مروی ہیں۔ عین ممکن ہے کہ یہ تمام واقعات ہی نزولِ آیت کا سبب ہوں۔ ان میں کوئی منافات نہیں۔ تمام واقعات کا مقصد یہی ہے کہ اوقاتِ ثلاثہ میں بلا اجازت داخلہ کی ممانعت ہو جائے۔

﴿۱﴾ حضور سید المرسلین ﷺ نے دوپہر کے وقت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو بلانے کیلئے مدلج بن عمر نامی ایک انصاری غلام بھیجا۔ جب وہ آپ کے در دولت پر پہنچا تو دروازہ بند تھا اور آپ محوِ استراحت تھے۔ اس نے زور سے دروازہ کھٹکھٹایا، آپ کو آواز دی اور بلا اجازت اندر داخل ہو گیا۔ آپ نے اس طرح غلام کے بلا اجازت اندر آنے کو ناپسند فرمایا اور یہ خواہش کی کہ کاش ان اوقات میں اللہ تعالیٰ بچوں، عورتوں اور غلاموں کو بلا اجازت اندر آنے کی ممانعت نازل فرما دے۔ پھر آپ اس غلام کے ساتھ جب بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے تو آپ کی خواہش کے مطابق اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو آپ کے پہنچنے سے پہلے ہی نازل فرما دیا تھا۔ حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ اسی وقت بارگاہِ بے نیاز میں سجدہ ریز ہو گئے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔

اس روایت کے مطابق یہ آیت موافقاتِ حضرت عمر رضی اللہ عنہ میں سے ہے۔(۱۱)

(۱۱)
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاهور، ج۳، ص ۳۶۱
- ☆ روائع البیان، تفسیر آیت القرآن من محمد علی صابونی، قدیمی کتب خانہ ج۲ ص ۱۴۹
- ☆ تفسیر مظهری از علامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ج۶، ص ۵۵۵
- ☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۳۵۵
- ☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۷۳
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص ۲۸
- ☆ الجامع القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص ۲۷۸
- ☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشهیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۳۷۱
- ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللّٰہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۳۹۷
- ☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللّٰہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاهور، ۳، ص ۵۱۸
- ☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمود بن عمر بن محمد الزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳ ص ۲۵۸
- ☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللّٰہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص ۹۰

﴿۲﴾ حضرت اسماء بنت مرثد رضی اللہ عنہا کا غلام ایسے وقت میں بلا اجازت ان کے پاس چلا گیا جس وقت آپ کو اس کا آنا ناگوار گزرا۔ وہ بارگاہِ رسالت مآب میں حاضر ہوگئیں اور عرض کی "یارسول اللہ ﷺ ہمارے خدام ایسے اوقات میں ہمارے پاس بلا اجازت آجاتے ہیں کہ ہمیں اس وقت ان کا آنا ناگوار گزرتا ہے" تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارکہ نازل فرمادی۔ (۱۲)

﴿۳﴾ ایک انصاری صحابی اور ان کی زوجہ محترمہ حضرت اسماء بنت مرثد رضی اللہ عنہا نے حضور سید عالم ﷺ کیلئے کھانا تیار کیا۔ حضور ﷺ جب تشریف لائے تو حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ بعض اوقات میاں بیوی ایک کپڑا اوڑھے ہوتے ہیں اور اسی حالت میں ان کا غلام بغیر اجازت لئے گھر میں داخل ہوجاتا ہے، یہ کتنی بری بات ہے؟ اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (۱۳)

مسائل شرعیہ :

﴿۱﴾ وہ عمارت جو معین افراد کی رہائش کیلئے نہیں بلکہ ہر ایک کو اس میں آنے کی اجازت ہے "جیسے مسجد اور خانقاہ کا وہ حصہ جو عوام وخواص سب کیلئے ہے، مدرسہ جہاں کسی کو آنے میں رکاوٹ نہیں، سرائے جو ہر شخص کیلئے برابر ہے، کسی ہوٹل کا وہ کمرہ جہاں اس کا سامان پڑا ہے" اس طرح کے گھر میں آنے کیلئے اجازت کی ضرورت نہیں، کیونکہ یہ تو بنائے ہی لوگوں کیلئے گئے ہیں۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتاً غَيْرَ مَسْكُوْنَةٍ فِيْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ ۔ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ☆

(سورہ نور آیت ۲۹، پ ۱۸)

(۱۲) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۶۱

(۱۳) ☆ روائع البیان ۔ تفسیر آیت القرآن من محمد علی صابونی ،قدیمی کتب خانہ ج۲ ص ۱۴۹

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۳۵۵

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور، ص ۵۷۳

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص ۲۹

☆ تفسیر البحر المحیط ،لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴ ۔ ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۴۷۲

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳ ص ۲۵۸

☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللّٰہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ۔ ج۲، ص ۹۰

اس میں تم پر کچھ گناہ نہیں کہ ان گھروں میں جاؤ جو خاص کسی کی سکونت کے نہیں اور ان کے برتنے کا تمہیں اختیار ہے اور اللہ جانتا ہے جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو تم چھپاتے ہو۔ (۱۴)

(۲) کسی کے گھر میں داخل ہونے سے پہلے اجازت لینا واجب ہے۔ یہ گھر خواہ صاحب خانہ کی ملکیت میں ہو یا اس میں وہ کرایہ پر رہتا ہو یا اسے کسی نے عاریتاً دیا ہو اور وہ اس میں گزر بسر کر رہا ہو۔ بہرصورت مختار خانہ سے یا جسے اس نے اجازت دینے کا اختیار دیا ہے اس سے اجازت لینا ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ جل مجدہ الکریم ارشاد فرماتا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ☆ (سورہ نور، آیت ۲۷، پ۱۸)

اے ایمان والو! اپنے گھروں کے سوا اور گھروں میں نہ جاؤ جب تک اجازت نہ لے لو۔ اور ان کے ساکنوں پر سلام نہ کر لو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے کہ تم دھیان کرو۔

اپنے گھر میں داخل ہونے کیلئے طلبِ اذن واجب نہیں۔ البتہ اگر ماں، بہن وغیرہ اقارب بھی اس کے ہاں رہتے ہوں تو داخل ہونے سے پہلے دروازہ کے پاس کھانسے یا زور سے زمین پر پاؤں مارے تا کہ انہیں اس کے آنے کی خبر ہو جائے کیونکہ کبھی وہ ایسی حالت میں ہوتی ہیں جسمیں ہم انہیں دیکھنا پسند نہیں کرتے۔ (۱۵)

(بقیہ۱۳) ☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳ ص۲۵۸

☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم ،ایران، ج۶، ص۱۹۹

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص۳۰۳

(۱۴) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص۳۴۷

☆ الجامع القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص۲۰۰

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۱۳۶۴

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ۳، ص۳۴۷

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ،کوئٹہ، ج۶، ص۱۳۹

☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۳۱۴

(۱۵) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ج۶، ص۵۵۸

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص۳۵۵

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور، ص۵۷۵

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص۲۸

☆ الجامع القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص۱۹۶

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص۳۶۲

☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم ،ایران، ج۶، ص۲۰۲

حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

عَلَيْكُمْ اَنْ تَسْتَاْذِنُوْا عَلٰى اٰبَآئِكُمْ وَ اُمَّهَا تِكُمْ وَ اخَوَا تِكُمْ.

تم پر لازم ہے کہ اپنے ماں باپ اور بہنوں کے ہاں جاتے وقت اجازت طلب کر لیا کرو۔ (١٦)

﴿٣﴾ اجازت لینے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ دروازہ پر پہنچ کر السلام علیکم کہے اور پوچھے " کیا میں اندر آ سکتا ہوں؟"......

حدیث پاک میں ہے۔

حَدَّثَنَا رَجُلٌ مِّن بَنِي عَامِرٍ اَنَّهُ اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ فِي بَيْتٍ فَقَالَ أَ اَلِجُ ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِخَادِمِهٖ اُخرُجُ اِلٰى هٰذَا فَعَلِّمْهُ الْاِسْتِئْذَانَ فَقُل لَّهُ قُلْ اَلسَّلَامُ عَلَيكُمْ أَأَدْخُلُ ؟ فَسَمِعَهُ الرَّجُلُ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيكُم أَأَدْخُلُ ؟ فَاَذِنَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَدَخَلَ.(١٧)

بنی عامر کے ایک شخص کا بیان ہے کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ گھر کے اندر تھے۔ اس نے درخواست کی کہ داخل ہونے کی اجازت ہے؟ حضور ﷺ نے اپنے خادم سے فرمایا باہر جو شخص آیا ہے اس کے پاس جاؤ اور اسے اجازت طلب کرنے کا طریقہ سکھاؤ۔ اسے بتانا کہ تم اس طرح کہو۔ السلام علیکم! کیا میں اندر آ سکتا ہوں؟ اس نے حضور ﷺ کی ہدایت کو سن لیا اور یوں عرض کی السلام علیکم! اندر حاضر ہو سکتا ہوں؟ حضور ﷺ نے اسے اجازت دے دی اور وہ اندر داخل ہو گیا۔

.....اجازت مل جائے تو فبہا ورنہ واپس چلا جائے.......

قرآن مجید میں ہے۔

وَاِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ. (سورۃ نور، آیت ٢٨، پ١٨)

اور اگر تم سے کہا جائے واپس جاؤ تو واپس ہو یہ تمہارے لئے بہت ستھرا ہے۔

(١٦) ☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ١١٣٥ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ٥٧٥

(١٧) ☆ ابوداؤد، امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی المتوفی (٢٧٥ھ)، باب کیف الاستیذان ج٣ رقم الحدیث ٥١٧٧،

۔۔۔۔۔۔۔اور اگر آواز دی، جواب نہیں ملا تو تین مرتبہ اجازت لینے کی کوشش کرے، تیسری دفعہ بھی جواب نہ ملے تو لوٹ جائے۔(۱۸)

حضور سید عالم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے۔

اَلْاِسْتِئْذَانُ ثَلَاثٌ فَاِنْ اُذِنَ لَکَ وَاِلَّا فَارْجِعْ (۱۹)

جب تم میں سے کوئی تین دفعہ اجازت طلب کرے اور اسے اجازت نہ ملے تو واپس لوٹ جائے۔(۲۰)

حضور ﷺ حضرت سعد بن عبادہ کے ہاں تشریف لائے اور تین دفعہ سلام کے ساتھ اجازت طلب کی، کوئی جواب نہ ملا تو تیسری مرتبہ کے بعد واپس تشریف لے گئے اتنے میں حضرت سعد دوڑتے ہوئے آئے اور آپ ﷺ کو اندر لے گئے۔(۲۱)

﴿۴﴾ ایسا گھر جس کے متعلق صراحت کے ساتھ معلوم نہیں کہ اس میں کوئی رہتا ہے یا نہیں، ایسی مشکوک حالت میں بھی بغیر اجازت اندر داخل ہونے کی اجازت نہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِیْهَا اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰی یُؤْذَنَ لَکُمْ. (سورۃ النور آیت ۲۸ پ ۱۸)

پھر اگر ان میں کسی کو نہ پاؤ پھر بھی بے مالکوں کی اجازت کے ان میں نہ جاؤ۔

﴿۵﴾ اگر کسی کے دروازے پر پردے کا انتظام نہ ہو تو دروازے کے بالکل سامنے کھڑا ہونا جائز نہیں اور اگر پردہ کا اہتمام ہو تو بھی مناسب یہی ہے کہ دروازے کے سامنے کھڑا نہ ہو، کیونکہ بسا اوقات پردہ ہٹا کر اندر سے کوئی نکلتا ہے تو گھر کے اندر نظر پڑ جاتی ہے۔(۲۲)

(۱۸) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ج۸، ص۵۵۷

☆ الجامع القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص۲۷۸

(۱۹) ☆ مسلم، امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) کتاب الادب باب الاستئذان رقم الحدیث ۲۱۵۳

(۲۰) ☆ بخاری، امام ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) کتاب الاستئذان باب التسلیم و الاستئذان ثلاثا رقم الحدیث ۶۲۴۵

(۲۱) ☆ المسند، امام احمد بن حنبل (م ۲۴۱ھ) مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت، لبنان رقم الحدیث ج۳ ص۱۳۸

☆ ابوداؤد، امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ)، عن قیس ج۲ ص۳۵۸ رقم الحدیث ۱۸۵

(۲۲) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ج۶، ص ۵۵۷

☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۳۱۱

﴿۶﴾ نابالغ بچے اور لونڈیاں اگرچہ محرم کے حکم میں ہیں، مگر تین مخصوص اوقات میں یہ بھی بلا اجازت گھر میں داخل نہیں ہوسکتے۔ کیونکہ یہ اوقات عادتاً وغالباً تخلیہ واستراحت کے ہیں۔ ان میں اکثر انسان بے تکلفی سے رہتا ہے۔ وہ تین اوقات یہ ہیں:

(ا) نماز فجر سے پہلے: یہ نیند سے اٹھنے کا وقت ہے۔ اسی وقت نیند کے کپڑے اتارے اور دوسرے پہنے جاتے ہیں۔ نیز رات بھر کی بے خبری میں عموماً غفلت کا غلبہ ہوتا ہے اور گہری نیند کی وجہ سے بعض اوقات ستر پوشی کا زیادہ اہتمام نہیں رہ سکتا۔

(ب) دوپہر کا وقت: جس وقت آدمی دن کا کھانا کھا کر آرام کرتا ہے۔ اس وقت بھی عموماً قمیض وغیرہ اتار دی جاتی ہے۔ یہاں بھی نیند میں بے خبری کا غالب قرینہ ہے۔

(ج) عشاء کے بعد: یہ بھی آرام کا وقت ہے۔ لوگ عام طور پر دن کے کپڑے اتارتے اور سونے کے کپڑے پہنتے ہیں۔ نیز انسان دن بھر کی تھکاوٹ لئے بستر پر آتا ہے اور یہ سمجھ کر کہ سب آرام کررہے ہیں، بڑی بے پروائی سے لیٹتا ہے۔ علاوہ ازیں انہی تین وقتوں میں خاوند اپنی بیوی سے اظہار وابستگی کرتا ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ بچے اور لونڈیاں بھی اجازت لے کر اندر داخل ہوں۔ بلا اجازت اندر گھسنے کی ہمت ہرگز نہ کریں۔ (۲۳)

(۲۳)
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور، ص ۵۷۴
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مطبوعہ کوئٹہ، ج۶،ص ۵۵۵
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارة المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳،ص ۳۱
☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۱۲ ص ۲۷۸
☆ تفسیر الطبری ازعلامہ ابوجعفربن محمدجریرالطبری،مطبوعہ دارالقرآن الکریم بیروت،لبنان، ج۱۸، ص ۱۹۳
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج۳،ص ۳۵۵
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللّٰہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۳،ص ۱۳۹۷
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللّٰہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاہور،۳،ص ۵۱۷
☆ روائع البیان ، تفسیر آیت القرآن من محمد علی صابونی ،قدیمی کتب خانہ ج۲ص ۱۵۲
☆ تفسیرحداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکرالحداد الیمنی الحنفی(م ۱۰۴۱ھ) ج۵،ص ۸۸
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳ص ۲۵۸
☆ الدرالمنثور ازحافظ جلال الدین سیوطی(م ۹۱۱ھ)مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللّٰہ العظمی قم ،ایران، ج۶، ص ۲۰۰
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳،ص ۳۰۳
☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللّٰہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی، ج۲،ص ۹۰
☆ تفسیر البحرالمحیط ،لمحمدبن یوسف الشہیربابی حیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴ ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵،ص ۴۷۲
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳،ص ۳۶۱

﴿۷﴾ ان تین اوقات کے علاوہ نابالغ بچوں اور لونڈیوں کو گھروں میں آنے کے لیے اجازت لینے کی ضرورت نہیں۔ آیت زیب عنوان میں اس کی علت یہ بیان فرمائی گئی طَوّٰافُوْنَ عَلَیْکُمْ بَعْضُکُمْ عَلٰی بَعْضٍ یعنی گھریلو ضروریات کے لیے وہ بکثرت تمہارے پاس آتے جاتے رہتے ہیں اور تمہیں بھی کام کاج اور خدمت کے لیے بار بار ان کے پاس جانا ہوتا ہے۔ اگر ہر بار اور ہر وقت انہیں داخل ہونے کے لیے اجازت لینے کا پابند بنایا جاتا تو باعث مشقت ہوتا، جو شریعت اسلامیہ کے مزاج کے ہی خلاف ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

یُرِیْدُ اللّٰہُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَایُرِیْدُبِکُمُ الْعُسْرَ. (سورۃالبقرہ آیت ۱۸۵ پ ۲)

اللہ تعالیٰ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر دشواری نہیں چاہتا۔ (۲۴)

﴿۸﴾ علمائے کرام نے اس آیت مبارکہ سے یہ اصول مستنبط فرمایا ہے کہ شریعت کے احکام مصالح و علل پر مبنی ہوتے ہیں۔ ہر حکم کی کوئی نہ کوئی علت ضرور ہے، اس کا اعتبار کرنا واجب ہے۔ خواہ اسے بیان کیا جائے یا نہ کیا جائے، وہ ہماری سمجھ میں آئے یا نہ آئے۔ حکم پر عمل کرنے کا دارومدار اس کی علت سمجھنے پر نہیں بلکہ ارشاد خداوندی پر ہے۔ (۲۵)

(۲۴) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور، ص ۵۷۴

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مطبوعہ کوئٹہ، ج۶، ص ۵۵۶

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۲۸

☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج ۱۲، ص ۲۷۹

☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان، ج۳، ص ۳۳۳

☆ تفسیر الطبری ازعلامہ ابوجعفربن محمدجریر الطبری،مطبوعہ دارالقرآن الکریم بیروت،لبنان، ج۱۸، ص ۱۹۵

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۳۵۶

☆ تفسیر انوارالتنزیل و اسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص ۹۰

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۳، ص ۱۳۹۹

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود مطبوعہ لاہور، ۳، ص ۵۱۸

☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لأبی بکر الحداد الیمنی الحنفی(م ۱۰۴۱ھ) ج۵، ص ۸۸

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳ ص ۲۵۸

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۳۰۳

(۲۵) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۳۱

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۳۰۳

﴿۹﴾ آیت مبارکہ میں بیان کی گئی علت کے پیش نظر بچوں اور لونڈیوں کے لیے بلا اجازت ممانعتِ دخول کی تخصیص صرف انہی اوقات ثلثہ کے لیے نہیں۔ بلکہ جب اور جہاں یہ علت پائی جائے وہیں یہ حکم لگا دیا جائے گا، اور انہیں یہ حکم دے دیا جائے گا کہ فلاں وقت بے اطلاع و اجازت ہمارے پاس نہ آیا کریں۔(۲۶)

﴿۱۰﴾ جب علت ختم ہو جائے تو حکم بھی ختم ہو جاتا ہے(۲۷)

﴿۱۱﴾ عمدہ لباس پہننے میں اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمت کا اظہار مقصود ہو تو مستحسن ہے۔ حضورﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اَن يَّرَىٰ اَثَرَ نِعْمَتِهٖ عَلٰى عَبْدِهٖ(۲۸)

بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر اپنی نعمت کا اثر دیکھنا چاہتا ہے۔

یہ نیت بھی کر سکتا ہے کہ اس کی ٹھاٹھ باٹھ دیکھ کر ضرورت منداس سے زکوٰۃ و خیرات طلب کر سکیں(۲۹)

﴿۱۲﴾ وسعت اور کشادگی ہوتے ہوئے بھی پھٹے پرانے کپڑے پہننا تواضع نہیں۔ حضرت سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

اِذَا وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَوَ سِّعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ.

جب اللہ تعالیٰ تمہیں خوشحالی عطا فرمائے تو اپنے اوپر کشادگی سے خرچ کرو(۳۰)

﴿۱۳﴾ آیت زیب عنوان میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ اگر گنجائش ہو تو خدمت کے لیے خادم، غلام اور کنیزیں رکھ سکتا ہے بشرطیکہ ان کے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی نہ کرے۔(۳۱)

---

(۲۶) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص ۳۲

(۲۷) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۶، ص ۱۷۶

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ج۶، ص ۵۵۷

☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۳۳۰

☆ روائع البیان، تفسیر آیت القرآن من محمد علی صابونی، قدیمی کتب خانہ ج۲ ص ۱۵۳

(۲۸) ☆ ترمذی، امام ابو عیسی محمد بن عیسی ترمذی المتوفی ۲۷۹، دار المرفہ بیروت رقم ۲۸۱۹

(۲۹) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۶، ص ۱۷۶

(۳۰) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۶، ص ۱۷۶

(۳۱) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۶، ص ۱۷۶

﴿۱۴﴾ خادم اور غلام پر اپنے مولیٰ کی خدمت فرض ہے جو خادم نہ تو اللہ کی عبادت میں کوتاہی کرتا ہے اور نہ ہی اپنے آقا کی خدمت میں سستی کرتا ہے، اسکے لئے حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا

حَسَنَةُ الْحُرِّ بِعَشَرٍ وَّحَسَنَةُ الْمَلُوْکِ بِعِشْرِیْنَ .

آزاد کی ایک نیکی کا ثواب دس گنا جبکہ غلام کی ایک نیکی کا ثواب بیس گنا ہے۔(۳۲)

﴿۱۵﴾ اندرون خانہ امور کی خدمت کے لیے کسی خاتون کو مقرر کیا جائے، کسی لڑکے یا غلام کو گھریلو کام کاج کے لیے نہ رکھا جائے۔ کیونکہ وہ اجنبیوں کی نسبت زیادہ نقصان کا باعث بن سکتا ہے نیز مالک کی ہیبت اس کے دل سے اٹھ جائے گی۔(۳۳)

﴿۱۶﴾ بچہ اگرچہ ابھی بالغ نہ ہوا ہو لیکن سمجھدار ہو تو اسے احکام شرعیہ کی پابندی کا حکم دیا جائے گا اور برائیوں کے ارتکاب سے روکا جائے گا تاکہ بعد از بلوغت آسانی سے وہ نیک کام کر سکے۔ آیت زیب عنوان میں اللہ تعالیٰ نے بچوں کو اوقات ثلثہ میں اجازت طلب کرنے کا حکم دیا ہے۔(۳۴)

حضور ﷺ فرماتے ہیں:

مُرُوْاهُمْ بِالصَّلٰوةِ وَهُم اَبنَاءُ سَبْعٍ وَاضْرِ بُوْ هُمْ عَلٰى تَرْ كِهَاوَهُمْ اَبنَاءُ عَشْرٍ

بچے جب سات سال کے ہو جائیں تو انہیں نماز کا حکم دو اور جب دس سال کے ہو جائیں تو نماز چھوڑنے پر انہیں سزا دو۔(۳۵)

---

(۳۲) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۶، ص ۱۷۶

(۳۳) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۶، ص ۱۷۶

(۳۴) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص ۳۱

☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان، ج۳،ص ۳۳۳

☆ روائع البیان، تفسیر آیت القرآن من محمد علی صابونی، قدیمی کتب خانہ ج۲ص ۱۵۶

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۶، ص ۱۷۷

(۳۵) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص ۳۱

☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان، ج۳،ص ۳۳۳

☆ روائع البیان، تفسیر آیت القرآن من محمد علی صابونی، قدیمی کتب خانہ ج۲ص ۱۵۶

﴿۱۷﴾ بچہ جب دس سال کا ہو جاتا ہے تو اس کی نیکیاں لکھی جاتی ہیں جبکہ برائیاں نہیں لکھی جاتیں۔ بالغ ہونے تک یہی معاملہ رہتا ہے۔(۳۶)

﴿۱۸﴾ نابالغ کی عبادت مستحسن ہے اگرچہ اس پر کوئی شئی فرض یا واجب نہیں، اس کی نیکی کا ثواب اسے ہی ملے گا جبکہ سکھانے والے کو تعلیم دینے کا اجر عطا ہوگا۔ اس کی ہر نیکی کا یہی حکم ہے۔(۳۷)

﴿۱۹﴾ نابالغ بچہ اجنبیہ عورتوں کے لیے اگرچہ غیر محرم مردوں کی طرح نہیں یعنی انہیں دیکھ سکتا ہے، ان کے پاس خلوت میں بیٹھ سکتا ہے، ان کے ہاں آمد و رفت رکھ سکتا ہے۔ تاہم جب وہ دس سال کا ہو جائے تو غیر محارم کے ساتھ اسکی نشست و برخاست کو حکماً بند کرا دینا چاہئے، ورنہ اسکی یہ مجالست ومخالطت نہایت نقصان دہ ثابت ہوسکتی ہے۔(۳۸)

﴿۲۰﴾ شریعت مطہرہ میں بلوغت کا مدار صرف عمر پر نہیں کہ جب تک وہ اس عمر کو نہ پہنچ جائے بالغ ہی نہ تسلیم کیا جائے اگرچہ بلوغت کی تمام علامات اس میں پائی جائیں۔ بلکہ شریعت اسلامیہ میں لڑکے کی بلوغت کا معیار انزال اور احتلام ہے اور لڑکی میں احتلام، حیض اور قیامِ حمل ہے۔ ان میں سے جو بھی علامت پائی جائے اسے بالغ ہی سمجھا جائے گا۔ لڑکا کم از کم ۱۲ سال اور لڑکی کم از کم ۹ سال میں بالغ ہوسکتی ہے۔ البتہ ان میں سے کوئی علامت بھی اگر ظاہر نہ ہو تو لڑکا یا لڑکی جب پورے پندرہ سال کے ہو جائیں تو وہ شرعاً بالغ قرار دیئے جائیں گے اور وہ تمام احکامِ شرعیہ کے مکلّف ہوں گے۔(۳۹)

---

(۳۶) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۶، ص ۱۷۷

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج۲۳، ص ۳۱

☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۳۳۳

(۳۷) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۶، ص ۱۷۷

(۳۸) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۶، ص ۱۷۷

(۳۹) ☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۷۵

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳ ص ۲۵۹

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۶، ص ۱۷۷

☆ روائع البیان، تفسیر آیت القرآن من محمد علی صابونی، قدیمی کتب خانہ ج۲ ص ۱۵۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۱۱

﴿۲۱﴾ بچے جب بالغ ہو جائیں یا بلوغت کے قریب پہنچ جائیں تو جس طرح دیگر مردوں کو ہر وقت گھر میں داخل ہونے کے لیے اجازت لینا ضروری ہے اسی طرح ان پر بھی طلبِ اذن صرف انہی تین اوقات پر موقوف نہیں بلکہ ہر مرتبہ اور ہر وقت اجازت لینا واجب ہے۔(۴۰)

﴿۲۲﴾ آیتِ مبارکہ میں بظاہر خطاب اگرچہ بچوں اور غلاموں کو ہے مگر درحقیقت والدین اور آقاؤں سے یہ فرمایا جارہا ہے کہ انہیں حیاداری، پارسائی، اچھے عقائد، تربیت و اخلاق اور گھریلو و خاندانی زندگی کے آداب سکھانے کا اہتمام کریں۔(۴۱)

---

(۴۰) ☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیزوت،لبنان،ج۱۲ ص ۲۸۲
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)مطبوعہ کوئٹہ،ج۶،ص ۵۵۵
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی،پشاور،ص ۵۷۴
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر،ج۲۳،ص ۳۳
☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان، ج۳،ص ۳۳۳
☆ تفسیر البغوی المسمّی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان،ج۳،ص ۳۵۲
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاہور،۳،ص ۵۱۸
☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکرالحداد الیمنی الحنفی(م۱۰۴۱ھ) ج۵،ص ۸۹
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳ص ۲۵۹
☆ الدرالمنثور ازحافظ جلال الدین سیوطی(م۹۱۱ھ)مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم،ایران،ج۶،ص ۲۰۱
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر،ج۳،ص ۳۰۳
☆ تفسیر انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی،ج۲،ص ۹۰
☆ تفسیر البحر المحیط،لمحمدبن یوسف الشہیربابی حیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴ ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،ج۵،ص ۴۰۳
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور،ج۳،ص ۳۴۲
(۴۱) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی،پشاور،ص ۵۷۴
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارہ المطالع قاہرہ ازہر،ج۲۳،ص ۲۸
☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان،ج۳،ص ۳۳۳
☆ روائع البیان،تفسیر آیت القرآن من محمد علی صابونی،قدیمی کتب خانہ ج۲ص ۱۵۲

باب (۳۱۳)

﴿بوڑھی عورتوں کا باپردہ رہنا﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾

وَالۡقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ الّٰتِىۡ لَا يَرۡجُوۡنَ نِكَاحًا فَلَيۡسَ عَلَيۡهِنَّ جُنَاحٌ اَنۡ يَّضَعۡنَ ثِيَابَهُنَّ غَيۡرَ مُتَبَرِّجٰتٍۢ بِزِيۡنَةٍ ؕ وَاَنۡ يَّسۡتَعۡفِفۡنَ خَيۡرٌ لَّهُنَّ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيۡعٌ عَلِيۡمٌ○ (سورۃ نور آیت ۶۰ پ۱۸)

اور بوڑھی خانہ نشین عورتیں جنہیں نکاح کی آرزو نہیں ان پر کچھ گناہ نہیں کہ اپنے بالائی کپڑے اتار رکھیں جب کہ سنگار نہ چمکائیں اور اس سے بھی بچنا ان کے لیے اور بہتر ہے اور اللہ سنتا جانتا ہے۔

حل لغات:

اَلۡقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ: اَلقَوَاعِدُ جمع ہے قَاعِدٌ کی، اس سے مراد وہ عورتیں ہیں جو حیض آنے اور حاملہ ہونے سے ناامید ہو چکی ہوں۔ چونکہ اس عمر میں اکثر عورتیں خانہ نشین ہو جاتی ہیں اس لیے انہیں قواعد کہا گیا ہے۔

تنبیہ: جس طرح حیض وحمل کی صفت عورتوں کے لیے ہی خاص ہے، یہی وجہ ہے کہ حائض وحامل (بصیغہ مذکر)

عورتوں کے لیے استعمال ہوتا ہے، اسی طرح حیض وحمل سے انقطاع بھی انہی سے مخصوص ہونیکی وجہ سے ان کے لیے لفظ قَاعِدٌ (بصیغۂ مذکر) استعمال کیا گیا ہے۔(۱)

فائدہ

قُعُوْدٌ بمعنی حیض وحمل سے انقطاع ہوتو مؤنث کے لیے لفظ قَاعِدٌ استعمال ہوتا ہے اور اگر قُعُوْدٌ بمعنی جلوس ہوتو مؤنث کے لیے لفظ قَاعِدَۃٌ ہی استعمال ہوگا۔ جیسے حَمَلٌ سے اگر حملِ بطن مراد ہوتو مؤنث کے لیے لفظ حَامِلٌ مستعمل ہے اور اگر حمل سے مراد پیٹھ پر بوجھ اٹھانے والی عورت ہوتو اسے حَامِلَۃٌ ہی کہا جائے گا۔(۲)

اَلّتِی لَایَرجُونَ نِکَاحًا: وہ عورتیں جو بہت بوڑھی ہونے کی وجہ سے اس قابل نہ رہی ہوں کہ نکاح کی توقع

(۱) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ، کوئٹہ، ج۵، ص ۱۷۸

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ ص ۵۵۸

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور ص ۵۷۶

☆ تفسیر الطبری از علامہ ابوجعفربن محمدجریر الطبری،مطبوعہ دارالقرآن الکریم بیروت،لبنان، ج۱۸ ، ص ۱۹۲

☆ روائع البیان ، تفسیر آیت القرآن من محمد علی صابونی ،قدیمی کتب خانہ ج۲ ص ۱۵۲

☆ تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۳، ص ۳۳

☆ التفسیر البحر المحیط ،لمحمدبن یوسف الشھیرباَبی حیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔ ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۴۷۳

☆ الجامع القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۱۲ ص ۲۸۳

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۳۵۶

☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی (م ۱۰۴۱ھ) مکتبہ حقانیہ، پشاور ج۵ ص ۹۰

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت، لبنان ج۳ص ۱۴۰۰

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاہور، ۳، ص ۵۱۹

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی، ج۵، ص ۳۱۶

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ،مکہ مکرمہ ج۳ص ۱۴۸

☆ تفسیر انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص ۹۱

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۳۰۴

(۲) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ، کوئٹہ، ج۵، ص ۱۷۸

☆ تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۳، ص ۳۳

کر سکیں، ان کے بڑھاپے کی وجہ سے ان کی طرف رغبت ختم ہو چکی ہو۔ (۳)

اَن یَّضَعۡنَ ثِیَابَھُنَّ: کپڑے اتارنے سے مراد کچھ کپڑے اتارنا ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قرات میں مِنۡ ثِیَابِھِنَّ وارد ہے جس سے اصل مراد واضح ہو جاتی ہے۔ معنی یہ ہے کہ وہ گرمی کی وجہ سے یا کسی اور ضرورت کی بنیاد پر مردوں کے سامنے اپنے زائد کپڑے مثلاً برقعہ، پردے کی بڑی چادر جو دوپٹے کے اوپر لی جاتی ہے، اتار سکتی ہیں۔ (۴)

(۳) ☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ،کوئٹہ، ج۵،ص ۱۷۸

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور ص۵۷۶

☆ تفسیر مظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللہپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ ص ۵۵۸

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج،۱۲، ص ۳۳

☆ تفسیر الطبری ازعلامہ ابوجعفربن محمدجریر الطبری،مطبوعہ دارالقرآن الکریم بیروت،لبنان، ج۱۸ ،ص۱۷۶

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج۳،ص ۳۵۶

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج۳ ص ۳۶۲

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳ص ۲۶۰

☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی (م ۱۰۴۱ھ) مکتبہ حقانیہ، پشاور ج۵ص ۹۰

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی، ج۵،ص ۳۱۶

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاھور،۳،ص ۵۱۹

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ،مکہ مکرمہ ج۳ص ۱۴۸

☆ تفسیر انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی، ج۲،ص ۹۱

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر، ج۳،ص ۳۰۴

☆ الدرالمنثور ازحافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت ج۶ ص ۳۰۴

(۴) ☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج،۱۲ ص ۲۸۳

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج۳،ص ۳۵۶

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج۳ ص ۳۶۲

☆ تفسیر مظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللہپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ص ۵۵۹

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ،کوئٹہ، ج۵،ص ۱۷۸

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور ص ۵۷۶

☆ تفسیر الطبری ازعلامہ ابوجعفربن محمدجریر الطبری،مطبوعہ دارالقرآن الکریم بیروت،لبنان، ج۱۸ ،ص۱۹۶

☆ روائع البیان ، تفسیر آیت القرآن من محمد علی صابونی ،قدیمی کتب خانہ ج۲ص ۱۵۱

☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان، ج۳،ص ۳۳۴

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج،۱۲ ،ص ۳۳

☆ التفسیر البحرالمحیط ،لمحمدبن یوسف الشھیربابی حیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴ـ ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵،ص ۴۷۳

☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی (م ۱۰۴۱ھ) مکتبہ حقانیہ، پشاور ج۵ص ۹۰

غَیرَ مُتَبَرِّجٰتٍ: بُرَجْ کا لغوی معنی ہے قلعہ، مضبوط عمارت، اسی مناسبت سے آسمانی ستاروں کے جھرمٹ کو برج کہتے ہیں، آنکھوں کی ایسی کشادگی کہ سیاہی کے گرداگرد پوری سفیدی نمایاں ہو اور کوئی حصہ اوجھل نہ رہے، وہ کشتی جس پر پردہ نہ ہو، برج کہلاتی ہے۔

تَبَرُّجْ کا معنی ہے عورت کا اپنی زینت کو نمایاں کرنا۔ اپنے چہرے اور گردن کے محاسن کو غیروں کے سامنے ظاہر کرنا بلکہ ہر وہ عمل جس سے یہ لوگوں کے جذبات بھڑکائے خواہ نازونخرے کی چال ہی کیوں نہ ہو۔ تبرُّج میں داخل ہے۔ (۵)

لفظ تَبَرُّجْ کا خصوصی استعمال خواتین کے بے پردہ بن ٹھن کر مردوں کے سامنے آنے پر ہوتا ہے۔ نیز جن چیزوں کا چھپانا ضروری ہے ان کے اظہار میں تکلف کو تَبَرُّج کہتے ہیں۔ (۶)

وَاَنْ یَّسْتَعْفِفْنَ خَیْرٌ لَّھُنَّ: اِسْتِعْفَافٌ کا معنی ہے، عفت طلب کرنا۔ نفس کو ایسی حالت کا حاصل ہونا جو اسے خواہشات کے غلبہ سے روکے عفت کہلاتا ہے۔ یعنی ان کا عفت طلب کرنا ان کے لیے بہتر ہے۔

(بقیہ ۴) ☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳ ص ۲۶۰

☆ ابن احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) دار المعرفہ بیروت، لبنان ج۳ ص ۱۴۰۰

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ۳، ص ۵۱۹

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ ج۳ ص ۱۴۸

☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص ۹۱

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج۵، ص ۳۱۶

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۳۰۴

☆ الدر المنثور ازحافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت ج۶ ص ۲۰۳

(۵) ☆ لسان العرب، للامام ابی الفضل محمد مکرم ابی منظور المتوفی ۷۱۱ھ دار الکتب العلمیہ بیروت، ج۳ ص ۳۳

(۶) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ ص ۵۵۹

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵، ص ۱۷۸

☆ تفسیر الطبری ازعلامہ ابوجعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج۱۸، ص ۱۹۸

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۴، ص ۳۴

☆ التفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔ ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۴۷۳

☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲ ص ۲۸۳

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۳۵۷

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳ ص ۲۶۰

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) دار المعرفہ بیروت، لبنان ج۳ ص ۱۴۰۱

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج۵، ص ۳۱۶

آیت مبارکہ کا مفہوم یہ ہے کہ زائد کپڑے اتارنا اگرچہ انکے لیے جائز ہے تاہم نہ اتارنا ان کے لیے بہتر ہے۔ کیونکہ اس میں نہ تو ابتلائے فتنہ کا اندیشہ ہے اور نہ ہی مورد تہمت ہونے کا خدشہ۔(۷)

مسائل شرعیہ

﴿۱﴾ ایسی بوڑھی عورتیں جنہیں نہ تو کسی کے نکاح میں آنے کی امید ہے اور نہ ہی خواہش، وہ اگر زینت ظاہرہ کا اظہار کریں اور زائد کپڑے اتار دیں تو ان پر کوئی گناہ نہیں۔(۸)

﴿۲﴾ ایسی عمر رسیدہ عورت جس میں رعنائی باقی ہو اور اس کی طرف رغبت موجود ہو، اسے زائد کپڑے (برقعہ، بڑی

(بقیہ ۶)
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ،مکہ مکرمہ ج۳ص ۱۴۸
☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی، ج۲،ص ۹۱
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر، ج۳،ص ۳۰۴
☆ لسان العرب،للامام ابی الفضل محمد مکرم ابی منظور المتوفی ۷۱۱ھ دار الکتب العلمیہ بیروت ، ج۳ص ۳۳
☆ القاموس المحیط ،علامہ مجدالدین محمدبن یعقوب فیروز آبادی (م۸۱۷ھ)مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت ۱ص ۱۸۷

(۷)
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳ص ۲۶۰
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاہور،۳،ص ۵۱۹
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃسلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی، ج۵،ص ۳۱۷
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر، ج۳،ص ۳۰۴
☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی، ج۲،ص ۹۱
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ ص ۵۵۹
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ،کوئٹہ، ج۵،ص ۱۷۸
☆ تفسیر الطبری ازعلامہ ابوجعفربن محمدجریر الطبری،مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت،لبنان، ج۱۸،ص ۱۹۹
☆ روائع البیان ، تفسیر آیت القرآن من محمد علی صابونی ،قدیمی کتب خانہ ج۲ص ۱۵۱
☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت،لبنان، ج۳،ص ۳۳۴
☆ التفسیر البحر المحیط ،لمحمدبن یوسف الشہیربابی حَیان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴ . ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵،ص ۴۷۳
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج۳ ص ۳۶۳
☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی (م ۱۰۴۱ھ) مکتبہ حقانیہ، پشاور ج۵ص ۹۰

(۸)
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ص ۵۵۸
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور ص ۵۷۶
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ،مکہ مکرمہ ج۳ص ۱۴۸

چادر وغیرہ) اتارنے کی اجازت نہیں۔(۹)

﴿۳﴾ ایسی بڑھیا کو دیکھنا جائز ہے جسے دیکھنے سے شہوت نہ ہو۔(۱۰)

﴿۴﴾ بوڑھی عورت اپنا سر، چہرہ اور بازو کھلے رکھ سکتی ہے۔ البتہ اجنبی مردوں کے سامنے پشت، پیٹ اور ناف سے نیچے کا بدن کھولنا جائز نہیں۔(۱۱)

﴿۵﴾ بوڑھی عورتوں کا بعض کپڑے اتار کر غیر مردوں کے سامنے آنا اس وقت قابل گناہ نہیں جب ان کا مقصد اظہارِ زینت نہ ہو۔ اگر اس سے ان کا مقصد اندرونی زینت اور لباس کی نمائش ہو تو بہر حال گناہ اور حرام ہے۔(۱۲)

﴿۶﴾ بوڑھی عورت اپنا چہرہ کھلا رکھ سکتی ہے مگر بالکل مردوں کی طرح کھلے منہ بھی نہ رہے۔(۱۳)

﴿۷﴾ اتنے باریک کپڑے جو جسم کی چغلی کھاتے ہوں، نہ تو کسی جوان عورت کو پہننا جائز ہیں اور نہ ہی بڑھیا کو۔ حضور سید عالم ﷺ فرماتے ہیں:

صِنفَانِ مِن اَهلِ النَّارِ لَم اَرَهُمَا۔ قَومٌ مَّعَهُم سِيَاطٌ كَاَذنَابِ البَقَرِ يَضرِبُونَ بِهَا النَّاسَ

---

(۹) ☆ تفسیر مظھری ازعلامه قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مکتبه رشیدیه کوئٹه ج۷ص ۵۵۸

☆ التفسیر البحر المحیط ،لمحمدبن یوسف الشهیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعه بیروت، ج۵،ص ۴۷۳

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعه ملتان، ج۳،ص ۳۵۶

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج۳ ص ۳۶۲

(۱۰) ☆ تفسیر روح البیان ازعلامه اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه ،کوئٹه، ج۵،ص ۱۷۸

☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبداللّٰہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) دارالمعرفه بیروت، لبنان ج۳ص ۱۴۰۰

(۱۱) ☆ تفسیر مظھری ازعلامه قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مکتبه رشیدیه کوئٹه ج۷ص ۵۵۹

☆ تفسیر صاوی ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه،مکه مکرمه ج۳ص ۱۴۸

(۱۲) ☆ تفسیر مظھری ازعلامه قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مکتبه رشیدیه کوئٹه ج۷ص ۵۵۹

☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محلّه جنگی ،پشاور ص ۵۷۶

☆ التفسیر البحر المحیط ،لمحمدبن یوسف الشهیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعه بیروت، ج۵،ص ۴۷۳

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعه ملتان، ج۳،ص ۳۵۷۔

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج۳ ص ۳۶۳

☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعه مصر، ج۳،ص ۳۰۴

(۱۳) ☆ تفسیر روح البیان ازعلامه اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه ،کوئٹه، ج۵،ص ۱۷۹

☆ تفسیر صاوی ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه،مکه مکرمه ج۳ص ۱۴۸

وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيلَاتٌ مَّائِلَاتٌ رُءُوسُهُنَّ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَايَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا وَاِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُمِن مَّسِيرَةِ كَذَاوَكَذَا.(۱۴)

اہلِ دوزخ کے دوگروہ ایسے ہیں جنہیں میں نے ابھی تک نہیں دیکھا،ایک ایسی قوم جن کے پاس گائیوں کی دموں جیسے کوڑے ہوں گے،جن سے وہ لوگوں کو ماریں گے،اور دوسرا عورتوں کی ایسی جماعت جو کپڑے پہنے ہوئے بھی عریاں ہوگی،وہ لوگوں کی طرف مائل ہونے والیاں اور انہیں اپنی طرف مائل کرنے والیاں ہوں گی۔ان کے سر بختی اونٹنیوں کی جھکی ہوئی کوہانوں کی مثل ہوں گے،یہ جنت میں داخل نہ ہوسکیں گی بلکہ اس کی خوشبو تک نہ پاسکیں گی حالانکہ اس کی خوشبو اتنے اتنے فاصلے سے پائی جاسکے گی۔(۱۵)

﴿۸﴾ اپنے شوہر کے لئے اظہارِ زینت محمود ہے جبکہ اجنبی مردوں کے لئے مذموم وحرام۔(۱۶)۔

﴿۹﴾ بوڑھی عورتوں کو اگرچہ زائد کپڑے اتارنے کی اجازت ہے تاہم اتارنے سے نہ اتارنا بہتر ہے،اسی میں تقوی ہے۔(۹)

☆☆☆☆☆☆☆

(۱۴) ☆ مسلم،امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) کتاب الباس والزینہ باب النساء الکاسیات العاریات رقم الحدیث ۲۱۲۸

☆ المسند،امام احمدبن حنبل (م ۲۴۱ھ)مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت،لبنان ج۲ص ۳۵۵

☆ صحیح ابن حبان بترتیب ابن بلبان ،امیر علاؤالدین علی بن بلبان الفارسی (م ۷۳۹ھ) ۷۴۶۱

☆ السنن الکبری للامام ابی بکر احمد بن الحسین بن علی البیھقی (م۴۵۸ھ) ج۲ص ۲۳۴

(۱۵) ☆ روائع البیان ، تفسیر آیت القرآن من محمد علی صابونی ،قدیمی کتب خانہ ج۲ص ۱۵۶

☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج،۱۲ص ۲۸۴

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہالمعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) دارالمعرفہ بیروت، لبنان ج۳ص ۱۴۰۱

(۱۶) ☆ تفسیرمظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللہپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ ص ۲۳۹

(۱۷) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور ص ۵۷۶

☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ،مکہ مکرمہ ج۳ص ۱۴۸

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر،ج۳،ص ۳۰۴

☆ تفسیرمظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللہپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ ص ۵۵۹

☆ الدرالمنثور ازحافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت ج۶ص ۲۰۴

باب (۳۱۴)

﴿کسی کے گھر سے کھانے اور سلام کرنے کے چند احکام﴾

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ وَّلَا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَنْ تَاْكُلُوْا مِنْۢ بُيُوْتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اٰبَآئِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اُمَّهٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اِخْوَانِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَخَوٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَعْمَامِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ عَمّٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَخْوَالِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ خٰلٰتِكُمْ اَوْ مَا مَلَكْتُمْ مَّفَاتِحَهٗٓ اَوْ صَدِيْقِكُمْ ۭ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَاْكُلُوْا جَمِيْعًا اَوْ اَشْتَاتًا ۭ فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ☆ (سورۃ نور آیت ۶۱، پارہ ۱۸)

نہ اندھے پر تنگی اور نہ لنگڑے پر مضائقہ اور نہ بیمار پر روک اور نہ تم میں کسی پر کہ کھاؤ اپنی اولاد کے گھر یا اپنے باپ کے گھر یا اپنی ماں کے گھر یا اپنے بھائیوں کے یہاں یا اپنی بہنوں کے گھر یا اپنے چچاؤں کے یہاں یا اپنی پھوپھیوں کے گھر یا اپنے ماموؤں کے یہاں یا اپنی خالاؤں کے گھر یا جہاں

کی کنجیاں تمہارے قبضہ میں ہیں، یا اپنے دوست کے یہاں۔ تم پر کوئی الزام نہیں کہ مل کر کھاؤ یا الگ الگ۔ پھر جب کسی گھر میں جاؤ تو اپنوں کو سلام کرو، ملتے وقت کی اچھی دُعا، اللہ کے پاس سے مبارک پاکیزہ۔ اللہ یونہی بیان فرماتا ہے تم سے آیتیں کہ تمھیں سمجھ ہو۔

حل لغات:

لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ : نابینا پر کوئی حرج نہیں۔ عَمِیَ یَعْمٰی از باب سَمِعَ کا معنی ہے آنکھ کا اندھا ہونا، دل کا اندھا ہونا، جاہل ہونا، لغت عرب میں کہا جاتا ہے۔

عَمِیَ عَنِ الشَّیْءِ۔ کسی شے کی ہدایت نہ پانا۔

عَمِیَ عَلَیْهِ۔ اس پر کسی شئ کا مشتبہ ہوجانا۔ پوشیدہ ہوجانا۔

عَمِی عَمَا یَةً۔ اصرار کرنا، گمراہ ہونا۔ یہاں مراد ہے آنکھ کا اندھا ہونا۔(۱)

وَلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ : اور نہیں لنگڑے پر کوئی حرج۔ عَرَجَ عَرُوجاً (از باب ضرب و نصر) کا معنی ہے اوپر جانا، اہل عرب کہتے ہیں مَشٰی مَشْیَ الْعَارِجِ وہ اوپر کو جانے والے کی طرح چلا، یہ اس وقت کہا جاتا ہے جب کسی کے پاؤں میں تکلیف ہو اور وہ لنگڑا کر چلے۔

عَرِجَ عَرَجًا (از باب سمع) کا معنی ہے لنگڑا ہونا، اور اگر باب کرم سے استعمال ہو تو معنی ہے پیدائشی لنگڑا

---

(۱) ☆ مصباح اللغات ،ابو الفضل مولانا عبدالحفیظ بلیاوی ،مطبوعه قدیمی کتب خانه کراچی ۵۷۸

☆ لسان العرب .للامام ابی الفضل محمد مکرم ابی منظور المتوفی ۷۱۱ھ دار الکتب العلمیه بیروت ج ۱۵ ص ۱۰۹

☆ تاج العروس ،علامه سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)مطبوعه مصر ج ۱۰ ص ۲۵۵

☆ المفردات فی غریب القرآن ،علامه حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م ۵۰۲ھ) ۳۴۸

ہونا۔ یہاں اَعۡرَج بمعنی لنگڑا ہے، خواہ پیدائشی ہو یا بعد میں ہوا ہو۔(۲)

وَلَا عَلَى الۡمَرِيۡضِ حَرَجٌ: اور نہیں بیمار پر کوئی حرج۔ مرض کا معنی ہے انسان کا حد اعتدال سے نکل جانا۔ مرض دو طرح کی ہوتی ہے۔

(ا) جسمانی! جیسے جسم کو کوئی تکلیف پہنچنا، حواس کا مختل ہو جانا، آیت مبارکہ میں یہی معنی مراد ہے۔

(ب) روحانی! جیسے جہالت، بخل، کینہ، حسد، بزدلی، نفاق وغیرہ خصائل رذیلہ۔ اسی معنی میں ارشادِ خداوندی ہے:

فِيۡ قُلُوۡبِهِمۡ مَّرَضٌ، فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا. (سورة البقره آیت ۱۰، پاره ۱)

ان کے دلوں میں بیماری ہے تو اللہ نے ان کی بیماری اور بڑھائی۔(۳)

مِنۡ بُيُوۡتِكُمۡ: اَلۡبَيۡتُ کا معنی ہے انسان کے لیے رات گزارنے کی جگہ۔ اب ہر اس جگہ کو بَیۡتٌ کہا جاتا ہے جہاں انسان وقت گزارے، اس میں رات کی قید ضروری نہیں رہی۔ بُیُوۡت عموماً ان مقامات کو کہا جاتا ہے جہاں انسان سکونت اختیار کرے جبکہ لفظ ابیات کا اطلاق اشعار پر ہوتا ہے۔(۴)

فائدہ

آیت مبارکہ کا یہ معنی نہیں کہ تم ان گھروں سے کھاؤ جن میں تم خود رہتے ہو اور جہاں تمہارا مال و متاع پڑا ہو، کیونکہ کسی شخص کو اپنے گھر اور اپنی کمائی سے کھانے میں تو تردد ہوتا ہی نہیں، بلکہ یہاں بیوت سے وہ گھر مراد

---

(۲) ☆ لسان العرب، للامام ابی الفضل محمد مکرم ابی منظور (م ۷۱۱ھ) دار الکتب العلمیه بیروت ج۲ ص ۳۷۳
☆ تاج العروس، علامه سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعه مصر ج۲ ص ۷۲
☆ المفردات فی غریب القرآن، علامه حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م ۵۰۲ھ) ص ۳۲۹
☆ مصباح اللغات، ابوالفضل مولانا عبدالحفیظ بلیاوی، مطبوعه قدیمی کتب خانه کراچی ۵۴۱
☆ تفسیرروح البیان ازعلامه اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه، ج۵، ص ۱۷۹

(۳) ☆ المفردات فی غریب القرآن، علامه حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م ۵۰۲ھ) ۴۶۶
☆ تاج العروس، علامه سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعه مصر ج۵ ص ۸۵
☆ لسان العرب، للامام ابی الفضل محمد مکرم ابی منظور المتوفی ۷۱۱ھ دار الکتب العلمیه بیروت ج۷ ص ۲۶۰
☆ تفسیرروح البیان ازعلامه اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه، ج۵، ص ۱۷۹

(۴) ☆ تفسیرروح البیان ازعلامه اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه، ج۵، ص ۱۷۹

ہیں جو ہیں تو دوسروں کے مگر اتصال قریبی کی وجہ سے انہیں اپنا ہی سمجھا جاتا ہے۔ مثلاً بیوی کے لیے خاوند کا اور خاوند کے لیے بیوی کا گھر، اسی طرح اولاد کا گھر بھی اپنا ہی گھر ہوتا ہے۔

حضورﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

اَنْتَ وَمَا لُکَ لِاَ بِیْکَ.

تو اور تیرا مال تیرے والد کا ہے۔ (۵)

اِخْوَانِکُمْ: اَخٌ کی جمع ہے، وہ شخص جو ولادت میں مساہم وشریک ہو۔ اگر دونوں کے ماں باپ ایک ہی ہوں تو ''اخ عینی'' ہوگا، اگر باپ تو ایک ہو مگر ماں علیحدہ ہو تو ''اخ علاتی'' ہوگا، اگر اس کا عکس ہو تو ''اخ خیفی'' ہوگا اور اگر دونوں علیحدہ ہوں مگر ایک ماں کا دودھ پیا ہے تو ''اخ رضاعی'' ہوگا۔

کبھی قبیلہ ایک ہونے کی وجہ سے بھی اخ کہا جاتا ہے۔ یوں ہی دونوں کی صنعت یا پیشہ ایک ہو یا کسی بھی معاملہ

---

(۵) ☆ ابو داؤد، امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ) باب فی الرجل یا کل من مال ولدہ رقم الحدیث ۳۵۳۰

☆ سنن نسائی، امام ابوعبدالرحمٰن احمدبن شعیب علی نسائی (م ۳۰۳ھ) کتاب البیو ع باب الرجل یبیع السلعة فیستحقها مستحق رقم الحدیث ۴۹۹۵

☆ السنن الکبری للامام ابی بکر احمد بن الحسین بن علی البیھقی (م ۴۵۸ھ) رقم الحدیث ۸۱......۴۸۰

☆ کنز العمال للعلامة علی متقی بن حسام الدین ھندی (م ۹۷۵ھ) رقم الحدیث ۴۵۴۷۱......۴۵۹۲۱

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵، ص ۱۸۰

☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲ ص ۲۸۷

☆ روائع البیان، تفسیر آیت القرآن من محمد علی صابونی، قدیمی کتب خانہ کراچی ج۲ ص ۱۶۴

☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۳۳۵

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج۱۴، ص ۳۶

☆ التفسیر البحر المحیط، لمحمدبن یوسف الشھیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴. ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۴۷۴

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۳۵۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج۳ ص ۳۶۳

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت، لبنان ج۳ ص ۱۴۰۳

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود مطبوعہ لاھور، ۳، ص ۵۲۰

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمود بن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳ ص ۲۶۱

☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی (م ۱۰۴۱ھ) مکتبہ حقانیہ، پشاور ج۵ ص ۹۱

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۳۰۵

☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص ۹۱

میں وحدت ہوتو بھی لفظ اخ کا اطلاق کیا جاتا ہے، بلکہ ایک دوسرے سے محبت کی وجہ سے بھی بھائی کہا جاتا ہے۔غرضیکہ جب کسی کو دوسرے کے ساتھ کسی امر میں مناسبت ہوتو اسے اخ کہہ دیا جاتا ہے۔(٦)

اَوْ مَا مَلَكْتُمْ مَّفَاتِحَهٗ: یہ مِفْتَحْ کی جمع ہے بمعنی کھولنے کا آلہ، ایسا ذریعہ جس سے اشکال واغلاق کا ازالہ ہو سکے، چابی۔یعنی ان گھروں سے کھاؤ جن کی کنجیاں تمہارے قبضہ میں ہیں اور مالکوں نے تصرف کرنے کی تمہیں اجازت بخشی ہے۔(٧)

اَوْ صَدِيْقِكُمْ : یا اپنے دوستوں کے گھروں سے۔لفظ صدیق مفرد وجمع دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔یعنی تم دوستوں کی عدم موجودگی میں ان کے گھروں سے کھا پی سکتے ہو، کیونکہ تمہاری یہ بے تکلفی انکے لیے خوش کن اور پسندیدہ ہوگی۔(٨)

---

(٦) ☆ المفردات فی غریب القرآن ،علامه حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م ٥٠٢ھ) ١٣

☆ تاج العروس ،علامه سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ١٢٠٥ھ)مطبوعه مصر ج١٠ ص ١٠

☆ لسان العرب،للامام ابی الفضل محمد مکرم ابی منظور المتوفی ٧١١ھ دار الکتب العلمیه بیروت ج١٣ ص ٢٢

☆ تفسیرروح البیان ازعلامه اسمٰعیل حقی(م١١٣٧ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه ،کوئٹه، ج٥،ص ١٨٠

(٧) ☆ لسان العرب،للامام ابی الفضل محمد مکرم ابی منظور المتوفی ٧١١ھ دار الکتب العلمیه بیروت ج٢ص ٦٣٥

☆ تاج العروس ،علامه سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ١٢٠٥ھ)مطبوعه مصرج٢ص ١٩٤

☆ تفسیرروح البیان ازعلامه اسمٰعیل حقی(م١١٣٧ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه ،کوئٹه، ج٥،ص ١٨٠

☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی (م ١٠٤١ھ) مکتبه حقانیه، پشاور ج٥ص ٩٠

(٨) ☆ لسان العرب،للامام ابی الفضل محمد مکرم ابی منظور المتوفی ٧١١ھ دار الکتب العلمیه بیروت ج١٠ ص ٢٣٣

☆ تاج العروس ،علامه سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ١٢٠٥ھ)مطبوعه مصر ج٦ ص ٤٠٤

☆ مصباح اللغات ،ابوالفضل مولاناعبدالحفیظ بلیاوی ،مطبوعه قدیمی کتب خانه کراچی ٤٦٤

☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء اللّٰه پانی پتی عثمانی مجددی(م ١٢٢٥ھ)مکتبه رشیدیه کوئٹه ج٧ص ٥٦١

☆ تفسیرروح البیان ازعلامه اسمٰعیل حقی(م١١٣٧ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه ،کوئٹه، ج٥،ص ١٨٠

☆ الجامع القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی(م٦٦٨ھ)مطبوعه بیروت،لبنان، ج١٢ ص ٢٨٩

☆ تفسیر کبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م٦٠٦ھ)مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج١٣، ص ٣٧

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیرمدارک ازعلامه ابوالبرکات عبداللّٰه بن احمدبن محمودمطبوعه لاهور، ٣،ص ٥٢٠

☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰه محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعه کراچی، ج٣ص ٢٦٢

☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللّٰه بن عمربیضاوی شیرازی شافعی، ج٢،ص ٩١

لَیسَ عَلَیکُم جُنَاحٌ اَن تَأکُلُوا جَمِیعًا اَو اَشتَاتًا: اَشتاتًا شَتٌّ کی جمع ہے، معنی ہے متفرق، الگ الگ، اسی معنی میں ارشادِ ربانی ہے:

یَو مَئِذٍ یَّصدُرُ النَّاسُ اَشتَاتًا. (سورۃ الزلزال آیت ۶ پارہ ۳۰)

اس دن لوگ اپنے رب کی طرف پھریں گے کئی راہ ہوکر۔

آیت کریمہ کا معنی یہ ہے کہ تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم اکھٹے ہوکر کھاؤ یا الگ الگ۔(۹)

شَتّٰی شَتِیتٌ کی جمع ہے جیسے مَرضٰی مَرِیضٌ کی جمع ہے۔(۱۰)

وَاِذَا دَخَلتُم بُیُوتًا فَسَلِّمُوا عَلٰی اَنفُسِکُم: اور جب تم ان گھروں میں داخل ہو تو اپنوں کو سلام کرو۔ عَلٰی اَنفُسِکُم سے مراد یہ ہے کہ آپس میں ایک دوسرے کو سلام کرو۔ اَنفُسٌ کا اطلاق قرابت داروں پر بھی ہوتا ہے اور ایک جماعت کے لوگوں پر بھی۔(۱۱)

قرآن مجید میں ہے:

وَلَا تُخرِجُونَ اَنفُسَکُم مِّن دِیَارِکُم. (سورۃ البقرہ آیت ۸۴، پارہ ۱)

اور اپنوں کو اپنی بستیوں سے نہ نکالنا

---

(۹) ☆ المفردات فی غریب القرآن ،علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) ۵۲۰
☆ لسان العرب،للامام ابی الفضل محمد مکرم ابی منظور المتوفی ۷۱۱ھ دار الکتب العلمیہ بیروت ج۲ ص ۵۴
☆ تاج العروس ،علامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)مطبوعہ مصر ج ۱ ص ۵۵۶
☆ مصباح اللغات ،ابو الفضل مولانا عبدالحفیظ بلیاوی ،مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی ۴۱۶
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ،کوئٹہ، ج۵، ص ۱۸۱
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ص ۵۶۳
☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۱۲ ص ۲۹۰
☆ روائع البیان ، تفسیر آیت القرآن من محمد علی صابونی ،قدیمی کتب خانہ ج۲ ص ۱۶۱
☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی (م ۱۰۴۱ھ) مکتبہ حقانیہ، پشاور ج۵ص ۹۲
(۱۰) ☆ تاج العروس ،علامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)مطبوعہ مصر ج ۱ ص ۵۵۶
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ،کوئٹہ، ج۵، ص ۱۸۱
(۱۱) ☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ،کوئٹہ، ج۵، ص ۱۸۲
☆ روائع البیان ، تفسیر آیت القرآن من محمد علی صابونی ،قدیمی کتب خانہ ج۲ ص ۱۶۱
☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص ۹۱

لَاتَلۡمِزُوۡا اَنۡفُسَکُمۡ. (سورۃ الحجرات آیت ۱۱ پارہ ۲۶)

آپس میں طعن نہ کرو۔

ظَنَّ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ وَالۡمُؤۡمِنٰتُ بِاَنۡفُسِهِمۡ خَيۡرًا. (سورۃ النور آیت ۱۲ پارہ ۱۸)

مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں نے ایک دوسرے پر نیک گمان کیا ہوتا۔

آیت زیبِ عنوان ''اَنۡفُسِکُمۡ'' اس لیے فرمایا کہ گویا وہ دو جسم یک جان ہیں کیونکہ یا تو ان میں رشتہ داری کا تعلق ہوگا یا دینی مناسبت، اور یہ دونوں چیزیں ہی ''اَلسَّلَامُ عَلَيۡكُمۡ'' کہنے کا تقاضا کرتی ہیں۔ (۱۲)

تَحِيَّةً مِّنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ : تَحِيَّةً کا معنی ہے عمر کی درازی وسلامتی کی دعا مانگنا اور یہی معنی سلام کا ہے۔ اسی لیے یہ سَلِّمُوۡا کا مفعولِ مطلق ہے۔ یعنی سلام کرنے کا حکم اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تاکہ تم مسلّم علیہ (جسے سلام کیا جارہا ہے) کے لیے درازئ عمر کی دعا مانگو۔ (۱۳)

حدیث پاک میں ہے کہ:

خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ عَلٰى صُوۡرَتِهٖ وَطُوۡلُهٗ سِتُّوۡنَ ذِرَاعًاثُمَّ قَالَ اِذۡهَبۡ فَسَلِّمۡ عَلٰى اُولٰئِكَ

---

(۱۲) ☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوه و النظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی ،مطبوعه بیروت ۴۶۲

☆ تفسیر روح البیان ازعلامه اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه ،کوئٹه، ج۵،ص ۱۸۲

☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء اللهپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مکتبه رشیدیه کوئٹه ج۷ص ۵۶۳

(۱۳) ☆ لسان العرب،للامام ابی الفضل محمد مکرم ابی منظور المتوفی ۷۱۱ھ دار الکتب العلمیه بیروت ج۱۴ ص۲۶۷

☆ تاج العروس ،علامه سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)مطبوعه مصر ج۱۰ ص۱۰۶

☆ المفردات فی غریب القرآن ،علامه حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م ۵۰۲ھ)ص ۱۴۰

☆ تفسیر روح البیان ازعلامه اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه ،کوئٹه، ج۵،ص ۱۸۲

☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء اللهپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مکتبه رشیدیه کوئٹه ج۷ص ۵۶۳

☆ الجامع القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعه بیروت،لبنان، ج۱۲ ص ۲۹۲

☆ روائع البیان ، تفسیر آیت القرآن من محمد علی صابونی ،قدیمی کتب خانه ج۲ص ۱۶۲

☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت،لبنان، ج۳،ص۳۳۷

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار الله محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعه کراچی، ج۳ص ۲۶۳

☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبدالله بن عمربیضاوی شیرازی شافعی، ج۲،ص ۹۱

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیرمدارک ازعلامه ابوالبرکات عبدالله بن احمدبن محمودمطبوعه لاهور،۳،ص ۵۲۱

النَّفَرِ مِنَ الْمَلائِکَةِ فَاسْتَمِعْ مَا یُحَیُّوْنَکَ فَاِنَّھَاتَحِیَّتُکَ وَتَحِیَّةُ ذُرِیَّتِکَ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم فَقَالُوْا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَرَحْمَةُاللہِ .(۱۴)

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی پسندیدہ صورت پر پیدا فرمایا،ان کے قد کی لمبائی ساٹھ ہاتھ تھی۔ پھر فرمایا کہ جاؤ اور فرشتوں کی اس جماعت کوسلام کرو اور سنو وہ کیا جواب دیتے ہیں۔ جو وہ جواب دیں گے وہی تمہارا اور تمہاری نسل کا سلام ہوگا ،حضرت آدم نے ''السلام علیکم'' کہا فرشتوں نے کہا السلام علیک ورحمۃ اللہ۔(۱۵)

مُبَارَکَةً: برکت والی۔ برکت کا معنیٰ ہے بھلائی کی زیادتی ،یعنی وہ تحیت جو خیر و برکت والی ہو اور اس پر دائمی ثواب ملے۔(۱۶)

طَیِّبَةً: پاکیزہ،اچھا،حلال،لذیذ،میٹھا،عمدہ۔

قرآن مجید میں لفظ طیب متعدد معانی میں استعمال ہوا ہے،مثلاً۔حلال،من وسلویٰ،طعام،لباس،جماع، گوشت و چربی،ذبح شدہ جانور،مال غنیمت،پاکیزہ کھانے،بہترین اور اچھا کلام۔

---

(۱۴) ☆ بخاری،امام ابو عبداللہ محمد بن اسمعیل بخاری (م۲۵۶ھ) کتاب احادیث الانبیاء باب خلق آدم رقم الحدیث ۳۳۲۶

☆ بخاری،امام ابو عبداللہ محمد بن اسمعیل بخاری (م۲۵۶ھ) کتاب الاستئذان باب السلام رقم الحیث ۶۲۲۷

☆ مسلم، امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری(م۲۶۱ھ) کتاب الجنتو صنعة نعیمها باب یدخل الجنة اقوم رقم الحدیث ۲۸۴۱

(۱۵) ☆ روائع البیان ، تفسیر آیت القرآن من محمد علی صابونی ،قدیمی کتب خانہ ج۲ص ۱۶۱

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ ص ۵۶۳

(۱۶) ☆ لسان العرب،للامام ابی الفضل محمد مکرم ابی منظور المتوفی ۷۱۱ھ دار الکتب العلمیہ بیروت ج۱۰ ص ۴۷۷

☆ تاج العروس ،علامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)مطبوعہ مصر ج۷ص۱۰۵

☆ المفردات فی غریب القرآن ،علامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) ص ۴۴

☆ تفسیرانوارالتنزیل و اسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی،ج۲،ص ۹۱

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ،کوئٹہ،ج۵،ص ۱۸۲

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ص ۵۶۳

☆ روائع البیان ، تفسیر آیتٔ القرآن من محمد علی صابونی ،قدیمی کتب خانہ ج۲ص ۱۶۲

☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان، ج۳،ص۳۳۷

☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳ص ۲۶۳

یہاں یہی آخری معنی مراد ہے، یعنی ریا کاری اور نفاق سے پاک، دل سے نکلی ہوئی دعا، ایسی دعا جس سے سننے والے کا دل خوش ہو۔(۱۷)

مسائل شرعیہ

﴿۱﴾ اندھے، لنگڑے اور بیمار کے ساتھ بیٹھ کر کھانا جائز ہے۔(۱۸)

---

(۱۷) ☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوه والنظائرفی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمدالدامغانی ،مطبوعه بیروت ۳۰۲

☆ مصباح اللغات ،ابو الفضل مولاناعبدالحفیظ بلیاوی ،مطبوعه قدیمی کتب خانه کراچی ۵۲۱

☆ المفردات فی غریب القرآن ،علامه حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م ۵۰۲ھ) ۳۰۸

☆ لسان العرب،للامام ابی الفضل محمد مکرم ابی منظور المتوفی ۷۱۱ھ دار الکتب العلمیه بیروت ج ۱ ص ۲۵۵

☆ تاج العروس ،علامه سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)مطبوعه مصر ج ۱ ص ۳۵۸

☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء اللّٰہپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مکتبه رشیدیه کوئٹه ج۷ ص ۵۶۳

☆ تفسیرروح البیان ازعلامه اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه ،کوئٹه، ج۵، ص ۱۸۲

☆ الجامع القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعه بیروت،لبنان، ج۱۲ ص ۲۹۲

(۱۸) ☆ تفسیر کبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۱۲، ص۳۶

☆ روائع البیان ، تفسیر آیت القرآن من محمد علی صابونی ،قدیمی کتب خانه ج ۲ ص ۱۶۲

☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت،لبنان، ج۳، ص ۳۳۴

☆ الجامع القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعه بیروت،لبنان، ج۱۲ ص ۲۸۶

☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی ،پشاور ص۵۷۷

☆ تفسیرروح البیان ازعلامه اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه ،کوئٹه، ج۵، ص ۱۷۹

☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء اللّٰہپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مکتبه رشیدیه کوئٹه ج۷ ص ص ۵۶۰

☆ تفسیرالطبری ازعلامه ابوجعفربن محمدجریرالطبری،مطبوعه دارالقرآن الکریم بیروت،لبنان، ج۱۸ ص ۱۹۹

☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعه ملتان، ج۳، ص۳۵۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج۳ص ۳۶۳

☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکرمحمدبن عبداللّٰہالمعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعه دارالمعرفه بیروت، لبنان ج۳ص ۱۴۰۳

☆ تفسیرانوارالتنزیل و اسرارالتاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللّٰہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص ۹۱

☆ الدرالمنثور ازحافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)مطبوعه دار احیاء التراث العربی بیروت ج۶ ص۲۰۵

☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی (م ۱۰۴۱ھ) مکتبه حقانیه، پشاور ج۵ص ۹۱

☆ التفسیرالبحرالمحیط ،لمحمدبن یوسف الشهیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴ـ ۷۵۴ھ)مطبوعه بیروت، ج۵، ص ۴۷۳

البتہ مجذوم کے ساتھ کھانے میں تفصیل ہے۔ ضیف الاعتقاد لوگوں کو اس کے ساتھ کھانے سے اجتناب کرنا چاہئے۔ حدیث پاک میں ہے کہ:

مجذوم سے اس طرح بھاگو جس طرح شیر سے بھاگتے ہو۔

ایک اور حدیث مبارکہ میں ہے کہ:

بنو ثقیف کا ایک مجذوم شخص بیعت ہونے کے لیے خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا ہم نے تجھے بیعت کر لیا ہے تو واپس چلا جا۔

آپ ﷺ کا یہ عمل مبارک ضعیف الاعتقاد لوگوں کے لیے بطور نمونہ تھا۔ پختہ اعتقاد والے اور متوکل لوگوں کو اس کے ساتھ مل کر کھانے میں کوئی حرج نہیں۔ حدیث مبارکہ میں ہے:

ایک مجذوم شخص بارگاہ عالی میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے اس کے ساتھ ایک ہی برتن میں کھانا تناول فرمایا اور ساتھ ہی ارشاد فرمایا، چھوت چھات بے معنی شئ ہے۔

آپ ﷺ کا یہ عمل مبارک متوکلین کے لیے اسوۂ کامل ہے۔ (۱۹)

﴿۲﴾ بیوی، بچوں اور غلاموں کے گھر سے کھانے میں کوئی حرج نہیں۔ (۲۰)

---

(۱۹) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور ص ۵۷۷

(۲۰) ☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵، ص ۱۸۰

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ ۵۶۰

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور ۵۷۹

☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲ ص ۲۸۷

☆ روائع البیان، تفسیر آیت القرآن من محمد علی صابونی، قدیمی کتب خانہ ج۲ ص ۱۶۴

☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۳۳۵

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۴، ص ۳۶

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت، لبنان ج۳ ص ۱۴۰۳

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۳۵۷

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود مطبوعہ لاہور، ۳، ص ۵۲۰

☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی (م ۱۰۴۱ھ) مکتبہ حقانیہ، پشاور ج۵ ص ۹۱

☆ تفسیر انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص ۹۱

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور ۵۷۹

﴿۳﴾ بیٹے کے گھر سے کھانے کے لیے اجازت کی ضرورت نہیں، باقی لوگوں کے گھر سے کھانے کے لیے صاحب خانہ کی رضا ضروری ہے۔ خواہ یہ رضامندی صراحۃ ہو یا قرینہ سے۔(۲۱)

﴿۴﴾ اگر کوئی شخص کسی کو اپنے گھر کی چابیاں دے جائے اور اسے اپنے گھر کا متولی بنا جائے تو وہ اس کے گھر سے بے خوف وخطر اپنی ضرورت کے مطابق کھا پی سکتا ہے۔ صراحۃً اجازت لینے کی ضرورت نہیں، اسے متولی بنانا ہی حق تصرف دینا ہے۔(۲۲)

﴿۵﴾ وکیل اور کارندہ جو زمین، سٹور، نقدی یا مویشیوں کی دیکھ بھال پر مقرر ہو یا دیگر کوئی کام اس کے ذمہ ہو تو وہ اپنے زیر نگہداشت شئی سے بوقت ضرورت بقدر ضرورت نفع حاصل کر سکتا ہے۔(۲۳)

(۲۱) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ،کوئٹہ،ج۵،ص ۱۸۰
☆ الجامع القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج،۱۲ ص ۲۸۸
☆ روائع البیان ، تفسیر آیت القرآن من محمد علی صابونی ،قدیمی کتب خانہ ج۲ ص۱۶۶
☆ تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر،ج،۱۴،ص ۳۶
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت، لبنان ج۳ص ۱۴۰۳
(۲۲) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ،کوئٹہ،ج۵،ص ۱۸۰
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ ص۵۶۰
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور ۵۷۹
☆ الجامع القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج،۱۲ ص ۲۸۸
☆ روائع البیان ، تفسیر آیت القرآن من محمد علی صابونی ،قدیمی کتب خانہ ج۲ ص ۱۶۶
☆ احکام القرآن از امام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان، ج۳،ص ۳۳۵
☆ التفسیر البحر المحیط ،لمحمدبن یوسف الشہیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،ج۵،ص ۴۷۴
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان،ج۳،ص ۳۵۸
☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی (م ۱۰۴۱ھ) مکتبہ حقانیہ، پشاور ج۵ص ۹۱
☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی،ج۲،ص ۹۱
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج۳ ص ۳۶۳
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر،ج۳،ص ۳۰۵
(۲۳) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ ص ۵۶۱
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور ۵۷۹
☆ الجامع القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج،۱۲ ص ۲۸۸

﴿۶﴾ وکیل اور محافظ، شئی کے عین کو ضائع کرنے کے مجاز نہیں، صرف بوقت ضرورت اور بقدر ضرورت منافع حاصل کرسکتے ہیں۔ (۲۴)

﴿۷﴾ اعزاء واقرباء کے گھروں سے ان کی عدم موجودگی میں کچھ کھالینا جائز ہے مگر بطور توشہ ذخیرہ کرلینا یا اٹھا کر لے آنا جائز نہیں۔ یہ جواز اس بات پر موقوف ہے کہ صاحب مکان نے صراحۃً ایسا کرنے کی اجازت دی ہو یا قرینہ سے اس کی اجازت معلوم ہوگئی ہو۔ (۲۵)

(بقیہ ۲۳) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۴، ص ۳۶

☆ التفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشھیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔ ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۴۷۴

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان ج۳ص ۱۴۰۳

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۳۵۸

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ۳، ص ۵۲۰

☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی (م ۱۰۴۱ھ) مکتبہ حقانیہ، پشاور ج۵ص ۹۱

☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص ۹۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج۳ ص ۳۶۳

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳ص ۲۶۲

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵، ص ۱۸۰

(۲۴) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵، ص ۱۸۰

(۲۵) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ ص ۵۶۱

☆ الجامع القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲ ص ۲۸۸

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۴، ص ۳۶

☆ التفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشھیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔ ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۴۷۴

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان ج۳ص ۱۴۰۶

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۳۵۸

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ۳، ص ۵۲۰

☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی (م ۱۰۴۱ھ) مکتبہ حقانیہ، پشاور ج۵ص ۹۱

☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص ۹۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج۳ ص ۳۶۳

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳ص ۲۶۲

☆ روائع البیان، تفسیر آیت القرآن من محمد علی صابونی، قدیمی کتب خانہ ج۲ص ۱۶۷

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵، ص ۱۸۰

☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۳۳۵

ایسے قرائن کی ہر ایک کو خبر ہوتی ہے کیونکہ مخلص دوست اور بعض رشتہ دار ایسی بے تکلفی سے خوش ہوتے ہیں اور بعض اسے سخت برا سمجھتے ہیں۔

﴿۸﴾ جو معذور اپنے عذر کی وجہ سے شرعی احکام کی ادائیگی سے عاجز رہے، اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس کی گرفت نہیں فرمائے گا۔(۲۶)

﴿۹﴾ قریبی رشتہ داروں میں چونکہ عموماً بے تکلفی ہوتی ہے اس لیے ذی رحم محرم کے مکان سے اگر کوئی شخص اس کا اپنا یا کسی اور کا مال چرالے تو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ کیونکہ قطع ید کے لیے مال کا سارق سے محفوظ جگہ میں ہونا ضروری ہے اور انہیں چونکہ آنے جانے کی عام اجازت ہے اس لیے وہ جگہ ان سے محفوظ نہ رہی۔(۲۷)

﴿۱۰﴾ ذی رحم محرم کے علاوہ کسی کے اور مکان سے چوری کی، خواہ وہ مال سارق کے ذی رحم محرم کا ہی ہو، تو چوری کرنے والے کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔ کیونکہ وہ جگہ سارق سے محفوظ تھی۔(۲۸)

﴿۱۱﴾ ذی رحم محرم کے گھر میں تالہ توڑا، اس کی چھپی ہوئی پیٹی کو کھولا یا کسی اور طریقہ سے ''مال محفوظ'' چرایا تو سارق کو قطع ید کی سزا دینا ضروری ہے، کیونکہ اب اس نے ایسی جگہ سے چوری کی ہے جو اس سے محفوظ تھی۔(۲۹)

(۲۶) ☆ الجامع القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالكى قرطبى(م۶۶۸ھ)مطبوعه بيروت،لبنان،ج۱۲ص ۲۸۷

☆ تفسيرالكشاف للامام ابى القاسم جار الله محمودبن عمربن محمدالزمحشرى مطبوعه كراچى،ج۳ص ۲۶۱

☆ احكام القرآن ازعلامه ابوبكرمحمدبن عبداللهالمعروف بابن العربى مالكى (م۵۴۳ھ) مطبوعه دارالمعرفه بيروت، لبنان ج۳ص ۱۴۰۵

☆ روائع البيان ، تفسير آيت القرآن من محمد على صابونى ،قديمى كتب خانه ج۲ص ۱۶۹

(۲۷) ☆ تفسيرمظهرى ازعلامه قاضى ثناء اللهپانى پتى عثمانى مجددى(م ۱۲۲۵ھ)مكتبه رشيديه كوئٹه ج۷ص ۵۶۲

☆ تفسيرروح البيان ازعلامه اسمعيل حقى(م۱۱۳۷ھ)مطبوعه مكتبه عثمانيه ، كوئٹه،ج۵،ص ۱۸۱

☆ روائع البيان ، تفسير آيت القرآن من محمد على صابونى ،قديمى كتب خانه ج۲ص ۱۶۸

☆ احكام القرآن ازامام ابوبكراحمدبن على رازى جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعه دارالكتب العربيه بيروت،لبنان، ج۳،ص ۳۳۶

☆ تفسير كبيرازامام فخرالدين محمدبن ضياء الدين عمررازى (م۶۰۶ھ)مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر،ج۱۴،ص ۳۷

(۲۸) ☆ روائع البيان ، تفسير آيت القرآن من محمد على صابونى ،قديمى كتب خانه ج۲ص ۱۶۸

☆ تفسيرمظهرى ازعلامه قاضى ثناء اللهپانى پتى عثمانى مجددى(م ۱۲۲۵ھ)مكتبه رشيديه كوئٹه ج۷ ص ۵۶۲

☆ تفسيرروح البيان ازعلامه اسمعيل حقى(م۱۱۳۷ھ)مطبوعه مكتبه عثمانيه ، كوئٹه،ج۵،ص ۱۸۱

☆ احكام القرآن ازامام ابوبكراحمدبن على رازى جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعه دارالكتب العربيه بيروت،لبنان، ج۳،ص ۳۳۶

☆ تفسير كبيرازامام فخرالدين محمدبن ضياء الدين عمررازى (م۶۰۶ھ)مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر،ج۱۴،ص ۳۷

(۲۹) ☆ تفسيرروح البيان ازعلامه اسمعيل حقى(م۱۱۳۷ھ)مطبوعه مكتبه عثمانيه ، كوئٹه،ج۵،ص ۱۸۱

﴿۱۲﴾ اگر کوئی اپنے دوست کے گھر سے چوری کرے تو قطع ید ضروری ہے کیونکہ چوری دوستی کی حدود سے تجاوز ہے۔ جب اس نے چوری کی تو وہ دوست ہی نہ رہا۔ (مگر قرابت قریبیہ چونکہ بہرصورت باقی رہتی ہے اس لیے وہاں قطع ید نہیں ہوگا، بشرطیکہ مالِ محفوظ نہ چرایا ہو)۔(۳۰)

﴿۱۳﴾ اللہ تعالیٰ نے جو احکام اپنے بندوں کے لئے مشروع فرمائے ہیں وہ ان کے لئے سراپا خیر اور دارین کی سعادتوں کے حصول کا ذریعہ ہیں۔ انہیں صدقِ دل سے ماننے اور معاشرے میں نافذ کرنے میں ہی بھلائی ہے۔(۳۱)

﴿۱۴﴾ کھانے کے لیے مہمان کا انتظار کرنا مستحب ہے۔ اگر مہمان نہ آئے تو اکیلے کھانا کھا لے، البتہ اگر کوئی ضرورت مند ہو اور اسے اپنے ساتھ نہ کھلائے تو گناہگار ہوگا۔(۳۲)

حضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ:

مَنْ اَکَلَ وَ ذُوْعَیْنَیْنِ یَنْظُرُ اِلَیْهِ وَلَمْ یُوَاسِهُ ابْتُلِیَ بِدَاءٍ لَا دَوَاءَ لَهُ.

جو کوئی شئی کھائے اور ضرورت مند اسے دیکھتا رہے۔ اور وہ اسے اپنے ساتھ شریک نہ کرے تو ایسے مرض میں مبتلا ہوگا جس کا کوئی علاج نہیں۔(۳۳)

﴿۱۵﴾ تنہا کھانے کو عادت بنا لینا اور مل کر کھانے کو برا سمجھنا اسلام کی نظر میں سخت معیوب ہے۔ حدیث مبارکہ میں ایسے شخص کو شیطان کہا گیا ہے۔

---

(۳۰) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ ص ۵۶۲
☆ روائع البیان، تفسیر آیت القرآن من محمد علی صابونی، قدیمی کتب خانہ ج۲ ص ۱۶۸
☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵، ص ۱۸۱
☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۳۳۶
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۴، ص ۳۷

(۳۱) ☆ روائع البیان، تفسیر آیت القرآن من محمد علی صابونی، قدیمی کتب خانہ ج۲ ص ۱۶۹

(۳۲) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵، ص ۱۸۲
☆ روائع البیان، تفسیر آیت القرآن من محمد علی صابونی، قدیمی کتب خانہ ج۲ ص ۱۶۷
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۴، ص ۳۷
☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی (م ۱۰۴۱ھ) مکتبہ حقانیہ، پشاور ج۵ ص ۹۱
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۳۰۵

(۳۳) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵، ص ۱۸۲

حضورﷺ نے ارشاد فرمایا:

شَیْطَانٌ مَّنْ اَکَلَ وَحْدَهٗ. جواکیلا ہی کھائے وہ شیطان ہے۔(۳۴)

﴿۱۶﴾ جب کسی گھر میں داخل ہونے لگے تو اہل خانہ کو سلام کرے، اگر گھر کے اندر کوئی نہ ہو تو بارگاہ رسالت میں ہدیہ سلام پیش کرے اور یوں کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِاللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ۔ مسجد میں داخل ہوتے وقت بھی یہی کہے۔ایسے سلام کا جواب ملائکہ دیتے ہیں۔(۳۵)

نبی اکرم، نورِ مجسم، شفیعِ معظمﷺ کا فرمان ذی شان ہے:

اِذَادَخَلْتُمْ بُیُوْتَکُمْ فَسَلِّمُوْا عَلٰی اَهْلِهَا وَاِذَاطَعِمَ اَحَدُکُمْ طَعَامًا فَلْیَذْکُرِاسْمَ اللّٰهِ عَلَیْهِ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ اِذَاسَلَّمَ اَحَدُکُمْ لَمْ یَدْخُلْ بَیْتَهٗ مَعَهٗ وَاِذَاذَکَرَاللّٰهَ عَلٰی طَعَامِهٖ قَالَ لَامَبِیْتَ لَکُمْ وَلَاعِشَاءَ وَاِنْ لَّمْ یُسَلِّمْ حِیْنَ یَدْخُلُ بَیْتَهٗ وَلَمْ یَذْکُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلٰی طَعَامِهٖ قَالَ

(۳۴) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور ۵۷۹

(۳۵) ☆ تفسیرالطبری ازعلامہ ابوجعفربن محمدجریرالطبری،مطبوعہ دارالقرآن الکریم بیروت،لبنان، ج۱۸،ص ۲۰۶

☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج۳،ص ۳۵۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج۳ ص ۳۶۴

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور ۵۷۹

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ، کوئٹہ،ج۵،ص ۱۸۲

☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۱۲، ص ۲۹۱

☆ روائع البیان ، تفسیر آیت القرآن من محمد علی صابونی ،قدیمی کتب خانہ ج۲ ص ۱۶۵

☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان، ج۳،ص ۳۳۶

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت، لبنان ج۳ص ۱۴۰۸

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللّٰہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاہور،۳،ص ۵۲۱

☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳ص ۲۶۲

☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی (م ۱۰۴۱ھ) مکتبہ حقانیہ، پشاور ج۵ص ۹۱

☆ الدرالمنثور ازحافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت ج۶ ص ۲۰۷

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر، ج۳،ص ۳۰۵

☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی، ج۲،ص ۹۱

☆ التفسیرالبحرالمحیط ،لمحمدبن یوسف الشهیربابی حیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵،ص ۴۷۴

اَدْرَکْتُمُ الْعِشَاءَ وَالْمَبِیْتَ. (۳۶)

تم میں سے جب کوئی گھر میں داخل ہو، اسے چاہئے کہ السلام علیکم کہے اور جب کھانے لگے تو بسم اللہ پڑھے۔ اس لیے کہ جب تم گھر جا کر سلام کرتے ہو تو شیطان تمہارے ساتھ گھر میں داخل نہیں ہوتا اور جب تم کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھتے ہو تو شیطان اپنے چیلوں سے کہتا ہے کہ نہ تمہیں اس گھر میں رہنا نصیب ہوگا اور نہ ہی شام کا کھانا، اور جب کوئی گھر میں داخل ہوتے وقت سلام نہ کرے اور نہ ہی کھانے پر بسم اللہ پڑھے تو وہ اپنی ذریت سے کہتا ہے کہ تمہیں کھانا بھی مل گیا اور رات کا ٹھکانہ بھی۔ (۳۷)

﴿۱۷﴾ ملاقات کے وقت ایک دوسرے کو سلام کرنا مسنون ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لِلْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ سِتُّ خِصَالٍ يَعُوْدُهٗ اِذَامَرِضَ وَيَشْهَدُهٗ اِذَا مَاتَ وَيُجِيْبُهٗ اِذَا دَعَا وَيُسَلِّمُهٗ اِذَا لَقِيَهٗ وَيُشَمِّتُهٗ اِذَاعَطَسَ وَيَنْصَحُ لَهٗ اِذَا غَابَ اَوْشَهِدَ. (۳۸)

مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں:

(ا) اگر بیمار ہو تو اس کی عیادت کرے۔

(ب) اگر وہ مرجائے تو اس کے جنازہ میں حاضر ہو۔

---

(۳۶) ☆ صحیح مسلم، امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) رقم الحدیث ۲۰۱۸

☆ سنن ابوداؤد، امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ) رقم الحدیث ۳۷۶۵

☆ سنن ابن ماجه، امام ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجه (م ۲۷۳ھ) رقم الحدیث ۳۸۸۷

☆ المسند، امام احمد بن حنبل (م ۲۴۱ھ) مطبوعه مکتب اسلامی بیروت، لبنان ج ۳ ص ۳۸۳

☆ صحیح ابن حبان بترتیب ابن بلبان، امیر علاؤ الدین علی بن بلبان الفارسی (م ۷۳۹ھ) رقم الحدیث ۸۱۹

(۳۷) ☆ تفسیر روح البیان از علامه اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه، ج ۵، ص ۱۸۲

☆ الجامع القرآن از علامه ابوعبدالله محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعه بیروت، لبنان، ج ۱۲ ص ۲۹۲

☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی (م ۱۰۴۱ھ) مکتبه حقانیه، پشاور ج ۵ ص ۹۳

☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعه دار احیاء التراث العربی بیروت ج ۶ ص ۲۰۷

(۳۸) ☆ ترمذی امام ابو عیسی محمد بن عیسی ترمذی (م ۲۷۹ھ) کتاب الادب باب ماجاء فی تشمیت العاطس، رقم الحدیث ۲۷۳۷

☆ سنن نسائی، امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب علی نسائی (م ۳۰۳ھ) کتاب الجنائز، باب النهی عن سب الامرات رقم الحدیث ۱۹۳۷

(ج) اگر وہ دعوت کرے تو اسے قبول کرے۔

(د) ملاقات ہو تو سلام کرے۔

(ہ) اسے چھینک آئے تو یرحمک اللہ کہے۔

(و) وہ سامنے موجود ہو یا نہ ہو، بہرصورت اسکی خیر خواہی کرے۔(۳۹)

﴿۱۸﴾ اگرچہ حکم یہ ہے کہ چھوٹا بڑے کو سلام کرے۔

حدیث پاک میں ہے

يُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ.

چھوٹا بڑے کو سلام کرے۔(۴۰)

لیکن اگر چھوٹا سلام نہ کرے تو بڑے کو چاہئے کہ سمجھدار بچوں کو سلام کرنا ترک نہ کرے، بلکہ خود انہیں سلام کرلے تاکہ ان کی تربیت ہو۔ بچوں کو سلام کرنا نہ کرنے سے بہرصورت بہتر ہے۔

حضور اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاللهِ مَنْ بَدَاءَ بِالسَّلَامِ. (۴۱)

سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے قرب رکھنے والا وہ شخص ہے جو سلام میں پہل کرتا ہے۔(۴۲)

﴿۱۸﴾ جوان عورتوں کو سلام نہ کیا جائے تاکہ علیک سلیک سے واقفیت نہ پیدا ہو جائے جس سے فتنہ برپا ہونے کا اندیشہ ہے۔ البتہ بوڑھی عورتوں کو سلام کرنے میں حرج نہیں۔(۴۳)

---

(۳۹) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ ص ۵۶۵

(۴۰) ☆ ترمذی، امام ابو عیسی محمد بن عیسی ترمذی (م ۲۷۹ھ) کتاب الاستئذان باب ماجاء فی تسلیم الراکب علی الماشی رقم الحدیث ۲۷۰۳

☆ سنن ابو داؤد، امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ) باب من اولی بالسلام رقم الحدیث ۵۱۹۸

(۴۱) ☆ سنن ابو داؤد، امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ) باب فی فضل من بداء بالسلام رقم الحدیث ۵۱۹۷

(۴۲) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵، ص ۱۸۲

(۴۳) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان ج۳ ص ۱۴۰۹

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵، ص ۱۸۲

﴿۱۹﴾ یہود ونصاریٰ کو سلام کی ابتداء نہ کی جائے۔ انہیں سلام کرنے میں پہل کرنا حرام ہے، کیونکہ السلام علیکم کہنا ایک اعزاز ہے اور کفار کا اعزاز ناجائز وحرام۔

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَاتَبْدَءُ وْاالْیَھُوْدَ وَالنَّصَارٰی بِالسَّلَامِ. (۴۴)

یہود ونصاریٰ کو سلام کرنے میں پہل نہ کرو۔ (۴۵)

﴿۲۰﴾ اہلِ بدعت کو بھی بلاضرورت سلام کرنا حرام ہے۔ اگر ناواقفیت کی بناء پر سلام کہہ دیا تو معلوم ہونے پر اس کے سامنے ہی اپنا سلام واپس لے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھے یا ایسے الفاظ ادا کرے جس سے وہ سمجھے کہ میری تحقیر ہوئی ہے۔ (۴۶)

﴿۲۱﴾ اگر اہلِ کتاب یا بدمذہب کو کسی مجبوری کی وجہ سے سلام کہنا پڑ جائے تو یوں کہے۔ اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی. اور اگر وہ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہہ دے تو جواب میں صرف وَعَلَیْکُمْ کہا جائے۔ (۴۷)

حضور ﷺ نے شاہ روم ہرقل کو جو گرامی نامہ دعوتِ اسلام کے سلسلہ میں تحریر فرمایا اس کی ابتدائی عبارت یہ تھی:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مِنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ اِلٰی ھِرَقْلَ عَظِیْمِ الرُّوْمِ

اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی. (۴۸)

---

(۴۴) ☆ ترمذی، امام ابو عیسی محمد بن عیسی ترمذی (م۲۷۹ھ) کتاب الاستئذان باب ماجاء فی التسلیم علی اھل الذمہ رقم الحدیث ۲۷۰۰

☆ ترمذی، امام ابو عیسی محمد بن عیسی ترمذی (م۲۷۹ھ) کتاب السیر باب ماجاء فی التسلیم علی اھل الکتاب رقم الحدیث ۱۶۰۲

☆ مسلم، امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری (م۲۶۱ھ) کتاب السلام باب النھی عن ابتداء اھل الکتاب بالسلام رقم الحدیث ۵۶۲۵

(۴۵) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵، ص ۱۸۳

(۴۶) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵، ص ۱۸۳

(۴۷) ☆ بخاری، امام ابو عبداللہ محمد بن اسمعیل بخاری (م۲۵۶ھ) کتاب بدء الوحی رقم الحدیث ۷

☆ بخاری، امام ابو عبداللہ محمد بن اسمعیل بخاری (م۲۵۶ھ) کتاب الایمان رقم الحدیث ۵۱

☆ بخاری، امام ابو عبداللہ محمد بن اسمعیل بخاری (م۲۵۶ھ) کتاب الشھادات باب من امر بانجاز الوعد رقم الحدیث ۲۶۸۱

(۴۸) ☆ ترمذی، امام ابو عیسی محمد بن عیسی ترمذی (م۲۷۹ھ) کتاب الاستئذان باب کیف یکتب الی اھل الشرک رقم الحدیث ۲۷۱۷

☆ بخاری، امام ابو عبداللہ محمد بن اسمعیل بخاری (م۲۵۶ھ) کتاب الشھادات باب من امر بانجاز الوعد رقم الحدیث ۲۶۸۱

اللہ تعالیٰ کے عظیم الشان رسول محمد بن عبداللہ ﷺ کی طرف سے شاہ روم ہرقل کی طرف۔
جو ہدایت کی پیروی کرے اس پر سلامتی ہو۔(۴۹)

﴿۲۲﴾ جب مقدس مقامات اور اولیاء اللہ کے مزارات پر حاضری کی سعادت نصیب ہو تو اعتقاد صحیح کے ساتھ ان کی تعظیم و تکریم کرتے ہوئے انہیں سلام پیش کرو۔ بلکہ وہاں حاضری کے وقت اپنے لیے بھی سلامتی کی دعا کرو اور اپنے اعزاء اور قرباء و تمام اہلِ اسلام کے لئے بھی۔ اللہ تعالیٰ تمہیں ضرور نواز دے گا، مدعا پورا ہوگا بلکہ تمہیں بھی صاحبِ عزت و کرامت کردے گا۔ کیونکہ ان کے آستانے کرامتِ حق اور رحمت الٰہی کے مرکز ہوتے ہیں۔(۵۰)

نوٹ: سلام اور اس کے جواب کے متعلق تفصیلی مسائل احکام القرآن جلد دوم ص ۳۹۷ پر گزر چکے ہیں۔ وہاں ملاحظہ فرمالیں۔

(بقیہ ۴۸) ☆ بخاری فی کتاب الجهاد و السیر باب قول الله عزوجل هل یتربصون بنا الااحدی الحسنیین رقم الحدیث ۲۸۰۴
☆ وایضا ۲۹۴۱...... ۲۹۷۸...... ۳۱۷۴...... ۴۵۵۳...... ۵۹۸۰...... ۶۲۶۰
☆ مسلم امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری(م ۲۶۱ھ) کتاب الجهاد و السیر باب کتاب النبی الی هرقل یدعوه الی الاسلام رقم الحدیث ۴۵۸۳
☆ ابوداؤد، امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ) کتاب الادب باب کیف یکتب الی الذمی رقم الحدیث ۵۱۳۶
(۴۹) ☆ تفسیر روح البیان ازعلامه اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه، ج۵، ص ۱۸۳
☆ الجامع القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعه بیروت، لبنان، ج ۱۲ ص ۲۹۱
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج ۱۴، ص ۳۷
(۵۰) ☆ تفسیر روح البیان ازعلامه اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه، ج۵، ص ۱۸۳

باب (۳۱۵)

﴿اجتماعی مواقع سے غیر حاضر ہونا﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

اِنَّمَا الۡمُؤۡمِنُوۡنَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا بِاللّٰہِ وَرَسُوۡلِہٖ وَاِذَا کَانُوۡا مَعَہٗ عَلٰۤی اَمۡرٍ جَامِعٍ لَّمۡ یَذۡہَبُوۡا حَتّٰی یَسۡتَاۡذِنُوۡہُ ؕ اِنَّ الَّذِیۡنَ یَسۡتَاۡذِنُوۡنَکَ اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰہِ وَرَسُوۡلِہٖ ۚ فَاِذَا اسۡتَاۡذَنُوۡکَ لِبَعۡضِ شَاۡنِہِمۡ فَاۡذَنۡ لِّمَنۡ شِئۡتَ مِنۡہُمۡ وَاسۡتَغۡفِرۡ لَہُمُ اللّٰہَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ○ (سورۃ النور آیت ۶۲ پ ۱۸)

ایمان والے تو وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر یقین لائے اور جب رسول کے پاس کسی ایسے کام میں حاضر ہوئے ہوں، جس کے لئے جمع کئے گئے ہوں، تو نہ جائیں جب تک ان سے اجازت نہ لے لیں۔ وہ جو تم سے اجازت مانگتے ہیں، وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہیں پھر جب وہ تم سے اجازت مانگیں اپنے کسی کام کے لئے تو ان میں جسے تم چاہو اجازت دے دو اور ان کے لئے اللہ سے معافی مانگو۔ بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

شانِ نزول:

ہجرت کے پانچویں سال ابوسفیان یہودیوں سے ساز باز کر کے مختلف قبائل کو لے کر مدینہ طیبہ پر حملہ آور ہوا۔ اس سے پہلے مشرکینِ عرب، کفارِ مکہ اور مدینہ طیبہ میں آباد یہودیوں میں سے ہر ایک فریق نے شمعِ اسلام کو بجھانے کے لئے سارے جتن کر کے دیکھ لئے تھے۔ اور ہر گروہ پر یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح عیاں ہو چکی تھی کہ وہ علیٰحدہ علیٰحدہ کسی طرح بھی رحمتِ عالم ﷺ کے مٹھی بھر جانثاروں کو شکست نہیں دے سکتے۔ مگر ان کے دلوں میں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف بغض وحسد اور کینہ وعناد کے جو طوفاں موجزن تھے وہ انہیں مجبور کر رہے تھے کہ وہ ہر قیمت پر پرچمِ اسلام کو سرنگوں کر کے چھوڑیں گے۔ اب انہوں نے یہ طے کر لیا کہ اگر وہ متفرق طور پر اس ''مہم'' کو سر نہیں کر سکتے تو ساری قوتیں یکجا ہو کر مرکزِ اسلام مدینہ طیبہ پر لشکرِ جرار سے حملہ کر دیں اور اس کی اینٹ سے اینٹ بجا کر رکھ دیں۔

حالات بڑے ہی نازک تھے، ایک چھوٹی سی بستی اور اس پر اتنے بڑے لشکرِ جرار کی یلغار!!! جب کہ اس بستی میں مار ہائے آستین کی بھی کمی نہیں۔ مشاورت کے بعد حضور ﷺ نے حکم دے دیا کہ مدینہ طیبہ کے ارد گرد جہاں جہاں سے حملہ کا خطرہ ہے خندق کھود دی جائے۔ اس حکم کی تعمیل میں بلا استثناء سارے مسلمان شریک تھے بلکہ خود سرورِ دو عالم ﷺ اپنے مبارک ہاتھوں میں کدال لئے اپنے غلاموں کے دوش بدوش خندق کھودنے میں مصروف تھے۔ جاڑے کا موسم تھا، غضب کی سردی تھی، صحابہ کرام بھوک سے نڈھال اور تھکاوٹ سے چور تھے مگر اپنے محبوب آقا کے حکم کی تعمیل میں سرگرمِ عمل تھے۔ منافقین حسبِ سابق اس اہم اور نازک ترین موقع پر بھی اپنی عادتوں سے باز نہ آئے اور کام سے جی چرا کر بلا اجازت چپکے سے کھسکنے لگے۔ اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیتِ مبارکہ نازل فرمائی۔ (۱)

---

(۱) ☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص ۲۹۳

☆ تفسیر البحر المحیط للعلامۃ محمدبن یوسف الشھیرابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت ج۵ ص ۴۷۶

☆ تفسیر روح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۶ ص ۱۸۳

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۴۱۰

حل لغات:

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ: جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور پوشیدہ وعلانیہ ہر لحاظ سے جملہ احکام میں ان کی اطاعت کی، جو لوگ محض زبان سے دعوائے ایمان کرتے ہیں مگر دل میں ایمان نہیں، وہ مؤمن ہی نہیں۔ (۲)

عَلٰٓی اَمْرٍ جَامِعٍ: اجتماعی کام، ایسا کام جسے انجام دینے کے لئے جمعیت ضروری ہے۔ جیسے خندق کھودنا، جہاد اور دیگر امورِ اسلامیہ کے متعلق مشاورت، جمعہ وعیدین کی نماز۔ امر کو جامع سے موصوف کرنے میں مبالغہ مقصود ہے۔ نیز اس میں یہ بھی اشارہ ہے کہ ان لوگوں کے اجتماع کا سبب وہی امر ہے کیونکہ وہ امر ہی اس قدر قابلِ اہتمام تھا جس کے لئے لوگ اکٹھے ہوتے۔ (۳)

(بقیہ ۱)
☆ تفسیر مظھری للعلامۃ قاضی ثناء اللّٰہانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ ص ۵۶۵
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللّٰہ بن احمدبن محمود مطبوعہ لاہور، ۳، ص ۵۲۲
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳ ص ۲۶۳
☆ الدر المنثور ازحافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت ج۶، ص ۲۱۰

(۲)
☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص ۲۹۳
☆ تفسیر البحر المحیط للعلامۃ محمدبن یوسف الشھیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت ج۵ ص ۴۷۵
☆ تفسیر روح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۶ ص ۱۸۳
☆ تفسیر مظھری للعلامۃ قاضی ثناء اللّٰہانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ ص ۵۶۶
☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللّٰہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ج۲ ص ۹۱
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج۵، ص ۳۲۱

(۳)
☆ مفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل المقلب با لراغب اصفھانی (۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۹۷
☆ تفسیر روح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۶ ص ۱۸۳
☆ تفسیر کبیر للامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر ج۲۴ ص ۳۹
☆ تفسیر مظھری للعلامۃ قاضی ثناء اللّٰہانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ ص ۵۶۶
☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص ۲۹۳
☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۳۳۷
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۳۵۹
☆ تفسیر البحر المحیط للعلامۃ محمدبن یوسف الشھیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت ج۵ ص ۴۷۶
☆ تفسیر الطبری للعلامۃ ابوجعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت، لبنان ج ۱۹ ص ۲۰۸

حَتّٰی یَسْتَأْذِنُوْهُ: یہاں تک کہ جانے کے لئے آپ سے اجازت کے خواستگار ہوتے ہیں۔ جب آپ انہیں اجازت عنایت فرماتے ہیں پھر کہیں جاتے ہیں۔ یعنی نہ تو بلا اجازت چلے جاتے ہیں اور نہ ہی صرف طلبِ اذن کو کافی سمجھتے ہیں۔ یہی صفت مخلص اور منافق کے درمیان امتیاز کرتی ہے۔ (۴)

فَاِذَا اسْتَأْذَنُوْكَ لِبَعْضِ شَأْنِهِمْ: لفظِ شَأْنٌ کا استعمال ان امور میں ہوتا ہے جو نہایت اہم ہوں۔ یہاں لفظ شَأْنٌ کہنے اور پھر اسے بعض سے مقید کر کے حکم کو مزید پختہ کرنے میں حکمت یہ ہے کہ لوگ اچھی طرح جان لیں اور اس بات کو اپنے پلے باندھ لیں کہ ایسے اہم امور میں حضور ﷺ کی مجلس مبارک سے چلا جانا نہایت قبیح ہے۔ البتہ کوئی حادثہ یا سخت تکلیف در پیش ہو یا ایسا معاملہ آن پڑے جسے انجام دیئے بغیر چارہ نہ ہو تو اجازت طلب کی جاسکتی ہے۔ (۵)

(بقیہ ۳) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللّٰہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت لبنان، ج۳، ص ۱۴۰۹

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللّٰہ بن احمدبن محمود مطبوعہ لاہور، ۳، ص ۵۲۱

☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی (م ۱۰۴۱ھ) مکتبہ حقانیہ، پشاور ج۵، ص ۹۳

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳ص ۲۶۳

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۳۰۶

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۶۴

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللّٰہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ج۲ص ۹۱

☆ الدرالمنثور ازحافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت ج۶، ص ۲۱۰

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ ج۳ص ۱۴۹

(۴) ☆ تفسیر مظہری للعلامۃ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ص ۵۲۶

☆ تفسیر روح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۶ص ۱۸۳

☆ تفسیر البحر المحیط للعلامۃ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت ج۵ص ۴۷۵

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللّٰہ بن احمدبن محمود مطبوعہ لاہور، ۳، ص ۵۲۱

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳ص ۲۶۳

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللّٰہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ج۲ص ۹۱

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ ج۳ص ۱۴۹

(۵) ☆ مفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل المقلب با لراغب اصفہانی (۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۲۷۱

☆ مصباح اللغات، ابو الفضل مولانا عبدالحفیظ بلیاوی، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ص ۴۱۳

☆ تفسیر روح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۶ص ۱۸۴

☆ تفسیر مظہری للعلامۃ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ص ۵۲۶

فَأْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ : ان میں سے آپ جسے چاہیں اجازت عطا فرمادیں۔ کیونکہ ان کے معاملات کو بھی آپ جانتے ہیں اور ان معاملات کی حکمتوں اور مصلحتوں سے بھی آپ بخوبی واقف ہیں۔ آپ کے اختیار میں ہے جسے چاہیں اجازت دے دیں اور جسے چاہیں اجازت نہ دیں۔(۶)

وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللّٰهَ : اجازت دینے کے بعد ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب فرمایئے۔ اس لئے کہ اجازت لے کر جانے میں اگر چہ ان پر کوئی گناہ نہیں تاہم یہ شائبہ تو پھر بھی ہے کہ انہوں نے اجتماعی کام کو چھوڑا اور امرِ دینی پر دنیوی معاملہ کو ترجیح دی۔ آپ ان مخلصین کے لئے دعائے مغفرت فرما کر اس شائبہ کو بھی رفع فرمادیجئے۔(۷)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ جس معاملہ کی انجام دہی کے لئے جمعیت ضروری ہو، ایسے موقع پر ہر کام کے لئے اجازت لینا مومن کی شان کے خلاف ہے۔ البتہ کوئی اتنا ہی ضروری کام درپیش ہو جسے کئے بغیر چارہ نہ ہو اور جانا لازم ہو تو اجازت لی جاسکتی ہے۔(۸)

---

(۶) ☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۳۵۹
☆ الجامع القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص ۲۹۳
☆ تفسیر روح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۶ ص ۱۸۴
☆ تفسیر مظھری للعلامۃ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ ص ۵۶۶

(۷) ☆ تفسیر روح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۶ ص ۱۸۴
☆ تفسیر مظھری للعلامۃ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ ص ۵۶۷
☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ج۲ ص ۹۲
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج۵، ص ۳۲۲

(۸) ☆ تفسیر مظھری للعلامۃ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ ص ۵۶۶
☆ تفسیر روح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۶ ص ۱۸۳
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج۵، ص ۳۲۲

﴿۲﴾ مسلمان پر لازم ہے کہ وہ اجتماعی کاموں کو چھوڑ کر کسی اور طرف جانے کا خیال بھی نہ کرے چہ جائیکہ بلا اجازت چلا جائے۔(۹)

﴿۳﴾ سختی اور مصیبت کے وقت جادۂ حق پر ثابت قدم رہنا مومن ہونے کی واضح نشانی ہے۔(۱۰)

﴿۴﴾ حضور ﷺ کے دربارِ گوہر بار کی حاضری عینِ سعادت اور حاصلِ زندگی ہے۔جو گھڑیاں آپ کی خدمتِ اقدس میں گزریں انہیں سرمایۂ حیات سمجھے، وہاں سے بلا وجہ اور چھوٹے چھوٹے کاموں کے لئے چلے جانا نہایت ہی قبیح ہے۔(۱۱)

﴿۵﴾ ہر طلب گارِ اذن کو اجازت دے دینا نبی اکرم ﷺ پر لازم نہیں۔جس ضرورت کی بنا پر آپ سے اجازت طلب کی جارہی ہے اس کے اہم یا غیر اہم ہونے کا فیصلہ آپ کے دستِ مبارک میں ہے۔آپ کو اختیار ہے جسے چاہیں اجازت عطا فرما دیں اور جسے چاہیں روک لیں۔(۱۲)

---

(۹) ☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳ ص ۲۶۳
☆ تفسیر روح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ،کوئٹہ ج۶ ص ۱۸۴
☆ تفسیر کبیر للامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر ج۲۴ ص ۳۹
☆ تفسیر البحر المحیط للعلامۃ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت ج۵ ص ۴۷۶
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللّٰہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ۳، ص ۵۲۲
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج۵، ص ۳۲۲

(۱۰) ☆ تفسیر مظہری للعلامۃ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مکتبہ رشدیہ کوئٹہ ج۷ ص ۵۲۶

(۱۱) ☆ تفسیر البحر المحیط للعلامۃ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت ج۵ ص ۴۷۵
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳ ص ۲۶۳
☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللّٰہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ج۲ ص ۹۱
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج۵، ص ۳۲۱

(۱۲) ☆ الجامع القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص ۲۹۳
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۳۵۹
☆ تفسیر الطبری للعلامۃ ابو جعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت، لبنان ج ۱۹ ص ۲۰۹
☆ احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبداللّٰہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۴۱۰
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللّٰہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ۳، ص ۵۲۲
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۳۰۶
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۶۴
☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللّٰہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ج۲ ص ۹۲
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج۵، ص ۳۲۲

﴿۶﴾ عالمِ دین یا امامِ وقت کسی اہم دینی امر یا امتِ مسلمہ کے کسی معاملہ کے لئے لوگوں کو جمع کرے تو ان پر لازم ہے کہ نہ تو اس سے اجازت لئے بغیر جائیں اور نہ ہی چھوٹے چھوٹے کاموں کے لئے اجازت مانگنا شروع کر دیں۔ البتہ ضرورتِ شدیدہ کے وقت اجازت طلب کر سکتے ہیں اور امامِ وقت اگر مناسب سمجھے تو اجازت دے دے۔ امام کو اجازت دینے یا نہ دینے کا اختیار ہے۔ (۱۳)

﴿۷﴾ جمعہ کے دن دورانِ خطبہ امام سے کوئی اجازت طلب کرے تو امام کا ہاتھ سے اشارہ کر دینا ہی اجازت ہے۔ مسلمانوں کے ہر اجتماعی کام کا یہی حکم ہے۔ (۱۴)

﴿۸﴾ مرید جب کسی شدید ضرورت کے لئے جانا چاہے تو اس پر لازم ہے کہ اپنے شیخ سے اجازت حاصل کر لے۔ اگر شیخ اپنے دولت کدہ میں موجود نہ ہو تو اس کے دروازے پر حاضر ہو کر اپنے دل کی طرف متوجہ ہو، یہاں تک کہ شیخ کی روح اسے اجازت بخشے گی جسے یہ محسوس کرے گا، اور اسے احساس ہوگا کہ وہ بلا اجازت نہیں جا رہا،

(۱۳) ☆ تفسیر روح البیان للعلامة امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۶ ص ۱۸۴
☆ تفسیر مظہری للعلامة قاضی ثناء اللّٰہانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ ص ۵۲۶
☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص ۲۹۳
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۳۵۹
☆ تفسیر البحر المحیط للعلامة محمدبن یوسف الشهیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت ج۵ ص ۴۷۶
☆ تفسیر الطبری للعلامة ابوجعفر بن محمدجریر الطبری، مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت، لبنان ج ۱۹ ص ۲۰۹
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللّٰہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۴۱۰
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللّٰہ بن احمدبن محمود مطبوعہ لاہور، ۳، ص ۵۲۲
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمود بن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳ ص ۲۶۳
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۶۴
☆ حاشیة الجمل علی الجلالین للعلامة سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج۵، ص ۳۲۱

(۱۴) ☆ تفسیر مظہری للعلامة قاضی ثناء اللّٰہانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ ص ۵۲۷
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۳۵۹
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللّٰہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۴۰۹
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللّٰہ بن احمدبن محمود مطبوعہ لاہور، ۳، ص ۵۲۱
☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی (م ۱۰۴۱ھ) مکتبہ حقانیہ، پشاور ج۵، ص ۹۴
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۶۴
☆ الدر المنثور ازحافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت ج۶، ص ۲۱۰
☆ حاشیة الجمل علی الجلالین للعلامة سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج۵، ص ۳۲۱

یاد رہے کہ یہ ادراک پے در پے ایسا کرنے سے حاصل ہوگا، کیونکہ تصور و خیال میں بھی بہت تاثیر ہے۔ (۱۵)

﴿۹﴾ کسی عذرِ واقعی کی بنا پر اگر کسی کو جانا ناگزیر ہو جائے اور وہ اجازت لے کر چلا جائے تو اب وہ قابلِ مؤاخذہ نہیں۔ غزوۂ تبوک کے موقع پر حضرت عمر فاروق نے تبوک میں چند دن گزار کر واپس مدینہ طیبہ جانے کی اجازت چاہی۔ آپ نے بطیبِ خاطر اجازت عطا کر کے فرمایا۔

اِنْطَلِقْ فَوَاللهِ مَا اَنْتَ بِمُنَافِقٍ.

جائیں! بخدا آپ منافق نہیں۔ (۱۶)

﴿۱۰﴾ اجازت طلب کرنے کی یہ تفصیل اس وقت ہے جب وہاں ٹھہرنے سے کوئی اضطراری سبب مانع نہ ہو۔ اگر کوئی اضطراری سبب پیدا ہو گیا۔ مثلاً مسجد میں عورت کو حیض شروع ہو گیا، کوئی جنبی ہو گیا یا کسی کو شدید مرض لاحق ہو گئی تو ایسے حالات میں شریعتِ مطہرہ کی طرف سے انہیں جانے کی اجازت ہے۔ ازسرِ نو اجازت لینے کی ضرورت نہیں۔ (۱۷)

﴿۱۱﴾ احکامِ شریعت حضور ﷺ کی رائے شریفہ پر موقوف ہیں۔ جو چاہیں واجب کریں اور جس چیز کو چاہیں ناجائز فرما دیں۔ بلکہ جس چیز یا جس شخص کو جس حکم سے چاہیں مستثنیٰ فرما دیں۔ (۱۸)

---

(۱۵) ☆ تفسیر روح البیان للعلامة امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۶ ص ۱۸۴

(۱۶) ☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ ج۳ ص ۱۴۹

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامة سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج۵، ص ۳۲۲

☆ تفسیر روح البیان للعلامة امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۶ ص ۱۸۳

☆ تفسیر کبیر للامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر ج۲۴ ص ۳۹

☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص ۲۹۳

(۱۷) ☆ تفسیر مظہری للعلامة قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ ص ۵۶۷

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۳۵۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۶۴

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامة سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج۵، ص ۳۲۲

(۱۸) ☆ تفسیر مظہری للعلامة قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ ص ۵۶۲

☆ تفسیر کبیر للامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر ج۲۴ ص ۳۹

☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص ۲۹۳

خالقِ کائنات ارشاد فرماتا ہے۔

مَا کَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَی اللّٰہُ وَ رَسُوْلُهٗ اَمْرًا اَنْ یَّکُوْنَ لَهُمُ الْخِیَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ وَ مَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِیْنًا. (سورۃ الاحزاب آیت ۳۶ پ ۲۲)

اور نہ کسی مسلمان مرد نہ مسلمان عورت کو پہنچتا ہے کہ جب اللہ و رسول کچھ حکم فرما دیں تو انہیں اپنے معاملہ کا کچھ اختیار رہے۔ اور جو حکم نہ مانے اللہ اور اس کے رسول کا وہ بے شک صریح گمراہی میں بہکا۔

﴿۱۲﴾ حضور کی اجازت اللہ تعالیٰ ہی کی اجازت ہے، کیونکہ آپ کا وجودِ مسعود خالق و مخلوق کے درمیان وسیلۂ عظمیٰ ہے۔ آپ کی اجازت میں ہی رب تعالیٰ کی رضا ہے۔

وَخَصَّکَ بِالْهُدٰی فِیْ کُلِّ اَمْرٍ   فَلَسْتَ تَشَاءُ اِلَّا مَا یَشَاءُ

اللہ تعالیٰ نے ہر معاملہ میں آپ کو ہدایت کے ساتھ مختص فرما لیا ہے۔ آپ وہی چاہتے ہیں جو مشیتِ الٰہی ہوتی ہے۔ (۱۹)

❁❁❁❁❁❁

(بقیہ ۱۸) ☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ج ۲ ص ۹۲

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ ج ۳ ص ۱۴۹

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج ۵، ص ۳۲۲

(۱۹) ☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ ج ۳ ص ۱۴۹

باب(۳۱۶)

بارگاہِ رسالت کے آداب

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

لَا تَجۡعَلُوۡا دُعَآءَ الرَّسُوۡلِ بَیۡنَکُمۡ کَدُعَآءِ بَعۡضِکُمۡ بَعۡضًا ؕ قَدۡ یَعۡلَمُ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ یَتَسَلَّلُوۡنَ مِنۡکُمۡ لِوَاذًا ۚ فَلۡیَحۡذَرِ الَّذِیۡنَ یُخَالِفُوۡنَ عَنۡ اَمۡرِہٖۤ اَنۡ تُصِیۡبَہُمۡ فِتۡنَۃٌ اَوۡ یُصِیۡبَہُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ O (سورۃ النور آیت ۶۳ پ۱۸)

رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرالو جیسا تم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے۔ بے شک اللہ جانتا ہے جو تم میں چپکے نکل جاتے ہیں کسی چیز کی آڑ لے کر۔ تو ڈریں وہ جو رسول کے حکم کے خلاف کرتے ہیں کہ انہیں کوئی فتنہ پہنچے یا ان پر دردناک عذاب پڑے۔

حل لغات:

دُعَاءَ الرَّسُوۡلِ: لفظ دعا کی اضافت میں دو ہی احتمال ہیں۔ یا تو یہ فاعل کی طرف مضاف ہے یا مفعول کی طرف۔ برتقدیر اول دو معنی ہو سکتے ہیں۔

(ا) حضور ﷺ جب تمہیں بلائیں تو آپ کے بلانے کو آپس میں ایک دوسرے کے بلانے کی طرح نہ سمجھو کہ جی میں آیا تو چلے گئے اور دل نہ مانا تو نہ گئے، مصروفیت سے فرصت پائی تو چلے گئے اور فراغت نہ ہوئی تو نہ گئے۔ اگر گئے تو جانے میں سستی کی اور پھر جب دل چاہا تو بلا اجازت اٹھ کر چلے آئے۔ یہ سب باتیں حضور ﷺ کے

معاملہ میں روا نہیں۔ حضور ﷺ کے بلانے پر فوراً بلا تاخیر حاضرِ خدمت ہو جاؤ اور بغیر اجازت واپسی کا خیال بھی نہ کرو، کیونکہ تمہارے بلانے پر کسی کا جانا فرض نہیں اور حضور ﷺ کے بلانے پر حاضرِ خدمت ہونا فرض ہے اور بلا اجازت یونہی اٹھ کر چلے آنا حرام ہے۔

(ب) حضور ﷺ کی دعائے جلال اور دعائے غضب کو یوں نہ سمجھو جیسے تم ایک دوسرے کو بد عا دیتے ہو، کہ اس کی پرواہ ہی نہ کی۔ تمہاری ایک دوسرے کے خلاف دعا کبھی مستجاب ہوتی ہے اور کبھی رد کر دی جاتی اور اگر حضور سید عالم ﷺ کی زبان مبارک سے کسی کے لئے دعائے جلال نکل گئی تو وہ بے اثر نہ ہوگی، بلکہ وہ یقیناً مستجاب ہوگی اور اپنا رنگ دکھا کر رہے گی۔

(ج) اور اگر لفظِ دعا کی اضافت مفعول کی طرف ہو تو معنی یہ ہوگا کہ حضور ﷺ کو عامیانہ انداز میں نہ بلایا کرو، کہ کبھی کسی کو نام لے کر بلاتے ہو اور کبھی کسی کو زور سے آواز دیتے ہو۔ بلکہ آپ کے ادب واحترام کا ہر لمحہ خیال کرتے ہوئے تعظیم وتکریم کے القاب سے آپ کی بارگاہ میں اپنی معروضات پیش کیا کرو۔ (۱)

قَدْ یَعْلَمُ اللّٰهُ : تحقیق اللہ جانتا ہے۔ لفظِ قد اگرچہ مضارع پر تحقیق کے لئے نہیں آتا مگر یہاں بطورِ استعارہ تحقیق کا ہی معنی دے رہا ہے۔ کیونکہ آیتِ مبارکہ کے آخری حصہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے وعید بیان ہو رہی ہے اور اللہ تعالیٰ کی وعید یقینی ہوتی ہے۔ اسی معنی یقین کو بیان کرنے کے لئے لفظِ قد کا استعمال ہوا ہے۔ (۲)

(۱) ☆ تفسیر روح البیان للعلامة امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه ج۶ ص ۱۸۵

☆ تفسیر مظهری للعلامة قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مکتبه رشیدیه کوئٹه ج۷ ص ۵۶۷

☆ احکام القرآن للعلامة ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی مطبوعه بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۴۱۱

☆ التفسیرات الاحمدیه للعلامة احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محنه جنگی، پشاور ص ۵۸۰

☆ تفسیر الطبری للعلامة ابوجعفربن محمدجریر الطبری، مطبوعه داراحیاء التراث العربی بیروت، لبنان ج ۱۹ ص ۲۱۰

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار الله محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعه کراچی، ج۳ ص ۲۶۴

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک للعلامة ابوالبرکات عبدالله بن احمدبن محمود مطبوعه لاهور ج۳ ص ۵۲۲

☆ حاشیة الجمل علی الجلالین للعلامة سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعه کراچی، ج۵، ص ۳۲۲

☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبدالله بن عمربیضاوی شیرازی شافعی، ج۲ ص ۹۲

(۲) ☆ تفسیر روح البیان للعلامة امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه ج۶ ص ۱۸۵

☆ حاشیة الجمل علی الجلالین للعلامة سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعه کراچی، ج۵، ص ۳۲۳

اَلَّذِیْنَ یَتَسَلَّلُوْنَ: تَسَلُّلٌ کا معنی ہے آہستہ آہستہ اور پوشیدہ طور پر نکل جانا، چپکے سے سرک جانا، کھسک جانا۔ مثلاً کہا جاتا ہے تَسَلَّلَ الرَّجُلُ۔فلاں آدمی چپکے سے نکل گیا۔(۳)

لِوَاذًا: یہ باب مفاعلہ کا مصدر ہے۔ثلاثی مجرد سے لِیَاذٌ استعمال ہوتا ہے۔لِیَاذٌ کا معنی ہے کسی کی پناہ میں آنا، کسی سے چمٹ جانا، کسی کے ساتھ مل جانا۔اور لِوَاذٌ چونکہ مفاعلہ سے ہے جو مشارکت کو چاہتا ہے لہٰذا اس کا معنی یہ ہوگا۔ایک دوسرے کی آڑ لینا، ایک دوسرے کی پناہ لینا، ایک دوسرے کے ساتھ چھپنا۔

آیتِ مبارکہ کا معنی یہ ہے کہ منافقین ایک دوسرے کی آڑ لے کر سرک جاتے ہیں۔اور اگر لِوَاذٌ مجرد کے معنی میں ہوتو مفہوم یہ ہوگا کہ جن لوگوں کو بارگاہِ رسالت سے جانے کی اجازت مل گئی ہے، ان کی آڑ لے کر منافقین بھی کھسک جاتے ہیں۔(۴)

(۳) ☆ مفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل المقلب با لراغب اصفھانی(۵۰۲ھ)مطبوعہ کراچی،ص ۲۳۷
☆ لسان العرب،للامام ابی الفضل محمد مکرم ابی منظور المتوفی ۷۱۱ھ دار الکتب العلمیہ بیروت ، ج ۱۱ ص ۴۰۵
☆ تفسیرروح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ،کوئٹہ ج۶ ص ۱۸۵
☆ تفسیرمظھری للعلامۃ قاضی ثناء اللّٰہپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ص ۵۲۸
☆ تفسیر کبیرللامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاھرہ ازھر ج۲۴ص ۴۰
☆ التفسیرات الاحمدیہ للعلامۃ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاورص ۵۸۰
☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی (م ۱۰۴۱ھ) مکتبہ حقانیہ، پشاور ج۵،ص ۹۴
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی،ج۵،ص ۳۲۳

(۴) ☆ تفسیرروح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ،کوئٹہ ج۶ ص ۱۸۵
☆ تفسیرمظھری للعلامۃ قاضی ثناء اللّٰہپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ص ۵۲۸
☆ مفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل المقلب با لراغب اصفھانی(۵۰۲ھ)مطبوعہ کراچی،ص ۴۵۶
☆ لسان العرب،للامام ابی الفضل محمد مکرم ابی منظور المتوفی ۷۱۱ھ دار الکتب العلمیہ بیروت ، ج۳ ص ۶۲۰
☆ تفسیر کبیرللامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاھرہ ازھر ج۲۴ص ۴۰
☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج۳،ص ۳۵۹
☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص ۲۹۵
☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان، ج۳،ص ۳۳۷
☆ تفسیرالبحرالمحیط للعلامۃ محمدبن یوسف الشھیرابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت ج۵ص ۴۷۷
☆ تفسیرالطبری للعلامۃ ابوجعفربن محمدجریرالطبری،مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت،لبنان ج ۱۹ ص ۲۱۱
☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی (م ۱۰۴۱ھ) مکتبہ حقانیہ، پشاور ج۵،ص ۹۴
☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳ص ۲۶۵
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللّٰہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاھور،۳،ص ۵۲۲
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی،ج۵،ص ۳۲۳
☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللّٰہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی، ج۲ص ۹۲

فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖ: اَمْرِهٖ میں ضمیر سے مراد یا تو اللہ تعالیٰ ہے، کیونکہ وہی امرِ مطلق اور امرِ حقیقی ہے۔ یا رسول اکرم ﷺ، کیونکہ آپ کی ہی مخالفت کی جاتی تھی، لہٰذا مقصود بالذکر بھی آپ ہی ہیں۔

آیتِ کریمہ کا مفہوم یہ ہے کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ یا اس کے محبوب پاک ﷺ کے احکام کی پیروی نہیں کرتے اور ان کی مقتضیٰ پر عمل نہیں کرتے، انہیں ڈرنا چاہئے۔ (۵)

اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ : دنیوی مصیبت، مشقت، دکھ، پریشانیاں، قتل وفساد، زلزلے، ہولناکیاں، ظالم حکمرانوں کا تسلط، دلوں پر غفلت کی مہر لگ جانا، توبہ کی توفیق نصیب نہ ہونا، بدعات وخرافات میں مبتلا ہونا اور بطورِ استدراج بہت زیادہ دنیوی ناز ونعم کا شاملِ حال ہونا ہے۔ لفظِ فِتْنَةٌ سے یہ سبھی معانی مراد ہو سکتے ہیں۔ (٦)

اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ: یہاں لفظِ اَوْ منع الجمع کا نہیں بلکہ منع الخلو کا ہے۔ یعنی ایسا نہیں ہو سکتا کہ اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی سے فتنہ اور عذابِ الیم میں سے کوئی بھی آفت نہ آئے۔ ان میں سے کوئی بلا تو ضرور ہی نازل ہوگی، بلکہ یہ دونوں عذاب بھی آسکتے ہیں۔ (۷)

شانِ نزول:

اس آیت کے شانِ نزول میں دو روایات ہیں۔

﴿۱﴾ نبی اکرم ﷺ جب جمعہ کے روز خطبہ ارشاد فرماتے تو منافقین ناک منہ چڑھایا کرتے تھے۔ ان پر نبی کریم ﷺ کا

(۵) ☆ تفسیر مظہری للعلامة قاضی ثناء اللّٰہپانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ ص ۵٦۸

☆ تفسیر روح البیان للعلامة امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج٦ ص ۱۸۵

☆ التفسیرات الاحمدیہ للعلامة احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور ص ۵۸۰

☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۳۳۷

☆ حاشیة الجمل علی الجلالین للعلامة سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج۵، ص ۳۲۳

☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللّٰہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲ ص ۹۲

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۳۰۷

(٦) ☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل المقلب بالراغب اصفہانی (۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۳۷۲

☆ تفسیر روح البیان للعلامة امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج٦ ص ۱۸٦

(۷) ☆ تفسیر صاوی للعلامة احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ ج۳ ص ۱۴۹

☆ حاشیة الجمل علی الجلالین للعلامة سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج۵، ص ۳۲۴

☆ تفسیر روح البیان للعلامة امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج٦ ص ۱۸٦

خطبہ سننا بہت دشوار تھا۔ وہ ایک دوسرے کی آڑ لے کر یا کسی صحابی کی اوٹ میں چھپ کر حضور ﷺ کی مجلس مبارک سے یکے بعد دیگرے چپکے سے سرک جاتے تھے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیتِ مبارکہ نازل فرمائی۔ (۸)

﴿۲﴾ بعض لوگ حضور ﷺ کو یا محمد اور یا ابالقاسم کہہ کر پکارتے تھے، تو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی بارگاہ کا ادب سکھاتے ہوئے عامیانہ انداز میں حضور ﷺ کو پکارنے سے منع فرمادیا۔ اس کے بعد تمام صحابہ کرام یا نبی اللہ اور یا رسول اللہ جیسے الفاظ سے آپ کی بارگاہ میں اپنی معروضات پیش کیا کرتے تھے۔ (۹) ممکن ہے دونوں واقعات ہی نزولِ آیت کا سبب ہوں۔

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ حضور سیدِ عالم ﷺ مالکِ کون ومکاں ہیں۔ جسے بلائیں اور جس وقت بھی یاد فرمائیں وہ شخص اگرچہ نماز جیسی اہم ترین عبادت میں مشغول ہو، اس پر فرض ہے کہ فوراً خدمت والا میں حاضر ہو۔ آپ کے بلانے پر بلا تاخیر لبیک کہنا فرض ہے۔ اور جب تک آپ کی طرف سے اجازت نہ ہو، اٹھ کر چلے آنا حرام ہے۔

---

(۸) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامه علی بن محمد خازن شافعی مطبوعه لاهور، ج۳، ص ۳٦۵

☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعه مصر، ج۳، ص۳۰۷

☆ تفسیر کبیر للامام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ٦۰٦ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر ج۲۴ ص ۴۰

☆ التفسیرات الاحمدیه للعلامة احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی، پشاور ص ۵۸۰

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱٦ھ) مطبوعه ملتان، ج۳، ص ۳۵۹

☆ الجامع القرآن از علامه ابوعبدالله محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ٦٦۸ھ) مطبوعه بیروت، لبنان، ج۱۲، ص ۲۹۵

☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی (م ۱۰۴۱ھ) مکتبه حقانیه، پشاور ج۵، ص ۹۴

☆ حاشیة الجمل علی الجلالین للعلامة سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعه کراچی، ج۵، ص ۳۲۳

☆ تفسیر جلالین از علامه حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه ج۳ ص ۳۲۳

☆ الدرالمنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعه دار احیاء التراث العربی بیروت ج٦، ص ۲۱۲

(۹) ☆ الدرالمنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعه دار احیاء التراث العربی بیروت ج٦، ص ۲۱۱

☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعه مصر، ج۳، ص ۳۰٦

آیتِ مبارکہ زیبِ عنوان میں اس مسئلہ کو بڑی وضاحت سے بیان فرمایا گیا ہے۔(۱۰)

اسی طرح قرآن مجید نے دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا۔

یَاۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا اسۡتَجِیۡبُوۡا لِلّٰہِ وَ لِلرَّسُوۡلِ اِذَا دَعَاکُمۡ لِمَا یُحۡیِیۡکُمۡ. (سورۃ الانفال آیت ۲۴ پ ۹)

اے ایمان والو! اللہ اور رسول کے بلانے پر حاضر ہو۔ جب رسول تمہیں اس چیز کے لئے بلائیں جو تمہیں زندگی بخشے گی۔

حدیثِ مبارکہ میں حضرت سیدنا سعید بن معلیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

کُنۡتُ اُصَلِّیۡ فَمَرَّ بِیۡ رَسُوۡلُ اللہِ ﷺ فَدَعَانِیۡ فَلَمۡ اٰتِیۡہِ حَتّٰی صَلَّیۡتُ ثُمَّ اَتَیۡتُہٗ فَقَالَ مَامَنَعَکَ اَنۡ تَاۡتِیَ؟ اَلَمۡ یَقُلِ اللہُ یَاۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا اسۡتَجِیۡبُوۡا لِلّٰہِ وَ لِلرَّسُوۡلِ اِذَا دَعَاکُمۡ لِمَا یُحۡیِیۡکُمۡ.(۱۱)

میں نماز پڑھ رہا تھا، اس حالت میں رسول اللہ ﷺ میرے قریب سے گزرے تو آپ نے مجھے بلایا۔ میں آپ کی خدمت میں اسی وقت حاضر نہ ہوا، جب نماز سے فارغ ہوا تو آپ کی خدمت میں

---

(۱۰) ☆ تفسیر مظھری للعلامۃ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ ص ۵۶۷

☆ تفسیر روح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۶ ص ۱۸۵

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۴۱۱

☆ تفسیر کبیر للامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر ج۲۴ ص ۳۹

☆ التفسیرات الاحمدیہ للعلامۃ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور ص ۵۸۰

☆ تفسیر البحر المحیط للعلامۃ محمدبن یوسف الشھیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت ج۵ ص ۴۷۶

☆ تفسیر الطبری للعلامۃ ابوجعفربن محمدجریر الطبری، مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت، لبنان ج ۹ ص ۲۱۰

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳ ص ۲۶۴

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود مطبوعہ لاھور، ۳، ص ۵۲۲

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج۵، ص ۳۲۲

☆ الدر المنثور ازحافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت ج۶، ص ۲۱۱

☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲ ص ۹۲

(۱۱) ☆ صحیح بخاری، امام ابوعبداللہ محمدبن اسمعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) رقم الحدیث ۴۶۴۸

☆ صحیح بخاری، امام ابوعبداللہ محمدبن اسمعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) رقم الحدیث ۴۴۷۴ ج۳ ص ۴۷۴

حاضر ہوا۔آپ ﷺ نے فرمایا تم میرے بلانے پر فوراً کیوں نہ حاضر ہوئے؟ کیا تمہیں اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ اللہ اور اس کے رسول کے بلانے پر حاضر ہو جاؤ۔

حضرت سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے انہیں بلایا، وہ نماز پڑھ رہے تھے، انہوں نے حضور ﷺ کو جواب نہ دیا اور نماز پڑھتے رہے مگر نماز میں تخفیف کردی، پھر جب آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا اور گزارش کی کہ یارسول اللہ ﷺ! میں اس وقت نماز میں تھا، آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم نے قرآن مجید میں یہ نہیں پڑھا۔

اِسۡتَجِیۡبُوۡا لِلّٰہِ وَ لِلرَّسُوۡلِ اِذَا دَعَاکُمۡ لِمَا یُحۡیِیۡکُمۡ.

انہوں نے عرض کی کیوں نہیں، ضرور پڑھا ہے۔آئندہ ایسا نہیں کروں گا۔(۱۲)

﴿۲﴾ حضور نبی اکرم ﷺ کی دعائے غضب سے ہمیشہ بچتے رہو۔آپ کی دعا دوسروں کی طرح نہیں کہ کبھی قبول ہو اور کبھی رد کردی جائے۔آپ ﷺ کے لب ہائے مبارک سے نکلے ہوئے الفاظ ہمیشہ مسموع ومقبول ہوتے ہیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ غضبِ مصطفیٰ کا نشانہ بن کر ہلاکت وبربادی کو اپنا مقدر بنالو۔(۱۳)

(۱۲) ☆ جامع ترمذی ،امام ابوعیسی محمدبن عیسی ترمذی (م ۲۷۹ھ) ج۲ ص ۱۰۸
☆ صحیح بخاری ،امام ابوعبداللہ محمدبن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) رقم الحدیث ۴۴۷۴

(۱۳) ☆ تفسیر مظہری للعلامۃ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ص۵۶۷
☆ تفسیر کبیر للامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر ج۲۴ص ۴۰
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج۳،ص ۳۵۹
☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۱۲،ص ۲۹۴
☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت،لبنان، ج۳،ص ۳۳۷
☆ تفسیر البحر المحیط للعلامۃ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت ج۵ص ۴۷۶
☆ تفسیر الطبری للعلامۃ ابوجعفر بن محمد جریر الطبری،مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت،لبنان ج ۹ ص ۲۱۰
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳ص ۲۶۵
☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲ص ۹۲
☆ التفسیرات الاحمدیہ للعلامۃ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور ص ۵۸۰
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳،ص ۳۰۷
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳،ص ۳۶۵
☆ الدر المنثور ازحافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت ج۶،ص ۲۱۱
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۳،ص ۱۴۱۱
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی، ج۵، ص ۳۲۲

ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔

اَنَّ الْيَهُوْدَ اَتَوُا النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ اَلسَّامُ عَلَيْكُمْ. قَالَ وَعَلَيْكُمْ .فَقَالَتْ عَائِشَةُ اَلسَّامُ عَلَيْكُمْ وَ لَعَنَكُمُ اللّٰهُ وَ غَضِبَ عَلَيْكُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَهْلًا يَاعَائِشَةُ عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ وَ اِيَّاكِ وَ الْعُنْفَ اَوِ الْفُحْشَ قَالَتْ اَوَلَمْ تَسْمَعْ مَاقَالُوْا .قَالَ اَوَلَمْ تَسْمَعِیْ مَاقُلْتُ رَدَدْتُ عَلَيْهِمْ فَيُسْتَجَابُ لِیْ فِيْهِمْ وَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ فِیَّ.(۱۴)

یہودی حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا اَلسَّامُ عَلَيْكُمْ (تم پر موت ہو)۔حضور ﷺ نے فرمایا۔ وَعَلَيْكُمْ (بلکہ تم پر موت ہو)۔حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے انہیں فرمایا تم پر موت ہو، اللہ تعالیٰ کی تم پر لعنت ہو اور تم پر غضبِ الٰہی ہو۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا انہیں چھوڑ وائے عائشہ!! تم نرمی کیا کرو اور سختی سے پرہیز کیا کرو۔حضرت عائشہ نے عرض کی آپ نے نہیں سنا انہوں نے کیا کہا؟ آپ نے فرمایا کیا تو نے میرا جواب نہیں سنا؟ میری زبان سے ان کے بارے میں نکلے ہوئے الفاظ پورے ہو جائیں گے مگر ان کی میرے بارے میں بددعا قبول نہ ہو گی۔

﴿۳﴾ نبی کریم، رؤف و رحیم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم کو اس طرح بلانا جس طرح ایک دوسرے کو بلاتے ہیں۔کبھی نام لے کر اور کبھی بلند آواز سے چلا کر، کبھی نرمی سے اور کبھی ترش روئی وغیرہ سے، حرام ہے۔بارگاہِ مصطفیٰ ﷺ کا ادب ہر وقت لازم ہے، آپ کی بارگاہ میں تعظیم و تکریم کو ہمیشہ مدنظر رکھو اور تواضع و عاجزی سے یارسول اللہ، یا نبی اللہ، یا امام المرسلین، یا خاتم النبیین، یارسول رب العالمین جیسے پاکیزہ الفاظ والقاب آپ کی بارگاہ اقدس میں پیش کیا کرو۔(۱۵)

(۱۴) ☆ صحیح بخاری، امام ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) رقم الحدیث ۶۴۰۱ ...... ۶۳۹۵ ...... ۶۲۵۶

(۱۵) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللّٰہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۴۱۲

☆ تفسیر کبیر للامام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر ج۲۴ ص ۴۰،

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۶۵

☆ التفسیرات الاحمدیہ للعلامۃ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور ص ۵۸۰

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللّٰہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲ ص ۹۲

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۳۵۹

﴿۴﴾ حضورﷺ کے اسمِ گرامی ''محمد'' کی دو حیثیتیں ہیں۔(۱) اسمی (۲) وصفی

(۱) ایک اسم اور نام ہونے کی حیثیت ہے۔جس میں معنی وصفی کا عموماً لحاظ نہیں ہوتا۔جیسے عام لوگوں میں سے ہم کسی کو اس کے نام سے بلاتے ہیں، تو اس نام میں عام طور پر معنویت اور وصفیت کا کوئی لحاظ نہیں کرتے۔اس اسمی وعلمی اعتبار سے اگر......عام لوگوں کی طرح آپ کو بلانا مقصود ہو تو چونکہ یہ نہ تو بارگاہِ نبوت کے شایانِ شان ہے اور نہ ہی اس سے ادب واحترام کے تقاضے پورے ہوتے ہیں۔لہٰذا یوں عامیانہ انداز سے لفظ ''محمد'' کے ساتھ آپ کو بلانا وندا کرنا حرام ہے۔جیسے نزولِ آیت سے پہلے بعض لوگ حضور کو یا محمد اور یا ابا القاسم کہہ کر پکارتے تھے، تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرما کر آپ کو نام لے کر پکارنے کی ممانعت فرمادی۔

اور اگر لفظِ محمد سے مقصود......آپ کو متوجہ کرنا، ندا کرنا ہی ہو مگر ادب واحترام کے ساتھ ہو، عامیانہ انداز سے نہ ہو تو حرج نہیں۔جیسے حدیثِ شفاعت میں ہے۔

یَامُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَأْسَکَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَ سَلْ تُعْطَهْ وَ اشْفَعْ تُشَفَّعْ.

اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو سنا جائے گا، اور مانگو جو مانگو گے عطا کیا جائے گا اور شفاعت فرمائیے آپ کی شفاعت قبول ہوگی۔(۱۶)

(بقیہ ۱۵) ☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ ج۳ص ۳۲۳

☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۱۲،ص ۲۹۴

☆ الدرالمنثور ازحافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت ج۶،ص ۲۱۱

☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان، ج۳،ص ۳۳۷

☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ،مکہ مکرمہ ج۳ص ۱۴۴

☆ حاشیة الجمل علی الجلالین للعلامة سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی،ج۵،ص ۳۲۲

☆ تفسیرالبحرالمحیط للعلامة محمدبن یوسف الشھیرابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت ج۵ص ۴۷۶

☆ تفسیرالطبری للعلامة ابوجعفربن محمدجریرالطبری،مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت،لبنان ج ۱۹ص ۲۱۰

☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی (م ۱۰۴۱ھ) مکتبہ حقانیہ، پشاور ج۵،ص ۹۴

☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳ص ۲۶۵

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللّٰہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاہور،۳،ص ۵۲۲

(۱۶) ☆ صحیح مسلم ،امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) کتاب الایمان باب الشفاعة رقم الحدیث ۴۷۹

☆ جامع ترمذی ،امام ابوعیسی محمدبن عیسی ترمذی (م ۲۷۹ھ) کتاب صفة القیامة باب ماجاء فی الشفاعة رقم الحدیث ۲۴۳۴

☆ صحیح بخاری ،امام ابوعبداللہ محمدبن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) کتاب التفسیر رقم الحدیث ۴۷۱۲ .

☆ صحیح بخاری ،امام ابوعبداللہ محمدبن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) کتاب احادیث الانبیاء رقم الحدیث ۳۳۶۱......۳۳۴۰

اسی طرح حدیثِ معراج میں ہے۔ جب پینتالیس نمازیں معاف ہوگئیں اور پانچ باقی رہ گئیں تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ندا ہوئی۔

يَا مُحَمَّدُ اِنَّهُنَّ خَمْسُ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ وَّ لَيْلَةٍ لِّكُلِّ صَلٰوةٍ عَشْرٌ.

اے محمد ﷺ! ہر دن اور رات میں یہ پانچ نمازیں ہیں اور ہر نماز کا ثواب دس نمازوں کے برابر ہے۔ (۱۷)

اسی طرح حدیث پاک میں ہے کہ جب حضور ﷺ مکہ مکرمہ سے ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ تشریف لائے تو انصارِ مدینہ کی خوشی و مسرت کا عجیب عالم تھا۔ وہ اپنی خوشی کا اظہار یوں کر رہے تھے۔

فَصَعِدَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ فَوْقَ الْبُيُوْتِ وَ تَفَرَّقَ الْغِلْمَانُ وَ الْخُدَمُ فِي الطُّرُقِ يُنَادُوْنَ يَامُحَمَّدُ يَارَسُوْلَ اللهِ يَامُحَمَّد يَارَسُوْلَ اللهِ. (۱۸)

مرد اور عورتیں گھروں کی چھتوں پر چڑھ گئے اور بچے اور غلام راستوں میں پھیل گئے۔ وہ سب یا محمد یا رسول اللہ، یا محمد یا رسول اللہ کے نعرے لگا رہے تھے۔

(ب) لفظِ محمد میں دوسری حیثیت معنی وصفی کی ہے۔ یہ لفظ آپ کی صفت ہے کیونکہ محمد کا معنی ہے وہ ذات جس کی بار بار اور بے شمار تعریف کی جائے اور تمام مخلوقات میں سے آپ ہی کی ذاتِ گرامی ایسی عظیم الشان ہے جس کی تعریف و توصیف کی کوئی حد نہیں۔ اس وصفی حیثیت کو آپ کے اسم مبارک میں ابتداء ہی ملحوظ رکھا گیا تھا۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ جب آپ پیدا ہوئے تو آپ کی پیدائش کے ساتویں روز آپ کا عقیقہ کیا گیا، ایک مینڈھے کو ذبح کیا گیا اور آپ کے جدِ امجد حضرت عبدالمطلب نے آپ کا نام محمد رکھا۔ ان سے پوچھا گیا، اے ابوالحارث (یہ حضرت عبدالمطلب کی کنیت ہے) آپ نے اپنے پوتے کا نام محمد کیونکر رکھا؟ یہ نام تو آپ کے آباء اور آپ کی قوم میں سے کسی کا نہیں، آپ نے اپنے آباء کے نام پر اس کا نام کیوں نہیں رکھا؟

---

(۱۷) ☆ مسلم، امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) کتاب الایمان باب الاسراء بالنبی ﷺ الی السموات و فرض الصلوۃ رقم الحدیث ۱۶۲

(۱۸) ☆ صحیح مسلم، امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) کتاب الزھد باب فی حدیث الھجرۃ ج ۲ ص ۴۱۹

آپ نے جواب دیا۔

اَرَدْتُّ اَنْ یَّحْمَدَهُ اللهُ فِی السَّمَاءِ وَ یَحْمَدَهُ النَّاسُ فِی الْاَرْضِ.

میں نے ان کا نام محمد اس لئے رکھا کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں پر اور لوگ زمین پر اس کی تعریف کریں۔(۱۹)

اسی وصفی معنی کا اعتبار کرتے ہوئے کفار نے یہ سوچا کہ ہم انہیں محمد بھی کہتے ہیں اور ان کی برائی بھی بیان کرتے ہیں۔اس سے بڑھ کر کم عقلی اور کیا ہوسکتی ہے؟(۲۰)

اگر لفظِ محمد سے آپ کا وصفی معنی مراد ہو تو نداء کرنے میں کوئی حرج نہیں۔جیسے حدیثِ جبریل میں ہے۔

یَامُحَمَّدُ اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِسْلَامِ.

اے حمد وستائش والے نبی مجھے اسلام کے بارے میں خبر دیجئے۔(۲۱)

﴿۵﴾ قرآن مجید کا عام اسلوب یہی ہے کہ تمام انبیائے کرام کو نام لے کر پکارتا ہے مگر جہاں حضورﷺ سے خطاب فرمایا آپ کو آپ کے اوصافِ جلیلہ اور القابِ جمیلہ سے ہی یاد فرمایا۔

کہیں فرمایا یَاۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ ......کہیں یَاۤاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ ......کبھی یَاۤاَیُّهَاالرَّسُوْلُ اور کبھی یَاۤاَیُّهَاالنَّبِیّ.(۲۲)

یادم است باپدرِ انبیاء خطاب   یَاۤاَیُّهَاالنَّبِیُّ خطاب محمد است

﴿۶﴾ حضورﷺ کو ایسے الفاظ میں نداء کرنا جن سے آپ کی عظمت کا اظہار نہ ہو، نہ تو آپ کی ظاہری حیاتِ مبارکہ میں جائز تھا اور نہ ہی اب جائز ہے۔(۲۳)

﴿۷﴾ جو شخص حضورﷺ کی بارگاہ اقدس کو ہلکا اور خفیف وحقیر سمجھے وہ کافر اور دنیا و آخرت میں ملعون ہے۔(۲۴)

﴿۸﴾ نبی اکرم، نورِ مجسمﷺ کی شریعتِ مطہرہ کے حاملین اساتذہ وشیوخ کی تعظیم وتکریم بھی فرض ہے کیونکہ وہ حضورﷺ

(۱۹) ☆ سیرتِ حلبیہ ج۱ ص۱۲۸

☆ الروض الانف للامام ابو القاسم سهیلی متوفی (۵۸۱ھ) ج۲ ص ۲۹۷......۲۹۶

(۲۰) ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ج۲ ص۵۱۵

(۲۱) ☆ الروض الانف للامام ابو القاسم سهیلی متوفی (۵۸۱ھ) ج۱ ص ۱۰۶

(۲۲) ☆ تفسیر روح البیان للعلامة امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه ، کوئٹه ج۶ ص ۱۸۵

(۲۳) ☆ تفسیر صاوی ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعه مکتبه فیصلیه، مکه مکرمه ج۳ ص ۱۴۹

(۲۴) ☆ تفسیر صاوی ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعه مکتبه فیصلیه، مکه مکرمه ج۳ ص ۱۴۹

کے نائب و وارث ہیں۔ ان کی معرفت، معرفتِ حق ہے۔ تلامذہ اور طالبین پر ضروری ہے کہ ان کی خدمت بجالانے میں ادب و احترام کو ملحوظِ خاطر رکھیں۔ ان کی اطاعت کرتے وقت ان کی ہیبت و عظمت پیشِ نظر رہے، تاکہ ان کا سینہ کشادہ ہو اور دارین کی سعادتیں نصیب ہوں۔ (۲۵)

﴿۹﴾ انبیائے کرام کے علاوہ باقی لوگوں میں سے جب کوئی کسی کو بلائے تو قرائن کے ساتھ اس کی اطاعت اور دعوت قبول کرنا بھی واجب ہو جاتا ہے۔ مثلاً حقوق اللہ یا حقوق العباد کی طرف بلائے یا منہیات سے روک کر اوامر و احکامِ شرعیہ کی پابندی کی دعوت دے تو اس پر عمل واجب ہے۔ (۲۶)

﴿۱۰﴾ ہر شخص کے اقوال و افعال کو حضور ﷺ کے ارشادات و اعمال پر پرکھا جائے گا، اگر موافق ہوئے تو فبہا، سر آنکھوں پر، ورنہ رد کر دیئے جائیں گے۔ خواہ اس کی شخصیت کیسی ہی ہو۔

حدیث پاک میں ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ اَمْرُنَا فَهُوَرَدٌّ.

جس نے ایسا عمل کیا جو ہمارے طریقہ پر نہیں وہ مردود ہے۔ (۲۷)

﴿۱۱﴾ احترامِ رسول، احترامِ الٰہی ہے۔ معرفتِ نبوی، معرفتِ خداوندی ہے اور ان کی متابعت حق تعالیٰ کی مطابقت ہے۔ (۲۸)

﴿۱۲﴾ اجتماعیت سے جی کترانا اور چپکے سے نکل جانا منافقت کی علامت ہے۔ اجتماعیت سے مراد عام ہے خواہ میدانِ جہاد سے بھاگے یا امورِ خیر کے لئے منعقد کئے گئے اجتماعات سے۔ (۲۹)

---

(۲۵) ☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ ج۳ ص ۱۴۹

☆ تفسیر روح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۶ ص ۱۸۵

(۲۶) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۴۱۱

(۲۷) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۴۱۱

(۲۸) ☆ تفسیر روح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۶ ص ۱۸۵

(۲۹) ☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳ ص ۲۶۵

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ۳، ص ۵۲۲

☆ تفسیر روح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۶ ص ۱۸۵

﴿۱۳﴾ منافقینِ اسلام اور منکرینِ دین کی صحبت بھی ایک بہت بڑا فتنہ ہے۔ ان کی صحبت سے علمائے عظام اور اولیائے کرام کے ساتھ دل میں بدظنی پیدا ہوتی ہے۔ اولیائے کرام کے دشمن مختلف روپ دھار کر عوام اہلِ اسلام کو دھڑا دھڑ گمراہ کر رہے ہیں۔ دورِ حاضر میں یہ فتنہ انتہائی خطرناک صورت اختیار کر چکا ہے۔ ایسے لوگوں سے بچنا فرض ہے۔ (۳۰)

﴿۱۴﴾ امر کا حقیقۃً اطلاق صرف قول پر ہوتا ہے۔ فعل پر اگر اس کا اطلاق ہو تو مجاز ہوگا، اس لئے کہ اگر فعل پر بھی اس کا اطلاق حقیقۃً ہو تو لازم آئے گا کہ امر قول و فعل دونوں معانی میں مشترک ہے جبکہ اشتراک خلاف اصل ہے۔ نیز اگر کوئی شخص کوئی کام تو کرتا ہے مگر حکم نہیں دیتا تو وہاں یہ کہنا درست ہے کہ اس نے حکم نہیں دیا اور نفی کا صحیح ہونا مجاز کی علامت ہے۔ (۳۱)

﴿۱۵﴾ وجوب کا ثبوت صرف صیغۂ امر سے ہوتا ہے فعل سے نہیں۔ جیسے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے جب صومِ وصال میں حضور ﷺ کے فعل مبارک کی اتباع کی تو آپ ﷺ نے منع فرمادیا۔ اگر فعل سے وجوب ثابت ہوتا تو صومِ وصال امت پر واجب ہوتے اور حضور ﷺ صحابہ کرام کو منع نہ فرماتے۔ (۳۲)

﴿۱۶﴾ حضور ﷺ کے احکام پر عمل نہ کرنے سے قتل و فساد، مصائب، زلزلے، ظالم حکمرانوں کا تسلط، ہولناک حادثے، کثرتِ دنیا، بدعات میں ابتلاء، دل کا اتنا سخت ہوجانا کہ معرفتِ الٰہی سے محروم رہے اور توبہ کی توفیق بھی نصیب نہ ہونا وغیرہا عذاب آتے ہیں۔ اخروی عذاب ان کے علاوہ ہے۔ (۳۳)

(۳۰) ☆ تفسیر روح البیان للعلامة امام اسمٰعیل حقي البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه ج۶ ص ۱۸۶
(۳۱) ☆ التفسیرات الاحمدیه للعلامة احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی، پشاور ص ۵۸۱
(۳۲) ☆ التفسیرات الاحمدیه للعلامة احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی، پشاور ص ۵۸۲
(۳۳) ☆ تفسیر مظهری للعلامة قاضی ثناء اللّٰه پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مکتبه رشیدیه کوئٹه ج۷ ص ۵۶۹
☆ تفسیر کبیر للامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر ج۲۴ ص ۴۲
☆ التفسیرات الاحمدیه للعلامة احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی، پشاور ص ۵۸۰
☆ الجامع القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعه بیروت، لبنان، ج۱۲، ص ۲۹۵
☆ تفسیر البحر المحیط للعلامة محمدبن یوسف الشهیرابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعه بیروت ج۵ ص ۴۷۷
☆ تفسیر الطبری للعلامة ابوجعفربن محمدجریر الطبری، مطبوعه داراحیاء التراث العربی بیروت، لبنان ج ۱۹ ص ۲۱۱
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰه محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعه کراچی، ج۳ ص ۲۶۵
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک ازعلامه ابوالبرکات عبداللّٰه بن احمدبن محمود مطبوعه لاهور، ۳، ص ۵۲۲
☆ حاشیة الجمل علی الجلالین للعلامة سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعه کراچی، ج۵، ص ۳۲۴
☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللّٰه بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲ ص ۹۲
☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی مطبوعه مصر، ج۳، ص ۳۰۷

﴿۱۷﴾ عقائد میں حضورﷺ کے حکم کی مخالفت کفر اور اعمالِ جوارح میں مخالفت معصیت ہے۔(۳۴)

﴿۱۸﴾ مطلق امر وجوب کے لئے آتا ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے وعیدِ شدید کو ان لوگوں کے لئے ضروری قرار دیا جو اللہ اور اس کے رسول کے امر کی مخالفت کرتے ہیں۔ ان پر دنیا میں فتنہ اور آخرت میں عذابِ الیم لازم فرمادیا۔ اور ایسی سخت وعید واجب ہی کے ترک پر ہوتی ہے۔ البتہ اگر کوئی ایسا قرینہ پایا جائے جو اسے وجوب سے پھیر دے تو اس وقت وجوب کے علاوہ دوسرے معانی مثلاً اباحت، ندب، توبیخ وغیرہ کے لئے بھی صیغۂ امر استعمال ہوسکتا ہے۔(۳۵)

---

(۳۴) ☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبداللّٰه المعروف بابن العربی مالکی مطبوعه بیروت،لبنان، ج۳،ص ۱۴۱۲

(۳۵) ☆ تفسیر مظهری للعلامة قاضی ثناء اللّٰه پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ه)مکتبه رشیدیه کوئته ج۷ص ۵۶۹

☆ تفسیر کبیر للامامْ فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ه) مطبوعه ادارةالمطالع قاهره ازهر ج۲۴ص ۴۰

☆ الجامع القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ه)مطبوعه بیروت،لبنان، ج۱۲،ص ۲۹۵

☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ه)مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت،لبنان، ج۳،ص ۳۳۷

☆ تفسیر البحر المحیط للعلامة محمدبن یوسف الشهیرابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ه)مطبوعه بیروت ج۵ص ۴۷۷

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیرمدارک ازعلامه ابوالبرکات عبداللّٰه بن احمدبن محمودمطبوعه لاهور،۳،ص ۵۲۳

☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللّٰه بن عمربیضاوی شیرازی شافعی، ج۲ص ۹۲

باب(۳۱۷)

سورۃ الفرقان

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

وَ ھُوَالَّذِیۡٓ اَرۡسَلَ الرِّیٰحَ بُشۡرًۢا بَیۡنَ یَدَیۡ رَحۡمَتِہٖ وَ اَنۡزَلۡنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَھُوۡرًا ۙ (سورۃالفرقان،آیت ۴۸،پ۱۹)

اوروہی ہے جس نے ہوائیں بھیجیں اپنی رحمت کے آگے مژدہ سناتی ہوئیں.
اورہم نے آسمان سے پانی اتاراپاک کرنے والا۔

حل لغات:

اَرۡسَلَ: اِرۡسَالٌ کامعنی ہےکھولنا،بھیجنا،مسخرکرنا،چھوڑنا،مثلاًکہاجاتاہے۔
اَرۡسَلۡتُ الطَّیۡرَ وَاَرۡسَلۡتُ الۡکَلۡبَ. میں نے پرندہ اورشکاری کتاکھول دیا۔(۱)

(۱) ☆ مفردات فی غریب القرآن ازعلامه حسین بن محمدالمفضل المقلب با لراغب اصفهانی(۵۰۲ھ)مطبوعه کراچی،ص ۱۹۵
☆ المنجد ، لوئیس معلوف ایسوعی،مطبوعه دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانه کراچی ص ۴۵۰
☆ مصباح اللغات ،ابوالفضل مولاناعبدالحفیظ بلیاوی ،مطبوعه قدیمی کتب خانه کراچی ص ۲۹۲
☆ تاج العروس ازعلامه سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م۵ ۱۲۰ھ)مطبوعه بیروت ج۷ ص ۳۴۴
☆ لسان العرب،للامام ابی الفضل محمد مکرم ابی منظور المتوفی ۷۱۱ھ دار الکتب العلمیه بیروت ج۱۱ ص ۳۴۰
☆ تفسیرروح البیان ازعلامه اسمعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه ،کوئٹه،ج۵،ص ۲۲۳

الرِّیٰحَ: ہوائیں، رحمت کی جو ہوائیں چلتی ہیں انہیں صیغۂ جمع اَلرِّیَاحُ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ کیونکہ وہ ہوا شمال، جنوب اور صبا کی جامع ہوتی ہے نیز مختلف اور متنوع فوائد کی حامل ہوتی ہے۔ عذاب کے وقت چلنے والی ہوا کو رِیْحٌ (بصیغۂ مفرد) کہا جاتا ہے کیونکہ وہ صرف ایک ایسی ہوا ہے جو عذاب و ہلاکت کیلئے آتی ہے، کسی قسم کا فائدہ نہیں دیتی۔

حدیث مبارکہ میں ہے۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا لَنَا رِیَاحًا وَّ لَا تَجْعَلْھَا رِیْحًا.

اے اللہ ہوا کو ہمارے لئے ریاح بنا، ریح نہ بنا۔ (۲)

بُشْـرًا: یہ بُشُوْرٌ یا بَشِیْـرٌ کی جمع بمعنی مبشر ہے۔ یہ وہ ہوائیں ہیں جو بارش سے پہلے اس کی آمد کی خوشخبری سناتی ہیں۔ (۳)

---

(۲) ☆ مفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل المقلب با لراغب اصفہانی(۵۰۲ھ)مطبوعہ کراچی، ص۲۰۶

☆ لسان العرب، للامام ابی الفضل محمد مکرم ابی منظور المتوفی ۷۱۱ھ دار الکتب العلمیہ بیروت ج۲ ص۵۳۴

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ، کوئٹہ، ج۵، ص ۲۲۳

☆ التفسیرالبحر المحیط ، لمحمدبن یوسف الشھیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴. ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۵۰۵

☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی (م ۱۰۴۱ھ) مکتبہ حقانیہ، پشاور ج۵ص ۱۱۷

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ ج۳ص ۱۶۱

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی، ج۵، ص ۳۵۵

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۳۲۰

(۳) ☆ لسان العرب، للامام ابی الفضل محمد مکرم ابی منظور المتوفی ۷۱۱ھ دار الکتب العلمیہ بیروت ج۴ص ۷۱

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ، کوئٹہ، ج۵، ص ۲۲۳

☆ تفسیر کبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۴، ص ۹۰

☆ التفسیرات الاحمدیہ للعلامۃ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ، پشاور ص ۵۸۳

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللّٰہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاہور، ج۳ص ۵۴۱

☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳ص ۲۸۹

☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللّٰہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص۹۹

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)مطبوعہ کوئٹہ ج۷ ص ۳۲

بَيۡنَ يَدَىۡ رَحۡمَتِهٖ : بارش سے پہلے۔عموماً پہلے ہوا چلتی ہے، پھر بادل آتے ہیں اور پھر بارش ہوتی ہے۔بارش سے پہلے جو ہوائیں چلتی ہیں، انہیں رحمت سے تعبیر کیا گیا ہے کیونکہ انہی کی وجہ سے بارش کی صورت میں رحمتِ الٰہی نازل ہوتی ہے۔(۴)

اَنۡزَلۡنَا: ہم نے نازل کیا۔صیغۂ غائب سے متکلم کی طرف انتقال انزالِ رحمت کے مہتم بالشان ہونے کی وجہ سے ہے۔یہ نزولِ رحمت، ارسال الریاح کا نتیجہ ہے۔(۵)

مَآءً طَهُوۡرًا: پاک کرنے والا پانی، طَهُوۡرٌ طَاهِرٌ سے مبالغہ ہے۔یعنی وہ پانی جو طہارت میں انتہا کو پہنچا ہوا ہو، اور جو پانی طہارت میں انتہا کو پہنچا ہوا ہوگا وہ لازماً دوسری اشیاء کو بھی طہارت کا فائدہ دے گا۔لہٰذا طہور وہ پانی ہے جو خود بھی پاک ہو اور دوسروں کو بھی پاک کرنے والا ہو۔

لفظ طَهُوۡرٌ کبھی بطور اسم......استعمال ہوتا ہے جیسے حدیثِ مبارکہ میں ہے۔

اَلتُّرَابُ طَهُوۡرُ الۡمُؤۡمِنِ۔مٹی مومن کو پاک کرنے والی ہے۔

اور کبھی بطور صفت......واقع ہوتا ہے۔جیسے وَاَنۡزَلۡنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوۡرًا۔اور ہم نے آسمان سے پانی اتارا پاک کرنے والا۔

---

(۴) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ،کوئٹہ، ج۵،ص ۲۲۳
☆ التفسیر البحر المحیط ،لمحمدبن یوسف الشهیربابی حیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵،ص ۵۰۵
☆ التفسیرات الاحمدیہ للعلامۃ احمدجیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور ص ۵۸۳
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج۳،ص ۳۷۱
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاہور، ج۳ص ۱۴۵
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی، ج۵،ص ۳۵۵
☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی ج۲،ص ۹۹
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر، ج۳،ص ۳۲۰
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)مطبوعہ کوئٹہ ج۷ ص ۳۲

(۵) ☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ،کوئٹہ، ج۵،ص ۲۲۳
☆ التفسیرات الاحمدیہ للعلامۃ احمدجیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور ص ۵۸۳
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ،مکہ مکرمہ ج۳ص ۱۴۱

اور کبھی طہارت...... کے معنی میں وارد ہوتا ہے، جیسے حدیث پاک میں ہے لَاصَلٰوۃَ اِلَّا بِالطُّھُوْرِ۔ طہارت کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔(٦)

تنبیہ :

زمین کو زندہ رکھنے، سرسبز و شاداب کرنے اور جانوروں کو پلانے کے لئے پانی میں صفت طہوریت کا ہونا ضروری نہیں۔ پانی اگر طہور نہ ہوتو بھی زمین کو زندگی بخشنے کا سبب اور حیاتِ حیوانی کی بقا کا ضامن ہے، مگر پھر بھی اسے صفت طہوریت سے متصف کیا گیا۔ کیونکہ پانی نازل کرنے کی ایک حکمت یہ تھی کہ انسان اسے پیئے اور اپنی ظاہری و باطنی صفائی کا اہتمام کرے۔ اسی حکمت کے پیشِ نظر اسے طہور کہا گیا ہے۔ اس میں درحقیقت بنی آدم کا اعزاز و اکرام ہے اور یہ بیان کرنا مقصود ہے کہ جس طرح انسان کے لئے ظاہری صفائی کا اہتمام کرنا لازم ہے اسی طرح باطنی طہارت اور پاکیزگیِ قلب کا انتظام بھی ضروری ہے۔ اسے ظاہر اعضاء پر

---

(٦) ☆ مفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل المقلب با لراغب اصفہانی(٥٠٢ھ)مطبوعہ کراچی، ص ٣٠٨
☆ لسان العرب، للامام ابی الفضل محمد مکرم ابی منظور المتوفی ٧١١ھ دار الکتب العلمیہ بیروت ج٤ ص ٥٨٢
☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م١٢٠٥ھ)مطبوعہ بیروت ج٣ص ٣٦٢
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م١١٣٧ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ، کوئٹہ، ج٥، ص ٢٢٤
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م١٢٢٥ھ)مطبوعہ کوئٹہ ج٧ ص ٣٢
☆ التفسیرات الاحمدیہ للعلامة احمدجیون جونپوری (م ١١٣٥ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور ص ٥٨٣
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت، لبنان، ج٣، ص ١٤١٨
☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م٦٦٨ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج١٣ ص ٣٩
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م٦٠٦ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج١٤، ص ٩٠
☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م٣٧٠ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج٣، ص ٣٣٨
☆ التفسیرالبحرالمحیط ،لمحمدبن یوسف الشہیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(٦٥٤ . ٧٥٤ھ)مطبوعہ بیروت، ج٥، ص ٥٠٥
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاہور، ج٣ص ٥٤١
☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی، ج٣ص ٢٨٩
☆ تفسیرانوارالتنزیل واُسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی، ج٢، ص ٩٩
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر، ج٣، ص ٣٢٠
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج٣، ص ٣٧٥

استعمال کرکے ظاہری پاکیزگی حاصل کرے اوراسے پی کرقلب کی صفائی کا اہتمام کرے۔(۷)

مسائلِ شرعیہ :

﴿۱﴾ نصوصِ شرعیہ، روایات متواترہ اوراجماعِ امت سے یہ بات طے ہے کہ مطلق پانی خودبھی طاہر ہےاوردوسری اشیاءکوپاک کرنے کاذریعہ بھی ہے۔(۸)

﴿۲﴾ طہوریت پانی کالازمی وصف ہے جوکبھی اس سے زائل نہیں ہوتاالبتہ اگراسمیں نجاست اپنااثرکرجائے یا حصولِ ثواب کے لئے اسے بدن پراستعمال کرلیاجائےتوصفتِ طہوریت ختم ہوجائے گی۔(۹)

﴿۳﴾ بارش، ندی، چشمہ، سمندر، دریا، کنواں، اولےاوربرف کے پانی سے وضوکرناجائزہے۔حضورسیدعالمﷺ سے سمندری پانی کے متعلق عرض کیاگیاتوآپ نے ارشادفرمایا۔ هُوَ الطَّهُوْرُ مَاءُ ہٗاس کاپانی پاک ہے۔(۱۰)

---

(۷) ☆ التفسیرات الاحمدیہ للعلامة احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاورص ۵۸۳

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ،کوئٹہ،ج۵،ص ۲۲۴

☆ التفسیرالبحرالمحیط ،لمحمدبن یوسف الشھیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴ . ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،ج۵،ص ۵۰۵

☆ حاشیة الجمل علی الجلالین للعلامة سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی،ج۵،ص ۳۵۶

☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاویؒ ازقاضی ابوالخیر عبداللّٰہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی،ج۲،ص۹۹

(۸) ☆ تفسیرمظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)مطبوعہ کوئٹہ ج۷ ص ۳۲

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللّٰہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص ۱۴۱۸

☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۱۳ ص ۴۱

(۹) ☆ تفسیرمظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)مطبوعہ کوئٹہ ج۷ ص ۳۹

☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۱۳ ص ۴۱

(۱۰) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللّٰہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص ۱۴۲۵

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ،کوئٹہ،ج۵،ص ۲۲۴

☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی (م ۱۰۴۱ھ) مکتبہ حقانیہ، پشاور ج۵ص۱۱۷

☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ،مکہ مکرمہ ج۳ص ۱۶۱

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر،ج۳،ص ۳۲۰

﴿۴﴾ جو پانی طاہر ومطہر ہے اس سے وضو وغسل درست ہے اگرچہ اسمیں مٹی کی آمیزش ہو، کیونکہ مٹی کا رنگ پانی کو ناپاک نہیں کرتا۔(۱۱)

﴿۵﴾ بہت سی چیزوں پر پانی کا نام کسی شی کی طرف مضاف کرکے بولا جاتا ہے۔ان میں سے بعض چیزیں تو پانی کی جنس سے نہیں ہوتیں جیسے آب زر اور آب کافور، ان چیزوں پر لفظ آب کا اطلاق صرف تشبیہ کے لئے ہے اور بعض چیزیں ایسی ہیں جو پانی ہی کی جنس سے تعلق رکھتی ہیں۔ پھر ان میں سے بھی کچھ پانی ایسے ہیں جنہیں بغیر کوئی صفت وقید ذکر کئے پانی کہہ سکتے ہیں جیسے آب باراں اور آب دریا ایسے پانی کو''مائے مطلق'' کہتے ہیں اور ان چیزوں کی طرف پانی کی اضافت کو''اضافتِ تعریف'' کہا جاتا ہے۔اور بعض ایسی چیزوں کی طرف پانی کی اضافت ہوتی ہے کہ اضافت کے بعد اس پانی کو اضافت اور قید کے بغیر مطلق پانی نہیں کہا جاسکتا، البتہ اضافت کے ساتھ اور مضاف الیہ کی قید ذکر کرکے اسے پانی کہا جاتا ہے، اسے''مائے مقید'' کہتے ہیں۔ جیسے ماء الشعیر (جو کا پانی) ماء العسل (شہد کا پانی) اس قسم کی اضافت کو''اضافتِ تقیید'' کہتے ہیں۔

اضافتِ تعریف اور اضافتِ تقیید میں فرق یوں ہوگا کہ جس پانی کی ماہیت اضافت کے بغیر پہچانی جائے اور صرف لفظ پانی کہنے سے اسے سمجھا جاسکے وہاں اضافت تعریف کی ہوگی جیسے کنویں کا پانی، چشمے کا پانی ورنہ اضافتِ تقیید کی ہوگی جیسے انگور کا پانی، درختوں کا پانی، پھلوں کا پانی۔(۱۲)

﴿۶﴾ ایک جگہ زیادہ عرصہ ٹھہرا رہنے سے اگر پانی کے اوصاف (رنگ، بو، ذائقہ) میں تبدیلی آجائے تو بھی وہ پانی پاک ہے، اس سے وضو وغسل کیا جاسکتا ہے۔(۱۳)

(۱۱) ☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۱۳ص ۵۱

☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان، ج۳،ص ۳۳۸

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ،کوئٹہ، ج۵،ص ۲۲۴

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج۳،ص ۳۷۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳،ص ۳۷۵

(۱۲) ☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۱۳ص ۵۱

☆ العطایا النبویة فی فتاوی الرضویة للامام احمد رضا خان بریلوی، ج۲ص ۱۸۰

(۱۳) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)مطبوعہ کوئٹہ ج۷ ص ۴۰

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۲،ص ۹۳

﴿۷﴾ پانی بہہ رہا ہو یا ہو تو ٹھہرا ہوا مگر کثیر ہو تو صرف نجاست گرنے سے ناپاک نہیں ہوتا جب تک نجاست سے اس کا رنگ، بو یا ذائقہ نہ بدل جائے۔ حدیث پاک میں ہے۔

اَلْمَاءُ طَهُوْرٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ اِلَّا مَا غَيَّرَ لَوْنَهُ اَوْ طَعْمَهُ اَوْ رِيْحَهُ

پانی پاک رہتا ہے۔ جب تک اس کا رنگ، بو یا ذائقہ باقی ہے کوئی شی اسے ناپاک نہیں کر سکتی......

اور اگر اس کا کوئی وصف نجاست کی وجہ سے بدل گیا تو ناپاک ہو جائے گا......اور اگر ٹھہرا ہوا پانی قلیل ہو تو وہ خفیف سی نجاست گرنے سے بھی ناپاک ہو جاتا ہے۔ اگرچہ پانی کے تمام اوصاف اپنی اصل حالت پر باقی ہوں۔ (۱۴)

﴿۸﴾ پانی کے قلیل اور کثیر ہونے کا معیار یہ ہے کہ جس پانی پر انسان کا دل گواہی دے کہ ایک کنارہ میں پڑی نجاست کا اثر دوسرے کنارے تک نہ پہنچے گا، اس کے حق میں وہی کثیر ہے اور اثر نہ پہنچنے کا معیار یہ ہے کہ اگر ایک کنارے پر وضو کرے تو دوسرے کنارے کا پانی فوراً اوپر تلے نہ ہو۔ دوسرے کنارے میں پانی کا صرف حرکت کرنا یا دیر بعد اٹھنا بیٹھنا معتبر نہیں۔

علمائے متأخرین نے ٹھہرے ہوئے کثیر پانی کی پیمائش یہ مقرر فرمائی ہے کہ دہ در دہ ہو۔ یعنی طول وعرض کو ضرب دینے سے سو ہاتھ (۱۵۰ فٹ) بنے۔ مثلاً دس ہاتھ طول اور دس ہاتھ عرض ہو یا بیس ہاتھ طول اور پانچ ہاتھ عرض ہو یا پچاس ہاتھ طول اور دو ہاتھ عرض ہو، اور گہرا اتنا ہو کہ لپ بھرنے سے پانی کے نیچے کی زمین نہ کھلے، اس سے کم ہو تو وہ پانی قلیل ہے۔ (۱۵)

---

(۱۴) ☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۱۳ ص ۵۰

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)مطبوعہ کوئٹہ ج۷ ص ۳۳

(۱۵) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)مطبوعہ کوئٹہ ج۷ ص ۳۳

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۳،ص ۱۴۱۹

☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۱۳ ص ۴۲

☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان، ج۳،ص ۳۴۰

☆ التفسیرات الاحمدیہ للعلامۃ احمدجیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور ص ۵۸۴

﴿۹﴾ نجاست کی عمومیت کی وجہ سے پانی قلیل ہو یا کثیر بہرصورت نجس ہو جاتا ہے۔ مثلاً پانی کثیر ہے مگر اس میں نجاست اس قدر کثرت سے گری کہ لپ بھرنے سے اجزائے نجاست اس میں آتے ہیں تو پانی ناپاک ہے۔(۱۶)

﴿۱۰﴾ جس پانی کو ایک دفعہ حصولِ ثواب یا ازالۂ حدث کے لئے استعمال کرلیا جائے وہ دوبارہ احداث سے طہارت و پاکیزگی کا فائدہ نہیں دے سکتا۔ البتہ اس سے نجاست حقیقیہ (وضو وغسل کے علاوہ دیگر نجاستوں) کو دور کیا جاسکتا ہے۔(۱۷)

﴿۱۱﴾ مستعمل پانی اگر چہ خود طاہر ہے مگر قذر ہے، اس کی طرف نجاست حکمیہ منتقل ہوتی ہے۔ حدیث پاک میں ہے:

اِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ اَوِ الْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ خَرَجَ مِنْ وَّجْهِهٖ كُلُّ خَطِيْئَةٍ نَظَرَ اِلَيْهَا بِعَيْنِهٖ مَعَ الْمَاءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ فَاِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَ مِنْ يَّدَيْهِ كُلُّ خَطِيْئَةٍ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ فَاِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ كُلُّ خَطِيْئَةٍ مَشَتْهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَاءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ حَتّٰى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِّنَ الذُّنُوْبِ.(۱۹)

جب مسلمان یا بندۂ مومن وضو میں اپنا چہرہ دھوتا ہے تو اس کے چہرے سے ہر وہ گناہ نکل جاتا ہے جو اس نے اپنی دونوں آنکھوں سے کیا ہو، پانی کے ساتھ (یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ)۔ جب وہ اپنے دونوں ہاتھ دھوتا ہے تو جو گناہ اس نے اپنے ہاتھوں سے کئے وہ پانی کے ساتھ (یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ) نکل جاتے ہیں اور جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے تو اس کے پیروں کے گناہ پانی کے

---

(۱۶) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۳۴۰
☆ الجامع القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۳ ص ۴۲

(۱۷) ☆ التفسیرات الاحمدیہ للعلامۃ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور ص ۵۸۴
☆ الجامع القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۳ ص ۴۱
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۴۱۸
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۴، ص ۹۲
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ کوئٹہ ج۷ ص ۳۸

(۱۹) ☆ مسلم، امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) باب خروج الخطاء مع ماء الوضوء قدیمی کتب خانہ کراچی ج۱ ص ۱۲۵

ساتھ (یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ) نکل جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ گناہوں سے پاک وصاف ہوجاتا ہے۔

مستعمل پانی چونکہ ماء الذنوب ہے اس لئے اسے ماکولات ومشروبات میں استعمال کرنا مکروہ ہے۔(۲۰)

﴿۱۲﴾ جس پانی کو نجاست حقیقیہ دور کرنے کے لئے استعمال کیا گیا ہو وہ ناپاک ہوجاتا ہے۔ حدیث پاک میں نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

لَا يَغْتَسِلُ اَحَدُكُمْ فِي الْمَآءِ الدَّائِمِ.

تم میں سے کوئی ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل نہ کرے۔

اور ارشاد فرمایا:

لَايَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَلَا يَغْتَسِلُ فِيْهِ مِنَ الْجَنَابَةِ.

تم میں سے کوئی رکے ہوئے پانی میں ہرگز پیشاب نہ کرے اور نہ ہی اس میں غسل جنابت کرے۔

حدیث پاک میں بیان کی گئی ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ پیشاب کرنے اور نجاست صاف کرنے سے پانی میں نجاست کے اجزاء مخلوط ہوجاتے ہیں، نتیجۃً پانی بھی ناپاک ہوجاتا ہے اور پھر کسی قسم کی طہارت کے لئے فائدہ مند نہیں رہتا۔(۲۱)

﴿۱۳﴾ انبیائے کرام علیہم الصلوات والسلام کا استعمال شدہ پانی امت کے لئے پاک بھی ہے اور پاک کرنے والا بھی۔

حدیث پاک میں ہے، حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

جَاءَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَعُوْدُنِيْ وَاَنَا مَرِيْضٌ لَاَعْقِلُ فَتَوَضَّأَ وَصَبَّ وَضُوْءَهٗ عَلَيَّ فَعَقَلْتُ

(۲۰) ☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۱۳ ص ۴۸
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)مطبوعہ کوئٹہ ج۷ ص ۳۷

(۲۱) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)مطبوعہ کوئٹہ ج۷ ص ۳۳

وَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّمَا يَرِثُنِیْ كَلَالَةٌ فَنَزَلَتْ آيَةُ الْفَرَائِضِ. (۲۲)

حضورﷺ میری عیادت کرنے کے لئے تشریف لائے اور میں بیماری سے بیہوش پڑا تھا۔ آپﷺ نے وضوفرمایا اور وضو کا پانی میرے اوپر چھڑ کا تو مجھے ہوش آ گیا۔ میں نے عرض کی یارسول اللہﷺ میں صاحب اولاد نہیں ہوں میری وراثت کا کیا بنے گا تو آیتِ فرائض نازل ہوئی۔ (جس میں وراثت کے احکام بیان کئے گئے)

حضرت سیدنا سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ذَهَبَتْ بِیْ خَالَتِیْ اِلَى النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللهِ اِنَّ ابْنَ اُخْتِیْ وَقِعٌ فَدَعَا بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ عَنْ وَّضُوْءِهٖ ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهٖ فَنَظَرْتُ اِلَى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ. (۲۳)

میری خالہ مجھے حضورﷺ کی خدمت اقدس میں لے کر حاضر ہوئیں اور عرض کی میرا یہ بھانجا بیمار ہے۔ تو حضورﷺ نے برکت کی دعا فرمائی، پھر وضوفرمایا تو میں نے آپ کے وضو کے پانی کو پی لیا، پھر میں آپ کے پیچھے کھڑا ہوا تو آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان مہرِ نبوت کو گنبد نما ابھرا ہوا دیکھ لیا۔

حضرت مسور بن مخرمہ صلح حدیبیہ کے متعلق حدیث پاک بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

مَاتَنَخَّمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِنُخَامَةٍ اِلَّا وَقَعَ فِیْ كَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ فَدَلَكَ بِهَا وَجْهَهٗ وَصَدْرَهٗ وَاِذَا تَوَضَّأَ كَادُوْا يَقْتَتِلُوْنَ عَلَى وَضُوْءِهٖ. (۲۴)

---

(۲۲) ☆ بخاری، امام ابو عبداللہ محمد بن اسمعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) کتاب الوضوء باب صب النبی ﷺ وضوءہ علی المغمی علیہ ج ۱ ص ۶۲

☆ مسلم، امام ابو الحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) کتاب الفرائض باب میراث الکلالۃ رقم الحدیث ۴۵۷۷

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ کوئٹہ ج ۷ ص ۳۸

(۲۳) ☆ صحیح بخاری، امام ابو عبداللہ محمد بن اسمعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) کتاب الوضوء رقم الحدیث ۱۹۰ ج ۱ ص ۲۱

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ کوئٹہ ج ۷ ص ۳۸

☆ مسلم، امام ابو الحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) کتاب الفضائل باب اثبات خاتم النبوۃ و صفتہ و محلہ من جسدہ رقم الحدیث ۱۲۱ ۳۵۴۰

(۲۴) ☆ بخاری، امام ابو عبداللہ محمد بن اسمعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) کتاب الوضوء باب استعمال فضل وضوء الناس رقم الحدیث ۱۸۹ ج ۱ ص ۳۱

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ کوئٹہ ج ۷ ص ۳۹

حضورﷺ جب بھی تھوکتے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم لعاب دہن کو آگے بڑھ کر اپنے ہاتھوں پہ لیتے اور اسے اپنے چہروں اور سینوں پر مل لیتے تھے اور جب آپﷺ وضو فرماتے تو آپﷺ کے وضو کے پانی کو حاصل کرنے کے لئے یوں دیوانہ وار آگے بڑھتے کہ گویا لڑ پڑیں گے۔

حضرت سیدنا ابو جحیفہ فرماتے ہیں:

خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِالْهَاجِرَةِ فَاُتِیَ بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّأَ فَجَعَلَ النَّاسُ يَأْخُذُوْنَ مِنْ فَضْلِ وَضُوْئِهٖ فَيَتَمَسَّحُوْنَ بِهٖ.(۲۵)

حضورﷺ سخت گرمی میں دوپہر کے وقت ہمارے پاس تشریف لائے، وضو کے لئے آپﷺ کو پانی پیش کیا گیا تو آپ نے وضو فرمایا، صحابہ کرام آپﷺ کے وضو کے پانی کو حاصل کرتے اور اسے اپنے جسم پر مل لیتے۔

بلکہ نبی اکرمﷺ کے وجودِ مسعود کو حق تعالیٰ نے لطیف تر بنا کر تمام بشری کثافتوں اور ناپاکیوں سے منزہ و مبراء فرما دیا ہے۔ اور ان کے فضلات مبارکہ کو بھی لوگوں کے لئے چشمۂ شفاء، ذریعہ برکات اور جہنم سے بچنے کا وسیلہ بنایا ہے۔

حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:

كَانَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَخَّارَةٌ يَبُوْلُ فِيْهَا فَكَانَ اِذَا اَصْبَحَ يَقُوْلُ يَا اُمَّ اَيْمَنَ صُبِّیْ مَا فِی الْفَخَّارَةِ فَقُمْتُ لَيْلَةً وَاَنَا عَطْشٰى فَشَرِبْتُ مَا فِيْهَا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَا اُمَّ اَيْمَنَ صُبِّیْ مَا فِی الْفَخَّارَةِ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قُمْتُ وَاَنَا عَطْشٰى فَشَرِبْتُ مَا فِيْهَا فَقَالَ اِنَّكِ لَنْ تَشْتَكِیْ بَطْنُكِ بَعْدَ يَوْمِكِ هٰذَا اَبَدًا.

رسول اللہﷺ کے ہاں مٹی کا ایک برتن تھا جس میں آپ (رات کو) پیشاب فرماتے تھے۔ جب صبح ہوتی تو فرماتے، اے ام ایمن مٹی کے برتن میں جو کچھ ہے اسے گرا دو۔ میں ایک رات اٹھی اور مجھے

---

(۲۵) ☆ بخاری، امام ابو عبداللہ محمد بن اسمعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) کتاب الوضوء باب استعمال فضل وضوء الناس رقم الحدیث ۱۸۷ ج ۱ ص ۶۱

☆ صحیح مسلم، امام ابو الحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) کتاب الصلاۃ باب سترۃ المصلی

سخت پیاس لگی ہوئی تھی تو جو کچھ اس برتن میں تھا میں نے اسے پی لیا۔ حسب معمول صبح حضور نے فرمایا۔ اے ام ایمن! جو کچھ مٹی کے برتن میں ہے اسے بہادو، تو حضرت ام ایمن نے عرض کی یارسول اللہ (رات کو) میں اٹھی، مجھے سخت پیاس لگی ہوئی تھی تو جو کچھ برتن میں تھا میں اسے پی گئی، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا بے شک آج کے بعد تمہیں اپنے پیٹ میں بیماری کی کبھی شکایت نہیں ہوگی۔ (۲۶)

اسی طرح کا ایک واقعہ حضرت امیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی مروی ہے۔ آپ فرماتی ہیں نبی اکرم ﷺ رات کو لکڑی کے ایک برتن میں پیشاب فرمایا کرتے تھے۔ پھر اسے آپ کی چارپائی کے نیچے رکھ دیا جاتا تھا، ایک بار آپ نے اس میں پیشاب فرمایا۔ پھر حضور ﷺ دوبارہ تشریف لائے اور اسمیں پیشاب فرمانا چاہا تو اس میں کوئی چیز نہ تھی۔ ایک خاتون جنہیں برکت کہا جاتا تھا (یہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی خادمہ تھیں اور حبشہ سے ان کے ساتھ آئیں تھیں) ان سے حضور نے پوچھا وہ پیشاب جو برتن میں تھا، کہاں ہے؟ اس خاتون نے عرض کی، میں نے اسے پی لیا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا یقیناً تو نے ایک مضبوط حصار کے ساتھ جہنم سے اپنا بچاؤ کر لیا ہے۔ (۲۷)

---

(۲۶) ☆ البدایة و النهایة ابن کثیر ذکر عبیده و اماء ه الخ ومنهن برکة ام ایمن ج۵ ص ۳۲۶ ،مکتبه المعارف بیروت
☆ الخصائص الکبری باب اختصاصه بطهارة دمه و بوله و غائطه ج۲ ص ۲۵۲ مکتبه النوریه الرضویه لائیلپور
☆ جمع الوسائل فی شرح الشمائل لملا علی قاری باب ماجاء فی تعطر رسول الله ج۲ ص ۳ طبع دارالمعرفة بیروت
☆ الصحیح المستدرک علی الصحیحین ،الحاکم، ذکرام ایمن ج۴ص ۶۴ ......۶۳ طبع دار الکتاب العربی بیروت
☆ تلخیص الحبیر فی تخریج احادیث الرافعی الکبیر للعسقلانی باب بیان النجاسات و الماء النجس رقم الحدیث ۲۰ ج ۱ ص ۳۱
☆ دلائل النبوة ابونعیم الاصبهانی ،الفصل السابع و العشرون ج۲ ص ۳۸۱...... ۳۸۰، طبع دار الباز مکة المکرمة
☆ حلیة الاولیاء و طبقات الاصفیاء ،ابو نعیم الاصبهانی ام ایمن ترجمه ۱۴۷ ج۲ص ۶۷دار الفکربیروت
☆ المعجم الکبیر للطبرانی ، النساء ،ام ایمن رقم الحدیث ۲۳۰، ج۲۵ص ۹۰ ......۸۹، مکتبة ابن تیمیه ، القاهره
☆ الاصابة فی معرفة الصحابة للعسقلانی کتاب النساء ترجمه ۱۱۴۵ ، ج۴ص ۴۳۳، مکتبة المثنی بغداد

(۲۷) ☆ المعجم الکبیر للطبرانی رقم الحدیث ۴۷۷، ج۲۴ص ۱۸۹ مکتبه ابن تیمیه القاهره
☆ الاستیعاب فی معرفة الاصحاب بهامشق الاصابة ج۴ص ۲۵۱، طبع مکتبه المثنی بغداد
☆ السنن الکبریٰ للبیهقی کتاب النکاح باب ترکه الانکار علی من شرب بوله و دمه ج۷ص۶۷ مطبوعه حیدر آباد،دکن
☆ الاصابة فی معرفة الصحابة للعسقلانی ترجمه ۱۶۵ ،برکة الحبشیة ج۴ص ۲۵۰ مکتبه المثنی بغداد
☆ الخصائص الکبری للسیوطی باب الاستشفاء ببوله ج ۱ ص ۷۱،المکتبة النوریة الرضویة لائیلپور
☆ تلخیص الحبیر فی تخریج احادیث الرافعی الکبیر باب بیان النجاسات و الماء النجس رقم الحدیث ۲۰ ج ۱ ص ۳۲...... ۳۱
☆ اسد الغابة فی معرفة الصحابة ازعزالدین بن الاثیر ،امیمه بنت رقیه ج۵ص ۴۰۳، دارِ احیاء التراث العربی بیروت

حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

كَانَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يُصَلِّيْ فَيُطِيْلُ الْقِيَامَ وَاَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَالَ فِيْ بِئْرٍ فِيْ دَارِهِ قَالَ فَلَمْ يَكُنْ فِي الْمَدِيْنَةِ بِئْرٌ اَعْذَبَ مِنْهَا قَالَ وَكَانُوْا اِذَا حَضَرُوْا اَسْتَعْذِبُ لَهُمْ مِنْهَا. (۲۸)

حضور نماز پڑھتے تو دیر تک قیام فرماتے اور نبی اکرم نے ان کے گھر کے اندر ایک کنویں میں پیشاب فرمایا۔ حضرت انس فرماتے ہیں اس کے بعد ٹھنڈے، میٹھے اور خوشگوار پانی میں اس کنویں سے بڑھ کر پورے مدینہ طیبہ میں کوئی کنواں نہ تھا۔ جب صحابہ کرام ہمارے گھر تشریف لاتے تو میں اس کنویں کے شیریں پانی سے ان کی تواضع کرتا۔ (۲۹)

مگر جس طرح ان کے فضلات طیبات کو ان کے اپنے حق میں نواقضات میں سے شمار کیا گیا ہے اسی طرح ان کا استعمال شدہ پانی بھی ان کے اپنے حق میں مائے مستعمل ہے۔ (۳۰)

﴿۱۴﴾ نجاست حقیقیہ کو پانی کے علاوہ دوسری بہنے والی اشیاء سے پاک کرنا جائز ہے۔ جبکہ پانی کے سواء دیگر سیال چیزوں سے نجاست حکمیہ کو دور کرنا جائز نہیں، یعنی پانی کے علاوہ کسی اور بہنے والی شی سے وضو اور غسل نہیں کئے جا سکتے۔ اگر نجاستِ حکمیہ دور کرنے کے لئے پانی موجود نہ ہو تو تیمّم کرلے۔

ارشادِ ربانی ہے۔ **فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا مَاءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا.** (سورۃ النساء آیت ۴۳ پ۵)

اور پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمّم کرو۔ (۳۱)

---

(۲۸) ☆ دلائل النبوۃ ابونعیم الاصبہانی الفصل الثانی و العشرون ج۲ ص ۳۸۱، دارالباز مکۃ المکرمۃ

(۲۹) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ کوئٹہ ج۷ ص ۳۷

(۳۰) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ کوئٹہ ج۷ ص ۳۷

(۳۱) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ کوئٹہ ج۷ ص ۳۹

☆ الجامع القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۳ ص ۴۰

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللّٰہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۴۱۶

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۴، ص ۹۸

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵، ص ۲۴۴

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۳۷۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۷۵

﴿۱۵﴾ جس شئ میں نجاست کے اجزاء کا پایا جانا یقینی ہو وہ حرام ہو جاتی ہے اگرچہ باقی سارے اجزاء پاک ہوں۔(۳۲)

﴿۱۶﴾ جب کسی شی میں حلت وحرمت دونوں جہتیں جمع ہوں تو ترجیح جہتِ حرمت کو ہوا کرتی ہے۔(۳۳)

﴿۱۷﴾ جسے نجس پانی ملا اور پاک پانی نہ مل سکا جو شرعاً مطلوب ہے تو درحقیقت اسے پانی ملا ہی نہیں۔اس پانی سے طہارت حاصل نہیں کی جاسکتی۔شریعت مطہرہ نے نجس شئ کے استعمال کو حرام قرار دے دیا ہے۔ارشاد خداوندی ہے:

يُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ. (سورة الاعراف آيت ۱۵۷ پاره ۹)

اور ستھری چیزیں ان کے لئے حلال فرمائے گا اور گندی چیزیں ان پر حرام کرے گا۔

اور آیت وضو میں ارشاد فرمایا:

وَلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ. (سورة المائده آيت ۲ پ ٦)

ہاں یہ چاہتا ہے کہ تمہیں خوب ستھرا کر دے۔

اور ظاہر ہے کہ جو پانی خود ناپاک ہو اس سے پاکی حاصل ہونا ناممکن ہے۔حدیث پاک میں ہے:

مَنِ ابْتُلِىَ مِنْكُمْ مِنْ هٰذِهِ الْقَاذُوْرَاتِ فَلْيَسْتَتِرْ بِسَتْرِ اللهِ.

اگر تم میں سے کسی کو ان گندگیوں میں مبتلا ہونا پڑے تو وہ فیصلۂ الٰہی کے مطابق رکا رہے۔(۳۴)

﴿۱۸﴾ ممنوع طبعی کا حکم بھی ممنوع شرعی کی طرح ہے۔جس طرح ممنوع شرعی سے بچنا لازم ہے اسی طرح ممنوع طبعی سے بھی اجتناب ضروری ہے۔مثلاً کوئی شخص کنویں کی منڈیر پر بیٹھا ہے مگر نہ تو اس کے پاس ڈول ہے اور نہ ہی رسی،تو ظاہر ہے کہ وہ پانی کے حصول سے طبعی طور پر معذور ہے۔اسی طرح بیمار کے پاس پانی تو ہے مگر اسے استعمال کرنے سے مرض میں شدت پیدا ہوتی ہے تو گویا طبعاً پانی استعمال کرنا اس کے لئے ممنوع ہو گیا۔لہٰذا

(۳۲) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت،لبنان، ج۳،ص ۳۴۱

(۳۳) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت،لبنان، ج۳،ص ۳۴۱

(۳۴) ☆ تفسیر مظہری از علامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مطبوعه کوئٹه ج۷ ص ۴۰

☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت،لبنان، ج۳،ص ۳۴۱

شرعاً بھی اس سے پرہیز کرنا ضروری ہے۔(۳۵)

﴿۱۹﴾ خنزیر، کتا، شیر، بھڑیا، ہاتھی، گیدڑ اور دیگر درندوں کا جھوٹا پانی ناپاک ہے، اگر ان میں سے کوئی جانور کسی برتن کو چاٹ جائے تو دیکھیں گے اگر وہ برتن مسام دار ہو، مثلاً مٹی کے برتن، تو اسے تین دفعہ یوں دھویا جائے گا کہ ہر دفعہ دھوکر اتنا خشک کیا جائے کہ پانی کے قطرات گرنا بند ہوجائیں اور اگر وہ برتن ذی مسام نہ ہو، اس پر مصالحہ وغیرہ چڑھا ہو، مثلاً چینی کے برتن، شیشے کے برتن وغیرہ، تو صرف تین دفعہ دھولینے سے ہی وہ پاک ہو جائیں گے۔(۳۶)

﴿۲۰﴾ شکاری پرندے، حشرات الارض اور گھروں میں رہنے والے جانور مثلاً بلی، چوہا، چھپکلی اور سانپ کا جھوٹا پانی مکروہ ہے اگر دوسرا پاک پانی موجود نہ ہو تو اس سے وضو کفایت کرے گا۔ البتہ اگر برتن میں یہ چیزیں منہ ماریں تو ازالۂ کراہت اور زیادتِ تنظیف کے لئے اسے دھوکر صاف کرلینا چاہیئے۔

حدیث پاک میں ہے:

طُهُوْرُ الْاِنَاءِ اِذَا وَلَغَ فِيْهِ الْهِرُّ اَنْ يَّغْسِلَ مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ.

جب بلی کسی برتن میں منہ مارے تو اس کی صفائی کے لئے اسے ایک یا دومرتبہ دھولینا چاہئے۔(۳۷)

﴿۲۱﴾ انسان، بکری، کتا، مرغ، بلی، چوہا، چھپکلی یا اور کوئی ایسا جانور جس میں بہنے والا خون ہوتا ہے، پانی میں گرکر مرجائے تو سارا پانی ناپاک ہوجاتا ہے۔ البتہ مکھی، مچھر، مینڈک، بچھو یا دیگر کوئی ایسا جانور جس میں دمِ سائل نہیں ہوتا، اس کے مرنے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا۔ اسی طرح پانی کا جانور جو پیدا ہی پانی میں ہوتا ہے، اس کی موت بھی پانی کو نجس نہیں کرتی۔ اگر وہ پھٹ گیا اور اس کے اجزاء پانی میں خلط ہوگئے تو اس پانی کا پینا حرام ہے جبکہ وہ جانور حرام ہو کہ پینے میں اس کے اجزاء بھی آئیں گے اور اگر مچھلی وغیرہ ہے تو یہ بھی جائز ہے۔

---

(۳۵) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ کوئٹہ ج ۷ ص ۴۰

(۳۶) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۴۲۲

☆ الجامع القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان۔ ج ۱۳ ص ۴۵

(۳۷) ☆ الجامع القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان۔ ج ۱۳ ص ۴۷

احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی حصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان۔ ج ۳، ص ۳۳۹

اللہ تعالیٰ جل وعلا مجدہ الکریم کا ارشاد پاک ہے۔

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ .(۳۸) (سورۃ البقرہ آیت ۱۷۳ پ ۲)

اس نے یہی تم پر حرام کیے ہیں مردار اور خون۔

﴿۲۲﴾ یہود و نصاریٰ، دیگر کفار اور شرابی کا جھوٹا پانی مکروہ ہے۔ البتہ اگر کسی نے ایسے پانی سے وضو کر لیا تو نماز ہو جائے گی۔(۳۹)

﴿۲۳﴾ سورج کی گرمی سے گرم شدہ پانی سے وضو کرنا مکروہ ہے اور اگر کسی گرم علاقہ اور گرمی کے موسم میں سونے چاندی کے علاوہ کسی اور دھات کے برتن میں دھوپ سے پانی گرم ہو جائے تو جب تک ٹھنڈا نہ ہو جائے جسم کو کسی طرح نہ پہنچانا چاہیے، نہ اس سے وضو غسل کیا جائے اور نہ ہی پیا جائے حتیٰ کہ جو کپڑا اس سے بھیگا ہو جب تک وہ ٹھنڈا نہ ہو جائے، پہننا مناسب نہیں کہ اس پانی کے بدن کو پہنچنے سے معاذ اللہ برص پیدا ہونے کا خدشہ ہے۔

حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

لَاتَغْتَسِلُوْا بِالْمَاءِ الشَّمْسِ فَاِنَّهٗ يُوْرِثُ الْبَرَصَ.

سورج کے گرم شدہ پانی میں غسل نہ کرو کہ اس سے برص پیدا ہوتا ہے۔(۴۰)

ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

سَخَنْتُ لِلنَّبِیِّ ﷺ مَاءً فِی الشَّمْسِ فَقَالَ لَا تَفْعَلِیْ یَا حُمَیْرَاءُ فَاِنَّهٗ یُوْرِثُ الْبَرَصَ .

میں نے حضور ﷺ کے لئے دھوپ میں پانی گرم کیا تو آپ نے فرمایا۔ اے حمیرا! آئندہ ایسا نہ کرنا کیونکہ اس سے برص پیدا ہوتا ہے۔(۴۱)

(۳۸) ☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۱۳ ص ۴۷

☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان، ج۳،ص ۳۴۰

(۳۹) ☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۱۳ ص ۴۴

(۴۰) ☆ سنن دارقطنی ،امام علی بن عمر دارقطنی (م ۲۸۵ھ)باب الماء المسخن نشرمطبوعہ النسة ملتان ج ۱ ص ۳۹

(۴۱) ☆ سنن دارقطنی ،امام علی بن عمر دارقطنی (م ۲۸۵ھ)باب الماء المسخن نشر السنة ملتان ج ۱ ص ۳۸

☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۱۳ ص ۵۱

☆ العطایا النبویة فی فتاوی الرضویة للامام احمد رضا خان بریلوی، ج ۲ ص ۴۶۴

﴿۲۴﴾ ہر پاکیزہ برتن سے وضو کرنا جائز ہے۔ البتہ سونے چاندی کے برتن سے ناجائز ہے، کیونکہ حضور ﷺ نے سونے چاندی کے برتن استعمال کرنے سے منع فرمایا ہے اور ممانعت کی وجہ ان کی ناپاکی نہیں بلکہ متکبرین کی مشابہت ہے۔ اگر کسی نے ان برتنوں سے وضو کیا تو وضو ہو جائے گا مگر ان کے استعمال کی وجہ سے گناہگار ہوگا۔ (۴۲)

﴿۲۵﴾ ہر وہ چمڑا جسے دباغت سے پاک وصاف کر لیا جائے اس کے پانی سے وضو و غسل کرنا جائز ہے۔ (۴۳)

﴿۲۶﴾ بقیہ آبِ وضو و غسل جو برتن میں رہ جاتا ہے وہ مائے مستعمل نہیں، اس سے وضو و غسل کیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح جنبی کے غسل سے جو پانی برتن میں بچ گیا وہ پاک ہے۔

ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔

كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ مِّنَ الْجَنَابَةِ.

میں اور حضور ﷺ ایک ہی برتن (کے پانی) سے غسل جنابت کیا کرتے تھے۔ (۴۴)

﴿۲۷﴾ شریعت مطہرہ کا اصول یہ ہے کہ نجاست کا پانی میں واقع ہونا نجاست پر پانی کے واقع ہونے کی طرح نہیں۔ حدیث پاک میں ہے۔

اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهٖ فَلَا يَغْمِسَنَّ يَدَهٗ فِي الْاِنَاءِ حَتّٰى يَغْسِلَهَا ثَلَاثًا فَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَايَدْرِيْ اَيْنَ بَاتَتْ يَدُهٗ.

جب تم میں سے کوئی نیند سے بیدار ہو تو اپنا ہاتھ ہرگز برتن میں نہ ڈالے یہاں تک کہ اسے تین مرتبہ

---

(۴۲) ☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۱۳ ص ۵۷

(۴۳) ☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۱۳ ص۵۷

(۴۴) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۳،ص ۱۴۲۲

☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۱۳ ص ۵۴

☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان، ج۳،ص ۳۴۴

☆ جامع ترمذی ،امام ابوعیسی محمدبن عیسی ترمذی (م ۲۷۹ھ) رقم الحدیث ۶۲

☆ صحیح بخاری ،امام ابوعبداللہ محمدبن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) رقم الحدیث ۲۹۶......۲۶۳

☆ صحیح مسلم ،امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) رقم الحدیث ۳۱۹

دھولے۔اس لئے کہ تم میں سے کوئی نہیں یہ جانتا کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں گزاری ہے۔

حضورﷺ نے پانی میں ہاتھ ڈالنے سے منع فرمایا مگر ہاتھ پر پانی ڈالنے کا حکم دیا ہے۔(۴۵)

﴿۲۸﴾ پانی اور نجاست جب ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو ان کی ملاقات کا نتیجہ چار طرح سے ظاہر ہوتا ہے:

(۱) اکمال: یہ کہ نجاست اپنا عمل کرے اور پانی کو ناپاک کردے۔مثلاً جب نجاست ماءِ قلیل میں پڑ جائے تو اسے نجس کردے گی۔

(۲) اہمال: یہ کہ نجاست اپنا اثر نہ کرسکے اور پانی کو ناپاک نہ کرسکے۔مثلاً جب نجاست ماءِ جاری یا مائے کثیر پر وارد ہو تو محض اہمال ہے کہ باقی تو اس میں رہے گی مگر اثر کچھ نہ کرسکے گی۔

(۳) انتقال: نجاست کا اثر جس شیٔ پر تھا اس سے منتقل ہو کر دوسری شی کی طرف چلا جائے۔مثلاً کپڑا یا بدن پاک کرنے کے لئے جب اس پر پانی بہائیں تو نجاست اس کپڑے یا بدن سے منتقل ہو کر اس پانی میں آجائے گی، وہ پاک ہو جائے گا اور یہ پانی ناپاک۔

(۴) استیصال: یہ کہ نجاست سرے سے فنا ہو جائے۔جیسے ماءِ جاری یا ماءِ کثیر نجاست پر وارد ہو تو یہ استیصال ہے یعنی وہ شیٔ بھی پاک ہوگئی اور یہ پانی بھی پاک رہا، نجاست کہیں بھی باقی نہ رہی۔(۴۶)

﴿۲۹﴾ حصولِ ثواب کی نیت سے وضو کرنے سے جسم کے گناہ نکل جاتے ہیں۔حضور سید عالمﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوَضُوْءَ خَرَجَتْ خَطَایَاهُ مِنْ جَسَدِهٖ حَتّٰی تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِهٖ.

جو اچھے طریقہ سے وضو کرتا ہے اس کے جسم سے گناہ نکل جاتے ہیں حتیٰ کہ ناخنوں کے نیچے سے بھی

---

(۴۵) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمدبن عبداللّٰہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص ۱۴۲۴

☆ الجامع القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۷۱ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۱۳ ص ۵۰

☆ صحیح بخاری ،امام ابوعبداللہ محمدبن اسمعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) رقم الحدیث ۱۶۲ ،ج ۱ ص ۵۴،مطبوعہ بیروت

☆ مسلم ،امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) کتاب الوضوء باب غسل الیدعند القیام من النوم قبل ادخالهما فی الاناء رقم الحدیث ۲۷۸

☆ ابوداؤد ،امام ابوداؤدسلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ) رقم الحدیث ۱۰۳

☆ سنن دارمی ،امام ابوعبداللہ بن عبدالرحمن دارمی(م ۲۵۵ھ) رقم الحدیث ۷۶۶

☆ المسند ،امام احمدبن حنبل (م ۲۴۱ھ)مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت،لبنان رقم الحدیث ۷۲۰۳

(۴۶) ☆ العطایا النبویۃ فی فتاوی الرضویۃ للامام احمد رضا خان بریلوی،ج۲ ص ۶۰۳

گناہ نکل جاتے ہیں۔(۴۷)

﴿۳۰﴾ مومن کی نماز اس کے گناہوں کا کفارہ ہوتی ہے۔ حضور سرورِ عالم سید الکونین ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ اِلَى الْجُمُعَةِ وَرَمَضَانُ اِلَى رَمَضَانَ مُكَفِّرَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ اِذَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ.(۴۸)

پانچوں نمازیں درمیانی اوقات کے گناہوں کے لئے، جمعہ کی نماز آئندہ جمعہ تک کے گناہوں کے لئے اور رمضان المبارک آئندہ رمضان شریف تک کے گناہوں کے لئے کفارہ ہیں بشرطیکہ انسان کبیرہ گناہوں سے بچا رہے۔(۴۹)

﴿۳۱﴾ کپڑے اور جسم پاک رکھنا اور ہمیشہ باوضو رہنا وسعتِ رزق کا سبب ہے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

دُمْ عَلَى الطَّهَارَةِ يُوَسَّعْ عَلَيْكَ الرِّزْقُ

طہارت پر مداومت اختیار کرو، رزق میں وسعت ہوگی۔(۵۰)

﴿۳۲﴾ پانی میں کوئی پاک چیز مل جائے اور اس کے اوصاف (رنگ، بو، ذائقہ) میں سے کوئی وصف نہ بدلے اور نہ ہی پانی کے قوام میں کوئی اضافہ ہو، تو اس پانی سے وضو جائز ہے اور اگر پانی کے اوصاف بدل گئے تو دیکھا جائے گا کہ اس ملنے والی شی سے پانی کو بچایا اور محفوظ رکھا جا سکتا تھا یا نہیں۔ اگر نہیں بچایا جا سکتا تھا تو اگرچہ تمام اوصاف بدل گئے ہوں پھر بھی پانی طاہر بھی ہے اور مطہر بھی بشرطیکہ پانی کی طبعی حالت یعنی رقت باقی ہو۔ جیسے مٹی اور پتوں کے ملنے کی وجہ سے پانی کے اوصاف بدل جاتے ہیں۔ کیونکہ ان چیزوں سے بچنا دشوار ہے اور دشواری معاف۔

---

(۴۷) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ کوئٹہ ج۷ ص ۳۸

(۴۸) ☆ مسلم، امام ابو الحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) باب الصلوات الخمس کفارة لما بینهن رقم الحدیث ۲۳۳

☆ جامع ترمذی، امام ابو عیسی محمد بن عیسی ترمذی (م ۲۷۹ھ) رقم الحدیث ۲۱۴

☆ ابن ماجہ، امام ابو عبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ (م ۲۷۳ھ) رقم الحدیث ۱۰۸۶

☆ المسند، امام احمد بن حنبل (م ۲۴۱ھ) مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت، لبنان رقم الحدیث ۸۳۸۵

(۴۹) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ کوئٹہ ج۷ ص ۳۸

(۵۰) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵، ص ۲۲۴

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ . (سورة الحج آیت ۷۸ پاره ۱۷)

اور تم پر دین میں کچھ تنگی نہ رکھی۔

اور اگر پانی میں ایسی شی مل گئی جس سے بچنا ممکن تھا تو دیکھیں گے کہ......وہ شی اتنی قلیل تھی کہ اس کی طرف پانی کی اضافت نہیں ہوتی تو اگر چہ ایک وصف بدل گیا ہو، اس سے وضو جائز ہے۔ جیسے سرکہ یا زعفران ملا ہوا پانی، اسی طرح آٹا گرے اور پانی کو تھوڑا سا سفید کر دے اور اگر......وہ ملنے والی شی کثیر تھی کہ پانی میں تغیر زیادہ ہو گیا اور اس کے بیشتر اوصاف بدل گئے یا پانی کی رقت ختم ہو گئی اور گاڑھا پن پیدا ہو گیا۔ جیسے نبیذ، یا کوئی سیال چیز ہی پانی میں مل گئی مگر اس کے مقابلہ میں پانی کی مقدار کم ہو، یا اس شی کو پانی میں پکایا گیا ہو جس کی وجہ سے پانی کی طبیعت بدل گئی اور گاڑھا ہو گیا ہو جیسے شوربہ، ان تمام صورتوں میں اس پانی سے وضو جائز نہیں۔ (۵۱)

﴿۳۳﴾ تمام احکام شرعیہ کا اصول یہ ہے کہ جس شی سے بچنا ممکن نہ ہو وہ شرعا ساقط الاعتبار ہوتی ہے۔ جیسے عمل قلیل سے نماز میں احتراز ممکن نہیں لہٰذا اس سے نماز میں فساد پیدا نہیں ہوگا۔ جبکہ عمل کثیر سے بچنا ممکن ہے لہٰذا اس سے نماز فاسد ہو جائے گی۔ اسی طرح صغائر سے بچنا عموماً انسان کے لئے ممکن نہیں ہوتا اس لئے وہ عدالت کے اعتبار سے ساقط الاعتبار ہیں اس میں مؤثر نہیں ہوتے اور کبائر سے بچنا چونکہ ممکن ہے لہٰذا وہ عدالت میں مؤثر ہوتے ہیں۔ (۵۲)

---

(۵۱) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۳،ص ۱۴۲۱

☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۱۳ ص ۴۴

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارة المطالع قاهره ازهر، ج،۱۴، ص ۹۳

☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان، ج۳،ص ۳۳۸

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج۳،ص ۳۷۱

☆ تفسیر مظهری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)مطبوعہ کوئٹہ ج۷ ص ۴۰

(۵۲) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۳،ص ۱۴۲۱

فوائد جلیلہ:

﴿۱﴾ دریا، نہر، چشمے، کنویں، بارش اور شبنم کا پانی ''آب مطلق'' ہے۔ ان سے ہر طرح کی پاکیزگی حاصل کرنا جائز ہے۔ جو کچھ ان کی جنس سے نہیں اگرچہ ان کی شکل، ان کے اوصاف اور ان کے نام پر ہو پانی نہیں۔ اس سے وضو وغسل نہیں ہوسکتا، جیسے دہی کا پانی، درختوں کا پانی، تیل، ناریل، کدو اور تربوز کا پانی، یوں ہی جو پتوں، شاخوں، پھلوں اور پھولوں سے نکالا جائے یا انگور کی بیل کی طرح کاٹنے سے خود ہی نکل آئے، یا نمک، نوشادر وغیرہا کے پگھلنے یا سونے چاندی وغیرہ کے گلنے سے حاصل ہو۔

﴿۲﴾ جو کچھ حقیقۃً پانی ہے اس میں اور کوئی چیز داخل ہوگی یا نہیں۔ اگر داخل نہ ہو تو دو صورتیں ہیں کہ وہ مائے مستعمل ہے (جس قلیل پانی سے حدث زائل ہوا ہو یا قربتِ مقصودہ کی نیت سے بدن پر استعمال ہوا ہو وہ بدن سے جدا ہوتے ہی مستعمل ہو جاتا ہے) یا نہیں، اگر مائے مستعمل ہے تو اس سے وضو وغسل جائز نہیں۔ ورنہ مطلقاً وہ پانی صحیح ہے۔ اگرچہ کسی کی ملک ہونے، وقف ہونے، کسی حاجت ضروریہ کی طرف مصروف ہونے یا دیگر عوارض کی وجہ سے اسے وضو وغسل کے لئے استعمال کرنا مکروہ بلکہ حرام ہو، اس سے کیا گیا وضو وغسل صحیح ہوگا اگرچہ استعمال کا گناہ علیحدہ ہے۔ اور اگرچہ اس میں بچوں کے ہاتھ پڑنے، کافر کے چھونے یا کسی مشکوک شئ کے گرنے سے اس کی طہارت میں اوہام پیدا ہو گئے ہوں جب تک نجاست ثابت نہ ہو۔ اگرچہ دیر تک بند رہنے سے اس کا رنگ، بو، مزہ بدل جائے یا ابتداء ہی سے بدلا ہوا ہو۔ اگرچہ کسی تیز خوشبودار یا بدبودار شئ کے قرب سے اس میں کتنی ہی بوئے خوش یا ناخوش پیدا ہو جائے، بہرصورت وہ پانی قابل وضو وغسل ہے۔

﴿۳﴾ اگر کوئی شئ اس میں داخل ہو تو دو صورتیں ہیں، یا تو وہ شئ پانی سے جدا رہے گی یعنی اس میں سرایت نہ کرے گی یا وہ شئ پانی میں خلط ہو جائے گی، اگر جدا رہے (ایسا جامدات میں ہوگا، جیسے کنکر وغیرہ پانی میں ڈال دیئے جائیں تو وہ پانی سے جدا ہی رہتے ہیں اس میں خلط نہیں ہوتے) تو وہ شئ نجس ہے یا نہیں اگر نجس نہیں تو پانی قابل وضو ہے اور اگر وہ شئ نجس ہے تو دیکھیں گے کہ پانی قلیل ہے یا کثیر وجاری۔ اگر قلیل ہے تو پانی ناپاک ہو جائے گا اور اگر کثیر وجاری ہے تو بدستور وہ پانی طاہر ومطہر ہے۔

﴿۴﴾ اگر وہ شئ پانی میں خلط ہوگئی تو دوصورتیں ہیں، وہ ملنے والی شئ بھی اصل میں پانی ہی ہے یا پانی کے علاوہ کوئی اور شئ ہے۔ اگر صرف پانی ہے تو پھر دوصورتیں ہیں کہ وہ اب بھی پانی ہے یا نہیں۔ اگر اب بھی پانی ہے تو نجس ہے یا پاک، اگر ملنے والا پانی نجس ہے تو دیکھیں گے کہ وہ پہلا پانی جس میں یہ مل رہا ہے وہ قلیل ہے یا کثیر اگر کثیر ہو تو پاک ہے ورنہ ناپاک۔ اور اگر ملنے والا پانی نجس نہیں تو دوصورتیں ہیں کہ مائے مستعمل ہے یا نہیں اگر مائے مستعمل ہے تو وہ پہلا پانی مقدار میں اگر زائد ہو تو سب قابل وضو ورنہ پاک تو ہے قابل وضو نہیں اور اگر ملنے والا پانی نہ تو نجس ہے اور نہ ہی مستعمل تو مطلقاً آب مطلق ہی رہے گا اس سے وضو وغسل روا ہوں گے۔

﴿۵﴾ اگر وہ ملنے والی شئ اصل میں تو پانی تھی مگر اب پانی نہ رہی جیسے اولے اور برف وغیرہ تو اگر پانی کی رقت زائل کر دے تو قابل وضو نہ رہے گا جب تک کہ وہ پگھل کر پھر پانی نہ ہو جائے اور اگر رقت باقی ہے تو اس سے وضو جائز ہے۔

﴿۶﴾ اگر وہ شئ ملنے والی غیر آب ہے اور پانی میں اس طرح خلط ہوگئی کہ پانی اس سے مقدار میں کم ہے تو مطلقاً قابل وضو نہیں۔

﴿۷﴾ اگر پانی مقدار میں زیادہ ہے تو وہ شئ نجس ہے یا طاہر اگر نجس ہے تو پانی دہ دردہ ہے یا نہیں اگر نہیں تو کل پانی ناپاک ہے اور اگر پانی کثیر ہے تو اس کے اوصاف بدلے یا نہیں اگر اوصاف بدل گئے تو وہ پانی ناپاک ہے اب قابل وضو در کنار بدن میں جائز الاستعمال بھی نہ رہا۔

﴿۸﴾ اگر پانی کثیر ہے اور نجاست گرنے سے پانی کے کسی وصف میں تغیر نہ آیا تو نجاست کا حکم ساقط اور پانی پاک ہے۔

﴿۹﴾ اگر وہ شئ طاہر ہے تو پھر دوصورتیں ہیں۔ اس کا پانی میں اختلاط آگ پر ہوا یا الگ، اگر آگ سے الگ ہوا ہو تو دیکھیں گے کہ اس شئ کے ملنے سے پانی مقصد دیگر کے لئے شئ دیگر ہوگیا یا رقیق نہ رہا تو ناقابل وضو ہو جائے گا ورنہ اگر پانی رقیق ہی رہے تو قابل وضو ہے۔

﴿۱۰﴾ اور اگر اس شئ کا خلط آگ پر ہوا تو دوصورتیں ہیں، اگر ہنوز وہ چیز پکنے نہ پائی کہ مقصد دیگر کے لئے شئ دیگر

کردے، پانی سے امتزاج کامل نہ ہونے پایا کہ سرد ہونے پر پانی کو گاڑھا کردے، ایسی حالت سے پہلے آگ سے اتارلیا تو پانی مطلقاً قابل وضو ہے۔

﴿۱۱﴾ اور اگر وہ شی پک گئی تو تین صورتیں ہیں۔ پکانے میں صرف پانی مقصود ہے یا صرف وہ شی مقصود ہے یا دونوں ہی مقصود ہیں۔ پہلی دونوں صورتوں میں آب مطلق رہے گا جب تک اس قابل نہ ہوجائے کہ سرد ہوکر رقت زائل ہو۔

﴿۱۲﴾ تیسری صورت میں اگر پانی اس قدر کثرت سے ڈال دیا کہ نہ مقصود دیگر کے لئے ہوسکے گا نہ اس سے جرم دور ہوسکے گا تو مطلقاً وہ مائے مطلق ولائق طہارت ہے۔

﴿۱۳﴾ اور اگر اتنا کثیر نہ تھا مگر جرم دار نہ ہوسکے گا تو جب مقصود دیگر کے لئے ہوجائے گا قابل وضو نہ رہے گا۔

﴿۱۴﴾ اگر پانی جرم دار ہوسکتا ہے تو اگر بالفعل گاڑھا ہوگیا کہ بہانے میں پورا نہ پھیلے گا، مطلقاً قابل وضو نہ رہا، اگرچہ اس میں صابون ہی پکایا ہو جس سے زیادتِ نظافت مقصود ہوتی ہے۔

﴿۱۵﴾ اگر بالفعل گاڑھا نہ ہوا مگر ٹھنڈا ہوکر ہوجائے گا تو دو صورتیں ہیں۔ اگر وہ شی صابون وغیرہ کی طرح زیادت نظافت کے لئے ہے تو فی الحال اس سے وضو جائز، ٹھنڈا ہونے کے بعد صحیح نہیں۔

﴿۱۶﴾ اگر زیادت نظافت کے لئے نہیں تو اس سے فی الحال بھی وضو جائز نہیں۔

یہ ہے وہ تحقیق انیق کہ جمیع نصوص صحاح کو متناول اور جملہ ارشادات متون کو حاوی وشامل اور تمام تحقیقات سابقہ پر مشتمل اور سب فروع ممکنہ کے حکم صحیح کو بعونہ تعالیٰ کافی وکامل۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَاَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَاَکْمَلُ السَّلَامِ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ، سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلَیْہِمْ جَمِیْعًا وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَابْنِہٖ وَحِزْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ. اٰمِیْنَ.(۵۳)

(۵۳) ☆ العطایا النبویۃ فی فتاوی الرضویۃ للامام احمد رضا خان بریلوی، ج۳ص۲۱۲

باب(۳۱۸)

وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا ۚ وَّ كَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا ۝ (سورۃ الفرقان آیت ۵۴ پ ۱۹)

اور وہی ہے جس نے پانی سے بنایا آدمی پھر اس کے رشتے اور سسرال مقرر کیے اور تمہارا رب قدرت والا ہے۔

حل لغات:

مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا: پانی سے انسان پیدا کیا۔اس لفظ کی تفسیر میں دو احتمال ہیں۔

(۱) اس سے مراد وہ پانی ہے جس سے حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کی مٹی گوندھ کران کا خمیر تیار کیا گیا تھا۔اس بنا پر پانی سے مراد معروف پانی ہے اور بشر سے مراد حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔

یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمتِ بالغہ اور قدرتِ کاملہ سے اسی معروف پانی کے ساتھ ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام جیسی عظیم الشان شخصیت کی تخلیق فرمائی۔

(۲) پانی سے مراد نطفہ ہے اور بشر سے مراد حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہے۔

اب معنی یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات ایسی قادرِ مطلق ہے کہ اس نے ایک ذرۂ حقیر سے اشرف المخلوقات حضرت انسان کو پیدا فرمادیا۔(۱)

(۱) ☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان ج۱۲ ص ۶۰

☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان، ج۳،ص ۳۴۶

فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا: پھر اس کے لیے نسب اور سسرال کا رشتہ بنایا۔ یعنی انسان کے لئے دو قسم کے رشتے بنائے۔

(۱) نسب: وہ نرینہ رشتہ جس کی طرف انسان کا سلسلۂ ولادت منسوب ہوتا ہے۔ مثلاً کہا جاتا ہے فلاں بن فلاں یا فلانہ بنتِ فلاں۔

نسب کا رشتہ دو طرح کا ہوتا ہے۔

(ا) نسب بالطّول: جیسے باپ اور بیٹوں کے درمیان رشتہ۔

(ب) نسب بالعرض: جیسے سگے بھائیوں یا چچازاد بھائیوں کے درمیان رشتہ۔

(۲) صہر: وہ رشتہ جو بیوی کی وجہ سے قائم ہوتا ہے۔ بیوی کے اہلِ بیت کو صہر کہا جاتا ہے۔ مثلاً بیوی کے ماں باپ۔

حدیثِ پاک میں ہے حضرت ربیعہ بن حارث نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا

لَقَدْ نِلْتَ صِهْرَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَمَانَفِسْنَاهُ عَلَيْكَ. (۲)

آپ کو یہ شرف حاصل ہے کہ حضور ﷺ آپ کے سسر ہیں۔ لہٰذا ہم خود کو آپ پر ترجیح نہیں دے سکتے۔ (۳)

(بقیہ ۱)
☆ تفسیر کبیر للامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر ج ۲۴ ص ۱۰۱
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور ج ۳ ص ۵۴۴
☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی (م ۱۰۴۱ھ) مکتبہ حقانیہ، پشاور ج ۵ ص ۱۱۸
☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ج ۲ ص ۱۰۰
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۳۲۲
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۷۶
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج ۵، ص ۳۵۹
☆ تفسیر البحر المحیط للعلامۃ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت ج ۵ ص ۵۰۷
☆ تفسیر روح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج ۶ ص ۲۳۰

(۲)
☆ صحیح مسلم، امام ابو الحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) رقم الحدیث ۱۰۷۲
☆ سنن ابو داؤد، امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ) رقم الحدیث ۲۹۸۵
☆ سنن نسائی، امام ابو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب علی نسائی (م ۳۰۳ھ) رقم الحدیث ۲۶۰۹

شان نزول:

حضورﷺ نے جب اپنی لختِ جگر حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا عقدِ نکاح حضرت علی المرتضیٰ شیرِ خدا رضی اللہ عنہ سے کیا تو اس وقت یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی۔ حضرت علی حضورﷺ کے عم زاد تھے یعنی نسباً میں تو پہلے ہی شامل تھے اب صہرا میں بھی شامل ہو گئے۔ (۴)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ اولاد اگرچہ ماں اور باپ دونوں کے اشتراک سے پیدا ہوتی ہے مگر سلسلۂ نسب والد کی طرف ہی منسوب ہوگا۔ (۵)

﴿۲﴾ شریعتِ مطہرہ نے متعدد احکام میں فرقِ نسب کو معتبر رکھا ہے، بلکہ امامتِ کبریٰ کے باَب میں تو نسب کا اس قدر زیادہ لحاظ فرمایا ہے کہ اسے قریش کے ساتھ مخصوص فرما دیا۔

---

(۳) ☆ تفسیر کبیر للامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر ج۲۴ ص ۱۰۱

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳ ص ۲۹۳

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور ج۳ ص ۵۴۴

☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ج۲ ص ۱۰۰

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۳۲۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۷۲

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج۵، ص ۳۵۹

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ ج۳ ص ۱۶۲

☆ تفسیر روح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۶ ص ۲۳۰

(۴) ☆ الجامع القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان ج۱۲ ص ۶۱

☆ تفسیر البحر المحیط للعلامۃ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت ج۵ ص ۵۰۷

☆ تفسیر روح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۶ ص ۲۳۰

(۵) ☆ تفسیر روح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۶ ص ۲۳۰

حدیث پاک میں ہے۔

اَلْاَئِمَّۃُ مِنَ الْقُرَیْشِ.(٦)

تمام خلفاء قریش سے ہوں گے۔

﴿٣﴾ حضور سید الاولین والآخرین کی نسل پاک اور ذریتِ طاہرہ میں ہونا، دنیاوآخرت میں نفع بخش ہے۔ خود سیدِ عالم ﷺ نے ایک مرتبہ لوگوں کو جمع کیا اور منبرِ اقدس پر تشریف فرما ہوکر ارشاد فرمایا۔

مَابَالُ اَقْوَامٍ یَّزْعَمُوْنَ اَنَّ قَرَابَتِیْ لَاتَنْفَعُ کُلُّ سَبَبٍ وَّ نَسَبٍ مُّنْقَطِعٌ یَّوْمَ الْقِیَامَۃِ اِلَّا نَسَبِیْ وَ سَبَبِیْ فَاِنَّھَا مَوْصُوْلَۃٌ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ.

کیا خیال ہے ان لوگوں کا جنہیں یہ گمان ہے کہ میری قرابت نفع نہ دے گی؟ ہر تعلق اور رشتہ قیامت کے دن منقطع ہوجائے گا مگر میرا تعلق اور رشتہ دنیاوآخرت میں جڑا رہے گا۔(٧)

﴿٤﴾ شریعتِ مطہرہ اگرچہ متعدد احکام میں تفاوتِ نسب کا اعتبار کرتی ہے مگر مدارِ نجات تقویٰ پر ہے، محض نسب پر نہیں۔ اگر تقویٰ نہ ہوتو صرف شریف القوم اور اعلیٰ نسب والا ہونا نجات کے لئے کافی نہیں۔ حدیث پاک میں ہے۔

مَنْ اَبْطَأَ بِہٖ عَمَلُہٗ لَمْ یُسْرِعْ بِہٖ نَسَبُہٗ.(٨)

جو عمل میں پیچھے ہوا اس کا نسب نفع بخش نہ ہوگا۔

﴿٥﴾ نسب بدلنا حرام ہے۔ نبی اکرم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے۔

مَنِ ادَّعٰی اِلٰی غَیْرِ اَبِیْہِ فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلَائِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ لَایَقْبَلُ اللّٰہُ مِنْہُ یَوْمَ

(٦) ☆ المسند، امام احمدبن حنبل (م ٢٤١ھ) المکتب الاسلامی بیروت ج٣ص ١٨٣

☆ المستدرک، امام محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری (م ٤٠٥ھ) کتاب معرفۃ الصحابۃ دارالفکر بیروت ج٤ص ٧٦

☆ السنن الکبری للامام ابی بکر احمد بن الحسین بن علی البیھقی (م ٤٥٨ھ) کتاب الصلاۃ دار صادر بیروت ج٣ص ١٢١

(٧) ☆ مجمع الزوائد الحافظ نور الدین علی بن ابی بکرا لھیثمی (م ٨٠٧ھ) کتاب علامات النبوۃ باب فی کرامتہ ﷺ دارالکتاب بیروت ج٨ص ٢١٦

☆ مجمع الزوائد الحافظ نور الدین علی بن ابی بکرا لھیثمی (م ٨٠٧ھ) ماجاء فی حوض النبی ﷺ دارالکتاب بیروت ج١٠ ص ٣٦٤

☆ المستدرک، امام محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری (م ٤٠٥ھ) معرفۃ الصحابۃ من اھان قریشا اھانہ اللہ دارالفکر بیروت ج٤ص ٧٤

(٨) ☆ ابوداؤد، امام ابوداؤدسلیمان بن اشعث سجستانی (م ٢٧٥ھ) کتاب العلم باب فی فضل العلم آفتاب عالم پریس لاھور ج٢ ص ١٥٧

☆ موارد الظمآن کتاب العلم رقم الحدیث ٨٧ ص ٤٨

اَلْقِیَامَۃِ صَرْفًا وَّلَاعَدْلًا. (۹)

جو دوسروں کو اپنا باپ بنائے (نسب بدلے) اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو۔ اللہ تعالیٰ روزِ قیامت نہ اس کا فرض قبول کرے اور نہ نفل۔

﴿۶﴾ زنا سے حرمت مصاہرت (مزنیہ کے اصول وفروع کی حرمت) ثابت ہو جاتی ہے۔

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَرَبَآئِبُکُمُ الّٰتِیْ فِیْ حُجُوْرِکُمْ مِّنْ نِّسَائِکُمُ الّٰتِیْ دَخَلْتُمْ بِھِنَّ. (سورۃ النساء آیت ۲۳پ۴)

اوران کی بیٹیاں جو تمہاری گود میں ہیں ان بیبیوں سے جن سے تم صحبت کر چکے ہو۔

آیتِ مقدسہ میں زن مدخولہ کی بیٹی کو حرام قرار دیا گیا ہے۔ خواہ دخول نکاح سے ہو یا بلا نکاح۔ بلکہ مقدمات اور دواعی زنا سے بھی حرمتِ مصاہرت ثابت ہوتی ہے۔

حدیثِ پاک میں ہے۔

مَنْ نَظَرَ اِلٰی فَرْجِ امْرَأَۃٍ حُرِّمَتْ عَلَیْہِ اُمُّھَا وَ ابْنَتُھَا.

جس نے کسی عورت کی شرمگاہ کو دیکھ لیا اس پر اس عورت کی ماں اور بیٹی حرام ہوگئی۔ (۱۰)

---

(۹) ☆ صحیح مسلم، امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) کتاب الحج باب فضل المدینۃ ج ا ص ۴۴۲

☆ مسلم، امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) کتاب الفسق باب تحریم تولی العتیق غیر موالیہ ج ا ص ۴۹۵

☆ ابن ماجہ، امام ابوعبداللہ محمدبن یزیدابن ماجہ (م ۲۷۳ھ) کتاب الحدود باب من ادعی الی غیر ابیہ رقم الحدیث ۱۹۱

(۱۰) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۲ ص ۱۲۱

☆ التفسیرات الاحمدیہ للعلامۃ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور ص ۲۵۵

☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان ج ۵ ص ۱۱۳

☆ تفسیرروح المعانی للعلامۃ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۴ ص ۲۶۴

☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی ج ۲ ص ۱۸۷

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت، لبنان ج ا ص ۳۷۰

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر ج ا ص ۴۷۱

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود مطبوعہ لاہور ج ا ص ۳۶۳

﴿۷﴾ زنا سے حرمت مصاہرت تو ثابت ہوتی ہے مگر بچے کا نسب زانی سے ثابت نہیں ہوتا۔ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے۔ بچہ اس کا ہے جس کے بستر پر پیدا ہو، زانی کے لئے صرف پتھر ہیں۔(۱۱)

زنا اثبات نسب کی صلاحیت نہیں رکھتا، البتہ زانی صرف کوڑے لگائے جانے یا رجم کئے جانے کا مستحق ہے۔(۱۲)

﴿۸﴾ پیرو استاذ اگرچہ بمنزلہ والد ہیں کہ حدیث مبارکہ میں ہے۔

اِنَّمَا اَنَا لَکُمْ بِمَنْزَلَةِ الْوَالِدِ اُعَلِّمُکُمْ.(۱۳)

میں تمہارے لئے بمنزلہ والد ہوں، تمہیں تعلیم دیتا ہوں۔

مگر یہ رشتۂ نسب کی طرح حرام نہیں، ان سے نکاح ہوسکتا ہے۔ قرآن وحدیث میں زوجہ کو شاگرد بنانا اور اپنی شاگرد کو نکاح میں لانا دونوں باتیں ثابت ہیں۔

قرآن مجید میں ہے۔

یَااَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْا اَنْفُسَکُمْ وَاَهْلِیْکُمْ نَارًا. (سورة التحریم آیت ۶ پ ۲۸)

اے ایمان والو! اپنی جانوں اور گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ۔

اور ظاہر ہے کہ مسائلِ شرعیہ سکھائے بغیر گھر والوں کو دوزخ سے بچانا متصور ہی نہیں۔ انہیں مسائل سکھانا اور پھر ان پر عمل کی ہدایت کرنا شاگرد بنانا ہی ہے۔

حدیث پاک میں ہے۔

رَجُلٌ کَانَتْ لَهٗ اَمَةٌ فَغَذَاهَا فَاَحْسَنَ غَذَاءَ هَا ثُمَّ اَدَّبَهَا فَاَحْسَنَ تَأْدِیْبَهَا وَعَلَّمَهَا فَاَحْسَنَ تَعْلِیْمَهَا ثُمَّ اَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا فَلَهٗ اَجْرَان.(۱۴)

---

(۱۱) ☆ ابو داؤد، امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ) رقم الحدیث ۲۲۷۴

☆ ابن ماجه، امام ابو عبدالله محمد بن یزید ابن ماجه (م ۲۷۳ھ) رقم الحدیث ۲۰۰۷

☆ المسند، امام احمد بن حنبل (م ۲۴۱ھ) المکتب الاسلامی بیروت ج ۲ ص ۲۰۷

(۱۲) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت، لبنان، ج ۲ ص ۱۴۶

(۱۳) ☆ ابو داؤد، امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ) کتاب کراهیة استقبال القبلة عند قضاء الحاجة ج ۱ ص ۳

(۱۴) ☆ صحیح بخاری، امام ابو عبدالله محمد بن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) باب تعلیم الرجل امته و اهله کراچی ج ۱ ص ۲۰

جس کے پاس کنیز ہو وہ اسے کھلائے اور اچھا کھلائے، پھر ادب سکھائے اور بہترین سکھائے پھر علم پڑھائے اور خوب پڑھائے اور پھر اسے آزاد کر کے اپنے نکاح میں لائے، وہ شخص دوہرا ثواب پائے گا۔

﴿۹﴾ جو خواتین بیوی کی محارم ہیں، بیوی کی موجودگی میں ان سے نکاح حرام ہے۔ البتہ بیوی فوت ہوگئی یا اسے طلاق دے دی تو اب اس کی محارم سے نکاح جائز ہے کیونکہ ان کی حرمت ابدی نہیں بلکہ بیوی کی موجودگی کی وجہ سے تھی۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔

لَاتُنْکَحُ الْمَرْأَۃُ عَلٰی عَمَّتِهَا وَلَاعَلٰی خَالَتِهَا.

پھوپھی اور خالہ کے ہوتے ہوئے ان کی بھتیجی اور بھانجی سے نکاح نہ کیا جائے۔ (۱۵)

البتہ اپنی محارم مثلاً ماں، بیٹی، بہن، پھوپھی، خالہ، بھتیجی اور بھانجی سے ہمیشہ ہمیشہ نکاح حرام ہے۔ (۱۶)

﴿۱۰﴾ زوجہ کی سوتیلی ماں سے نکاح جائز ہے۔ کیونکہ سوتیلی ماں درحقیقت ماں نہیں ہوتی۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ذیشان ہے۔

اِنْ اُمَّهَاتُهُمْ اِلَّا الّٰئِیْ وَلَدْنَهُمْ. (سورۃ المجادلہ آیت ۲ پ ۲۸)

---

(۱۵) ☆ مسلم ،امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) باب تحریم الجمع بین المرأۃ و عمتھا کراچی ج ۱ ص ۴۵۳

☆ بخاری ،امام ابوعبداللہ محمدبن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) باب لاینکح المرأۃ علی عمتھا کراچی ج ۱ ص ۷۶۶

(۱۶) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاھور ج ۱ ص ۳۶۲

☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ،مکہ مکرمہ ج ۱ ص ۲۱۱

☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی ج۲ ص ۱۷۸

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاھور ج ۱ ص ۳۶۲

☆ التفسیرات الاحمدیہ للعلامۃ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور ص ۲۵۲

☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان ج۵ ص ۱۰۳

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر، ج ۱ ص ۴۶۸

☆ تفسیر کبیرللامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاھرہ ازھر ج ۱۰ ص ۱۷

☆ تفسیرروح المعانی للعلامۃ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج۴ ص ۲۴۵

ان کی مائیں تو وہی ہیں جنہوں نے انہیں جنم دیا۔

﴿۱۱﴾ نسبی رشتوں میں چار قسم کی عورتوں سے نکاح کرنا حرام ہے۔

(i) یہ (نکاح کرنے والا) جن کی اولاد میں سے ہے۔ مثلاً ماں، دادی، نانی۔ یہ سلسلہ خواہ کتنا ہی اوپر چلا جائے۔

(ii) جو اس کی اولاد میں سے ہیں۔ مثلاً بیٹی، پوتی، نواسی۔ یہ سلسلہ خواہ کتنا ہی نیچے چلا جائے۔

(iii) جو اس کے ماں باپ کی اولاد ہو یا اولاد کی اولا ہو۔ جیسے بہن، بھانجی، بھتیجی یا ان کی اولاد۔ یہ سلسلہ خواہ کتنا ہی نیچے چلا جائے۔

(iv) ماں باپ کے علاوہ اور جن کی اولاد سے یہ شخص ہے۔ جیسے دادا، دادی، نانا، نانی خواہ کتنے ہی اوپر کے ہوں۔ ان کی خاص اپنی اولاد سے اس کا نکاح حرام ہے۔ مثلاً اپنی پھوپھی، خالہ یا اپنے ماں باپ کی پھوپھی، خالہ ان کی اولاد کی اولاد حرام نہیں جیسے پھوپھی کی بیٹی یا خالہ کی بیٹی۔ (۱۷)

زیادہ وضاحت اور مزید مسائل کے لئے ملاحظہ فرمائیں احکام القرآن جلد دوم باب ''محرمات''

---

(۱۷) ☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان ج۵ص۱۰۴

☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان، ج۲ص ۱۲۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور ج۱ ص ۳۶۲

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصرج۱ ص ۴۶۸

☆ تفسیرروح المعانی للعلامۃ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج۴ص ۲۴۵

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاہور ج۱ ص ۳۶۲

☆ التفسیرات الاحمدیہ للعلامۃ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاورص ۲۵۲

باب(۳۱۹)

اوراد ووظائف کی قضاء

﴿بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾

وَهُوَ الَّذِیْ جَعَلَ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً لِّمَنْ اَرَادَ اَنْ یَّذَّکَّرَ اَوْاَرَادَ شُکُوْرًا○ (سورة الفرقان آیت ۶۲ پ ۱۹)

اور وہی ہے جس نے رات اور دن کی بدلی رکھی اس کے لئے جو دھیان کرنا چاہے یا شکر کا ارادہ کرے۔

حل لغات:

خِلْفَةً: لفظ خِلْفَةً کے متعدد معانی ہیں۔

(ا) آنا جانا، کسی کے بعد آنے والی والی چیز۔ جیسے کہا جاتا ہے هُنَّ یَمْشِیْنَ خِلْفَةً وہ سب آگے پیچھے آ جا رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے رات اور دن کو ایک دوسرے کے بعد آنے والا بنایا ہے، کہ رات جائے تو دن آ جائے اور دن ختم ہو تو رات آ جائے۔ ایسا نہیں کہ رات ہو اور پھر دن نہ آئے یا دن ہو تو رات نہ آئے۔ رات اور دن کے آنے جانے کا یہ سلسلہ فضول وعبث نہیں بلکہ اس کا مقصد یہ ہے کہ لوگوں کو سالوں، مہینوں اور دنوں کا وقت معلوم ہو، جس سے انہیں حساب و کتاب میں آسانی رہے۔ نیز کسبِ معاش کے لئے مناسب وقت میں آ جا سکیں اور انہیں خبر ہو کہ فلاں وقت آرام وسکون کا ہے اور فلاں وقت کاروبارِ زندگی کا ہے۔

(ب) مخالفت واختلاف، جیسے اہلِ عرب کہتے ہیں کہ قَوْمٌ خِلْفَةٌ اختلاف کرنے والے لوگ۔ معنی یہ ہے کہ اللہ

تعالیٰ نے رات اور دن کو ایک دوسرے کے خلاف بنایا ہے۔ دن کو روشن اور سفید بنایا جبکہ رات کو تاریک اور سیاہ بنا دیا۔ اختلافِ لیل ونہار میں جہاں اس کی قدرتِ کاملہ اور حکمتِ بالغہ کا اظہار ہے وہیں بنی آدم کو دعوتِ غور وفکر بھی ہے۔

(ج) بدل، خلیفہ، جانشین، قائم مقام۔ یعنی رات اور دن میں سے ہر ایک کو ایک دوسرے کا بدل اور خلیفہ بنا دیا ہے کہ ہر ایک دوسرے کی جگہ لیتا ہے اور جانشین بنتا ہے۔ اس میں بندوں کے لئے وسعت ہے کہ عبادات وطاعات آسانی سے ادا کر سکیں اور ایک وقت کا کوئی عمل اگر رہ جائے تو اسے دوسرے وقت میں ادا کر لیں۔ مثلاً دن کی عبادات اگر قضاء ہو جائے تو رات کو اذا کر لیں، اسی طرح رات کی عبادت قضاء ہو جائے تو دن کو پورا کر لیں۔ (۱)

(۱)
- ☆ مفردات فی غریب القرآن، علامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی ص ۱۵۵
- ☆ لسان العرب، مولفہ امام ابوالفضل محمدبن مکرم ابن منظورالانصاری المصری مطبوعہ: بیروت، لبنان ج۹ ص ۱۱۰
- ☆ تفسیر روح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۶ ص ۲۳۸
- ☆ تفسیر مظہری للعلامۃ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ ص ۴۵
- ☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۶۵
- ☆ الدر المنثور ازحافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت ج۶، ص ۲۴۴
- ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۴۲۸
- ☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۳۷۵
- ☆ تفسیر کبیر للامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر ج۲۴ ص ۱۰۶
- ☆ تفسیر البحر المحیط للعلامۃ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت ج۵ ص ۵۱۱
- ☆ التفسیرات الاحمدیہ للعلامۃ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور ص ۵۸۴
- ☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی (م ۱۰۴۱ھ) مکتبہ حقانیہ، پشاور ج۵ ص ۱۲۰
- ☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳ ص ۲۹۶
- ☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود مطبوعہ لاہور ج۳ ص ۵۴۷
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۷۸
- ☆ تفسیر الطبری للعلامۃ ابوجعفربن محمدجریر الطبری، مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت، لبنان ج ۱۹ ص ۳۸
- ☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی ج۲ ص ۱۰۱
- ☆ تفسیر روح المعانی للعلامۃ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج۱۸ ص ۴۲
- ☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر ازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی، مطبوعہ پشاور ج۳ ص ۳۲۷
- ☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج۵، ص ۳۶۳
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۳۲۴

لِمَنْ اَرَادَ اَنْ یَّذَّکَّرَ: یہ سلسلۂ لیل ونہار اس شخص کے لئے ہے جو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں غور وفکر کرنا چاہتا ہے اور اس کی پیدا کردہ چیزوں کی حکمت کو سمجھنا چاہتا ہے، تا کہ اسے یقینِ کامل ہو جائے کہ انہیں تخلیق فرمانے والا قادرِ مطلق اور علیم وخبیر ہے جو اپنے بندوں پر بے حد مہربان ہے۔(۲)

اَوْ اَرَادَ شُکُوْرًا: یا اپنے رب کی نعمتوں کا شکر ادا کرنا چاہتا ہے۔ شکر کا معنی ہے نعمت کا تصور واظہار۔ یعنی رات کی تاریکی اور دن کی روشنی اور ان میں جتنے بھی منافع موجود ہیں، ان سب کی تخلیق کا مقصد یہ ہے کہ ذاکرین اس کا ذکر کریں۔ عبرت حاصل کرنے والے سبق حاصل کریں اور شکر کرنے والے اس کی اطاعت وبندگی کر کے ان نعمتوں کا شکر ادا کریں۔ اگر یہ سب کچھ دیکھتے ہوئے اور ان نعمتوں سے لطف اندوز ہوتے ہوئے بھی حیاتِ مستعار کے قیمتی لمحات ذکر وفکر اور شکرِ الٰہی بجالائے بغیر یونہی گزر گئے تو سمجھو کہ وقت بیکار گزر گیا بلکہ اصل سرمایۂ زندگی ہی تباہ وبرباد ہو گیا۔(۳)

---

(۲)
- ☆ تفسیر مظہری للعلامة قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ ص ۴۵
- ☆ تفسیر روح البیان للعلامة امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۶ ص ۲۳۸
- ☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۳۷۵
- ☆ الجامع القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۶۵
- ☆ تفسیر کبیر للامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر ج۲۴ ص ۱۰۷
- ☆ تفسیر البحر المحیط للعلامة محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت ج۵ ص ۵۱۲
- ☆ التفسیرات الاحمدیہ للعلامة احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور ص ۵۸۴
- ☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳ ص ۲۹۶
- ☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللّٰہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور ج۳ ص ۵۴۷
- ☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت ج۶، ص ۲۴۴
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۷۸
- ☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللّٰہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲ ص ۱۰۱
- ☆ تفسیر روح المعانی للعلامة ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج۱۸ ص ۴۲
- ☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ پشاور ج۳ ص ۲۳۷

(۳)
- ☆ تاج العروس، علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر ج۳ ص ۲۱۲
- ☆ لسان العرب، مولفہ امام ابوالفضل محمد بن مکرم ابن منظور الانصاری المصری مطبوعہ: بیروت، لبنان ج۴ ص ۴۸۹
- ☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ والنظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت ص ۲۶۸

نوٹ:

مذکورہ بالا معنی اس وقت ہوگا جب اَوْ اپنے حقیقی معنی میں ہو اور اگر ''اَوْ'' بمعنی واؤ ہو تو آیتِ مقدسہ کا مفہوم یہ ہوگا کہ ہم رات اور دن کو ایک دوسرے کا جانشین اور قائم مقام بنا دیں گے۔ تا کہ وہ دونوں ذاکرین اور شاکرین کے لئے اوقاتِ عبادت بن جائیں اور ان کے اوراد و وظائف اور دیگر عبادات اگر ایک وقت میں رہ جائیں تو انہیں دوسرے وقت میں پورا کرسکیں۔ (۴)

(بقیہ ۳)
☆ مفردات فی غریب القرآن ،علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ)مطبوعہ کراچی ص ۲۶۵
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاھور، ج۳،ص ۳۷۸
☆ تفسیر الطبری للعلامۃ ابوجعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت، لبنان ج ۱۹ ص ۴۰
☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲ ص ۱۰۱
☆ تفسیر مظھری للعلامۃ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ ص ۴۵
☆ تفسیر روح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ،کوئٹہ ج۶ ص ۲۳۸
☆ الجامع القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۶۷
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۴۲۹
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۳۷۵
☆ تفسیر کبیر للامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر ج۲۴ ص ۱۰۷
☆ تفسیر البحر المحیط للعلامۃ محمد بن یوسف الشھیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت ج۵ ص ۵۱۱
☆ التفسیرات الاحمدیہ للعلامۃ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور ص ۵۸۵
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳ ص ۲۹۶
☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاھور ج۳ ص ۵۴۷
☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت ج۶، ص ۲۴۴

(۴)
☆ تفسیر روح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ،کوئٹہ ج۶ ص ۲۳۸
☆ تفسیر مظھری للعلامۃ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ ص ۴۵
☆ التفسیرات الاحمدیہ للعلامۃ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور ص ۵۶۵
☆ تفسیر البحر المحیط للعلامۃ محمد بن یوسف الشھیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت ج۵ ص ۵۱۱
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳ ص ۲۹۶
☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲ ص ۱۰۱
☆ تفسیر روح المعانی للعلامۃ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج۱۸ ص ۴۲

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ اللہ تعالیٰ جل وعلا مجدہ الکریم نے اپنی حکمتِ تامہ سے فلک پیدا فرما کر اس میں دو طرح کے دور بنائے ہیں۔

(ا) اندھیری رات، کہ اس میں رات کالی سیاہ نظر آتی ہے۔

(ب) روشن دن، کہ اس میں زمین کافور کی طرح سفید دکھائی دیتی ہے۔

اور ظاہر ہے کہ رات کے بعد دن اور دن کے بعد رات آتی ہے۔تو اس میں اشارہ ہے کہ اے دن کی روشنی میں دولت کما کر آرام کی زندگی بسر کرنے والو! اور اے دنیوی لذات میں کھو کر آخرت کو بھول جانے والو! تیار ہو جاؤ کہ اس کے بعد ایک سیاہ رات بھی آنے والی ہے۔اور اے رات کی تاریکی میں ایڑیاں رگڑنے والو! اور اے دنیا کے ظلمت کدہ میں یادِ الٰہی میں مشغول رہنے والو! غم نہ کرو کہ اس کے بعد ایک صبح نو کی روشنی بھی آنے والی ہے۔(۵)

﴿۲﴾ اللہ تعالیٰ نے انسان کو حیات اور علم جیسی پاکیزہ صفات دے کر طرح طرح کی نعمتوں سے نوازا ہے۔اب انسان پر لازم ہے کہ وہ اسی سامان عیش وعشرت میں نہ کھو جائے، کیونکہ یہ بزم طرب تو موت کے ایک جھٹکے سے ہی درہم برہم ہو جائے گی بلکہ فانی لذات اور نفسانی خواہشات کو حتی المقدور کم کر کے زندگی کا قابلِ قدر حصہ منعمِ حقیقی وابدی کی یاد میں گزارے۔افسوس ہے اس کی زندگی پر جس نے اپنی ساری زندگی یا زندگی کا اکثر حصہ کھانے، پینے، سونے اور دیگر دنیوی اضطرابات میں گزار دیا اور قبولیت کی سنہری ساعتوں میں اپنے رب کو راضی بھی نہ کر سکا۔(۶)

﴿۳﴾ سالک پر لازم ہے کہ اپنے صبح وشام کے اوراد ووظائف کو پابندی سے ادا کرے۔یہی ذاکرین وشاکرین اسلاف کرام علیہم رحمۃ الرحمان کا طریقہ ہے، اسے مضبوطی سے تھامے رکھے۔غفلت کو چھوڑ دے کہ یہ ان غافلین کا طرزِ حیات ہے جن پر شیطان کا تسلط رہتا ہے۔(۷)

(۵) ☆ تفسیر روح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۶ ص ۲۳۹

(۶) ☆ الجامع القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص ۶۶

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۴۲۸

(۷) ☆ تفسیر روح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۶ ص ۲۳۹

☆ التفسیرات الاحمدیہ للعلامۃ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور ص ۵۸۵

﴿۴﴾ اوراد و وظائف کی پابندی اور التزام سے سالک مطلوبِ حقیقی تک پہنچ جاتا ہے۔ جیسے وہ دریا جسے بارش یا چشموں کا پانی ملتا رہے، وہ سمندر تک پہنچ جاتا ہے اور اگر یہ سلسلہ منقطع ہو جائے تو وہ کبھی سمندر تک رسائی نہیں حاصل کر سکتا۔(۸)

﴿۵﴾ اوراد ووظائف اور دیگر جملہ نفلی عبادات اگر اپنے وقت سے رہ جائیں تو انہیں دوسرے وقت میں ادا کیا جا سکتا ہے۔(۹)

حضرت سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم، نورِ مجسم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

مَنْ نَّامَ عَنْ حِزْبِهٖ اَوْ عَنْ شَیْءٍ مِّنْهُ فَقَرَاَهٗ فِیْمَا بَیْنَ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهٗ كَاَنَّمَا قَرَاَهٗ مِنَ الَّیْلِ.(۱۰)

---

(۸) ☆ تفسیر روح البیان للعلامة امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه ج۶ص ۲۳۹

(۹) ☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعه کراچی، ج۳ص ۲۹۲

☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعه دار احیاء التراث العربی بیروت ج۶، ص ۲۴۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامه علی بن محمد خازن شافعی مطبوعه لاهور، ج۳، ص ۳۷۸

☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعه مصر، ج۳، ص ۳۲۴

☆ تفسیر الطبری للعلامة ابو جعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعه دار احیاء التراث العربی بیروت، لبنان ج ۱۹ ص ۳۸

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف به بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲ ص ۱۰۱

☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت، لبنان، ج۳، ص ۳۴۲

☆ تفسیر روح المعانی للعلامة ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ج۱۸ ص ۴۲

☆ احکام القرآن از علامه ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعه بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۴۲۹

☆ الجامع القرآن از علامه ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعه بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۶۲

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعه ملتان، ج۳، ص ۳۷۵

☆ تفسیر کبیر للامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر ج۲۴ ص ۱۰۷

☆ تفسیر البحر المحیط للعلامة محمد بن یوسف الشهیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعه بیروت ج۵ ص ۵۱۲

☆ التفسیرات الاحمدیه للعلامة احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی، پشاور ص ۵۸۵

☆ تفسیر روح البیان للعلامة امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه ج۶ ص ۲۳۹

☆ تفسیر مظهری للعلامة قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مکتبه رشیدیه کوئٹه ج۷ ص ۴۵

☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث و التاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی (م ۱۰۴۱ھ) مکتبه حقانیه، پشاور ج۵ ص ۱۲۰

☆ حاشیة الجمل علی الجلالین للعلامة سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعه کراچی، ج۵، ص ۳۶۳

(۱۰) ☆ صحیح مسلم، امام ابو الحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) رقم الحدیث ۷۴۷

جو شخص اپنے وظیفہ یا کسی اور معمول کی عبادت کو ادا کئے بغیر سو گیا وہ اسے نمازِ فجر اور نمازِ ظہر کے درمیان ادا کر لے تو اس کے لئے لکھا جائے گا کہ اس نے رات میں ہی اسے پڑھا ہے۔ (۱۱)

نبی اکرم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے۔

مَا مِنَ امْرِءٍ تَكُوْنُ لَهٗ صَلٰوةٌ بِاللَّيْلِ فَغَلَبَهٗ عَلَيْهَا نَوْمٌ فَيُصَلِّيْ مَابَيْنَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ اِلٰى صَلَاةِ الظُّهْرِ اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اَجْرَ صَلَاتِهٖ وَكَانَ نَوْمُهٗ عَلَيْهِ صَدَقَةً. (۱۲)

جس شخص پر غلبۂ نیند کی وجہ سے رات کی نماز رہ گئی تو وہ طلوعِ شمس سے نمازِ ظہر تک کے درمیانی وقت میں ادا کر لے۔ اسے نماز کا ثواب ملے گا اور اس کی نیند اس پر صدقہ ہوگی۔ (۱۳)

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ سے رات کے وقت تلاوتِ قرآن کا وظیفہ رہ گیا، انہوں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اے ابن الخطاب! اللہ تعالیٰ نے تیرے اس مسئلہ کے متعلق قرآن مجید میں یہ آیتِ کریمہ نازل فرمائی ہے۔

وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً لِّمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّذَّكَّرَ اَوْ اَرَادَ شُكُوْرًا ۝ تم سے اگر رات میں

بقیہ ۱۰) ☆ ابوداؤد، امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ) رقم الحدیث ۱۳۱۳

☆ جامع ترمذی، امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی (م ۲۷۹ھ) رقم الحدیث ۵۸۱

☆ ابن ماجه، امام ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجه (م ۲۷۳ھ) رقم الحدیث ۱۳۴۳

☆ صحیح ابن حبان بترتیب ابن بلبان، امیر علاؤ الدین علی بن بلبان الفارسی (م ۷۳۹ھ) رقم الحدیث ۲۶۴۳

☆ سنن کبریٰ، امام ابوعبدالرحمن احمد بن شعیب نسائی (م ۳۰۳ھ) رقم الحدیث ۱۴۶۲

☆ سنن دارمی، امام ابوعبداللہ بن عبدالرحمن دارمی (م ۲۵۵ھ) ج ۱ ص ۳۴۶

۱۱) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۳۴۶

☆ الجامع القرآن از علامه ابوعبدالله محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعه بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۶۶

۱۲) ☆ ابوداؤد، امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ) رقم الحدیث ۱۳۱۴

☆ سنن نسائی، امام ابوعبدالرحمن احمد بن شعیب علی نسائی (م ۳۰۳ھ) ج ۲ ص ۲۵۷

☆ موطا امام مالک، امام مالک بن انس اصبحی (م ۱۷۹ھ) ج ۱ ص ۱۱۷

۱۳) ☆ الجامع القرآن از علامه ابوعبدالله محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعه بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۶۶

☆ احکام القرآن از علامه ابوبکر محمد بن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی مطبوعه بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۴۲۸

نفلی عبادت قضاء ہو جائے تو دن میں ادا کرلو اور اگر دن کا کوئی وظیفہ رہ جائے تو رات کو پورا کرلو۔ (۱۴)
اسی طرح حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر کسی نے عرض کی کہ میری رات کی نماز رہ گئی ہے تو آپ نے فرمایا، جو عبادت رات کو رہ جائے اسے دن میں پورا کرلو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے رات دن کو ایک دوسرے کا بدل بنادیا ہے۔ (۱۵)

﴿۶﴾ قضاء شدہ وظیفہ جونہی یاد آئے پہلی فرصت میں پورا کرنا چاہیے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

مَنْ نَّامَ عَنْ صَلٰوۃٍ اَوْ نَسِیَھَا فَلْیُصَلِّھَا اِذَا ذَکَرَھَا فَاِنَّ ذٰلِکَ وَقْتُھَا.

جس کی نماز نیند یا نسیان کی وجہ سے رہ گئی، جونہی اسے یاد آئے فوراً اسے ادا کرے، وہی اس کا وقت ہے۔ (۱۶)

حدیثِ مبارکہ میں ہے۔

اِنَّ اللہَ عَزَّوَجَلَّ یَبْسُطُ یَدَہٗ بِالَّیْلِ لِیَتُوْبَ مَسِیْئُ النَّھَارِ وَ یَبْسُطُ یَدَہٗ بِالنَّھَارِ لِیَتُوْبَ مَسِیْئُ اللَّیْلِ.

اللہ تعالیٰ رات کے وقت اپنا دستِ رحمت دراز فرماتا ہے تاکہ دن کا بھولا ہوا توبہ کرلے اور دن وقت اپنا دستِ کرم بڑھاتا ہے تاکہ رات کا بھولا ہوا توبہ کرلے۔ (۱۷)

---

(۱۴) ☆ تفسیر کبیر للامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر ج ۲۴ ص ۱۰۶

☆ تفسیر روح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج ۶ ص ۲۳۸

(۱۵) ☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج ۳، ص ۳۷۵

☆ تفسیر مظہری للعلامۃ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج ۷ ص ۴۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۷۸

☆ تفسیر الطبری للعلامۃ ابو جعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت، لبنان ج ۱۹ ص ۳۸

☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۳۴۶

(۱۶) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۳۴۲

☆ الاستذکار لابن عبدالبر ج ۱ ص ۱۱۵ بحوالہ موسوعۃ اطراف الحدیث ج ۸ ص ۵۷۶

☆ ارواء الخلیل للالبانی ج ۱ ص ۲۹۱، ج ۱ ص ۱۹۴۴ بحوالہ موسوعہ اطراف الحدیث ج ۸ ص ۵۷۶

(۱۷) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر لحافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۳۲۴

☆ مسلم، امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) کتاب التوبۃ و قبولھا و سعۃ رحمۃ اللہ عزوجل و غیر ذلک باب قبول التوبۃ من مسیئی اللیل و النھار رقم الحدیث ۲۷۵۹

﴿۷﴾ رات کو کثرت سے عبادتِ الٰہی میں مشغول رہنا جس طرح حسنِ سیرت کا سبب بنتا ہے اسی طرح حسنِ صورت کا بھی سبب بنتا ہے، گویا رات کے سجدوں کا اثر چہروں سے عیاں ہوجاتا ہے۔ حدیث پاک میں ہے۔

مَنْ كَثُرَ صَلاتُهُ بِالَّيْلِ حَسُنَ وَجْهُهُ بِالنَّهَارِ.

جو رات کو کثرت سے عبادت کرتا ہے دن کو اس کا چہرہ نورانی ہوتا ہے۔ (۱۸)

﴿۸﴾ دن اور رات میں سے افضل وقت رات کا ہے۔ یہی وہ وقت ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیبِ لبیب علیہ الصلاۃ والسلام کو قیام کا حکم فرمایا۔ ارشاد فرمایا۔

وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ. (سورۃ بنی اسرائیل آیت ۷۹ پ ۱۵)

اور رات کے کچھ حصہ میں تہجد کرو، یہ خاص تمہارے لئے زیادہ ہے۔

اور ارشاد فرمایا۔

يٰاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۝ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ (سورۃ المزمل آیت ۱، ۲ پ ۲۹)

اے جھرمٹ مارنے والے رات میں قیام فرما، سوا کچھ رات کے۔

اور مومنین کی تعریف وتوصیف کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ.

(سورۃ السجدۃ آیت ۱۶ پ ۲۱)

ان کی کروٹیں جدا ہوتی ہیں خواب گاہوں سے اور اپنے رب کو پکارتے ہیں ڈرتے اور امید کرتے اور ہمارے دیئے ہوئے میں سے کچھ خیرات کرتے ہیں۔

حدیث پاک میں ہے۔

قُمْ مِنَ الَّيْلِ وَ لَوْ قَدْرَ حَلْبِ شَاةٍ.

رات کو عبادت کے لئے اٹھو اگرچہ بکری دھونے کی دیر ہی سہی۔

(۱۸) ☆ تفسیر روح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج ۶ ص ۲۴۳

اور حضور سرورِ عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

اَلصَّدَقَةُ تُطْفِيءُ الْخَطِيْئَةَ كَمَا يُطْفِيءُ الْمَاءُ النَّارَ وَصَلَاةُ الرَّجُلِ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ.(۱۹)

صدقہ اور رات میں بندے کا نماز ادا کرنا گناہوں کو یوں مٹاتا ہے جیسے پانی آگ کو۔

نیز رات میں ہی ایک ساعت ایسی بھی آتی ہے جس میں دعائیں مستجاب ہوتی ہیں اور رات کو ہی باری تعالیٰ آسمان دنیا پر اپنی شان کے لائق نزول فرماتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

حضور ﷺ نے فرمایا جب رات کا پہلا تہائی حصہ گزر جاتا ہے تو ہر رات اللہ تعالیٰ آسمانِ دنیا پر اپنے شایانِ شان نزول فرماتا ہے۔اور فرماتا ہے میں بادشاہ ہوں کوئی ہے جو مجھ سے دعا کرے؟ میں اس کی دعا کو قبول کروں......،کوئی ہے جو مجھ سے سوال کرے؟ میں اسے عطا کروں......،کوئی ہے جو مجھ سے مغفرت طلب کرے؟ میں اسے بخش دوں......،اللہ تعالیٰ یوں ہی ندا فرماتا رہتا ہے حتی کہ صبح ہو جاتی ہے۔(۲۰)

﴿۹﴾ شکر کی تین قسمیں ہیں۔

(ا) زبان سے۔مثلاً نعمت پر کسی کی تعریف میں رطب اللسان رہنا۔

(ب) دل سے۔مثلاً منعم کے انعام کا دل میں تصور و اعتراف ہو۔

(۱۹) ☆ ترمذی ،امام ابوعیسی محمدبن عیسی ترمذی (م ۲۷۹ھ) رقم الحدیث ۲۶۱۶

☆ ابن ماجہ ،امام ابوعبداللہ محمدبن یزیدابن ماجہ (م ۲۷۳ھ)باب کف اللسان فی الفتنۃ رقم الحدیث ۳۹۷۳

(۲۰) ☆ ترمذی ،امام ابوعیسی محمدبن عیسی ترمذی (م ۲۷۹ھ) رقم الحدیث ۴۴۶

☆ بخاری ،امام ابوعبداللہ محمدبن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) رقم الحدیث ۱۱۴۵

☆ مسلم ،امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) رقم الحدیث ۷۵۷

☆ ابوداؤد، امام ابو داؤدسلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ) رقم الحدیث ۱۳۱۴

☆ ابن ماجہ ،امام ابوعبداللہ محمدبن یزیدابن ماجہ (م ۲۷۳ھ) رقم الحدیث ۱۳۶۶

☆ المسند،امام احمدبن حنبل (م ۲۴۱ھ) المکتب الاسلامی بیروت ج۲ ص ۲۸۲

☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۱۲ ،ص ۶۶

☆ الدرالمنثور ازحافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت ج۶ ،ص ۲۴۵

☆ تفسیرروح البیان للعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ،کوئٹہ ج۶ ص ۳۴۳

(ج) جملہ اعضاء سے۔ جیسے استحقاقِ نعمت کا بدلہ اتارنا، منعم کی خدمت میں جتا رہنا۔ (۲۱)

﴿۱۰﴾ شکر کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔

(i) منعم کے سامنے ہمیشہ عاجزی اور خضوع سے پیش آنا۔

(ii) منعم سے محبت کرنا۔

(iii) اس کی نعمتوں کا اعتراف کرنا۔

(iv) منعم کی تعریف کرتے رہنا۔

(v) اس کی دی ہوئی نعمت کو ایسی جگہ خرچ نہ کرنا جہاں وہ ناپسند کرتا ہو۔

ان میں سے ایک بھی کم ہو تو سمجھو کہ شکر ادا نہ ہوا۔ (۲۲)

---

(۲۱) ☆ مفردات فی غریب القرآن ،علامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفھانی (م ۵۰۲ھ)مطبوعہ کراچی ص ۲۶۵

☆ تاج العروس ،علامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)مطبوعہ مصرج۳ص ۳۱۲

☆ تفسیرروح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ،کوئٹہ ج۶ص ۲۳۸

(۲۲) ☆ تاج العروس ،علامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)مطبوعہ مصرج۳ص ۳۱۲

باب نمبر (۳۲۰)

میانہ روی

﴿بسم اللہ الرحمٰن الرحیم﴾

وَالَّذِیْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ یُسْرِفُوْا وَ لَمْ یَقْتُرُوْا وَ کَانَ بَیْنَ ذٰلِکَ قَوَامًا○

(سورۃ الفرقان آیت ۶۷ پ ۱۹)

اور وہ کہ جب خرچ کرتے ہیں نہ حد سے بڑھیں نہ تنگی کریں اور ان دونوں کے بیچ اعتدال پر رہیں۔

حل لغات:

لَمْ یُسْرِفُوْا: وہ حد سے نہیں بڑھے۔ اِسراف کا معنیٰ ہے فضول خرچی کرنا، حد سے تجاوز کرنا، زیادتی کرنا، خطا کرنا، جاہل ہونا، غافل ہونا۔ قرآن مجید میں یہ لفظ متعدد معانی میں استعمال ہوا ہے مثلاً حرام کا ارتکاب کرنا، خلافِ واجب کرنا، گناہ اور معصیت میں خرچ کرنا، حلال کو حرام ٹھہرالینا، کثرت سے گناہ کرنا، اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، غرضیکہ ہر وہ کام جس میں انسان حد سے تجاوز کرے وہ اسراف ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قومِ لوط کو مسرفین کہا ہے۔ کیونکہ وہ حدِ اعتدال اور فطری طریقہ سے بڑھے اور فعلِ حرام کے مرتکب ہو رہے تھے۔ ارشاد فرمایا۔

اِنَّکُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ☆ (سورۃ الاعراف آیت ۸۱ پ ۸)

تم تو مردوں کے پاس شہوت سے جاتے ہو عورتیں چھوڑ کر، بلکہ تم لوگ حد سے گزر گئے۔

اسی طرح حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے جب فرشتوں سے ان کی آمد کا مقصد پوچھا تو کہنے لگے کہ ہم مسرفین یعنی قومِ لوط کی طرف بھیجے گئے ہیں۔

قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰی قَوْمٍ مُّجْرِمِیْنَ ☆ لِنُرْسِلَ عَلَیْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ طِیْنٍ ☆ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ

رَبِّکَ لِلْمُسْرِفِیْنَ☆ (سورۃ الذاریات آیت ۳۲ تا ۳۴ پ ۲۷)

بولے ہم ایک مجرم قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں کہ ان پر گارے کہ بنائے ہوئے پتھر چھوڑیں جو تمہارے رب کے پاس حد سے بڑھنے والوں کے لئے نشان کئے رکھے ہیں۔

البتہ لفظِ اسراف کا زیادہ اور معروف استعمال حد سے زیادہ خرچ کرنے پر ہوتا ہے۔(۱)

لَمْ یَقْتُرُوْا: اَلْقَتَرُ کا معنی ہے بخل کرنا، خرچ میں حد سے زیادہ کمی کرنا، تنگ دست ہونا۔

اسی معنی میں ارشادِ ربانی ہے۔

وَمَتِّعُوْهُنَّ ج عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ. (سورۃ البقرہ آیت ۲۳۶ پ ۲)

اور ان کو کچھ برتنے کو دو مقدور والے پر اس کے لائق اور تنگ دست پر اس کے لائق۔

اور ارشادِ ربانی ہے۔

وَكَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا. (سورۃ بنی اسرائیل آیت ۱۰۰ پ ۱۵)

اور آدمی بڑا کنجوس ہے۔

(۱)
☆ مفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل المقلب با لراغب اصفهانی(۵۰۲ھ)مطبوعہ کراچی،ص ۲۳۰
☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م۱۲۰۵ھ)مطبوعہ بیروت ، ج۶ ص ۱۳۸
☆ لسان العرب،للامام ابی الفضل محمد مکرم ابی منظور المتوفی ۷۱۱ھ دار الکتب العلمیہ بیروت ، ج۹ ص۱۷۸
☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ والنظائرفی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمدالدامغانی ،مطبوعہ بیروت ۲۳۶
☆ المنجد ازلوئیس معلوف ایسوعی،مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی،ص ۶۱۰
☆ مصباح اللغات،ابو الفضل مولانا عبدالحفیظ بلیاوی ،مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی،ص ۳۷۴
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ،کوئٹہ، ج۵ص ۲۴۴
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)مطبوعہ کوئٹہ، ج۸،ص ۴۷
☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج۳،ص ۳۷۶
☆ تفسیرکبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاهرہ ازهر، ج۲۳،ص ۱۰۹
☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳،ص ۲۹۹
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللّٰہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاهور،۳،ص ۵۴۸
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاهور، ج۳،ص ۳۷۹
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر، ج۳،ص ۳۲۵
☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللّٰہبن عمربیضاوی شیرازی شافعی، ج۲،ص ۱۰۱
☆ تفسیرزادالمسیرفی علم التفسیر از امام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی ،مطبوعہ پشاورج۳ص ۳۲۸

گویا اس بات پر تنبیہ کی گئی ہے کہ بخل اور اخراجات میں کمی کرنا انسان کی فطرت اور جبلت میں شامل ہے۔
ایک اور مقام پر اس حقیقت کو واضح کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

وَاُحضِرَتُ الْاَنفُسُ الشُّحَّ. (سورۃ النساء آیت ۱۲۸ پ۵)

اور دل لالچ کے پھندے میں ہیں۔
مگر خرچ میں حد سے زیادہ کمی کرنا یا حد سے زیادہ بڑھ جانا، دونوں کی ہی قرآن مجید میں مذمت کی گئی ہے۔
ارشاد فرمایا۔

وَلَاتَجعَلُ يَدَکَ مَغلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِکَ وَ لَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَحْسُوْرًا☆

اور اپنا ہاتھ اپنی گردن سے بندھا ہوا نہ رکھ اور نہ پورا کھول دے کہ تو بیٹھ رہے ملامت کیا ہوا تھکا ہوا۔ (سورہ بنی اسرائیل آیت ۲۹ پ ۱۵)

آیت زیب عنوان میں بھی اسے صراحت سے بیان کیا گیا ہے۔
قَتَرٌ اور قُتَارٌ کا اصل معنی جلی ہوئی لکڑی کا اٹھتا ہوا دھواں ہے۔ چونکہ بخیل بھی کسی کو اصل شئی دینے کی بجائے اس کا گویا دھواں دے کر ٹالنا چاہتا ہے اس لئے بخل کو قتر کہتے ہیں۔ قَتَـرَةٌ کا معنی ہے دھوئیں جیسی غبار نما بدرونقی جو جھوٹ کی وجہ سے چہرے پر چھا جاتی ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوا۔

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ☆ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ☆ (سورہ عبس آیت ۴۰..۴۱ پ ۳۰)

اور کتنے مونہوں پر اس دن گرد پڑی ہوگی، ان پر سیاہی چڑھ رہی ہے۔
بخیل چونکہ مال کو بچانے کے لئے طرح طرح کے حیلے بہانے اور جھوٹ تراشتا رہتا ہے۔ اس لئے اس کے چہرے پر بھی یہ بدرونقی دیکھی جاسکتی ہے۔ (۲)

(۲) ☆ مفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل المقلب با لراغب اصفہانی(۵۰۲ھ)مطبوعہ کراچی، ص ۳۹۳
☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی ،مولفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی(م۷۷۰ھ)، ج۲ ص ۶۷
☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م۱۲۰۵ھ)مطبوعہ بیروت ، ج ۳ص ۴۷۹
☆ لسان العرب،للامام ابی الفضل محمد مکرم ابی منظور المتوفی ۷۱۱ھ دار الکتب العلمیہ بیروت ، ج۵ص ۸۳
☆ المنجد ازلوئیس معلوف ایسوعی،مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی،ص ۹۱۲
☆ مصباح اللغات،ابو الفضل مولانا عبدالحفیظ بلیاوی ،مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی،ص ۶۵۸
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ،کوئٹہ، ج۵ص ۲۴۴
☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳،ص ۲۹۹
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللّٰہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاہور،۳،ص ۵۴۹
☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللّٰہبن عمربیضاوی شیرازی شافعی، ج۲،ص ۱۰۱
☆ تفسیرالطبری ازعلامہ ابوجعفربن محمدجریرالطبری،مطبوعہ دارالقرآن الکریم بیروت،لبنان، ج۱۸،ص ۴۵
☆ تفسیرزادالمسیرفی علم التفسیر از امام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی ،مطبوعہ پشاورج۳ ص ۳۲۸

وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ایسا خرچ جو بخل اور اسراف کے درمیان ہے۔ اسی کو میانہ روی کہتے ہیں۔ جس طرح دائرے کا مرکز ہر طرف سے برابر اور درمیان میں ہوتا ہے اسی طرح میانہ روی بھی اپنی دونوں سمتوں (بخل و اسراف) کے درمیان ہوتی ہے۔ (۳)

فضول خرچی اور بخل دونوں ہی گناہ ہیں۔ البتہ ان کی درمیانی حالت بہترین صفت ہے۔

عبدالملک نے جب اپنی بیٹی کا نکاح حضرت عمر بن عبدالعزیز سے کیا تو پوچھا اسے خرچہ کیا دیا کرو گے۔ آپ نے فرمایا۔ اَلْحَسَنَةُ بَيْنَ سَيِّئَتَيْنِ۔ میانہ روی سے نہ حد سے زیادہ اور نہ ہی حد سے کم۔ (۴)

تنبیہ:

مسئلہ: آیت مبارکہ کے مصداق صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تھے، نہ تو ان کا کھانا پینا حصول لذت کے لئے تھا اور

(۳)
- ☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی ،مولفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی(م۷۷۰ھ)، ج۲ ص ۸۲
- ☆ لسان العرب،للامام ابی الفضل محمد مکرم ابی منظور المتوفی ۷۱۱ھ دار الکتب العلمیہ بیروت ، ج۱۲ ص۵۹۵
- ☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲ ص ۷۳
- ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۱۸ ص ۴۶
- ☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ،کوئٹہ،ج۵ ص ۲۴۴
- ☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی،ج۲،ص ۱۰۱
- ☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر از امام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی ،مطبوعہ پشاور ج۳ ص ۳۲۸
- ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)مطبوعہ کوئٹہ،ج۸،ص ۴۸
- ☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر،ج۲۳،ص ۱۱۰
- ☆ تفسیر البحر المحیط ،لمحمدبن یوسف الشہیربابی حیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،ج۵،ص ۵۱۴
- ☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی،ج۳،ص ۲۹۹
- ☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکرالحداد الیمنی الحنفی(م۱۰۴۰ھ) ج۵،ص ۱۲۱
- ☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاہور،۳،ص ۵۴۹
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر،ج۳،ص ۳۲۵

(۴)
- ☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲ ص ۷۲
- ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج۱۸ ص ۴۷
- ☆ تفسیر البحر المحیط ،لمحمدبن یوسف الشہیربابی حیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،ج۵،ص ۵۱۴
- ☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی،ج۳،ص ۲۹۹
- ☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاہور،۳،ص ۵۴۹

نہ ہی ان کا لباس بناؤ سنگار کے لئے تھا، وہ تو دنیوی لذات و خواہشات سے کوسوں دور تھے۔ ان کے کھانے کی کیفیت و مقدار اور مقصد صرف یہی تھا کہ بھوک و پیاس رفع ہو جائے اور عبادت میں مدد مل سکے اور پہناوا اسی لئے تھا کہ ستر پوشی ہو سکے اور گرمی و سردی میں موسم کی شدت سے بچا جا سکے۔ (۵)

مسائل شرعیہ :

(ا) انفاق (خرچ کرنا) کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) انفاقِ محمود (۲) انفاقِ مذموم

انفاقِ محمود: وہ خرچ ہے جو احکامِ شرعیہ کے مطابق کیا جائے۔ مثلاً صدقات، اپنے اہل و عیال پر خرچ کرنا، راہِ خدا میں حصولِ ثواب کی نیت سے خرچ کرنا، مخلوقِ خدا پر بطورِ مروت خرچ کرنا وغیرہ۔

انفاقِ مذموم کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) اسراف و تبذیر یعنی فضول خرچی (۲) امساک و تقصیر یعنی بخل۔

ان دونوں کی کمیت (مقدار) اور کیفیت کے لحاظ سے مزید دو قسمیں ہیں۔

(ا) کمیت کے لحاظ سے اسراف یہ ہے کہ اپنی معاشی حالت اور آمدن سے بڑھ کر خرچ کرنا خواہ مخواہ امارت جتانا، مثلاً شادی بیاہ اور دیگر تقریبات میں نمود و نمائش کے لئے اخراجات کرنا۔

(ب) کیفیت کے لحاظ سے اسراف یہ ہے کہ مال کو غیر محل اور غلط جگہ میں خرچ کرنا۔ مثلاً بدکاری میں خرچ کرنا اگرچہ قلیل سا ہو۔ شراب خریدنا اگرچہ قیمت تھوڑی سی ہو۔

---

(۵) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۲۴۵

☆ الجامع القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۷۲

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج ۳، ص ۳۷۶

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۴، ص ۱۰۹

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۲۹۹

☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت ج ۶ ص ۲۴۹

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ۳، ص ۵۴۹

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۴۳۱

(ج) کمیت کے اعتبار سے بخل یہ ہے کہ اپنی وسعت اور خوشحالی کے باوجود بہت تھوڑا خرچ کرنا، اور تونگری کے باوجود محتاجی وتنگ دستی ظاہر کرنا۔

(د) کیفیت کے اعتبار سے بخل یہ ہے کہ جہاں خرچ کرنا مطلوب ہو وہاں خرچ ہی نہ کرنا اور جہاں خرچ کرنا ممنوع ہے وہاں خرچ کرتا پھرے۔ (٦)

(٢) حرام مصرف میں خرچ کرنا بھی حرام ہے۔ (٧)

(٣) راہِ خدا میں جتنا بھی خرچ کیا جائے وہ اسراف نہیں۔ البتہ عام لوگوں میں چونکہ صبر وضبط کی قلت ہوتی ہے اس لئے انہیں یہ حکم ہے کہ اپنا سارا مال نہ خرچ کریں، بلکہ اپنے اہل وعیال اور دیگر ضروریات کے لئے بھی بچا رکھیں۔ اور اگر اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور توفیق رفیق سے حوصلہ بلند اور صبر وضبط سے وافر حصہ نصیب ہوا ہو تو سارے کا سارا گھر لٹا دینا بھی میانہ روی اور انفاقِ محمود ہے۔

حضرت سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے غزوۂ تبوک کے موقع پر اپنا کل اثاثہ بارگاہِ رسالت میں پیش کردیا۔ حضور ﷺ نے پوچھا۔

مَاذَا اَبْقَيْتَ لِاَهْلِكَ يَااَبَابَكْرٍ.

اے ابوبکر تم نے اپنے اہل وعیال کے لئے کیا چھوڑا۔

حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کی اللہ اور اس کے رسول کو چھوڑ آیا ہوں۔ (٨)

(٦) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمعیل حقی (م ١١٣٧ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج٥ ص ٢۴٥

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ١٢٢٥ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ج٨، ص ۴٧

☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی (م ١٠٢١ھ) ج٥، ص ١٢٢

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج٣، ص ٣٧٩

☆ تفسیر الطبری از علامہ ابو جعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج١٨، ص ۴٥

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبد الرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ پشاور ج٣ ص ٣۴٨

(٧) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت، لبنان، ج٣، ص ١۴٣١

(٨) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمعیل حقی (م ١١٣٧ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج٥ ص ٢۴٥

☆ الجامع القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ٦٦٨ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج١٢ ص ٧٢

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ٦٠٦ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج٢٣، ص ١٠٩

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج٣، ص ٣٧٩

☆ تفسیر الطبری از علامہ ابو جعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج١٨، ص ۴٦

(۴) نیکی میں اسراف نہیں اور اسراف میں نیکی نہیں۔(۹)

(۵) اسراف وبخل اگر چہ دونوں ہی مذموم ہیں مگر اسراف کی نسبت بخل زیادہ مذموم ہے۔ کیونکہ سخاوت تو بہرحال پسندیدہ ہے اور اسراف سے سخاوت کی طرف میلان آسان ہے۔ جبکہ بخل سے سخاوت کی طرف آنا مشکل ہے۔ نیز فضول خرچی کبھی کسی کے لئے باعثِ نفع بھی ہوتی ہے اور جب یہ لوگوں کے لئے نفع بخش ہوگی تو اگر چہ فی نفسہ مذموم تھی مگر اب محمود ہو جائے گی گویا اب وہ فضول خرچی نہ رہی۔ جبکہ بخیل نہ تو اپنے آپ کو نفع دیتا ہے اور نہ ہی دوسروں کو۔(۱۰)

(۶) دولت کو جہاں خرچ کرنا منع ہو، وہاں خرچ کرنا اسراف ہے۔ جہاں خرچ کرنا مطلوب ہو وہاں خرچ نہ کرنا بخل ہے اور جہاں جتنا خرچ کرنے کا حکم ہے وہاں اتنا خرچ کرنا میانہ روی ہے۔(۱۱)

---

(۹) ☆ تفسیر البحر المحیط ،لمحمدبن یوسف الشهیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴ . ۷۵۴ھ)مطبوعه بیروت، ج۵،ص ۵۱۴

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰه محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعه کراچی، ج۳،ص ۲۹۹

☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی(م ۱۰۴۱ھ) ج۵،ص ۱۲۱

☆ الدرالمنثور ازحافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)مطبوعه دار احیاء التراث العربی بیروت ج۶ ص ۲۴۸

☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ) ج۲ ص ۳۴۶

☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعه مصر، ج۳،ص ۳۲۶

(۱۰) ☆ تفسیر روح البیان ازعلامه اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه ،کوئٹه، ج۵ ص ۲۴۵

(۱۱) ☆ الجامع القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعه بیروت،لبنان، ج۱۲ ص ۷۱

☆ تفسیر روح المعانی از علامه ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ج۱۸ ص ۴۲

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعه ملتان، ج۳،ص ۳۷۶

☆ تفسیر کبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۲۳،ص ۱۰۹

☆ تفسیر البحر المحیط ،لمحمدبن یوسف الشهیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴ . ۷۵۴ھ)مطبوعه بیروت، ج۵،ص ۵۱۴

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰه محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعه کراچی، ج۳،ص ۲۹۹

☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی(م ۱۰۴۱ھ) ج۵،ص ۱۲۱

☆ الدرالمنثور ازحافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)مطبوعه دار احیاء التراث العربی بیروت ج۶ ص۲۴۸

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیرمدارک ازعلامه ابوالبرکات عبدالله بن احمدبن محمودمطبوعه لاهور،۳،ص ۵۴۹

☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ) ج۲ ص ۳۴۶

☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعه مصر، ج۳،ص ۳۲۶

☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی مطبوعه بیروت،لبنان، ج۳،ص ۱۴۳۱

(۷) نفس کی ہر مطلوبہ چیز خرید لینا بھی اسراف ہے۔ نبی اکرم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے۔

اِنَّ مِنَ السَّرَفِ اَنْ یَّاْکُلَ کُلَّ مَا اشْتَهَیْتَ (۱۲)

نفس کی ہر مطلوبہ چیز کھانا بھی اسراف ہے۔ (۱۳)

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

کَفٰی سَرَفًا اَنْ لَّا یَشْتَهِیَ رَجُلٌ شَیْئًا اِلَّا اشْتَرَاہُ فَاَکَلَهٗ

فضول خرچی کے لئے یہی کافی ہے کہ بندے کا نفس جس شئی کی بھی خواہش کرے اسے خرید کر کھالے۔ (۱۴)

(۸) اتنا زیادہ کھانا کہ جسم کے لئے بھی نقصان دہ ہو اور عبادت کی ادائیگی میں بھی رکاوٹ اور سستی کا سبب بنے، اسراف ہے۔ اور اتنا کم کھانا کہ جسم بھی کمزور ہونے لگے اور طاعات میں بھی نقاہت آنے لگے، بخل ہے۔ (۱۵)

(۹) ایسی مقوی غذائیں استعمال کرنا جو عام کھانے کے علاوہ ہوں اور ان سے عبادت میں قوت حاصل کرنا مقصود ہو، اسراف نہیں بلکہ میانہ روی ہے۔ (۱۶)

---

(۱۲) ☆ ابن ماجه، امام ابو عبدالله محمد بن یزید ابن ماجه(م ۲۷۳ھ) رقم الحدیث ۳۳۵۲

☆ مسند امام دیلمی رقم الحدیث ۸۰۴

(۱۳) ☆ تفسیر البحر المحیط ،لمحمدبن یوسف الشهیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعه بیروت، ج۵، ص ۵۱۴

☆ تفسیر روح المعانی از علامه ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ج۱۸ ص ۴۷

☆ الجامع القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعه بیروت،لبنان، ج۱۲ ص ۷۲

(۱۴) ☆ تفسیرروح البیان ازعلامه اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه ،کوئٹه، ج۵ ص ۲۴۵

☆ الجامع القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعه بیروت،لبنان، ج۱۲ ص ۷۲

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار الله محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعه کراچی، ج۳، ص ۲۹۹

☆ تفسیرحداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکرالحداد الیمنی الحنفی(م ۱۰۴۱ھ) ج۵، ص ۱۲۲

☆ الدرالمنثور ازحافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)مطبوعه دار احیاء التراث العربی بیروت ج۶ ص ۲۴۹

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک ازعلامه ابوالبرکات عبدالله بن احمدبن محمود مطبوعه لاهور، ج۳، ص ۵۴۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن از علامه علی بن محمد خازن شافعی مطبوعه لاهور، ج۳، ص ۳۷۹

(۱۵) ☆ تفسیر الطبری ازعلامه ابوجعفربن محمدجریرالطبری، مطبوعه دارالقرآن الکریم بیروت،لبنان، ج۱۸، ص ۴۷

(۱۶) ☆ تفسیر الطبری ازعلامه ابوجعفربن محمدجریرالطبری، مطبوعه دارالقرآن الکریم بیروت،لبنان، ج۱۸، ص ۴۷

(۱۰) کھانے، پینے اور لباس ورہائش وغیرہ ضروریات میں اسلام عمدہ اور اچھی چیزیں استعمال کرنے سے منع نہیں فرماتا۔ اپنی آمدن کے لحاظ سے ہر شخص کو میانہ روی برقرار رکھتے ہوئے کشادگی اور فراخی کے ساتھ زندگی گزارنے کی اجازت ہے۔ (۱۷)

حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا۔

لَایَدخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ مِّنْ کِبرٍ وَّلَایَدْخُلُ النَّارَ یَعْنِیْ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ مِّنَ الْاِیْمَانِ قَالَ فَقَالَ لَہٗ رَجُلٌ اَنَّہٗ یُعْجِبُنِیْ اَنْ یَّکُوْنَ ثَوْبِیْ حَسَنًا وَّنَعْلِیْ حَسَنَۃً قَالَ اِنَّ اللہَ جَمِیْلٌ وَّیُحِبُّ الْجَمَالَ وَلٰکِنِ الْکِبْرُ مَنْ بَطَرَ الْحَقَّ وَغَمَصَ النَّاسَ. (۱۸)

جس کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا اور جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا وہ جہنم میں ہمیشہ نہیں رہے گا۔ ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں یہ چاہتا ہوں کہ میرے کپڑے بھی خوبصورت ہوں اور جوتے بھی عمدہ ہوہ ہوں تو آپ نے ارشاد فرمایا، اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور جمال کو پسند فرماتا ہے۔ تکبر تو حق بات کا انکار کرنا اور لوگوں کو حقیر سمجھنا ہے۔

حضرت سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

اِذَا وَسَّعَ اللہُ فَاَوْسِعُوْا.

جب اللہ تعالیٰ نے وسعت دی ہے تو وسعت اختیار کرو۔ (۱۹)

(۱۷) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۴۳۱

☆ تفسیر الطبری ازعلامہ ابوجعفربن محمدجریر الطبری، مطبوعہ دارالقرآن الکریم بیروت، لبنان، ج۱۸، ص ۴۷

(۱۸) ☆ جامع ترمذی امام ابو عیسی محمد بن عیسی ترمذی (م۲۷۹ھ) کتاب البر والصلۃ رقم الحدیث ۱۹۹۹

☆ مسلم، امام ابو الحسن مسلم بن حجاج قشیری (م۲۶۱ھ) باب تحریم الکبر وبیانہ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی صفحہ ۶۵

(۱۹) ☆ صحیح بخاری، امام ابو عبداللہ محمد بن اسمعیل بخاری (م۲۵۶ھ)، کتاب الصلاۃ رقم الحدیث ۳۶۵

☆ المسند، امام احمد بن حنبل (م۲۴۱ھ) مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت، لبنان رقم الحدیث ۷۲۵۰

حضرت ابوالاحوص اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔

اَتَیتُ النَّبِیَّ ﷺ فِی ثَوبٍ دُونٍ فَقَالَ أَلَکَ مَالٌ قَالَ نَعَم قَالَ مِن اَیِّ المَالِ قَالَ قَد اٰتَانِیَ اللّٰہُ مِنَ الاِبِلِ وَالغَنَمِ وَالخَیلِ وَالرَّقِیقِ قَالَ فَاِذَا اٰتَاکَ اللّٰہُ مَالًا فَلتُرَ اَثَرُ نِعمَۃِ اللّٰہِ عَلَیکَ وَ کَرَامَتِہٖ.(۲۰)

میں حقیر سے کپڑے پہنے حضورﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کیا تمہارے پاس مال ہے؟ میں نے عرض کی ہاں۔ آپ نے پوچھا کس قسم کا مال ہے؟ میں نے عرض کی اللہ تعالیٰ نے مجھے اونٹ، بکریاں، گھوڑے اور غلام عطا فرمائے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے تمہیں مال دیا ہے تو اس کی دی ہوئی نعمت اور کرامت کا اثر تم پر نظر آنا چاہیے۔

(۱۱) میانہ روی بہرحال شریعتِ اسلامیہ کی نظر میں مطلوب و مستحسن ہے۔ نبی اکرمﷺ نے ارشاد فرمایا۔

مَاعَالَ مَنِ اقتَصَدَ. (۲۱)

جس نے میانہ روی سے کام لیا وہ تنگ دست نہیں ہوگا۔(۲۲)

ایک اور حدیث پاک میں ہے یوں ارشاد ہوا۔

مَااَحسَنَ القَصدُ فِی الغِنٰی وَمَااَحسَنَ القَصدُ فِی الفَقرِ وَمَااَحسَنَ القَصدُ فِی العِبَادَۃِ.(۲۳)

خوشحالی میں میانہ روی کتنی اچھی چیز ہے اور تنگ دستی میں میانہ روی کتنی اچھی ہے اور عبادت میں میانہ روی کتنی اچھی ہے۔(۲۴)

(۲۰) ☆ ابوداؤد، امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی(م۲۷۵ھ)، کتاب اللباس رقم الحدیث ۴۰۶۳

☆ نسائی، امام ابو عبدالرحمن احمد بن شعیب علی نسائی(م۳۰۳ھ) کتاب الزینۃ رقم الحدیث ۵۲۳۸، ۵۳۰۹، ۵۲۳۹

(۲۱) ☆ المسند، امام احمد بن حنبل (م۲۴۱ھ) مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت، لبنان رقم الحدیث ۴۲۶۹

☆ المعجم الکبیر الحافظ ابی القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی (م۳۶۰ھ) دار احیاء التراث العربی بیروت رقم الحدیث ۱۰۱۱۸

(۲۲) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۳۲۵

(۲۳) ☆ مسند بزار رقم الحدیث ۳۶۰۴

☆ مجمع الزوائد الحافظ نور الدین علی بن ابی بکر الہیثمی (م۸۰۷ھ) رقم الحدیث ۱۷۸۵۰

(۲۴) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۳۲۵

باب(۳۲۱)

جھوٹی گواہی اور بری مجلس

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَالَّذِیۡنَ لَایَشۡهَدُوۡنَ الزُّوۡرَ ۙ وَ اِذَا مَرُّوۡا بِاللَّغۡوِ مَرُّوۡا كِرَامًا٥

(سورۃ الفرقان آیت ۷۲پ۱۹)

اور جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب بیہودہ پر گزرتے ہیں اپنی عزت سنبھالتے گزر جاتے ہیں۔

حل لغات:

وَالَّذِیۡنَ لَایَشۡهَدُوۡنَ الزُّوۡرَ: اَلزُّوۡرُ کا معنی ہے جھوٹ کو سچ بنا کر پیش کرنا، باطل پر ایسا ملمع کرنا کہ وہ حق معلوم ہونے لگے۔ بیہودہ محفلیں، فحش مجالس، لہوولعب اور گانے بجانے کے اجتماعات، مشرکین اور یہود و نصاریٰ کے تہوار، غرضیکہ ہر وہ محفل جہاں باطل امور ہوتے ہیں اَلـزُّوۡرُ میں شامل ہے۔آیتِ مبارکہ کا مفہوم یہ ہے کہ اہلِ ایمان وہ لوگ ہیں جو نہ تو جھوٹ اور باطل کی ملمع سازی کر کے جھوٹی گواہی دیتے ہیں اور نہ ہی کسی اور غلط اور ناجائز سرگرمی میں شریک ہوتے ہیں۔(۱)

(۱) ☆ تاج العروس ،علامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)مطبوعہ مصر ج۳ص۳۴۵
☆ لسان العرب،مولفہ امام ابوالفضل محمدبن مکرم ابن منظورالانصاری المصری مطبوعہ : بیروت ،لبنان ج۴ص۳۸۹
☆ تفسیرمظہری للعلامۃ قاضی ثناء اللہپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ص ۵۳
☆ تفسیرروح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ،کوئٹہ ج۶ ص ۳۴۹
☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص ۷۸
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص ۱۴۳۲

وَ اِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ: لَغْوٌ کا معنی ہے ایسی بے کار چیز جسے چھوڑنا لازمی ہو، وہ قول یا فعل جو ناپسندیدہ اور نظروں سے گرا ہوا ہو، جس شئ کو ذوقِ سلیم ردی، بیکار اور غیر معتبر سمجھے۔(۲)

مَرُّوْا کِرَامًا: کَرُمَ کا معنی ہے فواحش سے بچنا، گناہوں سے روگردانی کرنا اور ایسے افعال سے احتراز کرنا جو طبعی طور پر ناپسند ہوں۔ اہلِ عرب کہتے ہیں کَرُمَ فُلَانٌ عَمَّا یُشِیْنُہٗ۔ فلاں شخص ایسی باتوں سے پاک ہے جو

(بقیہ ۱) ☆ تفسیر کبیر للامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر ج ۲۴ ص ۱۱۳

☆ تفسیر البحر المحیط للعلامۃ محمدبن یوسف الشہیرابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت ج۵ ص ۵۱۶

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۳۷۸

☆ الدر المنثور ازحافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت ج۶، ص ۲۵۵

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللّٰہ بن احمدبن محمود مطبوعہ لاہور ج۳ ص ۵۵۰

☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکز الحداد الیمنی الحنفیٔ (م ۱۰۴۱ھ) مکتبہ حقانیہ، پشاور ج۵ ص ۱۲۴

☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۳۴۷

☆ تفسیر الطبری للعلامۃ ابوجعفربن محمدجریر الطبری، مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت، لبنان ج۱۹ ص ۵۸

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۳۲۸

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج۵، ص ۳۶۷

(۲) ☆ مفردات فی غریب القرآن، علامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی ص ۴۵۱

☆ تاج العروس، علامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر ج۱۰ ص ۳۲۸

☆ لسان العرب، مولفہ امام ابوالفضل محمدبن مکرم ابن منظورالانصاری المصری مطبوعہ : بیروت، لبنان ج۱۵ ص ۲۹۱

☆ قاموس القرآن اواصلاح الوجوہ والنظائرفی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمدالدامغانی، مطبوعہ بیروت ص ۴۱۷

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللّٰہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۴۳۲

☆ تفسیر البحر المحیط للعلامۃ محمدبن یوسف الشہیرابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت ج۵ ص ۵۱۶

☆ تفسیر کبیر للامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر ج ۲۴ ص ۱۱۳

☆ تفسیرروح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقي البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۶ ص ۳۵۱

☆ تفسیرمظہری للعلامۃ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ ص ۵۴

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۳۷۸

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللّٰہ بن احمدبن محمود مطبوعہ لاہور ج۳ ص ۵۵۱

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳ ص ۳۰۱

☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۳۴۷

☆ تفسیر انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللّٰہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی ج۲ ص ۱۰۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۸۰

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج۵، ص ۳۶۸

اسے عیب دار بناتی ہیں۔ یہ اس وقت کہا جاتا ہے جب انسان ایسی چیزوں سے مکمل اجتناب کرے جو اس کی خفت اور حقارت کا سبب بنتی ہوں۔

آیتِ مبارکہ کا مفہوم یہ ہے کہ وہ ارادۃً تو ایسی بیہودہ مجلسوں میں شریک ہوتے ہی نہیں اور اگر اتفاقاً بھی ان کا گزر ادھر سے ہو جائے تو وہ ان سے لطف اندوز نہیں ہوتے بلکہ اپنا دامن بچاتے ہوئے بڑی سنجیدگی سے گزر جاتے ہیں۔(۳)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ جھوٹی گواہی دینا گناہِ کبیرہ اور حرام ہے۔ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد پاک ہے۔

اَلا اُنَبِّئُکُمْ بِاَکْبَرِ الْکَبَائِرِ ثَلَاثًا قُلْنَا بَلٰی یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اَلشِّرْکُ بِاللّٰہِ وَ عُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ وَکَانَ مُتَّکِئًا فَجَلَسَ فَقَالَ اَلا وَ قَوْلُ الزُّوْرِ اَلاوَشَهَادَةُ الزُّوْرِ فَمَا زَالَ یُکَرِّرُهَا حَتّٰی قُلْنَا لَیْتَهُ سَکَتَ.(۴)

کیا میں تمہیں خبردار نہ کروں کہ سب سے بڑے گناہ کون کون سے ہیں؟ حضور ﷺ نے تین بار پوچھا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کی کیوں نہیں یا رسول اللہ! ضرور فرمائیے۔ حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا، پہلے حضور ٹیک لگائے ہوئے تشریف فرما تھے پھر بیٹھ گئے اور فرمایا خبردار جھوٹی گواہی۔ ان آخری الفاظ کو حضور بار بار

---

(۳) ☆ تفسیر روح البیان للعلامة امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۶ ص ۳۵۱

☆ تفسیر مظہری للعلامة قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ ص ۵۴

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۴۳۲

☆ تفسیر کبیر للامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر ج۲۴ ص ۱۱۳

☆ تفسیر البحر المحیط للعلامة محمد بن یوسف الشهیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت ج۵ ص ۵۱۶

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۳۷۸

(۴) ☆ بخاری، امام ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) کتاب الادب باب عقوق الوالدین من الکبائر رقم الحدیث ۵۹۷۶..... ۲۶۵۴

☆ مسلم، امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) کتاب الایمان باب اکبر الکبائر الاشراک باللہ رقم الحدیث ۸۷

دہراتے رہے۔(۵)

﴿۲﴾ جھوٹے گواہ کی سزا یہ ہے کہ اگر مجرم بازاری اور پیشہ ور ہو تو سرِ بازار اسے بے نقاب کیا جائے، ورنہ اس کے قبیلہ اور برادری میں اسے کھڑا کر کے لوگوں کو بتایا جائے کہ یہ جھوٹا گواہ ہے تاکہ وہ بھی پہچان جائیں اور اس سے محتاط رہیں۔

اجل التابعین حضرت قاضی شریح جب کسی جھوٹے گواہ کو پکڑ لیتے اور مجرم اگر بازاری شخص ہوتا تو اپنے قاصد کو حکم دیتے کہ جا کر بازار والوں سے کہو کہ شریح تمہیں سلام دیتا ہے اور کہتا ہے کہ ہم نے اسے جھوٹا پایا ہے تم بھی اس سے پرہیز رکھو اور اگر وہ بازاری اور پیشہ ور نہ ہوتا بلکہ عرب کے کسی قبیلہ کا فرد ہوتا تو اس قبیلہ کی جامع مسجد میں اپنے قاصد کو مذکورہ بالا پیغام کہلا بھیجتے۔

قاضی اگر سیاستِ حاضرہ اور حالاتِ واقعہ کے پیشِ نظر اسے تعزیراً سزا دلوانا چاہے تو اسے اختیار ہے۔مثلاً حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جھوٹے گواہ کو چالیس کوڑے مارے جائیں اور اس کا منہ کالا کر کے بازاروں میں پھیرا جائے تاکہ اس کی خوب تشہیر ہو۔(۶)

﴿۳﴾ بیہودہ گفتگو، لایعنی باتوں، فضول شاعری، لہو ولعب، نوحہ، گانا، ناپاک مجلسوں اور فحش محفلوں میں شریک ہونا ناجائز ہے، ایسے مواقع پر صرف موجود ہونا بھی شرکت کا حکم ہی رکھتا ہے۔ کیونکہ اس کی موجودگی اس قبیح فعل پر رضا کی

---

(۵) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳،ص ۳۲۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳،ص ۳۸۰

☆ تفسیر مظہری للعلامۃ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ص ۵۳

(۶) ☆ تفسیر روح البیان للعلامۃ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ،کوئٹہ ج۶ ص ۲۴۰

☆ تفسیر مظہری للعلامۃ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ص ۵۳

☆ الجامع القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۱۲،ص ۷۹

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج۳،ص ۳۷۸

☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی (م ۱۰۲۱ھ) مکتبہ حقانیہ، پشاور ج۵ص ۱۲۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳،ص ۳۸۰

علامت ہے، جیسے کوئی شرابیوں میں صرف بیٹھے تو گناہ میں وہ بھی ان کے ساتھ ہی شریک سمجھا جائے گا۔(۷)

﴿۴﴾ اولیاء اللہ کا ایک خاص گروہ ''فرقہ ملامتیہ'' مذکورہ بالا حکم سے مستثنیٰ ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو نیکیاں چھپاتے اور گناہوں کا اظہار کرتے ہیں تاکہ مخلوقِ خدا انہیں حقیر سمجھے۔ اسی لئے وہ عوام میں گھل مل کر رہتے ہیں، بازاروں میں پھرتے ہیں بلکہ بعض اوقات شریروں کی مجالس میں بھی شریک ہوجاتے ہیں۔ وہ ان کے ساتھ صرف ظاہراً شر کی موافقت کرتے ہیں ورنہ حقیقۃً ان کے دل یادِ الٰہی سے معمور اور پاس شریعت سے بھرپور ہوتے ہیں۔ ان لوگوں کا تعارف حدیث پاک میں یوں کروایا گیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اَوْلِيَائِيْ تَحْتَ قُبَائِيْ لَايَعْرِفُهُمْ سِوَائِيْ.

میرے اولیاء میری قباء میں چھپے رہتے ہیں، انہیں میرے سوا کوئی نہیں پہچانتا۔(۸)

﴿۵﴾ مشرکین کے تہواروں اور میلوں میں شرکت کرنا یا ان کے گرجوں میں جانا حرام ہے۔ اس کا نتیجہ ذلت

---

(۷) ☆ تفسیر مظهری للعلامة قاضی ثناء اللهپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ص ۵۴

☆ تفسیر روح البیان للعلامة امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۶ ص ۳۵۰

☆ تفسیر کبیر للامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر ج۲۴ص ۱۱۳

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج۳،ص ۳۷۸

☆ الدرالمنثور ازحافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت ج۶،ص۲۵۶

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللّٰہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاہورج۳ص ۵۵۱

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳ص ۳۰۱

☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی (م ۱۰۴۱ھ) مکتبہ حقانیہ، پشاور ج۵ص ۱۲۴

☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان، ج۳،ص ۳۴۷

☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللّٰہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی ج۲ص ۱۰۲

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر، ج۳،ص ۳۲۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳،ص ۳۸۰

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامة سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی، ج۵،ص ۳۶۸

(۸) ☆ تفسیرروح البیان للعلامة امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۶ ص ۳۵۰

وگمراہی ہے۔(۹)

﴿۶﴾ جو شخص نیروز (نصاریٰ کی عید) کے موقع پر اس کی تعظیم وتکریم کے لئے کوئی شئی خریدے تو یہ ایسا ہی ہے جیسے کفار اس کی تعظیم کرتے ہیں۔ایسا کرنا کفر ہے اور اگر اس دن صرف کھانے، پینے اور تعیش کے لئے خریدتا ہے تو کفر نہیں۔(۱۰)

﴿۷﴾ کذب وغیبت، فضول کلامی، گالی گلوچ، چغل خوری، بے جا مدح ومزاح اور باطل شعر گوئی سے زبان کو روکنا انسانی آداب میں سے ہے اور اگر روزہ دار ہو تو روزے کی سنتوں میں سے بھی ہے۔(۱۱)

﴿۸﴾ ایسا شعری کلام جس سے خیالاتِ فاسدہ پیدا ہوں اور شیطان کی مراد ومقصد دل میں گھر کرے وہ مردود ومذموم ہے اور جو کلام شوق الی اللہ کا متحرک ہو وہ محمود ومستحسن ہے۔(۱۲)

(۹) ☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳ص ۳۰۱
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳،ص ۳۲۸
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳،ص ۳۸۰
☆ تفسیر روح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۶ ص ۳۵۰
☆ الجامع القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص ۷۸
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللّٰہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳،ص ۱۴۳۲
☆ تفسیر کبیر للامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر ج۲۴ ص ۱۱۳
☆ تفسیر البحر المحیط للعلامۃ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت ج۵ ص ۵۱۶
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳،ص ۳۷۸
☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت ج۶،ص ۲۵۵
☆ تفسیر مظہری للعلامۃ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ص ۵۴

(۱۰) ☆ تفسیر روح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۶ ص ۳۵۰
☆ تفسیر مظہری للعلامۃ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ص ۵۴
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللّٰہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳،ص ۱۴۳۲

(۱۱) ☆ تفسیر روح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۶ ص ۳۵۰
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللّٰہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳،ص ۱۴۳۲
☆ تفسیر البحر المحیط للعلامۃ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت ج۵ ص ۵۱۶

(۱۲) ☆ تفسیر روح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۶ ص ۳۵۰
☆ الجامع القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص ۷۸
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللّٰہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳،ص ۱۴۳۲
☆ تفسیر البحر المحیط للعلامۃ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت ج۵ ص ۵۱۶

﴿۹﴾ الحان کے ساتھ قرآن مجید کی تلاوت جائز ہے، اس سے دلوں میں رقت اور خشیتِ الٰہی پیدا ہوتی ہے۔ خوش الحانی سے تلاوت کرنے میں یہ ضروری ہے کہ اصولِ تجوید کے مطابق پڑھے، اس میں کمی بیشی نہ ہو۔ حدِ قرأت میں کمی بیشی کرنا حرام ہے۔ (۱۳)

﴿۱۰﴾ حدیث مبارکہ پڑھانے کا اصول و ادب یہ ہے کہ محدث جب درسِ حدیث کا سبق شروع کرے تو لازم ہے کہ وہ اس مبارک مجلس کا آغاز تلاوتِ کلامِ اللہ سے کرے اور قاری بھی خوش الحان ہو۔ (۱۴)

﴿۱۱﴾ جس مجلس کا کوئی قولی یا فعلی فائدہ نہ ہو وہ لغو ہے، اس سے بچنا ضروری ہے اور جس مجلس سے انسان کا دینی نقصان ہو اس سے بچنا تاکیداً فرض ہے۔ (۱۵)

﴿۱۲﴾ جس مجلس میں علمائے کرام اور اولیائے عظام کا مذاق اڑایا جائے، اس میں شرکت حرام ہے اور جس میں انبیائے کرام علیہم الصلوات والسلام کی توہین کی جارہی ہو وہ مجلسِ کفر ہے۔ گستاخِ رسول کو قتل کرنا واجب ہے، اس مجلس میں بیٹھنے والا اگر گستاخِ رسول کو نہ قتل کرے اور نہ ہی روکے یا برا سمجھے تو خود بھی کافر ہو جائے گا۔ (۱۶)

﴿۱۳﴾ جھوٹ بولنا ویسے بھی حرام ہے مگر اللہ اور اس کے رسول کی طرف منسوب کر کے جھوٹ بولنا اشد حرام ہے۔ ایسی مجلس میں بیٹھنا بھی حرام ہے۔

---

(۱۳) ☆ تفسیر روح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۶ ص ۳۵۰

(۱۴) ☆ تفسیر روح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۶ ص ۳۵۰

(۱۵) ☆ الجامع القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۷۸

☆ تفسیر کبیر للامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر ج۲۴ ص ۱۱۳

☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت ج۶، ص ۲۵۶

☆ تفسیر روح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۶ ص ۳۵۱

☆ تفسیر الطبری للعلامۃ ابو جعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت، لبنان ج ۱۹ ص ۵۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۸۰

(۱۶) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۴۳۲

☆ تفسیر کبیر للامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر ج۲۴ ص ۱۱۳

☆ تفسیر البحر المحیط للعلامۃ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت ج۵ ص ۵۱۶

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. (۱۷)

جو شخص جان بوجھ کر میری طرف جھوٹی بات منسوب کرے، وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنائے۔

﴿۱۴﴾ اگر سوئے اتفاق سے ایسی محفل میں شرکت کر بیٹھے جس سے اجتناب ضروری تھا تو لازم ہے کہ فوراً وہاں سے چلا جائے اور اگر ایسی جگہ سے گزر ہو تو منہ پھیر کر تیزی سے گزر جائے، ادھر ذرا بھی توجہ نہ کرے۔

قرآن مجید میں اہلِ ایمان کی شان یہ بیان فرمائی گئی ہے۔

وَ اِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ وَ قَالُوْا لَنَا اَعْمَالُنَا وَ لَكُمْ اَعْمَالُكُمْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ لَا نَبْتَغِي الْجَاهِلِيْنَ. (سورۃ القصص آیت ۵۵ پ ۲۰)

اور جب بیہودہ بات سنتے ہیں اس سے تغافل کرتے ہیں اور کہتے ہیں ہمارے لئے ہمارے عمل اور تمہارے لئے تمہارے عمل۔ بس تم پر سلام، ہم جاہلوں کے غرضی نہیں۔ (۱۸)

---

(۱۷) ☆ بخاری، امام ابوعبداللہ محمدبن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) کتاب العلم باب اثم من کذب علی النبی ﷺ رقم الحدیث ۱۱۰

☆ ترمذی، امام ابوعیسیٰ محمدبن عیسیٰ ترمذی (م ۲۷۹ھ) کتاب العلم باب ماجاء فی تعظیم الکذب علی رسول اللہ ﷺ رقم الحدیث ۲۶۵۹

☆ مسلم امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) کتاب العلم باب فی کتبۃ غیر القرآن و التحذیر من الکذب علی رسول اللہ رقم الحدیث ۳۰۰۴

☆ ابن ماجہ، امام ابوعبداللہ محمدبن یزیدابن ماجہ (م ۲۷۳ھ) کتاب السنۃ باب التغلیظ فی تعمد الکذب علی رسول اللہ ﷺ رقم الحدیث ۳۷......۳۶......۳۳......۳۰

(۱۸) ☆ تفسیر مظہری للعلامۃ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ ص ۵۴

☆ تفسیر کبیر للامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر ج۲۴ ص ۱۱۳

☆ تفسیر البحر المحیط للعلامۃ محمدبن یوسف الشہیرابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت ج۵ ص ۵۱۶

☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت ج۶، ص ۲۵۶

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللّٰہ بن احمدبن محمود مطبوعہ لاہور ج۳ ص ۵۵۱

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمودبن عمربن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳ ص ۳۰۱

☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی (م ۱۰۴۱ھ) مکتبہ حقانیہ، پشاور ج۵ ص ۱۲۴

☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۳۴۷

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللّٰہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ج۲ ص ۱۰۲

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۳۲۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۸۰

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ ج۳ ص ۱۶۶

﴿۱۵﴾ اللہ تعالیٰ فحش کلام کو پسند نہیں فرماتا۔اسی لئے اس نے جماع کے لئے غشیان، نکاح، سر، اتیان، افضاء، لمس، مس، دخول، مباشرت اور مقاربۃ جیسے الفاظ سے کنایہ فرمایا ہے۔بندۂ مومن پر بھی ضروری ہے کہ ایسی چیزوں کا ذکر کرتے ہوئے اشارہ و کنایہ سے بات کرے۔انہیں صراحۃً بیان کرنا فحش ہے اور فاحش کو قیامت کے دن کتے کی شکل میں اٹھایا جائے گا۔(۱۹)

﴿۱۶﴾ جس فعل کے ساتھ حد متعلق ہوتی ہے، وہاں قاضی کے سامنے گواہی دیتے ہوئے فرج وغیرہ الفاظ کو صراحۃً بیان کرنا ضروری ہے۔حضورﷺ کے سامنے کسی نے کنایۃً زنا کا اقرار کیا، تو آپ نے فرمایا کنایہ نہ کرو، صراحۃً بیان کرو۔(۲۰)

﴿۱۷﴾ جب دین پر عمل کرنے کی وجہ سے کفار یا کافر نما لوگ زبانِ طعن دراز کریں تو بندۂ مومن کو چاہئے کہ ان کی ایذاء رسانی پر صبر کرے اور ان سے درگزر کرتے ہوئے منہ پھیر لے۔

وَ اِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ. (سورۃ القصص آیت ۵۵ پ ۲۰)

اور جب بیہودہ بات سنتے ہیں اس سے تغافل کرتے ہیں۔(۲۱)

---

(۱۹) ☆ تفسیر روح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۶ ص ۳۵۱

☆ تفسیر کبیر للامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر ج۲۴ ص ۱۱۴

☆ الدر المنثور ازحافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت ج۶، ص ۲۵۶

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللّٰہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور ج۳ ص ۱۵۵

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳ ص ۳۰۱

☆ تفسیر الطبری للعلامۃ ابو جعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت، لبنان ج۱۹ ص ۵۹

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللّٰہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ج۲ ص ۱۰۲

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج۵، ص ۳۶۸

(۲۰) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللّٰہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۴۳۲

(۲۱) ☆ تفسیر مظہری للعلامۃ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ ص ۵۴

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۳۷۸

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳ ص ۳۰۱

☆ تفسیر الطبری للعلامۃ ابو جعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت، لبنان ج۱۹ ص ۵۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۵۸۰

باب (۳۲۲)

سورۃ الشعراء

﴿نزولِ قرآن کی زبان اور کیفیت﴾

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم﴾

وَ اِنَّهُ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ ۝ عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ۝ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ ۝ وَ اِنَّهُ لَفِيْ زُبُرِ الْاَوَّلِيْنَ ۝ (سورۃ الشعراء آیت ۱۹۲ تا ۱۹۶ پ ۱۹)

اور بے شک یہ قرآن رب العالمین کا اتارا ہوا ہے۔ اسے روح الامین لے کر اترا تمہارے دل پر کہ تم ڈر سناؤ، روشن عربی زبان میں اور بے شک اس کا چرچا اگلی کتابوں میں ہے۔

حل لغات:

اِنَّهٗ: بے شک وہ قرآن، ضمیر قرآن مجید کی طرف راجع ہے، جس کا ذکر ابتدائے سورت میں گزر چکا ہے۔(۱)

اگر قرآن مجید کا ذکر پہلے لفظاً موجود نہ ہو تو بھی اس کی طرف ضمیر لوٹائی جا سکتی ہے۔ چونکہ اس کا تصور ہر مومن کے

(۱) ☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۳۹۸

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۸۵

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ رشیدیہ کوئٹہ، ج۶، ص ۸۳

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۱۰ ص ۱۲۰

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللّٰہ بن احمد بن محمود ۳ ص ۵۸۱

☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت ج۶، ص ۲۸۹

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۳۳۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۹۵

قلب وذہن میں سمایا ہوا ہے، اس لئے وہ مذکور ہی کے حکم میں ہوتا ہے۔(۲)

لَتَنۡزِيۡلُ: تَفۡعِيۡلٌ کا وزن کثرت پر دلالت کر رہا ہے۔ نیز مصدر بمعنی مفعول ہے یعنی مُنَزَّلٌ، اور مصدر ذکر کرنے میں مبالغہ مقصود ہے۔ مفہوم یہ ہے کہ قرآن مجید تیئس سال کے عرصہ میں متعدد بار نازل ہوا۔(۳)

رَبِّ الۡعَالَمِيۡنَ: یہ صفت ذکر کرنے میں اشارہ ہے کہ نزولِ قرآن کی حکمت مخلوق کی تربیت اوران پر شفقت و مہربانی کرتے ہوئے انہیں بتدریج مرتبۂ کمال تک پہنچانا ہے۔(۴)

آیتِ مبارکہ کا مفہوم یہ ہے کہ قرآن مجید کے تمام قصص اورامِم سابقہ کے حالات وواقعات، جو نہ تو حضور ﷺ نے کسی سے سنے ہیں اور نہ ہی آپ ﷺ نے کتبِ سابقہ میں پڑھے ہیں، مگراس کے باوجود ان تمام واقعات کو بالکل صحیح تفصیل کے ساتھ من وعن بیان کر دینا اس بات پر دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی آپ کو ان پر مطلع فرمادیا تھا۔ آپ پر وحی کا نازل ہونا اور واقعاتِ ماضیہ کی بالکل صحیح تفصیل بیان فرمانا، آپ کی نبوت و رسالت کی صداقت پر دلیل ہے۔ علاوہ ازیں قرآن مجید کی عبارت ایسی فصیح ہے جس کا مثل لانے سے دنیا عاجز ہے، اور عبارتِ قرآنی کا معجز ہونا بھی بڑی واضح دلیل ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب ہے۔(۵)

(بقیہ ۱) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص۳۴۷

☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر از امام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی ج۳ ص۳۴۸

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج۵، ص۴۰۷

(۲) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص۳۰۵

(۳) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص۳۰۵

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص۱۶۵

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) مطبوعہ رشیدیہ کوئٹہ، ج۶، ص۸۳

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ۳، ص۵۸۱

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص۳۳۹

(۴) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج۱۰ ص۱۲۰

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص۳۰۵

(۵) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص۳۹۵

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج۵، ص۴۰۷

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص۳۰۵

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص۱۶۵

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج۱۰ ص۱۲۰

☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص۱۱۲

اَلرُّوْحُ الْاَمِیْنُ: اس سے مراد حضرت جبرئیلِ امین ہیں۔(۶)

آپ کو اَلــرُّوْحُ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ آپ وحی لانے پر مامور ہیں۔وحی سے اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کی معرفت ہوتی ہے اور اسی نورِ معرفت سے دل کو حیات نصیب ہوتی ہے، گویا آپ قلوب مؤمنین کی حیات کا سبب ہیں۔

قرآن مجید میں وحی کی اس حیثیت کو یوں بیان فرمایا گیا ہے۔

یُلْقِی الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰی مَنْ یَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖ(۷) (سورۃ المؤمن آیت ۱۵ پ ۲۴)

ایمان کی جان وحی ڈالتا ہے، اپنے حکم سے اپنے بندوں میں جس پر چاہے۔

نیز تمام ملائکہ اجسام لطیفہ ہیں۔ان کی لطافت کی وجہ سے ان پر روح کے احکام جاری ہوتے ہیں، اسی لئے انہیں ارواح قرار دیا گیا ہے۔مگر حضرت جبرئیل علیہ السلام کی لطافت باقی فرشتوں سے بہت زیادہ ہے۔اسی غایتِ لطافت کی وجہ سے آپ کو بالخصوص اَلــرُّوْحُ کہا جاتا ہے۔حضرت جبرئیل علیہ السلام کو تمام فرشتوں پر ایسی فضیلت حاصل ہے جو نبی کو اپنی امت پر ہوتی ہے۔(۸)

---

(۶) ☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)مطبوعه رشیدیه کوئٹه، ج۶، ص ۸۳
☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی، پشاور، ص ۵۸۵
☆ الدرالمنثور ازحافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)مطبوعه دار احیاء التراث العربی بیروت ج۶، ص ۲۸۹
☆ تفسیرالقرآن المعروف به تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعه مصر، ج۳، ص۳۴۷
☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللّٰہبن عمربیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص ۱۱۲
☆ حاشیة الجمل علی الجلالین للعلامة سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ)مطبوعه کراچی، ج۵، ص ۴۰۸

(۷) ☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیرمدارک ازعلامه ابوالبرکات عبدالله بن احمدبن محمودمطبوعه لاهور، ۳، ص ۵۸۱

(۸) ☆ تفسیر روح المعانی از علامه ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ج۱۰ ص ۱۲۰
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن از علامه علی بن محمدخازن شافعی مطبوعه لاهور، ج۳، ص ۳۹۵
☆ تفسیرروح البیان ازعلامه اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه، ج۵ ص ۳۰۵
☆ تفسیر کبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۲۳، ص ۱۶۲
☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)مطبوعه رشیدیه کوئٹه، ج۶، ص ۸۳
☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللّٰہبن عمربیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص ۱۱۲
☆ تفسیرزادالمسیرفی علم التفسیر از امام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی، مطبوعه پشاور ج۳ ص ۳۴۸
☆ حاشیة الجمل علی الجلالین للعلامة سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ)مطبوعه کراچی، ج۵، ص ۴۰۸

آپ کو امین کہنے کی وجہ یہ ہے کہ آپ وحیِ الٰہی کے امین ہیں اور اسے بحفاظتِ تام رسلِ عظام تک پہنچانے والے ہیں۔(۹)

عَلٰی قَلۡبِکَ: قلب سے مراد یہی صنوبری دل ہے جو سینہ کے اندر موجود ہے۔ رہا وہ لطیفۂ ربانی جس کا مقام عرش سے بھی اوپر ہے وہ تو عالم امر سے تعلق رکھتا ہے، البتہ اس کا ظہور اسی صنوبری دل پر ہوتا ہے۔ نبوت کا بارِ گراں اور وحیِ الٰہی کی ہیبت کو برداشت کرنے والا یہی دل ہے جو عناصر کا مجموعہ، نقوش کا محل اور عالمِ امر کے ظہور کا مقام ہے۔ اسی لئے ہمیشہ وحی کا ظہور جسمانی ساخت کی تکمیل یعنی چالیس سال کے بعد ہوا۔(۱۰)

نزولِ قرآن کے لئے قلب کی تخصیص اس لئے فرمائی کہ یہی وحی کو قبول کرنے، یاد رکھنے اور اس کی حفاظت کا محل ہے، الہام کا معدن و منبع بھی یہی ہے۔ جسمِ انسانی میں صرف دل ہی ایسی شی ہے جس میں خطابِ الٰہی برداشت کرنے اور فیضِ خداوندی قبول کرنے کی صلاحیت موجود ہے۔(۱۱)

---

(۹) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ،کوئٹہ، ج۵ ص ۳۰۵

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مطبوعہ رشیدیہ کوئٹہ، ج۶،ص ۸۳

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳،ص ۱۱۶

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۱۰ ص ۱۲۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳،ص ۳۹۵

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲،ص ۱۱۲

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی ،مطبوعہ پشاور ج۳ ص ۳۴۸

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی، ج۵،ص ۴۰۸

(۱۰) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مطبوعہ رشیدیہ کوئٹہ، ج۶،ص ۸۳

(۱۱) ☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ،کوئٹہ، ج۵ ص ۳۰۶

☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۱۲ ص ۱۲۵

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور،ص ۵۸۵

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳،ص ۱۶۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳،ص ۳۹۵

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی، ج۵،ص ۴۰۸

لِتَكُونَ مِنَ الْمُنْذِرِينَ: تاکہ آپ ڈر سنانے والوں میں سے ہوں یعنی امر و نہی کے ذریعے مخلوقِ خدا کو عذابِ الٰہی سے خبردار کریں۔ یہ قرآن مجید کے نزول کی حکمت کا بیان ہے۔ (۱۲)

حضور ﷺ اگرچہ اعمالِ صالحہ پر بشارت دینے والے بھی ہیں مگر یہاں صرف صفتِ انذار کا ذکر خصوصیت کے ساتھ اس لئے ہے کہ انذار و بشارت میں سے اصل انذار ہی ہے۔ کیونکہ عذابِ الٰہی سے بچنا، حصولِ ثواب سے زیادہ اہم ہے۔ نیز بری عادات وخصائل سے پاک ہونا اور محرکاتِ جہنم سے کنارہ کش ہونا پہلے ہوگا تو خوشخبری پانے کا استحقاق بھی ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ بہت سے مقامات پر فقط صفتِ انذار کو بیان کردیا جاتا ہے۔ (۱۳)

بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِينٍ: ایسی واضح اور صاف عربی زبان میں کہ نہ تو اظہارِ معنی میں خفاء ہو اور نہ ہی مقصود پر دلالت کرنے میں اشتباہ ہو، تاکہ کفار کو قبولِ حق میں کسی قسم کا عذر ہی باقی نہ رہے اور وہ یہ نہ کہہ سکیں کہ نازل شدہ کلام کو تو ہم سمجھ ہی نہیں سکتے، ایمان کیسے قبول کرلیں؟ (۱۴)

(۱۲) ☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۳۰۶
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۳۹۸
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مطبوعہ رشیدیہ کوئٹہ، ج۶، ص ۸۳
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۳۴۷
☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللّٰہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص ۱۱۲
☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی، مطبوعہ پشاور ج۳ ص ۳۴۸

(۱۳) ☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۳۰۶

(۱۴) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص ۱۶۸
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۸۵
☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲ ص ۱۲۵
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۳۰۶
☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللّٰہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص ۱۱۲
☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی، مطبوعہ پشاور ج۳ ص ۳۴۸
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مطبوعہ رشیدیہ کوئٹہ، ج۶، ص ۸۳
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج۱۰ ص ۱۲۵
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللّٰہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ۳، ص ۵۸۲
☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی(م ۱۰۴۱ھ) ج۵، ص ۱۵۲
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۳۳۹
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۳۴۷

وَاِنَّہٗ لَفِیْ زُبُرِ الْاَوَّلِیْنَ :زُبُرٌ کامعنی ہے کتب، تختیاں، صحائف، اِنَّہٗ کی ضمیر کے بارے میں تین احتمال ہیں۔

(ا) ضمیر کا مرجع اگر نبی اکرم ﷺ کی ذاتِ مبارکہ ہو تو معنی یہ ہوگا کہ آپ کی نعت شریف اور آپ کے فضائل ومحامد انبیائے سابقین کی کتابوں میں بھی موجود ہیں۔اسی مضمون کو قرآن مجید نے دوسرے مقام پر یوں بیان فرمایا ہے۔

اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَہٗ مَکْتُوْبًا عِنْدَھُمْ فِی التَّوْرٰۃِ وَالْاِنْجِیْلِ.

(سورۃ الاعراف آیت ۱۵۷ پ ۹)

وہ جو غلامی کریں گے اس رسول بے پڑھے غیب کی خبریں دینے والے کی، جسے لکھا ہوا پائیں گے اپنے پاس تورات اور انجیل میں۔

(ب) اگر ضمیر کا مرجع قرآن مجید ہو تو معنی یہ ہوگا کہ سابقہ کتبِ سماویہ میں یہ مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید کو نبی آخر الزمان، امام الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء پر نازل فرمائے گا۔

(ج) اور اگر ضمیر کا مرجع قرآن مجید کے معانی ومفاہیم ہوں تو مفہوم یہ ہوگا کہ قرآن مجید کے بعض مضامین جو اس امت سے خاص نہیں مثلاً اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات اور قصص ومواعظ کے متعلقہ امور کتب سابقہ میں بھی موجود ہیں۔(۱۵)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ انبیائے سابقین کے احوال، امم ماضیہ کے واقعات، اوامر ونواہی، نصائح ومواعظ بلکہ قرآن مجید کے تمام

(۱۵)
- ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۸۶
- ☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج۲۳، ص ۱۶۹
- ☆ تفسیرمظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مطبوعہ رشیدیہ کوئٹہ، ج۶، ص ۸۴
- ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج۱۰ ص ۱۲۵
- ☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۳۴۰
- ☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲ ص ۱۲۵
- ☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۳۹۸
- ☆ تفسیرزادالمسیرفی علم التفسیر از امام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی، مطبوعہ پشاور ج۳ ص ۳۴۸
- ☆ الدرالمنثور ازحافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت ج۶، ص ۲۹۰
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاھور، ج۳، ص ۳۹۵

مضامین حضورﷺ کی نبوت ورسالت پر دلیل ہیں۔ (۱۶)

﴿۲﴾ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام اور اس کی صفت ہے جو اس کے ساتھ قائم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام کو عربی الفاظ کا لباس پہنا کر جبرئیل علیہ السلام پر نازل کیا اور انہیں اس پر امین بنایا تا کہ وہ اس کے حقائق میں کسی قسم کا تصرف نہ کرسکیں، پھر جبرئیل امین کے واسطہ سے اسے حضورﷺ کے قلبِ اطہر پر نازل فرمادیا۔ (۱۷)

﴿۳﴾ قرآن مجید نزول سے پہلے لوحِ محفوظ میں محفوظ تھا، وہاں سے اس کا نزول ہوا۔ نزولِ قرآن کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے عالمِ غیب سے عالمِ شہادت میں ظاہر فرمادیا۔ (۱۸)

﴿۴﴾ نزولِ قرآن کی حکمت یہ ہے کہ لوگ رزائل سے پاک اور فضائل سے متصف ہوں اور احکامِ الٰہیہ پر عمل کر کے قربِ خداوندی اور رضائے باری تعالیٰ حاصل کرسکیں۔ (۱۹)

﴿۵﴾ وحی سب سے پہلے آپ کے قلب منور پر نازل ہوتی، حضورﷺ قوائے قدسیہ سے اسے سنتے اور محفوظ کر لیتے تھے، اس کے بعد قرآن مجید آپ کی فہم وسماعت پر نازل ہوتا تھا۔ یہ مقامِ رفیع حضورﷺ کے ساتھ مختص ہے یا پھر آپ کے طفیل خاص خاص لوگوں کو نصیب ہوتا ہے۔ عام لوگ پہلے کسی کلام کو سنتے ہیں پھر سمجھتے ہیں اور پھر وہ بات ان کے دل میں بیٹھتی ہے۔ یہ عام مریدین اور اہلِ سلوک کا مقام ہے۔ (۲۰)

﴿۶﴾ نزولِ وحی کے وقت حضورﷺ پر ایک خاص کیفیت طاری ہوجایا کرتی تھی، جس سے شدید سردی میں بھی آپ کی جبینِ اطہر پر پسینہ نما قطرے نمودار ہوجاتے حتیٰ کہ بعض دیکھنے والے یہ سمجھتے کہ آپ پر غشی طاری ہوگئی ہے اور کبھی یوں گمان ہوتا کہ آپ اونگھ رہے ہیں۔

---

(۱۶) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۳۰۵

(۱۷) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج۱۰ ص۱۲۵

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۳۰۶

(۱۸) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج۱۰ ص۱۲۴

(۱۹) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۳۰۶

(۲۰) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۳۰۶

ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ بنتِ صدیق رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں۔

وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْىُ فِى الْيَوْمِ الشَّدِيْدِ الْبَرْدِ فَيُفْصِمُ عَنْهُ وَاِنَّ جَبِيْنَهُ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا.(۲۱)

میں نے شدید سردی کے روز میں آپ کو نزول وحی کے وقت دیکھا۔ جب وحی کا نزول منقطع ہوا تو آپ کی پیشانی سے پسینہ بہہ رہا تھا۔

اسی طرح حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

بَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ بَيْنَ اَظْهُرِنَا اِذَا اُغْفِىَ اِغْفَاءَةً ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ مُتَبَسِّمًا فَقُلْنَا مَااَضْحَكَ يَارَسُوْلَ اللهِ قَالَ نَزَلَتْ عَلَىَّ اٰنِفًا سُوْرَةٌ فَقَرَأَ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ ٥ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ٥ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ٥(۲۲)

رسولِ اکرم ﷺ ہمارے درمیان تشریف فرما تھے، اچانک اونگھنے لگے، پھر آپ نے سر اٹھایا تو آپ تبسم فرما رہے تھے، ہم نے عرض کی یارسول اللہ آپ کس وجہ سے مسکرا رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا ابھی ابھی مجھ پر ایک سورۃ نازل ہوئی ہے پھر آپ نے پڑھا بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ ٥ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ٥ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ.

﴿۷﴾ نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی ذاتِ مبارکہ میں دو جہتیں تھیں۔ ایک جہت ملکی تھی جس سے آپ فیضانِ

---

(۲۱) ☆ صحیح بخاری ،امام ابوعبداللہ محمدبن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) رقم الحدیث ۲
☆ صحیح مسلم،امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) رقم الحدیث ۲۳۳۳
☆ سنن کبریٰ ،امام ابوعبدالرحمن احمدبن شعیب نسائی (م ۳۰۳ھ) رقم الحدیث ۷۶۷۹
☆ المسند،امام احمدبن حنبل (م ۲۴۱ھ) مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت، لبنان رقم الحدیث ۲۵۷۶۶

(۲۲) ☆ مسلم ،امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) کتاب الصلاۃ باب فی بسم اللہ الرحمن الرحیم رقم الحدیث ۴۰۰
☆ نسائی ،امام ابوعبدالرحمن احمدبن شعیب علی نسائی (م ۳۰۳ھ) کتاب الافتتاح باب قرأۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم رقم الحدیث ۹۰۴
☆ ابوداؤد ،امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ) کتاب السنۃ باب الحوض رقم الحدیث ۴۷۴۷

الٰہی حاصل کرتے اور دوسری جہت بشری تھی جس سے آپ مخلوق کو فیض یاب فرمایا کرتے تھے۔ (۲۳)

﴿۸﴾ حضور ﷺ پر کبھی ایک ہی آیت یا سورت تکرار کے ساتھ نازل ہوتی اور کبھی الفاظ قرآنیہ کے علاوہ بھی وحی (غیر متلو) کا نزول ہوتا تھا۔ مثلاً نبی اکرم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے۔

اَلَا وَاِنَّ الرُّوْحَ الْاَمِیْنَ نَفَثَ فِیْ رَوْعِیْ اَنَّهٗ لَنْ تَمُوْتَ نَفْسٌ حَتّٰی تَسْتَکْمِلَ رِزْقَهَا وَاِنْ اَبْطَأَ عَلَیْهَا. (۲۴)

سنو! جبرئیل امین نے میرے دل میں یہ بات ڈالی ہے کہ کسی شخص کو اس وقت تک موت نہیں آتی یہاں تک کہ اس کا رزق مکمل ہو جائے، خواہ اس میں تاخیر ہو۔ (۲۵)

﴿۹﴾ قرآن مجید کے الفاظ و معانی دونوں ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوئے ہیں۔

چنانچہ ارشادِ ربانی ہے۔

اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِیًّا. (سورہ یوسف آیت ۲ پ ۱۲)

بے شک ہم نے اسے عربی قرآن اتارا۔

جبکہ حدیث پاک کا صرف معنی و مفہوم نازل ہوتا تھا اور حضور ﷺ اسے اپنے خاص اور مناسب الفاظ میں بیان فرما دیتے تھے۔ (۲۶)

﴿۱۰﴾ پورا قرآن مجید حضرت جبرئیلِ امین علیہ السلام کے ذریعے ہی نازل ہوا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

قُلْ مَنْ کَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِیْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰی قَلْبِکَ . (سورۃ البقرہ آیت ۹۷ پ ۱)

تم فرماؤ جو کوئی جبرئیل کا دشمن ہو تو اس (جبرئیل) نے تمہارے دل پر اللہ کے حکم سے یہ قرآن اتارا۔

البتہ قرآن مجید کے علاوہ دیگر امور کے متعلق دوسرے فرشتے بھی وحی لے کر حاضرِ خدمت ہوتے رہے ہیں، اور کبھی کبھی نزولِ قرآن کی تقویت کے لئے بھی دیگر ملائکہ حضرت جبرئیل کے ساتھ نازل ہوتے تھے۔ (۲۷)

(۲۳) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۱۰ ص ۱۲۱

(۲۴) ☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت ج ۶، ص ۲۸۹

(۲۵) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۱۰ ص ۱۲۴

(۲۶) تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۱۰ ص ۱۲۱

(۲۷) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۱۰ ص ۱۲۴

﴿۱۱﴾ حضرت جبرئیلِ امین کبھی بصورتِ ملک حاضر ہوتے اور کبھی بصورتِ بشر، اگر آیاتِ وحی کا تعلق احکامِ شرعیہ مثلاً امر و نہی اور حلال و حرام سے ہوتا تو بشری صورت میں حاضر ہوتے۔

چنانچہ قرآن مجید نے اس کیفیت کو یوں بیان فرمایا۔

هُوَ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ عَلَیْکَ الْکِتٰبَ. (سورہ ال عمران آیت ۷ پ ۳)

وہی ہے جس نے تم پر کتاب اتاری۔

اور جب کلامِ الٰہی عشق و محبت اور عارفانہ اسرار و رموز پر مشتمل ہوتا تو بصورتِ ملک روحانی اور لطیف شکل میں حاضری دیتے، تاکہ اس کا نزول صرف آپ کے قلب اطہر پر ہی ہو۔ اغیار اس پر مطلع ہی نہ ہوسکیں۔ (۲۸)

﴿۱۲﴾ حضورﷺ کی جبرئیلِ امین سے وحی قبول کرنے کی بھی دو صورتیں تھیں۔

ایک یہ ہے کہ حضورﷺ صورتِ بشریہ کا جامہ اتار کر صورتِ ملکی کی طرف عروج فرماتے اور جبرئیل سے وحی سنتے۔ دوسری صورت یہ تھی کہ جبرئیل اپنی اصلی صورت یعنی صورتِ ملکیہ سے نزول کرتے اور صورتِ بشریہ اختیار کر کے وحی پہنچاتے۔ (۲۹)

﴿۱۳﴾ حضرت جبرئیل امین ۲۴ ہزار (بروایتِ دیگر ۲۷ ہزار) دفعہ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے۔ جبکہ باقی تمام انبیائے کرام کی خدمت میں حاضری کی تعداد تین ہزار دفعہ ہے۔ (۳۰)

﴿۱۴﴾ اللہ تعالیٰ نے آپ کے قلب اطہر میں سماعت کی ایسی قوت رکھی تھی جس سے آپ وحی کو سنتے تھے۔ اسی طرح آپ کے قلب مبارک میں دیکھنے کی وہ صلاحیت تھی جس سے آپ نے شب معراج ذات باری تعالیٰ کا مشاہدہ کرلیا۔ (۳۱)

قرآنِ مجید میں ہے۔

مَا کَذَبَ الْفُؤَادُ مَارَاٰی. (سورة النجم آیت ۱۱ پ ۲۷)

دل نے جھوٹ نہ کہا جو دیکھا۔

---

(۲۸) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۳۰۶

(۲۹) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۱۰ ص ۱۲۴

(۳۰) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۳۰۶

(۳۱) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۱۰ ص ۱۲۱

حدیثِ مبارکہ میں ہے۔

قَلْبٌ سَدِیْدٌ فِیْهِ اُذُنَانِ تَسْمَعَانَ وَعَیْنَانِ تَبْصُرَانِ. (۳۲)

بالکل صحیح وسالم قلب مبارک ہے اس میں دو کان ہیں جو سنتے ہیں اور دو آنکھیں ہیں جو دیکھتی ہیں۔

﴿۱۵﴾ دیگر انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام پر کتب تختیوں اور صحائف کی صورت میں نازل ہوئیں اور وہ بھی ان کے قلوب کی بجائے ظاہر صورت اور شکل کے سامنے، حضورﷺ کو اس مرتبۂ علیہ وکرامتِ قدسیہ سے سرفراز فرمایا گیا کہ قرآن مجید آپ کے دل پر نازل ہوا۔ کلام الٰہی کو جذب کرنے اور اسے محفوظ رکھنے کی صلاحیت بھی فیاضِ ازل نے اپنے حبیب لبیبﷺ کے دل میں ہی ودیعت فرمادی۔ ارشاد فرمایا۔

سَنُقْرِئُکَ فَلَا تَنْسٰی. (سورۃ الاعلی آیت ٦ پ ٣٠)

اب تمہیں پڑھائیں گے کہ تم نہ بھولو گے۔ (۳۳)

﴿۱٦﴾ جسم انسانی میں دل ہی ایسی جگہ ہے جو تمیز واختیار کا محل ہے۔ یہی تمام اجزائے بدن کا رئیس ہے، باقی سارے اعضاء دل کے تابع ہوتے ہیں۔ اگر یہ سلامت رہا تو باقی جسم بھی سالم رہا۔

نبی اکرمﷺ نے ارشاد فرمایا۔

اَلَا وَاِنَّ فِی الْجَسَدِ مُضْغَةً اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ کُلُّهٗ وَ اِذَافَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ کُلُّهٗ اَلَا وَهِیَ الْقَلْبُ.

خبردار! جسم میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے کہ وہ صحیح رہا تو سارا جسم سلامت رہا اور اگر وہ خراب ہو گیا تو سارے ہی جسم میں فساد آ گیا۔ خوب یاد رکھو!! وہ دل ہے۔

آپ کے دل پر کلام نازل فرمانے میں یہ بھی حکمت ہے کہ جب آپ کے دل کی اصلاح کا یہ عالم ہے کہ نزول وحی کا مرکز ہے تو آپ کے جسدِ اقدس کے باقی اعضاء کا تقدس بھی ہر قسم کے شک وشبہ سے بالاتر ہے۔ (۳۴)

(۳۲) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۱۰ ص ۱۲۱

(۳۳) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۳۰۶

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۱۰ ص ۱۲۱

﴿۱۷﴾ تمام اعمال کی جزاوسزا کا تعلق دل سے ہے۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

لَايُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ. (سورة البقره آيت ۲۲۵ پ ۲)

اللہ تعالیٰ تمہیں نہیں پکڑتا ان قسموں میں جو بے ارادہ زبان سے نکل جائیں ہاں اس پر گرفت فرماتا ہے جو کام تمہارے دلوں نے کئے۔

اورارشادفرمایا۔

لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَادِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ. (سورة الحج آيت ۳۷پ۱۷)

اللہ کو ہرگز نہ ان کے گوشت پہنچتے ہیں اور نہ ان کے خون ہاں تمہاری پرہیز گاری اس تک باریاب ہوتی ہے۔

اورظاہر ہے کہ تقویٰ وپرہیز گاری دل میں ہی ہوتی ہے۔اس مفہوم کو قرآن مجید نے یوں تعبیر فرمایا۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى. (سورة الحجرات آيت ۳ پ ۲۶)

وہ ہیں جن کا دل اللہ نے پرہیز گاری کے لئے پرکھ لیا ہے۔(۳۵)

﴿۱۸﴾ عربی زبان دنیا کی تمام زبانوں سے افضل ہے۔کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنا افضل ترین کلام،افضل ترین نبی پر اسی زبان میں نازل فرمایا۔اگر کوئی اور زبان زیادہ فضیلت والی ہوتی تو قرآن مجید اس میں نازل ہوتا۔نیز اللہ تعالیٰ نے اس زبان کو''مبین''فرمایا ہے۔(۳۶)

---

(۳۴) ☆ لباب التاويل فى معانى التنزيل المعروف به تفسير خازن از علامه على بن محمدخازن شافعى مطبوعه لاهور، ج۳،ص ۳۹۵

☆ تفسير صاوى ازعلامه احمدبن صاوى مالكى (م۱۲۲۳ھ)مطبوعه مكتبه فيصليه،مكه مكرمه، ج۳،ص ۱۸۲

☆ تفسير روح المعانى از علامه ابوالفضل سيد محمود آلوسى حنفى (م۱۲۷۵ھ) مطبوعه مكتبه امداديه ملتان ج۱۰ ص ۱۲۱

☆ حاشية الجمل على الجلالين للعلامة سليمان الجمل (م۱۲۰۴ ھ)مطبوعه كراچي، ج۵،ص ۴۰۸

(۳۵) ☆ تفسير كبير ازامام فخرالدين محمدبن ضياء الدين عمررازى (م۶۰۶ھ)مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۲۳،ص ۱۶۶

(۳۶) ☆ تفسير روح البيان ازعلامه اسمٰعيل حقى(م۱۱۳۷ھ)مطبوعه مكتبه عثمانيه ، كوئٹه، ج۵ ص ۳۰۷

﴿۱۹﴾ قرآن مجید عربی زبان میں لغتِ قریش کے مطابق نازل ہوا ہے یہی حضور ﷺ کی پیدائشی زبان ہے۔(۳۷)

﴿۲۰﴾ حضور ﷺ کی پیدائشی اور مادری زبان میں قرآن مجید نازل فرمانے میں حکمت یہ ہے کہ اگر قرآن مجید کسی اور زبان میں نازل ہوتا تو پہلے آپ کے مبارک کانوں پر ہوتا، اس کے بعد آپ کے قلبِ اطہر میں جاگزیں ہوتا۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید اولاً آپ کے قلب منور میں ثبت فرمایا، بعدازیں آپ کی سماعت پر۔ کیونکہ جو انسان چند زبانوں سے واقف ہو اور اس سے کوئی مادری زبان کے علاوہ کسی اور زبان میں بات کرے تو اولا ذہن الفاظ کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور پھر الفاظ سے معانی کی طرف منتقل ہوتا ہے۔ جبکہ مادری زبان میں کلام کرنے سے معانی فوراً دل میں ثبت ہو جاتے ہیں۔ الفاظ پر غور وفکر کرنے کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ دل میں وہی زبان جاگزین ہوتی ہے جس میں انسان نشوونما پاتا ہے۔(۳۸)

﴿۲۱﴾ عربی زبان چونکہ باقی تمام زبانوں پر فضیلت رکھتی ہے اس لئے اس کا پڑھنا اور پڑھانا باعثِ اجر وثواب ہے۔(۳۹)

﴿۲۲﴾ عربی کے علاوہ دیگر زبانوں کا سیکھنا اور بولنا جائز ہے۔ البتہ جس نے صرف دوسری زبانیں ہی سیکھیں اور عربی نہ سیکھی وہ خسارے میں رہا، اور خسارے کی وجہ سے اس کی مروت بھی جاتی رہے گی۔ کیونکہ عربی نہ سیکھنے کی وجہ سے نہ تو وہ ازخود اپنی ضرورت کے مسائل قرآن وسنت سے سیکھ سکے گا اور نہ ہی کامل طور پر اپنی اصلاح کر سکے گا۔(۴۰)

(۳۷) ☆ تفسیر مظهری از علامه قاضی ثناء اللّٰه پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعه رشیدیه کوئٹه، ج۶، ص ۸۳
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک از علامه ابوالبرکات عبداللّٰه بن احمدبن محمود مطبوعه لاهور، ۳، ص ۵۸۲
☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعه دار احیاء التراث العربی بیروت ج۶، ص ۲۸۹
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامه علی بن محمد خازن شافعی مطبوعه لاهور، ج۳، ص ۳۹۵

(۳۸) ☆ التفسیرات الاحمدیه از علامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی، پشاور، ص ۵۸۶
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۲۳، ص ۱۶۸
☆ تفسیر مظهری از علامه قاضی ثناء اللّٰه پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعه رشیدیه کوئٹه، ج۶، ص ۸۳
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰه محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعه کراچی، ج۳، ص ۳۴۰
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک از علامه ابوالبرکات عبداللّٰه بن احمدبن محمود مطبوعه لاهور، ۳، ص ۵۸۲

(۳۹) ☆ تفسیر روح البیان از علامه اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه، ج۵ ص ۳۰۷

(۴۰) ☆ تفسیر مظهری از علامه قاضی ثناء اللّٰه پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعه رشیدیه کوئٹه، ج۶، ص ۸۳
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک از علامه ابوالبرکات عبداللّٰه بن احمدبن محمود مطبوعه لاهور، ۳، ص ۵۸۲
☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعه دار احیاء التراث العربی بیروت ج۶، ص ۲۸۹
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامه علی بن محمد خازن شافعی مطبوعه لاهور، ج۳، ص ۳۹۵

﴿۲۳﴾ اہلِ جنت کی زبان عربی ہوگی۔

نبی اکرمﷺ کا ارشادِ پاک ہے۔

اَحِبَّ الْعَرَبَ لِثَلَاثٍ لِاَنِّیْ عَرَبِیٌّ وَّ الْقُرْاٰنُ عَرَبِیٌّ وَّ لِسَانُ اَهْلِ الْجَنَّةِ عَرَبِیٌّ.

تین وجہوں سے اہلِ عرب کے ساتھ محبت رکھو۔ کیونکہ میں عربی ہوں، قرآن عربی ہے اور اہلِ جنت کا کلام عربی ہے۔ (۴۱)

البتہ بہت سے اہل اللہ نے فارسی میں کلام فرمایا ہے بلکہ نبی اکرمﷺ کی زبان اقدس سے بھی بعض فارسی الفاظ کا تلفظ منقول ہے۔ (۴۲)

﴿۲۴﴾ قرآن مجید میں اگرچہ دوسری لغات کے الفاظ بھی مستعمل ہیں۔ مثلاً

''سِجِّیْلٌ''۔ فارسی زبان کا لفظ ہے، معنی ہے پتھر اور مٹی۔

فَصُرْهُنَّ میں لفظِ صُرْ یہ رومی زبان کا لفظ ہے، معنی ہے انہیں ٹکڑے ٹکڑے کردے۔

وَلَاتَ حِیْنَ مناص میں لفظ لَاتَ، سریانی زبان کا لفظ ہے، معنی ہے نہیں۔

فی جیدھا ارمینیہ کا لفظ ہے، معنی گردن، گلہ

كِفْلَيْنِ حبشی زبان کا لفظ ہے، معنی ہے دو حصے۔

مگر اہلِ عرب نہ صرف ان الفاظ کو جانتے پہچانتے تھے بلکہ اپنے عرف اور محاوروں میں استعمال بھی کرتے تھے، اس لئے ان کی وضع اگرچہ دوسری زبانوں میں ہوئی مگر اب گویا یہ عربی زبان کے ہی الفاظ ہیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ یہ الفاظ لغاتِ متداخلہ سے ہوں۔ یعنی ان کلمات کی وضع ہی دونوں زبانوں میں ہوئی ہو، جس وجہ سے یہ عربی زبان میں بھی استعمال ہوتے ہوں اور دوسری زبانوں میں بھی۔ (۴۳)

(۴۱) ☆ المعجم الکبیر الحافظ ابی القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی (م ۳۶۰ھ) رقم الحدیث ۱۱۴۴۱

☆ مجمع الزوائد الحافظ نور الدین علی بن ابی بکرا لھیثمی (م ۸۰۷ھ) رقم الحدیث ۱۶۶۰۰

(۴۲) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۱۰ ص ۱۲۶

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۳۰۷

(۴۳) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۳۰۶

﴿۲۵﴾ صرف ترجمۂ قرآن کا نام قرآن نہیں بلکہ الفاظ اور معانی دونوں ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوئے ہیں۔لہٰذا دونوں کے مجموعہ کا نام قرآن ہے۔نیز قرآن مجید کلامِ معجز ہے اور اعجاز قرآن مجید کے الفاظ اور عبارت کی خصوصیت ہے۔یہی وجہ ہے کہ نماز کے اندر قرآن مجید کا ترجمہ پڑھنا خواہ عربی میں ہی ہو،تلاوت قرآن نہ کہلائے گا اور نہ ہی اس سے نماز درست ہوگی۔(۴۴)

❀❀❀❀❀❀

(۴۴) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)مطبوعہ رشیدیہ کوئٹہ،ج۶،ص ۸۴

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور،ص ۵۸۶

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج۱۰ ص ۱۲۶

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ ،سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی،ج۵،ص ۴۰۸

باب (۳۲۳)

﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾

وَالشُّعَرَاءُ یَتَّبِعُھُمُ الْغَاوٗنَ ۝ اَلَمْ تَرَ اَنَّھُمْ فِیْ کُلِّ وَادٍ یَّھِیْمُوْنَ ۝ وَاَنَّھُمْ یَقُوْلُوْنَ مَالَا یَفْعَلُوْنَ ۝ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ ذَکَرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا وَّانْتَصَرُوْا مِنْ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ ۝ (سورۃ الشعراء آیت ۲۲۴ تا ۲۲۷ پ ۱۹)

اور شاعروں کی پیروی گمراہ کرتے ہیں۔ کیا تم نے نہ دیکھا کہ وہ ہر نالے میں سرگرداں پھرتے ہیں۔ اور وہ کہتے ہیں جو نہیں کرتے، مگر وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے اور بکثرت اللہ کی یاد کی اور بدلہ لیا بعد اس کے کہ ان پر ظلم ہوا۔ اور اب جانا چاہتے ہیں ظالم کہ کس کروٹ پر پلٹا کھائیں گے۔

حل لغات:

وَالشُّعَرَاءُ: شِعْرٌ کا لغوی معنی ہے بال، بال چونکہ بہت باریک ہوتا ہے اور اشعار میں بھی بہت باریک اور دقیق طریقہ سے مضمون بیان کیا جاتا ہے، اس لیے بطور استعارہ انہیں شعر کہا جاتا ہے۔ یوں ہی باریک اور دقیق

باتوں کے جاننے کو بھی شعر کہہ دیا جاتا ہے، جیسے اہل عرب کا معروف مقولہ ہے

لَیتَ شِعرِیْ کاش مجھے علم ہوتا۔(۱)

اہلِ عرب لفظ شعر کو جھوٹ کے معنی میں بھی استعمال کرتے تھے۔ وہ جھوٹ کو شعر، جھوٹے کو شاعر، جھوٹے کلام کو اشعار اور جھوٹے دلائل کو ادلۂ شعریہ کہا کرتے تھے۔ ان کا کہنا تھا کہ سب سے بڑا شاعر وہ ہے جو سب سے زیادہ جھوٹا ہو۔ اسی لیے مناطقہ بھی ادلۂ کاذبہ اور خیالی باتوں پر مشتمل کلام کو شعر کہہ دیتے ہیں۔(۲)

عرف میں شعر وہ کلام ہے جسے قصداً مقفی مسجع اور موزون بنایا گیا ہو۔ جو فن شعر کا ماہر ہو اسے شاعر کہا جاتا ہے۔(۳)

یَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ: غَوٰی، یَغْوِیْ، غَیًّا اور غَوِیَ، یَغْوٰی غَوَایَةً کا معنی ہے گمراہ ہونا، محروم ہونا، یعنی شعراء کی پیروی گمراہ لوگ کرتے ہیں۔(۴)

---

(۱) ☆ مصباح اللغات ،ابو الفضل مولانا عبدالحفیظ بلیاوی ،مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی ص ۴۳۶

☆ تاج العروس ،علامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)مطبوعہ مصر ج۳ص ج۳ ص ۳۰۰

☆ لسان العرب ،مولفہ امام ابو الفضل محمدبن مکرم ابن منظور الانصاری المصری مطبوعہ : بیروت ،لبنان ج ۴ ص ۴۷۲

☆ المنجد ، لوئیس معلوف ایسوعی،مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی ص ۶۴۰

(۲) ☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ،مکہ مکرمہ، ج۳، ص ۱۸۴

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ،کوئٹہ، ج۵ ص ۳۱۵

☆ مفردات فی غریب القرآن ،علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفھانی (م ۵۰۲ھ)مطبوعہ کراچی ص ۲۶۲

☆ تاج العروس ،علامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)مطبوعہ مصر ج۳ص ج۳ ص ۳۰۱

(۳) ☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی (م ۷۷۰ھ)مطبوعہ دار الکتب العربیہ الکبریٰ مصر (۱۳۲۵ھ) ج ۱ ص ۱۵۲

☆ المنجد ، لوئیس معلوف ایسوعی،مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی ص ۶۴۱

☆ مفردات فی غریب القرآن ،علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفھانی (م ۵۰۲ھ)مطبوعہ کراچی ص ۲۶۲

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ،کوئٹہ، ج۵ ص ۳۱۵

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ،مکہ مکرمہ، ج۳، ص ۱۸۴

(۴) ☆ مصباح اللغات ،ابو الفضل مولانا عبدالحفیظ بلیاوی ،مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی ص ۶۱۲

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی (م ۷۷۰ھ)مطبوعہ مصر، (۱۳۲۵ھ) ج ۲ ص ۵۱

☆ تاج العروس ،علامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)مطبوعہ مصر ج۳ص ج ۱۰ ص ۲۷۳

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور، ص ۵۸۷

آیتِ مبارکہ کا مفہوم یہ ہے کہ نہ تو قرآنِ مجید شعر ہے اور نہ ہی حضور ﷺ شاعر ہیں۔ کیونکہ شاعروں کے پیروکار تو گمراہ اور عیاش قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ جبکہ نبی اکرم ﷺ کے متبعین اور جانثار ایسے نہیں، وہ تو دانائے روزگار ہیں۔ ان کا تو قول وفعل رہتی دنیا تک کے لئے نمونہ اور ان کی فکر ودانش مخلوق خدا میں مسلم ہے۔(۵)

فِیْ کُلِّ وَادٍ :وَادِیْ کامعنی ہے، وہ جگہ جس میں پانی بہتا ہو، دو پہاڑوں کے درمیان کھلا راستہ۔ طریقہ، مذہب اور اسلوب کو بھی بطور استعارہ وادی کہہ دیا جاتا ہے۔ یہاں کلام کی ایک نوع اور قسم مراد ہے، جیسے کہا جاتا ہے۔

اَنَا فِیْ وَادٍ وَّ اَنْتَ فِیْ وَادٍ اُخْرٰی.

میں ایک قسم کی بات کررہا ہوں اور آپ دوسری قسم کی گفتگو میں مشغول ہیں۔(۶)

شعراء ہر وادی میں سرگرداں ہیں۔ یعنی مدح وذم، ہجو، فحش، لعن، افتراء، فخر ومفاخرت، بیانِ محبت، اظہارِ بغض، دعاوی تکبر، ریاکاری، عجب، دناءت، طمع ولالچ، تحاسد، توہین وتذلیل، عزتوں اور نسبوں پر حملے کرنا

(بقیہ ۴) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامه علی بن محمد خازن شافعی مطبوعه لاهور، ج۳، ص ۳۹۹

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار الله محمود بن عمر بن محمد الزمحشری مطبوعه کراچی، ج۳، ص ۳۴۸

☆ تفسیر الطبری للعلامة ابو جعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعه دار احیاء التراث العربی بیروت، لبنان ج۱۹ ص ۱۴۵

☆ حاشية الجمل علی الجلالین للعلامة سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ) مطبوعه کراچی، ج۵ ص ۴۱۵

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک از علامه ابوالبرکات عبدالله بن احمد بن محمود مطبوعه لاهور، ۳، ص ۵۸۸

☆ احکام القرآن از علامه ابوبکر محمد بن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعه دار المعرفه بیروت، لبنان ج۳ ص ۱۴۴۰

☆ الجامع القرآن از علامه ابوعبدالله محمد بن احمد مالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعه بیروت، لبنان، ج۱۲ ص ۱۳۱

☆ لسان العرب، مولفه امام ابوالفضل محمد بن مکرم ابن منظور الانصاری المصری مطبوعه: بیروت، لبنان ج ۱۵ ص ۱۶۱

(۵) ☆ تفسیر روح المعانی از علامه ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ج ۱۰ ص ۱۴۶

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۲۴، ص ۱۷۵

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف به بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبدالله بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ج۲ ص ۱۱۴

☆ تفسیر روح البیان از علامه اسمٰعیل حقی (م۱۱۳۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه، ج۵ ص ۳۱۵

(۶) ☆ مصباح اللغات، ابوالفضل مولانا عبدالحفیظ بلیاوی، مطبوعه قدیمی کتب خانه کراچی ص ۹۳۸

☆ مفردات فی غریب القرآن، علامه حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعه کراچی ص ۵۱۸

☆ تاج العروس، علامه سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعه مصر ج۳ ص ج ۱۰ ص ۳۸۶

☆ لسان العرب، مولفه امام ابوالفضل محمد بن مکرم ابن منظور الانصاری المصری مطبوعه: بیروت، لبنان ج۱۵ ص ۴۴۹

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفه علامه احمد بن محمد علی المقبری الفیومی (م۷۷۰ھ) مطبوعه مصر، (۱۳۲۵ھ) ج۲ ص ۱۴۷

☆ المنجد، لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعه دار الاشاعت مقابل مولوی مسافرخانه کراچی ص ۱۳۵۷

اور دیگر قسم قسم کے اخلاقِ رذیلہ میں مبتلا ہیں۔(۷)

یَھِیْمُوْنَ: ھَائِمٌ کا معنی ہے سرگرداں، ڈوب جانے والا، چہرے کے بل گرنے والا، کسی حد پر رکے بغیر چلا جانے والا، بلاقصد کہیں جانے والا۔(۸)

شعراء کے اکثر شعری مقدمات ایسے خیالات ومضامین پر مشتمل ہوتے ہیں جن کا حقیقتِ حال سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ وہ فضول اور لایعنی باتوں کی وادی میں بھٹکتے رہتے ہیں اور اوہام وخیالات میں ہی سرگرداں رہتے ہیں۔(۹)

---

(۷) ☆ مفردات فی غریب القرآن ،علامه حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م ۵۰۲ھ)مطبوعه کراچی ص ۵۱۸

☆ تفسیرصاوی ازعلامه احمدبن صاوی مالکی (م ۱۳۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه،مکه مکرمه، ج۳،ص ۱۸۴

☆ الجامع القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعه بیروت،لبنان، ج۱۲ ص ۱۳۸

☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مطبوعه رشیدیه کوئٹه، ج۶،ص ۹۲

☆ تفسیرجلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامه جلال الدین محلی مطبوعه قدیمی کتب خانه،کراچی ج۵ص ۳۱۵

☆ تفسیر روح المعانی از علامه ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ج۱۰ ص ۱۴۶

☆ تفسیرکبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۲۳،ص ۱۷۵

☆ حاشیة الجمل علی الجلالین للعلامة سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ)مطبوعه کراچی، ج۵،ص ۳۱۵

☆ تفسیرالبغوی المسمّی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعه ملتان، ج۳،ص ۴۰۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن از علامه علی بن محمدخازن شافعی مطبوعه لاهور، ج۳،ص ۳۹۹

☆ الدرالمنثور ازحافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)مطبوعه دار احیاء التراث العربی بیروت ج۶،ص ۳۰۱

☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار الله محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعه کراچی، ج۳،ص ۳۴۸

☆ تفسیرحداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکرالحداد الیمنی الحنفی(م۱۰۴۱ھ) ج۵،ص ۱۵۸

☆ تفسیرزادالمسیرفی علم التفسیر از امام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی ،مطبوعه پشاور ج۳ ص ۳۵۱

☆ تفسیرروح البیان ازعلامه اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه ،کوئٹه، ج۵ص ۳۱۵

(۸) ☆ مفردات فی غریب القرآن ،علامه حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م ۵۰۲ھ)مطبوعه کراچی ص۵۴۸

☆ مصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی ،مؤلفه علامه احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی (م۷۷۰ھ)مطبوعه مصر،(۱۳۲۵ھ) ج۲ص ۱۴۳

☆ المنجد ، لوئیس معلوف ایسوعی ،مطبوعه دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانه کراچی ص ۱۲۵۰

☆ تاج العروس ،علامه سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)مطبوعه مصر ج۳ص ج۹ص ۱۱۲

(۹) ☆ مفردات فی غریب القرآن ،علامه حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م ۵۰۲ھ)مطبوعه کراچی ص۵۴۸

☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی ،پشاور ،ص۵۸۷

☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)مطبوعه رشیدیه کوئٹه، ج۶،ص ۹۲

☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکرمحمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعه دارالمعرفه بیروت، لبنان ج۳ص ۱۴۴۰

وَاَنَّهُمْ یَقُوْلُوْنَ مَالَایَفْعَلُوْنَ : اوروہ کہتے ہیں جو کرتے نہیں۔ وہ اپنے اشعار میں ایسے غلط دعوے اور بے تکی باتیں کرتے ہیں جن سے کوسوں دور ہوتے ہیں۔ یعنی نہ کردہ فسق کا بھی اقرار کر لیتے ہیں۔(۱۰)

اِلَّاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُواالصّٰلِحٰتِ : مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے۔ اس سے پہلے بیان ہوا کہ شعراء اوصاف ذمیمہ سے متصف ہوتے ہیں۔ یہاں مومن وصالح شعراء کا استثناء ہے، کہ ان کا شعری کلام ہر قسم کے عیوب وقبائح سے پاک ہوتا ہے۔(۱۱)

(بقیہ ۹)
- ☆ الجامع القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعه بیروت،لبنان،ج۱۲، ص ۱۳۸
- ☆ تفسیر روح المعانی از علامه ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ج۱۰ ص ۱۴۶
- ☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۲۳، ص ۱۷۵
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن از علامه علی بن محمدخازن شافعی مطبوعه لاهور، ج۳، ص ۳۹۹
- ☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبدالله بن عمربیضاوی شیرازی شافعی ج۲ص ۱۱۴
- ☆ تفسیرصاوی ازعلامه احمدبن صاوی مالکی (م۱۳۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه،مکه مکرمه، ج۳، ص ۱۸۴
- ☆ حاشیة الجمل علی الجلالین للعلامة سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ)مطبوعه کراچی، ج۵، ص ۴۱۵
- ☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیرمدارک ازعلامه ابوالبرکات عبدالله بن احمدبن محمودمطبوعه لاهور،۳، ص ۵۸۸
- ☆ تفسیرروح البیان ازعلامه اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه ،کوئٹه، ج۵ص ۳۱۵

(۱۰)
- ☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکرمحمدبن عبداللهالمعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعه دارالمعرفه بیروت، لبنان ج۳ص ۱۴۴۰
- ☆ الجامع القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعه بیروت،لبنان، ج۱۲ ص ۱۳۸
- ☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)مطبوعه رشیدیه کوئٹه، ج۶، ص ۹۲
- ☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۲۳، ص ۱۷۵
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن از علامه علی بن محمدخازن شافعی مطبوعه لاهور، ج۳، ص ۳۹۹
- ☆ تفسیرحداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکرالحداد الیمنی الحنفی(م۱۰۴۱ھ) ج۵، ص ۱۵۸
- ☆ تفسیرصاوی ازعلامه احمدبن صاوی مالکی (م۱۳۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه،مکه مکرمه، ج۳، ص ۱۸۵
- ☆ حاشیة الجمل علی الجلالین للعلامة سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ)مطبوعه کراچی، ج۵، ص ۴۱۵
- ☆ تفسیرروح البیان ازعلامه اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه ،کوئٹه، ج۵ص ۳۱۶
- ☆ تفسیرزادالمسیرفی علم التفسیر از امام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی ،مطبوعه پشاور ج۳ ص ۳۵۱

(۱۱)
- ☆ تفسیر روح المعانی از علامه ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ج۱۰ ص ۱۴۷
- ☆ تفسیرحداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکرالحداد الیمنی الحنفی(م۱۰۴۱ھ) ج۵، ص ۱۵۸
- ☆ تفسیرروح البیان ازعلامه اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه ،کوئٹه، ج۵ص ۳۱۶

وَ ذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِيرًا: اور وہ بکثرت اللہ تعالیٰ کی یاد کرتے ہیں۔یعنی ان کی شاعری ان کے لئے کثرت ذکر سے مانع نہیں ہوتی بلکہ وہ اپنے کلام میں توحید و رسالت ،حمد و نعت اور بزرگانِ دین کے مناقب بیان کرتے ہیں۔ان کے شعری کلام میں طاعات وعبادات کی ترغیب اور فسق و فجور سے بچنے کی تدابیر کا ذکر ہوتا ہے۔(۱۲)

وَانْتَصَرُوا مِنْ بَعْدِ مَا ظُلِمُوا: اِنْتِصَارٌ کا معنی ہے ظالم سے بچنا، انصاف لینا، بدلہ لینا۔آیتِ مبارکہ کا مفہوم یہ ہے کہ جن بدزبانوں نے اسلام واہل اسلام اور آقائے کائنات علیہ افضل التحیات کی ہجو میں اشعار کہے، ان کا مقابلہ کرتے ہوئے اور انہیں منہ توڑ جواب دیتے ہوئے ان کی بدکلامی کا بدلہ لینا۔یعنی صالح مومنین کی شان یہ ہے کہ وہ ابتداء کسی کی ہجو نہیں کرتے البتہ گستاخانِ رسول کے ناپاک عزائم کو خاک میں ملانے کے لئے ان کے اشعار کا بدلہ اشعار کی صورت میں دیتے ہیں۔(۱۳)

---

(۱۲) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت، لبنان ج۳ص ۱۴۴۰

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مطبوعہ رشیدیہ کوئٹہ، ج۶ ،ص ۹۲

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۱۰ ص ۱۴۷

☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج۳،ص ۴۰۵

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور،ص ۵۸۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳،ص ۴۰۰

☆ تفسیرحداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکرالحداد الیمنی الحنفی(م ۱۰۴۱ھ) ج۵،ص ۱۵۸

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی، ج۵،ص ۲۱۶

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللّٰہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاہور،۳،ص ۵۸۹

(۱۳) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت، لبنان ج۳ص ۱۴۴۰

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مطبوعہ رشیدیہ کوئٹہ، ج۶ ،ص ۹۳

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۱۰ ص ۱۵۲

☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان، ج۳،ص ۳۴۸

☆ تفسیرحداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکرالحداد الیمنی الحنفی(م ۱۰۴۱ھ) ج۵،ص ۱۵۸

☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ قدیمی کتب خانہ،کراچی ج۵ص ۴۱۵

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ،کوئٹہ، ج۵ص ۳۱۶

☆ مصباح اللغات ،ابوالفضل مولاناعبدالحفیظ بلیاوی ،مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی ص ۸۷۹

وَسَیَعۡلَمُ الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡۤا: اور ظالم عنقریب جان لیں گے۔ سَیَعۡلَمُ میں وعید بلیغ ہے اور اَلَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡۤا میں عموم و اطلاق ہے۔ یعنی جو بھی حضورﷺ کی ہجو میں شریک ہوا، اہانت کا مرتکب ہوا یا کسی طرح بھی آلہ کار بنا عنقریب اسے اپنا انجام معلوم ہو جائے گا۔ (۱۴)

فائدہ:

ظالم کی تین قسمیں ہیں۔

(ا) ظالمِ اعظم: جو اللہ کی شریعت سے خارج ہو۔ اسی معنی کو بیان کرتے ہوئے قرآن مجید نے ارشاد فرمایا۔

اِنَّ الشِّرۡکَ لَظُلۡمٌ عَظِیۡمٌ۔ (سورہ لقمن آیت ۱۳ پارہ ۲۱)

بے شک شرک بڑا ظلم ہے۔

(ب) ظالمِ اوسط: جو احکام شرعیہ کی پابندی نہ کرے۔

(ج) ظالمِ اصغر: جو کاروبارِ زندگی سے الگ تھلگ بیٹھا رہے۔ اور اپنی صلاحیتوں سے مخلوقِ خدا کو محروم رکھے۔ (۱۵)

اَیَّ مُنۡقَلَبٍ یَّنۡقَلِبُوۡنَ: کس کروٹ پلٹا کھائیں گے، یہ استفہام سوالیہ نہیں بلکہ تہدیدی ہے۔ مُنۡقَلَبٍ مصدر بمعنی رجوع ہے یا ظرف بمعنی جائے رجوع۔ یَنۡقَلِبُوۡنَ کا معنی ہے مرنے کے بعد لوٹنا اس میں ابہام کے ساتھ عظیم ہولناکی کا بیان ہے۔ یعنی آج تو تم طرح طرح کے الزامات لگاتے ہو اور اعتراضات کی بوچھاڑ کرتے ہو اور اس امید پر ہو کہ تم سے کوئی باز پرس بھی نہ ہوگی۔ عنقریب تمہیں اپنا ٹھکانہ معلوم ہو جائے گا۔ اللہ کے کلام کی تکذیب کر کے، اللہ کے حبیب پر شاعری وغیرہ کے جھوٹے الزامات لگا کر، اہلِ اسلام کو نشانۂ جور و ستم بنا کر پھر بھی عذاب الٰہی سے بچ جانے کی امید؟؟؟...... عنقریب تمہیں اپنے انجام کی خبر ہو جائے گی۔ تب

(۱۴) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ رشیدیہ کوئٹہ، ج۶، ص ۹۵

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۱۰ ص ۱۵۲

☆ الجامع القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲ ص ۱۳۹

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۳۵۰

(۱۵) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۳۱۷

تمہیں پتہ چلے گا کہ ہم نے اپنے آپ پر کتنا ظلم کیا تھا۔(۱۶)

فائدہ:

وَسَیَعۡلَمُ الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡۤا اَیَّ مُنۡقَلَبٍ یَّنۡقَلِبُوۡنَ. یہ وہ آیتِ مقدسہ ہے جسے بزرگانِ دین، سلف صالحین پند و نصائح اور شدائدِ احوال کے وقت پڑھتے اور لوگوں کو متنبہ کرنے کے لیے اس کا وعظ فرماتے تھے۔ حضرت صدیق اکبر نے جب حضرت فاروق اعظم کو خلیفہ مقرر فرمایا تو یہی آیت تلاوت فرما کر آئندہ ذمہ داریوں کے متعلق نصیحت فرمائی۔(۱۷)

شانِ نزول:

﴿۱﴾ کفار و مشرکین عرب کا نبی اکرم ﷺ پر ایک الزام یہ بھی تھا کہ آپ شاعر ہیں اور اپنی طرف سے قرآن مجید کی آیات بنا کر کہہ دیتے ہیں کہ یہ اللہ کا کلام ہے حالانکہ یہ ان کی اپنی شاعری اور قادر الکلامی کا نچوڑ ہے۔ چنانچہ عبداللہ بن زبیر سہمی، ہبیرہ بن ابی وہب مخزومی، شافع بن عبد مناف، ابو عزہ عمر بن عبداللہ جمحی اور امیہ بن صلت ثقفی کفار کی حمایت میں حضور ﷺ کی ہجو کرتے، یہ شعراء جھوٹی اور غلط باتوں پر مشتمل اشعار سناتے اور دعوی

(۱۶) ☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف به بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ج۲ ص۱۱۴
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعه کراچی، ج۳، ص۳۵۰
☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعه پشاور ج۳ ص۳۵۱
☆ تفسیر روح المعانی از علامه ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ج۱۰ ص۱۵۲
☆ التفسیرات الاحمدیه از علامه احمد جیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی، پشاور، ص۵۸۸
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامه علی بن محمد خازن شافعی مطبوعه لاهور، ج۳، ص۴۰۰
☆ الجامع القرآن از علامه ابو عبدالله محمد بن احمد مالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعه بیروت، لبنان، ج۱۲ ص۱۳۹
☆ تفسیر مظهری از علامه قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) مطبوعه رشیدیه کوئٹه، ج۶، ص۹۵
☆ تفسیر الطبری للعلامة ابو جعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعه دار احیاء التراث العربی بیروت، لبنان ج۱۹ ص۱۵۰
☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث و التاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی (م۱۰۴۱ھ) ج۵، ص۱۵۹
☆ حاشیة الجمل علی الجلالین للعلامة سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ) مطبوعه کراچی، ج۵، ص۲۱۷

(۱۷) ☆ التفسیرات الاحمدیه از علامه احمد جیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی، پشاور، ص۵۸۸
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعه کراچی، ج۳، ص۳۵۰
☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک از علامه ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعه لاهور، ۳، ص۵۸۹

یہ کرتے کہ جیسا کلام محمد (ﷺ) سناتے ہیں، ویسا ہی کلام ہم بھی کہہ لیتے ہیں۔ جہلاءِ مکہ اور سفہائے عرب ان سے ہجو پر مشتمل اشعار سن کر یاد کر لیتے، پھر اپنی اپنی مجالس میں انہیں دہرا کر خوب ہنستے ہنساتے۔ یوں وہ حضور ﷺ اور صحابہ کرام کے خلاف بدگمانیاں پیدا کرنے کی تگ ودو میں مصروف رہتے، قرآن مجید کو شعری کلام کہہ کر اس کے کلامِ الٰہی ہونے کی تکذیب کرتے اور بڑھ چڑھ کر مذاق اڑاتے۔

اللہ تعالیٰ نے ان کے اسی طرزِ عمل اور اندازِ فکر کی بھرپور تردید فرماتے ہوئے پہلی تین آیات نازل فرمائیں۔ اور ہر آیت میں مختلف پیرایوں میں انہیں دعوتِ غور وفکر دی کہ شاعروں کے پیروکار تو جاہل، بیوقوف اور عیاش قسم کے لوگ ہوتے ہیں، مگر میرے محبوب کے جانثاروں کو دیکھو، اسلام لانے سے پہلے ان کی حالت کیا تھی؟ اور اب وہ کس درجۂ کمال کو چھو رہے ہیں۔ اتنی عظمتیں اور اعلیٰ انسانی اقدار بھلا شاعروں کی پیروی میں مل سکتی ہیں؟ تم صحابہ کرام کی پاکبازی کو دیکھ کر ہی میرے محبوب کی حقانیت کا اندازہ لگا لو۔

نیز شاعر اپنی فصاحت وبلاغت کو کسی باعظمت مقصد کے حصول کے لئے وقف نہیں کرتے، وہ تو اسالیب کلام میں بھٹکتے پھرتے ہیں۔ جس سے انعام واکرام کی توقع ہوئی اس کی تعریف میں زمین وآسمان کے قلابے ملا دیئے اور جس سے ذرا سی رنجش ہوئی اس کی مٹی پلید کر کے رکھ دی۔ مگر قرآن مجید کے اسلوب کلام اور حضور ﷺ کے طرزِ گفتگو کو از اول تا آخر ملاحظہ کر لو، کہیں بھی لغویت کا شائبہ تک نہ مل سکے گا، ہر لفظ جچا تلا اور بامقصد، معانی کے سمندر اس میں موجزن، خیر وسلامتی کا داعی اور انسان کو عظمتوں کے آسمان پر پہنچانے کے لیے کوشاں نظر آئے گا۔

اور پھر شعراء کے قول وعمل میں تو کھلا تضاد پایا جاتا ہے۔ کہتے کچھ ہیں اور کرتے کچھ ہیں۔ مگر میرے محبوبِ مکرم کے قول وعمل میں تمہیں کوئی تضاد نظر آتا ہے؟ یہ جو فرماتے ہیں پہلے خود کر کے دکھاتے ہیں۔ کیا ایسی پاکیزہ صفات کسی شاعر میں پائی جاتی ہیں؟ اتنی واضح نشانیوں کے باوجود بھی ان بدبختوں کا کفر پر اڑا رہنا اور اعتراضات وشبہات میں مبتلا رہنا باعثِ تعجب ہے۔ (۱۸)

(۱۸) ☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر از امام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی، مطبوعہ پشاور ج۳ ص ۳۵۰

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج۱۰ ص۱۴۶

﴿۲﴾ اللہ تعالیٰ نے پہلی تین آیات میں جب شعراء کی مذمت فرمائی، تو حضرت سیدنا حسان بن ثابت، عبداللہ بن رواحہ، کعب بن مالک اور کعب بن زہیر روتے ہوئے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یارسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ نے شعراء کی مذمت میں آیات نازل فرمادی ہیں اور وہ جانتا ہے کہ ہم بھی شاعر ہیں، اب تو ہم غارت ہو گئے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے چوتھی آیت نازل فرمائی اور واضح فرمادیا کہ جن شعراء کی مذمت کی گئی ہے وہ کافر ہیں، اہل ایمان اس زمرہ میں شامل نہیں۔ (۱۹)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ شعر وہ کلام ہوتا ہے جسے بالقصد مقفی، مسجع اور موزون بنایا گیا ہو۔ اگر اس میں قصد وارادہ کا دخل نہ ہوتو اگر چہ

(بقیہ۱۸) ☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج۳،ص ۴۰۳
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور، ص ۵۸۷
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)مطبوعہ رشیدیہ کوئٹہ، ج۷ ،ص ۹۱
☆ تفسیرکبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۴،ص۱۷۵
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳،ص۳۹۸
☆ تفسیرحداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکرالحداد الیمنی الحنفی(م۱۰۴۱ھ)ج۵،ص۱۵۷
☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن صاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ،مکہ مکرمہ، ج۳،ص ۱۸۴
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی، ج۵،ص ۴۱۵
☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳،ص ۳۴۸

(۱۹) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت، لبنان ج۳ص ۱۴۴۰
☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۱۲ ص ۱۳۸
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)مطبوعہ رشیدیہ کوئٹہ، ج۷ ،ص ۹۳
☆ تفسیرزادالمسیرفی علم التفسیر از امام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی ،مطبوعہ پشاور ج۳ ص ۳۵۱
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج۱۰ ص۱۴۷
☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج۳،ص ۴۰۳
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور، ص۵۸۷
☆ تفسیرحداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکرالحداد الیمنی الحنفی(م۱۰۴۱ھ)ج۵،ص۱۵۸
☆ الدرالمنثور ازحافظ جلال الدین سیوطی (م۹۱۱ھ)مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت ج۶،ص ۳۰۰
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر، ج۳،ص ۳۵۴

وہ کلامِ موزوں ہو شعر نہیں کہلائے گا۔ جیسے قرآن مجید میں بعض آیات اور بعض سورتیں موزون و مقفی ہیں۔ مگر انہیں شعر نہیں کہا جا سکتا۔ (۲۰)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ ۝ اِنَّ شَانِئَکَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۝ (سورۃ کوثر، پارہ ۳۰)

اے محبوب بے شک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں، تو تُو اپنے رب کے لئے نماز پڑھ اور قربانی کر، بے شک جو تمہارا دشمن ہے وہ ہر خیر سے محروم رہے گا۔

اسی طرح ارشاد فرمایا۔

تَبَّتْ یَدَآ اَبِیْ لَهَبٍ وَّ تَبَّ ۝ مَآ اَغْنٰی عَنْهُ مَالُهٗ وَ مَا کَسَبَ ط ۝ سَیَصْلٰی نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ج صلی ۝ وَّامْرَاَتُهٗ ط حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۝ (سورۃ اللھب پارہ ۳۰)

تباہ ہو جائیں ابولہب کے دونوں ہاتھ اور وہ تباہ ہو ہی گیا۔ اسے کچھ کام نہ آیا اس کا مال اور نہ جو کمایا۔ اب دھنستا ہے لپٹ مارتی آگ میں وہ۔ اور اس کی بیوی سر پر لکڑیوں کا گھٹا اٹھاتی۔

اور ارشاد ہوا۔

اَلَّذِیْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَکَ ۝ وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ ۝ (سورۃ الم نشرح آیت ۳، ۴ پارہ ۳۰)

جس نے تمہاری پیٹھ توڑی تھی۔ اور ہم نے تمہارا ذکر بلند کر دیا۔

اسی طرح حضور اکرم ﷺ کی زبان حق ترجمان سے اشعار کی صورت میں جو کلام صادر ہوا ہے، وہ اگرچہ کلامِ موزوں اور اشعار کی صورت پر ہے مگر شعر نہیں۔ مثلاً

حضرت سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوۂ خندق کے موقع پر حضور ﷺ مٹی اٹھا رہے تھے، حتی کے آپ کا شکمِ اطہر غبار آلود ہو رہا تھا، اس وقت آپ کی زبان پر یہ کلام جاری تھا۔

---

(۲۰) ☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۱۸۴

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۳۱۵

☆ مفردات فی غریب القرآن، علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی ص ۲۶۲

وَاللہِ لَوْلَا اللہُ مَا اھْتَدَیْنَا　　　وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّیْنَا

قسم بخدا اگر اللہ نہ چاہتا تو ہم نہ ہدایت پاتے ، نہ صدقہ دیتے اور نہ ہی نماز ادا کرتے۔

فَاَنْزِ لَنْ سَکِیْنَۃً عَلَیْنَا　　　وَ ثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَّاقَیْنَا

پس (اے اللہ) ہم پر سکون نازل فرما اور اگر ہمارا دشمنوں سے مقابلہ ہو تو ہمیں ثابت قدم رکھنا۔

اِنَّ الْاُلٰی قَدْ بَغَوْ عَلَیْنَا　　　اِذَا اَرَادُوْا فِتْنَۃً اَبَیْنَا

بے شک پہلے لوگوں نے ہمارے خلاف بغاوت کی ، وہ جب بھی فتنہ ڈالنے کا ارادہ کریں گے ہم انکار کریں گے۔آپ بار بار باآواز بلند اَبَیْنَا اَبَیْنَا فرمار ہے تھے۔(۲۱)

اسی طرح حضرت سیدنا جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک غزوہ میں حضورﷺ کی انگلی مبارک زخمی ہوگئی، تو آپ انگلی سے مخاطب ہو کر فرمانے لگے۔

هَلْ اَنْتِ اِلَّا اِصْبَعٌ دَمِیْتِ　　　وَ فِیْ سَبِیْلِ اللہِ مَا لَقِیْتِ

تو صرف ایک انگلی ہے جو زخمی ہوئی ہے اور راہ خدا میں تو نے تکلیف اٹھائی ہے۔(۲۲)

اسی طرح نبی اکرمﷺ نے غزوۂ احد کے موقع پر ارشاد فرمایا۔

اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ　　　اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

اس میں کوئی جھوٹ نہیں کہ میں اللہ کا نبی ہوں۔اور میں عبدالمطلب کی نسل سے ہوں۔

غرضیکہ اگرچہ مذکورہ بالا آیات واحادیث کلامِ موزوں ہے، مگران پر شعر کا اطلاق نہیں کیا جاسکتا۔کیونکہ ان کا ایک خاص وزن پر ہونا اتفاقاً ہے قصداً نہیں۔بلکہ شعر گوئی انبیاءِ کرام کے شایانِ شان ہی نہیں کیونکہ اس میں معانی الفاظ کے تابع ہوتے ہیں، اور الفاظ کی بناوٹ سجاوٹ پر زیادہ توجہ ہوتی ہے۔جبکہ انبیائے کرام کا مقصود فقط الفاظ

---

(۲۱) ☆ صحیح بخاری ،امام ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) رقم الحدیث ۴۱۰۴

☆ صحیح مسلم ،امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) رقم الحدیث ۱۸۰۳

(۲۲) ☆ صحیح بخاری ،امام ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) رقم الحدیث ۲۸۰۲

☆ صحیح مسلم ،امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) رقم الحدیث ۱۷۹۶

☆ صحیح بخاری ،امام ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) رقم الحدیث ۶۱۴۶

نہیں بلکہ معنی کو دل میں اتارنا ہوتا ہے۔(۲۳)

اسی لیے اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا۔

وَمَا عَلَّمْنٰـهُ الشِّعْرَ وَ مَا يَنۢبَغِيْ لَهٗ. (سورۃ یس آیت ۲۹ پارہ ۲۳)

اور ہم نے ان کو شعر کہنا نہ سکھایا اور نہ وہ ان کی شان کے لائق ہے۔

﴿۲﴾ شعر گوئی مباح ہے۔ بشرطیکہ اس میں کذب وقبح نہ ہو اور نہ ہی شعر گوئی کا مشغلہ اتنا غالب ہو جائے کہ ذکرِ الٰہی وتلاوتِ قرآن کا وقت بھی نہ ملے۔ اگر خدانخواستہ ایسا ہوا تو مذموم ہے۔(۲۴)

نبی کریم علیہ افضل الصلوات والتسلیم نے ارشاد فرمایا۔

هُوَ كَلَامٌ فَحَسَنُهٗ حَسَنٌ وَّ قَبِيْحُهٗ قَبِيْحٌ.

وہ ایک کلام ہے، اگر کلام اچھا ہے تو شعر اچھا اور اگر کلام قبیح ہے تو شعر بھی قبیح ہوگا۔(۲۵)

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔

اَلشِّعْرُ كَلَامٌ فَمِنْهُ حَسَنٌ وَ مِنْهُ قَبِيْحٌ فَخُذِ الْحَسَنَ وَدَعِ الْقَبِيْحَ.

(۲۳) ☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج۳، ص ۱۸۴

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۱۸۴

☆ مفردات فی غریب القرآن، علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی ص ۲۶۲

(۲۴) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت، لبنان ج۳ ص ۱۴۳۹

☆ الجامع القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲ ص ۱۳۷

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ رشیدیہ کوئٹہ، ج۶، ص ۹۳

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج۱۰ ص ۱۴۷

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۳۴۹

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ۳، ص ۵۸۹

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۳۱۶

(۲۵) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ رشیدیہ کوئٹہ، ج۶، ص ۹۴

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج۱۰ ص ۱۴۷

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۳۴۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۴۰۰

☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی (م ۱۰۴۱ھ) ج۵، ص ۱۵۸

☆ الجامع القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲ ص ۱۳۷

شعرایک کلام ہے۔اس میں اچھا بھی ہوتا ہےاور قبیح بھی۔اچھے کو لےلواور قبیح کو چھوڑ دو۔(۲۶)

﴿۳﴾ حضورﷺ نے خود شعر بنائے نہیں۔البتہ دوسرے شعراء کے حکمت بھرے کلام کا خود بھی تلفظ فرمایا اور صحابہ کرام سے بھی سنے ہیں۔(۲۷)

نبی اکرمﷺ نے ارشاد فرمایا۔

اَصْدَقُ کَلِمَۃٍ قَالَھَا الشَّاعِرُ کَلِمَۃُ لَبِیْدٍ اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مَّا خَلَا اللہَ بَاطِلٌ.(۲۸)

سب سے اچھی بات جو کسی شاعر نے کہی وہ لبید کا یہ قول ہے۔

اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مَّا خَلَا اللہَ بَاطِلٌ.

سنو خبردار! اللہ تعالیٰ کے سوا ہر شئی فنا ہونے والی ہے۔(۲۹)

حضرت شرید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

رَدِفْتُ رَسُوْلَ اللہِ یَوْمًا فَقَالَ ھَلْ مَعَکَ مِنْ شِعْرِ اُمَیَّۃَ بْنِ اَبِی الصَّلْتِ شَیْءٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ھِیْہِ فَاَنْشَدْتُّہٗ بَیْتًا فَقَالَ ھِیْہِ ثُمَّ اَنْشَدْتُّہٗ بَیْتًا فَقَالَ ھِیْہِ حَتّٰی اَنْشَدْتُّہٗ مِائَۃَ بَیْتٍ.(۳۰)

میں ایک روز حضورﷺ کے ساتھ سواری پر آپ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا۔آپ نے پوچھا کیا تمہیں امیہ بن صلت کا کوئی شعر یاد ہے؟ میں نے عرض کی جی ہاں۔فرمایا سناؤ، میں نے ایک شعر سنایا۔آپ نے فرمایا، اور سناؤ۔

(۲۶) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ رشیدیہ کوئٹہ، ج۶، ص ۹۴

☆ سنن دارقطنی، امام علی بن عمر دارقطنی (م ۲۸۵ھ) کتاب الکاتب باب خبر الواحد یوجب العمل رقم الحدیث ۲ ج۴ ص ۱۵۵

(۲۷) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۱۰ ص ۱۴۷

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۳۱۲

(۲۸) ☆ بخاری، امام ابوعبداللہ محمد بن اسمعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) رقم الحدیث ۶۱۴۵

☆ مسلم، امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) رقم الحدیث

(۲۹) ☆ الجامع القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲ ص ۱۳۳

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ رشیدیہ کوئٹہ، ج۶، ص ۹۴

(۳۰) ☆ مسلم، امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) رقم الحدیث ۲۲۵۵

☆ صحیح ابن حبان بترتیب ابن بلبان، امیر علاؤالدین علی بن بلبان الفارسی (م ۷۳۹ھ) رقم الحدیث ۵۷۸۲

☆ مسند حمیدی رقم الحدیث ۸۰۹

☆ المعجم الکبیر الحافظ ابی القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی (م ۳۶۰ھ) دار احیاء التراث العربی بیروت رقم الحدیث ۷۲۳۷

☆ ابن ماجہ، امام ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ (م ۲۷۳ھ) رقم الحدیث ۳۷۵۸

میں نے پھر ایک شعر سنایا۔ آپ نے پھر فرمایا اور سناؤ۔ حتی کے میں نے آپ کو سو اشعار سنائے۔ (۳۱)

﴿۴﴾ جو اشعار بے جا مدح وذم، فحش وشتم، لعن، طعن، افتراء، بہتان، تکبر، اظہارِ فخر ومفاخرت، حسد، ریا کاری، توہین وتذلیل، حسینوں کے اذکار اور دیگر اخلاقِ رذیلہ پر مشتمل ہوں، ان کا کہنا سننا حرام ہے۔ آیت زیبِ عنوان میں ایسے اشعار کی ہی مذمت کی گئی ہے۔ احادیثِ طیبہ میں بھی ایسے اشعار کو معیوب ومذموم قرار دیا گیا ہے۔ (۳۲)

حضور اکرم ﷺ کا فرمانِ عالی شان ہے۔

لَاَنْ یَّمْتَلِیَ جَوْفُ اَحَدِکُمْ قَیْحًا خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ یَّمْتَلِیَ شِعْرًا. (۳۳)

تم میں سے کسی کے پیٹ کا پیپ سے بھر جانا بہتر ہے اس سے کہ وہ اشعار سے بھرا ہوا ہو۔ (۳۴)

(۳۱) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ رشیدیہ کوئٹہ، ج ۶، ص ۹۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۴۰۰

☆ الجامع القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲ ص ۱۳۱

(۳۲) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان ج ۳ ص ۱۴۴۱

☆ الجامع القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲ ص ۱۳۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۹۹

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللّٰہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ۳، ص ۵۸۸

☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۳۴۸

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج ۵، ص ۴۱۵

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللّٰہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ج ۲ ص ۱۱۴

☆ تفسیر الطبری للعلامۃ ابوجعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت، لبنان ج ۱۹ ص ۱۴۷

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۳۵۳

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ پشاور ج ۳ ص ۳۵۱

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۱۰ ص ۱۴۶

☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی (م ۱۰۳۱ھ) ج ۵، ص ۱۵۸

(۳۳) ☆ بخاری، امام ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) رقم الحدیث ۶۱۵۴

☆ مسلم، امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) رقم الحدیث ۲۲۵۷

☆ المسند، امام احمد بن حنبل (م ۲۴۱ھ) مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت، لبنان ج ۲ ص ۳۵۵، ۲۸۸

☆ ابن ماجہ، امام ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ (م ۲۷۳ھ) رقم الحدیث ۳۷۵۹

☆ ترمذی، امام ابوعیسی محمد بن عیسی ترمذی (م ۲۷۹ھ) رقم الحدیث ۲۸۵۱

(۳۴) ☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت ج ۶، ص ۳۰۱

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۱۰ ص ۱۵۰

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج ۳، ص ۴۰۳

﴿۵﴾ کافروں کی حمایت میں اسلام کے خلاف زبان درازی کرنا، شکوک وشبہات پیدا کرنا، اہلِ اسلام کو دین سے بیزار کرنے کی کوشش کرنا، احکامِ شرعیہ یا قرآن وسنت سے تمسخر کرنا طریقۂ شیاطین اور ضلالت وگمراہی ہے۔ ایسے شعراء خود بھی گمراہ ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں، ان سے بچنا فرض ہے۔(۳۵)

﴿۶﴾ عقیدہ میں گمراہی کفر ہے جبکہ عمل میں گمراہی سفاہت ہے۔(۳۶)

﴿۷﴾ اشعار میں استعارات اور تشبیہات کا استعمال جائز ہے، اگرچہ حدِ معتاد سے زیادہ ہو۔ حضرت کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ نے اپنے معروف قصیدہ **بانت سعاد** میں بے دریغ تشبیہات وغیرہ کا استعمال کیا ہے اور پھر یہ قصیدہ حضور ﷺ کو سنایا مگر حضور ﷺ نے کسی قسم کی ناگواری کا اظہار نہ فرمایا۔(۳۷)

حضرت سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے بھی تشبیہات واستعارات پر مشتمل اپنا شعری کلام بارگاہِ رسالت میں پیش کیا اور حضور ﷺ نے اسے سماعت فرمایا۔ حضور ﷺ کا اسے سن کر منع نہ فرمانا بھی دلیلِ جواز ہے۔(۳۸)

﴿۸﴾ جو تعریف کا مستحق نہ ہو اس کی تعریف میں اور جو توہین کا مستحق نہ ہو اس کی مذمت میں شعر گوئی حرام ہے۔(۳۹)

﴿۹﴾ جو اشعار اللہ تعالیٰ کی توحید، اس کی حمد وثنا، اس کی اطاعت کی ترغیب، حکمت ونصیحت، دنیا سے بے رغبتی واعراض،

(بقیہ ۳۴) ☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۱۲ ص ۱۳۶

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مطبوعہ رشیدیہ کوئٹہ، ج۶، ص ۹۲

☆ تفسیرحداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکرالحداد الیمنی الحنفی(م ۱۰۴۱ھ) ج۵، ص۱۵۷

(۳۵) ☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مطبوعہ رشیدیہ کوئٹہ، ج۶، ص ۹۲

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج۱۰ ص ۱۴۶

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۹۹

☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۳۴۸

☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۱۲ ص ۱۳۱

(۳۶) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت، لبنان ج۳ص ۱۴۴۰

(۳۷) ☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۱۲ ص ۱۳۳

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت، لبنان ج۳ص ۱۴۴۶

(۳۸) ☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۱۲ ص ۱۳۳

(۳۹) ☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن صاوی مالکی (م ۱۳۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ،مکہ مکرمہ، ج۳، ص ۱۸۵

آخرت کی ترغیب، جہاد، عبادت، صلہ رحمی، مسائلِ علم اور دیگر مکارمِ اخلاق پر مشتمل ہوں ان کا پڑھنا، سننا اور کہنا مستحب ہے۔اور جو شعر ان اخلاقِ عالیہ سے تو متصف نہ ہو مگر فواحش سے پاک ہو اس کا کہنا فقط مباح ہے۔اس کے علاوہ ہر شعر ممنوع اور اس کا قائل مجروح ہے۔(۴۰)

﴿۱۰﴾ کسی مقصدِ شرعی کے لے حربی کافر اور مرتد کی ہجو کرنا جائز ہے۔یونہی متوجہ اور متنبہ کرنے کے لئے اہلِ بدعت کی مذمت بھی کی جاسکتی ہے۔(۴۱)

﴿۱۱﴾ حضور ﷺ کی توہین کفر ہے، خواہ قلیل ہو یا کثیر بہر صورت بد ترین کفر ہے۔اور غیر نبی مؤمن کی مذمت کثیر ہو یا قلیل بہر صورت حرام ہے۔(۴۲)

﴿۱۲﴾ اللہ تعالی اور اس کے حبیبِ اکرم ﷺ کا کثرت سے ذکر کرنا مطلوب و محمود ہے۔البتہ یہ یاد رہے کہ کثرتِ ذکر فقط تعداد سے نہیں بلکہ حضورِ قلب سے ہوتا ہے۔(۴۳)

﴿۱۳﴾ اپنی مفاخرت میں شعر کہنا ممنوع و مذموم ہے، البتہ ضرورتِ شرعیہ کے پیش نظر کہا جاسکتا ہے۔(۴۴)

---

(۴۰) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۱۰ ص ۱۵۰

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج۳،ص ۴۰۴

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور،ص۵۸۸

☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج،۱۲ ص ۱۳۲

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)مطبوعہ رشیدیہ کوئٹہ، ج۶،ص ۹۳

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج۲۳،ص ۱۷۶

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاھور،۳،ص ۵۸۱

☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳،ص ۳۴۹

☆ تفسیرزادالمسیرفی علم التفسیر از امام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی ،مطبوعہ پشاورج۳ ص ۳۵۱

(۴۱) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۱۰ ص ۱۵۱

(۴۲) ☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج،۱۲ ص ۱۳۷

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۱۰ ص ۱۵۱

(۴۳) ☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)مطبوعہ رشیدیہ کوئٹہ، ج۶،ص ۹۳

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاھور،۳،ص ۵۸۹

(۴۴) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۱۰ ص ۱۵۲

﴿۱۴﴾ شعراء اپنے کلام میں جن فواحش کا اقرار کرتے ہیں۔فقط ان کے اس شعری اعتراف پر حد جاری نہیں ہوگی، کیونکہ وہ نا کردہ گناہوں کا بھی اعتراف کر لیتے ہیں۔قرآن مجید نے ارشاد فرمایا۔

وَاَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَالَا يَفْعَلُوْنَ. (سورۃ الشعراء آیت ۲۲۶ پ ۱۹)

اور وہ کہتے ہیں جو نہیں کرتے۔

تاہم یہ طریقہ قابلِ مذمت ہے اور اگر ایسا شخص کسی عہدہ پر فائز ہو تو اسے معزول کر دیا جائے گا۔(۴۵)

﴿۱۵﴾ کفار و مشرکین سے بدلہ لینے کے لئے شعر کہنا جائز ہے مگر شرط یہ ہے کہ جتنی اور جیسی مذمت انہوں نے مسلمانوں کی کی ہے اس سے متجاوز نہ ہو اور نہ ہی ان کی مذمت وہجو میں پہل کرے۔(۴۶)

قرآن مجید میں اس حقیقت کو متعدد مواقع پر بیان فرمایا گیا ہے۔ارشاد فرمایا

وَ جَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا. (سورہ الشوری آیت ۴۰ پارہ ۲۵)

اور برائی کا بدلہ اسی کے برابر برائی ہے۔

---

(۴۵) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۳۵۳
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ۳، ص ۵۸۹
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۳۴۹

(۴۶) ☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ۳، ص ۵۸۹
☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۳۴۸
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج۵، ص ۴۱۶
☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ج۲ ص ۱۱۴
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۳۴۹
☆ تفسیر الطبری للعلامۃ ابوجعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت، لبنان ج۱۹ ص ۱۴۹
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۸۸
☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر از امام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ پشاور ج۳ ص ۳۵۱
☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی (م۱۰۴۱ھ) ج۵، ص ۱۵۸
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م۹۱۱ھ) مطبوعہ کراچی، ج۵، ص ۴۱۶
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن صاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج۳، ص ۱۸۵
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۴۰۳

اورارشادفرمایا۔

فَمَنِ اعْتَدٰی عَلَیْکُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَیْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰی عَلَیْکُمْ. (سورۃ البقرۃ آیت ۱۹۴ پارہ ۲)

توجوتم پرزیادتی کرےاس پرزیادتی کرواتنی جتنی اس نے کی۔

اورارشادفرمایا۔

وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِکَ مَاعَلَیْهِمْ مِّنْ سَبِیْلٍ . (سورۃ الشوری آیت ۴۱پارہ ۲۵)

اور بےشک جس نے اپنی مظلومی پر بدلہ لیااس پرکچھ مؤاخذہ کی راہ نہیں۔

اورارشادباری تعالی ہے۔

لَا یُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّامَنْ ظُلِمَ. (سورۃ النساء آیت ۱۴۸ پارہ ۶)

اللہ پسندنہیں کرتابری بات کااعلان کرنامگرمظلوم سے۔

﴿۱۶﴾ نبی اکرم،نورِمجسم،شفیعِ معظم،رحمتِ عالم،فخرآدم وبنی آدم ﷺ کی نعتِ مبارکہ پرمشتمل اشعارنہ صرف جائز بلکہ عینِ سعادت اورمستحسن ہیں۔اسی طرح اولیائے کرام کے مناقب میں قصیدہ خوانی بھی محمود ہے۔(۴۷)

حضرت عائشہ صدیقہ بنت صدیق رضی اللہ عنہمافرماتی ہیں۔

کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَضَعُ لِحَسَّانَ مِنْبَرَ فِی الْمَسْجِدِ یَقُوْمُ عَلَیْهِ قَائِمًا یُّفَاخِرُعَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَوْ یُنَافِحُ وَیَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ یُؤَیِّدُکَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ مَا نَافَحَ اَوْ فَاخَرَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.(۴۸)

(۴۷) ☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی،ج۵،ص۴۱۶

☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲ص۱۳۲

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)مطبوعہ رشیدیہ کوئٹہ،ج۶،ص۹۳

☆ تفسیرزادالمسیرفی علم التفسیر از امام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی ،مطبوعہ پشاورج۳ص۳۵۱

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج۱۰ص۱۴۷

☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی،ج۳،ص۳۴۹

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ،کوئٹہ،ج۵ص۳۱۶

(۴۸) ☆ ترمذی ،امام ابوعیسی محمدبن عیسی ترمذی (م۲۷۹ھ) رقم الحدیث۲۸۴۶

☆ سنن ابوداؤد،امام ابوداؤدسلیمان بن اشعث سجستانی (م۲۷۵ھ)رقم الحدیث۵۰۱۵

☆ مسند ابو یعلی رقم الحدیث ۴۵۹۱

☆ المستدرک، امام محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری (م۴۰۵ھ) ج۳ص۴۸۷

☆ المسند،امام احمدبن حنبل (م۲۴۱ھ)مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت،لبنان ج۶ ص۷۲

حضورﷺ حضرت حسان کے لئے مسجد میں منبر بچھواتے ۔وہ اس پر کھڑے ہو کر حضورﷺ کے فضائل بیان کرتے اور حضورﷺ ارشاد فرماتے ۔اے حسان جب تک آپ محبوبِ خدا کے فضائل بیان کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ آپ کی تائید ونصرت فرماتا ہے۔(۴۹)

غزوۂ تبوک سے واپسی پر حضرت عباس رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگے یارسول اللہﷺ! میں آپ کی تعریف میں کچھ اشعار پیش کرنا چاہتا ہوں۔حضورﷺ نے ارشاد فرمایا کہو اللہ تعالیٰ تمہارے منہ کو ملمع کاری سے محفوظ رکھے۔حضرت سیدنا عباس نے حضورﷺ کے سامنے صحابہ کرام کے جھرمٹ میں یہ نعت شریف سنائی۔

وَدَدُتَّ نَارَ الْخَلِيْلِ مُسْتَتِرًا ۔۔۔ فِیُ صُلْبِهٖ اَنْتَ كَيْفَ يَحْتَرِقُ

وَاَنْتَ لَمَّا وُلِدَتْ اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ ۔۔۔ وَضَاءَ تْ بِنُوْرِكَ الْاُفُقُ

فَنَحْنُ فِیْ ذَالِكَ الضِّيَاءِ وَفِیْ ۔۔۔ النُّوْرِ وَ سُبُلِ الرَّشَادِ نَخْتَرِقُ

جب حضرت ابراہیم کو آگ میں ڈالا گیا، آپ ان کی پشت میں موجود تھے۔اور جس کی پشت میں آپ موجود ہوں آگ کی کیا مجال کہ اسے جلا سکے۔

جب آپ کی ولادت ہوئی تو زمین کا چپہ چپہ روشن ہو گیا اور آسمان کے تمام کنارے آپ کے نور سے چمک اٹھے۔

ہم اسی روشنی اور نور میں ہدایت کی راہوں پر گامزن ہیں۔

اسی طرح خلفائے راشدین بارگاہِ رسالت میں اپنے نعتیہ اشعار پیش کرتے رہے۔غرضیکہ ابتدائے اسلام

---

(۴۹) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامه علی بن محمد خازن شافعی مطبوعه لاهور، ج۳، ص ۳۹۹

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک ازعلامه ابوالبرکات عبدالله بن احمد بن محمود مطبوعه لاهور، ۳، ص ۵۸۹۔

☆ تفسیر روح المعانی از علامه ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ج۱۰ ص۱۴۷

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی(م۵۱۶ھ) مطبوعه ملتان، ج۳، ص ۴۰۴

☆ تفسیر صاوی ازعلامه احمد بن صاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ) مطبوعه مکتبه فیصلیه، مکه مکرمه، ج۳، ص ۱۸۵

☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ) مطبوعه رشیدیه کوئٹه، ج۶، ص ۹۳

سے لے کر آج تک ادب واحترام کے تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے سلسلۂ نعت خوانی جاری ہے۔(۵۰)

﴿۱۷﴾ گستاخِ رسول اور دشمنانِ نبی کی ہجو اور مذمت کرنا اور حضور ﷺ کے فضائل ومناقب واضح کرنا باعث اجر و ثواب اور مستحسن ہے۔(۵۱)

جنگ قریظہ کے دن خود نبی کریم ﷺ نے حضرت حسان سے فرمایا۔

اُهْجُ الْمُشْرِكِيْنَ فَاِنَّ جِبْرَئِيْلَ مَعَكَ.(۵۲)

مشرکین کی ہجو کرو، جبرئیل تمہارے ساتھ ہیں۔(۵۳)

(۵۰) ☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعه دارالمعرفه بیروت، لبنان ج۳ص ۱۴۳۹
☆ الجامع القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعه بیروت،لبنان، ج۱۲، ص ۱۳۲
☆ تفسیر روح المعانی از علامه ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ج۱۰ ص۱۴۸
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن از علامه علی بن محمدخازن شافعی مطبوعه لاهور، ج۳، ص ۴۰۰

(۵۱) ☆ تفسیر روح المعانی از علامه ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ج۱۰ ص۱۴۷
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۲۳، ص۱۷۶
☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی ،پشاور، ص۵۸۳
☆ الدرالمنثور ازحافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)مطبوعه دار احیاء التراث العربی بیروت ج۶، ص ۳۰۱
☆ تفسیرزادالمسیرفی علم التفسیر از امام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی ،مطبوعه پشاورج۳ ص ۳۵۱
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار الله محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعه کراچی، ج۳، ص ۳۴۹
☆ تفسیرحداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکرالحداد الیمنی الحنفی(م۱۰۴۱ھ) ج۵، ص ۱۵۸

(۵۲) ☆ بخاری ،امام ابوعبداللہ محمدبن اسمٰعیل بخاری (م۲۵۶ھ) رقم الحدیث ۴۱۲۴
☆ مسلم ،امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) رقم الحدیث ۲۴۸۶
☆ المسند،امام احمدبن حنبل (م ۲۴۱ھ)مطبوعه مکتب اسلامی بیروت،لبنان رقم الحدیث ۱۸۷۲۵

(۵۳) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن از علامه علی بن محمدخازن شافعی مطبوعه لاهور، ج۳، ص ۳۹۹
☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)مطبوعه رشیدیه کوئٹه، ج۶، ص ۹۳
☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی ،پشاور، ص۵۸۸
☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت،لبنان، ج۳، ص۳۴۸
☆ الدرالمنثور ازحافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)مطبوعه دار احیاء التراث العربی بیروت ج۶، ص ۳۰۲
☆ تفسیرالقرآن المعروف به تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعه مصر، ج۳، ص ۳۵۵

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

جَاهِدُوا الْمُشْرِكِيْنَ بِاَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ وَاَلْسِنَتِكُمْ. (۵۴)

مشرکین کے خلاف اپنی جانوں، مالوں اور اپنی زبانوں سے جہاد کرو۔ (۵۵)

ایک دن ابوسفیان کی ہرزہ سرائی کا جواب دینے کے لئے حضور ﷺ نے حضرت ابن رواحہ کے پاس پیغام بھیجا اور انہیں حکم دیا کے ان مشرکین کی ہجو کرو، وہ حضور ﷺ کی خوشی کے مطابق ہجو نہ کر سکے، پھر حضرت کعب کو بلایا، پھر حضرت حسان بن ثابت کو کہلا بھیجا۔ جب حضرت حسان آئے تو کہنے لگے کہ اب مقابلہ کرنے اور بدلہ لینے کا وقت آ گیا ہے۔ آپ نے اس شیر کو پیغام بھیجا ہے، جو اپنی زبان سے وار کرتا ہے۔ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، میں اپنی زبان سے انہیں چمڑے کی طرح چیر ڈالوں گا۔ حضور نے فرمایا اے حسان جلدی نہ کرو۔ ابوبکر قریش کے نسبوں سے اچھی طرح واقف ہیں۔ میرا نسب بھی قریش کے اندر ہی ہے، ان سے سیکھ لو تاکہ وہ میرا نسب الگ کر دیں۔ حضرت حسان حضرت ابوبکر کے پاس گئے۔ پھر واپس آئے اور عرض کی یا رسول اللہ !!! ابوبکر نے آپ کے نسب کو علیحدہ کر دیا ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، میں آپ کو ان سے اس طرح نکال لوں گا جس طرح گندھے ہوئے آٹے سے بال نکال لیا جاتا ہے۔ حضرت حسان نے اس موقع پر یہ اشعار ارشاد فرمائے۔

هَجَوْتَ مُحَمَّدًا فَاَجَبْتُ عَنْهُ   وَعِنْدَاللهِ فِيْ ذَالِكَ الْجَزَاءُ

هَجَوْتَ مُحَمَّدًا بَرًّا تَقِيًّا   رَسُوْلُ اللهِ شِيْمَتُهُ الْوَفَاءُ

---

(۵۴) ☆ ابوداؤد، امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ) قم الحدیث ۲۵۰۴

☆ نسائی، امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب علی نسائی (م ۳۰۳ھ) رقم الحدیث ۳۰۹۶

☆ صحیح ابن حبان بترتیب ابن بلبان، امیر علاؤ الدین علی بن بلبان الفارسی (م ۷۳۹ھ) رقم الحدیث ۱۶۱۸

(۵۵) ☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۳۹

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ رشیدیہ کوئٹہ، ج ۶، ص ۹۵

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۳۵۵

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان ج ۳ ص ۱۴۴۰

فَـاِنَّ اَبِـیْ وَ وَالِـدَتِـیْ وَعِـرْضِـیْ لِـعِـرْضِ مُـحَـمَّـدٍ مِّـنْـكُـمْ وِقَـاءُ
اَتَشْتِـمُـهٗ وَلَسْـتَ بِـكُفْؤٍ فَشَـرُّكُـمَـا لِخَيْـرِكُـمَـا الْفِدَاءُ
اَمَـنْ يَّهْـجُـوْ رَسُـوْلَ اللّٰهِ مِـنْـكُـمْ وَيَـمْـدَحُـهٗ وَيَـنْـصُـرُهٗ سَـوَاءُ
لِسَـانِـیْ صَـارِمٌ لَّا عَـيْـبَ فِيْـهِ وَبَـحْـرِیْ لَا تُـكَـدِّرُهُ الـدِّلَاءُ

(۱) اے ابوسفیان! تو نے میرے محبوب کے بارے میں نازیبا الفاظ کہے ہیں، میں تمہیں اس کا جواب دے رہا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ بارگاہِ خداوندی سے مجھے اس کی جزاء ملے گی۔

(۲) تو نے ایسی بارگاہ کی گستاخی کی ہے جو ساری کائنات سے بڑھ کر مقدس اور پرہیزگار ہیں، اللہ کے رسول ہیں، ان کی خصلت ہی وفا کرنا ہے۔

(۳) تمہاری ہرزہ سرائی سے حضور کی عزت کو بچانے کے لئے میرے ماں باپ اور میری عزت سپر ہے۔ یعنی میں ہر شیٔ اور ہر تعلق کو اپنے محبوب آقا کی عزت پر قربان کر دوں گا۔

(۴) کیا تو اس بارگاہ کی توہین کرتا ہے جس کا تو ہم پلہ نہیں، تم میں سے جو برا ہے وہ اچھے پر فدا ہو۔

(۵) جو محبوبِ خدا کی ہجو کرتا ہے اور جو ان کی مدد و نصرت کرتا ہے کیا دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟
یعنی اے ابوسفیان! تم تو ہمارے قدموں کی خاک برابر بھی نہیں ہمارے آقا کا ہم پلہ کیسے ہو سکتے ہو؟

(۶) میری زبان ایسی تیز تلوار ہے جس میں کوئی عیب نہیں، اور میرا بحرِ فصاحت اس قدر گہرا ہے کہ ڈول نکالنے سے وہ گدلا نہیں ہوتا۔

حضور ﷺ نے فرمایا: اے حسان کفار کی ہجو کر کے تم نے مسلمانوں کا دل ٹھنڈا کر دیا ہے اور کافروں کا دل زخمی کر دیا ہے۔(۵۶)

(۵۷) ☆ مسلم ،امام ابو الحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) رقم الحدیث ۳۴۹۰
☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعه رشیدیه کوئٹه، ج۶، ص ۹۴
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعه ملتان، ج۳، ص ۴۰۴
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامه علی بن محمد خازن شافعی مطبوعه لاهور، ج۳، ص ۳۹۹
☆ الدر المنثور ازحافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعه دار احیاء التراث العربی بیروت ج۶، ص ۳۰۲
☆ تفسیر صاوی ازعلامه احمد بن صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعه مکتبه فیصلیه، مکه مکرمه، ج۳، ص ۱۸۵

باب (۳۲۴)

سورة النمل

﴿وراثتِ انبیاء، تحدیثِ نعمت اور پرندوں کی بولیاں﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

وَوَرِثَ سُلَیۡمٰنُ دَاوٗدَ وَقَالَ یٰاَیُّهَا النَّاسُ عُلِّمۡنَا مَنۡطِقَ الطَّیۡرِ وَ اُوۡتِیۡنَا مِنۡ کُلِّ شَیۡءٍ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الۡفَضۡلُ الۡمُبِیۡنُO (النمل آیت ۱۶ پ ۱۹)

اور سلیمان داؤد کا جانشین ہوا اور کہا اے لوگو! ہمیں پرندوں کی بولی سکھائی گئی، اور ہر چیز میں سے ہم کو عطا ہوا۔ بے شک یہی ظاہر فضل ہے۔

حل لغات:

وَوَرِثَ سُلَیۡمٰنُ دَاوٗدَ: وراثت کا لغوی معنی ہے باقی رہنا، اسی معنی کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ کی صفت الوارث ہے، یعنی ہمیشہ باقی رہنے والا۔ قرآنِ مجید میں ہے۔

وَاَنۡتَ خَیۡرُ الۡوٰرِثِیۡنَ. (سورة الانبیاء آیت ۸۹ پ ۱۷)

اور تو سب سے بہتر وارث ہے۔ (۱)

حدیثِ مبارکہ میں ہے۔ اَللّٰهُمَّ مَتِّعۡنِیۡ بِسَمۡعِیۡ وَ بَصَرِیۡ وَ اجۡعَلۡهُمَا الۡوَارِثَ مِنِّیۡ. (۲)

(۱) ☆ تاج العروس، علامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر ج ۱ ص ۶۵۲

☆ لسان العرب، مولفہ امام ابوالفضل محمدبن مکرم ابن منظور الانصاری المصری مطبوعہ: بیروت، لبنان ج ۲ ص ۲۲۶

(۲) ☆ المستدرک، لامام محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری (م ۴۰۵ھ) ج ۱ ص ۵۲۳

☆ کنزالعمال للعلامة علی متقی بن حسام الدین ہندی (م ۹۷۵ھ) رقم الحدیث ۳۶۲۱

اے اللہ میرے کانوں اور میری آنکھوں سے مجھے نفع عطا فرما اور انہیں میرا وارث بنا۔ یعنی انہیں ہمیشہ صحیح وسلامت رکھ اور ہر قسم کی علالت سے محفوظ فرما۔ (۳)

اسی لئے میت کے ترکہ کو وراثت یا میراث کہتے ہیں کہ وہ فوت ہونے کے بعد باقی رہتا ہے۔ (۴)

وراثت کا اصطلاحی معنی یہ ہے کہ شئی کا خرید وفروخت، ھبہ اور عاریت کے بغیر دوسرے کی طرف منتقل ہونا۔ خواہ وہ دونوں آپس میں قرابت دار ہوں یا نہ ہوں، اسی طرح وہ شئی مال ہو یا کمال۔

قرآن مجید فرقانِ حمید میں اس معنی (کمال کا وارث ہونا) کا کثرت سے استعمال ہوا۔

مثلاً ارشادِ ربانی ہے۔

فَهَبْ لِی مِنْ لَّدُنْکَ وَلِيًّا o يَّرِثُنِیْ وَ يَرِثُ مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ. (سورۃ مریم آیت ۶،۵ پ ۱۶)

تو مجھے اپنے پاس سے کوئی ایسا دے ڈال جو میرا کام اٹھائے، وہ میرا جانشین ہو اور اولاد یعقوب کا وارث ہو۔

اور ارشاد فرمایا۔

فَخَلَفَ مِنْ م بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَّرِثُوا الْكِتَابَ. (سورۃ الاعراف ۱۶۹ پ ۹)

پھر ان کی جگہ کے بعد وہ ناخلف آئے کہ کتاب کے وارث ہوئے۔

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا۔

وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْرِثُوا الْكِتَابَ مِنْ م بَعْدِهِمْ لَفِیْ شَکٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ. (سورۃ الشوری آیت ۱۴ پ ۲۵)

اور بے شک وہ جو ان کے بعد کتاب کے وراث ہوئے وہ اس سے ایک دھوکہ ڈالنے والے شک میں ہیں۔

---

(۳) ☆ تاج العروس، علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر ج ۱ ص ۶۵۲

☆ لسان العرب، مولفہ امام ابوالفضل محمد بن مکرم ابن منظور الانصاری المصری مطبوعہ: بیروت، لبنان ج ۲ ص ۲۲۸

(۴) ☆ تاج العروس، علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر ج ۱ ص ۶۵۲

☆ لسان العرب، مولفہ امام ابوالفضل محمد بن مکرم ابن منظور الانصاری المصری مطبوعہ: بیروت، لبنان ج ۲ ص ۲۲۸

اسی طرح فرمانِ ذی شان ہے۔

ثُمَّ اَوۡرَثۡنَا الۡکِتٰبَ الَّذِیۡنَ اصۡطَفَیۡنَا مِنۡ عِبَادِنَا. (سورۃ الفاطر آیت ۳۲ پ ۲۲)

پھر ہم نے کتاب کا وارث کیا اپنے چنے ہوئے بندوں کو۔(۵)

آیتِ مبارکہ زیبِ عنوان کا مفہوم یہ ہے کہ حضرت سیدنا داؤد علیہ السلام کے وصال کے بعد سلیمان علیہ السلام ان کے علم و فضل، نبوت و ملک اور فضائل و محاسن کے جانشین و قائم مقام بنے۔ یہاں یہی کمال والی وراثت مراد ہے، مالی وراثت مراد نہیں۔ اگر مالی وراثت مراد ہوتی تو حضرت داؤد علیہ السلام کے ۱۹ بیٹوں کو برابر برابر تقسیم ہوتی، صرف حضرت سلیمان علیہ السلام وارث نہ بنتے۔ علاوہ ازیں انبیاءِ کرام علیہم السلام کمالاتِ نفسانیہ کے وارث ہوتے ہیں، مال و متاعِ دنیا کی ان کے ہاں کوئی قدر و قیمت نہیں ہوتی۔(۶)

---

(۵) ☆ تاج العروس ،علامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)مطبوعہ مصر ج ۱ ص ۲۵۲

☆ المفردات فی غریب القرآن ،علامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ)،نورمحمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۵۱۸

☆ تفسیرروح المعانی للعلامۃ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۱۸ ص ۱۷۱

(۶) ☆ تفسیرروح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ،کوئٹہ ج۷ص ۳۲۷

☆ تفسیرمظہری للعلامۃ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ص ۱۰۳

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص ۱۴۴۸

☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج ۱۴ ص ۱۴۹

☆ تفسیر کبیر للامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر ج ۲۴ ص ۱۸۶

☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان،ج۳،ص ۴۰۸

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی،ج۵،ص ۴۲۵

☆ الدرالمنثورلحافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت ج ۲ ص ۳۰۹

☆ تفسیرروح المعانی للعلامۃ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۱۸ ص ۱۷۱

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر،ج۳،ص ۳۵۸

☆ تفسیرزادالمسیرفی علم التفسیرازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی،مطبوعہ پشاور ج۳ص ۳۵۵

☆ تفسیرالطبری للعلامۃ ابوجعفربن محمدجریرالطبری،مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت،لبنان ج ۱۹ ص ۱۶۱

☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی (م ۱۰۴۱ھ) مکتبہ حقانیہ، پشاور ج۵ص ۱۶۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور،ج۳،ص ۴۰۳

☆ تفسیرصاوی للعلامۃ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ،مکہ مکرمہ ج۳ص ۱۸۸

نبی اکرم علیہ افضل الصلاۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا۔

نَحنُ مَعَاشِرُ الْاَنبِیَاءِ لَانُورِثُ مَاتَرَکْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ.

ہم گروہِ انبیاء ہیں، کسی کو مال کا وارث نہیں بناتے، ہم نے جو چھوڑا وہ صدقہ ہے۔ (۷)

مَنطِق: نُطقٌ اور مَنطِقٌ کا لغوی معنی ہے وہ بولی جس سے اظہارِ مافی الضمیر کیا جائے اور وہ متمیز آوازیں جن سے معنی سمجھا جاسکے۔ اس معنی کے اعتبار سے انسان اور غیر انسان ہر ایک کی آواز اور کلام کو نُطقٌ اور مَنطِقٌ کہا جاتا ہے۔

قرآن مجید میں لفظِ نُطقٌ بایں معنی استعمال ہوا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

وَقَالُوا لِجُلُودِهِم لِمَ شَهِدتُّم عَلَينَا . قَالُوا اَنطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِی اَنطَقَ كُلَّ شَیءٍ .

(سورۃ حم السجدۃ آیت ۲۱ پ ۲۴)

اور وہ اپنی کھالوں سے کہیں گے کہ تم نے ہم پر کیوں گواہی دی؟ وہ کہیں گے ہمیں اللہ نے بلایا جس نے ہر چیز کو گویائی بخشی۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

هٰذَا كِتَابُنَا يَنطِقُ عَلَيكُم بِالحَقِّ. (سورۃ الجاثیۃ آیت ۲۹ پ ۲۵)

ہمارا یہ نوشتہ ہے تم پر حق بولتا ہے۔ (۸)

انسانوں کے لئے چونکہ معانی کا سمجھنا صرف انہی آوازوں پر موقوف ہے، جن کا تلفظ انسان کرتا ہے۔ اس لئے نطق کو انسانوں کی زبان اور بولی کے لئے ہی مخصوص سمجھ لیا گیا ہے۔ مگر حضرت سلیمان علیہ السلام تو

(۷) ☆ تفسیر روح المعانی للعلامۃ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۱۸ ص ۱۷۰
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۳۵۸
☆ بدایہ ج ۴ ص ۲۰۳، ج ۵ ص ۲۹۰

(۸) ☆ تفسیر کبیر للامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر ج ۲۴ ص ۱۸۶
☆ تفسیر روح المعانی للعلامۃ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۱۸ ص ۱۷۱
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳ ص ۳۵۸
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور ج ۳ ص ۵۹۵
☆ تاج العروس، علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر ج ۷ ص ۷۷
☆ لسان العرب، مولفہ امام ابو الفضل محمد بن مکرم ابن منظور الانصاری المصری مطبوعہ: بیروت، لبنان ج ۱۰ ص ۳۲۶

پرندوں کی آواز سے بھی ان کی مراد و مفہوم اور مقصود و مدعا سمجھ لیتے تھے، اس لئے آپ نے پرندوں کی آواز کو بھی منطق کہا ہے۔ اصول یہ ہے کہ جو کسی شئ کی بولی سمجھ لے وہ شئ اس کے لئے ناطق ہے اگرچہ فی نفسہ وہ صامت ہو۔ (۹)

مناطقہ کے نزدیک نُطُقٌ دو معنوں میں مشترک ہے۔

(i) وہ قوتِ انسانیہ ہے جو معقولات کا ادراک کرتی ہے۔ اسی سے کلام کی ترتیب اور صدور ہوتا ہے۔

(ii) وہ کلام جو آواز و تلفظ سے ظاہر ہوتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اہلِ منطق انسان کی تعریف حیوانِ ناطق سے کرتے ہیں۔ یعنی ایسا جاندار جو غور و فکر بھی کرتا ہو اور بولتا بھی ہو۔ (۱۰)

اَلطَّیرَ: ہر وہ جاندار جو اپنے پروں کے ساتھ ہوا میں اڑتا ہو، اسے طَائِرٌ کہتے ہیں۔ اس کی جمع اَلطَّیرُ ہے۔ (۱۱)

قرآن مجید میں ہے۔

وَلَاطٰئِرٍ یَّطِیرُ بِجَنَاحَیهِ. (سورۃ الانعام آیت ۳۸ پ ۷)

اور نہ کوئی پرندہ کہ اپنے پروں پر اڑتا ہے۔

آیتِ مبارکہ کا معنی یہ ہے کہ پرندوں کی ہر قسم کی بولی علیحدہ ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان سب کی بولیوں کا علم عطا فرما دیا ہے۔ جب وہ بولتے ہیں تو ہم ان کی مراد سمجھ لیتے ہیں۔

---

(۹) ☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ ھ) مطبوعہ ملتان، ج ۳، ص ۴۰۹

☆ تفسیر کبیر للامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر ج ۲۴ ص ۱۸۶

☆ تفسیر مظہری للعلامۃ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج ۷ ص ۱۰۳

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ ھ) مطبوعہ کراچی، ج ۵، ص ۴۲۵

☆ تفسیر روح المعانی للعلامۃ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۱۸ ص ۱۷۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۴۰۳

(۱۰) ☆ المفردات فی غریب القرآن، علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ)، نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۴۹۷

(۱۱) ☆ المفردات فی غریب القرآن، علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ)، نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۳۰۹

حضرت سیدنا سلیمان علیہ السلام جس طرح پرندوں کی بولی جانتے تھے، اسی طرح بہائم اور حشرات الارض کی بولیوں سے بھی واقف تھے جیسا کہ چیونٹی کی آواز کو آپ نے میلوں دور سے سن کر سمجھ لیا۔ مگر یہاں خصوصیت کے ساتھ پرندوں کی بولی کا ذکر اس لئے فرمایا کہ یہ باقی تمام حیوانات سے افضل ہیں۔ نیز یہ آپ کے لشکر کا حصہ تھے، نیز آئندہ آیات میں ہدہد پرندے کا تفصیلی بیان آرہا ہے۔ (۱۲)

وَ اُوْتِیْنَا مِنْ كُلِّ شَیْءٍ: ہمیں ہر شئی میں سے عطا ہوا۔ یعنی ہر وہ شئی جس کی ہمیں ضرورت تھی، اللہ تعالیٰ نے وہ عطا فرمادی۔ اس سے کثرتِ انعامات کا اظہار مقصود ہے۔ (۱۳)

حضرت سلیمان علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے ملک، نبوت، کتاب، ہواؤں کی تسخیر، جنات وشیاطین کی تسخیر، پرندوں، جانوروں، حشرات الارض بلکہ نباتات تک ہر شئی کی بولی کا علم عطا فرمایا حتی کہ تانبا، پیتل، کالے تیل کا چشمہ اور دیگر بہت سے معدنیات سے بھی نوازا۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام دنیا و آخرت کی جس چیز کا ارادہ کرتے وہ انہیں مل جاتی تھی۔ (۱۴)

---

(۱۲) ☆ تفسیر روح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۷ص ۳۲۸
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۴۴۹
☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۴ ص ۱۵۱

(۱۳) ☆ تفسیر روح المعنی بعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج۱۸ ص ۱۷۲
☆ تفسیر کبیر للامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاهره ازهر ج۲۴ ص ۱۸۶
☆ تفسیر مظهری للعلامۃ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ ص ۱۰۵
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳ ص ۳۵۹
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاهور ج۳ ص ۵۹۵
☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ج۲ ص ۱۱۶

(۱۴) ☆ تفسیر روح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۷ ص ۳۳۱
☆ تفسیر روح المعانی للعلامۃ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج۱۸ ص ۱۷۲
☆ تفسیر مظهری للعلامۃ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ ص ۱۰۵
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۴۱۰
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاهور، ج۳، ص ۴۰۴

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ انبیائے کرام علیہم السلام کسی کو مال کا وارث نہیں بناتے۔کوئی شخص خواہ کتنا ہی عزیز اور قرابت دار ہو کسی نبی کے مال کا وارث نہیں بن سکتا۔انبیائے کرام کے وصالِ باکمال کے بعد ان کا سارا مال وقف ہو جاتا ہے۔(۱۵)

نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کا ارشادِ گرامی ہے۔

لَانُوْرِثُ مَاتَرَکْنَا فَھُوَ صَدَقَۃٌ.(۱۶)

ہم وارث نہیں بناتے،ہم نے جو چھوڑا وہ صدقہ ہے۔

البتہ انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کی وراثت کتاب وسنت،علم وتقویٰ اور دیگر محامد ومحاسن ہیں۔جو بھی ان فضائل وکمالات سے متصف ہو،وہی انبیائے کرام کا وارث ہے۔

حضور ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا۔

تم میرے وارث ہو،انہوں نے عرض کی یارسول اللہ! میں آپ کی کونسی وراثت کا وارث ہوں؟

آپ نے ارشاد فرمایا مجھ سے پہلے انبیائے کرام نے کتاب وسنت کی وراثت چھوڑی اور تم میرے وارث ہو۔(۱۷)

حضرت سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ اِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَاءِ وَ اِنَّ الْاَنْبِیَاءَ لَمْ یُوَرِّثُوْا دِیْنَارًا وَّ لَادِرْھَمًا وَّ لٰکِنْ وَرَّثُوْا الْعِلْمَ فَمَنْ اَخَذَہٗ اَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ.

---

(۱۵) ☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعه مصر، ج۳،ص ۳۵۸

☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر از امام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی،مطبوعه پشاور ج۳ص ۳۵۵

☆ تفسیر روح المعانی للعلامة ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ج۱۸ ص ۱۷۰

☆ تفسیر روح البیان للعلامة امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه ،کوئٹه ج۷ص ۳۲۸

☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی مطبوعه بیروت،لبنان،ج۳،ص ۱۴۴۸

☆ الجامع القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعه بیروت،لبنان، ج۱۴ ص ۱۴۹

(۱۶) ☆ بخاری ،امام ابوعبدالله محمدبن اسمعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) رقم الحدیث ۳۴...... ۴۰۳۳

(۱۷) ☆ تفسیر روح البیان للعلامة امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه ،کوئٹه ج۷ص ۳۲۸

میں نے حضور ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ علماء انبیاء کے وارث ہیں۔ بے شک انبیائے کرام درہم و دینار کے وارث نہیں بناتے بلکہ وہ علم کے وارث بناتے ہیں، اور جسے یہ وراثت ملی اسے وافر حصہ نصیب ہوا۔ (۱۸)

﴿۲﴾ سلسلۂ بیعت وتدریس میں خلافت وجانشینی نسب پر موقوف نہیں، یہ روحانی اور علمی وراثت ہے۔ جو صرف اسی مریدِ صادق وتلمیذِ کامل کو نصیب ہوتی ہے، جو اپنے شیخ ومربی کے علوم ومعارف اور حقائق واسرار کا امین ہو، مسندِ رشد وہدایت کی استعداد رکھتا ہو اور طریقۂ شیخ سے مخلص ہو۔ (۱۹)

﴿۳﴾ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمت کا بوقتِ ضرورت اظہار کرنا جائز ہے۔ جیسے حضرت سیدنا سلیمان علیہ السلام نے اپنے کمالات ومعجزات کا اظہار فرمایا تاکہ مومنین کے ایمان میں مزید پختگی پیدا ہو، کافروں کو دعوتِ ایمان ملے اور منکرین پر حجتِ الٰہیہ قائم ہو۔ (۲۰)

قرآنِ مجید فرقانِ حمید میں اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے محبوبِ مکرم ﷺ سے ارشاد فرماتا ہے۔

وَ اَمَّا بِنِعۡمَةِ رَبِّکَ فَحَدِّثۡ. (سورة والضحیٰ آیت ۱۱ پ ۳۰)

اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کر۔

---

(۱۸) ☆ تفسیر روح المعانی للعلامة ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ج۱۸ ص ۱۷۱

(۱۹) ☆ تفسیر روح البیان للعلامة امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه ج۷ ص ۳۲۸

(۲۰) ☆ تفسیر مظهری للعلامة قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مکتبه رشیدیه کوئٹه ج۷ ص ۱۰۵

☆ الجامع القرآن از علامه ابوعبدالله محمدبن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعه بیروت، لبنان، ج۱۴ ص ۱۰۵

☆ تفسیر روح البیان للعلامة امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه ج۷ ص ۳۲۸

☆ حاشیة الجمل علی الجلالین للعلامة سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعه کراچی، ج۵، ص ۴۲۵

☆ تفسیر روح المعانی للعلامة ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ج۱۸ ص ۱۷۱

☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیر شافعی مطبوعه مصر، ج۳، ص ۳۵۸

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمودبن عمربن محمد الزمخشری مطبوعه کراچی، ج۳ ص ۳۵۸

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک از علامه ابو البرکات عبداللّٰہ بن احمدبن محمود مطبوعه لاہور ج۳ ص ۵۹۵

☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف به بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللّٰہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ج۲ ص ۱۱۶

☆ تفسیر صاوی للعلامة احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعه مکتبه فیصلیه، مکه مکرمه ج۳ ص ۱۸۸

خود نبی اکرم ﷺ نے اپنے کمالات وفضائل اور معجزات کا اظہار فرمایا ہے۔ ارشاد فرمایا۔

اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ وَ لَافَخْرَ.

میں ساری اولادِ آدم کا سردار ہوں اور کوئی فخر نہیں۔ (۲۱)

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

جَلَسَ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ یَنْتَظِرُوْنَہٗ قَالَ فَخَرَجَ حَتّٰی اِذَا دَنَا مِنْھُمْ سَمِعَھُمْ یَتَذَاکَرُوْنَ فَسَمِعَ حَدِیْثَھُمْ فَقَالَ بَعْضُھُمْ عَجَبًا اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ اتَّخَذَ مِنْ خَلْقِہٖ خَلِیْلًا اتَّخَذَ اِبْرَاھِیْمَ خَلِیْلًا وَّقَالَ اٰخَرُ مَاذَا بِاَعْجَبَ مِنْ کَلَامِ مُوْسٰی کَلَّمَہٗ تَکْلِیْمًا وَّقَالَ اٰخَرُ فَعِیْسٰی کَلِمَۃُ اللّٰہِ وَ رُوْحُہٗ وَقَالَ اٰخَرُ اٰدَمُ اصْطَفَاہُ اللّٰہُ فَخَرَجَ عَلَیْھِمْ فَسَلَّمَھُمْ وَقَالَ قَدْ سَمِعْتُ کَلَامَکُمْ وَ عَجَبَکُمْ اِنَّ اِبْرَاھِیْمَ خَلِیْلُ اللّٰہِ وَ ھُوَ کَذَالِکَ وَمُوْسٰی نَجِیُّ اللّٰہِ وَھُوَ کَذَالِکَ وَ عِیْسٰی رُوْحُہٗ وَکَلِمَتُہٗ وَ ھُوَ کَذَالِکَ وَ اٰدَمُ اصْطَفَاہُ اللّٰہُ وَھُوَ کَذَالِکَ اَلَاوَ اَنَا حَبِیْبُ اللّٰہِ وَلَافَخْرَ وَاَنَا حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَلَافَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَّ اَوَّلُ مُشَفَّعٍ یَّوْمَ الْقِیَامَۃِ وَلَافَخْرَ وَ اَنَا اَوَّلُ مَنْ یُحَرِّکُ حِلَقَ الْجَنَّۃِ فَیَفْتَحُ اللّٰہُ لِیْ فَیُدْخِلُنِیْھَا وَمَعِیَ فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَلَافَخْرَ وَاَنَا اَکْرَمُ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ وَلَافَخْرَ. (۲۲)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بیٹھے حضور ﷺ کا انتظار کر رہے تھے۔ آپ آئے اور ان کے قریب پہنچ کر ان کی باتیں سننے لگے۔ ان میں سے کسی نے کہا، تعجب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے خلیل بنایا تو حضرت ابراہیم کو خلیل بنایا۔ دوسرے نے کہا اس سے بھی زیادہ تعجب حضرت موسیٰ کے کلام پر ہے، انہیں تو اللہ تعالیٰ نے اپنا کلیم بنالیا۔ ایک اور صحابی کہنے لگے حضرت عیسیٰ تو کلمۃ اللہ اور روح اللہ ہیں۔ ایک اور صحابی نے کہا حضرت آدم کو تو اللہ نے اپنا صفی بنالیا۔ حضور ﷺ ان کے پاس تشریف لائے، انہیں سلام کیا

(۲۱) ☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳ ص ۳۵۹

☆ تفسیر روح المعانی للعلامۃ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج۱۸ ص ۱۷۳

☆ تفسیر مظہری للعلامۃ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ ص ۱۰۵

(۲۲) ☆ جامع ترمذی، امام ابو عیسی محمد بن عیسی ترمذی (م ۲۷۹ھ) کتاب المناقب رقم الحدیث ۳۶۱۶

اورارشادفرمایامیں نےتمہاری باتیں بھی سنیں اورتمہارےتعجب کوبھی ملاحظہ فرمایا، کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ ہیں، وہ اسی طرح ہیں۔ حضرت موسیٰ نجی اللہ ہیں، وہ اسی شان کے مالک ہیں۔ حضرت عیسیٰ روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں، وہ اسی طرح ہیں۔ اور حضرت آدم صفی اللہ ہیں، ان کی عظمت ایسی ہی ہے۔ خبردار! اور میں حبیب اللہ ہوں اور اس پر فخر نہیں۔ قیامت کے دن لواءِ حمد میرے ہاتھ میں ہوگا اور فخر نہیں۔ سب سے پہلے شفاعت کرنے والا میں ہوں اور روزِ قیامت سب سے پہلے میری ہی شفاعت قبول کی جائے گی اور اس پر فخر نہیں۔ جنت کا دروازہ سب سے پہلے میں کھٹکھٹاؤں گا اور میرے لئے اللہ تعالیٰ اسے کھول دے گا اور مجھے اس میں داخل فرمائے گا اور میرے ساتھ فقراء مومنین ہوں گے اور فخر نہیں۔ اور میں اولین وآخرین میں سب سے زیادہ مکرم ہوں اور اس پر بھی فخر نہیں۔

﴿۴﴾ بوقتِ ضرورت اپنے لئے جمع کا صیغہ بولنا جائز ہے جبکہ بطورِ تکبر وتفخر نہ ہو۔ یہ صرف صورۃً جمع کا وزن ہوتا ہے درحقیقت جمع کا صیغہ نہیں ہوتا اور نہ ہی ہر وقت اس اندازِ تکلم کو تکبر لازم ہے۔ ایسا اسلوبِ کلام صرف اپنے معظم ومطاع ہونے کے اظہار کے لئے ہوتا ہے۔ جیسے حکام وسلاطین کا اندازِ گفتگو ہوتا ہے ''ہم یہ کہتے ہیں، مابدولت فرماتے ہیں'' حضرت سیدنا سلیمان علیہ السلام نے فرمایا۔

عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ.

ہمیں پرندوں کی بولیاں سکھائی گئیں۔ اور فرمایا۔

وَ اُوْتِيْنَا. اور ہمیں عطا کیا گیا۔ (۲۳)

(۲۳) ☆ تفسیر روح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۷ ص ۳۲۸

☆ تفسیر روح المعانی للعلامۃ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج۱۸ ص ۱۷۲

☆ تفسیر کبیر للامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر ج۲۴ ص ۱۸۶

☆ تفسیر مظہری للعلامۃ قاضی ثناء اللہپانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ ص ۱۰۵

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳ ص ۳۵۹

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود مطبوعہ لاہور ج۳ ص ۵۹۶

﴿۵﴾ حضرت سلیمان علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے ملک، نبوت، کتاب، ہواؤں کی تسخیر اور دیگر انعامات کے ساتھ ساتھ پرندوں، جانوروں، حشرات بلکہ نباتات تک ہر شی کی بولی کا علم عطا فرما دیا تھا۔ آپ کے سامنے جو بھی پرندہ بولتا آپ اس کی آواز سے اس کی مراد سمجھ لیتے تھے۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت سیدنا سلیمان علیہ السلام کے سامنے جنگلی کبوتر نے آواز نکالی تو

حضرت سلیمان...... آپ نے پوچھا تمہیں معلوم ہے یہ کیا کہہ رہا ہے؟

حاضرین...... ہمیں معلوم نہیں۔

حضرت سلیمان...... یہ کہہ رہا ہے

لَدُوْا لِلْمَوْتِ وَ ابْنُوْا لِلْخَرَابِ.

مرنے کے لئے تیار رہو اور ویران ہونے کے لئے عمارتیں بناؤ۔

فاختہ بولی تو آپ نے حاضرین سے پوچھا۔

حضرت سلیمان...... تمہیں خبر ہے کہ یہ کیا کہہ رہی ہے۔

حاضرین......نہیں

حضرت سلیمان...... یہ کہہ رہی ہے؟

لَيْتَ هٰذَا الْخَلْقَ لَمْ يَخْلُقْ .

کاش یہ مخلوق پیدا ہی نہ کی جاتی۔

مور نے آواز نکالی تو

حضرت سلیمان......آپ نے پوچھا تمہیں پتہ ہے یہ کیا کہہ رہا ہے؟

حاضرین...... معلوم نہیں۔

حضرت سلیمان...... یہ کہتا ہے کہ

كَمَا تَدِينُ تُدَانُ.

جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔

ہدہد بولا تو

حضرت سلیمان...... آپ نے فرمایا تمہیں معلوم ہے یہ کیا کہتا ہے؟

حاضرین...... نہیں۔

حضرت سلیمان...... یہ کہہ رہا ہے۔

مَنْ لَّا يَرْحَمْ لَا يُرْحَمْ.

جو رحم نہیں کرتا اس پر بھی رحم نہیں کیا جاتا۔

صرد بولا تو

حضرت سلیمان...... تمہیں معلوم ہے یہ کیا کہہ رہا ہے؟

حاضرین...... نہیں۔

حضرت سلیمان...... یہ کہتا ہے

اِسْتَغْفِرُوا اللهَ يَامُذْنِبُوْنَ.

اے گناہگارو! اللہ سے معافی مانگ لو۔

طیطوی (تیہو) بولا تو

حضرت سلیمان...... آپ نے فرمایا جانتے ہو یہ کیا کہہ رہا ہے؟

حاضرین...... نہیں۔

حضرت سلیمان...... یہ کہتا ہے

كُلُّ حَيٍّ مَيِّتٌ وَّ كُلُّ جَدِيْدٍ بَالٍ.

ہر زندہ مرے گا اور ہر نیا پرانا ہوگا۔

خطافبو لاتو (یہ ایک پرندہ ہے جس کے بازو لمبے اور ٹانگیں چھوٹی ہوتی ہیں)

حضرت سلیمان...... معلوم ہے یہ کیا کہتا ہے؟

حاضرین...... ہمیں علم نہیں۔

حضرت سلیمان...... یہ کہہ رہا ہے؟

قَدِّمُوْا خَیْرًا تَجِدُوْهُ.

نیکیاں آگے بھیجو، وہاں تمہیں مل جائیں گی۔

کبوتری نے آواز نکالی تو

حضرت سلیمان...... خبر ہے یہ کیا کہہ رہی ہے؟

حاضرین...... علم نہیں۔

حضرت سلیمان...... یہ کہتی ہے

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی مِلْأَسَمَاوَاتِهٖ وَاَرْضِهٖ.

میرے رب برتر کی اتنی پاکی بیان کرو کہ آسمانوں اور زمین کو بھر دے۔

قمری کی آواز آئی تو

حضرت سلیمان...... تمہیں پتہ ہے یہ کیا کہتی ہے؟

حاضرین...... نہیں۔

حضرت سلیمان...... یہ کہتی ہے

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی.

میرے رب برتر کی پاکی بیان کرو۔

اور فرمایا

کوّا عشر وصول کرنے والے کو بد دعا دیتا ہے۔ چیل کہتی ہے۔

كُلُّ شَیْءٍ هَالِکٌ اِلَّا اللّٰہُ.

اللہ کے سواء ہر شئی کو فنا ہے۔

قسطاۃ کہتی ہے۔

مَنْ سَکَتَ سَلِمَ.

جو خاموش رہا وہ سلامت رہا۔

طوطا کہتا ہے۔

وَیْلٌ لِمَنِ الدُّنْیَا هَمُّهٗ.

تباہی ہے اس کے لئے جس کا مقصد صرف دنیا ہی ہے۔

مینڈک کہتا ہے۔

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْقُدُّوْسُ.

میرے رب قدوس کے لئے پاکی ہے۔

مینڈکی کہتی ہے۔

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْمَذْکُوْرُ بِکُلِّ لِسَانٍ.

پاک ہے وہ ذات جس کا ذکر ہر زبان پر ہے۔(۲۴)

---

(۲۴) ☆ تفسیر مظہری للعلامۃ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ص ۱۰۳

☆ تفسیر روح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ،کوئٹہ ج۷ص ۳۲۹

☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۱۴ ص ۱۵۰

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج۳،ص ۴۰۹

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللّٰہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاہورج۳ص ۵۹۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور،ج۳،ص ۴۰۳

☆ تفسیر صاوی للعلامۃ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ،مکہ مکرمہ ج۳ص ۱۸۸

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی،ج۵،ص ۴۲۶

☆ تفسیرروح المعانی للعلامۃ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج۱۸ ص ۱۷۱

☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی (م ۱۰۴۱ھ) مکتبہ حقانیہ، پشاور ج۵ص۱۶۶

ضروری نہیں کہ یہ جانور اور پرندے جب بھی بولتے ہیں تو یہی کہتے ہیں۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے اسی سورۂ مبارکہ میں ہدہد کا کلام مذکورہ بالا کلام سے علیحدہ ذکر فرمایا ہے۔ علاوہ ازیں حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہودیوں کی ایک جماعت نے کہا کہ ہم سات چیزوں کے متعلق آپ سے دریافت کرتے ہیں۔ اگر آپ نے بتا دیا تو ہم مسلمان ہو جائیں گے اور آپ کی تصدیق کریں گے۔ آپ نے فرمایا سمجھنے کے لئے پوچھ سکتے ہو ضد کے لئے نہیں۔

انہوں نے کہا بتایئے۔

چنڈول اپنے گانے میں کیا کہتا ہے؟

مینڈک اپنی ٹرٹر میں کیا کہتا ہے؟

مرغ اپنی بانگ میں کیا کہتا ہے؟

گدھا اپنے رینگنے میں کیا کہتا ہے؟

گھوڑا اپنی ہنہناہٹ میں کیا کہتا ہے؟

زرزور کیا کہتا ہے؟ (چڑیا سے بڑا ایک پرندہ ہوتا ہے۔ جس کی ایک قسم کا رنگ خالص سیاہ اور دوسری قسم کا رنگ بھی سیاہ ہی ہوتا ہے مگر اس پر سفید نقطے بکثرت ہوتے ہیں)۔

اور تیتر کیا کہتا ہے؟

آپ نے جواباً ارشاد فرمایا۔

چنڈول کہتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ الْعِنْ مُبْغِضِیْ مُحَمَّدٍ وَّ مُبْغِضِیْ اٰلِ مُحَمَّدٍ.

اے اللہ! محمد ﷺ اور آلِ محمد سے بغض رکھنے والوں پر لعنت فرما۔

مینڈک کہتا ہے

سُبْحَانَ الْمَعْبُوْدُ فِیْ لُجَجِ الْبِحَارِ.

پاک ہے وہ معبود جس کی عبادت سمندر کی گہرائیوں میں بھی کی جاتی ہے۔

مرغ کہتا ہے

اُذْکُرُوْا اللهَ یَاغَافِلُوْنَ.

اے غافلو! اللہ کا ذکر کرو۔

گدھا کہتا ہے

اَللّٰھُمَّ الْعِنِ الْعِشَارَ.

اے اللہ عشر وصول کرنے والوں پر لعنت فرما۔

گھوڑا جب معرکہ میں صفوں کے اندر مقابلہ پر ہوتا ہے تو کہتا ہے۔

سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَّبُّ الْمَلَائِکَةِ وَ الرُّوْحِ.

پاک اور مقدس ہے ملائکہ اور جبرئیل کا رب۔

زرزور کہتا ہے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ قُوْتَ یَوْمٍ بِیَوْمٍ.

اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ ہر روز کی روزی اسی دن عطا فرما۔

تیتر کہتا ہے

اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی.

رحمٰن نے اپنی شان کے لائق عرش کی طرف قصد فرمایا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ جواب سن کر وہ مسلمان ہو گئے اور بڑے اچھے مسلمان ثابت ہوئے۔ (۲۵)

---

(۲۵) ☆ تفسیر مظہری للعلامة قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ ص ۱۰۴

☆ الجامع القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۴ ص ۱۵۰

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۴۰۹

☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی (م ۱۰۴۱ھ) مکتبہ حقانیہ، پشاور ج۵ ص ۱۶۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۴۰۴

ان کے علاوہ پرندوں کی بولیاں بھی روایات میں منقول ہیں۔ مثلاً عقاب کہتا ہے

فِی الْبُعْدِ عَنِ النَّاسِ اُنسٌ.

لوگوں سے دور رہنے میں بھلائی ہے۔

گدھ کہتا ہے

یَاابْنَ اٰدَمُ عِشْ مَاشِئْتَ اٰخِرُکَ الْمَوْتُ.

اے آدم زادے جتنا چاہے زندگی بسر کرلو بالآخر مرنا ہے۔

چمگادڑ اپنی آواز میں کہتا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اور سورۃ کے آخر میں. وَلَاالضَّالِیْنَ. کو قراء کی طرح مد کے ساتھ پڑھتا ہے۔(۲۶)

﴿۶﴾ پانچ جانوروں کو مارنے سے حضورﷺ نے منع فرمایا ہے۔

چیونٹی، شہد کی مکھی، مینڈک، ہدہد اور صرد۔(۲۷)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔

اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَھٰی عَنْ قَتْلِ اَرْبَعٍ مِّنَ الدَّوَابِّ اَلنَّمْلَةِ وَالنَّحْلَةِ وَالْھُدْھُدِ وَالصُّرَدِ.(۲۸)

حضورﷺ نے چار جانوروں کو قتل کرنے سے روکا ہے۔ چیونٹی، شہد کی مکھی، ہدہد اور صرد۔ البتہ اگر تکلیف دہ ثابت ہوں تو قتل کرنا جائز ہے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عثمان فرماتے ہیں۔

اِنَّ طَبِیْبًا سَأَلَ النَّبِیَّ ﷺ عَنْ ضِفْدَعٍ بِجَعْلِھَا فِیْ دَوَاءٍ فَنَھَاہُ النَّبِیُّ ﷺ عَنْ قَتْلِھَا. (۲۹)

---

(۲۶) ☆ تفسیر روح البیان للعلامة امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۷ ص ۳۲۹

(۲۷) ☆ تفسیر روح البیان للعلامة امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۷ ص ۳۳۰

☆ الجامع القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۴ ص ۱۵۶

(۲۸) ☆ ابوداؤد، امام ابوداؤدسلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ) کتاب الادب رقم الحدیث ۵۲۶۷

☆ ابن ماجہ، امام ابوعبداللہ محمدبن یزیدابن ماجہ (م ۲۷۳ھ) کتاب الصد رقم الحدیث ۳۲۲۴

(۲۹) ☆ ابوداؤد، امام ابوداؤدسلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ) رقم الحدیث ۵۲۶۹

ایک طبیب نے حضورﷺ سے مینڈک کو دوائی میں استعمال کرنے کے بارے میں پوچھا، تو حضورﷺ نے اسے مارنے سے منع فرمادیا۔

حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو جب آگ میں ڈالا گیا تو مینڈک منہ میں پانی لاکر آگ بجھانے کی کوشش کررہا تھا۔(۳۰)

﴿۷﴾ تمام حیوانات کو اللہ تعالیٰ نے فہم و شعور عطا فرمایا ہے۔ بعید نہیں کہ وہ حدوثِ عالم کو جانتے ہوں، مخلوقات کی تخلیق کو سمجھتے ہوں اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر ایمان رکھتے ہوں، مگر ہم ان سے سمجھنے یا انہیں سمجھانے سے قاصر ہیں۔ ہمارے دیکھنے یا بلانے پر ان کا بھاگ جانا عدمِ جنسیت اور غیر مانوسیت کی وجہ سے ہے۔(۳۱)

﴿۸﴾ مقربینِ بارگاہِ الٰہی، اہلِ حضور و کشف، اور عارفین اولیاءِ کرام کو اللہ تبارک وتعالیٰ ہر قسم کے چرند و پرند، حیوانات و نباتات کی بولیوں اور ان کے مفاہیم و مطالب سے مطلع فرما دیتا ہے۔ جیسے طبل یا گھنٹی بجنے سے عام لوگوں کو قافلہ کی روانگی کا علم ہو جاتا ہے اسی طرح جو شخص اپنے جمیع احوال میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ مخلص ہو جاتا ہے وہ کائنات کی ہر شی کی بولی سمجھتا ہے۔ حتیٰ کہ جڑی بوٹیاں بھی اس سے کلام کرتی ہیں اور اپنے فوائد و نقصانات اس کے سامنے کھول کر رکھ دیتی ہیں۔ بلکہ نہ صرف یہ کہ وہ ہر شی کی زبان سمجھتا ہے، ہر شی اس کی بات بھی سمجھتی ہے اور اس پر عمل بھی کرتی ہے۔(۳۲)

آیت زیبِ عنوان میں اس کا واضح بیان موجود ہے۔ علاوہ ازیں متعدد احادیثِ طیبہ میں ہے کہ جانوروں

---

(۳۰) ☆ تفسیر روح البیان للعلامة امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه ج۷ص ۳۳۰

(۳۱) ☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی مطبوعه بیروت،لبنان، ج۳،ص ۱۴۴۹

☆ الجامع القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعه بیروت،لبنان، ج۱۴ ص ۱۵۹

(۳۲) ☆ تفسیر روح البیان للعلامة امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه ج۷ص ۳۳۰

☆ تفسیر روح المعانی للعلامة ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ج۱۸ ص ۱۷۲

☆ الجامع القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعه بیروت،لبنان، ج۱۴ ص ۱۵۲

☆ حاشیة الجمل علی الجلالین للعلامة سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ)مطبوعه کراچی، ج۵، ص ۴۲۶

☆ تفسیر صاوی للعلامة احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه، مکه مکرمه ج۳ص ۱۸۸

نے حضور ﷺ سے کلام کیا۔

حضرت یعلی بن مرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک اونٹ حضور کی طرف گردن بڑھا کر بڑبڑا رہا تھا، آپ نے فرمایا اس کے مالک کو بلالاؤ۔ جب وہ آیا تو آپ نے فرمایا یہ اونٹ کہہ رہا ہے کہ میں ان کے پاس پیدا ہوا، اب تک انہوں نے مجھ سے خوب کام لیا، اب جب میں بوڑھا ہوگیا ہوں تو یہ مجھے ذبح کرنا چاہتے ہیں۔ پھر ارشاد فرمایا، دنیا کی ہر شی جانتی ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں، سوائے نافرمان انسانوں اور جنوں کے۔ (۳۳)

حضرت سیدنا عبداللہ بن قرظ فرماتے ہیں۔

قُرِّبَ لِرَسُوْلِ اللہِ بُدَنَاتٌ خَمْسٍ اَوْ سِتٍّ فَطَفِقْنَ یَزْدَلِفْنَ اِلَیْہِ بِاَیَّتِہِنَّ یَبْدَأُ. (۳۴)

حضور کے پاس پانچ یا چھ اونٹنیاں قربانی کے لئے لائی گئیں، ان میں سے ہر اونٹنی آپ کے قریب ہونے لگی کہ آپ اس سے ذبح کی ابتداء کریں۔

اس طرح کے بے شمار واقعات کتب حدیث وسیرت میں ملاحظہ کیا جاسکتے ہیں۔

❀❀❀❀❀❀

(۳۳) ☆ المعجم الکبیر الحافظ ابی القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی (م ۳۶۰ھ) ج ۲۲ ص ۲۲ ...... ۲۶۱

☆ دلائل النبوۃ ،امام ابونعیم احمدبن عبداللہ اصبہانی (م ۴۳۰ھ) ج ۲ ص ۸۱ ...... ۳۸۰

☆ الخصائص الکبری ،حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) ج ۲ ص ۹۵ ...... ۹۴

(۳۴) ☆ ابوداؤد،امام ابوداؤدسلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ) کتاب المناسک رقم الحدیث ۱۷۶۵

باب (۳۲۵)

﴿لشکرِ سلیمان، حیوانات کا باشعور ہونا اور حصولِ نعمت پر خوشی کا اظہار﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

وَ حُشِرَ لِسُلَیۡمٰنَ جُنُوۡدُہٗ مِنَ الۡجِنِّ وَ الۡاِنۡسِ وَ الطَّیۡرِ فَہُمۡ یُوۡزَعُوۡنَ ○ حَتّٰۤی اِذَاۤ اَتَوۡا عَلٰی وَادِ النَّمۡلِ ۙ قَالَتۡ نَمۡلَۃٌ یّٰۤاَیُّہَا النَّمۡلُ ادۡخُلُوۡا مَسٰکِنَکُمۡ ۚ لَا یَحۡطِمَنَّکُمۡ سُلَیۡمٰنُ وَ جُنُوۡدُہٗ ۙ وَ ہُمۡ لَا یَشۡعُرُوۡنَ ○ فَتَبَسَّمَ ضَاحِکًا مِّنۡ قَوۡلِہَا وَ قَالَ رَبِّ اَوۡزِعۡنِیۡۤ اَنۡ اَشۡکُرَ نِعۡمَتَکَ الَّتِیۡۤ اَنۡعَمۡتَ عَلَیَّ وَ عَلٰی وَالِدَیَّ وَ اَنۡ اَعۡمَلَ صَالِحًا تَرۡضٰہُ وَ اَدۡخِلۡنِیۡ بِرَحۡمَتِکَ فِیۡ عِبَادِکَ الصّٰلِحِیۡنَ ○

(سورۃ النمل آیت ۱۹،۱۸،۱۷ پ ۱۹)

اور جمع کئے گئے سلیمان کے لئے اس کے لشکر جنوں، آدمیوں اور پرندوں سے تو وہ روکے جاتے تھے۔ یہاں تک کہ جب چیونٹیوں کے نالے پر آئے، ایک چیونٹی بولی، اے چیونٹیو!!! اپنے گھروں میں چلی جاؤ تمہیں کچل نہ ڈالیں سلیمان اور ان کے لشکر بے خبری میں۔ تو اس کی بات سے مسکرا کر ہنسا اور عرض کی اے میرے رب مجھے توفیق دے کہ میں شکر کروں تیرے احسان کا جو تو نے مجھ پر

اور میرے ماں باپ پر کئے اور یہ کہ میں وہ بھلا کام کروں جو تجھے پسند آئے اور مجھے
اپنی رحمت سے اپنے ان بندوں میں شامل کر جو تیرے قربِ خاص کے سزاوار ہیں۔

حل لغات:

حُشِرَ: جمع کرنا، حاضر کرنا، اسی معنی کے اعتبار سے عرصات قیامت اور میدانِ قیامت کو محشر کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوا۔

وَ حَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا. (سورة الكهف آيت ۴۷، پ ۱۵)

اور ہم انہیں اٹھائیں گے تو ان میں سے کسی کو نہ چھوڑیں گے۔
یعنی قیامت کے دن قبر میں کوئی نہ رہے گا، ساری مخلوق کو میدانِ محشر میں جمع کر دیں گے۔(۱)

اَلْجُنُوْدُ: جُنْدٌ کی جمع ہے بمعنی لشکر۔ جُنْدٌ کا لغوی معنی ہے سخت اور پتھریلی زمین۔
اس مین چونکہ مٹی اور پتھر وغیرہ جمع ہوتے اسی مناسبت سے ہر مجتمع چیز کو جُنْدٌ کہا جاتا ہے۔ حدیث پاک میں ہے۔
اَلْاَرْوَاحُ جُنْدٌ مُّجَنَّدَةٌ.
روحیں جمع شدہ لشکر کی صورت میں تھیں۔

---

(۱) ☆ روائع البيان تفسير آيت القرآن من القرآن محمد على صابونى ،قديمى كتب خانه كراچى ، ج ۲، ص ۱ ۳۳
☆ الجامع لاحكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالكى قرطبى، مطبوعه دارالكتب العربيه بيروت،لبنان، ج ۱۲ ص ۱۵۲
☆ تفسير روح المعانى ازعلامه ابوالفضل سيد محمد آلوسى حنفى (م ۱۲۷۵ھ) ج ص ۱۷۳
☆ تفسير كبير ازامام فخرالدين محمدبن ضياء الدين عمررازى (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج ۲۳ ص ۱۸۷
☆ تفسير البغوى المسمّٰى معالم التنزيل للامام ابى محمدالحسين بن مسعودالفراء البغوى (م ۵۱۶ھ) مطبوعه ملتان، ج ۳ ص ۴۱۰
☆ حاشيه الجمل مولفه علامه شيخ سليمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعه قديمى كتب خانه كراچى، ج ۵، ص ۴۲۶
☆ تفسير حداد كشف التنزيل فى تحقيق المباحث و التاويل لابكر الحداد اليمنى الحنفى (م ۱۰۴۱ھ) ج ۵، ص ۱۶۸
☆ تفسير الطبرى از علامه ابو جعفر بن محمد جرير الطبرى ،مطبوعه دارالقرآن الكريم بيروت لبنان، ج ۱۸ ص ۱۶۲
☆ تفسير صاوى ازعلامه احمدبن محمدصاوى مالكى (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعه مكتبه فيصليه مكه مكرمه ج ۳ ص ۱۸۹
☆ لباب التاويل فى معانى التنزيل المعروف به تفسير خازن ازعلامه على بن محمد خازن شافعى ،مطبوعه لاهور ج ۳ ص ۴۰۴

آیتِ مبارکہ کا معنی یہ ہے کہ حضرت سیدنا سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام کے لئے مختلف جنسوں اور مختلف جگہوں سے لشکر جمع کیا گیا۔(۲)

فَهُمْ يُوزَعُونَ: اَلْوَزْعُ کا معنی ہے تفرق وانتشار سے روکنا، بدنظمی سے روکنا، ترتیب سے صفوں میں رکھنا، لشکر کی صف بندی ترتیب سے کرنا۔(۳)

آیتِ مقدسہ کا مفہوم یہ ہے کہ آپ کے لشکر کے اگلے حصے کو روک دیا جاتا تھا تاکہ پچھلے حصہ والے مل جائیں اور سارا لشکر مجتمع رہے۔(۴)

اس میں اشارہ یہ ہے کہ آپ کے لشکر کی تعداد اگرچہ بہت زیادہ تھی مگر نظم وضبط انتہائی مثالی تھا۔ عموماً بڑے لشکر بدنظمی کا شکار ہو جاتے ہیں مگر لشکرِ سلیمانی میں انتشار وافتراق کا نام ونشان بھی نہ تھا۔ فوج کا ہر حصہ ترتیب اور اصول وضوابط کی بڑی سختی سے پابندی کرتا۔ ہر دستہ ایسے نظم وضبط سے رہتا کہ گویا ایک تسبیح کا دانہ ہیں، ان میں سے ایک بھی اپنے مقام ومرتبہ سے آگے پیچھے نہ ہوتا۔(۵)

---

(۲) ☆ روائع البیان تفسیر آیت القرآن من القرآن محمد علی صابونی ،قدیمی کتب خانہ کراچی ،جلد ۲،ص ۳۳۲

(۳) ☆ مصباح اللغات ،ابو الفضل مولانا عبدالحفیظ بلیاوی ،مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ۹۴۳

(۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی، مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان، ج۱۲ ص ۱۵۲

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۳،ص ۱۴۵۰

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمد آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) ج ص ۱۷۴

☆ تفسیر الطبری از علامہ ابو جعفر بن محمد جریر الطبری ،مطبوعہ دارالقرآن الکریم بیروت لبنان،ج ۱۸ ص ۱۶۲

☆ روائع البیان تفسیر آیت القرآن من القرآن محمد علی صابونی ،قدیمی کتب خانہ کراچی ،جلد ۲،بیان ۳۳۲

☆ حاشیہ الجمل مولفہ علامہ شیخ سلیمان الجمل(م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج۵، ص ۴۲۷

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مطبوعہ کوئٹہ، ج۳ص ۱۰۵

☆ تفسیرحداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث و التاویل لابکر الحداد الیمنی الحنفی(م ۱۰۴۱ھ) ج ۵،ص ۱۶۸

☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج۳ص ۴۱۰

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر، ج۳،ص ۳۵۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی ،مطبوعہ لاہورج۳ ص ۴۰۴

(۵) ☆ روائع البیان تفسیر آیت القرآن من القرآن محمد علی صابونی ،قدیمی کتب خانہ کراچی ،جلد ۲،ص ۳۳۲

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمد آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) ج ص ۱۷۴

☆ حاشیہ الجمل مولفہ علامہ شیخ سلیمان الجمل(م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج۵، ص ۴۲۷

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاہور، ۳،ص ۵۹۶

☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳ص ۳۶۰

قَالَتْ نَمْلَةٌ :نَـمْـلَةٌ تَنَمُّلٌ سے ماخوذ ہے بمعنی حرکت کرنا۔چیونٹی چونکہ ہاتھ پاؤں چھوٹے ہونے کے باوجود حرکت کرتی رہتی ہے اور بہت کم سکون میں ہوتی ہے اس لئے اسے نَـمْلَةٌ کہتے ہیں،اس کی جمع اَلـنَّـمَلُ ہے ۔انگلیوں کی حرکت کی وجہ سے انگلی کے پورے کو بھی اَنْمِلَةٌ کہتے ہیں اس کی جمع اَنَامِلُ آتی ہے۔

نَـمْلَةٌ کا اطلاق مذکر اور مؤنث دونوں پر کیا جاتا ہے۔جس طرح حَـمَامَةٌ (کبوتر،کبوتری)اور شَـاةٌ (بکرا، بکری)مذکر ومؤنث دونوں کے لئے مستعمل ہیں۔ان کی تذکیر وتانیث میں فرق کرنے کے لئے کسی خارجی قرینہ کی ضرورت ہوتی ہے۔(٦)

لَا يَحْطِمَنَّكُمْ : تمہیں کچل نہ دیں۔ حَطْمٌ کا معنی ہے ہلاک کرنا،قتل کرنا،روندنا،توڑنا اور علیحدہ کرنا۔بناء کعبہ کے ایک حصہ کو حطیم اسی لئے کہتے ہیں کہ اسے تعمیر سے علیحدہ اور جدا کرلیا گیا ہے۔(٧)

آیتِ مبارکہ کا مفہوم یہ ہے کہ چیونٹیوں کی ملکہ (جس کا نام منذرہ، طاخیہ یا جرمی تھا) نے کہا اے چیونٹیو! حضرت سلیمان علیہ السلام کا لشکر آرہا ہے۔ان کے پہنچنے سے پہلے ہی تم اپنے اپنے بلوں میں داخل ہوجاؤ۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم باہر ہی ٹھہری رہو اور لشکر آپہنچے اور بے خبری میں تمہیں روند ڈالے۔یوں تم اپنی جان سے

(٦) ☆ مفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل المقلب با لراغب اصفهانی(٥٠٢ھ)،ص ٥٠٦

☆ حاشیه الجمل مولفه علامه شیخ سلیمان الجمل(م ١٢٠٤ھ) مطبوعه قدیمی کتب خانه کراچی،ج٥،ص ٤٢٩

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامه ابوالفضل سید محمد آلوسی حنفی (م ١٢٧٥ھ)ج ص١٧٦

☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار الله محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعه کراچی،ج٣ص ٣٦١

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی، مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت،لبنان،ج١٢ ص١٥٣

☆ روائع البیان تفسیر آیت القرآن من القرآن محمد علی صابونی ،قدیمی کتب خانه کراچی ،ج ٢ص٣٣٣

(٧) ☆ روائع البیان تفسیر آیت القرآن من القرآن محمد علی صابونی ،قدیمی کتب خانه کراچی ،ج ٢ص٣٣٣

☆ تفسیر الطبری از علامه ابو جعفر بن محمد جریر الطبری ،مطبوعه دارالقرآن الکریم بیروت لبنان،ج ١٨ ص١٦٣

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیرمدارک ازعلامه ابوالبرکات عبدالله بن احمدبن محمودمطبوعه لاهور،٣،ص٥٩٦

☆ حاشیه الجمل مولفه علامه شیخ سلیمان الجمل(م ١٢٠٤ھ) مطبوعه قدیمی کتب خانه کراچی،ج٥،ص ٤٢٩

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامه ابوالفضل سید محمد آلوسی حنفی (م ١٢٧٥ھ)،ج ص١٧٨

ہاتھ دھو بیٹھوگی۔(۸)

علاوہ ازیں یہ معنی بھی ہوسکتا ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ لشکر کی شان وشوکت کو دیکھ کر تم اسے دیکھتی ہی رہ جاؤ اور ذکرِ الٰہی کو بھول کر اسی نظارہ میں کھو جاؤ۔ یہ غفلت تمہارے لئے باعثِ ہلاکت بنے گی۔(۹)

وَ هُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ : اور انہیں خبر ہی نہ ہو۔ یعنی ان کا تمہیں روندنا لاشعوری میں ہی ہوسکتا ہے۔ اگر ان کی توجہ ہوئی تو وہ خود احتیاط کریں گے۔ کیونکہ حضرت سیدنا سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام اور ان کے لشکر کے عدل وفضل کا تقاضا یہی ہے کہ وہ دانستہ طور پر کسی کو ایذاء نہیں دیتے، خواہ وہ چیونٹی ہو، اس سے بڑی کوئی شئی ہو یا اس سے بھی چھوٹی کوئی شئی۔ ہر شئی ان کے کمال فضل اور محتاط روی کی وجہ سے محفوظ و مامون رہتی ہے۔ چیونٹی کا یہ اعلان جہاں اصحابِ حضرت سلیمان کی طرف سے برأت کا اظہار ہے وہیں ان کی شفقت ورحمت اور عدل و فضل کا آئینہ دار بھی ہے۔(۱۰)

فائدہ: حضرت سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام کے اصحاب سے دانستہ طور پر ظلم وایذاء کی نفی چیونٹی کے کلام سے بیان ہوئی مگر نبی اکرم، نورِ مجسم، رحمتِ عالم ﷺ کے صحابہ کرام سے اسی فعل کی نفی کا بیان خود رب العالمین نے فرمایا۔ ارشاد ہوا۔

فَتُصِيْبَكُمْ مِّنْهُمْ مَّعَرَّةٌ ۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ☆ (سورۃ الفتح آیت ۲۵ پ ۲۶)

تو تمہیں ان کی طرف سے انجانی میں کوئی مکروہ پہنچے۔

---

(۸) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مطبوعہ کوئٹہ، ج۳ص ۱۰۶
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمد آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)، ج ص ۱۷۸
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳ ص۱۸۷
☆ حاشیہ الجمل مولفہ علامہ شیخ سلیمان الجمل(م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج۵، ص ۴۲۹
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاہور، ۳، ص۵۹۷
☆ تفسیر انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی ج۲ص ۱۱۶

(۹) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳ ص ۱۸۸

(۱۰) ☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمد آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) ج ص ۱۷۸
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی، مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۱۲ ص ۱۵۴

اس سے خود ہی فرق معلوم کر لیجئے کہ لشکر محمدی کو لشکر سلیمانی پر کتنی فضیلت حاصل ہے اور پھر خود نبی پاک ﷺ کو جملہ انبیائے کرام علیہم السلام پر کتنی عظمتیں حاصل ہیں۔(۱۱)

فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا: اس چیونٹی کی بات سن کر حضرت سلیمان علیہ السلام مسکرا کر ہنس دیئے۔

تبسم کا معنی ہے مسکرانا جبکہ دانت ظاہر نہ ہوں، ضِحک کا معنی ہے اس طرح ہنسے کہ سامنے والے دانت بھی ظاہر ہوں، اسی لئے ان دانتوں کو ضَـوَاحِک کہتے ہیں اور قہقہہ یہ ہے کہ ہنسنے میں سامنے والے دانت بھی کھلیں اور ہنسی کی آواز بھی سنائی دے۔(۱۲)

ضحک متعدد وجوہات سے ہوتا ہے۔

(i) خوشی سے ہنسنا۔ مثلاً قرآن مجید میں ہے۔

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ٥ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ٥ (سورہ عبس آیت ۳۸،۳۹ پ ۳۰)

کتنے منہ اس دن روشن ہوں گے، ہنستے خوشیاں مناتے۔

(ii) تعجب کی وجہ سے ہنسنا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

وَامْرَاَتُهٗ قَآئِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ ۙ وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ ٥ قَالَتْ يٰوَيْلَتٰٓى ءَ اَلِدُ وَ اَنَا عَجُوْزٌ وَّ هٰذَا بَعْلِىْ شَيْخًا ؕ اِنَّ هٰذَا لَشَىْءٌ عَجِيْبٌ ٥ (سورہ ہود آیت ۷۱،۷۲ پ ۱۲)

اور اس کی بی بی کھڑی تھی وہ ہنسنے لگی تو ہم نے اسے اسحاق کی خوشخبری دی اور اسحاق کے پیچھے یعقوب کی۔ بولی ہائے خرابی کیا میرے بچہ ہوگا اور میں بوڑھی ہوں اور یہ ہیں میرے شوہر بوڑھے، بیشک یہ تو اچنبے کی بات ہے۔

حضرت سارہ نے بڑھاپے میں بچہ پیدا ہونے کی خبر پر بطورِ تعجب ضحک فرمایا۔

(iii) کسی کا مذاق اڑانے کے لئے ہنسنا۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوا۔

فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ سِخْرِيًّا حَتّٰٓى اَنْسَوْكُمْ ذِكْرِىْ وَ كُنْتُمْ مِّنْهُمْ تَضْحَكُوْنَ ٥ (سورۃ المومنون آیت ۱۱۰ پ ۱۸)

(۱۱) ☆ روائع البیان تفسیر آیت القرآن من القرآن محمد علی صابونی ،قدیمی کتب خانہ کراچی ،ج ۲ ص ۳۳۳

(۱۲) ☆ روائع البیان تفسیر آیت القرآن من القرآن محمد علی صابونی ،قدیمی کتب خانہ کراچی ،ج ۲ ص ۳۳۴

توتم نے انہیں ٹھٹھا بنالیا یہاں تک کہ انہیں بنانے کے شغل میں میری یاد بھول گئی اور تم ان سے ہنسا کرتے۔

اور ارشاد فرمایا۔

اِنَّ الَّذِیْنَ اَجْرَمُوْا کَانُوْا مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یَضْحَکُوْنَ ☆ (سورۃ المطففین آیت ۲۹ پ ۳۰)

بے شک مجرم لوگ ایمان والوں سے ہنسا کرتے ہیں۔

(iv) اظہارِ غضب کے لئے ہنسنا۔ مثلاً اہلِ عرب کہتے ہیں تَبَسَّمَ تَبَسُّمَ الْغَضْبَانِ. وہ اظہارِ غضب کے لئے ہنسا۔(۱۳)

آیتِ مبارکہ کا مفہوم یہ ہے کہ چیونٹی کی بات سے حضرت سلیمان علیہ السلام نے مسرور ہو کر تبسم فرمایا۔ تَبَسَّمَ ضَاحِکًا کا معنی یہ ہے کہ آپ کا تبسم نہ تو استہزاء کے لئے تھا اور نہ ہی اظہارِ غضب کے لئے بلکہ یہ تبسم خوشی سے تھا۔ اس کی کیفیت یہ تھی کہ آپ نے اتنا تبسم فرمایا کہ گویا وہ ضحک تھا۔ اس سے تبسم میں مبالغہ بیان کرنا مقصود ہے۔

یاد رہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا تبسم ظاہرا تو چیونٹی کی کیفیت عجیبہ پر تھا کہ وہ کیسے اپنی برادری کو ڈراتے ہوئے راہنمائی کر رہی ہے اور انہیں ان کی مصلحتوں سے آگاہ کر رہی ہے، مگر در حقیقت آپ اپنے اوپر انعاماتِ الٰہیہ کو دیکھ کر تبسم فرما رہے تھے۔ کہ اس کریم نے مجھے دور سے سننے کی قوت بخشی، چیونٹیوں اور دیگر جانوروں کی بات سمجھنے کی توفیق ارزانی فرمائی اور مجھے ایسا بہترین لشکر عطا فرمایا جس کے تقویٰ وشفقت کا اعتراف چیونٹیوں تک ہر ایک کو ہے۔ اسی لئے تو چیونٹی اپنی ہم جنسوں کو یہ کہہ رہی کہ اے چیونٹیو! حضرت سلیمان علیہ السلام کے لشکری جان بوجھ کر تو تمہیں ایذاء نہیں دیں گے۔ البتہ بے توجہی میں ہی تمہیں ان سے کوئی تکلیف پہنچ سکتی ہے۔(۱۴)

(۱۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی، مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان، ج ۱۲ ص ۱۵۴

(۱۴) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳ ص ۱۸۸

☆ روائع البیان تفسیر آیت القرآن من القرآن محمد علی صابونی ،قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۲ ص ۳۳۴

☆ حاشیہ الجمل مولفہ علامہ شیخ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج۵، ص ۴۳۰

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳ ص ۳۶۲

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ ج۳ ص ۱۹۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی ،مطبوعہ لاہور ج۳ ص خازن ۴۰۵

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ج ۲ ص ۱۱۶

اَوْزِعْنِیْ: مجھے توفیق دے، میری قسمت میں کردے، مجھے قائم رکھ، مجھے الہام فرما، اِیْزَاعٌ کا معنی ہے روک دینا، وقف کردینا، آسان کردینا۔ یعنی حضرت سیدنا سلیمان علیہ السلام نے اپنے لئے دعا فرمائی کہ اے میرے رب اپنا شکر میرے لئے آسان فرمادے، جو نعمتیں تو نے مجھے عطا کی ہیں ان کے شکر میں مجھے مشغول رکھ اور تیرے شکر سے جو چیزیں روکنے والی ہیں انہیں مجھ سے دور کردے۔ بلکہ اپنے سوا ہر چیز کو میرے نفس سے روک دے۔(۱۵)

وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰہُ: اور میں ایسے نیک اعمال کروں جو تجھے پسند ہوں۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے جو دعا کی کہ مجھے اپنی عطا کردہ نعمتوں کا شکرادا کرتے رہنے پر قائم رکھ۔ اس سے مراد دل اور زبان سے شکرادا کرنا ہے۔ اور یہ جو دعا فرمائی کہ اپنے پسندیدہ اعمالِ صالحہ پر قائم رکھ اس سے مراد جسم کے باقی تمام اعضاء سے شکرادا کرنا ہے، تاکہ شکر کامل ہوجائے۔ گویا آپ نے ظاہری، باطنی تمام اعضاء سے شکرادا کرنے کی دعا مانگی۔(۱۶)

وَاَدْخِلْنِیْ بِرَحْمَتِکَ فِیْ عِبَادِکَ الصّٰلِحِیْنَ: مجھے اپنی رحمت سے اپنے صالح بندوں میں شامل فرما۔ اس سے مراد حضرت ابراہیم، حضرت اسماعیل، حضرت اسحاق، حضرت یعقوب اور دیگر انبیاءِ کرام علیہم السلام ہیں۔

یادرہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام خود نبی ہیں، یعنی اس گروہ میں شامل ہیں۔ یہ دعا ہم جیسے گناہگاروں کی ہدایت وراہنمائی کے لئے ہے کہ مقربینِ بارگاہِ الٰہی کی سنگت میں رہنے کی طلب اور دعا کرتے رہنا چاہئے۔

جس نیکی میں کسی قسم کے گناہ کی ملاوٹ نہ ہو اور نہ ہی کسی برائی اور معصیت کا ارادہ ہو اسے صلاحِ کامل کہتے ہیں، ایسی نیکی کی حامل شخصیت کو صالح کہا جاتا ہے۔ یہی وہ بلند رتبہ ہے جس کی طلب مقربینِ بارگاہِ الٰہی

---

(۱۵) ☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمد آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)، ج ص ۱۸۰
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج۲۳ ص۱۸۸
☆ تفسیر مظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ج۳ ص۱۰۷
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳ ص ۳۶۲
(۱۶) ☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمد آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)، ج ص ۱۸۱
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج۲۳ ص۱۸۸

کرتے ہیں۔(۱۷)

حضرت یوسف علیہ السلام نے عرض کی۔

تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ☆ (سورہ یوسف آیت ۱۰۱، پ۱۳)

مجھے مسلمان اٹھا اوران سے ملا جو تیرے قربِ خاص کے لائق ہیں۔

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ مخلوق کی ہر جنس ایک علیٰحدہ لشکر ہے۔ مثلاً مچھر، ابابیل، ہدہد، عنکبوت، کبوتر وغیرہ علیٰحدہ علیٰحدہ لشکر ہیں، اور حضرت سیدنا سلیمان علیہ السلام کے لئے تمام لشکر جمع فرما دیئے گئے۔ نیز آپ کے لشکر میں ہر جنس اور صف کو علیٰحدہ اور ترتیب وار رکھنے کے لئے ایک ایک نگہبان مقرر تھا جو انہیں منتشر ہونے سے روکتا تھا۔(۱۸)

﴿۲﴾ حضرت سیدنا سلیمان علیہ السلام کا لشکر تین سو میل لمبا اور تین سو میل چوڑا تھا۔ پچھتر میل پر انسان، پچھتر میل پر جنات، پچھتر میل پر پرندے اور پچھتر میل پر وحشی جانور پھیلے ہوئے تھے۔ آپ کے ایک ہزار شیشے کے بنگلے تھے جو لکڑی کے تختوں پر تیار کئے گئے تھے، جن میں آپ کی تین سو منکوحہ بیویاں اور سات سو باندیاں رہائش پذیر تھیں۔ آپ کے لئے جنات نے تین میل لمبا اور اتنا ہی چوڑا سونے اور ریشم کا فرشی قالین تیار کیا۔ اس

---

(۱۷) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۴ ص۱۸۸

☆ روائع البیان تفسیر آیت القرآن من القرآن محمد علی صابونی ،قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۲ ص ۳۳۵

☆ حاشیہ الجمل مولفہ علامہ شیخ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج۵، ص ۴۳۰

(۱۸) ☆ روائع البیان تفسیر آیت القرآن من القرآن محمد علی صابونی ،قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۲ ص ۳۳۲

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۴ ص ۱۸۷

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳ ص ۴۱۰

☆ الدر المنثور از حافظ جلا ل الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) داراحیاء التراث العربی بیروت ج۶، ص ۳۱۱

☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث و التاویل لابکر الحداد الیمنی الحنفی (م ۱۰۴۱ھ) ج ۵، ص ۱۶۸

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۳۵۸

کے اردگرد سات لاکھ سونے اور چاندی کی کرسیاں بچھائی جاتیں۔سونے کی کرسیوں پر آپ کے نائبین اور چاندی کی کرسیوں پر علماء جلوہ گر ہوتے،ان کے اردگرد باقی انسانوں کا ہجوم ہوتا اور انسانوں کے گرد جنات بیٹھتے۔اس سارے لشکر پر پرندے اس طرح اپنے پروں سے سایہ کرتے کہ سورج کی ایک کرن بھی ان پر نہ پڑتی۔حضرت سلیمان علیہ السلام جہاں جاتے،سارا لشکر آپ کے ساتھ جاتا،اس سارے لشکر کو ہوا اٹھا کر چلتی،صرف صبح کی ہوا ایک ماہ کا سفر طے کرلیتی تھی۔آپ نے پوری روئے زمین پر سات سو سال اور چھ مہینے اسی شان وشوکت سے حکومت کی۔یہ اللہ تعالیٰ کی آپ کو عطا تھی جو آپ ہی کے شایانِ شان ہے۔آپ کی دعا قرآن مجید میں یوں منقول ہے۔

قَالَ رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَ هَبْ لِیْ مُلْكًا لَّا یَنْۢبَغِیْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِیْ ☆ (سورہ ص آیت ۳۵ پ ۲۳)

عرض کی اے میرے رب مجھے بخش دے اور مجھے ایسی سلطنت عطا کر کہ میرے بعد کسی کو لائق نہ ہو۔(۱۹)

﴿۳﴾ حضرت سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام کا دارالخلافہ فارس کا ایک شہر اصطخر تھا،یہیں پر آپ کا لشکر جمع ہوتا،آپ جب اصطخر سے یمن جاتے ہوئے مدینہ طیبہ کے اوپر سے گزرے تو فرمایا۔ هٰذَا دَارُ هِجْرَةِ نَبِیِّ اٰخِرِ الزَّمَانِ طُوْبٰی لِمَنْ اٰمَنَ بِهٖ وَ طُوْبٰی لِمَنِ اتَّبَعَهٗ. یہ نبی آخر الزمان کی ہجرت گاہ ہے۔اسے مبارک ہو جو آپ پر ایمان

---

(۱۹) ☆ روائع البیان تفسیر آیت القرآن من القرآن محمد علی صابونی ،قدیمی کتب خانہ کراچی ،ج ۲ ص ۳۳۱

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج۳ص ۴۱۰

☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی(م ۹۱۱ھ)داراحیاء التراث العربی بیروت ج۶،ص ۳۱۰

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی ،ص ۳۵۵

☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث و التاویل لابکر الحداد الیمنی الحنفی(م ۱۰۳۱ھ) ج ۵،ص ۱۶۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور ج۳ص ۴۰۴

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی، مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج ۱۲ ص ۱۵۲

☆ حاشیہ الجمل مولفہ علامہ شیخ سلیمان الجمل(م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی،ج۵،ص ۴۲۷

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مطبوعہ کوئٹہ، ج۳ص ۱۰۵

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود مطبوعہ لاہور،۳،ص ۵۹۶

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی،ج۳ص ۳۵۹

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمدبن محمدصاوی مالکی(م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ ج۳ص ۱۸۹

لائے اور اسے بھی خوشخبری ہو جو آپ کی اتباع کرے۔(۲۰)

﴿۴﴾ اللہ تعالیٰ نے ہوا کو آپ کے لئے مسخر فرما دیا تھا۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيحَ. (سورہ ص ۳۶ پ ۲۳)

تو ہم نے ہوا اس کے بس میں کر دی۔

مخلوقات میں سے جو بھی بولتا اور جہاں بھی بات کرتا، ہوا دور و نزدیک سے ہر بات آپ تک پہنچا دیتی تھی۔ چنانچہ آپ دور و نزدیک سے یکساں سماعت فرماتے تھے۔ چیونٹی کے کلام کو آپ نے تین میل کے فاصلہ سے سنا۔(۲۱)

﴿۵﴾ چیونٹی کلام کرتی ہے بلکہ چرند و پرند، شجر و حجر غرضیکہ کائنات کا ذرہ ذرہ بولتا ہے مگر ہر شخص کو ان کے کلام کی سمجھ نہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے مقربین میں سے جسے چاہتا ہے اس کا فہم عطا فرما دیتا ہے۔ ہمیں اپنی ناسمجھی کی وجہ سے ان کے کلام کا انکار کرنا زیبا نہیں۔ جیسے درختوں نے بارگاہِ رسالت میں سلامی پیش کی، پتھروں نے کلمہ پڑھ کر عظمتِ مصطفیٰ ﷺ کے نعرے لگائے، اونٹوں نے اپنی فریادیں عرض کیں، ہرنیوں اور بکریوں نے آپ کی عظمت کے ترانے پڑھے، گوہ نے رسالت کی تصدیق کی، بھیڑیئے نے صداقتِ مصطفیٰ ﷺ کے جھنڈے

---

(۲۰) ☆ روائع البیان تفسیر آیت القرآن من القرآن محمد علی صابونی ،قدیمی کتب خانہ کراچی ، ج ۲ ص ۳۳۳

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مطبوعہ کوئٹہ، ج۳ص ۱۰۵

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج۳ص ۴۱۰

☆ حاشیہ الجمل مولفہ علامہ شیخ سلیمان الجمل(م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج۵، ص۴۲۷

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی(م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ ج۳ص ۹۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی ،مطبوعہ لاہور ج۳ص ۴۰۵

(۲۱) ☆ روائع البیان تفسیر آیت القرآن من القرآن محمد علی صابونی ،قدیمی کتب خانہ کراچی ، ج ۲ ص ۳۳۲

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مطبوعہ کوئٹہ، ج۳ص ۱۰۵

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمد آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)، ج ص ۱۷۶

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی، مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان، ج۱۲ ص ۱۵۵

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج۳ص ۴۱۱

☆ حاشیہ الجمل مولفہ علامہ شیخ سلیمان الجمل(م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج۵، ص ۴۲۹

☆ الدرالمنثور ازحافظ جلال الدین سیوطی(م ۹۱۱ھ)داراحیاء التراث العربی بیروت ج۶، ص ۳۱۲

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود مطبوعہ لاہور، ۳، ص ۳۹۷

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳ص ۳۶۰

☆ تفسیر زاد المسیرفی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی ، ص ۳۵۶

لہرائے، بتوں نے آپ کی عظمت کے ترانے پڑھے، حتی کہ بھنے ہوئے گوشت نے بارگاہِ مقدس میں گذارشات پیش کیں۔ ان تمام چیزوں کا حضور کی بارگاہ میں کلام کرنا احادیثِ صحیحہ سے ثابت ہے نیز قرآن مجید ارشاد فرماتا ہے۔

وَ اِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَ لٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِیْحَهُمْ۝ (سورہ بنی اسرائیل آیت ۴۴ پ ۱۵)

اور کوئی چیز نہیں جو اسے سراہتی ہوئی اس کی پاکی نہ بولے ہاں تم ان کی تسبیح نہیں سمجھتے۔

اور ظاہر ہے کہ تسبیح کلام سے ہی ہوتی ہے، حتی کہ جمادات بھی کلام کرتے ہیں اور اپنی زبان و مقال سے تسبیح کرتے ہیں۔ (۲۲)

﴿۶﴾ حضرت سلیمان علیہ السلام کی اطاعت و فرمانبرداری کا حکم جس طرح انسانوں کو تھا، ایسے ہی جملہ حیوانوں اور پرندوں کو بھی تھا۔ چیونٹی بھی منجملہ انہی میں سے تھی، اور دستور یہ ہے کہ جو کسی کی اطاعت پر مامور ہوتا ہے وہ اسے پہچانتا بھی ہے، یہی وجہ ہے کہ چیونٹی نے پہچان لیا کہ آپ لشکر سمیت تشریف لا رہے ہیں۔

یاد رہے کہ چیونٹی کا حضرت سلیمان علیہ السلام کو پہچان کر دوسری چیونٹیوں کو خبردار کرنا حضرت سلیمان علیہ السلام کا معجزہ ہے۔ جس طرح گوہ کا حضور ﷺ کو پہچان کر گواہی دینا حضور ﷺ کا معجزہ ہے۔ (۲۳)

﴿۷﴾ چیونٹی کو اللہ تعالیٰ نے بڑی فہم و فراست عطا فرمائی ہے۔ وہ دور سے چیزوں کی خوشبو محسوس کر لیتی ہے۔ اسے معلوم ہے کہ سردیوں کے لئے اناج ذخیرہ کر کے رکھنا ہے۔ وہ گندم کے دانوں کو کاٹ کر دو دو ٹکڑے کر دیتی ہے تاکہ دوبارہ اگ نہ سکیں۔ مسور اور دھنیا کا جب ذخیرہ کرتی ہے تو ہر دانہ کے چار چار ٹکڑے کر دیتی ہے، کیونکہ اس کے دو حصے کر دیئے جائیں تو بھی وہ اگ آتا ہے۔ اس سارے اہتمام کے باوجود اگر کسی دانہ پر

---

(۲۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱۲ ص ۱۵۸

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمد آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)، ج ص ۱۷۶

(۲۳) ☆ روائع البیان تفسیر آیت القرآن من القرآن محمد علی صابونی، قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۲ ص ۳۳۴

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمد آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)، ج ص ۱۷۶

☆ حاشیہ الجمل مولفہ علامہ شیخ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۵، ص ۴۲۹

☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث و التاویل لابکر الحداد الیمنی الحنفی (م ۱۰۴۱ھ) ج ۵، ص ۱۶۹

پانی کی نمی آجائے تو اسے دھوپ میں لے جا کر خشک کرتی ہے تا کہ وہ اگنے کے قابل ہی نہ رہے۔ (۲۴)

﴿۸﴾ چیونٹی دوسرے جانوروں کی طرح (نر و مادہ) جفتی نہیں ہوتی۔ ان کے توالد و تناسل کا طریقہ یہ ہے کہ چیونٹی سے معمولی سی ایک شی زمین پر گرتی ہے پھر وہ بڑھنے لگتی ہے حتی کہ انڈے کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ اسی سے چیونٹی کے بچے پیدا ہوتے ہیں۔ (۲۵)

﴿۹﴾ حیوانات کا بھی اعتقاد یہی ہے کہ انبیائے کرام علیہم الصلوات والسلام معصوم اور ان کے اصحاب محفوظ ہوتے ہیں۔ چیونٹی نے کہا کہ ''کہیں سلیمان علیہ السلام اور ان کا لشکر بے خبری میں تمہیں روند نہ ڈالے''۔ اس سے چیونٹی کا اعتقاد یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ دانستہ تمہیں ایذاء نہ دیں گے۔ افسوس ہے ان لوگوں پر جو حضور ﷺ کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی عظمت کے منکر ہیں یا ان عظیم المرتبت ہستیوں کی رفعتوں کے متعلق شکوک وشبہات میں مبتلا ہیں۔ انہیں تو گویا حیوانوں کے برابر بھی عقل وشعور نہیں۔ (۲۶)

---

(۲۴) ☆ روائع البیان تفسیر آیت القرآن من القرآن محمد علی صابونی، قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۲ ص ۳۳۴

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی، مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱۲ ص ۱۵۹

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمد آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)، ج ص ۱۷۶

☆ حاشیہ الجمل مولفہ علامہ شیخ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۵، ص ۳۲۹

☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث و التاویل لابکر الحداد الیمنی الحنفی (م ۸۰۰ھ) ج ۵، ص ۱۶۹

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، ص ۳۵۶

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ ج ۳ ص ۱۹۰

(۲۵) ☆ روائع البیان تفسیر آیت القرآن من القرآن محمد علی صابونی، قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۲ ص ۳۳۴

(۲۶) ☆ تفسیر مظهری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ج ۳ ص ۱۰۶

☆ روائع البیان تفسیر آیت القرآن من القرآن محمد علی صابونی، قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۲ ص ۳۳۴

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی، مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱۲ ص ۱۵۴

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاهرہ ازهر، ج ۲۳ ص ۱۸۷

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۴۱۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاهور ج ۳ ص ۴۰۵

﴿۱۰﴾ حیوانات جس طرح عقل وشعور اور فہم وادراک رکھتے ہیں اسی طرح ان کے نام ہونا بھی بعید نہیں۔ ممکن ہے کہ وہ ایک دوسرے کو ان کے ناموں سے ہی پکارتے ہوں۔ البتہ ان کے ناموں کے الفاظ ہمارے ناموں کی طرح نہیں، بلکہ وہ مخصوص آوازیں ہیں جن سے وہ ایک دوسرے کی مراد سمجھتے ہیں۔ ہمارے لئے وہ آوازیں بے معنی ہیں، البتہ اللہ تعالیٰ اگر ہمیں فہم وادراک عطا فرمائے تو ہم ان کے مفاہیم سمجھ سکتے ہیں۔ یہ بالکل ایسے ہی ہے جس طرح ہم غیر مانوس اور اجنبی زبان سنتے ہیں تو وہ ہمیں جانوروں کی بولی کی طرح ہی بے معنی معلوم ہوتی ہے، ہم از خود اس سے معنی ومطلب اخذ نہیں کر سکتے۔ مگر جب کوئی ترجمان ہمیں اس کا مفہوم سمجھائے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ بامعنی الفاظ ہیں۔ (۲۷)

﴿۱۱﴾ دس جانور جنت میں جائیں گے۔ (۱) حضور ﷺ کا براق (۲) بلقیس کو پیغام پہنچانے والا ہد ہد (۳) حضرت سلیمان علیہ السلام کی چیونٹی (۴) حضرت ابراہیم کا بچھڑا (۵) حضرت اسماعیل علیہ السلام کا مینڈھا (۶) بنی اسرائیل کی گائے (۷) اصحاب کہف کا کتا (۸) حضرت عزیر علیہ السلام کا گدھا (۹) حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی (۱۰) حضرت یونس علیہ السلام کی مچھلی۔ (۲۸)

﴿۱۲﴾ انبیائے کرام علیہم السلام قہقہہ لگا کر نہیں ہنستے، یہ ان کی شان کے ہی خلاف ہے۔ وہ تبسم فرماتے ہیں۔ (۲۹)

ام المؤمنین حضرت سیدہ، طیبہ، طاہرہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔

مَارَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ مُسْتَجْمِعًا قَطُّ ضَاحِكًا حَتّٰى اَرٰى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ، اِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ. (۳۰)

---

(۲۷) ☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمد آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)، ج ص ۱۷۶

(۲۸) ☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ ج۳ ص ۱۹۰

(۲۹) ☆ روائع البیان تفسیر آیت القرآن من القرآن محمد علی صابونی، قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۲ ص ۳۳۴

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی، مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱۲ ص ۱۵۸

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمد آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)، ج ص ۱۸۰

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۴۵۲

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ ج۳ ص ۱۹۱

(۳۰) ☆ بخاری، امام ابو عبداللہ محمد بن اسمعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) کتاب الادب رقم ۶۰۹۲

☆ مسلم، امام ابو الحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) ۸۹۹

☆ ابوداؤد، امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی المتوفی (۲۷۵ھ)، ج۳، ص ۵۰۹۸

میں نے حضورﷺ کو کبھی بھی اس طرح ہنستے ہوتے نہیں دیکھا کہ آپ کے منہ کا اندرونی حصہ حلق تک نظر آئے۔ آپ صرف تبسم فرمایا کرتے تھے۔(۳۱)

﴿۱۳﴾ انبیائے کرام امورِ دنیا سے خوش نہیں ہوتے کیونکہ ان کی نظر میں دنیا کی کوئی وقعت ہی نہیں ہوتی۔ وہ امورِ دینیہ اور امورِ آخرت سے مسرور ہوتے ہیں۔ حضرت سیدنا سلیمان علیہ السلام کا تبسم بھی انعاماتِ الٰہیہ اور اپنے لشکر کے تقویٰ کی شہرت پر تھا۔(۳۲)

﴿۱۴﴾ جو نعمتیں والدین کو عطا کی گئیں وہ اولاد کے حق میں بھی نعمت ہیں۔ کیونکہ اعلیٰ اور شریف ماں، باپ کی طرف منسوب ہونا بھی ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ لہٰذا اولاد پر ان نعمتوں کا شکر ادا کرنا بھی ضروری ہے۔ اسی طرح اولاد پر اللہ کا فضل و نعمت ہو تو والدین کے لئے بھی مفید ہے بلکہ بعد از وصال بھی انہیں اس کا فائدہ ملتا ہے۔(۳۳)

قرآن مجید میں ارشاد فرمایا۔

اِعۡمَلُوۡۤا اٰلَ دَاوٗدَ شُكۡرًا☆ (سورہ سبا آیت ۱۳ پ ۲۲)

اے داؤد والو شکر کرو۔

اور ارشاد ہوا۔ وَلَقَدۡ اٰتَيۡنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضۡلًا☆ (سورہ سبا آیت ۱۰ پ ۲۲)

اور بے شک ہم نے داؤد کو اپنا بڑا فضل دیا۔

---

(۳۱) ☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج۳ص ۴۱۱

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمد آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)، ج ص ۱۸۰

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مطبوعہ کوئٹہ، ج۳ص ۱۰۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی ،مطبوعہ لاہور ج۳ص ۴۰۵

(۳۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی، مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان، ج۱۲ ص ۱۵۴

(۳۳) ☆ روائع البیان تفسیر آیت القرآن من القرآن محمد علی صابونی ،قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۲ص۳۳۵

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمد آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)، ج ص ۱۸۱

☆ حاشیہ الجمل مولفہ علامہ شیخ سلیمان الجمل(م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج۵، ص ۴۳۰

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مطبوعہ کوئٹہ، ج۳ص ۱۰۷

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللّٰہ بن احمدبن محمود مطبوعہ لاہور، ۳، ص ۵۹۸

☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ج۲ص ۱۱۶

اسی طرح ارشادِ ربانی ہے۔

اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَا اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ ٥ (سورۃ الطور ات ۲۱ پ ۲۷)

ہم نے ان کی اولاد ان سے ملادی اور ان کے عمل میں انہیں کچھ کمی نہ دی۔

﴿۱۵﴾ بندہ مؤمن کو ہر وقت اعمالِ صالحہ کی توفیق کے ساتھ ساتھ ان کی قبولیت کی بھی دعا کرتے رہنا چاہئے، کیونکہ ہر نیک عمل قبول نہیں ہوتا۔ قرآن مجید میں ہے۔

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ ابْنَيْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ ٥

(سورۃ المآئدہ آیت ۲۷ پ ٦)

اور انہیں پڑھ کر سناؤ آدم کے دو بیٹوں کی سچی خبر، جب دونوں نے نیاز پیش کی تو ایک کی قبول ہوئی اور دوسرے کی قبول نہ ہوئی۔ (۳۵)

نیاز پیش کرنا عملِ خیر تھا مگر ایک کا قبول ہوا دوسرے کا نہیں۔

﴿۱٦﴾ کسی شخص کا اعمالِ صالحہ سے متصف ہونا اس کے جنتی ہونے کو مستلزم نہیں اور نہ ہی دخولِ جنت کا مدار صرف اعمالِ صالحہ پر ہے۔ اعمالِ صالحہ تو صرف دخولِ جنت کا ظاہری سبب ہیں۔ قرآن مجید میں ہے۔

اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ٥ (سورہ اعراف آیت ۴۳ پ ۸...... سورہ زخرف آیت ۷۲ پ ۲۵)

وارث بنائے گئے ہو تم جس کے بوجہ ان عملوں کے جو تم کیا کرتے تھے۔

دخولِ جنت کا حقیقی سبب رحمتِ الٰہی ہے۔ وہ جسے چاہے اپنے فضل وکرم سے جنت عطا فرمادے اور جسے چاہے اپنے عدل سے جہنم رسید فرمادے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَنْ يُّدْخِلَ اَحَدًا عَمَلُهُ الْجَنَّةَ قَالُوْا وَلَا اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ لَا وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَّتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ بِفَضْلٍ وَّ رَحْمَةٍ. (۳٦)

---

(۳۵) ☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمد آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)، ج ص ۱۸۱

(۳٦) ☆ بخاری، امام ابو عبداللہ محمد بن اسمعیل بخاری (م ۲۵٦ھ)، کتاب المرضی رقم الحدیث ۵٦۷۳

☆ مسلم، امام ابو الحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲٦۱ھ) رقم الحدیث ۲۸۱٦

☆ کنز العمال للعلامۃ علی متقی بن حسام الدین ہندی (م ۹۷۵ھ) رقم الحدیث ۵۳۱۵

میں نے حضور ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ کسی شخص کو اس کا عمل جنت میں ہرگز داخل نہیں کرے گا۔
صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ آپ کو بھی نہیں؟ فرمایا نہیں مجھے بھی نہیں۔ مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنے فضل ورحمت سے ڈھانپ لے۔
گویا جنت میں داخلہ فقط رحمتِ الٰہی سے ہوگا، اس میں کسی کا استحقاق نہیں۔ (۳۷)

﴿۱۷﴾ یہ دعا کرنا کہ میرے وصال کے بعد لوگوں کی زبان پر میرا ذکرِ خیر ہوتا رہے اور ان کی گفتگو میں میری تعریف و توصیف جاری رہے، مستحسن وطریقۂ انبیاء ہے۔
حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کی۔
وَاجْعَل لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْآخِرِيْنَ ۝ (سورۃ الشعراء آیت ۸۴ پ ۱۹)
اور میری سچی ناموری رکھ پچھلوں میں۔
بعد از وفات اچھا چرچا بھی منجملہ رضائے الٰہی اور قبولیت عنداللہ کی دلیل ہے۔ (۳۸)

﴿۱۸﴾ اہلِ دنیا کی مجالست ممنوع ہے بلکہ ہر اس شی کی مخالطت منع ہے جس سے ذکرِ الٰہی میں خلل آئے۔ کیونکہ اس سے غفلت پیدا ہوتی ہے۔ چیونٹی نے لشکر گزرتے وقت اپنی رعایا کو حکم دیا کہ اپنے اپنے بلوں میں گھس جاؤ۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ لشکر کی ٹھاٹھ باٹھ اور شان وشوکت دیکھ کر تم اس میں ہی مشغول ہو جاؤ اور ذکرِ الٰہی سے غافل ہو جاؤ۔ (۳۹)

---

(۳۷) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳ ص ۱۸۸
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمد آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)، ج ص ۱۸۱
☆ روائع البیان تفسیر آیت القرآن من القرآن محمد علی صابونی، قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۲ ص ۳۳۵
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور ۳ ص ۵۹۸

(۳۸) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمد آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)، ج ص ۱۸۱
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۴۳۶

(۳۹) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳ ص ۱۸۸
☆ روائع البیان تفسیر آیت القرآن من القرآن محمد علی صابونی، قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۲ ص ۳۳۴
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ج ۳ ص ۱۰۲

﴿۱۹﴾ امام اور حاکمِ وقت پر لازم ہے کہ اپنی رعیت پر اپنے نائبین اور نگہبان مقرر کرے تاکہ وہ ان کے مصالح کی نگرانی کریں، ان کی اصلاح کی کوشش کریں اور احکام کا نفاذ کریں۔ کیونکہ وہ خود تنہا یہ کام نہیں کرسکتا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے قدرت واستطاعت کے باوجود لشکر کی اصلاح وترتیب کے لئے نگہبان مقرر فرما رکھے تھے۔ (۴۰)

﴿۲۰﴾ بندۂ مومن پر لازم ہے کہ ہمیشہ شریعتِ مطہرہ کے بہترین طریقہ، طریقت کے پسندیدہ اسلوب، معرفت کے برگزیدہ مقام اور حقیقت کے بلند رتبہ کا خواہاں رہے۔ اور ان کے مطابق زندگی گزارنے کی جستجو کرتا رہے۔ جو شخص معرفت اور معاملۂ عبودیت کو شریعت کے موافق نہیں کرتا وہ تباہ وبرباد ہوگا۔ دنیا وآخرت میں فاسق و اجر شمار ہوگا اور اسے امورِ ظاہرہ وباطنہ میں صالحین کا ذرہ بھر بھی حصہ وسنگت نصیب نہ ہوگی۔ (۴۱)

❁❁❁❁❁❁

---

(۴۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی، مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت، لبنان، ج۱۲ ص ۱۵۳

☆ حاشیه الجمل مولفه علامه شیخ سلیمان الجمل(م ۱۲۰۴ه) مطبوعه قدیمی کتب خانه کراچی، ج۵، ص ۴۲۷

☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث و التاویل لابکر الحداد الیمنی الحنفی(م ۱۴۰۱ه) ج ۵، ص ۱۶۸

(۴۱) ☆ روائع البیان تفسیر آیت القرآن من القرآن محمد علی صابونی، قدیمی کتب خانه کراچی، ج ۲ ص ۳۳۶

باب (۳۲۶)

﴿بچوں اور جانوروں کو بطورِ تادیب سزا دینا﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾

وَتَفَقَّدَ الطَّيۡرَ فَقَالَ مَا لِيَ لَآ اَرَى الۡهُدۡهُدَ ۖ اَمۡ كَانَ مِنَ الۡغَآئِبِيۡنَ ۝ لَاُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا شَدِيۡدًا اَوۡ لَاَاذۡبَحَنَّهٗۤ اَوۡ لَيَاۡتِيَنِّيۡ بِسُلۡطٰنٍ مُّبِيۡنٍ ۝ (سورۃ النمل آیت ۲۰، ۲۱ پ ۱۹)

اور پرندوں کا جائزہ لیا تو بولا مجھے کیا ہوا کہ میں ہدہد کو نہیں دیکھتا یا وہ واقعی حاضر نہیں، ضرور میں اسے سخت عذاب کروں گا یا ذبح کروں گا یا کوئی روشن سند میرے پاس لائے۔

حل لغات:

وَتَفَقَّدَ الطَّيۡرَ: فَقۡدٌ کا معنی ہے گم ہونا اور تَفَقُّدٌ کا معنی ہے گمشدہ چیز کو ڈھونڈنا، تلاش کرنا۔ اَلطَّيۡرُ تمام پرندوں کا جامع اسم ہے۔ یعنی حضرت سیدنا سلیمان علیہ السلام نے پرندوں کے متعلق تفتیش کی اور انہیں طلب فرمایا۔ (۱)

(۱) ☆ تفسیر مظھری للعلامۃ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ ص ۱۰۷
☆ تفسیر روح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۶ ص ۳۳۶
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللّٰہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور ج۳ ص ۵۹۸
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ، سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج۵، ص ۴۳۱
☆ تفسیر روح المعانی للعلامۃ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج۱۰ ص ۱۸۲
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۴۱۱
☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللّٰہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ج۲ ص ۱۱۶
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۴۰۵

مَالِیَ لَآ اَرَی الْھُدْھُدَ: مجھے کیا ہوا کہ میں ہدہد کو یہاں نہیں دیکھ رہا۔ یہ استفہام اخباری ہے کہ میں اسے پرندوں کی ٹولی میں نہیں دیکھ رہا۔ (۲)

حضرت سلیمان علیہ السلام نے جب تفتیش کی اور پرندوں کی ٹولی سے ہدہد کو غیر حاضر پایا تو یہ نہ فرمایا کہ میں اسے دیکھ ہی نہیں رہا۔ کیونکہ اہل اللہ تو حاضر و غائب کو یکساں ملاحظہ فرماتے ہیں، ان کے لئے قرب و بعد برابر ہیں وہ تو ایک ہی لحہ میں پوری روئے زمین کا مشاہدہ فرمالیتے ہیں۔ بلکہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں اسے پرندوں کی ٹولی میں نہیں دیکھ رہا۔ (۳)

ہدہد کو تلاش کرنے کی وجہ یہ تھی کہ حضرت سیدنا سلیمان علیہ السلام جب کسی منزل پر قیام فرماتے تو ہدہد زمین کو دیکھ کر زمین کے اندر پانی ہونے کا پتہ دیتا تھا، نیز پانی کا دور یا نزدیک ہونا بھی پہچان لیتا تھا۔ کیونکہ زمین کے اندر کی چیزیں اسے یوں نظر آتیں جیسے شیشے کے اندر چیزیں دکھائی دیتی ہیں۔ جہاں اسے پانی نظر آتا وہاں جاکر اپنی چونچ سے زمین کریدتا۔ پھر جنات وہاں پہنچ کر زمین اس طرح کھودتے جیسے بکرے سے کھال اتاری جاتی ہے۔

حضرت سیدنا سلیمان علیہ السلام نے ایک ایسی جگہ قیام فرمایا جہاں بظاہر پانی موجود نہ تھا، پانی کی جب سخت ضرورت پڑی تو ہدہد کو تلاش کیا، مگر وہ پرندوں کی جماعت میں نہ تھا۔ (۴)

(۲) ☆ تفسیر روح البیان للعلامة امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۶ ص۳۳۶
☆ تفسیر مظہری للعلامة قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ ص۱۰۸
☆ حاشیة الجمل علی الجلالین للعلامة سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج۵، ص۴۳۱
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ ج۳ ص۱۹۱

(۳) ☆ تفسیر روح البیان للعلامة امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۶ ص۳۳۶
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاہور ج۳ ص۵۹۸

(۴) ☆ تفسیر مظہری للعلامة قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ ص۱۰۷
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۱۴۵۴
☆ حاشیة الجمل علی الجلالین للعلامة سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج۵، ص۴۳۱
☆ الدرالمنثور ازحافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت ج۶، ص۳۱۳
☆ تفسیر کبیر للامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر ج۲۴ ص۱۸۹
☆ تفسیر روح المعانی للعلامة ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج۱۰ ص۱۸۲
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی (م۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص۴۱۲
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاہور ج۳ ص۵۹۸
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ ج۳ ص۱۹۱
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص۳۵۹
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص۴۰۶

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ حضرت سیدنا سلیمان علیہ السلام نے تمام پرندوں میں سے صرف ہدہد کو ہی کیوں طلب فرمایا۔ خصوصی طور پر اس کی تفتیش کرنے کی وجہ کیا تھی؟ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام ایسی جگہ ٹھہرے جہاں بظاہر پانی نہیں تھا اور ہدہد چونکہ زیرِ زمین بھی دیکھ لیتا تھا۔ وہ دیکھ کر آپ کو بتا دیتا تھا کہ پانی کہاں ہے۔ مگر جب اسے تلاش کیا تو غیر حاضر پایا۔

نافع بن ازرق (بروایتِ دیگر حضرت عکرمہ) نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ ہدہد کو زیرِ زمین اشیاء کیسے نظر آسکتی ہیں؟ حالانکہ بچے دھاگے کا ایک پھندا بنا کر زمین پر بچھاتے ہیں، وہ اس جال میں پھنس جاتا ہے اور بچے اسے شکار کر لیتے ہیں۔ یعنی جب ہدہد کو زمین کے اوپر چھپا ہوا پھندا نظر نہیں آتا تو زمین کی گہرائیوں میں چھپا ہوا پانی کیسے نظر آجاتا ہے؟ حضرتِ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرمانے لگے۔

اِذَانَزَلَ الْقَدْرُ غَشِيَ الْبَصَرُ وَ ذَهَبَ الْحَذَرُ.

جب تقدیر کا لکھا پورا ہونا ہوتا ہے تو نہ آنکھیں کام کرتیں ہیں اور نہ ہی احتیاط یاد رہتی ہے۔ (۵)

فائدہ:

ہدہد کے گوشت کی دھونی سونگھنے سے جنون ختم ہو جاتا ہے۔ اگر کسی پر جادو ہو تو ہدہد کا گوشت سونگھے، بفضلہٖ تعالیٰ جادو رفع ہو جائے گا۔ نیز جماع پر قادر نہ ہونے والے کو ہدہد کا گوشت سونگھایا جائے تو اس کی بندش دور ہو جائے گی۔ (۶)

(۵) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامه علی بن محمد خازن شافعی مطبوعه لاهور، ج۳، ص ۴۰۶
☆ احکام القرآن از علامه ابوبکر محمد بن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی مطبوعه بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۴۵۵
☆ حاشیة الجمل علی الجلالین للعلامة، سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ) مطبوعه کراچی، ج۵، ص ۴۳۱
☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعه دار احیاء التراث العربی بیروت ج۶، ص ۳۱۳
☆ تفسیر روح المعانی للعلامة ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ج۱۰ ص ۱۸۲
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعه ملتان، ج۳، ص ۴۱۲
☆ تفسیر صاوی از علامه احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعه مکتبه فیصلیه، مکه مکرمه ج۳ ص ۱۹۱
☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعه مصر، ج۳، ص ۳۵۹
(۶) ☆ تفسیر روح البیان للعلامة امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه ج۶ ص ۳۳۶

لَاُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا شَدِيْدًا: عذاب کا معنی ہے کسی کو سخت تکلیف پہچانا، یعنی میں اسے سخت سزادوں گا تا کہ قانون کی خلاف ورزی کرنے پر دوسروں کو بھی عبرت ہو۔(۷)

اَوْلَيَاْتِيَنِّىْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ: یاوہ میرے پاس آکر اپنی غیر حاضری کی کوئی واضح اور معقول وجہ بیان کرے، جس سے وہ میری گرفت سے بچ سکے۔(۸)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ حکام پر لازم ہے کہ اپنی رعایا کی خبر گیری کرتے رہیں، عوام کی ضروریات اور معاملات سے باخبر رہیں۔اس کے لئے خواہ میڈیا کا سہارالینا پڑے یانائبین مقرر کرنے پڑیں، بہرصورت ان کے حالات پر مطلع رہیں۔اور ان کی جائز شکایات کا فوری ازالہ کریں، تاکہ نظامِ سلطنت درست رہے۔حضرت سلیمان علیہ السلام اپنی رعایا میں سے ایک چھوٹے سے پرندے کی حالت سے بھی باخبر تھے۔حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے، اگر فرات کے کنارے بکری کا بچہ بھی مرگیا تو عمر سے اس کا پوچھا جائے گا۔

جن حکمرانوں کی عدم توجہ سے امن عامہ میں خلل واقع ہو، جن کی نااہلی سے شہروں کے شہر تباہ و برباد ہوجائیں، اور جن کے دورِ حکومت میں عوام بھوک و افلاس سے دوچار ہوں، فاقوں اور حالات سے تنگ آکر خودکشیاں کرنے لگیں، انہیں یادرکھنا چاہئے کہ انہیں بھی ایک دن احکم الحاکمین کی بارگاہ میں حاضر ہونا ہے۔(۹)

﴿۲﴾ حاکم کورعایا پر ازحد شفیق ہونا چاہئے، جیسے کوتاہی اگر چہ ہدہد کی طرف سے ہوئی تھی کہ غائب وہ ہوا تھا، مگراس کے باوجود حضرت سلیمان علیہ السلام نے بطورِ شفقت فرمایا، **مَا لِىَ لَا اَرَى الْهُدْهُدَ**۔ مجھے کیا ہوا کہ میں

(۷) ☆ تفسیر مظھری للعلامۃ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ص ۱۰۸

☆ تفسیرروح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ،کوئٹہ ج۶ ص۳۳۷

(۸) ☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاہورج۳ص ۵۹۹

☆ تفسیرروح المعانی للعلامۃ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج۱۰ ص ۱۸۴

(۹) ☆ تفسیرروح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ،کوئٹہ ج۶ ص۳۳۶

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۳،ص ۱۴۵۴

☆ تفسیرروح المعانی للعلامۃ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج۱۰ ص ۱۸۲

ہد ہد کو نہیں دیکھ رہا۔

نیز شفقت کے ساتھ ساتھ رعایا کی تادیب بھی ضروری ہے۔ جیسے فرمایا اَمْ كَانَ مِنَ الْغَائِبِيْن ۔ کیا وہ میری اجازت کے بغیر ہی غائب ہو گیا ہے؟ (۱۰)

﴿۳﴾ غیر مکلّف کو بطورِ تادیب و تربیت سزا دی جاسکتی ہے۔ جیسے بچوں اور جانوروں کو بطورِ تادیب سزا دینا جائز ہے۔ خصوصاً وہ غیر مکلّف جس پر کسی کی اطاعت ضروری ہو اور وہ اس کی اطاعت میں کوتاہی کرے تو اسے سزا دی جاسکتی ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا۔ لَاُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا شَدِيْدًا. میں اسے بہت سخت سزا دوں گا۔

نبی اکرم، نورِ مجسم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

مُرُوا الصَّبِيَّ بِالصَّلَاةِ اِذَا بَلَغَ سَبْعَ سِنِيْنَ وَ اِذَا بَلَغَ عَشَرَ سِنِيْنَ فَاضْرِبُوْهُ عَلَيْهَا. (۱۱)

بچہ جب سات سال کا ہو جائے تو اسے نماز کا حکم دو اور جب دس سال کو پہنچ جائے تو نماز نہ پڑھنے پر اسے سزا دو۔

اسی طرح جب جانور چلنے یا دوڑنے میں سستی کریں، جو کام انہیں سکھایا گیا ہے اس میں غفلت برتیں یا غلطی کریں تو انہیں بقدرِ ضرورت سزا دینا جائز ہے۔ (۱۲)

﴿۴﴾ نظامِ حکومت نہ تو سیاست کے بغیر چل سکتا ہے اور نہ ہی عدل و انصاف کے بغیر چلنا ممکن ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ مجرم کو نہ تو جرم سے زیادہ سزا دی جائے اور نہ ہی واضح اور معقول عذر کے باوجود سزا دی جائے، بلکہ صحیح عذر پیش کرنے کی صورت میں اسے معاف کر دیا جائے۔ البتہ عذر کو بحث و تمحیص کے بعد ہی قبول کیا جائے گا۔ (۱۳)

---

(۱۰) ☆ تفسیر روح البیان للعلامة امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۶ ص ۳۳۷

(۱۱) ☆ ابو داؤد، امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ)، باب متی یؤمر الغلام بالصلاة رقم الحدیث ۴۹۵......۴۹۶

☆ السنن الکبری للامام ابی بکر احمد بن الحسین بن علی البیهقی (م ۴۵۸ھ) دار الکتب العلمیة بیروت ج ۲ ص ۲۲۹۰

(۱۲) ☆ تفسیر روح البیان للعلامة امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۶ ص ۳۳۷

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور ج۳ ص ۵۹۹

☆ تفسیر روح المعانی للعلامة ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۱۰ ص ۱۸۴

(۱۳) ☆ تفسیر روح البیان للعلامة امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۶ ص ۳۳۷

﴿۵﴾ سزا بقدرِ جرم ہوتی ہے نہ کہ بقدرِ جسم۔ ہدہد صغیرالجسم تھا مگر جرم عظیم کی وجہ سے حضرت سلیمان علیہ السلام نے عذابِ شدید کا وعدہ فرمایا۔(۱۴)

﴿۶﴾ ہدہد کو اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کی سزا سے اس لئے بچالیا کہ وہ والدین کا اطاعت گزار اور فرمانبردار تھا۔(۱۵)

﴿۷﴾ ہدہد کا گوشت حلال ہے۔(۱٦)

﴿۸﴾ بندے کو چاہئے کہ ہر وقت اپنی حالت کو پیشِ نظر رکھے، اپنے وجود میں غور وفکر کرتا رہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے صحت وتندرستی دی، انمول زندگی عطا فرمائی، ہر ضرورت کو پورا فرمایا، مخلوقات کو اسُ کے تابع بنادیا، وہ بے شمار احسانات وانعامات سے اسے ہر وقت نوازتا رہتا ہے تو ضروری ہے کہ بندہ بھی ہر وقت اس کی اطاعت کر کے اس کا شکر ادا کرتا رہے۔ اگر کسی نعمت کو مفقود پائے تو سمجھے کہ میری طرف سے حقِ شکر ادا کرنے میں کوتاہی ہوئی، اسی لئے یہ نعمت سلب کر لی گئی۔ ہمیشہ سے ہی مقربین اور اولیائے کاملین کا یہ وطیرہ رہا ہے، وہ جب بھی کسی نعمت کو مفقود پاتے ہیں تو اپنے اعمال کا جائزہ لیتے ہیں۔ حضرت سیدنا سلیمان علیہ السلام نے ایک پرندے کو مفقود پایا تو فرمانے لگے۔ **مَــا لِیَ لَآ اَرَی الْھُـدْھُـدَ** ۔ مجھے کیا ہوگیا ہے کہ میں ہدہد کو نہیں دیکھ رہا۔(۱۷)

(۱۴) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللّٰہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۳،ص ۱۴۵۵

☆ تفسیرروح المعانی للعلامۃ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۱۰ ص ۱۸۴

(۱۵) ☆ الدرالمنثور ازحافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت ج٦،ص ۳۱۴

(۱٦) ☆ تفسیرروح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ،کوئٹہ ج٦ ص ۳۳۷

(۱۷) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللّٰہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۳،ص ۱۴۵۴

باب (۳۲۷)

نکاح کی پیشکش، حق مہر اور عقدِ اجارہ

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾

قَالَ اِنِّیۡۤ اُرِيۡدُ اَنۡ اُنۡكِحَكَ اِحۡدَى ابۡنَتَیَّ هٰتَيۡنِ عَلٰۤى اَنۡ تَاۡجُرَنِیۡ ثَمٰنِىَ حِجَجٍ ۚ فَاِنۡ اَتۡمَمۡتَ عَشۡرًا فَمِنۡ عِنۡدِكَ ۚ وَمَاۤ اُرِيۡدُ اَنۡ اَشُقَّ عَلَيۡكَ ؕ سَتَجِدُنِیۡۤ اِنۡ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰلِحِيۡنَ ۝

(سورۃ القصص آیت ۲۷ پ ۲۰)

کہا میں چاہتا ہوں کہ اپنی دو بیٹیوں میں سے ایک تمہیں بیاہ دوں، اس مہر پر کہ تم آٹھ برس میری ملازمت کرو۔ پھر اگر پورے دس برس کرلو تو تمہاری طرف سے ہے، اور میں تمہیں مشقت میں نہیں ڈالنا چاہتا، قریب ہے ان شاء اللہ تم مجھے نیکوں میں پاؤ گے۔

حل لغات

اِنِّیۡ اُرِيۡدُ اَنۡ اُنۡكِحَكَ : میں چاہتا ہوں کہ آپ کا عقدِ نکاح کر دوں۔ حضرت سیدنا شعیب علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یہ پیشکش باہمی معاہدہ کے طور پر ہے۔ اس سے صرف وعدۂ نکاح اور منگنی ثابت ہوتی ہے، عقد نکاح ایسی گفتگو سے منعقد نہیں ہوتا۔ (۱)

(۱) ☆ تفسیر روح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۶ ص ۳۹۸

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳ ص ۴۰۸

اِحۡدَی ابۡنَتَیَّ ھٰتَیۡنِ: ان دولڑکیوں میں سے ایک کے ساتھ۔ یہ دونوں حضرت شعیب علیہ السلام کی بیٹیاں تھیں۔ان دونوں میں سے چھوٹی کا نکاح حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہوا۔(۲)

عَلٰٓی اَنۡ تَاۡجُرَنِیۡ ثَمٰنِیَ حِجَجٍ: اس شرط پر کہ تم آٹھ سال میری ملازمت کرو۔ حِجَجٌ حِجَّۃٌ کی جمع ہے، معنی ہے سال۔(۳)

تَاۡجُرَنِیۡ اِجَارَۃٌ سے مشتق ہے اوراجارہ کا معنی ہے کرایہ، مزدوری۔مزدور کو اجیر اور مزدوری پر لینے والے کو مستاجر کہتے ہیں۔اسی معنی میں ارشادِ ربانی ہے۔اِسۡتَاۡجِرۡہُ ز اِنَّ خَیۡرَ مَنِ اسۡتَاۡجَرۡتَ الۡقَوِیُّ الۡاَمِیۡنُ .

ان کو نوکر رکھ لو بے شک بہتر نوکر وہ جو طاقتور اور امانت دار ہو۔(۴) (سورۃ القصص آیت ۲۶ پ ۲۰)

حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو اپنے پاس رکھنے کے لئے حضرت سیدنا شعیب علیہ السلام نے یہ شرط لگائی کہ آپ پر لازم ہوگا کہ آٹھ سال تک میرے ہاں بطور مزدور وخدمت گار رہیں۔اس اجرت کا ذکر باہمی معاہدے

(بقیہ ۱) ☆ تفسیرروح المعانی للعلامۃ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج۲۰ ص ۶۷

☆ التفسیرات الاحمدیہ للعلامۃ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور ص ۵۹۴

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللّٰہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاہورج۳ص ۶۳۸

☆ تفسیرمظھری للعلامۃ قاضی ثناء اللّٰہپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ص ۱۵۸

☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللّٰہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی ج۲ص ۱۲۹

(۲) ☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۱۲،ص ۲۴۳

☆ تفسیرمظھری للعلامۃ قاضی ثناء اللّٰہپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ص ۱۵۸

☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج۳،ص ۴۴۲

☆ تفسیرروح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ،کوئٹہ ج۶ ص ۳۹۸

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللّٰہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاہورج۳ص ۶۳۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳،ص ۴۳۰

(۳) ☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج۳،ص ۴۴۳

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللّٰہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاہورج۳ص ۶۳۸

☆ تفسیرمظھری للعلامۃ قاضی ثناء اللّٰہپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ص ۱۵۸

(۴) ☆ مصباح اللغات ،ابوالفضل مولاناعبدالحفیظ بلیاوی ،مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی ص ۲۸

☆ مفردات فی غریب القرآن ،علامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفھانی (م ۵۰۲ھ)مطبوعہ کراچی ص ۱۱

☆ المنجد ، لوئیس معلوف ایسوعی،مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی ص ۶۱

☆ لسان العرب ،مولفہ امام ابوالفضل محمدبن مکرم ابن منظورالانصاری المصری مطبوعہ : بیروت ،لبنان ج۴ ص ۱۲

کے تحت کیا گیا جسے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قبول فرمالیا۔(۵)

وَمَآ اُرِيْدُ اَنْ اَشُقَّ عَلَيْكَ : اور میں نہیں چاہتا کہ آپ کو مشقت میں ڈالوں۔ مشقت کا مادۂ اشتقاق شَقٌّ ہے، یعنی پھاڑنا، متفرق کرنا، جدا جدا کرنا، جمعیت کو توڑنا، علیحدہ ہونا، دشوار ہونا۔ اس کا صلہ جب عَلٰی آئے تو معنی ہوتا ہے مشقت میں ڈالنا، آیتِ مبارکہ میں یہی مراد ہے۔ ہر وہ شی جس سے آپ کی رائے مضمحل ہو اور جس سے آپ کو یہ خیال گزرے کہ اس کام کی برداشت مشکل ہوگی، نہ تو ایسی کوئی شی آپ کے ذمہ لگاؤں گا اور نہ ہی کوئی ایسا مشکل کام آپ کو کہوں گا۔(۶)

یعنی میں نہیں چاہتا کہ آپ کو خدمت کے دس سال پورے کرنے پر مجبور کروں۔ بلکہ ان طے شدہ آٹھ سالوں کے دوران بھی نہ تو اوقات کی پابندی پر مجبور کروں گا، نہ کام لینے میں سخت گیری کروں گا اور نہ ہی کوئی ایسا کام کہوں گا جس کی ادائیگی سے آپ کو تکلیف پہنچے، بلکہ دورانِ خدمت آپ کو آسان سے آسان کام بتاؤں گا۔(۷)

---

(۵) ☆ تفسیر روح البیان للعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۶ ص ۳۹۸

☆ تفسیر مظہری للعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ ص ۱۵۸

☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص ۲۴۲

☆ تفسیر روح المعانی للعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج۲۰ ص ۶۹

(۶) ☆ مصباح اللغات، ابوالفضل مولانا عبدالحفیظ بلیاوی، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی ص ۴۴۰

☆ المنجد، لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی ص ۴۲۷

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی (م ۷۷۰ھ) مطبوعہ مصر، (۱۳۲۵ھ) ج۱ ص ۱۵۴

☆ تاج العروس، علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر ج۶ ص ۳۹۵

☆ لسان العرب، مؤلفہ امام ابوالفضل محمد بن مکرم ابن منظور الانصاری المصری مطبوعہ: بیروت، لبنان ج۱۰ ص ۲۱۹

(۷) ☆ تفسیر روح البیان للعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۶ ص ۳۹۸

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳ ص ۴۰۹

☆ تفسیر کبیر للامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر ج۲۴ ص ۲۴۳

☆ تفسیر روح المعانی للعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج۲۰ ص ۶۸

☆ التفسیرات الاحمدیہ للعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور ص ۵۹۱

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور ج۳ ص ۲۳۹

☆ تفسیر مظہری للعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ ص ۱۵۹

☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ج۲ ص ۱۲۹

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ، سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج۶ ص ۲۲

فائدہ :

حضرت سیدنا شعیب علیہ الصلوۃ والسلام نے نورِ نبوت سے دیکھ لیا تھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام آٹھ سال میں اعلیٰ ترین درجۂ کمال کو پالیں گے، اس کے بعد مزید تربیت کی ضرورت نہ رہے گی، اسی لئے آٹھ سال تک اپنے ساتھ رہنے کا پابند فرمایا۔ نیز یہ بھی ملاحظہ فرمالیا کہ دس سال تک آپ مقامِ ارادہ اور درجۂ استقلال حاصل کرلیں گے۔ اسی لئے بطورِ ترغیب فرمایا کہ اگر دس سال میرے ساتھ رہیں تو یہ آپ کی رائے پر موقوف ہے۔ یعنی میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ اتنا عرصہ میرے ساتھ رہیں۔ (۸)

سَتَجِدُنِیْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ: ان شاء اللہ تم مجھے صالحین میں سے پاؤ گے۔ صَلاحٌ کا معنی ہے درست ہونا، فساد کا زائل ہونا، خرابی کا دور ہونا، ، بھلائی، نیک ہونا، موافق اور لائق ہونا، ایمان، حسن سلوک، نرمی، اطاعت وفرمانبرداری، اداءِ امانت، والدین سے نیکی کرنا، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر، حسنِ معاملہ، نرم رویہ اور مخلوقِ خدا پر مہربانی۔ (۹)

آیتِ کریمہ کا مفہوم یہ ہے کہ آپ مجھے معاملہ فہمی، خیر خواہی، قول کی وفاداری اور حقِ صحبت کی نگہداشت میں کامل صلاحیت واہلیت کا حامل پائیں گے۔ مجھے مشیتِ الٰہی پر مکمل بھروسہ اور اللہ تعالیٰ کی توفیق وامانت پر کامل توکل ہے۔

ان شاء اللہ کہنا محض بطورِ تبرک ہے، اس سے اپنے وعدہ میں اظہارِ تردد مقصود نہیں۔ نیز اس وعدہ کو مشیتِ الٰہی کے ساتھ منسوب کرنے میں اشارہ ہے کہ میں نے اپنے تمام امور اللہ تعالیٰ کی مشیت اور توفیق پر چھوڑ دیئے

(۸) ☆ تفسیر روح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۶ ص ۳۹۸

(۹) ☆ مصباح اللغات، ابو الفضل مولانا عبد الحفیظ بلیاوی، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی ص ۴۷۶

☆ مفردات فی غریب القرآن، علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی ص ۲۸۴

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی (م ۷۷۰ھ) مطبوعہ مصر، (۱۳۲۵ھ) ج۱ ص ۱۲۶

☆ تاج العروس، علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر ج۸ ص ۱۸۴

☆ لسان العرب، مولفہ امام ابو الفضل محمد بن مکرم ابن منظور الانصاری المصری مطبوعہ : بیروت، لبنان ج۲ ص ۶۱۰

☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ والنظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت ۲۸۲

☆ المنجد، لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی ص ۹۹

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج۶ ص ۲۲

ہیں اور اس کی مدد اور اعانت پر مجھے کامل اعتماد ہے۔(۱۰)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ جس طرح لڑکے کے لئے شریف، دین دار اور مناسب رشتہ کی تلاش کرنا مسنون ہے اسی طرح لڑکی کے لئے بھی صالح اور متدین لڑکے کی تلاش مستحب ہے۔ بچی کے سربراہ کا از خود کسی کو اپنی بیٹی کے ساتھ نکاح کی پیشکش کرنا معیوب نہیں بلکہ انبیائے کرام، صحابہ کرام اور سلف صالحین کی سنن مبارکہ میں سے ہے۔ حضرت سیدنا شعیب علیہ السلام نے خود موسیٰ علیہ السلام کو اپنی بیٹی سے نکاح کرنے کی پیشکش کی۔ ارشاد فرمایا اِنِّــــیْ اُرِیْدُ اَنْ اُنْکِحَکَ اِحْدَی ابْنَتَیَّ ھٰتَیْنِ . اپنی دو بیٹیوں میں سے ایک تمہیں بیاہ دوں۔(۱۱)

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ان کی ہمشیرہ محترمہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا صحابیِ رسول حضرت حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں۔ جب وہ مدینہ طیبہ میں وصال فرما گئے اور حضرت حفصہ بیوہ ہوگئیں تو

فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَتَیْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَعَرَضْتُ عَلَیْہِ حَفْصَۃَ فَقَالَ سَأَنْظُرُ فِیْ اَمْرِیْ فَلَبِثْتُ لَیَالِیَ ثُمَّ لَقِیَنِیْ فَقَالَ قَدْ بَدَأَلِیْ اَنْ لَّااَتَزَوَّجَ یَوْمِیْ ھٰذَا. قَالَ عُمَرُ فَلَقِیْتُ

---

(۱۰) ☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمود بن عمر بن محمد الزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳ص ۴۰۹

☆ تفسیر الطبری للعلامۃ ابوجعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت، لبنان ج۲۰ ص۷۷

☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر از امام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ پشاور ج۳ص ۳۸۱

☆ تفسیر کبیر للامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر ج۲۴ص ۲۴۳

☆ تفسیر روح المعانی للعلامۃ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج۲۰ ص ۶۸

☆ التفسیرات الاحمدیہ للعلامۃ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور ص ۵۹۱

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللّٰہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور ج۳ص ۶۳۹

☆ تفسیر مظہری للعلامۃ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ص ۱۵۹

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ ج۳ص ۲۱۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۴۳۰

☆ تفسیر روح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۶ ص ۳۹۹

(۱۱) ☆ الجامع القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص ۲۴۱

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللّٰہ المعروف باب العربی مالکی مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۴۶۷

☆ تفسیر روح المعانی للعلامۃ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج۲۰ ص ۷۰

☆ تفسیر مظہری للعلامۃ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ص ۱۷۰

اَبَابَكْرٍ الصِّدِّيْقَ فَقُلْتُ اِنْ شِئْتَ زَوَّجْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ فَصَمَتَ اَبُوْبَكْرٍ فَلَمْ يَرْجِعْ اِلَيَّ شَيْئًا وَّكُنْتُ اَوْجَدَ عَلَيْهِ مِنِّيْ عَلٰى عُثْمَانَ فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ خَطَبَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاَنْكَحْتُهَا اِيَّاهُ فَلَقِيَنِيْ اَبُوْبَكْرٍ فَقَالَ لَعَلَّكَ وَجَدْتَّ عَلَيَّ حِيْنَ عَرَضْتَ عَلَيَّ حَفْصَةَ فَلَمْ اَرْجِعْ اِلَيْكَ شَيْئًا. قَالَ عُمَرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ فَاِنَّهٗ لَمْ يَمْنَعْنِيْ اَنْ اَرْجِعَ اِلَيْكَ فِيْمَا عَرَضْتَ عَلَيَّ اِلَّا اَنِّيْ كُنْتُ عَلِمْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ ذَكَرَهَا فَلَمْ اَكُنْ لِّاُفْشِيَ سِرَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ لَوْتَرَكَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَبِلْتُهَا.(۱۲)

حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور انہیں حضرت حفصہ کا رشتہ پیش کیا، وہ کہنے لگے میں اس معاملہ میں غور کروں گا۔ کچھ دنوں بعد وہ مجھے ملے تو انہوں کہا کہ میں نے فیصلہ کیا ہے کہ ابھی نکاح نہ کروں۔ حضرت عمر فرماتے ہیں پھر میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں حفصہ کا آپ سے نکاح کردوں۔ حضرت صدیقِ اکبر خاموش رہے، انہوں نے کوئی جواب نہ دیا۔ حضرت فاروقِ اعظم فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت عثمان سے زیادہ حضرت ابوبکر صدیق کے اس طرزِ عمل سے دکھ پہنچا۔ پھر کچھ دنوں بعد حضور ﷺ نے حضرت حفصہ کے لئے پیغامِ نکاح بھیجا، تو میں نے حضور ﷺ سے ان کا نکاح کردیا۔ اس کے بعد جب حضرت صدیق اکبر کی مجھ سے ملاقات ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ آپ نے جب حفصہ کا رشتہ مجھے پیش کیا تھا اور میں نے کوئی جواب نہیں دیا تھا، اس سے آپ کو رنج تو پہنچا ہوگا؟ میں نے کہا، ہاں۔ حضرت ابوبکر صدیق نے فرمایا کہ مجھے جواب دینے سے صرف اور صرف یہ چیز مانع تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حفصہ کا ذکر کیا تھا اور میں حضور کے راز کو ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اگر حضور ﷺ نے حضرت حفصہ کا ذکر نہ کیا ہوتا تو میں انہیں قبول کرلیتا۔(۱۳)

(۱۲) ☆ بخاری، امام ابوعبداللہ محمدبن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) باب عرض الانسان ابنته اواخته علی اهل الخیر رقم الحدیث ۱۲۲ ۵......۴۰۰۵

☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبداللّٰه المعروف بابن العربی مالکی مطبوعه بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۴۶۷

(۱۳) ☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبداللّٰه المعروف بابن العربی مالکی مطبوعه بیروت، لبنان، ج۳، ص۱۴۶۷

بلکہ خواتینِ اسلام خود کسی مردِ صالح کو اپنے نکاح کی پیشکش بھی کرتی رہیں جیسے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے حضور ﷺ سے نکاح کی درخواست کی۔ متعدد احادیثِ طیبہ میں اس مضمون کو صراحۃً بیان کیا گیا ہے۔ امام المحد ثین امام بخاری نے اس مسئلہ کے بیان میں ایک مستقل باب قائم فرمایا ہے۔

بَابُ عَرْضِ الْمَرْأَةِ نَفْسَهَا عَلَى الرَّجُلِ الصَّالِحِ.

عورت کا ازخود کسی نیک بندے کو نکاح کی پیشکش کرنا۔ پھر اس باب کے تحت یہ حدیثِ مبارکہ نقل فرمائی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

جَاءَ تْ اِمْرَأَةٌ اِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ تَعْرِضُ عَلَيْهِ نَفْسَهَا قَالَتْ يَارَسُوْلَ اللهِ اَلَکَ بِیْ حَاجَةٌ؟ فَقَالَتْ بِنْتُ اَنَسٍ مَا اَقَلَّ حَيَاءَ هَا وَ اسوْأَتَاهُ وَاسوْأَتَاهُ قَالَ هِیَ خَيْرٌ مِّنْکِ رَغِبَتْ فِی النَّبِیِّ ﷺ فَعَرَضَتْ عَلَيْهِ نَفْسَهَا.(۱۴)

ایک عورت بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئی۔ اس نے حضور ﷺ کو اپنے نکاح کی پیشکش کی۔ عرض کی یارسول اللہ ﷺ کیا آپ کو میری حاجت ہے؟۔ حضرت انس کی بیٹی کہنے لگی، اس کی حیاء کتنی کم تھی ہائے افسوس!۔ آپ نے فرمایا وہ تجھ سے بہتر تھی، اسے حضور میں رغبت تھی تو اس نے حضور پر خود کو پیش کر دیا۔

اسی طرح حضرت سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں صحابہ کرام کی جماعت سمیت بارگاہِ رسالت میں حاضر تھا کہ ایک خاتون نے آکر عرض کی یارسول اللہ ﷺ میں نے اپنا نفس آپ کو ہبہ کر دیا ہے، آپ کی میرے متعلق کیا رائے ہے؟(۱۵)

(۱۴) ☆ بخاری، امام ابوعبداللہ محمدبن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) باب عرض المرأة نفسها علی الرجل الصالح رقم الحدیث ۵۱۲۰

(۱۵) ☆ بخاری، امام ابوعبداللہ محمدبن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) کتاب الوکالة باب وکالة المرأة الامام فی النکاح رقم الحدیث ۲۳۱۰

☆ و ایضا کتاب النکاح باب عرض المرأة نفسها علی الرجل الصالح رقم الحدیث ۵۱۲۱

☆ و ایضا کتاب النکاح باب اذا کان الولی هو الخاطب رقم الحدیث ۵۱۳۲

☆ و ایضا کتاب النکاح باب السلطان ولی رقم الحدیث ۵۱۳۵

☆ ترمذی، امام ابوعیسی محمدبن عیسی ترمذی (م ۲۷۹ھ) کتاب النکاح باب منه رقم الحدیث ۱۱۱۴

☆ نسائی، امام ابوعبدالرحمن احمدبن شعیب علی نسائی (م ۳۰۳ھ) کتاب النکاح باب هبة المرأة نفسها رجل بغیر صداق رقم الحدیث ۳۳۵۹

☆ ابوداؤد، امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ) کتاب النکاح باب التزویج علی العمل یعمل رقم الحدیث ۲۱۱۱

غرضیکہ لڑکی والوں کی طرف سے کسی کو اس لئے رشتہ کی پیشکش کرنا کہ لڑکا شریف اور دین دار ہے یہ نہ صرف جائز بلکہ مستحسن ہے۔ البتہ اگر اس پیشکش میں مال و دولت اور کوئی دنیوی طمع ہو تو ناپسندیدہ اور معیوب ہے۔

﴿۲﴾ نکاح ہر اس لفظ سے منعقد ہو جاتا ہے جو تملیک علی التابید پر دلالت کرے۔ عقدِ نکاح میں لفظِ نکاح اور تزویج صریح ہیں باقی وہ تمام الفاظ جو بروقت کسی کامل چیز کی تملیک کے لئے موضوع ہیں وہ کنایہ ہیں۔ مثلاً ھبہ، اعطاء یا ملک، مثلاً یوں کہے کہ میں نے اپنی بیٹی تجھے ہبہ کی، تیری ملک میں دی، تجھے دے دی وغیرہ۔ (۱۶)

حدیث مبارکہ میں صراحۃً الفاظ کنایہ کے ساتھ انعقادِ نکاح کا بیان موجود ہے۔

نبی اکرم، نورِ مجسم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

قَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ.

میں نے تجھے اس کا مالک بنا دیا ہے کیونکہ تجھے قرآن مجید یاد ہے۔ یعنی میں نے اسے تیرے عقدِ نکاح میں دے دیا ہے۔ (۱۷)

﴿۳﴾ ایسے الفاظ جو انشائے عقدِ نکاح کے لئے متعین ہیں، ان سے بہر صورت نکاح منعقد ہو جاتا ہے۔ خواہ وہ دونوں صیغے ماضی کے ہوں مثلاً یہ کہے کہ میں نے فلاں کو تیرے نکاح میں دیا وہ کہے میں نے قبول کر لیا یا ایک ماضی کے لئے موضوع ہو اور دوسرا غیر ماضی کے لئے، چاہے استقبال...... کے لئے جیسے امر۔ مثلاً تو مجھ سے اپنا نکاح کر دے۔ یا تو میری بیوی بن جا، اس نے کہا میں نے قبول کیا تو نکاح ہو جائے گا۔ یا حال...... کے لئے جیسے مضارع۔ مثلاً وہ کہے میں نے فلاں کو تیرے نکاح میں دیا۔ دوسرا کہے میں قبول کرتا ہوں۔

ایسے الفاظ جو اخبار کے لئے متعین ہیں، ان میں اگرچہ عقدِ نکاح کی نیت کرے نکاح منعقد نہیں ہوتا اور ایسے الفاظ جو اخبار و انشاء دونوں کا احتمال رکھتے ہوں، ان سے بنیت انشاء نکاح صحیح ہوگا جبکہ گواہوں کو علم ہو کہ ان الفاظ سے مقصود انشائے عقد ہے۔ البتہ فقط مستقبل کے صیغہ سے نکاح منعقد نہیں ہوتا۔ مثلاً کہا کہ میں اپنی بیٹی

---

(۱۶) ☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص ۲۴۲

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص ۱۴۶۸

(۱۷) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص ۱۴۶۸

کا تجھ سے نکاح کروں گا تو یہ نکاح نہیں وعدۂ نکاح ہے۔ (۱۸)

﴿۴﴾ نکاح میں مستحب یہ ہے کہ ایجاب عورت کی طرف سے ہو اور قبول مرد کی طرف سے، کیونکہ مہر، نفقہ اور سکنی اسی پر لازم ہے۔ نیز عورت کے تمام حقوق کی ذمہ داری مرد پر ہی عائد ہوتی ہے۔ مرد ہر طرح عورت پر فائق اور برتر ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشادِ گرامی ہے۔

لِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ. (سورۃ البقرہ آیت ۲۲۸ پ ۲)

اور مردوں کو ان پر فضیلت ہے۔

اس لئے مناسب یہی ہے کہ عقد کی درخواست عورت کی طرف سے ہو اور قبولیت مرد کی طرف سے، اسی میں مرد کی تعظیم و توقیر ہے۔ حضرت سیدنا شعیب علیہ السلام نے عورت کی طرف سے نکاح کی پیشکش کی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسے قبول فرمالیا۔ قرآن مجید میں دوسری جگہ اس مضمون کو یوں واضح فرمایا گیا ہے۔

فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا. (سورۃ الاحزاب آیت ۳۷ پ ۲۲)

پھر جب زید کی غرض اس سے نکل گئی تو ہم نے وہ تمہارے نکاح میں دے دی۔

یعنی اللہ تبارک و تعالیٰ کا خود حضرت زینب کو حضور کے نکاح میں دینا اور حضور کا انہیں شرفِ قبولیت عطا فرما کر حرم پاک میں داخل فرمالینا، اس بات پر واضح دلیل ہے کہ ایجاب عورت کی طرف سے ہونا چاہئے۔

البتہ منگنی اور پیغامِ نکاح میں پہل مرد کی طرف سے ہونی چاہئے، تاکہ عورت کا احترام اور مرد کا اس کی طرف میلان ظاہر ہو۔ (۱۹)

﴿۵﴾ اگر متعدد بچیاں ہوں تو اگرچہ مناسب یہی ہے کہ بڑی کا نکاح پہلے کیا جائے تاہم کسی غرضِ صحیح کی وجہ سے چھوٹی کا نکاح پہلے کر دینا بھی جائز ہے۔ حضرت شعیب علیہ السلام نے پہلے اپنی چھوٹی بیٹی کا نکاح حضرت موسیٰ علیہ السلام

---

(۱۸) ☆ التفسیرات الاحمدیہ للعلامۃ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور ص ۵۹۴

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳ ص ۴۰۸

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور ج ۳ ص ۲۳۸

☆ تفسیر مظہری للعلامۃ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج ۷ ص ۱۵۰

(۱۹) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۴۶۹

سے فرمایا۔ یہی حضرت موسیٰ کو بلانے کے لئے آئی تھی، جس کا ذکر قرآن مجید نے یوں فرمایا۔

فَجَاءَتْهُ اِحْدٰهُمَا تَمْشِیْ عَلَی اسْتِحْیَآءٍ قَالَتْ اِنَّ اَبِیْ یَدْعُوْکَ لِیَجْزِیَکَ اَجْرَمَا سَقَیْتَ لَنَا.

تو ان دونوں میں سے ایک ان کے پاس آئی شرم سے چلتی ہوئی، بولی میرا باپ تمہیں بلاتا ہے کہ تمہیں مزدوری دے اس کی جو تم نے ہمارے جانوروں کو پانی پلایا ہے۔(سورۃ القصص آیت ۲۵ پ ۲۰)

اسی نے اپنے والدِ مکرم حضرت شعیب علیہ السلام سے یہ درخواست کی تھی کہ آپ انہیں اجیر رکھ لیں۔

یٰاَبَتِ اسْتَأْجِرْہُ اِنَّ خَیْرَمَنِ اسْتَأْجَرْتَ الْقَوِیُّ الْاَمِیْنُ. (سورۃ القصص آیت ۲۶ پ ۲۰)

اے میرے باپ ان کو نوکر رکھ لو بے شک بہتر نوکر وہ جو طاقتور اور امانت دار ہو۔

یہ چونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں سبقت کرنے والی تھی اس لئے حضرت شعیب نے انہی کا نکاح آپ سے کر دیا۔(۲۰)

﴿۶﴾ عقدِ نکاح کے لئے تعین زوجہ لازم ہے اگر زوجہ متعین نہ ہوئی تو نکاح منعقد نہ ہوگا۔(۲۱)

﴿۷﴾ بچی یا بچے کا نکاح کرنے کے لئے دین دار گھرانہ تلاش کرے، زیادہ مالدار رشتوں کی تلاش میں نہ رہے۔ حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی بیٹی کا نکاح حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اس حال میں کیا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام غریب الوطن تھے۔ اسی میں دینی و دنیوی برکات ہیں۔ اسلام نے ہمیں یہی تعلیم دی ہے اور

(۲۰) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص ۱۴۷۰

☆ تفسیر مظہری للعلامۃ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ص ۱۵۸

☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص ۲۴۳

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاہورج۳ص ۶۳۸

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان،ج۳،ص ۴۴۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور،ج۳،ص ۴۳۰

☆ تفسیر روح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ،کوئٹہ ج۶ ص ۳۹۸

(۲۱) ☆ تفسیر مظہری للعلامۃ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ص ۱۵۸

☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص ۲۴۲

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص ۱۴۶۹

☆ تفسیر روح المعانی للعلامۃ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج۲۰ ص ۶۹

☆ التفسیرات الاحمدیہ للعلامۃ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور ص ۵۹۴

یہی اسلام کا مزاج ہے۔(۲۲)

نبی اکرم،حبیبِ مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

تُنۡکَحُ الۡمَرۡاَۃُ لِاَرۡبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَلِجَمَالِهَا وَلِدِیۡنِهَا فَاظۡفُرۡ بِذَاتِ الدِّیۡنِ تَرِبَتۡ یَدَاکَ.(۲۳)

کسی عورت کے ساتھ چار وجہ سے شادی کی جاتی ہے۔اس کے مال کی وجہ سے،اس کے خاندان کی وجہ سے،اس کے حسن و جمال کی وجہ سے اور اس کے دین کی وجہ سے۔تو دین والی کو ترجیح دے، تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں۔

﴿۸﴾ ابتلائے معصیت کا کوئی اندیشہ نہ ہو تو نکاح کو مؤخر کرنا جائز ہے۔اسی طرح غرض صحیح کی وجہ سے بھی نکاح میں تاخیر روا ہے۔مثلاً زوجین میں سے کوئی ایک نابالغ ہے یا رہائش کے لئے مکان کی تعمیر ہو رہی ہے تو بلوغت اور رہائش تعمیر ہوتے تک انتظار کرنا جائز ہے۔(۲۴)

البتہ اگر نکاح کو مؤخر کرنے میں گناہ کا اندیشہ ہے تو معاملۂ نکاح کو خواہ مخواہ ٹالتے رہنا اور مؤخر کرتے رہنا ناجائز ہے۔جب بھی کوئی مناسب رشتہ ملے فوراً عقد طے کردے۔نبی اکرم نورِ مجسم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے۔

یَاعَلِیُّ لَاتُؤَخِّرۡ ثَلَاثًا اَلصَّلٰوۃُ اِذَا حَانَتۡ وَ الۡجَنَازَۃُ اِذَاحَضَرَتۡ وَالۡاَیِّمُ اِذَا وَجَدۡتَّ لَهَا کُفُوًّا.(۲۵)

---

(۲۲) ☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی مطبوعه بیروت،لبنان،ج۳،ص ۱۴۷۸

☆ تفسیرروح المعانی للعلامة ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ج۲۲ ص ۷۰

(۲۳) ☆ مسلم ،امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) کتاب الرضاع باب فی نکاح ذات الدین رقم الحدیث ۳۶۲۰

☆ بخاری ،امام ابوعبداللهمحمدبن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) کتاب النکاح باب اکفاء فی الدین رقم الحدیث ۵۰۹۰

☆ نسائی ،امام ابوعبدالرحمٰن احمدبن شعیب علی نسائی (م ۳۰۳ھ) باب کراهیة تزویج الزناة رقم الحدیث ۳۲۳۰

☆ ابوداؤد،امام ابوداؤدسلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ)کتاب النکاح مایؤمر به من تزویج ذات الدین رقم الحدیث ۲۰۴۷

(۲۴) ☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی مطبوعه بیروت،لبنان،ج۳،ص ۱۴۷۸

☆ الجامع القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعه بیروت،لبنان،ج۱۲،ص ۲۴۴

(۲۵) ☆ ترمذی ،امام ابوعیسی محمدبن عیسی ترمذی (م ۲۷۹ھ) کتاب الصلاة باب ماجاء في الوقت الاول من الفضل رقم الحدیث ۱۷۱

☆ ابن ماجه ،امام ابوعبدالله محمدبن یزیدابن ماجه (م ۲۷۳ھ)کتاب الجنائز باب ماجاء فی الجنازة لاتؤخر اذا حضرت رقم الحدیث ۱۴۸۶

اے علی تین چیزوں میں تاخیر نہ کرو۔ نماز میں جب وقت ہوجائے، جنازہ میں جب حاضر ہو اور غیر شادی شدہ لڑکی میں جب اس کا کفو ملے۔

﴿۹﴾ حق مہر کا مال متقوم ہونا ضروری ہے، جو شئی مال نہ ہو وہ مہر نہیں بن سکتی۔ قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّاوَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ. (سورۃ النساء آیت ۲۴ پ ۵)

اور ان (محرمات) کے سوا جو ہیں وہ تمہیں حلال ہیں کہ اپنے مالوں کے عوض تلاش کرو۔

یہی وجہ ہے کہ اگر کسی شخص نے اس شرط (مہر) پر نکاح کیا کہ اپنی بیوی کو قرآن مجید کی تعلیم دوں گا، سکول و کالج کے اسباق پڑھاؤں گا یا اس کی خدمت کروں گا۔ تو نکاح ہوجائے گا مگر تعلیم دینا یا زوجہ کی خدمت کرنا مہر نہیں بن سکتا، کیونکہ یہ چیزیں منفعت تو ہیں مگر مال نہیں۔ ایسی صورت میں اسے مہرِ مثل ادا کرنا ہوگا۔ (۲۶)

﴿۱۰﴾ آزاد آدمی کے منافع کو مہر نہیں قرار دیا جاسکتا۔ البتہ غلام کے منافع کو مہر بنایا جاسکتا ہے۔ مثلاً اگر کسی عورت کا شوہر غلام ہو تو خدمت کو مہر مقرر کرنا جائز ہے کیونکہ اس کے حق میں یہ مال متقوم ہے۔ (۲۷)

﴿۱۱﴾ حق مہر عورت کا حق ہے اس کے ولی کا نہیں، لہٰذا عورت کو ہی دینا ضروری ہے، متولی کو نہیں دیا جاسکتا۔ (۲۸)

اللہ تعالیٰ جل وعلا مجدہ الکریم ارشاد فرماتا ہے۔

وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً. (سورۃ النساء آیت ۴ پ ۴)

---

(۲۶) ☆ تفسیر روح البیان للعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج ۶ ص ۳۹۸

☆ التفسیرات الاحمدیہ للعلامۃ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور ص ۵۹۱

☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۲۴۴

☆ تفسیر روح المعانی للعلامۃ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲۰ ص ۶۹

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی، ج ۳ ص ۴۰۸

(۲۷) ☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۲۴۴

☆ تفسیر روح المعانی للعلامۃ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲۰ ص ۶۹

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی، ج ۳ ص ۴۰۸

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۴۷۰

☆ التفسیرات الاحمدیہ للعلامۃ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور ص ۵۹۱

(۲۸) ☆ تفسیر روح البیان للعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج ۶ ص ۳۹۸

☆ التفسیرات الاحمدیہ للعلامۃ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور ص ۵۹۴

اور عورتوں کو ان کے مہر خوشی سے دو۔

ہاں عورت اگر چاہے تو وہ اپنی طرف سے ولی یا کسی اور کو دے سکتی ہے۔ یہ اس کی ملکیت ہے اس میں وہ جیسے چاہے تصرف کرے۔ قرآن مجید میں ہے۔

فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَیْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِیْٓــًٔا مَّرِیْٓــًٔا. (سورۃ النساء آیت ۴ پ ۴)

پھر اگر وہ اپنے دل کی خوشی سے مہر میں سے تمہیں کچھ دے دیں تو اسے کھاؤ رچتا پچتا۔

﴿۱۲﴾ انعقادِ نکاح کے لئے ذکرِ حق مہر کی کوئی حاجت نہیں، حق مہر کا ذکر کیے بغیر بھی نکاح ہو جاتا ہے۔ (۲۹)

﴿۱۳﴾ عورت کی طرف سے مقررہ مہر سے زیادہ کا مطالبہ کرنا حرام ہے۔ البتہ اگر شوہر کی طرف سے از خود بڑھا دیا گیا ہو تو طے شدہ سے زیادہ لے سکتی ہے۔ (۳۰)

﴿۱۴﴾ نکاح میں اولیاء کا اپنے لئے کوئی شرط مقرر کرنا یا عوض حاصل کرنا حرام ہے، کیونکہ لڑکی کا نکاح کرانا حکمِ الٰہی کی تعمیل ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

وَاَنْكِحُوا الْاَیَامٰی مِنْكُمْ. (سورۃ النور آیت ۳۲ پ ۱۸)

اور نکاح کرواپنوں میں ان کا جو بے نکاح ہوں۔

اور حکمِ الٰہی کی تعمیل کا عوض لینا نہ عقلاً روا ہے اور نہ ہی شرعاً جائز، یہ رشوت ہے۔ (۳۱)

﴿۱۵﴾ دخول (زفاف) سے پہلے مہر یا اس کی مثل کوئی شئ ادا کرنا مستحب ہے۔ (۳۲)

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

اَحَقُّ الشُّرُوْطِ اَنْ تُوْفُوْا بِهٖ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوْجَ.

---

(۲۹) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۳۴۹

(۳۰) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۴۷۳

(۳۱) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۴۷۳

(۳۲) ☆ الجامع القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۲۴۴

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۴۷۸،

بقیہ تمام شرطوں سے زیادہ ادائیگی کا مستحق حق مہر کو ادا کرنا ہے۔(۳۳)

﴿۱۶﴾ شروطِ فاسدہ سے نکاح فاسد نہیں ہوتا، وہ خود ہی باطل ہو جاتی ہیں۔(۳۴)

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

مَابَالُ رِجَالٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَّيسَتْ فِي كِتَابِ اللهِ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَّيسَ فِي كِتَابِ اللهِ فَهُوَ بَاطِلٌ.(۳۵)

لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ ایسی شرطیں لگاتے ہیں جو کتاب اللہ میں نہیں، جس نے ایسی شرط لگائی جو اللہ کی کتاب میں نہیں وہ شرط باطل ہے۔

﴿۱۷﴾ ایجاب وقبول کا گواہوں کے سامنے ہونا ضروری ہے، اس کے بغیر نکاح منعقد نہیں ہوتا۔(۳۶)

﴿۱۸﴾ لڑکی نابالغہ ہو تو اس کا ولی اس کا نکاح اپنی مرضی سے کرسکتا ہے اور اگر بالغہ ہو جائے تو اس کی رضا حاصل کرنا ضروری ہے۔اس کی رضامندی کے بغیر نہیں کرسکتا۔(۳۷)

---

(۳۳) ☆ بخاری ،امام ابوعبداللہ محمدبن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) کتاب الشروط باب الشروط فی المهر عند عقد النکاح رقم الحدیث ۲۷۲۱

☆ بخاری ،امام ابوعبداللہ محمدبن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) و ایضا باب الشروط فی النکاح ۵۱۵۱

☆ مسلم ،امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) کتاب النکاح باب الوفاء بالشروط فی النکاح رقم الحدیث ۳۴۵۷۲

☆ ترمذی ،امام ابوعیسی محمدبن عیسی ترمذی (م ۲۷۹ھ) کتاب النکاح باب الشروط رقم الحدیث ۱۱۲۷

☆ ابوداؤد،امام ابوداؤدسلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ) کتاب النکاح باب الشروط رقم الحدیث ۲۱۳۹

☆ نسائی ،امام ابوعبدالرحمٰن احمدبن شعیب علی نسائی (م ۳۰۳ھ) کتاب النکاح باب الشروط فی النکاح رقم الحدیث ۸۲

☆ ابن ماجه ،امام ابوعبدالله محمدبن یزیدابن ماجه (م ۲۷۳ھ) کتاب النکاح باب الشروط فی النکاح رقم الحدیث ۱۹۵۴

(۳۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت،لبنان، ج۳،ص ۳۴۹

☆ تفسیر کبیر للامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارةالمطالع قاهره ازهر ج۲۴ص ۳۴۳

(۳۵) ☆ بخاری ،امام ابوعبداللہ محمدبن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) کتاب المکاتب رقم الحدیث ۶۲ ...... ۶۱ ...... ۲۵۶۰

(۳۶) ☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی مطبوعه بیروت،لبنان، ج۳،ص ۱۴۸۰

(۳۷) ☆ الجامع القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعه بیروت،لبنان، ج۱۲،ص ۲۴۲

☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی مطبوعه بیروت،لبنان، ج۳،ص ۱۴۷۷

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

اَلْاَیِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَّلِیِّهَا وَالْبِکْرُ تُسْتَأْمَرُ مِنْ نَفْسِهَا وَاِذْنُهَا صَمَاتُهَا.(۳۸)

بالغہ اپنے نفس کی ولی سے زیادہ حق دار ہے اور باکرہ سے اس کے نفس کے بارے میں اجازت لی جائے گی اور خاموشی اس کی اجازت ہے۔

﴿۱۹﴾ عقود میں پہلے وہ شرائط لکھی جائیں جو لازم ہوں، پھر اگر ضرورت ہو تو تطوعات (غیر لازم شرائط) تحریر کئے جائیں۔ ہر ایک کو اس کی حیثیت کے مطابق مقام دیا جائے۔ شرط کے ساتھ شرط والا اور تطوع و تبرع کے ساتھ تبرع والا معاملہ کیا جائے۔ انہیں آپس میں خلط نہ کیا جائے کیونکہ تطوع لوازم عقد میں سے نہیں۔(۳۸)

﴿۲۰﴾ مال معین کے عوض منافع کے حصول کو اجارہ کہتے ہیں۔ مثلاً کسی سے نوکری یا مزدوری پر کام کروانا، کوئی شئی ٹھیکہ یا کرایہ پر دینا، سب اجارہ کی ہی مختلف صورتیں ہیں۔ یہ لوگوں کی ضروریات اور معاشرتی زندگی کے بنیادی مصالح میں سے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عقد اجارہ ہر ملت اور ہر شریعت میں جائز رہا۔ اس کے جواز پر اجماع ہے۔(۴۰)

﴿۲۱﴾ عقد اجارہ میں عوض کا متعین ہونا ضروری ہے، عوض مجہول کے بدلے اجارہ جائز نہیں۔ نبی کریم ﷺ نے ایسے عقد طے کرنے سے منع فرمادیا ہے جس میں جہالت ہو۔(۴۱)

﴿۲۲﴾ اجیر کی پوری اجرت ادا کرنا واجب ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

ثَلٰثَةٌ اَنَا خَصْمُهُمْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَمَنْ کُنْتُ خَصْمُهٗ خَصَمْتُهٗ رَجُلٌ اَعْطٰی بِیْ ثُمَّ غَدَرَ وَرَجُلٌ

---

(۳۸) ☆ نسائی، امام ابوعبدالرحمٰن احمدبن شعیب علی نسائی (م ۳۰۳ھ) کتاب النکاح باب استئذان البکر فی نفسها رقم الحدیث ۳۲۶۰.۶۱.۶۲.۶۳

☆ وایضا استئمار الاب البکر فی نفسها رقم الحدیث ۳۲۶۴

☆ ابن ماجه، امام ابوعبدالله محمدبن یزیدابن ماجه (م ۲۷۳ھ) کتاب النکاح باب استئمار البکر و الثیب رقم الحدیث ۱۸۷۰

☆ ترمذی، امام ابوعیسی محمدبن عیسی ترمذی (م ۲۷۹ھ) کتاب النکاح باب ماجاء فی استئمار البکر و الثیب رقم الحدیث ۱۱۰۸

☆ مسلم، امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) کتاب النکاح باب استئذان الثیب فی النکاح بالنطق و البکر بالسکوت رقم الحدیث ۳۴۶۱......۶۲......۶۳

☆ ابوداؤد، امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ) کتاب النکاح باب فی الثیب رقم الحدیث ۲۰۹۸......۹۹

(۳۹) ☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی مطبوعه بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۴۷۹

(۴۰) ☆ تفسیرروح البیان للعلامة امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه ج۲۰ ص ۶۷

(۴۱) ☆ الجامع القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعه بیروت، لبنان، ج۱۲، ص ۲۴۷

☆ تفسیرروح المعانی للعلامة ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ج۲۰ ص ۶۹

☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی مطبوعه بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۴۷۵

بَاعَ حُرًّا وَّاَکَلَ ثَمَنَهٗ وَرَجُلٌ اسْتَأْجَرَ اَجِیْرًا فَاسْتَوْفٰی مِنْهُ وَ لَمْ یُعْطِهٖ اَجْرَهٗ.(۴۲)

قیامت کے دن تینوں شخصوں کا مدعی میں ہوں اور جس کا مدعی میں ہوں اس پر میں ہی غالب آؤں گا۔ایک وہ شخص جس نے میرا عہد دیا پھر عہد شکنی کی، دوسرا وہ شخص جس نے کسی آزاد کو غلام بنا کر بیچ ڈالا اور اس کی قیمت کھا گیا۔تیسرا وہ جس نے کسی کو مزدوری پر لگا کر اپنا کام تو اس سے پورا کرالیا مگراس کی اجرت اسے پوری نہ دی۔

﴿۲۳﴾ اجارہ کے لئے مدتِ اجارہ (قلیل ہوخواہ کثیر) کا تعین کرنا ضروری ہے۔اگر مدت متعین نہ کی تو یہ عقد جائز نہیں۔(۴۳)

﴿۲۴﴾ جس کام کے لئے عقد اجارہ منعقد ہوا اسے بیان کرنا ضروری ہے، اگر کام بیان نہ کیا تو اجارہ جائز نہیں۔مثلاً کہا کہ تم ایک سال تک میری ملازمت کرو گے اور کام بیان نہ کیا تو یہ عقد جائز نہیں۔البتہ کام پہلے سے ہی معلوم ہو تو بیان نہ کرنا بھی جائز ہے۔کیونکہ کام متعارف ہے اور جو چیز معروف و متعارف ہو وہ مذکور ہی کے حکم میں ہوتی ہے۔حضرت سیدنا شعیب علیہ السلام نے صرف مدت اجارہ بیان فرمائی، کام کی نوعیت نہیں۔حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے کام کی نوعیت (بکریاں چرانا) قرینۂ حال کی وجہ سے پہلے ہی متعین تھی۔(۴۴)

﴿۲۵﴾ اجیر کے قبضہ سے چیز ضائع یا گم ہوگئی تو وہ ضامن نہ ہوگا اگرچہ ضمان کی شرط بھی لگائی گئی ہو۔کیونکہ اجیر ایک امین ہے اور امانت ضائع ہونے پر ضمان نہیں ہوتا۔نبی اکرم ﷺ کا یہی فیصلہ ہے۔

حضرت علی شیرِ خدا رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

اِنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لَاضَمَانَ عَلٰی قَصَّارٍ وَّصَبَّاغٍ.

---

(۴۲) ☆ بخاری ،امام ابوعبداللہ محمدبن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵٦ھ) کتاب البیوع باب اثم من باع حرارقم الحدیث ۲۲۲۷

☆ بخاری ،امام ابوعبداللہ محمدبن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵٦ھ) کتاب الاجارۃ باب اثم من منع اجر الاجیر ۲۲۷۰

☆ ابن ماجہ ،امام ابوعبداللہ محمدبن یزیدابن ماجہ (م ۲۷۳ھ) ابواب الرهن باب اجرالاجراء ص۱۷۸

☆ المسند،امام احمدبن حنبل (م ۲۴۱ھ)حدیث ابی ہریرہ المکتب الاسلامی بیروت ج۲ ص ۳۵۸

(۴۳) ☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م٦٦٨ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۱۲ ،ص ۲۴۵

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۳،ص ۱۴۷۲

(۴۴) ☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م٦٦٨ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۱۲ ،ص ۲۴۵

دھوبی اور رنگریز پر ضمان نہیں۔(۴۵)

امام اجل قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قاضی تھے، ہزارہا صحابہ و تابعین کی موجودگی میں ہمیشہ یہی فیصلہ صادر فرماتے رہے۔امام محمد رحمۃ اللہ علیہ اپنی سند کے ساتھ بیان فرماتے ہیں۔

اِنَّ شُرَیْحًا لَّمْ یَضْمِنْ اَجِیْرًا قَطُّ.

قاضی شریح نے کبھی اجیر کو ضامن نہیں بنایا۔(۴۶)

امام المحدثین امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس مسئلہ میں صحیح بخاری شریف میں ایک مستقل باب قائم کیا ہے۔

اِذَا اَبْصَرَ الرَّاعِیُ اَوِالْوَکِیْلُ شَاۃً تَمُوْتُ اَوْ شَیْئًا یَفْسُدُ فَاَصْلَحَ مَایَخَافُ الْفَسَادَ.

چرواہا یا وکیل جب بکری کو مرتے دیکھے یا کسی اور شئی کو خراب ہوتے دیکھے تو اسے ضائع ہونے سے بچانے کی تدبیر کرے۔

پھر اس باب کے تحت حضرت سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث مبارکہ نقل فرمائی۔

اِنَّہٗ کَانَتْ لَھُمْ غَنَمٌ تُرْعٰی بِسَلْعَ فَاَبْصَرَتْ جَارِیَۃٌ لَّنَا بِشَاۃٍ مِّنْ غَنَمِنَا مَوْتًا فَکَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْھَا بِہٖ فَقَالَ لَھُمْ لَاتَاْکُلُوْا حَتّٰی اَسْأَلَ النَّبِیَّ ﷺ اَوْ اُرْسِلَ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ مَنْ یَّسْأَلُہٗ وَ اَنَّہٗ سَأَلَ النَّبِیَّ اَوْ اَرْسَلَ اِلَیْہِ فَاَمَرَ بِأَکْلِھَا.(۴۷)

کہ ان کی بکریاں مقام سلع میں چرتی تھیں۔ ہماری لونڈی نے دیکھا کہ ہمارے ریوڑ میں سے ایک بکری مر رہی ہے تو اس نے پتھر توڑا اور اس کے ساتھ اسے ذبح کر دیا۔حضرت کعب فرمانے لگے اس کا گوشت نہ کھاؤ۔ یہاں تک کہ میں اس کے بارے میں حضور ﷺ سے پوچھ نہ لوں۔انہوں نے حضور ﷺ سے دریافت کیا تو حضور ﷺ نے اسے کھانے کا حکم ارشاد فرمایا۔

اجیر کو جس شئی پر امین بنایا گیا ہے اس شئی کے متعلق اس کے قول کی تصدیق کرنا ضروری ہے، جب تک خیانت

(۴۵) ☆ جامع المسانید ، الباب الثالث عشر دار الکتب العلمیۃ بیروت

(۴۶) ☆ کتاب الاثار، باب ضمان الاجیر المشترک رقم الحدیث ۷۸۰، ادارۃ القرآن کراچی ص ۱۷۳

(۴۷) ☆ بخاری ،امام ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) رقم الحدیث ۲۳۰۴...... ۵۵۰۱

یا جھوٹ ظاہر نہ ہو۔ اگر اس کا جھوٹ یا خیانت ظاہر ہوگئی تو اس پر ضمان واجب ہوگی۔(۴۸)

﴿۲۶﴾ دورانِ گفتگو ان شاء اللہ کہنا باعثِ خیر و برکت اور بہت سے دنیوی و اخروی فوائد کا حامل ہے۔ ہمیشہ سے صلحائے کاملین اور پیشوایان راسخین اس جملہ کو اپنے کلام میں ذکر کرتے آئے ہیں۔

حضرت شعیب علیہ السلام نے فرمایا۔

سَتَجِدُنِیٓ اِنۡ شَآءَ اللّٰہُ مِنَ الصّٰلِحِیۡنَ. (سورۃ القصص آیت ۲۷ پ ۲۰)

ان شاء اللہ تم مجھے نیکوں میں پاؤ گے۔

یاد رہے کہ ان شاء اللہ کہنے کا یہ معنی ہرگز نہیں کہ بندہ اپنے امور میں جدوجہد کرنا ہی چھوڑ دے۔ بلکہ ان شاء اللہ کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اپنے معاملات میں حتی الوسع کوشش کے باوجود اسباب پر اعتماد کرنے کی بجائے صرف توفیقِ الٰہی پر بھروسہ کرے۔ اور پھر اپنی کوشش و سعی کے نتائج بھی اپنے مالک و مولیٰ کی مشیت پر چھوڑ دے۔(۴۹)

﴿۲۶﴾ معاملات میں لوگوں پر نرمی کرنا، انبیاءِ کرام کی سنت ہے۔ حضرت شعیب علیہ السلام نے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ایک معاملہ طے فرمایا تو ارشاد فرمایا۔

مَآ اُرِیۡدُ اَنۡ اَشُقَّ عَلَیۡکَ. (سورۃ القصص آیت ۲۷ پ ۲۰)

میں تمہیں مشقت میں نہیں ڈالنا چاہتا۔

یعنی نہ تو میں آپ کے دس سال پورے کرنے پر مجبور کروں گا، نہ کوئی ایسا کوئی کام کرنے کا پابند کروں گا جو آپ پر گراں گزرے۔ بلکہ اجرت کی ادائیگی، اوقات کار کی پابندی اور دیگر امور میں آپ کو تکلیف نہیں دوں گا۔(۵۰)

﴿۲۷﴾ مریدین اور طالبان راہِ سلوک کا اپنے شیخ کی خدمت کرنا نہ صرف باعثِ سعادت ہے بلکہ حصولِ درجات کا

(۴۸) ☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص ۲۴۶

(۴۹) ☆ تفسیرروح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ،کوئٹہ ج۶ ص ۳۹۹

☆ تفسیرروح المعانی للعلامۃ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج۲۰ ص ۶۸

☆ التفسیرات الاحمدیہ للعلامۃ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور ص ۵۹۱

(۵۰) ☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳ص ۴۰۹

☆ تفسیرکبیرللامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر ج۲۴ص ۲۴۳

ذریعہ بھی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دس سال حضرت شعیب علیہ الصلاۃ والسلام کی خدمت فرمائی۔

حضرت حافظ شیرازی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

شبان وادی ایمن گہی رسد بمراد　　　　که چندسال بجان خدمت شعیب کند

مرید اس وقت مراد کو پہنچتا ہے جب وہ چند سال اپنے شیخ کی خدمت کرے۔(۵۱)

❀❀❀❀❀❀

(۵۱) ☆ تفسیر روح البیان للعلامة امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۶ ص ۳۹۹

باب (۳۲۸)

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

وَوَصَّیۡنَا الۡاِنۡسَانَ بِوَالِدَیۡہِ حُسۡنًا ؕ وَاِنۡ جَاھَدٰکَ لِتُشۡرِکَ بِیۡ مَا لَیۡسَ لَکَ بِہٖ عِلۡمٌ فَلَا تُطِعۡھُمَا ؕ اِلَیَّ مَرۡجِعُکُمۡ فَاُنَبِّئُکُمۡ بِمَا کُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ○ (سورۃ العنکبوت آیت۸پ۲۰)

اورہم نے آدمی کوتاکید کی اپنے ماں باپ کے ساتھ بھلائی کی، اوراگروہ تجھ سے کوشش کریں کہ تو میرا شریک ٹھہرائے جس کا تجھے علم نہیں تو توان کا کہانہ مان، میری ہی طرف تمہارا پھرنا ہے تو میں بتادوں گا تمہیں جوتم کرتے تھے۔

حل لغات:

وَصَّیۡنَا: وَصّٰی تَوۡصِیَۃً کا معنی ہے کسی کام کا عہد لینا، کسی کام کا اشارہ کرنا، کسی کام کی تاکید کرنا، کسی کام کا حکم دینا۔ یعنی ہم نے انسان کووالدین کے ساتھ بھلائی کرنے کاحکم دیا۔(۱)

---

(۱) ☆ مصباح اللغات، ابوالفضل مولاناعبدالحفیظ بلیاوی، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی ص ۹۵۰

☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳ص ۴۴۶

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللّٰہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاہورج۳ص ۶۶۵

☆ تفسیرروح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۶ص ۴۴۹

قرآن مجید میں دیگر مواقع پر بھی لفظِ وَصّٰی حکم کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ مثلاً

ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

وَوَصّٰی بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِیْهِ وَ یَعْقُوْبُ. (سورۃ البقرہ آیت ۱۳۲ پ ۱)

اور اسی دین کی وصیت کی ابراہیم (علیہ السلام) نے اپنے بیٹوں کو اور یعقوب (علیہ السلام) نے۔

حُسْنًا: مصدر بمعنی مبالغہ ہے۔ اگر کسی عمل میں انتہاء درجہ کی خوبی ہو، گویا کہ وہ کام مجسمِ حسن بن جائے، اس پر حُسْنٌ کا اطلاق مبالغۃً ہوتا ہے۔ جیسے وہ شخص جس کا ہر کام عدل وانصاف پر مبنی ہو بلکہ اس کی ذات بذاتِ خود عدل کا استعارہ بن چکی ہو، اس کے لئے فُلَانٌ عَدْلٌ (فلاں شخص سرتاپا عدل ہے) کہا جاتا ہے۔ (۲)

اسی مبالغہ کی وجہ سے لفظِ حُسْنٌ ارشاد فرمایا گیا۔ یعنی ہم نے انسان کو والدین کے ساتھ ہر اچھا سلوک کرنے کا حکم دیا ہے۔ (۳)

اسی معنی کو بیان کرتے ہوئے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا۔

وَ قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا. (سورۃ البقرہ آیت ۸۳ پ ۱)

اور لوگوں سے اچھی بات کہو۔

وَاِنْ جَاهَدٰكَ: بہت زیادہ کوشش کرنا، پوری طاقت صرف کرنا، بھرپور جدوجہد کرنا۔

اسی معنی میں ارشاد فرمایا۔

وَ جَاهِدُوْا فِی اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ. (سورۃالحج آیت ۷۸ پ ۱۷)

---

(۲) ☆ تفسیر مظہری للعلامۃ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ ص ۱۹۲

☆ تفسیر روح المعانی للعلامۃ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲۰ ص ۱۳۸

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳ ص ۴۴۶

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۴۴۱

☆ تفسیر صاوی للعلامۃ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ ج۳ ص ۲۳۱

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور ج۳ ص ۲۶۵

(۳) ☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ پشاور ج۳ ص ۴۰۰

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۴۶۱

اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو جیسا حق ہے جہاد کرنے کا۔

اور ارشاد فرمایا۔

وَ الَّذِیۡنَ جَاهَدُوۡا فِیۡنَا لَنَهۡدِیَنَّهُمۡ سُبُلَنَا. (سورۃ العنکبوت آیت ۶۹ پ ۲۱)

اور جنہوں نے ہماری راہ میں کوشش کی ضرور ہم انہیں اپنے راستے دکھادیں گے۔

آیت زیبِ عنوان کا مفہوم یہ ہے کہ اگر تمہارے والدین تمہیں کافر و مشرک بنانے میں اپنی پوری توانائی صرف کردیں تو بھی اس معاملہ میں ان کی اطاعت جائز نہیں۔(۴)

مَا لَیۡسَ لَكَ بِهٖ عِلۡمٌ: جس کا تیرے پاس کوئی علم نہیں۔یعنی جس معبودِ باطل کے شریکِ الوہیت ہونے کا تجھے علم نہیں، اگر اسے شریکِ باری تعالیٰ ٹھہرانے کا تیرے والدین حکم دیں تو بھی ان کے اس حکم کو مسترد کرنا ضروری ہے، چہ جائیکہ ادلۂ قطعیہ سے شرک کا باطل ہونا جب تمہیں معلوم ہو؟؟ ایسی صورت میں تو والدین کا حکم نہ ماننا بدرجہ اولیٰ لازم ہے۔اگرچہ والدین کے بڑے حقوق ہیں مگر اللہ تعالیٰ کا حق ہر مخلوق کے حق پر مقدم و غالب ہے۔(۵)

اِلَیَّ مَرۡجِعُکُمۡ: اب تو تم اپنے آباء، اولاد، اقارب اور قبیلہ و برادری والوں کے ساتھ مخالطت و مجالست میں ہو مگر بالآخر تمہیں میری طرف ہی لوٹنا ہے۔ان لوگوں کے ساتھ تمہاری یہ صحبتیں ختم ہونے والی ہیں جبکہ ہماری بارگاہ میں حاضری دائمی ہوگی۔لہٰذا انہیں راضی کرنے کے لئے ہمارا غضب مول نہ لینا۔(۶)

فَاُنَبِّئُکُمۡ: یعنی قیامت کے دن برسرِ میدان تمہارے عمل و کردار کو ظاہر کردوں گا، تمہیں بتادوں گا کہ تم دنیا

---

(۴) ☆ مصباح اللغات ،ابو الفضل مولانا عبدالحفیظ بلیاوی ،مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی ص ۱۲۵۲

☆ تفسیر روح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ،کوئٹہ ج۶ ص ۴۴۹

(۵) ☆ تفسیر مظہری للعلامۃ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ص ۲۵۶

☆ تفسیر روح المعانی للعلامۃ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج۲۰ص ۱۳۹

☆ تفسیر صاوی للعلامۃ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ،مکہ مکرمہ ج۳ص ۲۳۲

☆ تفسیر روح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ،کوئٹہ ج۶ص ۴۴۹

(۶) ☆ تفسیر کبیر للامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر ج۲۴ص ۳۶

☆ تفسیر صاوی للعلامۃ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ،مکہ مکرمہ ج۳ص ۲۳۲

میں کیا کیا عمل کرتے رہے،اور پھر تم میں سے ہر ایک کے عمل کے مطابق جزاوسزا دوں گا۔تمہیں تمہارے ایمان اور خدمت والدین کا اجروثواب عطا کروں گا اوران کے کفروشرک اور گناہ پر راغب کرنے کی انہیں سزادوں گا۔(۷)

شان نزول:

حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں اپنی والدہ کا فرمانبردار اور خدمت گزار تھا،میری ماں بھی مجھے ساری اولاد سے زیادہ پیار کرتی تھی۔جب حضور سیدِ عالم ﷺ نے اعلانِ نبوت فرمایا تو میں نے آپ کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے اسلام قبول کرلیا۔میری والدہ کو میرے مسلمان ہونے کا علم ہوا تو وہ سخت ناراض ہوئی،اس نے میرے اسلام کو ناپسند کرتے ہوئے کہا اے سعد!تو نے ایک نیا دین اپنالیا؟یہ تو نے کیا حرکت کی ہے؟اگر تو نے اس دین کو نہ چھوڑا تو میں کھانا پینا ترک کردوں گی،یہاں تک کہ میں مرجاؤں گی پھرلوگ تجھے یہ طعنہ دیا کریں گے کہ''یہ اپنی ماں کا قاتل ہے''میں نے کہا اے ماں!ایسا نہ کرو،میں اپنے دین کو نہیں چھوڑ سکتا،مگر وہ بضد رہی۔اس نے پورا دن کھائے پیئے بغیر گزار دیا۔پھر دوسرا دن بھی اسی طرح بھوک و پیاس میں گزار دیا،جس کی وجہ سے اس کی کمزوری بہت زیادہ بڑھ گئی۔جب میں نے اس کی یہ ضد دیکھی تو میں نے کہا اے ماں!اچھی طرح سن لے،اگر تیری سو جانیں ہوں اور ایک ایک کرکے ساری نکل جائیں تو بھی خدا کی قسم میں اس دینِ حق کو نہیں چھوڑ سکتا۔اب تیری مرضی ہے تو کھالے اور مرضی نہیں تو بیشک نہ کھا۔میں اپنا دین کسی قیمت پر بھی چھوڑنے کو تیار نہیں۔جب اس نے میری دین پر استقامت دیکھی تو مایوس ہوکر اس نے کھانا پینا شروع کردیا۔اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارکہ نازل فرماکر واضح فرمادیا کہ والدین کے ساتھ حسن سلوک کیا جائے اور اگر وہ کفروشرک کا حکم دیں تو اس معاملہ میں ان کی اطاعت

(۷) ☆ تفسیر کبیر للامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر ج۲۴ ص ۳۶
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاہورج۳ص ۱۵ ۷
☆ تفسیرروح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ،کوئٹہ ج۶ص ۴۴۹

نہ کی جائے۔(۸)

نوٹ: حضرت سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کے اسی واقعہ کے متعلق سورۃ لقمان کی آیت نمبر۱۴اور سورۃ احقاف کی آیت نمبر۱۵بھی نازل ہوئی۔

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا، ان کی اطاعت وفرمانبرداری کرتے رہنا، ان کے سامنے ادب واحترام سے پیش آنا، ان کی رضاجوئی کو پیش نظر رکھنا، ان کے ساتھ آہستہ ونرم لہجہ میں گفتگو کرنا، انہیں شفقت ورحمت کی نظر سے دیکھنا، ان کے ساتھ دلی محبت کرنا، کسی معاملہ میں ان سے پہل نہ کرنا اور حتی الامکان ان کی خدمت کرتے رہنا بندۂ مؤمن پر فرض ہے۔
قرآن مجید میں جابجا والدین کے حقوق بیان فرما کر ان کی اطاعت وخدمت کا حکم ارشاد فرمایا گیا ہے۔
اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

وَ قَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًاط ......الآية (سورۃ بنی اسرائیل آیت۲۳،۲۴پ۱۵)

---

(۸) ☆ تفسیر مظہری للعلامۃ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ص ۱۹۲
☆ تفسیر روح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ،کوئٹہ ج۶ص ۴۵۰
☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص ج۱۳ص ۲۹۰
☆ تفسیر روح المعانی للعلامۃ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج۲۰ص ۱۳۹
☆ روائع البیان تفسیر آیت القرآن من القرآن محمد علی صابونی ،قدیمی کتب خانہ کراچی ،ج ۲،ص ۱۷۴
☆ تفسیرزادالمسیرفی علم التفسیرازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی،مطبوعہ پشاور ج۳ص ۴۰۰
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی،ج۳ص۴۴۷
☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی (م ۱۰۴۱ھ) مکتبہ حقانیہ، پشاور ج۵ص ۲۴۵
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ ،سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی، ج۶ ص ۱۲۰
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور،ج۳،ص ۴۴۶
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی (م۷۷۴ھ) دارالاحیاء الکتب العربیہ مصر ج ۳ص ۴۴۵
☆ الدرالمنثورلحافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت ج۶ص ۴۵۸
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاہور ج۳ص ۲۶۷
☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج۳،ص ۴۶۱
☆ تفسیرالطبری للعلامۃ ابوجعفربن محمدجریرالطبری،مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت،لبنان ج۲۰ ص ۸۲

اورتمہارے رب نے حکم فرمایا کہ اس کے سوا کسی کو نہ پوجو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔

نیز اللہ تعالیٰ رشاد فرماتا ہے۔

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسَانًا. (سورۃ الاحقاف آیت ۱۵ پ ۲۶)

اور ہم نے آدمی کو حکم کیا کہ اپنے ماں باپ سے بھلائی کرے۔

اورارشادفرمایا۔

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ ج حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ . (سورۃ لقمن آیت ۱۴ پ ۲۱)

اور ہم نے آدمی کو اس کے ماں باپ کے بارے میں تاکید فرمائی اس کی ماں نے اسے پیٹ میں رکھا کمزوری پر کمزوری جھیلتی ہوئی۔

اورارشادفرمایا۔

لَاتَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ قف وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا. (سورۃ البقرہ آیت ۸۳ پ ۱)

اللہ کے سوا کسی کو نہ پوجو اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو۔

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا۔

قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسَاكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ.

(سورۃ البقرہ آیت ۲۱۵ پ ۲)

تم فرماؤ جو کچھ مال نیکی میں خرچ کرو تو وہ ماں باپ اور قریب کے رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور راہ گیروں کے لئے ہے۔

نیز ارشادفرمایا۔

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَاتُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا. (سورۃ النساء آیت ۳۶ پ ۵)

اور اللہ کی بندگی کرو اور اس کا شریک کسی کو نہ ٹھہراؤ اور ماں باپ سے بھلائی کرو۔

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا۔

قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَاحَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْابِهٖ شَيْئًا وَّ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا.

(سورۃ الانعام آیت ۱۵۱ پ۸)

تم فرماؤ آؤ میں تمہیں پڑھ کر سناؤں جو تم پر تمہارے رب نے حرام کیا یہ کہ اس کا کوئی شریک نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو۔

نبی اکرم، نورِ مجسم، شفیعِ معظم ﷺ نے بھی اپنی تعلیمات میں بے شمار مواقع پر والدین کی عزت وعظمت کو ظاہر فرماتے ہوئے اولاد کو ان کے ساتھ حسنِ سلوک اور اطاعت وفرمانبرداری کا حکم ارشاد فرمایا ہے۔ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی رضا و ناراضگی کو والدین کی رضامندی و ناراضگی پر موقوف قرار دیا...... ان کی زیارت کو حج...... ان کی قدموں تلے جنت...... ان کی رضا دخولِ جنت کا سبب...... انہیں خوش رکھنے پر جنت کی بشارت...... ان کے ساتھ حسنِ سلوک کو گناہوں کی معافی کا نسخہ...... ان کی فرمانبرداری کو درازیٔ عمر کا باعث...... ان کے احترام کو آفات ومصائب سے بچنے کا وسیلہ...... ان کے ساتھ حسن معاملہ کو اللہ تعالیٰ کے ہاں پسندیدہ ترین عمل...... ان کے ساتھ نیکی کرنے کو مستجاب الدعوات ہونے کا موجب اور ان کے ساتھ حسنِ معاملہ کو دنیا و آخرت میں کامیابی کی کنجی قرار دیا ہے۔

☆ حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

رِضَا الرَّبِّ فِيْ رِضَا الْوَالِدِ وَسَخَطُ الرَّبِّ فِيْ سَخَطِ الْوَالِدِ. (۹)

رب تعالیٰ کی رضا والد کی رضا میں ہے اور رب تعالیٰ کا غضب والد کی ناراضگی میں ہے۔

☆ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

اَلْوَالِدُ اَوْسَطُ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَاَضِعْ ذَالِكَ الْبَابَ اَوِ احْفَظْهُ.

والد جنت کا درمیان دروازہ ہے (اب تیری مرضی) چاہے تو اس دروازے کو ضائع کردے یا اس کی

(۹) ☆ ترمذی، امام ابوعیسی محمدبن عیسی ترمذی (م ۲۷۹ھ) رقم الحدیث ۱۵۴۹

☆ المستدرک الحاکم امام محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری (م ۴۰۵ھ) رقم الحدیث ۷۳۳۱

☆ الادب المفرد امام ابوعبداللہ محمدبن اسمعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) رقم الحدیث ۲

☆ صحیح ابن حبان بترتیب ابن بلبان، امیر علاؤالدین علی بن بلبان الفارسی (م ۷۳۹ھ) موسسۃ الرسالۃ بیروت رقم الحدیث ۴۲۹

حفاظت کرلے۔(۱۰)

☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضورﷺ نے ارشاد فرمایا۔

رِضَیٰ اللهِ فِیْ رِضَی الْوَالِدَیْنِ وَسَخُطُ اللهِ فِیْ سَخُطِ الْوَالِدَیْنِ.(۱۱)

اللہ تعالیٰ کی رضا ماں باپ کی رضا میں ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی والدین کی ناراضگی میں ہے۔

☆ حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوکر عرض کی، میں جہاد کرنا چاہتا ہوں مگر اس کی طاقت نہیں رکھتا۔حضورﷺ نے دریافت فرمایا کیا تمہارے والدین میں سے کوئی زندہ ہے؟ اس نے عرض کی میری والدہ زندہ ہے۔حضورﷺ نے ارشاد فرمایا۔

قَابِلِ اللهَ فِیْ بِرِّهَا فَإِذَا فَعَلْتَ ذَالِکَ فَاَنْتَ حَاجٌّ وَّ مُعْتَمِرٌ وَّ مُجَاهِدٌ فَإِذَا رَضِيَتْ عَنْکَ فَاتَّقِ وَ بِرَّهَا.

اس کے ساتھ حسنِ سلوک میں اللہ تعالیٰ کی رضا طلب کرو، جب تم ایسا کروگے تو تم حاجی بھی ہو، عمرہ ادا کرنے والے بھی ہو اور مجاہد بھی ہو۔جب تمہاری والدہ تم سے راضی ہوگئی تو تقویٰ اختیار کرو اور مزید اس کی خدمت کرو۔(۱۲)

☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضورﷺ نے ارشاد فرمایا۔

مَنْ سَرَّهُ اَنْ يُّمَدَّ لَهُ فِیْ عُمُرِهٖ وَ يُزَادَ فِیْ رِزْقِهٖ فَلْيَبِرَّ وَالِدَيْهِ وَلْيَصِلْ رَحْمَهُ.

---

(۱۰) ☆ سنن ابن ماجه ،امام ابوعبدالله محمدبن یزیدابن ماجه (م ۲۷۳ھ) رقم الحدیث ۲۹۸۰......۳۶۶۳

☆ کنزالعمال للعلامة علی متقی بن حسام الدین هندی (م۹۷۵ھ) رقم الحدیث ۴۵۴۸۹

☆ جامع ترمذی ،امام ابوعیسی محمدبن عیسی ترمذی (م ۲۷۹ھ) رقم الحدیث ۱۹۰۶......۱۵۴۸

☆ صحیح ابن حبان بترتیب ابن بلبان امیر علاؤالدین علی بن بلبان الفارسی (م ۷۳۹ھ)موسسة الرسالة بیروت رقم الحدیث ۴۲۹

☆ المستدرک الحاکم امام محمد بن عبدالله حاکم نیشاپوری (م۴۰۵ھ) رقم الحدیث ۷۳۴۴

☆ المسند،امام احمدبن حنبل (م ۲۴۱ھ)مطبوعه مکتب اسلامی بیروت،لبنان رقم الحدیث ۲۱۲۱۴

(۱۱) ☆ المستدرک الحاکم امام محمد بن عبدالله حاکم نیشاپوری (م۴۰۵ھ) رقم الحدیث ۷۳۴۲

(۱۲) ☆ مجمع الزوائد الحافظ نور الدین علی بن ابی بکرا لهیثمی (م۸۰۷ھ)رقم الحدیث ۱۳۳۹۹

☆ مسند ابو یعلی موصلی ۲۷۶۰

☆ الترغیب و الترهیب الامام الحافظ زکی الدین عبدالعزیز بن عبدالقوی المنذری (م۶۵۶ھ) رقم الحدیث ۳۶۵۳

جو یہ چاہتا ہے کہ اس کی عمر لمبی کر دی جائے اور اس کے رزق میں اضافہ کر دیا جائے، اسے چاہئے کہ وہ اپنے ماں باپ سے حسنِ سلوک کرے اور صلہ رحمی اختیار کرے۔ (۱۳)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی یارسول اللہ ﷺ مجھ سے ایک بہت بڑا گناہ سرزد ہو گیا ہے۔ کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ حضور ﷺ نے پوچھا۔

هَلْ لَّکَ مِنْ اُمٍّ قَالَ لَا قَالَ هَلْ لَّکَ مِنْ خَالَةٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَبِرَّهَا.

کیا تیری ماں زندہ ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ فرمایا کیا تیری خالہ ہے؟ عرض کی ہاں۔ حضور ﷺ نے فرمایا اس کے ساتھ حسنِ سلوک کر۔ (۱۴)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی آیا۔ اس نے کہا کہ میں نے ایک عورت کو نکاح کا پیغام بھیجا تو اس نے میرے ساتھ نکاح کرنے سے انکار کر دیا، پھر کسی اور نے اسے پیغامِ نکاح بھیجا تو اس عورت نے قبول کر لیا۔ مجھے اس پر غیرت آئی تو میں نے اس عورت کو قتل کر دیا۔ کیا اب میرے لئے توبہ کی کوئی صورت ہے؟ حضرت ابن عباس نے فرمایا کیا تیری والدہ زندہ ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا بارگاہِ الٰہی میں توبہ کر اور جتنا ہو سکے عبادت و بندگی کر کے اللہ کا قرب حاصل کر۔

حضرت عطاء بن یسار نے حضرت ابن عباس سے دریافت کہ آپ نے اس سے یہ کیوں پوچھا کہ تیری والدہ زندہ ہے؟ آپ نے فرمایا میں نہیں جانتا کہ ماں کے ساتھ حسنِ سلوک سے بڑھ کر بھی کوئی عمل ہے جو اللہ تعالیٰ کا قرب عطا کر دے۔ (۱۵)

☆ حضرت طیلسہ بن میّاس فرماتے ہیں کہ میں فوج کے ساتھ جہاد پر گیا، وہاں میں کچھ گناہوں میں پھنس گیا،

---

(۱۳) ☆ صحیح بخاری، امام ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) رقم الحدیث ۵۹۸۶...... ۲۰۶۷

☆ صحیح مسلم، امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) رقم الحدیث ۲۵۵۷

☆ المسند، امام احمد بن حنبل (م ۲۴۱ھ) مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت، لبنان رقم الحدیث ۱۲۱۲...... ۱۳۷۴۵

☆ ابوداؤد، امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ) رقم الحدیث ۱۶۹۳

(۱۴) ☆ جامع ترمذی، امام ابو عیسی محمد بن عیسی ترمذی (م ۲۷۹ھ) رقم الحدیث ۲۵۵۴...... ۱۹۱۱

(۱۵) ☆ الادب المفرد امام ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) رقم الحدیث ۴

میری نظر میں تو وہ گناہ کبیرہ ہی تھے۔ میں ان کی وجہ سے بہت پریشان ہوا اور اپنی اس پریشانی کا اظہار حضرت عبداللہ بن عمر سے کر دیا۔ آپ نے فرمایا بتاؤ تو سہی ہوا کیا ہے؟ میں نے انہیں پوری تفصیل سے ساری روئیداد سنادی۔ میری بات سن کر آپ نے فرمایا یہ تو کبیرہ گناہ نہیں۔ گناہِ کبیرہ تو یہ ہیں۔

(۱) شرک کرنا۔ (۲) کسی کو ناحق قتل کرنا۔

(۳) جہاد سے بھاگ جانا۔ (۴) عفت دار عورت پر تہمت لگانا۔

(۵) سود کھانا۔ (۶) یتیم کا مال کھانا۔

(۷) مسجد میں بے دینی کی باتیں کرنا۔ (۸) کسی کا مذاق اڑانا۔

(۹) والدین کی نافرمانی کر کے انہیں رلانا۔

یہ بتانے کے بعد حضرت ابن عمر نے مجھ سے پوچھا کیا تم جہنم کے عذاب سے بچنا اور جنت میں جانا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کی، ہاں! خدا کی قسم یہی چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کیا تمہارے ماں باپ زندہ ہیں؟ میں نے عرض کی میری والدہ زندہ ہے۔ آپ نے فرمایا اگر تم اپنی والدہ کے ساتھ ادب اور نرمی سے گفتگو کرو اور ان کی ضرورتوں کا خیال رکھو تو ضرور جنت میں جاؤ گے، صرف کبیرہ گناہوں سے بچتے رہو۔ (۱۶)

☆ حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی۔

اَیُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَی اللہِ عَزَّوَجَلَّ قَالَ الصَّلٰوۃُ عَلٰی وَقْتِهَا قَالَ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَیْنِ قَالَ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللہِ قَالَ حَدَّثَنِیْ بِهِنَّ وَلَوِ اسْتَزَدْتُّهٗ لَزَادَنِیْ.

کونسا عمل اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہے؟ فرمایا اپنے وقت پر نماز ادا کرنا، عرض کی اس کے بعد کونسا عمل زیادہ پسندیدہ ہے؟ فرمایا والدین سے حسنِ سلوک کرنا۔ عرض کی اس کے بعد؟ ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا۔ حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں کہ یہ باتیں حضور ﷺ نے مجھے

(۱۶) ☆ الادب المفرد امام ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) رقم الحدیث ۸

بیان فرمائیں، اگر میں زیادہ پوچھتا تو حضور ﷺ زیادہ ارشاد فرماتے۔(۱۷)

☆ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

مَنْ بَرَّ وَالِدَيْهِ طُوبٰى لَهٗ زَادَ اللّٰهُ فِيْ عُمُرِهٖ.

جس نے اپنے ماں باپ سے اچھا سلوک کیا اسے خوشخبری ہو، اللہ تعالیٰ اس کی عمر میں اضافہ فرمادے گا۔(۱۸)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

رَغِمَ اَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُ قِيْلَ مَنْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ اَبَوَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ اَحَدَهُمَا اَوْ كِلَيْهِمَا فَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ.

اس شخص کی ناک خاک آلود ہو، اس شخص کی ناک خاک آلود ہو، اس شخص کی ناک خاک آلود ہو، عرض کی گئی یارسول اللہ ﷺ کس کی؟ ارشاد فرمایا جس نے اپنے والدین میں سے دونوں کو یا ایک کو بڑھاپے میں پایا مگر (ان سے حسنِ سلوک کرکے) وہ جنت میں داخل نہیں ہوا۔(۱۹)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

جس نے اپنے ماں باپ دونوں کی اطاعت کرتے ہوئے صبح کی اس کے لئے جنت کے دو دروازے کھلے ہوتے ہیں، اور اگر اس نے ان میں سے ایک کی اطاعت میں صبح کی تو جنت کا

---

(۱۷) ☆ صحیح بخاری، امام ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) رقم الحدیث ۵۹۷۰

☆ صحیح مسلم، امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) رقم الحدیث ۸۵

☆ الترغیب و الترھیب الامام الحافظ زکی الدین عبدالعزیز بن عبدالقوی المنذری (م ۶۵۶ھ) رقم الحدیث ۳۶۴۷

☆ جامع ترمذی، امام ابوعیسی محمد بن عیسی ترمذی (م ۲۷۹ھ) رقم الحدیث ۱۹۰۵

☆ سنن نسائی، امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب علی نسائی (م ۳۰۳ھ) رقم الحدیث ۶۰۷......۶۰۶

(۱۸) ☆ المستدرک، امام محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری (م ۴۰۵ھ) رقم الحدیث ۷۳۳۹

(۱۹) ☆ صحیح مسلم، امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) رقم الحدیث ۲۵۵۱

☆ جامع ترمذی، امام ابوعیسی محمد بن عیسی ترمذی (م ۲۷۹ھ) رقم الحدیث ۳۵۴۵

☆ المسند، امام احمد بن حنبل (م ۲۴۱ھ) مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت، لبنان رقم الحدیث ۷۴۴۴

☆ صحیح ابن حبان بترتیب ابن بلبان، امیر علاؤ الدین علی بن بلبان الفارسی (م ۷۳۹ھ) موسسة الرسالة بیروت رقم الحدیث ۹۰۸

☆ الادب المفرد امام ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) رقم الحدیث ۲۱

ف ایک دروازہ کھلا ہوتا ہے۔جس نے اپنے ماں باپ دونوں کی نافرمانی میں صبح کی اس کے لئے دوزخ کے دو دروازے کھلے ہوتے ہیں اور جس نے اپنے والدین میں سے ایک کی نافرمانی کی، اس کے لئے جہنم کا ایک دروازہ کھلا ہوتا ہے۔ایک شخص نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ! اگرچہ ماں باپ اس پر ظلم کریں؟ آپ نے ارشاد فرمایا۔اگرچہ وہ ظلم کریں، اگرچہ وہ ظلم کریں، اگرچہ وہ ظلم کریں۔(۲۰)

☆ حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

ثَلٰثَةٌ لَّايَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اَلْعَاقُّ لِوَالِدَيْهِ وَالدَّيُّوْثُ وَالرَّجِلَةُ مِنَ النِّسَاءِ.

تین لوگ جنت میں نہ جائیں گے۔ماں باپ کی نافرمانی کرنے والا، دیوث اور مردانہ وضع اختیار کرنے والی عورت۔(۲۱)

☆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

ثَلٰثَةٌ لَّايَقْبَلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْهُمْ صَرْفًا وَّ لَاعَدْلًا عَاقٌّ وَّمَنَّانٌ وَّ مُكَذِّبٌ بِقَدَرٍ.

تین شخصوں کا کوئی فرض و نفل اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرمائے گا۔والدین کا نافرمان، صدقہ دے کر احسان جتلانے والا اور تقدیر کا انکار کرنے والا۔(۲۲)

☆ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

كُلُّ الذُّنُوْبِ يُؤَخِّرُ اللّٰهُ مِنْهَا مَاشَاءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ اِلَّا عُقُوْقَ الْوَالِدَيْنِ فَاِنَّ اللّٰهَ يُعَجِّلُهٗ لِصَاحِبِهٖ فِى الْحَيَاةِ قَبْلَ الْمَمَاتِ.

---

(۲۰) ☆ شعب الایمان للامام ابی بکر احمد بن الحسین بن علی البیھقی (م ۴۵۸ھ) دارالکتب العلمیة بیروت رقم الحدیث ۷۹۱۶

☆ مشکوۃ المصابیح للشیخ ولی الدین محمد بن عبداللہ الخطیب العمری التبریزی، رقم الحدیث ۴۹۴۳

(۲۱) ☆ سنن نسائی، امام ابوعبدالرحمٰن احمدبن شعیب علی نسائی (م ۳۰۳ھ) رقم الحدیث ۲۵۵۸

☆ المسند، امام احمدبن حنبل (م ۲۴۱ھ) مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت، لبنان رقم الحدیث ۶۱۸۰

☆ صحیح ابن حبان بترتیب ابن بلبان، امیر علاؤ الدین علی بن بلبان الفارسی (م ۷۳۹ھ) موسسة الرسالة بیروت رقم الحدیث ۷۳۴۰

☆ مجمع الزوائد الحافظ نور الدین علی بن ابی بکر الھیثمی (م ۸۰۷ھ) رقم الحدیث ۱۳۴۳۱

☆ المعجم الکبیر الحافظ ابی القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی (م ۳۶۰ھ) دار احیاء التراث العربی بیروت رقم الحدیث ۱۳۱۸۰

(۲۲) ☆ مجمع الزوائد الحافظ نور الدین علی بن ابی بکر الھیثمی (م ۸۰۷ھ) باب ماجاء فیمن یکذب بالقدر دار الکتاب العربی بیروت ج۷ ص۲۰۶

تمام گناہوں کی سزا اللہ تعالیٰ چاہے تو قیامت تک مؤخر فرمادیتا ہے، مگر ماں باپ کی نافرمانی کی سزا جیتے جی دیتا ہے۔(۲۳)

☆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بارگاہِ رسالت میں ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کی یارسول اللہ! والدین کا اولاد پر کیا حق ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

هُمَا جَنَّتُکَ وَنَارُکَ.

وہ دونوں تیری جنت یا دوزخ ہیں۔یعنی اگر ان کی خدمت و اطاعت کر کے انہیں راضی کرلیا تو جنت ملے گی ورنہ دوزخ۔(۲۴)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

مَا مِنْ وَّلَدٍ بَارٍّ یَّنْظُرُ اِلٰی وَالِدَیْهِ نَظْرَةَ رَّحْمَةٍ اِلَّا کَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِکُلِّ نَظْرَةٍ حَجَّةً مَّبْرُوْرَةً.

والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے والی اولاد جب بھی محبت کی نظر سے ماں باپ کی زیارت کرے، تو ہر نظر کے بدلے اللہ تعالیٰ اسے مقبول حج کا ثواب عطا فرماتا ہے۔

صحابہ کرام نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ! اگر کوئی شخص اپنے والدین کی دن میں سو دفعہ زیارت کرے تو؟؟............فرمایا اللّٰهُ اَکْبَرُ وَ اَطْیَبُ۔ اللہ بہت بڑا اور نہایت پاکیزہ ہے۔(۲۵)

☆ سید التابعین حضرت سیدنا اویس قرنی رضی اللہ عنہ عشقِ رسول میں اپنی مثال آپ ہی ہیں۔آپ نے حضور ﷺ کی ظاہری حیاتِ مبارکہ کو پایا، ایمان بھی قبول کرلیا مگر حاضر ہو کر زیارت نہ کرسکے۔صحابیت جیسا عظیم شرف نہ پاسکنے کی وجہ صرف یہ تھی کہ آپ کی والدہ بوڑھی تھیں اور آپ ان کی خدمت میں مصروف تھے۔حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔

اِنَّ خَیْرَ التَّابِعِیْنَ رَجُلٌ یُّقَالُ لَهٗ اُوَیْسٌ وَلَهٗ وَالِدَةٌ وَّکَانَ بِهٖ بَیَاضٌ فَمُرُوْهُ فَلْیَسْتَغْفِرْ لَکُمْ.

---

(۲۳) ☆ کنز العمال للعلامة علی متقی بن حسام الدین هندی (م۹۷۵ھ) رقم الحدیث ۴۵۵۴۵

☆ المستدرک الحاکم امام محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری (م۴۰۵ھ) کتاب البر والصلة باب کل الذنوب یؤخر اللہ ماشاء منها (دار الفکر) بیروت ج۴ص ۱۵۶

(۲۴) ☆ سنن ابن ماجه ،امام ابوعبداللہ محمدبن یزیدابن ماجه (م ۲۷۳ھ)

(۲۵) ☆ شعب الایمان للامام ابی بکر احمد بن الحسین بن علی البیهقی (م۴۵۸ھ) دار الکتب العلمية بیروت

تابعین میں سے سب سے بہترین وہ شخص ہے جسے اویس کہا جاتا ہے۔ اس کی والدہ ہے، اس کے چہرہ پر برص کے نشان ہیں، تم اسے کہو کہ وہ تمہارے لئے دعائے مغفرت کرے۔

☆ ایک اور حدیثِ پاک کا مفہوم یہ ہے۔

یمن سے تمہارے پاس ایک آدمی آئے گا جس کا نام اویس ہے۔ صرف اپنی والدہ کی خدمت کی وجہ سے وہ یمن سے نہیں آسکا۔ تم میں سے جس کی اس سے ملاقات ہو، وہ اس سے تمہارے لئے دعائے مغفرت کروائے۔ (۲۶)

☆ حضرت اسیر بن جابر بیان کرتے ہیں کہ جب یمن کے لوگ آتے تو امیر المؤمن حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ان سے پوچھتے، کیا تم میں اویس بن عامر ہیں؟ آپ مسلسل ان کے بارے میں پوچھتے رہے، حتی کہ ان سے ملاقات ہوگئی۔ آپ نے پوچھا کیا تم اویس بن عامر ہو؟ انہوں نے جواب دیا ہاں۔ آپ نے پوچھا مراد سے پھر قرن سے؟ انہوں نے جواب دیا جی ہاں۔ حضرت عمر نے فرمایا تمہارے جسم پر برص کے نشانات تھے اور اب سوائے ایک درہم جگہ کے وہ نشانات ختم ہو چکے ہیں؟ انہوں نے کہا ایسا ہی ہے۔ آپ نے فرمایا کیا تمہاری والدہ ہے؟ انہوں نے جواب دیا ہاں، ہے۔ حضرت فاروقِ اعظم فرمانے لگے میں نے حضور ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔

یَاْتِیْ عَلَیْکُمْ اُوَیْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ اَمْدَادِ اَھْلِ الْیَمَنِ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرْنٍ کَانَ بِہٖ بَرَصٌ فَبَرأَ مِنْہُ اِلَّا مَوْضِعَ دِرْھَمٍ لَّہٗ وَالِدَۃٌ ھُوَ بِھَا بَرٌّ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ یَّسْتَغْفِرَ لَکَ فَافْعَلْ.

تمہارے پاس یمنی لوگوں کے ساتھ اویس بن عامر آئیں گے، ان کا تعلق مراد پھر قرن سے ہے۔ ان کے جسم پر برص کے نشان تھے اور اب اس سے صحت یاب ہو چکے ہیں، سوائے ایک درہم کی مقدار جگہ کے۔ ان کی والدہ ہے، وہ ان کے خدمت گزار ہیں۔ اگر وہ اللہ کی قسم کھا کر کوئی بات کہہ دیں تو اللہ تعالیٰ ضرور ان کی بات کو پورا فرما دیتا ہے۔ اگر تم ان سے دعائے مغفرت کرواسکو تو ضرور کروالینا۔

---

(۲۶) ☆ مشکوۃ المصابیح للشیخ ولی الدین محمد بن عبداللہ الخطیب العمری التبریزی، رقم الحدیث ۶۰۰۳

حضرت فاروقِ اعظم نے انہیں فرمایا کہ آپ میرے لئے مغفرت کی دعا کریں، حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ نے آپ کے لئے دعائے استغفار کی۔ حضرت عمر نے پوچھا اب کہاں جانے کا ارادہ ہے؟ انہوں نے جواب دیا کوفہ جانے کا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں کوفہ کے گورنر کو آپ کے متعلق کوئی تحریری حکم نہ جاری کردوں؟ انہوں نے کہا کہ مجھے غبار آلودہ اور مفلس لوگوں میں رہنا زیادہ پسند ہے۔

اس سے اگلے سال یمن کے سرکردہ لوگوں میں سے ایک شخص حج کے لئے آیا تو حضرت فاروقِ اعظم سے اس کی ملاقات ہوگئی۔ آپ نے اس سے حضرت اویسِ قرنی کے متعلق پوچھا۔ اس نے کہا میں انہیں اس حال میں چھوڑ کر آیا ہوں کہ ان کا مکان بوسیدہ ہو چکا ہے اور سامان بہت ہی کم ہے۔ حضرت فاروق اعظم نے انہیں حضرت اویسِ قرنی کے متعلق فرمانِ رسالت سے آگاہ کیا۔ وہ شخص حضرت اویسِ قرنی کے پاس آیا اور کہا میرے لئے دعائے استغفار فرمائیں۔ حضرت اویسِ قرنی فرمانے لگے کہ تم ابھی ابھی ایک بابرکت سفر سے آرہے ہو، تم میرے لئے دعائے استغفار کرو۔ پھر حضرت اویس نے اس سے پوچھا کیا تمہاری ملاقات حضرت عمر سے ہوئی تھی؟ اس نے کہا ہاں۔ جب لوگوں کو حضرت اویسِ قرنی رضی اللہ عنہ کے مقام و مرتبہ کا علم ہو گیا تو آپ وہاں سے چل دیئے۔

حضرت اسیر بن جابر کہتے ہیں کہ (لوگوں میں حضرت سیدنا اویس قرنی رضی اللہ عنہ کا مقام اس قدر زیادہ پوشیدہ تھا اور آپ کی دنیا سے بے رغبتی اور سامانِ زیست کی قلت کا یہ عالم تھا کہ) میں نے حضرت اویس کو ایک چادر پیش کی۔ جب بھی انہیں کوئی دیکھتا تو کہتا اویس کو یہ چادر کہاں سے ملی؟ (۲۷)

☆ حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

تین آدمی سفر کر رہے تھے کہ انہیں بارش نے آلیا، وہ ایک غار میں پناہ گزیں ہوئے۔ جب وہ غار

(۲۷) ☆ صحیح مسلم ،امام ابو الحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) رقم الحدیث ۲۵۴۲

کے اندر داخل ہو گئے تو اچانک ایک بڑی چٹان غار کے دہانے پر آ گری، غار کا منہ بند ہو گیا اور ان کے نکلنے کی راہ مسدود ہو گئی۔ انہوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ ہر شخص اپنے اپنے اعمال کا جائزہ لے اور جو عمل صرف اللہ کی رضا کے لئے کیا ہے اس کا واسطہ دے کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرے تا کہ اللہ تعالیٰ اس پریشانی سے نجات عطا فرمائے۔

ان میں سے ایک نے کہا۔ اے اللہ! میرے ماں باپ بوڑھے تھے اور میرے چھوٹے بچے بھی تھے۔ میں دن بھر بکریاں چرایا کرتا تھا، جب شام کو گھر آتا تو اپنے بچوں سے پہلے اپنے والدین کو دودھ پیش کرتا تھا۔ ایک دن سبز درختوں کو تلاش کرتے کرتے میں دور نکل گیا، میں اس وقت گھر پہنچا جب رات چھا چکی تھی، میرے آنے سے پہلے ہی والدین سو چکے تھے۔ میں نے حسب معمول دودھ دھویا اور پھر وہ دودھ لے کر والدین کے سرہانے کھڑا ہو گیا، نہ تو والدین کو بیدار کر کے بے آرام کرنا مجھے پسند تھا اور نہ ہی والدین سے پہلے بچوں کو دودھ پلانا مجھے گوارا تھا، حالانکہ میرے بچے میرے قدموں میں فریاد اور واویلا کرتے رہے مگر میں نے انہیں دودھ نہ دیا۔ میری اور ان کی یہی کیفیت رہی یہاں تک کہ فجر طلوع ہو گئی۔

اے اللہ! اگر تیرے علم میں ہے کہ میں نے یہ کام تیری رضا کے لئے کیا تھا تو ہمیں اتنی کشادگی عطا فرما دے کہ ہم آسمان کو دیکھ سکیں۔ اللہ تعالیٰ نے چٹان کو ہٹا کر اتنی کشادگی پیدا فرما دی جس سے وہ آسمان کو دیکھ سکتے تھے۔ ......الی آخر الحدیث (۲۸)

﴿۲﴾ والدین کو خدمت کی ضرورت ہو اور دوسرا کوئی خدمتگار موجود نہ ہو، تو نہ حاجاتِ ضروریہ سے زائد علم کے حصول کے لئے سفر کرے، نہ ہجرت کرے اور نہ ہی نفلی جہاد میں شرکت کرے۔ ان اعمال کی اگرچہ بہت

---

(۲۸) ☆ صحیح بخاری، امام ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) رقم الحدیث ۵۹۷۴

☆ المسند، امام احمد بن حنبل (م ۲۴۱ھ) مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت، لبنان رقم الحدیث ۵۹۷۳......۵۹۷۴

☆ صحیح مسلم، امام ابو الحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) رقم الحدیث ۲۷۴۳

☆ السنن الکبری للامام ابی بکر احمد بن الحسین بن علی البیهقی (م ۴۵۸ھ) دار الکتب العلمیة بیروت رقم الحدیث ۱۱۶۴۰

زیادہ اہمیت ہے، حضور سیدِ عالم ﷺ نے ان اعمال کے متعدد مواقع پر بڑے فضائل بیان فرمائے ہیں۔ تاہم والدین کی خدمت ان اعمال سے افضل ہے۔ (۲۹)

☆ حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں

قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ اُاُجَاهِدُ ؟ قَالَ لَکَ اَبَوَانِ؟ قَالَ نَعَمُ قَالَ فَفِيهِمَا فَجَاهِدُ.

ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی، کیا میں جہاد کرسکتا ہوں؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا تیرے ماں باپ زندہ ہیں؟ اس نے عرض کی، جی ہاں۔ ارشاد فرمایا ان دونوں کی خدمت میں کوشش کر (تجھے جہاد فی سبیل اللہ کا اجر مل جائے گا)۔ (۳۰)

☆ حضرت سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

اَقْبَلَ رَجُلٌ اِلٰى نَبِيِّ اللهِ ﷺ فَقَالَ اُبَايِعُکَ عَلَى الْهِجُرَةِ وَ الْجِهَادِ اَبْتَغِيُ الْاَجُرَ مِنَ اللهِ قَالَ فَهَلُ مِنُ وَّالِدَيُکَ اَحَدٌ حَيٌّ قَالَ نَعَمُ بَلُ كِلَاهُمَا قَالَ فَتَبْتَغِيُ الْاَجُرَ مِنَ اللهِ قَالَ نَعَمُ قَالَ فَارُجِعُ اِلٰى وَالِدَيُکَ فَاَحُسِنُ صُحُبَتَهُمَا.

ایک آدمی نے حبیبِ خدا ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میں ہجرت اور جہاد پر آپ کی بیعت کرنا چاہتا ہوں اور اس کے اجر کا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے طلبگار ہوں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا تیرے والدین میں سے کوئی زندہ ہے؟ عرض کی حضور دونوں زندہ ہیں۔ ارشاد فرمایا کیا تو اللہ سے اجر چاہتا ہے؟ عرض کی، ہاں۔ فرمایا اپنے والدین کے پاس واپس چلا جا اور ان سے حسنِ سلوک کر۔ (۳۱)

---

(۲۹) ☆ تفسیر روح البیان للعلامة امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۶ ص ۴۵۰

(۳۰) ☆ صحیح بخاری، امام ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) رقم الحدیث ۵۹۷۲

☆ صحیح ابن حبان بترتیب ابن بلبان، امیر علاؤ الدین علی بن بلبان الفارسی (م ۷۳۹ھ) موسسة الرسالة بیروت رقم الحدیث ۴۲۰

☆ سنن ابو داؤد، امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ) رقم الحدیث ۲۵۲۹

(۳۱) ☆ صحیح مسلم، امام ابو الحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) رقم الحدیث ۲۵۴۹

☆ الترغیب و الترهیب الامام الحافظ زکی الدین عبدالعزیز بن عبدالقوی المنذری (م ۶۵۶ھ) رقم الحدیث ۳۶۴۹

☆ صحیح بخاری، امام ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) رقم الحدیث ۳۰۰۴

☆ سنن نسائی، امام ابو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب علی نسائی (م ۳۰۳ھ) رقم الحدیث ۳۱۰۰

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔

جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ یُبَایِعُہٗ عَلَی الْھِجْرَۃِ وَ تَرَکَ اَبَوَیْہِ یَبْکِیَانِ فَقَالَ اِرْجِعْ اِلَیْھِمَا وَ اَضْحِکْھُمَا کَمَا اَبْکَیْتَھُمَا.

ایک شخص حضور ﷺ کی خدمت میں ہجرت پر بیعت کرنے کے لئے حاضر ہوا۔ وہ اپنے ماں باپ کو روتا ہوا چھوڑ کر آیا تھا۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا اپنے والدین کے پاس جاؤ اور جیسے انہیں رلایا ہے ایسے ہی انہیں خوش کرو۔ (۳۲)

☆ حضرت سیدنا معاویہ بن جاہمہ سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔

میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یارسول اللہ ﷺ! میں آپ کی معیت میں جہاد کرنا چاہتا ہوں اور اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی رضا اور آخرت کا طلبگار ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے پوچھا کیا تیری والدہ زندہ ہے؟ میں نے عرض کی جی ہاں۔ فرمایا ماں کے پاس واپس جا اور اس کی خدمت کر...... پھر میں دوسری جانب سے حاضر ہوا اور عرض کی یارسول اللہ ﷺ! میں آپ کے ساتھ جہاد کرنا چاہتا ہوں اور اس سے اللہ کی رضا اور دارِ آخرت کی طلب رکھتا ہوں۔ حضور ﷺ نے دریافت فرمایا تیری والدہ زندہ ہے؟ میں نے عرض کی ہاں یارسول اللہ! فرمایا اپنی ماں کے پاس واپس جا اور اس کی خدمت کر.......... پھر میں حضور ﷺ کے سامنے سے حاضر ہوا اور عرض کی یارسول اللہ! میں آپ کے ساتھ جہاد کرنا چاہتا ہوں اور اس کے ذریعے رضائے الٰہی اور دارِ آخرت کا طالب ہوں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کیا تیری والدہ زندہ ہے؟ میں نے عرض کی، ہاں یارسول اللہ!

(۳۲) ☆ ابو داؤد، امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ) الحدیث ۲۵۲۸

☆ سنن نسائی، امام ابوعبدالرحمٰن احمدبن شعیب علی نسائی (م ۳۰۳ھ) رقم الحدیث ۴۱۶۹

☆ صحیح ابن حبان بترتیب ابن بلبان، امیر علاؤالدین علی بن بلبان الفارسی (م ۷۳۹ھ) موسسۃ الرسالۃ بیروت رقم الحدیث ۴۱۹

☆ السنن الکبری للامام ابی بکر احمد بن الحسین بن علی البیھقی (م ۴۵۸ھ) دارالکتب العلمیۃ بیروت رقم الحدیث ۱۷۸۳۰

☆ ابن ماجہ، امام ابوعبداللہ محمدبن یزیدابن ماجہ (م ۲۷۳ھ) رقم الحدیث ۲۷۸۲

☆ المستدرک، امام محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری (م ۴۰۵ھ) رقم الحدیث ۷۳۳۲

☆ المسند، امام احمدبن حنبل (م ۲۴۱ھ) مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت، لبنان رقم الحدیث ۶۴۹۰

تو حضورﷺ نے ارشاد فرمایا، اپنی ماں کے قدم تھام لے، وہیں جنت ہے۔ (۳۳)

﴿۳﴾ اولاد پر اگرچہ ماں باپ دونوں کا بہت زیادہ حق ہے کہ دونوں نے اولاد کی تعلیم و تربیت اور پرورش میں بھرپور کوشش کی، اسی لئے دونوں کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے اور ان کی خدمت و دلجوئی کرانے کا بار بار حکم دیا گیا ہے۔ مگر ماں کا حقِ سلوک و خدمت والد سے بھی تین گنا زیادہ ہے۔ کیونکہ بچے کے لئے ماں نے تین خدمات ایسی انجام دی ہیں جن کا باپ تصور بھی نہیں کرسکتا۔

(۱) دورانِ حمل ضعف و تکلیف کے باوجود اسے اٹھائے پھرتی رہی، اس عرصہ میں ماں کی ساری جسمانی قوتیں بچے کی پرورش اور حفاظت میں مصروف رہیں، اس کی اپنی صحت کا نظام بری طرح متاثر ہوا، طبعیت اکثر بوجھل رہی، کھانے پینے اور نیند وغیرہ کے معمولات بدلے، چلنے پھرنے اور اٹھنے بیٹھنے کے انداز متغیر ہوئے، اور پھر ہر لمحہ ان مشکلات میں اضافہ ہی ہوتا رہا مگر ماں اپنی اولاد کی خاطر ان تمام تکلیفوں کو برداشت کرتی رہی۔

(۲) بچے کی ولادت کے وقت جان کنی کی کیفیت سے دوچار ہوئی، زندگی اور موت کی کشمکش کا مرحلہ اس کے جسم پر گزرا، قبل از وقت ان لحات کی تکلیف کا اندازہ ہونے کے باوجود صرف اور صرف اولاد کے لئے ان کٹھن اور مشکل ترین مراحل کا سامنا کیا۔

(۳) اس کی ولادت کے بعد دن رات اس کی نگہداشت کرتی رہی، اس کی خاطر اپنا آرام قربان کردیا، کسی ناگواری کے بغیر اس کا بول و براز صاف کرتی رہی۔ ساری ساری رات اس کی بیماری کا غم سہتی رہی، ان ہزار ہا تکلیفوں کو برداشت کرنے کے ساتھ ساتھ بچے کو دودھ کی صورت میں خوشی سے اپنا خونِ جگر پلاتی رہی۔ (۳۴)

(۳۳) ☆ ابن ماجه ،امام ابوعبدالله محمدبن يزيدابن ماجه (م ۲۷۳ھ) رقم الحديث ۲۷۸۱

☆ نسائی ،امام ابوعبدالرحمٰن احمدبن شعيب على نسائی (م ۳۰۳ھ) رقم الحديث ۳۱۰۴

☆ المسند،امام احمدبن حنبل (م ۲۴۱ھ)مطبوعه مكتب اسلامی بيروت،لبنان رقم الحديث ۱۵۴۷۵

☆ المعجم الكبيرالحافظ ابی القاسم سليمان بن احمد الطبرانی (م ۳۶۰ھ)دار احياء التراث العربی بيروت رقم الحديث ۸۱۶۲

☆ المصنف فی الاحاديث و الاثار للحافظ عبدالله بن محمد بن ابی شيبه الكوفی (م ۲۳۵ء) دار الفكر بيروت رقم الحديث ۵۴۶۳

(۳۴) ☆ تفسير مظهری للعلامة قاضی ثناء اللهپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مكتبه رشيديه كوئٹه ج۷ص ۲۵۵

☆ تفسيرروح المعانی للعلامة ابوالفضل سيدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مكتبه امداديه ملتان ج۲۰ص ۸۵

☆ الجامع القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالكی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعه بيروت،لبنان،ج۱۲،ص ۶۰

قرآن مجید نے ماں کی انہی خدمات کی طرف متوجہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسَانًا ط حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّ وَضَعَتْهُ كُرْهًا ط وَ حَمْلُهٗ وَ فِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا...... الآية (سورة الاحقاف آيت ۱۵ پ)

اور ہم نے آدمی کو حکم کیا کہ اپنے ماں باپ سے بھلائی کرے، اس کی ماں نے اسے پیٹ میں رکھا تکلیف سے اور جنی اس کو تکلیف سے، اور اسے اٹھائے پھرنا اور اس کا دودھ چھڑانا تیس مہینے میں۔

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا۔

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ ج حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّ فِصٰلُهٗ فِيْ عَامَيْنِ...... الآية (لقمن آیت ۱۴ پ ۲۱)

اور ہم نے آدمی کو اس کے ماں باپ کے بارے میں تاکید فرمائی اس کی ماں نے اسے پیٹ میں رکھا کمزوری پر کمزوری جھیلتی ہوئی، اور اس کا دودھ چھوٹنا دو برس میں ہے۔

ان آیاتِ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے ماں باپ دونوں کے لئے حسنِ سلوک کی تاکید فرما کر ماں کا پھر بطورِ خاص ذکر کیا اور اس کی وہ خدمات گنوائیں جن کی وجہ سے اس کا حق والد سے بھی بڑھ گیا ہے۔

احادیثِ طیبہ میں بھی والدہ کے اس عظیم تر حق کو بڑی وضاحت سے بیان کیا گیا ہے۔

☆ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے بارگاہِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی۔

يَا رَسُوْلَ اللهِ مَنْ اَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ صَحَابَتِيْ قَالَ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ اَبُوْكَ. (۳۵)

(بقیہ ۳۴) ☆ لباب التاويل في معانی التنزيل المعروف به تفسیر خازن از علامه علی بن محمد خازن شافعی مطبوعه لاهور، ج۳، ص ۴۷۰

☆ روائع البيان تفسير آيت القرآن من القرآن محمد علی صابونی ،قدیمی کتب خانه کراچی ، ج ۲، ص ۱۷۵

☆ تفسير الكشاف للامام ابی القاسم جار الله محمود بن عمر بن محمد الزمحشری مطبوعه کراچی، ج۳ص ۵۰۱

☆ حاشية الجمل على الجلالين للعلامة سليمان الجمل (م۱۲۰۴ھ) مطبوعه کراچی، ج۶ ص ۱۵۱

☆ تفسير القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدين اسمٰعيل بن عمر بن كثير شافعی (م۷۷۴ھ) دار الاحياء الكتب العربيه مصر ج ۳ص ۴۰۵

(۳۵) ☆ صحيح بخاری ،امام ابو عبدالله محمد بن اسمٰعيل بخاری (م ۲۵۶ھ) رقم الحديث ۵۹۷۱

☆ صحيح مسلم ،امام ابو الحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) رقم الحديث ۲۵۴۷

☆ جامع ترمذی ،امام ابو عیسی محمد بن عیسی ترمذی (م ۲۷۹ھ) رقم الحديث ۱۹۰۴

یارسول اللہ! میرے حسن صحبت کا سب سے زیادہ حق دار کون ہے؟ فرمایا تیری ماں، اس نے عرض کی پھر کون؟ فرمایا تیری ماں، عرض کی پھر کون؟ فرمایا تیری ماں۔ اس نے پوچھا پھر کون؟ فرمایا تیرا والد۔ (۳۶)

☆ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ شَهِدَ ابْنَ عُمَرَ وَ رَجُلٌ یَّمَانِیٌّ یَطُوْفُ بِالْبَیْتِ حَمَلَ اُمَّهٗ وَرَاءَ ظَهْرِهٖ یَقُوْلُ اِنِّیْ لَهَا بَعِیْرُهَا الْمُذَلَّلُ اِنْ اُذْعِرَتْ رِکَابُهَا لَمْ اُذْعَرْ ثُمَّ قَالَ یَابْنَ عُمَرَ اَتَرَانِیْ جَزَیْتُهَا قَالَ لَا وَ لَا بِزَفْرَةٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ طَافَ ابْنُ عُمَرَ فَاَتَی الْمُقَامَ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ قَالَ یَابْنَ اَبِیْ مُوْسٰی اِنَّ کُلَّ رَکْعَتَیْنِ تُکَفِّرَانِ مَا اَمَامَهُمَا.

حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تھا جبکہ ایک یمنی شخص اپنی ماں کو پشت پر سوار کر کے طواف کر رہا تھا اور یہ کہہ رہا تھا۔ ”میں اپنی والدہ کا فرمانبردار اونٹ ہوں جس پر وہ سوار ہے، اگر دوسرے اونٹ تھک جائیں تو بھی میں تھکنے والا نہیں ہوں“۔ پھر اس نے کہا اے ابن عمر! کیا آپ کے خیال میں میں نے اپنی ماں کا بدلہ چکا دیا ہے؟ فرمایا نہیں، بلکہ تو اس کی ایک سانس کا بدلہ بھی نہیں چکا سکا۔ پھر حضرت ابن عمر نے طواف کیا اور مقام ابراہیم کے پاس آ کر دو رکعتیں ادا فرمائیں اور فرمایا اے ابن ابی موسیٰ! (یہ اس شخص کی کنیت تھی) بیشک مقامِ ابراہیم کی دو رکعتیں سابقہ گناہوں کو مٹا دیتی ہیں۔ (۳۷)

☆ حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

اِنَّ اللّٰهَ یُوْصِیْکُمْ بِاُمَّهَاتِکُمْ ثَلَاثًا اِنَّ اللّٰهَ یُوْصِیْکُمْ بِاٰبَائِکُمْ اِنَّ اللّٰهَ یُوْصِیْکُمْ

(بقیہ۳۵) ☆ ابوداؤد، امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ) رقم الحدیث ۵۱۳۹

☆ ابن ماجہ، امام ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ (م ۲۷۳ھ) رقم الحدیث ۲۷۰۶

☆ صحیح ابن حبان بترتیب ابن بلبان، امیر علاؤ الدین علی بن بلبان الفارسی (م ۷۳۹ھ) موسسۃ الرسالۃ بیروت رقم الحدیث ۴۳۳

☆ المسند، امام احمد بن حنبل (م ۲۴۱ھ) مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت، لبنان رقم الحدیث ۱۹۹۳۱

(۳۶) ☆ تفسیر مظہری للعلامۃ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ ص ۲۵۵

(۳۷) ☆ الادب المفرد امام ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) رقم الحدیث ۱۱

بِالْاَقْرَبِ فَالْاَقْرَبِ. (۳۸)

بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ تمہیں اپنی ماؤں کے ساتھ حسنِ سلوک کا حکم دیتا ہے۔ حضور ﷺ نے یہ تین دفعہ ارشاد فرمایا۔ پھر فرمایا اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے والد کے ساتھ حسنِ سلوک کا حکم دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں قرابت داروں سے درجہ بدرجہ حسن سلوک کا حکم دیتا ہے۔

☆ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللهِ ﷺ مَنْ اَبَرُّ قَالَ اُمُّکَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمُّکَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اَبَاکَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اَدْنٰى فَالْاَدْنٰى.

صحابہ کرام نے عرض کی یارسول اللہ! ہمارے حسنِ سلوک کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے؟ فرمایا تمہاری والدہ۔ عرض کیا اس کے بعد؟ فرمایا تمہاری والدہ۔ عرض کیا اس کے بعد فرمایا؟ فرمایا تمہارا والد۔ عرض کیا اس کے بعد؟ فرمایا اس کے بعد درجہ بدرجہ قرابت دار ہیں۔ (۳۹)

☆ حضرت ابو سلامہ سلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

اُوْصِىْ امْرَأً بِاُمِّهٖ اُوْصِىْ امْرَأً بِاُمِّهٖ اُوْصِىْ امْرَأً بِاُمِّهٖ اُوْصِىْ امْرَأً بِاَبِيْهِ.

میں آدمی کو وصیت کرتا ہوں کی ماں کے حق میں، وصیت کرتا ہوں اس کی ماں کے حق میں، وصیت کرتا ہوں کی ماں کے حق میں، وصیت کرتا ہوں اس کے والد کے حق میں۔ (۴۰)

---

(۳۸) ☆ ابن ماجه ،امام ابوعبدالله محمدبن يزيدابن ماجه (م ۲۷۳ھ) رقم الحديث ۳۶۶۱

☆ المسند،امام احمدبن حنبل (م ۲۴۱ھ) مطبوعه مكتب اسلامی بيروت،لبنان رقم الحديث ۱۷۶۶

☆ السنن الكبرى، للامام ابی بكر احمد بن الحسين بن علی البيهقی (م ۴۵۸ھ) دارالكتب العلمية بيروت رقم الحديث ۷۷۶۶

☆ الادب المفرد امام ابوعبدالله محمدبن اسمٰعيل بخاری (م ۲۵۶ھ) رقم الحديث ۴۴

☆ المستدرک الحاكم امام محمد بن عبدالله حاكم نيشاپوری (م ۴۰۵ھ) رقم الحديث ۷۳۲۸

☆ مجمع الزوائد الحافظ نور الدين علی بن ابی بكرا لهيثمی (م ۸۰۷ھ) رقم الحديث ۱۳۴۱۷......۱۳۴۰۵

(۳۹) ☆ ابن ماجه ،امام ابوعبدالله محمدبن يزيدابن ماجه (م ۲۷۳ھ) رقم الحديث ۳۶۵۸

(۴۰) ☆ ابن ماجه ،امام ابوعبدالله محمدبن يزيدابن ماجه (م ۲۷۳ھ) ابواب الادب باب برالوالدين رقم الحديث ۳۶۵۷

☆ المسند،امام احمدبن حنبل (م ۲۴۱ھ) المكتب الاسلامی بيروت ج۴ص ۳۱۱

☆ المستدرک ، امام محمد بن عبدالله حاكم نيشاپوری (م ۴۰۵ھ) كتاب البر والصلة باب برامک دار الفكر بيروت ج۴ص ۱۵۰

☆ السنن الكبرى كتاب الزكوة باب الاختيار فی صدقة التطوع دار صادر بيروت ج۴ص ۱۷۹

☆ ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔

سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَیُّ النَّاسِ اَعْظَمُ حَقًّا عَلَی الْمَرْأَةِ قَالَ زَوْجُهَا قُلْتُ فَاَیُّ النَّاسِ اَعْظَمُ حَقًّا عَلَی الرَّجُلِ قَالَ اُمُّهٗ.

میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی کہ عورت پر سب سے زیادہ حق کس کا ہے؟ فرمایا اس کے شوہر کا۔ میں نے عرض کی مرد پر سب سے زیادہ حق کس کا ہے؟ فرمایا اس کی ماں کا۔ (۴۱)

ماں کی اپنی اولاد کے لئے چونکہ خدمات بہت زیادہ اور بے مثل ہیں۔ اس لئے اس کا حقِ خدمت بھی زیادہ ہے۔ البتہ ادب و تعظیم کے سلسلہ میں والد کا حق ماں پر بھی فوقیت رکھتا ہے۔ کیونکہ وہ اس کی ماں کا بھی حاکم و آقا ہے۔

☆ قرآن مجید میں ارشادِ ربانی ہے۔

لِلرِّجَالِ عَلَیْهِنَّ دَرَجَةٌ. (سورۃ البقرۃ آیت ۲۲۸ پ ۲)

اور مردوں کو ان پر فضیلت ہے۔

☆ حدیث پاک میں ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

لَوْ کُنْتُ اٰمِرًا اَنْ یَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْأَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا.

اگر میں کسی کو غیر خدا کے سجدے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔ (۴۲)

☆ ایک اور حدیث پاک میں ہے۔

اگر شوہر کے نتھنوں سے خون اور پیپ بہہ کر اس کی ایڑیوں تک اس کا سارا جسم بھر گیا ہو اور عورت اپنی زبان سے چاٹ کر اسے صاف کرے تو بھی اس کا حق ادا نہ ہوگا۔ (۴۳)

﴿۴﴾ والدین کی زیارت کو جانا، وہ ضرورت مند ہوں تو ان کے اخراجات اٹھانا اور ہر حالت میں ان کے ساتھ قرابت کے تعلق کو برقرار رکھنا واجب ہے، اگرچہ وہ کافر ہوں۔ البتہ اگر وہ کفر پر مجبور کریں تو ان کے ہاں آنا

(۴۱) ☆ المستدرک، امام محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری (م ۴۰۵ھ) کتاب البر و الصلة باب اعظم الناس حقا علی الرجل امه دار الفکر بیروت ج ۴ ص ۱۷۵

(۴۲) ☆ ترمذی، امام ابوعیسی محمد بن عیسی ترمذی (م ۲۷۹ھ) کتاب الرضاع باب ماجاء فی حق الزوج علی المرأة رقم الحدیث ۱۱۵۹

☆ کنز العمال للعلامة علی متقی بن حسام الدین هندی (م ۹۷۵ھ) رقم الحدیث ۴۵۸۶۵

(۴۳) ☆ کنز العمال للعلامة علی متقی بن حسام الدین هندی (م ۹۷۵ھ) رقم الحدیث ۴۵۸۶۱

جاناترک کردے۔(۴۴)

☆ قرآن مجید میں ہے۔

وَ صَاحِبۡهُمَا فِی الدُّنۡیَا مَعۡرُوۡفًا. (سورۃ لقمان آیت ۱۵ پ ۲۱)

اوردنیا میں اچھی طرح ان کا ساتھ دے۔

☆ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ عہدِ رسالت میں میری ماں مشرکہ معاہدہ تھیں۔ وہ مکہ مکرمہ سے اعانت کے لئے مدینہ طیبہ میرے پاس آئیں تو میں نے حضورﷺ کی خدمتِ اقدس میں عرض کی یارسول اللہ! میری والدہ مدد کے لئے میرے پاس آئیں ہیں حالانکہ وہ اسلام کو پسند نہیں کرتیں، کیا میں ان کے ساتھ صلہ رحمی کرسکتی ہوں؟ نبی اکرمﷺ نے ارشادفرمایاہاں، ان سے صلہ رحمی کرو۔(۴۵)

نبی اکرمﷺ نے والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کے متعلق بیان کرتے ہوئے ارشادفرمایا۔

حُسۡنُ الۡمُصَاحَبَةِ اَنۡ تُطۡعِمَهُمَا اِذَا جَاعَا وَ تَكۡسُوۡهُمَا اِذَا عَرِيَا وَ عَاشِرۡهُمَا عَشۡرَةً جَمِيۡلَةً.

---

(۴۴) ☆ تفسیرروح البیان للعلامة امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه ،کوئٹه ج۶ ص ۴۵۰

☆ تفسیرمظهری للعلامة قاضی ثناء اللّٰه پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مکتبه رشیدیه کوئٹه ج۷ص ۲۵۶

☆ تفسیرروح المعانی للعلامة ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ج۲۰ص ۸۷

☆ حاشیة الجمل علی الجلالین للعلامة ،سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ)مطبوعه کراچی، ج۶ ص ۱۲۱

☆ روائع البیان تفسیر آیت القرآن من القرآن محمد علی صابونی ،قدیمی کتب خانه کراچی ،ج ۲،ص ۱۷۹

☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث و التاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی (م ۱۰۴۱ھ) مکتبه حقانیه، پشاور ج۵ص ۲۹۲

☆ تفسیرصاوی للعلامة احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه،مکه مکرمه ج۳ص ۲۳۲

☆ الجامع القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعه بیروت،لبنان،ج۱۲،ص ۶۱

(۴۵) ☆ بخاری ،امام ابوعبداللہ محمدبن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) رقم الحدیث ۲۶۲۰

☆ مسلم ،امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) رقم الحدیث ۱۰۰۳

☆ ابوداؤد،امام ابوداؤدسلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ)رقم الحدیث ۱۶۶۸

☆ تفسیرمظهری للعلامة قاضی ثناء اللّٰه پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مکتبه رشیدیه کوئٹه ج۷ص ۲۵۶

☆ الجامع القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعه بیروت،لبنان،ج۱۲،ص ۶۱

☆ السنن الکبری، للامام ابی بکر احمد بن الحسین بن علي البیهقي (م۴۵۸ھ) رقم الحدیث ۱۸۳۳۱

☆ صحیح ابن حبان بترتیب ابن بلبان ،امیر علاؤ الدین علي بن بلبان الفارسي (م ۷۳۹ھ)موسسة الرسالة بیروت رقم الحدیث ۵۴۳

ماں باپ بھوکے ہوں تو انہیں کھانا کھلانا، جب لباس کی ضرورت ہو تو کپڑے پہنانا اور ان کے ساتھ ہر حالت میں اچھا برتاؤ کرنا حسنِ سلوک ہے۔(۴۶)

☆ حضرت سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

اِنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ لِیْ مَالًا وَّ وَلَدًا وَ اِنَّ وَالِدِیْ مُحْتَاجٌ مَالِیْ قَالَ اَنْتَ وَ مَالُکَ لِاَبِیْکَ اِنَّ اَوْلَادَکُمْ مِنْ اَطْیَبِ کَسْبِکُمْ فَکُلُوْا مِنْ کَسْبِ اَوْلَادِکُمْ.

ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی یارسول اللہ! میرے پاس دولت بھی ہے اور اولاد بھی، اور میرے والد کو میرے مال کی ضرورت ہے۔(ایسی صورت میں میرے لئے کیا حکم ہے؟) حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا تو اور تیرا مال تیرے والد کا ہے، بے شک تمہاری اولاد تمہاری پاکیزہ کمائی ہے، تم اپنی اولاد کی کمائی سے کھا سکتے ہو۔(۴۷)

☆ ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

وَلَدُ الرَّجُلِ مِنْ کَسْبِہٖ مِنْ اَطْیَبِ کَسْبِہٖ فَکُلُوْا مِنْ اَمْوَالِھِمْ.

کسی بھی شخص کی اولاد اس کی کمائی ہے بلکہ پاکیزہ ترین کمائی ہے، تو اپنے اموال سے کھاؤ۔(۴۸)

---

(۴۶) ☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث و التاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی (م ۸۰۰ھ) مکتبہ حقانیہ، پشاور ج۵ص ۲۹۲

(۴۷) ☆ ابوداؤد، امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ) رقم الحدیث ۲۹۰۲

☆ المسند، امام احمد بن حنبل (م ۲۴۱ھ) مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت، لبنان رقم الحدیث ۶۶۷۸...... ۷۰۰۱

☆ السنن الکبری للامام ابی بکر احمد بن الحسین بن علی البیهقی (م ۴۵۸ھ) دار الکتب العلمیۃ بیروت رقم الحدیث ۱۵۷۵۰

(۴۸) ☆ ابوداؤد، امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ) رقم الحدیث ۳۵۲۹

☆ المسند، امام احمد بن حنبل (م ۲۴۱ھ) مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت، لبنان رقم الحدیث ۲۲۲۷۶

☆ المصنف فی الاحادیث و الاثار للحافظ عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ الکوفی (م ۲۳۵ھ) دار الفکر بیروت رقم الحدیث ۲۷۳۸

☆ ابن ماجہ، امام ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ (م ۲۷۳ھ) رقم الحدیث ۲۱۳۷

☆ ترمذی، امام ابوعیسی محمد بن عیسی ترمذی (م ۲۷۹ھ) رقم الحدیث ۱۳۶۳

☆ نسائی، امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب علی نسائی (م ۳۰۳ھ) رقم الحدیث ۴۴۵۴

☆ صحیح ابن حبان بترتیب ابن بلبان، امیر علاؤ الدین علی بن بلبان الفارسی (م ۷۳۹ھ) موسسۃ الرسالۃ بیروت رقم الحدیث ۴۲۵۹

﴿۵﴾ اگر نفل نماز پڑھ رہا ہے اور والدہ کو اس کے مصروفِ نماز ہونے کا علم نہیں، دریں اثناء اگر والدہ نے بلالیا تو نماز توڑ کر فوراً والدہ کی خدمت میں حاضر ہونا واجب ہے، جبکہ والد کے بلاوے پر نماز توڑنا ضروری نہیں۔ البتہ اگر والدہ کو علم ہے کہ بیٹا نماز میں مصروف ہے تو نماز (خواہ نفل ہو یا فرض) مکمل کرنا ضروری ہے۔ البتہ اگر والدین کسی مصیبت میں گرفتار ہو کر آواز دیں تو نماز توڑ کر فوراً حاضرِ خدمت ہونا واجب ہے۔(۴۹)

☆ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور راہب جریج کے علاوہ کسی نے گود میں کلام نہیں کیا۔ آپ ﷺ نے لدشاد فرمایا جریج ایک عبادت گزار تھا اس نے عبادت کرنے لئے ایک گرجا (عبادت خانہ) بنا رکھا تھا، جس میں وہ عبادت کیا کرتا تھا۔ اس کے گرجے میں ایک چرواہا بھی پناہ گزیں تھا۔ ایک دن جریج کی والدہ آئی اور اس نے جریج کو آواز دی، جریج اس وقت نماز ادا کر رہا تھا اس نے دل میں سوچا ادھر والدہ کا بلاوا ہے اور ادھر میں نماز میں مصروف ہوں۔ والدہ کے بلانے پر جاؤں یا نماز جاری رکھوں؟ اس نے نماز کو جاری رکھا، ماں واپس چلی گئی۔ دوسرے دن اس کی ماں پھر آئی، ماں نے آواز دی۔ اے جریج! اس نے سوچا اے اللہ! میری ماں مجھے نماز کے دوران بلاتی ہے، کیا کروں؟ اس نے نماز جاری رکھی، ماں پھر واپس چلی گئی۔ اگلے دن اس کی ماں پھر آئی، اس نے آواز دی اے جریج! اس نے سوچا کہ نماز پڑھوں یا اسے جواب دوں؟ اور نماز جاری رکھی۔ ماں کے منہ سے واپس جاتے ہوئے یہ الفاظ نکلے۔

اَللّٰهُمَّ لَاتُمِتْهُ حَتّٰى يَنْظُرَ اِلٰى وُجُوْهِ الْمُوْمِسَاتِ.

اے اللہ! اسے اس وقت تک موت نہ دینا جب تک یہ بدکار عورتوں کا منہ نہ دیکھ لے۔

حضرت جریج کی عبادت و ریاضت اور زہد و ورع کا بنی اسرائیل میں بڑا چرچا تھا۔ اور ادھر ایک فاحشہ عورت جو حسن میں یکتا اور ضرب المثل تھی، اس نے چند اوباش قسم کے لوگوں سے کہا کہ اگر تم چاہو تو میں جریج کو فتنہ میں مبتلا کردوں؟ اس نے جریج کو اپنے حسن کے جال میں پھنسانا چاہا مگر

(۴۹) ☆ تفسیر روح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۲ ص ۴۵۰

آپ نے اس کی طرف توجہ ہی نہ کی۔ وہ عورت ایک چرواہے کے پاس گئی (جو آپ کی عبادت گاہ میں پناہ گزیں تھا) اس سے زنا کا ارتکاب کیا اور حاملہ ہوگئی۔ جب بچہ پیدا ہوا تو لوگوں نے اس عورت سے پوچھا کہ یہ بچہ کس کا ہے؟ اس نے کہا یہ جریج کا بچہ ہے۔ لوگ مشتعل ہو کر آئے، حضرت جریج کو باہر نکالا، عبادت خانہ گرا دیا اور انہیں مارنا پیٹنا شروع کر دیا۔ حضرت جریج نے پوچھا تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ مجھے کیوں مار رہے ہو؟ لوگوں نے کہا تو نے اس عورت کے ساتھ بدی کی ہے، اور اب تو اس سے بچہ بھی پیدا ہو گیا ہے (ہم تو تمہیں بڑا عابد و زاہد سمجھتے تھے مگر تم نے کیسی قبیح حرکت کر دی؟)۔ لوگ انہیں پکڑ کر بادشاہ کے پاس لے گئے، وہ مسکراتے ہوئے فاحشہ کے پاس سے گزر گئے۔ بادشاہ نے کہا یہ عورت کہتی ہے کہ بچہ تیرا ہے؟ آپ نے کہا بچہ کہاں ہے؟ بچہ لایا گیا، آپ نے نماز ادا کی، پھر اس بچے کے قریب جا کر اسے ہاتھ لگا کر پوچھا، اے بیٹے! تیرا والد کون ہے؟ اس نے کہا میرا والد فلاں چرواہا ہے۔ اتنا سننے کی دیر تھی کہ لوگ شرمسار ہوئے، معافی مانگی، اور حضرت جریج کے ہاتھ چومنے شروع کر دیئے۔ بادشاہ نے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو ہم آپ کا عبادت خانہ سونے چاندی کا بنا دیتے ہیں؟ فرمایا نہیں بلکہ جیسے پہلے مٹی کا بنا ہوا تھا ویسا ہی بنا دو۔

شاہِ وقت نے پوچھا کہ جب تم آئے تو مسکرا رہے تھے، اس میں کیا حکمت تھی؟ فرمایا مجھے معلوم تھا کہ یہ بچہ میرا نہیں، مگر میری والدہ کی بددعا تھی جس کا بدلہ مجھے مل کر رہا۔

وہی بچہ اپنی ماں کا دودھ پی رہا تھا کہ ایک خوش شکل شہسوار اپنی تیز رفتار اور طاقتور سواری پر گزرا، تو ماں نے کہا اے اللہ! میرا بیٹا بھی اس جیسا کر دے۔ بچے نے دودھ پینا چھوڑ دیا، اس شخص کی طرف متوجہ ہوا، اسے دیکھا اور کہنے لگا کہ اے اللہ! مجھے اس جیسا نہ کرنا پھر اس نے دودھ پینا شروع کر دیا۔

پھر لوگ ایک لونڈی کو زدو کوب کرتے ہوئے لے جا رہے تھے، اور یہ کہہ رہے تھے کہ تو نے بدکاری کی ہے، تو نے چوری کی ہے، اور وہ یہ کہتی جا رہی تھی کہ "مجھے میرا اللہ ہی کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے"۔ ماں نے کہا، اے اللہ! میرے بچے کو اس جیسا نہ کرنا۔ بچے نے دودھ پینا چھوڑ دیا، اس لونڈی کی طرف دیکھا اور کہا

اے اللہ! مجھے اس جیسا کردے۔

ماں نے بچے سے کہا، تیرے گلے کو بیماری لگے، کیسی باتیں کررہا ہے۔ ایک خوبصورت آدمی گزرا تو میں نے دعا کی یا اللہ میرے بچے کو اس جیسا کردے، تو نے کہا اے اللہ مجھے اس جیسا نہ کرنا، اور لوگ اس باندی کو مارتے پیٹتے لے جارہے تھے اور کہتے جارہے تھے کہ تو نے بدکاری کی ہے، تو نے چوری کی ہے۔ تو میں نے کہا اے اللہ میرے بیٹے کو اس جیسا نہ کرنا، اور تو کہہ رہا ہے کہ اے اللہ مجھے اس جیسا کردے۔

اس دودھ پیتے بچے نے کہا، وہ شخص بڑا ظالم و جابر تھا اس لئے میں نے کہا اے اللہ! مجھے اس جیسا نہ کرنا اور یہ باندی جسے لوگ موردِ الزام ٹھہرا رہے تھے، پاکدامن ہے، تو میں نے کہا اے اللہ مجھے اس جیسا کردے۔(۵۰)

﴿۶﴾ نفلی روزہ کے متعلق حتی الامکان کوشش کرے کہ زوال کے بعد توڑنے کی نوبت پیش نہ آئے۔ البتہ اگر والدین کی نافرمانی لازم آتی ہو تو زوال کے بعد بھی نفلی روزہ توڑ دے۔(۵۱)

﴿۷﴾ ماں باپ نے اپنی اولاد کے لئے جو تکلیفیں اٹھائیں، زحمتیں گوارا کیں، شب و روز ان کی پرورش میں مصروف رہے، ان کی ہر ضرورت کو پورا کرنے کی جدوجہد کی اور دیگر جس قدر احسانات کئے، ان کی وجہ سے والدین کا حق اتنا عظیم ہے جو حدوشمار سے ماوراء ہے۔ انسان کبھی اس سے عہدہ برآ نہیں ہوسکتا۔

ہر نعمت و خوبی وجود پر موقوف ہے، (اگر انسان کا وجود ہی نہ ہو تو کوئی نعمت بھی حاصل نہیں ہوسکتی) اور انسان کے وجود کے سبب والدین ہیں، تو گویا ہر نعمت و خوبی کے سبب والدین ہوئے۔ غرضیکہ ان کا صرف ماں باپ ہونا ہی ایسا عظیم حق ہے کہ اولاد کبھی اس سے بری الذمہ نہیں ہوسکتی، جبکہ اولاد پر والدین کے دیگر احسانات اس کے علاوہ ہیں۔

(۵۰) ☆ مسلم، امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) رقم الحدیث ۲۵۵۰

☆ بخاری، امام ابوعبداللہ محمدبن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) رقم الحدیث ۱۲۰۶ ...... ۳۴۳۶ ...... ۲۴۸۲

☆ المسند، امام احمدبن حنبل (م ۲۴۱ھ) مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت، لبنان رقم الحدیث ۹۵۶۹

☆ صحیح ابن حبان بترتیب ابن بلبان، امیر علاؤالدین علی بن بلبان الفارسی (م ۷۳۹ھ) موسسۃ الرسالۃ بیروت رقم الحدیث ۶۴۸۹

☆ الادب المفرد امام ابوعبداللہ محمدبن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) رقم الحدیث ۳۳

(۵۱) ☆ تفسیر روح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۶ ص ۴۵۰

یہی وجہ ہے کہ بندہ مومن زندگی بھر والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے کے باوجود ان کے وصال کے بعد سوچتا ہے کہ میں تو ان کے لئے کچھ بھی نہ کرسکا۔کاش کوئی ایسی صورت پیدا ہو جائے کہ میں ان کی وفات کے بعد ان کی روح کو خوش کرسکوں۔انہی نیک خواہشات کے پیشِ نظر والدین کی وفات کے بعد بھی ان سے حسنِ سلوک کی اسلام نے متعدد صورتیں بیان فرمائی ہیں۔مثلاً

(ا) ان کے وصال کے بعد غسل، کفن، نمازِ جنازہ اور تدفین کا انتظام کرے۔ان امور میں سنن و مستحبات اور ایسے امور کا لحاظ رکھے جو ان کے لئے باعثِ برکت ورحمت ہوں۔

☆ حضرت ابواسید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضورﷺ کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ بنی سلمہ کے ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی یارسول اللہ! ماں باپ کے انتقال کے بعد ان کے ساتھ نیکی کا کوئی طریقہ ہے جسے میں ادا کروں؟ نبی اکرمﷺ نے ارشاد فرمایا ہاں چار طریقے ہیں۔

اَلصَّلٰوۃُ عَلَیۡھِمَا وَ الۡاِسۡتِغۡفَارُ لَھُمَا وَ اِنۡفَاذُ عَھۡدِھِمَا مِنۡ بَعۡدِھِمَا وَصِلَۃُ الرَّحۡمِ الَّتِیۡ لَاتُوۡصِلُ اِلَّا بِھِمَاوَاِکۡرَامُ صَدِیۡقِھِمَا فَھٰذَا الَّذِیۡ بَقِیَ مِنۡ بِرِّھِمَا بَعۡدَ مَوۡتِھِمَا

(i) ان پر نمازِ جنازہ پڑھنا (ii) ان کے لئے دعائے مغفرت کرنا (iii) ان کی وصیت کو پورا کرنا

(iv) ان کے دوستوں کی عزت کرنا اور جو رشتہ صرف انہی کی جانب سے ہو اس کے ساتھ صلہ رحمی کرنا، ان کی موت کے بعد یہ نیکیاں ان کے ساتھ کرنا باقی ہیں۔(۵۲)

(ب) ان کے لئے ہمیشہ بخشش ومغفرت کی دعا کرتے رہنا اور کبھی بھی اس سے غفلت نہ کرنا۔

---

(۵۲) ☆ السنن الکبری کتاب الجنائز باب مایستحب لولی المیت دار صادر بیروت ج۴ص ۶۲......۶۱

☆ ابوداؤد، امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ) رقم الحدیث ۵۱۴۲

☆ المسند، امام احمد بن حنبل (م ۲۴۱ھ) مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت، لبنان رقم الحدیث ۱۶۰۰۴

☆ الادب المفرد امام ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) رقم الحدیث ۱۱۱۹۷

☆ صحیح ابن حبان بترتیب ابن بلبان، امیر علاؤ الدین علی بن بلبان الفارسی (م ۷۳۹ھ) موسسۃ الرسالۃ بیروت رقم الحدیث ۴۱۸

☆ المستدرک، امام محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری (م ۴۰۵ھ) رقم الحدیث ۷۳۴۲

☆ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

اِسْتِغْفَارُ الْوَلَدِ لِاَبِیْهِ مِنْ م بَعْدِ الْمَوْتِ مِنَ الْبِرِّ.

والدین کی وفات کے بعد اولاد کا ان کے لئے دعائے مغفرت کرنا بھی نیکی ہے۔(۵۳)

☆ نیز حدیث پاک میں ہے۔

اِذَا تَرَکَ الْعَبْدُ الدُّعَاءَ لِلْوَالِدَیْنِ فَاِنَّهٗ یَنْقَطِعُ عَنْهُ الرِّزْقُ.

بندہ جب والدین کے لئے دعا کرنا چھوڑ دیتا ہے تو اس کا رزق منقطع ہو جاتا ہے۔

(ج) صدقات وخیرات اور دیگر اعمالِ صالحہ کا ثواب انہیں پہنچاتے رہنا۔

☆ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

اِذَا تَصَدَّقَ اَحَدُکُمْ بِصَدَقَةٍ تَطَوُّعًا فَلْیَجْعَلْهَا عَنْ اَبَوَیْهِ فَیَکُوْنُ لَهُمَا اَجْرُهَا وَلَایَنْقُصُ مِنْ اَجْرِهٖ شَیْئًا.

تم میں سے جب کوئی شخص نفلی صدقہ وخیرات کرے تو اسے چاہئے کہ اپنے والدین کی طرف سے کرے، اس کا ثواب اس کے ماں باپ کو ملے گا اور اس کے اجر میں بھی کوئی کمی نہ ہوگی۔(۵۴)

(د) اپنی عبادات کے ساتھ ان کے لئے بھی عبادت کرنا، مثلاً اپنی نماز کے ساتھ ان کے لئے بھی نماز پڑھنا، اپنے روزوں کے ساتھ ان کے لئے بھی روزے رکھنا۔

☆ حدیث پاک میں ہے۔ایک صحابی نے حضور ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی یارسول اللہ! میں اپنے ماں باپ کے ساتھ زندگی میں حسن سلوک سے پیش آتا تھا، اب وہ وفات پا چکے ہیں تو ان کے ساتھ حسنِ سلوک کی کیا صورت ہے؟

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

اِنَّ مِنَ الْبِرِّ بَعْدَ الْمَوْتِ اَنْ تُصَلِّیَ لَهُمَا مَعَ صَلَاتِکَ وَ تَصُوْمَ لَهُمَا مَعَ صِیَامِکَ.

---

(۵۳) ☆ کنز العمال للعلامة علی متقی بن حسام الدین هندی (م۹۷۵ھ) رقم الحدیث ۴۵۴۴۹

(۵۴) ☆ المعجم الاوسط الحافظ ابی القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی (م۳۶۰ھ) دار احیاء التراث العربی بیروت رقم الحدیث ۷۹۴۶

ان کی وفات کے بعد ان سے حسنِ سلوک یہ ہے کہ اپنی نماز کے ساتھ ان کے لئے بھی نماز پڑھے اور اپنے روزوں کے ساتھ ان کے لئے بھی روزے رکھے۔

(ہ) والدین اگر مقروض وفات پا گئے ہوں تو ان کے قرضہ کی جلد ادائیگی میں بھرپور کوشش کرنا۔

☆ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

مَنْ حَجَّ عَنْ وَّالِدَیْهِ اَوْقَضٰی عَنْهُمَا مَغْرَمًا بَعَثَهُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مَعَ الْاَبْرَارِ.

جو شخص اپنے والدین کی طرف سے حج کرے یا ان کا قرض ادا کرے، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے نیکوں کے ساتھ اٹھائے گا۔(۵۵)

(و) والدین پر اگر کوئی فرض رہ گیا ہو تو اس کی ادائیگی میں کوشش کرنا۔

☆ حدیث مبارکہ میں ہے۔

قبیلہ جہینہ کی ایک خاتون نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی۔ یارسول اللہ! میری ماں نے حج کی نذر مانی تھی وہ ادا نہ کرسکیں اور ان کا وصال ہوگیا۔ کیا میں ان کی طرف سے حج ادا کروں؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ہاں ان کی طرف سے تم حج ادا کرو۔ اگر تمہاری ماں پر کسی کا قرض ہوتا تو کیا خیال ہے تم ادا نہ کرتیں؟ یونہی اللہ تعالیٰ کا دَین ادا کرو کیونکہ وہ ادائیگی کا زیادہ حق رکھتا ہے۔(۵۶)

☆ حدیث پاک میں ہے۔

اِذَا حَجَّ الرَّجُلُ عَنْ وَّالِدَیْهِ تُقُبِّلَ مِنْهُ وَ مِنْهُمَا وَ اسْتَبْشَرَتْ اَرْوَاحُهُمَا فِی السَّمَاءِ وَ کُتِبَ عِنْدَ اللّٰهِ بَرًّا.

جب بندہ اپنے والدین کی طرف سے حج کرتا ہے تو وہ اس کی طرف سے اور اس کے والدین کی طرف سے قبول کرلیا جاتا ہے، والدین کی روحیں آسمان میں اس سے خوش ہوتی ہیں اور اللہ تعالیٰ

(۵۵) ☆ سنن دارقطنی ،امام علی بن عمر دارقطنی (م ۳۸۵ھ) کتاب الحج باب المواقیت رقم الحدیث ۱۱۰

(۵۶) ☆ بخاری ،امام ابوعبداللہ محمد بن اسمعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) کتاب جزاء الصید باب الحج النذور عن المیت رقم الحدیث ۱۸۵۲

کے ہاں یہ شخص والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنے والا لکھا جاتا ہے۔(۵۷)

☆ حضور سیدِ عالم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

جس نے اپنے ماں باپ کی طرف سے حج کیا، اس کا ثواب والدین کو ملے گا اور اسے دس گنا حج کا ثواب زیادہ ملے گا۔(۵۸)

☆ نیز نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

جو اپنے والدین کی وفات کے بعد ان کی طرف سے حج کرے، اس کے لئے دوزخ سے آزادی لکھ دی جاتی ہے، اور والدین کو بھی پورے حج کا ثواب عطا ہوگا جس میں کوئی کمی نہ ہوگی۔(۵۹)

(ی) والدین کی وصیت کو حتی الامکان پورا کرنے کی کوشش کرنا، اگرچہ شرعاً وہ وصیت لازم نہ ہو۔ مثلاً انہوں نے نصف مال کی وصیت کردی تو (شرعاً تہائی مال سے زیادہ میں وارثوں کی اجازت کے بغیر نافذ نہ ہوگی) اولاد کے لئے مناسب یہ ہے کہ ان کی وصیت پوری کرنے کو اپنی خواہش پر مقدم جانیں۔(۶۰)

☆ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

لَایَبْقٰی لِلْوَلَدِ مِنْ بِرِّالْوَالِدِ اِلَّا اَرْبَعٌ اَلصَّلٰوۃُ عَلَیْهِ وَ الدُّعَاءُ لَهٗ وَ اِنْفَاذُ عَهْدِهٖ مِنْم بَعْدِهٖ وَ صِلَةُ رَحْمِهٖ وَ اِکْرَامُ صَدِیْقِهٖ.

والدین کی وفات کے بعد حسنِ سلوک میں سے چار چیزیں باقی رہ جاتی ہیں۔

(i) ان پر نمازِ جنازہ پڑھنا (ii) ان کے لئے دعائے مغفرت کرنا

(iii) ان کی وفات کے بعد ان کی وصیت کو نافذ کرنا (iv) ان کے رشتہ داروں سے نیک سلوک کرنا اور

(۵۷) ☆ سنن دارقطنی ،امام علی بن عمر دارقطنی (م ۲۸۵ھ) کتاب الحج باب المواقیت رقم الحدیث ۱۰۹

(۵۸) ☆ سنن دارقطنی ،امام علی بن عمر دارقطنی (م ۲۸۵ھ) کتاب الحج باب المواقیت رقم الحدیث ۱۱۲

(۵۹) ☆ شعب الایمان للامام ابی بکر احمد بن الحسین بن علی البیهقی (م۴۵۸ھ) دار الکتب العلمیة بیروت رقم الحدیث ۷۹۱۲ دار الکتب العلمیه بیروت ج۶ ص ۲۰۵

(۶۰) ☆ تفسیر روح البیان للعلامة امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه ، کوئٹه ج۶ ص ۱ ۴۵

ان کے دوستوں کا احترام کرنا۔(۶۱)

(ح) ان کے وعدوں اور معاہدوں کو پورا کرنا۔اگر ماں باپ نے کسی سے عہد و پیمان باندھا اور ان کی موت نے اس کو پورا کرنے کی مہلت نہ دی تو اولاد پر لازم ہے کہ ان کے معاہدہ کو پورا کرے۔(۶۲)

نبی اکرم ﷺ نے بعد از وصال والدین سے حسنِ سلوک کی صورتیں بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

اِنُفَاذُ عَهُدِهِمَا مِنُ بَعُدِهِمَا.

ان کی وفات کے بعد ان کے عہد و پیمان کو پورا کرنا بھی نیکی ہے۔(۶۳)

(ط) ماں باپ کے وصال کے بعد بھی ان کی قسم کو پورا کرنا۔مثلاً ماں باپ نے قسم کھائی تھی کہ میرا بیٹا فلاں کام کرے گا،فلاں سے ملے گا،فلاں جگہ نہ جائے گا۔تو اب یہ نہ سوچے کہ وہ دنیا سے گئے تو ان کی قسم بھی ان کے ساتھ ہی گئی، بلکہ اس کا ویسے ہی پابند رہے جیسے ان کی زندگی میں رہتا تھا بلکہ تمام جائز امور میں ان کی مرضی کا پابند رہے۔(۶۴)

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

مَنُ بَرَّ قَسَمَهُمَا وَقَضٰی دَيُنَهُمَا وَ لَمُ يَسُتَسِبَّ لَهُمَا كُتِبَ بَارًّا وَإِنُ كَانَ عَاقًّا فِيُ حَيَاتِهٖ وَ مَنُ لَّمُ يَبُرَّ قَسَمَهُمَا وَلَمُ يَقُضِ دَيُنَهُمَا وَاسُتَسَبَّ لَهُمَا كُتِبَ عَاقًّا وَ اِنُ كَانَ بَارًّا فِيُ حَيَاتِهٖ .

(۶۱) ☆ السنن الکبری کتاب الجنائز باب مایستحب لولی المیت دار صادر بیروت ج۴ص ۶۲،۶۱

☆ ابو داؤد،امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ) رقم الحدیث ۵۱۴۲

☆ صحیح ابن حبان بترتیب ابن بلبان ،امیر علاؤ الدین علی بن بلبان الفارسی (م ۷۳۹ھ)موسسة الرسالة بیروت رقم الحدیث ۴۱۸

☆ المستدرک ،امام محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری (م۴۰۵ھ)رقم الحدیث ۷۳۴۲

☆ الادب المفرد امام ابو عبداللہ محمد بن اسمعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) رقم الحدیث ۳۵

☆ المسند،امام احمد بن حنبل (م ۲۴۱ھ)مطبوعه مکتب اسلامی بیروت،لبنان رقم الحدیث ۱۶۰۰۴

(۶۲) ☆ تفسیر روح البیان للعلامة امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه ،کوئٹه ج۶ ص ۱۵۴

(۶۳) ☆ ابو داؤد،امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ)رقم الحدیث ۵۱۴۲

☆ صحیح ابن حبان بترتیب ابن بلبان ،امیر علاؤ الدین علی بن بلبان الفارسی (م ۷۳۹ھ)موسسة الرسالة بیروت رقم الحدیث ۴۱۸

☆ المستدرک الحاکم امام محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری (م۴۰۵ھ) رقم الحدیث ۷۳۴۲

☆ المسند،امام احمد بن حنبل (م ۲۴۱ھ)مطبوعه مکتب اسلامی بیروت،لبنان رقم الحدیث ۱۶۰۰۴

(۶۴) ☆ تفسیر روح البیان للعلامة امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه ،کوئٹه ج۶ ص ۱۵۴

جواپنے ماں باپ کی قسم پوری کرے، ان کا قرض ادا کرے، اور کسی کے ماں باپ کو برا کہہ کرانہیں برانہ کہلوائے، وہ والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے والا لکھا جاتا ہے اگرچہ ان کی زندگی میں وہ نافرمان تھا......اور جوان کی قسم پوری نہ کرے، ان کا قرض نہ اتارے، دوسروں کے والدین کو برا کہہ کرانہیں برا کہلوائے وہ نافرمان لکھا جاتا ہے اگرچہ ان کی زندگی میں فرماں بردار تھا۔(۶۵)

(ی) اگر ہوسکے تو ہر روز ورنہ کم ازکم ہر جمعہ کوان کی قبر کی زیارت کے لئے جانا، وہاں تلاوتِ قرآنِ پاک کرنا، سورۃ یٰسین شریف ایسی آواز سے پڑھنا کہ وہ سنیں۔ اگر یہ بھی نہ ہوسکے تو جب بھی فرصت ہوان کی قبر کی زیارت کو جایا کرے۔(۶۶)

☆ حضورﷺ نے ارشادفرمایا۔

مَنْ زَارَ قَبْرَ اَبَوَیْهِ اَوْ اَحَدِهِمَا فِیْ کُلِّ یَوْمِ جُمُعَةٍ مَرَّةً غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ وَکُتِبَ بَرًّا.

جواپنے ماں باپ دونوں یاایک کی قبر پر ہر جمعہ کے دن زیارت کے لئے حاضر ہو، اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے گا اور اسے والدین کے ساتھ نیکی کرنے والا لکھ لے گا۔(۶۷)

☆ سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرمﷺ نے ارشادفرمایا۔

مَنْ زَارَ قَبْرَ اَبَوَیْهِ اَوْ اَحَدِهِمَا یَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَرَأَ عِنْدَهٗ یٰسِیْنَ غُفِرَلَهٗ.

جوشخص جمعہ کے دن اپنے ماں باپ دونوں یاایک کی قبر کی زیارت کے لئے حاضر ہو، اوران کے پاس سورۃ یٰسین شریف پڑھے، اس کی مغفرت کردی جائے گی۔(۶۸)

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سیدِ عالمﷺ نے ارشادفرمایا۔

مَنْ زَارَ قَبْرَ اَبَوَیْهِ اَوْ اَحَدِهِمَا اِحْتِسَابًا کَانَ کَعَدْلِ حَجَّةٍ مَّبْرُوْرَةٍ وَّمَنْ کَانَ زَوَّارًا لَهُمَا زَارَتِ الْمَلَائِکَةُ قَبْرَهٗ.

(۶۵) ☆ المعجم الاوسط الحافظ ابی القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی (م۳۶۰ھ)دار احیاء التراث العربی بیروت رقم الحدیث ۵۸۵۱

(۶۶) ☆ تفسیرروح البیان للعلامة امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه ،کوئٹه ج۶ ص ۴۵۱

(۶۷) ☆ نوادر الاصول للترمذی الاصل الخامس عشر دار صادر بیروت ص ۲۴

(۶۸) ☆ الکامل لابن عدی دار الفکر بیروت ج۵ص ۱۸۰۱

جوشخص ثواب کی نیت سے اپنے والدین دونوں یا ایک کی قبر کی زیارت کرے، اسے مقبول حج کے برابر ثواب عطا کیا جائے گا اور جو کثرت سے والدین کی قبر کی زیارت کو جایا کرے، فرشتے اس کی قبر کی زیارت کو آیا کریں گے۔(۶۹)

(ی) ہر نماز کے بعد والدین کے لئے دعائے خیر کرتے رہنا۔(۷۰)

☆ حضرت سیدنا سفیان بن عینیہ فرماتے ہیں جس نے پانچ نمازیں پڑھیں اس نے اللہ کا شکرادا کردیا اور جس نے نمازوں کے بعد والدین کے لئے دعائے خیر کی اس نے والدین کا شکرادا کردیا۔(۷۱)

☆ حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

اِنَّ الرَّجُلَ لَتُرۡفَعُ دَرَجَتَہٗ فِی الۡجَنَّۃِ فَیَقُوۡلُ اَنّٰی ھٰذَا فُیَقَالَ بِاسۡتِغۡفَارِ وَلَدِکَ لَکَ.

بے شک بندے کا جنت میں درجہ بلند ہوتا ہے تو وہ کہتا ہے یہ کیسے بلند ہوگیا، اسے کہا جاتا ہے کہ تیرے لئے تیرے بیٹے کے استغفار کی وجہ سے۔(۷۲)

(۶۹) ☆ نوادر الاصول للترمذی الاصل الخامس عشر دار صادر بیروت ص ۲۴
☆ الکامل لابن عدی دار الفکر بیروت ج۲ص ۸۰۱
(۷۰) ☆ تفسیرروح البیان للعلامة امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ،کوئٹہ ج۶ص ۴۵۱
(۷۱) ☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۱۲، ص ۶۱
☆ تفسیرمظہری للعلامة قاضی ثناء اللہپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ص ۲۵۶
☆ تفسیرروح المعانی للعلامة ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج۲۰ص ۸۷
☆ تفسیرروح البیان للعلامة امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ،کوئٹہ ج۶ص ۴۵۱
☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی (م ۱۰۴۱ھ) مکتبہ حقانیہ، پشاور ج۵ص ۲۹۲
☆ حاشیة الجمل علی الجلالین للعلامة سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی، ج۶ ص ۱۲۱
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳،ص ۴۷۰
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاہورج۳ص ۴۷۰
☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج۳،ص ۴۹۱
(۷۲) ☆ ابن ماجہ ،امام ابوعبداللہ محمدبن یزیدابن ماجہ (م ۲۷۳ھ) رقم الحدیث ۳۶۶۰
☆ المصنف فی الاحادیث و الاثار للحافظ عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ الکوفی (م۲۳۵ھ) دار الفکر بیروت رقم الحدیث ۹۷۸۹
☆ الادب المفردامام ابوعبداللہمحمدبن اسمعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) رقم الحدیث ۳۶
☆ المسند،امام احمدبن حنبل (م ۲۴۱ھ)مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت،لبنان رقم الحدیث ۱۰۵۵۹

(ب ی) ماں باپ کے رشتہ داروں سے عمر بھر صلہ رحمی اور حسنِ سلوک کرتے رہنا۔

☆ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے۔

مَنْ اَحَبَّ اَنْ یَّصِلَ اَبَاهُ فِیْ قَبْرِهٖ فَلْیَصِلْ اِخْوَانَ اَبِیْهِ مِنْ م بَعْدِهٖ.

جو یہ چاہتا ہے کہ اپنے والد کے ساتھ قبر میں حسنِ سلوک کرے، وہ اس کی وفات کے بعد اس کے تعلق داروں سے صلہ رحمی کرے۔ (۷۳)

(ج ی) والدین کے دوستوں کے ساتھ محبت و الفت کا تعلق برقرار رکھنا، ان کی دوستی نبھاہنا، ہمیشہ ان کی عزت و تکریم کرتے رہنا۔

☆ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

مِنَ الْبِرِّ اَنْ تَصِلَ صَدِیْقَ اَبِیْکَ.

والد کے دوستوں کے ساتھ حسنِ سلوک کرنا بھی نیکی ہے۔ (۷۴)

☆ نیز ارشاد فرمایا۔

اِنَّ اَبَرَّ الْبِرِّ اَنْ یَّصِلَ الرَّجُلُ اَهْلَ وُدِّ اَبِیْهِ. (۷۵)

اپنے والد کے اہلِ محبت سے صلہ رحمی کرنا عمدہ ترین نیکی ہے۔

☆ نبی اکرم، نورِ مجسم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

اِحْفَظْ وُدَّ اَبِیْکَ وَ لَاتَقْطَعْهُ فَیُطْفِئَ اللّٰهُ نُوْرَکَ.

اپنے والدین کے دوستوں کے ساتھ نبھاتے رہو، ان سے قطع تعلقی نہ کرو۔ ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے

---

(۷۳) ☆ مسند ابو یعلی رقم الحدیث ۵۶۴۳، موسسة علوم القرآن بیروت ج۵ ص ۲۶۰

(۷۴) ☆ المعجم الاوسط الحافظ ابی القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی (م ۳۶۰ھ) دار احیاء التراث العربی بیروت رقم الحدیث ۷۲۹۹

(۷۵) ☆ صحیح ابن حبان بترتیب ابن بلبان، امیر علاؤالدین علی بن بلبان الفارسی (م ۷۳۹ھ) موسسة الرسالة بیروت رقم الحدیث ۴۳۰

☆ ابوداؤد، امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ) رقم الحدیث ۵۱۴۳

☆ جامع ترمذی، امام ابوعیسی محمد بن عیسی ترمذی (م ۲۷۹ھ) رقم الحدیث ۱۹۱۰

☆ المسند، امام احمد بن حنبل (م ۲۴۱ھ) مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت رقم الحدیث ۵۳ ... ۵۶۱۲

☆ صحیح مسلم، امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) رقم الحدیث ۲۵۵۲

نور کو بجھا دے گا۔(۷۶)

☆ حضرت عبداللہ بن دینار فرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو مکہ مکرمہ کے راستے میں ایک اعرابی ملا۔آپ نے اسے سلام کیا،اپنی سواری پر سوار کرلیا اور پھر اپنے سرِ انور سے پگڑی اتار کر اسے دے دی۔ عبداللہ بن دینار نے عرض کی،اللہ تعالیٰ آپ کو خوش رکھے،یہ دیہاتی تو تھوڑی سی چیز پر راضی ہو جاتے ہیں۔ آپ نے اس قدر زیادہ اس پر مہربانی کیوں فرمائی؟ حضرت ابن عمر فرمانے لگے اس کا والد میرے والدِ مکرم حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ سے محبت کیا کرتا تھا اور میں نے حضورﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ انسان کا اپنے والد کے اہل محبت (دوست،احباب) سے صلہ رحمی کرنا بہترین نیکی ہے۔(۷۷)

(د ی) کسی کے ماں باپ کو برا کہہ کر جواباً اپنے والدین کو برا نہ کہلوائے۔

☆ نبی اکرمﷺ نے ارشاد فرمایا۔

اِنَّ مِنْ اَکْبَرِ الْکَبَائِرِ اَنْ یَّلْعَنَ الرَّجُلُ وَالِدَیْہِ قِیْلَ یَارَسُوْلَ اللہِ وَ کَیْفَ یَلْعَنُ الرَّجُلُ وَالِدَیْہِ قَالَ یَسُبُّ الرَّجُلُ اَبَا الرَّجُلِ فَیُسَبُّ اَبَاہُ وَ یَسُبُّ اُمَّہٗ فَیُسَبُّ اُمَّہٗ.

کبیرہ گناہوں میں سے یہ بھی ہے کہ انسان اپنے والدین کو برا کہے۔عرض کی گئی یارسول اللہ! کوئی شخص اپنے والدین کو کیسے برا کہہ سکتا ہے؟ ارشاد فرمایا آدمی کسی کے ماں باپ کو برا کہے تو وہ جواباً

---

(۷۶) ☆ مجمع الزوائد الحافظ نور الدین علی بن ابی بکرا لهیثمی (م۸۰۷ھ) رقم الحدیث۱۳۴۲۷
☆ کنز العمال للعلامة علی متقی بن حسام الدین هندی (م۹۷۵ھ) رقم الحدیث ۴۵۴۶۰
☆ المعجم الاوسط الحافظ ابی القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی (م۳۶۰ھ)دار احیاء التراث العربی بیروت رقم الحدیث۸۶۲۸

(۷۷) ☆ صحیح مسلم ،امام ابو الحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) رقم الحدیث۲۵۵۲
☆ صحیح بخاری ،امام ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) رقم الحدیث ۵۷۲۱
☆ جامع ترمذی ،امام ابو عیسی محمد بن عیسی ترمذی (م ۲۷۹ھ) رقم الحدیث ۱۹۱۰
☆ المسند،امام احمد بن حنبل (م ۲۴۱ھ)مطبوعه مکتب اسلامی بیروت،لبنان رقم الحدیث ۵۳......۵۶۱۲
☆ صحیح ابن حبان بترتیب ابن بلبان ،امیر علاؤ الدین علی بن بلبان الفارسی (م ۷۳۹ھ)موسسة الرسالة بیروت رقم الحدیث ۴۳۰
☆ ابو داؤد،امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ) رقم الحدیث ۵۱۴۳

اس کے ماں باپ کو برا کہے گا۔(۷۸)

☆ حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔
جو شخص اپنے ماں باپ کے وصال کے بعد انہیں برا نہ کہلوائے وہ والدین کے ساتھ نیکی کرنے والا لکھا جاتا ہے اگرچہ ان کی زندگی میں وہ نافرمان تھا۔ اور جو انہیں برا کہلوائے وہ نافرمان لکھا جاتا ہے اگرچہ ان کی زندگی میں وہ نیکوکار تھا۔(۷۹)

(۹) گناہ کر کے اپنے والدین کو قبر میں رنج اور تکلیف نہ پہنچانا، کیونکہ اس کے تمام اعمال ماں باپ پر پیش کئے جاتے ہیں، جب اس کی نیکیاں دیکھتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں، مسرت سے ان کا چہرہ کھلتا ہے اور جب وہ اس کے گناہ دیکھتے ہیں تو ان کے دل پر صدمہ ہوتا ہے اور ماں باپ کا یہ حق نہیں کہ قبر میں بھی انہیں ایذاء دی جائے۔

☆ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔
تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَ الْخَمِیْسِ عَلَی اللّٰہِ تَعَالٰی وَ تُعْرَضُ عَلَی الْاَنْبِیَاءِ وَ عَلَی الْاٰبَاءِ وَ الْاُمَّھَاتِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فَیَفْرَحُوْنَ بِحَسَنَاتِھِمْ وَّ یَزْدَادُ وُجُوْھُھُمْ بَیْضًا وَّ نُزْھَةً فَاتَّقُوا اللّٰہَ وَ لَاتُؤْذُوْا اَمْوَاتَکُمْ.

ہر پیر اور جمعرات کو اعمال اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش ہوتے ہیں اور انبیائے کرام اور ماں باپ کے سامنے ہر جمعہ کو پیش کئے جاتے ہیں، وہ ان کی نیکیوں پر خوش ہوتے ہیں اور ان کے چہروں کی چمک دمک بڑھ جاتی ہے، تو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنے مردوں کو اپنے گناہوں سے تکلیف نہ پہنچاؤ۔(۸۰)

---

(۷۸) ☆ صحیح بخاری، امام ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) رقم الحدیث ۵۹۷۳
☆ صحیح مسلم، امام ابو الحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) رقم الحدیث ۹۰
☆ جامع ترمذی، امام ابو عیسی محمد بن عیسی ترمذی (م ۲۷۹ھ) رقم الحدیث ۱۹۰۹
☆ ابو داؤد، امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ) رقم الحدیث ۵۱۴۱
☆ الترغیب و الترھیب الامام الحافظ زکی الدین عبدالعزیز بن عبدالقوی المنذری (م ۶۵۶ھ) رقم الحدیث ۳۶۸۷
☆ صحیح ابن حبان بترتیب ابن بلبان، امیر علاؤ الدین علی بن بلبان الفارسی (م ۷۳۹ھ) موسسة الرسالة بیروت رقم الحدیث ۴۱۱
☆ المسند، امام احمد بن حنبل (م ۲۴۱ھ) مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت، لبنان رقم الحدیث ۶۵۲۹
(۷۹) ☆ المعجم الاوسط الحافظ ابی القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی (م ۳۶۰ھ) دار احیاء التراث العربی بیروت رقم الحدیث ۵۸۱۵
(۸۰) ☆ نوادر الاصول للترمذی الاصول السابع و الستون و المائة دار صادر بیروت ص ۲۱۳

﴿۹﴾ والدین اگرچہ اولاد کے وجود کا سبب ہیں مگر اس میں بھی وہ ارادۂ الٰہی کے محتاج ہیں۔ جب تک مشیتِ ایزدی نہ ہو، وہ اولاد کے وجود کا سبب نہیں بن سکتے۔ یہی وجہ ہے کہ محض نکاح و جماع سے اولاد پیدا نہیں ہوتی، اللہ تعالیٰ کی مشیت سے پیدا ہوتی ہے۔

☆ قرآن مجید میں ارشاد فرمایا۔

یَهَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ اِنَاثًا وَّ یَهَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ الذُّكُوْرَ. (سورۃ الشوریٰ آیت ۴۹ پ ۲۵)

جسے چاہے تو بیٹیاں عطا فرمائے اور جسے چاہے بیٹے دے۔

لہٰذا اولاد کے وجود کا حقیقی سبب امرِ الٰہی ہے اور مجازی سبب والدین ہیں۔ وہ قادر ہے چاہے تو والدین کے ذریعے انسان پیدا کرے اور چاہے تو بغیر ماں باپ کے بھی انسان پیدا کردے جیسے حضرت آدم علیہ السلام۔(۸۱)

یونہی تربیت بھی حقیقۃً اللہ تعالیٰ ہی کرتا ہے۔ وہی ہر شیٔ کا رب و مربی ہے، نطفہ کو تخلیق کرنا، اس میں بچہ پیدا کرنے کی صلاحیت رکھنا، جماع پر قدرت دینا، رحمِ مادر میں اسے ٹھہرنے کی جگہ دینا، پھر اسے خون کی پھٹک بنانا، پھر بوٹی کی شکل بنا دینا، پھر اس سے ہڈی بنانا، پھر اس پر گوشت چڑھانا، پھر اسے حسین و جمیل صورت میں اٹھان دینا وغیرہا امور سب اس کی تربیت کے نمونے ہیں۔ البتہ ظاہراً بچے کی تربیت اللہ تعالیٰ نے والدین کے سپرد فرمادی ہے، وہ اپنی اولاد کے لئے مجازاً مربی ہیں۔ چونکہ انسان کے وجود کا سبب حقیقی بھی اللہ تعالیٰ ہے اور مربی بھی، لہٰذا اللہ تعالیٰ ہی سب سے زیادہ اطاعت و عبادت اور دیگر حقوق کا مستحق ہے، اور پھر والدین ہیں۔

قرآن مجید میں اس حقیقت کو بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے بارہا اپنے حقوق کے بعد والدین کے حقوق کا بیان فرمایا ہے۔ ارشاد فرمایا۔

اَنِ اشْكُرْ لِیْ وَ لِوَالِدَیْكَ. (سورۃ لقمن آیت ۱۴ پ ۲۱)

یہ کہ حق مان میرا اور اپنے ماں باپ کا۔

---

(۸۱) ☆ تفسیر روح البیان للعلامة امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه ج ۶ ص ۴۵۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامه علی بن محمد خازن شافعی مطبوعه لاهور، ج ۳، ص ۴۷۰

☆ تفسیر روح المعانی للعلامة ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ج ۲۰ ص ۸۶

☆ روائع البیان تفسیر آیت القرآن من القرآن محمد علی صابونی، قدیمی کتب خانه کراچی، ج ۲، ص ۱۷۵

لہٰذا انسان پر لازم ہے کہ سب سے پہلے حقوق اللہ میں جد و جہد کرے پھر والدین اور دیگر حقوق العباد میں اپنی پوری کوشش صرف کرے۔

قیامت میں سب سے پہلے نماز (حق اللہ) کے متعلق سوال ہوگا پھر والدین کے حقوق (حق العبد) کے متعلق پوچھا جائے گا۔ اگر ایک موقف پر جواب صحیح دے دیا تو دوسرے موقف پر پھر پوچھا جائے گا۔ ایسے ہی پچاس موقف طے کرنا ہوں گے، ہر موقف ایک ہزار سال کا ہوگا، اگر کامیاب ہو گیا تو جنت میں بھیج دیا جائے گا ورنہ جہنم میں۔ (اعاذنا اللہ منہ) (۸۲)

﴿۱۱﴾ والدین کی اطاعت اگرچہ بہت عظیم امر ہے، مگر والدین کا حق اللہ تعالیٰ کے حق سے بڑا نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا حق ہر شئی پر مقدم ہے۔ یہی وجہ ہے کہ والدین اگر کفر و شرک یا معصیت کا حکم دیں تو ان کی اطاعت نہیں کی جائے گی۔ (۸۳)

اگر اس نے والدین کے کہنے پر اطاعتِ الٰہی سے منہ پھیر لیا تو اس کا معنی یہ ہے کہ اسے احکامِ الٰہیہ کی کوئی پرواہ نہیں۔ جبکہ والدین کے ساتھ حسنِ سلوک تو اللہ تعالیٰ کے حکم کی وجہ سے واجب تھا۔ جب حکمِ الٰہی کی پرواہ ہی نہ ہوگی تو وہ

---

(۸۲) ☆ تفسیر روح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۶ ص ۴۵۰

☆ تفسیر کبیر للامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر ج۲۴ ص ۳۶

☆ التفسیر المنیر فی العقیدۃ و الشریعۃ و المنہج تالیف الدکتور وھبہ الزحیلی، مطبوعہ المکتبۃ الغفاریۃ کوئٹہ ج۱۰ ص ۵۱۵

(۸۳) ☆ تفسیر روح المعانی للعلامۃ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج۲۰ ص ۱۳۸

☆ تفسیر روح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۶ ص ۴۵۰

☆ تفسیر القرآن العظیم المسمی تاویلات اہل السنۃ تالیف ابی منصور محمد بن محمد بن محمود الماتریدی السمرقندی الحنفی (م۳۳۳ھ) ج۴ ص ۷

☆ تفسیر صاوی للعلامۃ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ ج۳ ص ۲۳۲

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳ ص ۴۴۰

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م۷۷۴ھ) دار الاحیاء الکتب العربیہ مصر ج۳ ص ۴۴۵

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور ج۳ ص ۲۶۷

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۴۶۱

والدین کی اطاعت بھی نہ کرے گا۔ چونکہ والدین کی اطاعت نہ کرنا باطل ہے، لہٰذا اس نافرمانی تک پہنچانے والی اطاعت بھی باطل شمار ہوگی۔ (۸۴)

☆ نبی اکرم، نورِ مجسم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

لَاطَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِیْ مَعْصِیَةِ الْخَالِقِ.

خالق کی نافرمانی میں مخلوق کی کوئی اطاعت نہیں۔ (۸۵)

☆ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

لَاطَاعَةَ لِاَحَدٍ فِیْ مَعْصِیَةِ اللّٰهِ اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِی الْمَعْرُوْفِ.

اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت جائز نہیں، اطاعت تو صرف جائز کاموں میں ہے۔ (۸۶)

اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب لبیب علیہ الصلاۃ والسلام کے بعد سب سے زیادہ ماں باپ تعظیم و اطاعت کے مستحق ہیں۔ مگر گناہ میں جب ان کی اطاعت بھی حرام ہے تو دوسروں کا تو ذکر ہی کیا؟ (۸۷)

---

(۸۴) ☆ تفسیر کبیر للامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر ج ۲۴ ص ۳۵

☆ الجامع القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۲۹۱

(۸۵) ☆ تفسیر مظہری للعلامۃ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج ۷ ص ۱۹۲

☆ تفسیر روح المعانی للعلامۃ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲۰ ص ۱۳۹

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور ج ۳ ص ۶۶۷

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج ۳، ص ۴۶۱

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳ ص ۴۴۶

☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی (م ۱۰۴۱ھ) مکتبہ حقانیہ، پشاور ج ۵ ص ۲۴۶

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۴۷۱

☆ التفسیر المنیر فی العقیدۃ والشرعیۃ والمنہج تالیف الدکتور وہبہ الزحیلی، مطبوعہ المکتبۃ الغفاریۃ کوئٹہ ج ۱۰ ص ۵۷۵

(۸۶) ☆ روائع البیان تفسیر آیت القرآن من القرآن محمد علی صابونی، قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۲، ص ۱۷۹

☆ تفسیر مظہری للعلامۃ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج ۷ ص ۱۹۲

(۸۷) ☆ تفسیر روح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج ۶ ص ۴۵۰

☆ تفسیر کبیر للامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر ج ۲۴ ص ۳۵

☆ تفسیر مظہری للعلامۃ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج ۷ ص ۲۵۷

یہی وجہ ہے کہ جب دیگر رشتہ دار، قرابتدار اور دوست احباب خلافِ شرع کسی کام پر مجبور کریں تو ہرگز اس فعل کے قریب نہ جائیں، بلکہ اگر اس وجہ سے وہ قطع تعلقی کرلیں تو اس کی بھی پرواہ نہ کریں۔

حضرت شیخ سعدی شیرازی فرماتے ہیں۔

چوں نبود خویش را دیانت وتقویٰ   قطع رحم بہتر از مؤدت قربیٰ

جب رشتہ داروں میں دیانت وتقوی نہ ہوتو ایسے قرابتداروں سے قطع رحمی ہی بہتر ہے۔(۸۸)

﴿۱۲﴾ بندہ مؤمن کو چاہیے کہ کوئی شی اسے نہ تو اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے روک سکے اور نہ ہی کسی معصیت پر ابھار سکے۔ اگر والدین کسی برائی کا حکم دیں اور اس کے انکار کی وجہ سے لوگ عار دلائیں تو بھی برائی نہ کرے بلکہ عار برداشت کرنے کو ترجیح دے۔(۸۹)

﴿۱۳﴾ گناہِ کبیرہ، ترکِ فریضہ اور حرامِ محض کے ارتکاب میں والدین کی اطاعت حرام ہے، البتہ مباحات میں ان کی اطاعت لازم ہے۔ طاعاتِ حسنہ (مثلاً جہاد کفایہ) کے معاملہ میں ان کی اطاعت مستحسن ہے اور شبہات میں والدین کی اطاعت واجب ہے کیونکہ ترکِ شبہات ورع ہے اور والدین کی اطاعت واجب ہے، اور ظاہر ہے کہ واجب کی ادائیگی ضروری ہے۔(۹۰)

﴿۱۴﴾ والدین اگر اپنی جہالت یا ضد کی وجہ سے کثرتِ ذکر ونوافل سے روکیں، ضرورت سے زائد مال حاصل کرنے

---

(۸۸) ☆ تفسیر روح البیان للعلامة امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۷ ص ۷۹

(۸۹) ☆ تفسیر کبیر للامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر ج۲۴ ص ۳۵

☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی (م ۱۰۴۱ھ) مکتبہ حقانیہ، پشاور ج۵ ص ۲۹۲

(۹۰) ☆ الجامع القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۶۰

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، مطبوعہ، مصر ج۲ ص ۱۵۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۴۷۰

☆ تفسیر مظہری للعلامة قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ ص ۲۵۶

☆ روائع البیان تفسیر آیت القرآن من القرآن محمد علی صابونی، قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۲، ص ۱۷۹

☆ تفسیر روح البیان للعلامة امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۶ ص ۴۵۰

کاحکم دیں، بے وقت نکاح پر مجبور کریں تو ان کے اسے حکم کو ماننا واجب نہیں، کیونکہ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ. (سورۃ لقمان آیت ۱۵ پ ۲۱)

اور اس کی راہ چل جو میری طرف رجوع لایا۔

اللہ تعالیٰ نے اصحابِ انابت کی راہ پر چلنے کا حکم دیا ہے، اور ذکر ونوافل کی کثرت، دنیا سے بے رغبتی، اہلِ انابت کا طریقہ ہے۔ ایسے حکم کو ماننے میں چونکہ حکمِ الٰہی سے انکار ہوتا ہے، لہٰذا اطاعت نہیں کی جائے گی۔ (۹۱)

☆ حضرت سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جب حضرت سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے حضرت بلال، حضرت عامر بن فہیرہ، حضرت ام عیس اور حضرت زبیر کو خرید کر آزاد کیا تو آپ کے والد ابو قحافہ نے آپ سے کہا۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ تم کمزور باندی غلاموں کو خرید کر آزاد کر رہے ہو، اگر طاقتور غلاموں کو آزاد کرتے تو بہتر ہوتا، تاکہ وہ تمہاری حفاظت کر سکتے اور تمہاری طرف سے دشمنوں کے مقابلہ میں کھڑے ہوتے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جواب دیا۔ اے ابا جان! میں اس ثواب کا طلبگار ہوں جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ اس پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔

وَ سَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ○ الَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى ○ (سورۃ الیل آیت ۱۷، ۱۸ پ ۳۰)

اور بہت اس سے دور رکھا جائے گا جو سب سے زیادہ پرہیزگار جو اپنا مال دیتا ہے کہ ستھرا ہو۔

نیز حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کے ساتھ ہجرت کرتے وقت چار ہزار درہم ساتھ لے لئے اور گھر والوں کے پاس کچھ بھی نہ چھوڑا اور یہ بات والد کی مرضی کے خلاف تھی۔ (۹۲)

﴿۱۵﴾ اگر کافر والدین نابینا یا معذور ہوں اور وہ کفر کی عبادت گاہ میں لے جانے کا حکم دیں تو ان کا یہ حکم نہ مانے، کیونکہ کفر میں اعانت کرنا بھی گناہ ہے۔ نیز بت خانہ یا گرجا وغیرہ کی طرف لے جانا بھی معصیت ہے اور معصیت میں کسی کی اطاعت جائز نہیں۔ اسی طرح اگر کوئی ذمی کافر بت خانہ کا راستہ پوچھے تو نہ بتائے کہ یہ

(۹۱) ☆ تفسیر مظہری للعلامۃ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج ۷ ص ۲۵۷

(۹۲) ☆ تفسیر مظہری للعلامۃ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج ۷ ص ۲۵۷

بھی معصیت کی طرف رہنمائی ہے۔

البتہ اگر والدین وہاں سے لانے کا حکم دیں تو اس کفرگاہ سے انہیں گھر لاسکتا ہے۔(۹۳)

﴿۱۶﴾ ماں باپ کو اگر انکار کی نوبت آئے تو نرمی و ملاطفت سے انکار کرے۔انہیں نہ تو جھڑکے اور نہ ہی گالی دے۔ تاکہ ان کے ساتھ حسنِ سلوک بھی برقرار رہے اور معصیت میں اطاعت بھی نہ ہونے پائے۔آیت زیبِ عنوان میں حُسۡنًا کو اسی لئے نکرہ ذکر فرمایا تاکہ ہر حال میں کمالِ حسنِ سلوک پر دلالت کرے۔(۹۴)

قرآن مجید میں ارشاد فرمایا۔

فَلَاتَقُلۡ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّ لَاتَنۡهَرۡ هُمَا وَقُلۡ لَّهُمَا قَوۡلًا كَرِيۡمًا. (سورۃ بنی اسرائیل آیت ۲۳ پ ۱۵)

تو ان سے ہوں نہ کہنا اور انہیں نہ جھڑکنا اور ان سے تعظیم کی بات کہنا۔

﴿۱۷﴾ ماں باپ پر لازم ہے کہ وہ اولاد کی نافرمانی کا باعث نہ بنیں یعنی انہیں ایسے عمل پر مامور نہ کریں جس کی ادائیگی سے وہ قاصر ہوں اور انہیں نافرمان ہونا پڑے۔ بلکہ ان کے لئے ایسے امور کے متعلق سوچیں جو ان کی فرمانبرداری پر معاونت کریں۔(۹۵)

﴿۱۸﴾ بندۂ مومن پر لازم ہے کہ اسلام اور عقیدۂ حق اہلِ سنت و جماعت پر اس طرح ثابت قدم رہے کہ بڑی سے بڑی آزمائش بھی اسے متزلزل نہ کرسکے، ہر قیمت پر اسے محفوظ رکھے، اگر اس پر استقامت نصیب ہوگئی تو تمام نیکیوں کا اجر ملے گا۔ اگر معاذ اللہ یہ عقیدہ ہی سلامت نہ رہا تو کسی عمل کا آخرت میں کوئی اجر نہیں اگرچہ والدین کی اطاعت ہی کیوں نہ ہو۔ یہ مسئلہ آیتِ مبارکہ کے شانِ نزول سے مستنبط ہوا۔(۹۶)

---

(۹۳) ☆ تفسیر روح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج ۶ ص ۴۵۰

(۹۴) ☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج ۳، ص ۶۱

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور ج ۳ ص ۱۵۷

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج ۶ ص ۱۲۱

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) دارالاحیاء الکتب العربیہ مصر ج ۳ ص ۳۴۵

(۹۵) ☆ تفسیر روح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج ۶ ص ۴۵۱

(۹۶) ☆ تفسیر مظہری للعلامۃ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج ۷ ص ۱۹۲

☆ تفسیر روح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج ۶ ص ۴۵۰

﴿۱۷﴾ کفار وفساق کی صحبت سے احتراز اور صالحین کی صحبت اختیار کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ صحبت و رفاقت کو طبعیتوں سے گہرا تعلق ہے۔ طبائع جذاب اور امراض اثر انداز ہوتے ہیں۔ اسی حقیقت کو بیان کرتے ہوئے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا۔

فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ. (سورۃ الانعام آیت ۶۸ پ۷)

تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔

نیز فرمایا۔

وَ مَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَاتَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَ يَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَ نُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَ سَآءَتْ مَصِيْرًا (سورۃ النساء آیت ۱۱۵ پ۵)

اور جو رسول کا خلاف کرے بعد اس کے کہ حق کا راستہ اس پر کھل چکا اور مسلمانوں کی راہ سے جدا راہ چلے ہم اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور اسے دوزخ میں داخل کریں گے اور کیا ہی بری جگہ ہے پلٹنے کی۔

(بقیہ ۹۶) ☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص ج۱۳ ص ۲۹۰

☆ تفسیرروح المعانی للعلامۃ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج۲۰ ص ۱۳۹

☆ روائع البیان تفسیر آیت القرآن من القرآن محمد علی صابونی ،قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۲، ص ۱۷۴

☆ تفسیرزادالمسیرفی علم التفسیرازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی، مطبوعہ پشاور ج۳ص ۴۰۰

☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳ص۷۴۷

☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی (م ۱۰۲۱ھ) مکتبہ حقانیہ، پشاور ج۵ص ۲۴۵

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ ،سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج۶ ص ۱۲۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاھور، ج۳، ص ۴۴۶

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی (م۷۷۴ھ) دارالاحیاء الکتب العربیہ مصر ج ۳ص ۴۴۵

☆ الدرالمنثورلحافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت ج۶ ص ۴۵۸

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللّٰہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاھورج۳ص ۶۶۷

☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی (م۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۴۶۱

☆ تفسیرالطبری للعلامۃ ابوجعفربن محمدجریرالطبری، مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت، لبنان ج۲۰ ص ۸۲

☆ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

لَاتُسَاكِنُوا الْمُشْرِكِيْنَ وَ لَاتُجَامِعُوْهُمْ فَمَنْ سَاكَنَهُمْ اَوْ جَامَعَهُمْ فَهُوَ مِنْهُمْ وَ لَيْسَ مِنَّا.

مشرکوں کو اپنے ہاں مت ٹھہراؤ، اور ان کے ساتھ مت بیٹھو۔ جو انہیں اپنے پاس ٹھہرائے یا ان کے ساتھ میل جول رکھے وہ ہم میں سے نہیں۔

بندۂ مومن پر لازم ہے کہ حتی الامکان بدمذہبوں، فاسقوں اور برے لوگوں کے پاس آنے جانے سے بچے، تاکہ ان کے عقائدِ غلیظہ، اخلاقِ خبیثہ اور عاداتِ قبیحہ کے اثرات اس پر نہ پڑسکیں۔

باد چوں برفضائے بدگزار　　　　بوئے بدگیرد از ہوائے خبیث

جبھو اگندی فضا سے گزرتی ہے تو بری ہوا سے بدبودار ہو جاتی ہے۔(۹۷)

❁❁❁❁❁❁

(۹۷) ☆ الجامع القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۶۱

☆ تفسیر روح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج ۷ ص ۸۱

باب (۳۲۹)

﴿بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾

اُتۡلُ مَا اُوۡحِیَ اِلَیۡکَ مِنَ الۡکِتَابِ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ. اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنۡهٰی عَنِ الۡفَحۡشَاءِ وَ الۡمُنۡکَرِ. وَ لَذِکۡرُ اللهِ اَکۡبَرُ. وَ اللهُ یَعۡلَمُ مَا تَصۡنَعُوۡنَ○ (سورۃ العنکبوت آیت۴۵پ۲۱)

اے محبوب پڑھو! جو کتاب تمہاری طرف وحی کی گئی اور نماز قائم کرو، بے شک نماز منع کرتی ہے بے حیائی اور بری بات سے اور بے شک اللہ کا ذکر سب سے بڑا ہے، اور اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔

حل لغات:

اُتۡلُ: اے محبوب! آپ تلاوت فرمائیے، تِلَاوَۃٌ کا معنی ہے پیروی کرنا، پیچھے آنا، پے در پے پڑھنا، نازل کرنا، لکھنا۔(۱) لفظِ تلاوت ان کتابوں کے پڑھنے پر استعمال ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کی گئی ہیں جبکہ لفظِ قرأت ہر کتاب بلکہ ہر لکھا ہوا پڑھنے پر استعمال ہوتا ہے۔ لہٰذا تلاوت خاص اور قرأت عام ہے۔(۲)

(۱) ☆ المفردات فی غریب القرآن علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م ۵۰۲ھ)، کتب خانہ کراچی ص۷۵

☆ مصباح اللغات، ابو الفضل مولانا عبدالحفیظ بلیاوی، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی ص ۷۳

☆ القاموس المحیط، علامہ مجدالدین محمد بن یعقوب فیروز آبادی (م ۸۱۷ھ) مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت ص ۸۸

☆ تفسیر روح البیان للعلامۃ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۷ص ۴۷۳

(۲) ☆ المفردات فی غریب القرآن علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م ۵۰۲ھ)، کتب خانہ کراچی ص۷۵

مَا اُوحِیَ: اِیْحَاءٌ کا لغوی معنی ہے خفیہ اشارہ کرنا، پوشیدہ بات کہنا، دل میں ڈالنا، دوسروں سے چھپا کر بات کرنا، بطورِ رمز و تعریض کلام کرنا۔(۳)

شریعتِ مطہرہ کی اصطلاح میں وحی ایسے کلمہ کو کہا جاتا ہے جو انبیائے کرام اور اولیائے عظام پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے القاء ہوتا ہے۔(۴)

آیتِ مبارکہ کا مفہوم یہ ہے کہ اے محبوبِ مکرم ﷺ جو مقدس اور بابرکت کتاب آپ پر نازل ہوئی اس کی تلاوت کیجئے، تا کہ اس کے الفاظ کی وضاحت ہو، معانی و مفاہیم واضح ہوں، اسرار و رموز منکشف ہوں، لوگوں کو اس کے پڑھنے کی ترغیب ملے اور اس دستورِ حیات کے جملہ احکام کو اپنانے کا شوق بڑھے۔ آپ کی تلاوت سے لوگ اس کے محاسن و محامد پر مطلع ہوں گے، مکارمِ اخلاق اپنائیں گے، اپنی اصلاح کا سامان کریں گے اور اس میں غور و فکر کر کے قربِ الٰہی پائیں گے۔(۵)

لفظِ اُتْـــلُ سے حضور ﷺ کو خطاب کرنے میں حکمت یہ ہے کہ اے محبوب ﷺ! اگر آپ کو اس بات سے رنج اور افسوس ہوتا ہے کہ آپ کی مسلسل تبلیغ کے باوجود اہلِ مکہ ایمان نہیں لاتے تو اس کتاب کی تلاوت کیجئے۔ اس میں حضرت نوح، حضرت لوط، حضرت ابراہیم، حضرت صالح اور دیگر انبیائے کرام علیہم الصلوات والسلام کے قصص نازل کئے گئے ہیں۔ انہوں نے بھی پیغامِ الٰہی اپنی پوری کوشش سے پہنچایا، معجزات ظاہر فرمائے،

---

(۳) ☆ مصباح اللغات ،ابو الفضل مولانا عبدالحفیظ بلیاوی ،مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی ص ۹۳۵
☆ المفردات فی غریب القرآن علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ)، کتب خانہ کراچی ص ۵۱۵
☆ تفسیر روح البیان للعلامۃ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ،کوئٹہ ج۷ص ۴۷۳

(۴) ☆ تفسیر روح البیان للعلامۃ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ،کوئٹہ ج۷ص ۴۷۳

(۵) ☆ تفسیر مظہری للعلامۃ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ص ۲۰۵
☆ التفسیر المنیر فی العقیدۃ والشرعیۃ و المنہج تالیف الدکتور وھبہ الزحیلی، مطبوعہ المکتبۃ الغفاریۃ کوئٹہ ج ۱۱ ص ۱۲۱
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی، ج۶ ص ۸۴
☆ تفسیر روح البیان للعلامۃ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ،کوئٹہ ج۷ص ۴۷۳
☆ تفسیر روح المعانی للعلامۃ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج۱۸ ص ۱۶۳
☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ج۲ ص ۱۴۲
☆ تفسیر صاوی للعلامۃ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ ج۳ ص ۲۳۸

دلائل بیان کئے مگران سب چیزوں کے باوجود بہت کم لوگ ایمان لائے۔اکثر اپنی گمراہی، جہالت اور کفرو شرک سے نہ نکلے۔اے محبوب ﷺ! آپ ان کافروں کی ہٹ دھرمی سے پریشان نہ ہوں، بلکہ انبیائے سابقین کے حالات کا مطالعہ فرمائیں۔آپ کو تسلی ہوگی کہ آپ کے ساتھ کوئی نیا معاملہ پیش نہیں آیا، بلکہ ہمیشہ سے راہِ حق پر چلنے والوں کے ساتھ ایسا ہی ہوتا آیا ہے۔(۶)

اَقِمِ الصَّلٰوۃَ: نماز کی ادائیگی پر مداومت اختیار کرو۔نماز کو تمام شرائط وآداب کے ساتھ باجماعت ادا کرنا اقامتِ صلوۃ ہے۔حضور ﷺ کو مخاطب کر کے آپ کی امت کو یہ حکم دیا گیا ہے، یہی وجہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے نماز قائم کرنے پر اہلِ ایمان کی تعریف فرمائی ہے۔ارشاد فرمایا۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یَتْلُوْنَ کِتٰبَ اللّٰہِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ سِرًّا وَّ عَلَانِیَۃً یَّرْجُوْنَ تِجَارَۃً لَّنْ تَبُوْرَ ○ (سورۃ الفاطر آیت ۲۹ پ ۲۲)

بے شک وہ لوگ جو اللہ کی کتاب پڑھتے ہیں اور نماز قائم رکھتے ہیں اور ہمارے دیئے سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں پوشیدہ اور ظاہر، وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جس میں ہرگز ٹوٹا (نقصان) نہیں۔(۷)

اَلْفَحْشَاءِ: بری بات، بدکلامی، گالی، بدخلقی، بخل، بے حیائی، حد سے بڑھنا، زنا، بلکہ ہر وہ قول یا فعل جو عقلاً برا ہو فحش ہے۔(۸)

(۶) ☆ تفسیر کبیر للامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاھرہ ازھر ج۲۴ ص ۷۱

(۷) ☆ تفسیرروح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۷ص ۳۷۴

☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۱۴ ص ۳۰۸

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی، ج۶ ص ۸۴

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللّٰہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاھورج۳ص ۶۷۸

☆ تفسیرروح المعانی للعلامۃ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج۱۸ ص ۱۶۳

☆ تفسیرصاوی للعلامۃ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ،مکہ مکرمہ ج۳ص ۲۳۸

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی، ج۶ ص ۸۵

(۸) ☆ المفردات فی غریب القرآن علامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفھانی (م ۵۰۲ھ)، کتب خانہ کراچی ص ۳۷۲

☆ مصباح اللغات ،ابوالفضل مولاناعبدالحفیظ بلیاوی ،مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی ص ۶۲۰

☆ تفسیرروح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ،کوئٹہ ج۷ص ۳۷۴

☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج۳،ص ۳۶۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاھور، ج۳،ص ۳۵۲

☆ التفسیر المنیر فی العقیدۃ والشرعیۃ و المنھج تالیف الدکتور وھبہ الزحیلی،مطبوعہ المکتبۃ الغفاریۃ کوئٹہ ج۱۱ ص ۱۲۱

☆ القاموس المحیط ،علامہ مجدالدین محمدبن یعقوب فیروزآبادی (م۸۱۷ھ)مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت ص ۳۵۱

اَلْمُنْکَرِ: غیر پسندیدہ امور، جوشیٔ مشیتِ ایزدی کے خلاف ہو، ہر وہ قول یا فعل جو شرعاً ممنوع ہو اور عقلِ صحیح بھی اسے قبیح سمجھے۔ اس کی نقیض اَلْمَعْرُوْفُ ہے۔(۹)

آیتِ مبارکہ کا مفہوم یہ ہے کہ نماز ہر برائی اور بے حیائی سے روکتی ہے۔ کیونکہ نماز مختلف قسم کی عبادات پر مشتمل ہے۔ اس میں بارگاہِ الٰہی میں قیام ہے، تکبیر (اس کی بڑائی بیان کرنا) ہے، تسبیح ہے، تلاوت قرآنِ مجید ہے، رکوع و سجود ہے، بارگاہِ رسالت میں ہدیۂ درود وسلام ہے، دعا ہے۔ یہ تمام امور اللہ تعالیٰ کے حضور بندے کی انتہائی عاجزی، تذلل اور خشیت پر دلالت کرتے ہیں۔ گویا نماز بندے کے دل میں خوفِ خدا پیدا کرتی ہے، اور دل میں خشیتِ الٰہی کا پیدا ہو جانا ہی معاصی سے بچنے کا سبب ہے۔ جس کے دل میں یہ کیفیت پیدا ہو گئی وہ ہر قسم کی برائیوں سے بچ جائے گا۔(۱۰)

(۹)
- ☆ المفردات فی غریب القرآن علامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ)، کتب خانہ کراچی ص ۵۰۵
- ☆ مصباح اللغات ،ابوالفضل مولاناعبدالحفیظ بلیاوی ،مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی ص ۹۰۸
- ☆ تفسیرروح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ،کوئٹہ ج۷ص ۴۷۴
- ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللّٰہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۳،ص ۱۴۸۶
- ☆ التفسیر المنیر فی العقیدۃ والشرعیۃ و المنہج تالیف الدکتور وہبہ الزحیلی،مطبوعہ المکتبۃ الغفاریۃ کوئٹہ ج ۱۱ ص ۱۲۱
- ☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج۳،ص ۴۶۸
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳،ص ۴۵۲

(۱۰)
- ☆ تفسیرمظہری للعلامۃ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ص ۲۰۵
- ☆ تفسیرروح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ،کوئٹہ ج۷ص ۴۷۴
- ☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۱۴ ص ۳۰۸
- ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللّٰہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۳،ص ۱۴۸۶
- ☆ التفسیر المنیر فی العقیدۃ والشرعیۃ و المنہج تالیف الدکتور وہبہ الزحیلی،مطبوعہ المکتبۃ الغفاریۃ کوئٹہ ج ۱۱ ص ۱۲۱
- ☆ تفسیرروح المعانی للعلامۃ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج۱۸ ص ۱۶۳
- ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان، ج۳،ص ۳۵۰
- ☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی (م ۱۰۴۱ھ) مکتبہ حقانیہ، پشاور ج۵ص ۲۵۷
- ☆ تفسیرزادالمسیرفی علم التفسیرازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی،مطبوعہ پشاور ج۳ص ۴۰۹
- ☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللّٰہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی ج ۲ ص ۱۴۲
- ☆ تفسیرصاوی للعلامۃ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ،مکہ مکرمہ ج۳ص ۲۳۸

وَ لَذِكْرُ اللهِ اَكْبَرُ: ذکر کے معنی میں دو احتمال ہیں۔ اذا ذکر کی اضافت مفعول کی طرف ہے یا فاعل کی طرف۔

(i) اگر ذکر کی اضافت مفعول کی طرف ہو تو معنی یہ ہوگا کہ نماز تمام عبادات سے افضل ہے۔ نماز چونکہ ذکرِ الٰہی پر مشتمل ہے اس لئے اسے ذکر سے تعبیر کر دیا گیا ہے۔ جیسے دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا۔

فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللهِ. (سورۃ الجمعۃ آیت ۹ پ ۲۸)

تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو۔

نماز کو ذکر سے تعبیر کرنے میں یہ بھی اشارہ ہے کہ اس میں ذکرِ الٰہی ہے، یہی نیکیوں تک پہنچاتا اور گناہوں سے بچاتا ہے۔ نیز جو ذکر صرف اور صرف رضائے الٰہی کی خاطر ہو وہ تمام اذکار سے بہتر ہے۔ اسی کے متعلق ارشاد فرمایا۔

اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِىْ. (۱۰) (سورۃ طٰہٰ آیت ۱۴ پ ۱۶)

اور میری یاد کے لئے نماز قائم رکھ۔

---

(۱۰)
- ☆ تفسیر روح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۷ ص ۴۷۵
- ☆ تفسیر مظہری للعلامۃ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ ص ۲۰۵
- ☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۴ ص ۳۱۰
- ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۴۸۷
- ☆ التفسیر المنیر فی العقیدۃ والشرعیۃ و المنهج تالیف الدکتور وهبہ الزحیلی، مطبوعہ المکتبۃ الغفاریۃ کوئٹہ ج ۱۱ ص ۱۲۱
- ☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج۶ ص ۸۵
- ☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاہور ج۳ ص ۶۷۹
- ☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۴۶۹
- ☆ تفسیر الطبری للعلامۃ ابوجعفربن محمدجریر الطبری، مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت، لبنان ج ۲۱ ص ۱۸۳
- ☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳ ص ۲۶۱
- ☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر ازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی، مطبوعہ پشاور ج۳ ص ۴۰۹
- ☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی ج۲ ص ۲۴۱
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۴۱۵
- ☆ تفسیر صاوی للعلامۃ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ ج۳ ص ۲۳۸
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۴۵۲

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَسِيْرُ فِیْ طَرِيْقِ مَكَّةَ فَمَرَّ عَلٰى جَبَلٍ يُقَالُ لَهُ حَمْدَانُ فَقَالَ سِيْرُوْا هٰذَا حَمْدَانُ سَبَقَ الْمُفْرِدُوْنَ قَالُوْا وَ مَا الْمُفْرِدُوْنَ يَارَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ اَلذَّاكِرُوْنَ اللهَ وَ الذَّاكِرَاتُ.(۱۱)

نبی اکرم ﷺ مکہ کے راستے پر چل رہے تھے، آپ کا گزر ایک پہاڑ سے ہوا جسے حمدان کہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا چلتے رہو، یہ حمدان ہے، مفردون سبقت لے گئے۔ صحابہ کرام نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ مفردون کون ہیں؟ آپ نے فرمایا کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے مرد اور عورتیں۔(۱۲)

(ii) اگر ذکر کی اضافت فاعل کی طرف ہو تو معنی یہ ہوگا کہ جب بندہ اپنے رب کا ذکر کرتا ہے تو وہ کریم بھی اپنے اس عاجز و مسکین بندے کو یاد فرماتا ہے۔ وہ اس کی تعریف فرماتا ہے، اس پر خوش ہوتا ہے۔ یعنی تم یادِ خدا میں کمی نہ کرو کیونکہ جب تم اسے یاد کرو گے تو وہ بھی تمہارا ذکر فرمائے گا، اور اس کا تمہیں یاد کرنا سب سے بڑا ہے۔

ارشادِ ربانی ہے۔

فَاذْكُرُوْنِیْ اَذْكُرْكُمْ. (سورۃ البقرہ آیت ۱۵۲ پ ۲)

تو میری یاد کرو میں تمہارا چرچا کروں گا۔

حضورِ نبی کریم ﷺ کا فرمانِ ذیشان ہے۔

قَالَ ذِكْرُ اللهِ اِيَّاكُمْ اَكْبَرُ مِنْ ذِكْرِكُمْ اِيَّاهُ.(۱۳)

اللہ تعالیٰ کا تمہیں یاد کرنا، تمہارے ذکرِ الٰہی سے بہتر ہے۔

---

(۱۱) ☆ صحیح مسلم ،امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) رقم الحدیث ۶۲۲۷
☆ المسند، امام احمدبن حنبل (م ۲۴۱ھ) مطبوعه مکتب اسلامی بیروت، لبنان ج ۲ ص ۳۲۳
☆ المسند، امام احمدبن حنبل (م ۲۴۱ھ) مطبوعه مکتب اسلامی بیروت، لبنان ج ۱ ص ۴۹۵
☆ شعب الایمان للامام ابی بکر احمد بن الحسین بن علی البیهقی (م ۴۵۸ھ) دارالکتب العلمیة بیروت رقم الحدیث ۵۰۵

(۱۲) ☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعه ملتان، ج ۳، ص ۴۶۹
☆ تفسیر مظهری للعلامة قاضی ثناء اللّٰهپانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مکتبه رشیدیه کوئٹه ج ۷ ص ۲۰۶
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامه علی بن محمدخازن شافعی مطبوعه لاهور، ج ۳، ص ۴۵۲

(۱۳) ☆ مسند الفردوس الدیلمی ج ۴ ص ۱۶۵

اور جب وہ رحیم تمہارا ذکر فرمائے گا تو اس کا درجہ تمہارے ذکرِ خدا سے کہیں بڑا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔

اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ فِیْ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ قَالَ ذِکْرُ اللّٰہِ اِیَّاکُمْ اَکْبَرُ مِنْ ذِکْرِکُمْ اِیَّاہٗ۔

نبی اکرم ﷺ نے اس فرمانِ خداوندی وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ کے متعلق ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کا تمہیں یاد کرنا تمہارے ذکرِ الٰہی سے بہتر ہے۔

کیونکہ تمہارا ذکر کرنا فانی اور اس کا یاد فرمانا باقی ہے۔ تمہارا ذکر کرنا علل و اغراض پر مبنی ہے جبکہ اس کا تمہیں یاد فرمانا محض اس کا کرم ہے۔ تمہارا اسے یاد کرنا ثواب، مغفرت یا توفیق طلب کرنے کے لئے ہے جبکہ اس کا تمہیں یاد فرمانا عطا کرنے کے لئے ہے۔ تمہارا اسے یاد کرنا مخلوق کا ذکر ہے جبکہ اس کا تمہیں یاد فرمانا خالق کا ذکر ہے۔ بہرصورت اللہ تعالیٰ کا تمہیں یاد فرمانا تمہاری تمام طاعات و عبادات بلکہ تمہاری نماز سے بھی افضل ہے۔ (۱۴)

---

(۱۴)
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۴۱۵
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۴۵۳
- ☆ المفردات فی غریب القرآن علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ)، کتب خانہ کراچی ص ۱۷۹
- ☆ الجامع القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۴ ص ۳۱۰
- ☆ الدرالمنثور لحافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت ج۶ ص ۴۱۲
- ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۴۸۷
- ☆ التفسیر المنیر فی العقیدۃ والشرعیۃ والمنہج تالیف الدکتور وھبہ الزحیلی، مطبوعہ المکتبۃ الغفاریۃ کوئٹہ ج۱۱ ص ۱۲۱
- ☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور ج۳ ص ۶۷۹
- ☆ تفسیر روح المعانی للعلامۃ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج۱۸ ص ۱۶۴
- ☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۴۶۹
- ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۳۵۰
- ☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی (م ھ) مکتبہ حقانیہ، پشاور ج۵ ص ۲۵۷
- ☆ تفسیر الطبری للعلامۃ ابوجعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت، لبنان ج۲۱ ص ۱۸۱
- ☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳ ص ۴۲۱
- ☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ پشاور ج۳ ص ۴۰۹
- ☆ تفسیر [illegible] قاضی [illegible] پانی پتی [illegible] مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ ص ۲۰۷

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ قرآن مجید کی کثرت سے تلاوت کرنے اور پھر اس میں غور وفکر کرنے سے کلامِ الٰہی کے معانی وحقائق اور اسرار ورموز منکشف ہوتے ہیں۔اس پیہم تلاوت کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ پڑھنے والا اپنی صلاحیت کے مطابق اللہ تعالیٰ کی خصوصی توجہ کا مورد ٹھہرتا ہے،اس پر انوار وتجلیات کی بارش ہوتی ہے،دل کی غفلت دور ہوتی ہے،بندہ نئی تازگی اور شگفتگی محسوس کرنے لگتا ہے،اور پھر قرآن مجید کا دستورِ حیات اسے مجبور کرتا ہے کہ وہ اپنے ہر قول و فعل کو اس کتابِ زندگی اور صحیفۂ بندگی کے سانچے میں ڈھال لے،جب وہ اس کتابِ ہدایت سے مستفیض ہوتا ہے تو انسان کامل بن کر پوری انسانیت کے لئے باعثِ افتخار بن جاتا ہے۔(۱۵)

﴿۲﴾ قرآن مجید چونکہ کتابِ ہدایت اور بہترین دستورِ حیات ہے اس لئے بندہ مومن پر لازم ہے کہ ہر لمحہ اس سے راہنمائی حاصل کرے،اس کی ہمیشہ تلاوت اپنا نصب العین بنائے اور اس کے احکام کی تبلیغ کو اپنا مشن بنالے۔(۱۶)

﴿۳﴾ طویل قیام والی نماز زیادہ رکوع وسجود والی نماز سے افضل ہے۔حدیث پاک میں ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

اَفضَلُ الصَّلاۃِ طُولُ الْقُنُوتِ.(۱۷)

طویل قیام والی نماز افضل ہے۔

نیز زیادہ رکوع وسجود میں تسبیحات کی کثرت ہوگی جبکہ طویل قیام میں تلاوت کی کثرت ہوگی اور تسبیحات پڑھنے سے قرأتِ قرآن افضل ہے۔(۱۸)

(۱۵) ☆ تفسیر روح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ،کوئٹہ ج۷ص ۴۷۳
☆ تفسیر مظہری للعلامۃ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ص ۲۰۵
☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ج ۲ ص ۱۴۲

(۱۶) ☆ التفسیر المنیر فی العقیدۃ والشرعیۃ و المنہج تالیف الدکتور وھبۃ الزحیلی،مطبوعہ المکتبۃ الغفاریۃ کوئٹہ ج ۱۱ ص ۱۲۱

(۱۷) ☆ مسلم ،امام ابو الحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) کتاب الصلاۃ باب افضل الصلاۃ طول القنوت رقم الحدیث ۷۵۶
☆ ابن ماجہ ،امام ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ (م ۲۷۳ھ) کتاب اقامۃ الصلاۃ والسنۃ فیھا باب ماجاء فی طول القیام فی الصلوات رقم الحدیث ۱۴۲۱
☆ ترمذی ،امام ابوعیسی محمد بن عیسی ترمذی (م ۲۷۹ھ) ابواب الصلاۃ عن رسول اللہ ﷺ باب ماجاء فی طول القیام فی الصلاۃ رقم الحدیث ۳۸۷

(۱۸) ☆ تفسیر روح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ،کوئٹہ ج۷ص ۴۷۴

حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں۔

نماز میں کھڑے ہو کر قرآن مجید پڑھنے سے ہر حرف کے بدلے سو نیکیوں کا ثواب ملتا ہے، جبکہ بیٹھ کر پڑھنے سے پچاس نیکیوں کا ثواب ملتا ہے۔نماز کے علاوہ تلاوتِ قرآن اگر باوضو اور باادب ہو تو ہر حرف کے بدلے پچاس نیکیاں ورنہ دس نیکیاں ملتی ہیں۔(۱۹)

﴿۴﴾ تلاوتِ قرآن مجید کے آداب میں سے ہے کہ باوضو ہو کر، دوزانوں بیٹھ کر، قبلہ کی طرف منہ کر کے انتہائی خشوع وخضوع اور توجہ سے اسے پڑھا جائے، پالتی مار کر یا کسی شی کے ساتھ ٹیک لگا کر پڑھنا نامناسب ہے۔(۲۰)

﴿۵﴾ یہ ایک طے شدہ حقیقت ہے کہ ہر عمل (خواہ اچھا ہو یا برا) کی کوئی نہ کوئی تاثیر اور خاصیت ضرور ہوتی ہے۔نماز کی خاصیت یہ ہے کہ بندے کے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف وخشیت پیدا کرتی ہے اور گناہوں سے روکتی ہے، جبکہ عمداً نماز ترک کرنا دل سے خوفِ خدا نکال دیتا ہے اور معاصی پر ابھارتا ہے، بندہ گناہ کرنے میں دلیر ہو جاتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ عمداً نماز چھوڑنے کو کفر سے تعبیر کیا گیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

مَنْ تَرَکَ الصَّلَاۃَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ کَفَرَ.(۲۱)

جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑی اس نے کفر کیا۔(۲۲)

اسی طرح اللہ اور اس کے رسول کے احکام سے روگردانی کی خاصیت یہ ہے کہ خشیتِ الٰہی ختم ہو جاتی ہے اور بندوں کا خوف دل میں گھر کر لیتا ہے۔(۲۳)

(۱۸) ☆ تفسیر روح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۷ص ۴۷۴

(۱۹) ☆ تفسیر روح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۷ص ۴۷۴

(۲۰) ☆ الجامع القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۴ ص ۳۱۰

☆ تفسیر روح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۷ص ۴۷۵

(۲۱) ☆ کنز العمال للعلامۃ علی متقی بن حسام الدین ہندی (م ۹۷۵ھ) رقم الحدیث ۱۸۸۷۶

(۲۲) ☆ تفسیر روح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۷ص ۴۷۵

(۲۳) ☆ تفسیر صاوی للعلامۃ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ ج۳ص ۲۳۸

☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۳۵۰

☆ تفسیر روح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۷ص ۴۷۵

☆ تفسیر مظہری للعلامۃ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ص ۲۰۵

اسی مفہوم کو واضح کرتے ہوئے اللہ جل مجدہ الکریم ارشاد فرماتا ہے۔

سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَا اَشْرَكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطَانًا.

(سورة ال عمران آیت ۱۵۱ پ۴)

کوئی دم جاتا ہے کہ ہم کافروں کے دلوں میں رعب ڈالیں گے کہ انہوں نے اللہ کا شریک ٹھہرایا جس پر اس نے کوئی سمجھ نہ اتاری۔

﴿۶﴾ نماز (فرض ہو یا نفل) تمام عباداتِ بدنیہ سے افضل ہے، کیونکہ نماز کو اصلاحِ نفس میں بڑی تاثیر حاصل ہے اور نفس ہی ہر برائی کی جڑ ہے۔(۲۴)

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ اِنَّ فُلَانًا يُصَلِّيْ بِاللَّيْلِ فَاِذَا اَصْبَحَ سَرِقَ قَالَ اِنَّهٗ سَيَنْهَاهُ مَا تَقُوْلُ .(۲۵)

ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ فلاں آدمی رات کو نماز بھی پڑھتا ہے اور صبح کو

(بقیہ ۲۳) ☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۱۴ ص۳۰۸

☆ التفسیر المنیر فی العقیدة والشرعیة و المنهج تالیف الدکتور وهبه الزحیلی،مطبوعه المکتبة الغفاریة کوئٹه ج۱۱ ص۱۲۱

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمودمطبوعه لاہورج۳ص ۷۶۹

☆ تفسیرروح المعانی للعلامة ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ج۱۸ ص۱۶۴

(۲۴) ☆ المسند،امام احمدبن حنبل (م ۲۴۱ھ) کتاب باقی مسند الکثیرین باب باقی المسند السابق رقم الحدیث ۹۴۸۴

☆ مسند بزار رقم الحدیث ۲۲......۷۲۱

☆ صحیح ابن حبان بترتیب ابن بلبان ،امیر علاؤالدین علی بن بلبان الفارسی (م ۷۳۹ھ) رقم الحدیث ۲۵۶۰

(۲۵) ☆ الدرالمنثور لحافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)مطبوعه دار احیاء التراث العربی بیروت ج۶ ص ۴۱۱

☆ تفسیرروح المعانی للعلامة ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ج۱۸ ص۱۶۴

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعه ملتان، ج۳،ص ۴۹۶

☆ تفسیرمظهری للعلامة قاضی ثناء اللّٰهپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مکتبه رشیدیه کوئٹه ج۷ص ۲۰۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن از علامه علی بن محمدخازن شافعی مطبوعه لاهور، ج۳،ص ۴۵۲

چوری بھی کرتا ہے۔فرمایا عنقریب اس کی نماز اسے چوری سے روک دے گی۔(۲۶)

اسی طرح حدیثِ مبارکہ میں ہے کہ

ایک انصاری جوان حضورﷺ کے ساتھ پانچوں نمازیں بھی پڑھتا تھا اور ہر برائی کا ارتکاب بھی کرتا تھا۔اس کی یہ حالت بارگاہِ رسالت میں عرض کی گئی،تو ارشاد فرمایا عنقریب اس کی نماز اسے تمام برائیوں سے روک دے گی۔چنانچہ کچھ دیر ہی گزری کہ اس نے توبہ کرلی،اپنی اصلاح کرلی،اب اس کا شمار زہاد صحابہ کرام میں ہونے لگا،تو نبی اکرمﷺ نے ارشاد فرمایا،میں نے تمہیں کہا نہیں تھا کہ اس کی نماز اسے برائیوں سے روک دے گی؟(۲۷)

﴿۷﴾ باطن کی اصلاح انتہائی اہم اور حساس معاملہ ہے۔اسی سے انسانوں کے مقامات متفاوت ہوتے ہیں اور نیکیوں کے درجات بڑھتے ہیں۔باطن کی اصلاح کے لئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے ذکرِ الٰہی کی کثرت اور نماز جیسی بندگی کا نسخۂ کیمیا ارشاد فرمایا۔تا کہ ان کی تاثیر سے انسانی دل غفلت،سستی و کاہلی،کینہ،بغض،حسد،لالچ

---

(۲۶) ☆ تفسیر روح البیان للعلامة امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه ،کوئٹه ج۷ص ۴۷۵

☆ تفسیر مظهری للعلامة قاضی ثناء اللّٰه پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مکتبه رشیدیه کوئٹه ج۷ص ۲۰۵

☆ الجامع القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعه بیروت،لبنان، ج۱۴ ص۳۰۸

☆ التفسیر المنیر فی العقیدة والشرعیة و المنهج تالیف الدکتور وهبه الزحیلی،مطبوعه المکتبة الغفاریة کوئٹه ج ۱۱ ص ۲۱

☆ حاشیة الجمل علی الجلالین للعلامةسلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ)مطبوعه کراچی، ج۶ ص ۸۵

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک ازعلامه ابوالبرکات عبدالله بن احمدبن محمودمطبوعه لاهورج۳ص ۶۷۹

☆ تفسیر روح المعانی للعلامة ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ج۱۸ ص ۱۶۴

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعه ملتان، ج۳،ص ۴۶۹

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار الله محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعه کراچی،ج۳ص ۴۶۰

☆ تفسیر انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبدالله بن عمربیضاوی شیرازی شافعی ج۲ص ۱۴۲

☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعه مصر، ج۳،ص ۴۱۵

☆ تفسیر صاوی للعلامة احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه،مکه مکرمه ج۳ص ۲۳۸

☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت،لبنان، ج۳،ص ۳۵۰

(۲۷) ☆ تفسیر روح البیان للعلامة امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه ،کوئٹه ج۷ص ۴۷۴

☆ الجامع القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعه بیروت،لبنان، ج۱۴ ص ۳۱۱

اور دیگر عیوب وقبائح سے پاک ہو اور بندہ فلاحِ حقیقی پا سکے۔(۲۸)

﴿۸﴾ تلاوت، ذکر اور نماز کا صدور اولاً دل سے ہوتا ہے، دل اگر بیمار ہو تو ذکرِ الٰہی اس کی جملہ بیماریوں کو دور کرنے کے لئے اکسیرِ اعظم ہے۔

قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

فَاذْكُرُوْنِیْ اَذْكُرْكُمْ. (سورۃ البقرہ آیت ۱۵۲ پ۲)

تم میری یاد کرو، میرا تمہارا چرچا کروں گا۔

یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ کا بندے کو یاد کرنا ایسا اکسیر ہے جو دل ناتواں پر اثر انداز ہو کر اسے توانا بنا دیتا ہے، بیمار دل کو شفایاب کر دیتا ہے، اور ردی قلب کو کھرا سونا بنا دیتا ہے، یہ معاملہ تو ان کا تھا جن کے دل پہلے کمزور تھے اور جن بلند بختوں کا دل پہلے سے ہی ستھرا ہو، ان پر وارد ہونے والے اثرات کا اندازہ کون کر سکتا ہے؟(۲۹)

﴿۹﴾ نماز تو بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے، تاہم اگر کوئی شخص نمازی ہونے کے باوجود معاصی میں مبتلا ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ نماز نے اسے روکا نہیں، نماز ہر فحش اور منکر سے روکتی ہے، اب ان امور سے رکنا یا نہ رکنا یہ بندے کا فعل ہے۔ نماز کے روکنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ بندہ ان گناہوں سے رک بھی جائے، جیسے اللہ تعالیٰ خود بندے کو برائی اور بے حیائی سے روکتا ہے۔ ارشاد فرمایا

اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَ اِیْتَآئِ ذِی الْقُرْبٰى وَ یَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ وَ الْبَغْیِ ج یَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ٥ (سورۃ النحل آیت ۹۰ پ۱۴)

بے شک اللہ حکم فرماتا ہے انصاف اور نیکی اور رشتہ داروں کو دینے کا، اور منع فرماتا ہے بے حیائی اور بری بات اور سرکشی سے، تمہیں نصیحت فرماتا ہے کہ تم دھیان کرو۔

مگر اللہ تعالیٰ کے منع کرنے کے باوجود بعض لوگ ان قباحتوں میں مبتلا ہیں اور برائیوں کا ارتکاب کرتے ہیں۔ ان لوگوں کے برائیوں سے نہ رکنے کی وجہ سے نہ تو نماز کی تاثیر میں کمی لازم آتی ہے اور نہ حکمِ الٰہی میں کوئی نقص لازم آتا

(۲۹) ☆ تفسیر روح البیان للعلامة امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۷ ص۴۷۳

ہے، بلکہ اس سے تو ظاہر ہوتا ہے کہ وہ بندہ سرکش ہے جو رو کنے کے باوجود بے حیائی کو ترک نہیں کرتا۔ (۳۰)

اسی لئے نبی اکرم، نورِ مجسم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

مَنْ لَّمْ تَنْهَهُ صَلَاتُهُ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَ الْمُنْكَرِلَمْ يَزْدَدْ بِهَا مِنَ اللهِ اِلَّا بُعْدًا.

جس شخص کو اس کی نماز نے بے حیائی اور برائی کے کاموں سے نہیں روکا، اس نماز سے اسے صرف اللہ سے دوری حاصل ہوگی۔ (۳۱)

﴿۱۰﴾ پانچوں نمازیں درمیانی گناہوں کو مٹا دیتی ہیں۔ (۳۲)

حدیث پاک میں ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

اَرَاَيْتُمْ لَوْاَنَّ نَهْرًا بِبَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيْهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًامًا تَقُوْلُ ذَالِكَ يَبْقٰى مِنْ دَرْنِهٖ ؟

---

(۳۰) ☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۱۴ ص۳۰۸

☆ الدرالمنثورلحافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت ج۶ص ۴۱۰.

☆ تفسیرروح المعانی للعلامۃ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج۱۸ ص۱۶۳

☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳ص ۱۶۰

(۳۱) ☆ الدرالمنثورلحافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت ج۶ص ۴۱۰

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی، ج۶ص ۸۵

☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج۳، ص۴۶۹

☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان، ج۳، ص۳۵۰

☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی (م ۱۰۴۱ھ) مکتبہ حقانیہ، پشاور ج۵ص۲۵۷

☆ تفسیرالطبری للعلامۃ ابوجعفربن محمدجریرالطبری،مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت،لبنان ج۱۲ص ۱۸۰

☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳ص ۴۶۰

☆ تفسیرزادالمسیرفی علم التفسیرازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی،مطبوعہ پشاور ج۳ص۴۰۸

☆ تفسیرمظہری للعلامۃ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ص۲۰۵

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر، ج۳ص ۴۱۴

☆ تفسیرصاوی للعلامۃ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ،مکہ مکرمہ ج۳ص ۲۳۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۴۵۲

(۳۲) ☆ التفسیر المنیر فی العقیدۃ والشرعیۃ و المنہج تالیف الدکتور وھبہ الزحیلی،مطبوعہ المکتبۃ الغفاریۃ کوئٹہ ج۱۱ ص۲۲۴

قَالُوْا لَا يَبْقٰى مِنْ دَرْنِهٖ شَيْئًا قَالَ فَذٰلِكَ مِثْلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا. (۳۳)

اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر نہر ہو اور وہ اس میں ہر روز پانچ مرتبہ غسل کرے۔کیا خیال ہے اس پر کوئی میل باقی رہے گی؟ صحابہ کرام نے عرض کی نہیں۔ارشاد فرمایا یہی پانچ نمازوں کی مثال ہے۔اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔(۳۴)

﴿۱۱﴾ ذکرِ الٰہی سے بڑھ کر عزیز تر اور کوئی شئی نہیں۔جسے یہ نعمت ملی اس نے گویا سب کچھ پالیا اور جس خوش نصیب کو یہ ساعتیں میسر آئیں وہ انہیں حاصل زندگی سمجھے۔

حضرت سیدنا سلیمان فارسی رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا۔

اَیُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ؟ قَالَ اَمَا تَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَ لَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ لَاشَیْءَ اَفْضَلُ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ.

کونسا عمل سب سے زیادہ فضیلت والا ہے۔فرمایا کیا تم نے قرآن مجید میں نہیں پڑھا کہ اللہ کا ذکر سب سے بڑا ہے۔سنو! اللہ کے ذکر سے بڑھ کر کوئی شئی نہیں۔(۳۵)

حضرت سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں۔

سَئَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى قَالَ اَنْ تَمُوْتَ وَ لِسَانُكَ رَطْبٌ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ. (۳۶)

---

(۳۳) ☆ بخاری ،امام ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) کتاب مواقیت الصلاۃ باب الصلوۃ الخمس کفارۃ رقم الحدیث ۵۲۸

☆ مسلم ،امام ابو الحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ باب المشی الی الصلوۃ تمحی به الخطایا رقم الحدیث ۶۶۷

(۳۴) ☆ التفسیر المنیر فی العقیدۃ والشرعیۃ و المنهج تالیف الدکتور وهبه الزحیلی،مطبوعه المکتبۃ الغفاریۃ کوئٹه ج ۱۱ ص ۶۲۴

(۳۵) ☆ الدر المنثور لحافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعه دار احیاء التراث العربی بیروت ج۶ ص ۴۱۳

☆ تفسیر روح المعانی للعلامۃ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ج ۱۸ ص ۱۶۴

☆ تفسیر الطبری للعلامۃ ابو جعفر بن محمد جریر الطبری،مطبوعه دار احیاء التراث العربی بیروت،لبنان ج ۲۱ ص ۱۸۳

(۳۶) ☆ السنن الکبری للامام ابی بکر احمد بن الحسین بن علی البیهقی (م ۴۵۸ھ) ج ا ص ۴۱۳......۵۱۶

☆ الترغیب و الترهیب الامام الحافظ زکی الدین عبدالعزیز بن عبدالقوی المنذری (م ۶۵۶ھ) ج ۲ ص ۳۹۵

☆ کنز العمال للعلامۃ علی متقی بن حسام الدین هندی (م ۹۷۵ھ) رقم الحدیث ۳۹۳۹

میں نے حضور ﷺ سے پوچھا، اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ پسندیدہ عمل کونسا ہے؟ تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا تمہیں اس حال میں موت آئے کہ تمہاری زبان ذکرِ الٰہی سے تر ہو۔ (۳۷)

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے اہلِ ذکر کی تلاش میں راستوں میں گھومتے رہتے ہیں۔ جب وہ کسی جماعت کو اللہ کا ذکر کرتے پاتے ہیں تو ایک دوسرے کو پکار کر کہتے ہیں آؤ تمہارا مقصد یہ ہے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا پھر آسمان تک ان لوگوں پر ملائکہ چھا جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے دریافت فرماتا ہے حالانکہ وہ خود خوب جانتا ہے۔ میرے بندے کیا کہہ رہے تھے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں تیری پاکی بیان کر رہے تھے، تیری بڑائی بیان کر رہے تھے، تیری ثناء کر رہے تھے اور تیری بزرگی کا اظہار کر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ ملائکہ کہتے ہیں، نہیں، خدا کی قسم انہوں نے تجھے نہیں دیکھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر وہ مجھے دیکھ لیتے تو ان کی کیا کیفیت ہوتی؟ فرشتے کہتے ہیں اگر وہ تجھے دیکھ لیتے تو تیری عبادت کرنے اور تیری بزرگی بیان کرنے میں اور زیادہ سرگرم ہو جاتے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ کیا مانگتے ہیں؟ فرشتے عرض کرتے ہیں وہ تجھ سے جنت مانگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا انہوں نے جنت دیکھ لی ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں خدا کی قسم انہوں نے جنت نہیں دیکھی۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے اگر وہ دیکھ لیتے تو ان کی کیا حالت ہوتی؟ فرشتے عرض کرتے ہیں اگر وہ دیکھ لیتے تو انہیں جنت کی خواہش اور طلب اور زیادہ ہو جاتی اور جنت کی رغبت بہت زیادہ بڑھ جاتی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟ ملائکہ عرض کرتے ہیں وہ دوزخ سے پناہ چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کیا انہوں نے دوزخ دیکھی ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں، بخدا انہوں نے دوزخ نہیں دیکھی۔ اللہ فرماتا ہے اگر وہ دوزخ دیکھ لیتے تو پھر ان کی کیا کیفیت ہوتی؟ ملائکہ عرض کرتے ہیں اگر وہ دوزخ

(۳۷) ☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی (م ۱۰۴۱ھ) مکتبہ حقانیہ، پشاور ج۵ص ۲۵۸

کو دیکھ لیتے تو اس سے اور زیادہ دور بھاگتے اور اس سے بہت زیادہ ڈرتے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے انہیں بخش دیا۔ ایک فرشتہ عرض کرتا ہے، اے رب! ان ذکر کرنے والوں میں فلاں شخص بھی موجود تھا جو ان میں سے نہیں تھا، محض کسی کام سے وہاں آیا تھا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے، میں نے اسے بھی معاف فرما دیا۔

هُمُ الْقَوْمُ لَايَشْقٰى جَلِيْسُهُمْ.

یہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بھی بد بخت نہیں رہتا۔ (۳۸)

حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما دونوں حضور ﷺ پر گواہی دیتے ہوئے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا، جو لوگ بھی اللہ کا ذکر کرنے کے لئے بیٹھتے ہیں، فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں، رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے، ان پر اطمینان اور سکون نازل ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے انہیں یاد فرماتا ہے۔ (۳۹)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں۔

کہ نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں کس کا درجہ سب سے زیادہ ہوگا؟ آپ نے ارشاد فرمایا جو بکثرت اللہ کا ذکر کرنے والے ہیں۔ صحابہ کرام نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ان کا درجہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں سے بھی بلند ہوگا؟ آپ نے ارشاد فرمایا اگر وہ

---

(۳۸) ☆ صحیح بخاری، امام ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ)
☆ صحیح مسلم، امام ابو الحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ)
☆ تفسیر مظہری للعلامۃ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ ص ۲۰۶

(۳۹) ☆ صحیح مسلم، امام ابو الحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) رقم الحدیث ۲۷۰۰
☆ جامع ترمذی، امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی (م ۲۷۹ھ) رقم الحدیث ۳۳۷۸
☆ المسند، امام احمد بن حنبل (م ۲۴۱ھ) مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت، لبنان ج ۲ ص ۴۴۷
☆ صحیح ابن حبان بترتیب ابن بلبان، امیر علاؤ الدین علی بن بلبان الفارسی (م ۷۳۹ھ) رقم الحدیث ۸۵۵
☆ تفسیر مظہری للعلامۃ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ ص ۲۰۷
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۴۵۳

اپنی تلوار سے کفار و مشرکین کو قتل کر دے حتی کہ اس کی تلوار ٹوٹ جائے اور خون سے رنگین ہو جائے پھر بھی بکثرت اللہ کا ذکر کرنے والے کا درجہ اس سے زیادہ ہوگا۔ (۴۰)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

کیا میں تمہیں خبر نہ دوں کہ تمہارا کون سا عمل تمہارے رب کے نزدیک سب سے اچھا، سب سے پاکیزہ اور سب سے بلند درجہ والا ہے۔ اور جو عمل تمہارے سونا، چاندی صدقہ کرنے سے زیادہ اچھا ہے اور اس سے بھی اچھا ہے کہ تمہارا تمہارے دشمنوں سے مقابلہ ہو، تم ان کی گردنیں مارو اور وہ تمہاری گردنیں ماریں۔ صحابہ کرام نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ وہ کونسا عمل ہے؟ ارشاد فرمایا: اللہ کا ذکر کرنا۔

ایک اعرابی نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی

اَیُّ النَّاسِ خَیْرٌ قَالَ طُوْبٰی لِمَنْ طَالَ عُمُرُهٗ وَ حَسُنَ عَمَلُهٗ قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ اَنْ تُفَارِقَ الدُّنْیَا وَ لِسَانُکَ رَطْبٌ مِّنْ ذِکْرِ اللّٰہِ. (۴۱)

---

(۴۰) ☆ جامع ترمذی، امام ابوعیسی محمدبن عیسی ترمذی (م ۲۷۹ھ) رقم الحدیث ۳۵۷۶
☆ مسند ابویعلی رقم الحدیث ۱۴۰۱
☆ المسند، امام احمدبن حنبل (م ۲۴۱ھ) مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت، لبنان ج۳ ص ۷۵
☆ تفسیر مظہری للعلامۃ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ ص ۲۰۶
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج۶ ص ۸۵
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۴۶۹
☆ تفسیر صاوی للعلامۃ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ ج۳ ص ۲۳۸
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۴۵۲

(۴۱) ☆ جامع ترمذی، امام ابوعیسی محمدبن عیسی ترمذی (م ۲۷۹ھ) رقم الحدیث ۳۳۷۶
☆ سنن ابن ماجہ، امام ابوعبداللہ محمدبن یزید ابن ماجہ (م ۲۷۳ھ) رقم الحدیث ۳۷۹۰
☆ المستدرک، لامام محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری (م ۴۰۵ھ) ج ۱ ص ۴۹۶
☆ المسند، امام احمدبن حنبل (م ۲۴۱ھ) مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت، لبنان ج۵ ص ۱۹۵
☆ شعب الایمان للامام ابی بکر احمد بن الحسین بن علی البیہقی (م ۴۵۸ھ) دار الکتب العلمیۃ بیروت رقم الحدیث ۵۱۹
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود مطبوعہ لاہور ج۳ ص ۱۷۹
☆ تفسیر روح المعانی للعلامۃ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج۱۸ ص ۱۶۴
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۴۶۹

لوگوں میں سب سے بہترین کون سا خوش نصیب ہے؟ فرمایا اسے مبارک ہو جس کی عمر لمبی اور اعمال اچھے ہوں۔ اس نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ کونسا عمل سب سے زیادہ بہتر ہے؟ فرمایا تو اس حالت میں دنیا سے جائے کہ تیری زبان ذکرِ الٰہی سے تر ہو۔ (۴۲)

(بقیہ ۴۱) ☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی (م ۱۰۴۱ھ) مکتبہ حقانیہ، پشاور ج۵ص ۲۵۷

☆ تفسیر الطبری للعلامۃ ابوجعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت، لبنان ج ۱۲ ص ۱۸۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۴۵۲

☆ تفسیر صاوی للعلامۃ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ ج۳ص ۲۳۸

☆ تفسیر مظہری للعلامۃ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ص ۲۰۶

(۴۲) ☆ تفسیر مظہری للعلامۃ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ص ۲۰۶

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۴۵۳

باب (۳۴۰)

نمازوں کے اوقات اور رکعات کی حکمت

بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

فَسُبۡحٰنَ اللهِ حِيۡنَ تُمۡسُوۡنَ وَ حِيۡنَ تُصۡبِحُوۡنَ ٥ وَ لَهُ الۡحَمۡدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَ عَشِيًّا وَّ حِيۡنَ تُظۡهِرُوۡنَ٥ (سورۃ الروم آیت ۱۸،۱۷ پ ۲۱)

تو اللہ کی پاکی بولو جب شام کرو اور جب صبح ہو، اور اسی کی تعریف ہے آسمانوں اور زمین میں، اور کچھ دن رہے اور جب تمہیں دوپہر ہو۔

حل لغات:

فَسُبۡحٰنَ اللهِ: لفظِ سُبۡحَانٌ بروزنِ فُعۡلَانٌ، غُفۡرَانٌ کی طرح تسبیح سے اسمِ مصدر بمعنی امر ہے۔ قرآن مجید میں دیگر متعدد مواقع پر بھی مصدر امر کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔

جیسے ارشادِ ربانی ہے۔

فَاِذَا لَقِيۡتُمُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا فَضَرۡبَ الرِّقَابِ. (سورۃ محمد آیت ۴ پ ۲۶)

تو جب کافروں سے تمہارا سامنا ہو، تو گردنیں مارنا ہے۔

اسی طرح قرآن مجید میں ارشاد فرمایا۔

لَاتَبۡدِيۡلَ لِخَلۡقِ اللهِ. (سورۃ الروم آیت ۳۰ پ ۲۱)

اللہ کی بنائی چیز نہ بدلنا۔

سُبْحَانَ کا لغوی معنی ہے اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرنا، حمد و ثناء کرنا، نماز ادا کرنا، اللہ تعالیٰ کو ہر عیب و نقص سے پاک اور ہر بھلائی سے موصوف سمجھنا۔ اس لفظ کا استعمال ہر عبادت کے لئے ہوتا ہے، خواہ اس کا تعلق نیت سے ہو، فعل سے ہو یا قول سے۔ آیتِ مذکورہ میں تسبیح سے نماز مراد ہے، تو معنی یہ ہوگا کہ آئندہ بیان ہونے والے اوقات میں نماز ادا کرو۔(۱)

نماز کو تسبیح سے تعبیر فرمانے کی چند وجوہات ہیں۔

(۱) نماز تسبیحات پر مشتمل ہے۔ ثناء میں سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ، رکوع میں سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ اور سجدہ میں سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھا جاتا ہے۔ تسبیح چونکہ نماز کا ایک اہم جزء ہے، اسی لئے نماز کو لفظِ تسبیح سے تعبیر کر دیا گیا۔

قرآن مجید میں ایک اور مقام پر بھی لفظِ تسبیح کا اطلاق نماز پر کیا گیا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

وَ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَ قَبْلَ غُرُوْبِهَا ۚ وَمِنْ اٰنَآئِ الَّیْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّکَ تَرْضٰی. (سورۃ طٰہٰ آیت ۱۳۰ پ ۱۶)

اور اپنے رب کو سراہتے ہوئے اس کی پاکی بولو سورج چمکنے سے پہلے اور اس کے ڈوبنے سے پہلے

(۱)
- ☆ مصباح اللغات، ابو الفضل مولانا عبدالحفیظ بلیاوی، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی ص ۳۵۶
- ☆ تفسیر روح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۷ ص ۱۶
- ☆ التفسیرات الاحمدیہ للعلامۃ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور ص ۵۹۷
- ☆ تفسیر الخطیب الشربینی المسمی السراج المنیر الامام الشیخ محمد بن احمد الخطیب الشربینی المصری (م۹۷۷ھ) جنگی، پشاور ج ۱۱ ص ۲۰
- ☆ تفسیر مظہری للعلامۃ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ ص ۲۲۷
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۲۶۰
- ☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ پشاور ج۳ ص ۴۱۹
- ☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۴۷۹
- ☆ تفسیر الطبری للعلامۃ ابوجعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت، لبنان ج ۱۲ ص ۳۵
- ☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی ج۵، ص ۹۲
- ☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث و التاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی (م ۱۰۴۱ھ) مکتبہ حقانیہ، پشاور ج۵ ص ۲۷۸
- ☆ تفسیر صاوی للعلامۃ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ ج۳ ص ۲۴۵
- ☆ تفسیر القرآن العظیم المسمی تاویلات اہل السنۃ تالیف ابی منصور محمد بن محمد بن محمود الماتریدی السمرقندی الحنفی (م ۳۳۳ھ) ج۴ ص ۳۹

اور رات کی گھڑیوں میں اس کی پاکی بولو اور دن کے کناروں پر۔ اس امید پر کہ تم راضی ہو۔

(۲) تسبیح کے تین ہی مورد ہیں کیونکہ تسبیح یا تو دل کے ساتھ ہوگی یا زبان کے ساتھ یا اعضاء وارکان کے ساتھ، اور تسبیح کی یہ تینوں صورتیں نماز میں بدرجہ اتم موجود ہیں۔ چونکہ نماز سے زیادہ تسبیح کی تمام صورتوں کی جامع اور کوئی شی نہیں، اس لئے نماز کو ہی تسبیح کہہ دیا گیا۔

(۳) تسبیح کا معنی تنزیہ ہے اور نماز اول سے آخر تک اللہ تعالیٰ کی تنزیہ کا بیان واظہار ہے۔ اس میں بندہ اپنا عجز و ضعف ظاہر کرتا ہے، اپنی حاجات رب کی بارگاہ میں پیش کرتا ہے، اس کی تعظیم وجلال کا اعتراف کرتا ہے۔ گویا اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اپنی بے حیثیتی کا اظہار کر کے بندہ اس کی تنزیہ کا اعلان کرتا ہے۔ (۲)

(۴) لفظ تسبیح سُبْحَةٌ سے ماخوذ ہے اور سُبْحَةٌ کا معنی نماز ہے۔ حدیث پاک میں نماز پر سُبْحَةٌ کا اطلاق ہوا ہے۔ ام المؤمنین حضرت سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔

مَارَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فِيْ سُبْحَتِهٖ قَاعِدًا حَتّٰى كَانَ قَبْلَ وَفَاتِهٖ بِعَامٍ فَاِنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ سُبْحَتِهٖ قَاعِدًا. (۳)

میں نے نبی اکرم ﷺ کو کبھی نفل نماز بیٹھ کر پڑھتے نہیں دیکھا تھا۔ البتہ وفات سے ایک سال پہلے آپ نفل نماز بیٹھ کر پڑھ لیتے تھے۔

حِيْنَ :وہ وقت جس میں تمام اوقات اور تمام زمانوں کی گنجائش ہو، خواہ وہ وقت قلیل ہو یا کثیر۔ لفظ حِیْنٌ میں وقت اور زمانہ کی تخصیص مابعد کے اعتبار سے ہوگی۔ (۴)

---

(۲) ☆ تفسیر صاوی للعلامة احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعه مکتبه فیصلیه، مکه مکرمه ج۳ ص ۲۴۵

☆ الجامع القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعه بیروت، لبنان، ج۱۴ ص ۱۷

☆ تفسیر القرآن العظیم المسمی تاویلات اهل السنة تالیف ابی منصور محمد بن محمد بن محمود الماتریدی السمرقندی الحنفی (م ۳۳۳ھ) ج۴ ص ۳۹

(۳) ☆ ترمذی، امام ابوعیسی محمدبن عیسی ترمذی (م ۲۷۹ھ) کتاب الصلاة باب ماجاء فی الرجل یتطوع جالسا رقم الحدیث ۳۷۳

☆ نسائی، امام ابوعبدالرحمٰن احمدبن شعیب علی نسائی (م ۳۰۳ھ) کتاب قیام اللیل باب صلاة القاعد فی النافلة الخ رقم الحدیث ۱۶۵۷

☆ مسلم، امام ابو الحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) کتاب صلاة المسافرین باب فی صلاة القاعد رقم الحدیث ۹۵۲

(۴) ☆ تفسیر روح البیان للعلامة امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه ج۷ ص ۱۶

تُمْسُوْنَ : اِمْسَاءٌ کا معنی ہے وقت کا شام میں داخل ہونا، یعنی جب تم شام کے وقت کو پاؤ تو نماز ادا کرو۔ اس سے مغرب اور عشاء دونوں نمازیں مراد ہیں۔ (۵)

اسلامی تقویم میں رات پہلے آتی ہے جبکہ دن بعد میں آتا ہے، اور رات کا آغاز وقتِ مغرب سے ہوتا ہے، اسی لئے آیتِ مبارکہ میں نمازِ مغرب کا ذکر مقدم کیا گیا ہے۔ (۶)

البتہ جبرائیل امین نے چونکہ سب سے پہلے نمازِ ظہر ادا کر کے دکھائی، اس لئے سورۃ سبحان میں نمازِ ظہر کا ذکر مقدم ہے۔ (۷)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِدُلُوْکِ الشَّمْسِ اِلٰی غَسَقِ الَّیْلِ. (سورۃ بنی اسرائیل آیت ۷۸ پ ۱۵)

نماز قائم کرو سورج ڈھلنے سے رات کی اندھیری تک۔

---

(۵) ☆ التفسیرات الاحمدیه للعلامة احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی، پشاور ص ۵۹۷

☆ تفسیر روح البیان للعلامة امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه ج۷ ص ۱۶

☆ تفسیر مظهری للعلامة قاضی ثناء اللّٰه پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مکتبه رشیدیه کوئٹه ج۷ ص ۲۲۷

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعه پشاور ج۳ ص ۴۱۹

☆ تفسیر جلالین از علامه حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامه جلال الدین محلی مطبوعه قدیمی کتب خانه، کراچی ج۵، ص ۹۲

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰه محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعه کراچی، ج۳ ص ۴۷۷

☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی (م ۱۰۴۱ھ) مکتبه حقانیه، پشاور ج۵ ص ۲۷۳

☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف به بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللّٰه بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ج۲ ص ۱۴۶

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامه علی بن محمد خازن شافعی مطبوعه لاهور، ج۳، ص ۴۶۰

☆ التفسیر المنیر فی العقیدة والشرعیة والمنهج تالیف الدکتور وهبه الزحیلی، مطبوعه المکتبة الغفاریة کوئٹه ج۱۱ ص ۶۶

(۶) ☆ تفسیر مظهری للعلامة قاضی ثناء اللّٰه پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مکتبه رشیدیه کوئٹه ج۷ ص ۲۲۷

☆ الجامع القرآن از علامه ابوعبدالله محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعه بیروت، لبنان، ج۱۴ ص ۱۷

☆ التفسیر المنیر فی العقیدة والشرعیة والمنهج تالیف الدکتور وهبه الزحیلی، مطبوعه المکتبة الغفاریة کوئٹه ج۱۱ ص ۶۷

(۷) ☆ الجامع القرآن از علامه ابوعبدالله محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعه بیروت، لبنان، ج۱۴ ص ۱۷

وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ : اِصْبَاحٌ کامعنی ہے وقت کا صبح میں داخل ہونا، یعنی جب تم صبح کاوقت پاؤ تو نمازِ فجر ادا کرو۔(۸)
شام وصبح کا تقابل فطری ہے، اسی وجہ سے آیت زیبِ عنوان میں رات کے مقابل صبح کا ذکر کیا گیا ہے۔(۹)
عَشِیًّا: پچھلا پہر، دن کا آخری حصہ۔ اس سے نمازِ عصر مراد ہے۔ لفظِ عَشِیٌّ عرب کے معروف مقولہ عَشِیَ الْعَیْنُ سے ماخوذ ہے۔ یہ اس وقت بولا جاتا ہے جب آنکھ کی روشنی کم ہوجائے، وقتِ عصر بھی چونکہ سورج کی روشنی کم ہوجاتی ہے اس لئے اسے عَشِیًّا سے تعبیر فرمایا گیا۔(۱۰)
وَحِیْنَ تُظْهِرُوْنَ: اور جب تم دوپہر کے وقت میں داخل ہوتے ہو۔ اس سے نمازِ ظہر مراد ہے۔ ظہر کا معنی ہے غلبہ،

---

(۸) ☆ تفسیر روح البیان للعلامة امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه ،کوئٹه ج۷ص ۱۶
☆ تفسیر مظهری للعلامة قاضی ثناء اللّٰهپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مکتبه رشیدیه کوئٹه ج۷ص ۲۲۷
☆ التفسیرات الاحمدیه للعلامة احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی ،پشاور ص ۵۹۷
☆ تفسیرزادالمسیرفی علم التفسیرازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی،مطبوعه پشاور ج۳ص ۴۱۹
☆ تفسیرجلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامه جلال الدین محلی مطبوعه قدیمی کتب خانه،کراچی ج۵،ص ۹۲
☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰه محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعه کراچی، ج۳ص ۴۷۷
☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی (م ۱۰۴۱ھ) مکتبه حقانیه، پشاور ج۵ص ۲۷۳
☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللّٰه بن عمربیضاوی شیرازی شافعی ج۲ص ۱۴۶
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن از علامه علی بن محمدخازن شافعی مطبوعه لاهور، ج۳،ص ۴۶۰
☆ التفسیر المنیر فی العقیدة والشرعیة و المنهج تالیف الدکتور وهبه الزحیلی،مطبوعه المکتبة الغفاریة کوئٹه ج۱۱ص ۲۴
(۹) ☆ تفسیر مظهری للعلامة قاضی ثناء اللّٰهپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مکتبه رشیدیه کوئٹه ج۷ص ۲۲۷
☆ تفسیر روح البیان للعلامة امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه ،کوئٹه ج۷ص ۱۶
(۱۰) ☆ الجامع القرآن ازعلامه ابوعبداللّٰه محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعه بیروت،لبنان، ج۱۴ص ۱۷
☆ تفسیرزادالمسیرفی علم التفسیرازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی،مطبوعه پشاور ج۳ص ۴۱۹
☆ تفسیر روح البیان للعلامة امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه ،کوئٹه ج۷ص ۱۶
☆ تفسیر مظهری للعلامة قاضی ثناء اللّٰهپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مکتبه رشیدیه کوئٹه ج۷ص ۲۲۷
☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی (م ۱۰۴۱ھ) مکتبه حقانیه، پشاور ج۵ص ۲۷۳
☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللّٰه بن عمربیضاوی شیرازی شافعی ج۲ص ۱۴۷
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن از علامه علی بن محمدخازن شافعی مطبوعه لاهور، ج۳،ص ۴۶۰
☆ التفسیرات الاحمدیه للعلامة احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی ،پشاور ص ۵۹۷
☆ التفسیر المنیر فی العقیدة والشرعیة و المنهج تالیف الدکتور وهبه الزحیلی،مطبوعه المکتبة الغفاریة کوئٹه ج۱۱ص ۲۶

اس وقت چونکہ سورج کی گرمی کا غلبہ ہوتا ہے، اس لئے اس وقت کو ظہر کہا جاتا ہے۔(۱۱)

حضرت نافع بن ازرق نے حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کیا پانچوں نمازوں کا قرآن مجید میں کہیں ذکر ہے؟ فرمایا ہاں، پھر یہی دونوں آیات تلاوت فرمائیں اور ارشاد فرمایا یہ آیات پانچ نمازوں کو بھی بیان کرتی ہیں اور ان کے اوقات بھی واضح کرتی ہیں۔(۱۲)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ جملہ ائمہ کرام بلکہ پوری امتِ مسلمہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض ہیں۔ اور ان کی کل سترہ (۱۷) رکعتیں فرض ہیں۔(۱۳)

فجر ۲ رکعت ظہر ۴ رکعت عصر ۴ رکعت مغرب ۳ رکعت عشاء ۴ رکعت

---

(۱۱) ☆ تفسیر روح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۷ص ۱۶

☆ تفسیر مظہری للعلامۃ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ص ۲۲۷

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ پشاور ج۳ص ۴۱۹

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی ج۵، ص ۹۲

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ج۲ص ۱۴۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۲۶۰

☆ التفسیر المنیر فی العقیدۃ والشرعیۃ و المنہج تالیف الدکتور وھبہ الزحیلی، مطبوعہ المکتبۃ الغفاریۃ کوئٹہ ج۱۱ص ۲۲

(۱۲) ☆ تفسیر مظہری للعلامۃ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ص ۲۲۸

☆ الجامع القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۴ ص ۱۶

☆ الدر المنثور لحافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت ج۶ ص ۴۳۰

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳ص ۴۷۷

☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث و التاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی (م ۱۰۴۱ھ) مکتبہ حقانیہ، پشاور ج۵ص ۲۷۳

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ج۲ص ۱۴۶

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۲۶۰

☆ تفسیر الطبری للعلامۃ ابوجعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت، لبنان ج۱۲ص ۳۵

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۴۷۹

☆ التفسیرات الاحمدیہ للعلامۃ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور ص ۵۹۷

☆ تفسیر روح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۷ص ۱۶

(۱۳) ☆ تفسیر روح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۷ص ۱۶

﴿۲﴾ پانچوں نمازیں مکہ مکرمہ میں فرض ہوئیں۔ البتہ ابتداً دو دو رکعت نماز فرض ہوئی، پھر جب حضور ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو فجر و سفر کی نماز اسی طرح باقی رکھی گئی اور حضر و اقامت کی نماز بڑھادی گئی۔ ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔

فُرِضَتِ الصَّلٰوۃُ رَکْعَتَیْنِ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ الْمَدِیْنَۃَ اُقِرَّتْ صَلٰوۃُ السَّفَرِ وَ زِیْدَتْ فِی الْحَضَرِ.

شروع میں دو رکعت نماز فرض ہوئی پھر جب حضور ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو سفر کی نماز اسی طرح باقی رکھی گئی اور حالتِ اقامت کی نماز بڑھادی گئی۔ (۱۴)

﴿۳﴾ پانچ نمازوں کے یہی اوقات مقرر کرنے میں متعدد حکمتیں ہیں مثلاً۔

(ا) بندۂ مومن کی ہر حالت تسبیح وتحمید میں بسر ہونی چاہئے۔ کیونکہ افضل ترین تسبیح وہ ہے جس میں دوام ہو۔ اسی لئے فرشتوں کی تعریف کرتے ہوئے قرآن مجید ارشاد فرماتا ہے۔

یُسَبِّحُوْنَ الَّیْلَ وَالنَّھَارَ لَایَفْتُرُوْنَ. (سورۃ الانبیاء آیت ۲۰ پ ۱۷)

رات دن اس کی پاکی بولتے ہیں اور سستی نہیں کرتے۔

اور انسان جب تک اس دنیا میں موجود ہے اسے کے لئے ممکن نہیں کہ ہر لمحہ تسبیح الٰہی میں مصروف رہے۔ اس کے بعض اوقات لامحالہ کھانے، پینے، کاروبارِ زندگی اور دیگر مصروفیات میں صرف ہو ہی جاتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے خاص فضل وکرم فرماتے ہوئے ایسے اوقات متعین فرمادیے ہیں جن میں نماز ادا کرنا گویا اپنے تمام لمحات کو یادِ الٰہی میں بسر کرنا ہے۔ کیونکہ دن کی تین حالتیں ہیں۔

(i) اول (ii) وسط (iii) آخر

اول وقت میں نمازِ فجر، وسط میں نمازِ ظہر اور آخر میں نمازِ عصر فرض فرمادی۔

(۱۴) ☆ التفسیرات الاحمدیہ للعلامۃ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور ص ۵۹۷

اسی طرح رات کی بھی تین حالتیں ہیں۔

(i) اول (ii) وسط (iii) آخر

اول میں نمازِ مغرب اور وسط میں نمازِ عشاء فرض فرمادی۔ البتہ رات کے آخری حصہ میں کوئی نماز فرض نہ فرمائی کہ اس وقت نیند کا غلبہ ہوتا ہے اور نیند بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔ اس کے ذریعے استراحت عطا فرما کر اللہ تعالیٰ نے بندوں پر بہت بڑا احسان فرمایا ہے۔ ارشاد فرمایا۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ مَنَامُكُمْ بِالَّيْلِ وَ النَّهَارِ. (سورۃ الروم آیت ۲۳ پ ۲۱)

اور اس کی نشانیوں میں ہے رات اور دن میں تمہارا سونا۔

نیز بندہ جب تک نیند میں ہے مرفوع القلم ہے۔ تو ان پانچ اوقات میں نماز ادا کرنا گویا ہر حالت اور ہر لمحہ میں رب تعالیٰ کی تسبیح کرنا ہے۔ (۱۵)

(ب) دن اور رات میں انسان کے پانچ حال ہوتے ہیں۔

فجر: صبح کے وقت دن کی ابتداء ہوئی گویا نئی زندگی ملی۔ خیریت و عافیت سے رات گزر گئی، اب کسب معاش و معاد کے لئے دن آگیا، تو لازم ہے کہ اپنے مالک کے حضور سر بسجود ہو لے۔

ظہر: کھانے اور آرام سے فراغت پائی، دن کے دوسرے حصہ کی ابتداء ہوئی، تو ضروری ہے کہ اب بھی پہلے نماز ادا کرے۔ نیز اس وقت سورج کی گرمی شدید ہوتی ہے، گویا یہ وقت جہنم کی گرمی یاد دلاتا ہے، تو لازم ہے کہ اپنے رب کے حضور حاضر ہو کر اس سے پناہ مانگے۔

عصر: یہ کاروبارِ زندگی اور مشاغل میں مصروفیت کا وقت ہے۔ تو چاہئے کہ دنیوی مصروفیات میں ہی نہ کھو جائے، بلکہ نماز ادا کرے تاکہ تجارت اور دیگر مصروفیات اسے یادِ الٰہی سے غافل نہ کر دیں۔

مغرب: اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے دن سلامتی کے ساتھ گزر گیا، اس کریم نے اپنی بے پناہ نعمتوں سے نوازا، اب رات خیریت سے شروع ہوئی، تو لازم ہے کہ پھر اپنے رب کا شکر ادا کرے۔

(۱۵) ☆ تفسیر کبیر للامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر ج ۲۴ ص ۱۰۵

عشاء: یہ بیداری کی انتہاء کا وقت ہے، نیند (جو ایک طرح کی موت ہے) اس پر طاری ہونے والی ہے تو گذشتہ تمام اوقات پر اللہ کا شکر ادا کرے اور نماز ادا کر کے سوئے۔ (۱۶)

﴿۴﴾ سترہ رکعات کے تعین میں حکمت یہ ہے کہ انسان پر دن اور رات میں چوبیس ساعتیں گزرتی ہیں، اور ہر ساعت میں تسبیح کرنا ضروری ہے تو اللہ تعالیٰ نے ہر ساعت کی عبادت کے طور پر ایک رکعت مقرر فرمادی۔ اس طرح سترہ رکعتیں سترہ ساعتوں کی تسبیح کو کفایت کرتی ہیں۔ بقیہ سات ساعتیں نیند وغیرہ میں گزر جاتی ہیں۔ ارشاد فرمایا۔

قُمِ الَّيۡلَ اِلَّا قَلِيۡلًاo نِصۡفَهٗۤ اَوِ انْقُصۡ مِنۡهُ قَلِيۡلًاo اَوۡ زِدۡ عَلَيۡهِo (سورۃ المزمل آیت ۲ تا ۴ پ ۲۹)

رات میں قیام فرما سوا کچھ رات کے، آدھی رات یا اس سے کچھ کم کرو، یا اس پر کچھ بڑھاؤ۔

رات کا نصف تقریباً چھ گھنٹے اور ثلث تقریباً آٹھ گھنٹے ہوتا ہے اور نصف و ثلث کا درمیان سات گھنٹے ہی ہوتے ہیں۔ گویا اس قدر اگر انسان سولے تو بہت ہے۔ یوں سات گھنٹے نیند میں مصروف ہو گئے (اور سونے والا مرفوع القلم ہوتا ہے) اور سترہ گھنٹے حالتِ بیداری میں گزرے، گویا حالتِ بیداری کی ہر ساعت کے لئے ایک رکعت متعین فرمادی۔

جب بندہ یہ سترہ رکعات ادا کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے۔ اے فرشتو! میرے بندے نے اپنے تمام تکلیفی اوقات میں میری تسبیح اور بندگی میں گزار دیئے۔ اب تمہیں اس پر کوئی فضیلت باقی نہ رہی، لہٰذا تم نے بطورِ حصر جو دعوی کیا تھا۔

نَحۡنُ نُسَبِّحُ بِحَمۡدِكَ وَ نُقَدِّسُ لَكَ. (سورۃ البقرۃ آیت ۳۰ پ ۱)

اور ہم تجھے سراہتے ہوئے، تیری تسبیح کرتے اور تیری پاکی بولتے ہیں۔

وہ حصر صحیح نہ رہا بلکہ اب وہ بھی تمہاری مثل ہے۔ لہٰذا اس کا مقام بھی تمہارے مقام کی طرح اعلیٰ علیین میں ہوگا۔ (۱۷)

(۱۶) ☆ تفسیر مظہری للعلامۃ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج ۷ ص ۲۲۷

(۱۷) ☆ تفسیر کبیر للامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر ج ۲۴ ص ۱۰۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۲۶۰

اگر وتر بھی ان کے ساتھ شامل کرلیں تو رکعات کی تعداد بیس بنتی ہے اور یہی اقرب الی التقوی ہے۔ انسان کے لئے مناسب یہ ہے کہ وہ اپنی نیند کو کم کرے اور صرف رات کا تیسرا حصہ سوئے، جیسے ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

اِنَّ رَبَّکَ یَعْلَمُ اَنَّکَ تَقُوْمُ اَدْنٰی مِنْ ثُلُثَیِ الَّیْلِ وَ نِصْفَهٗ وَ ثُلُثَهٗ. (سورۃ المزمل آیت ۲۰ پ ۲۹)

بے شک تمہارا رب جانتا ہے کہ تم قیام کرتے ہو، کبھی دو تہائی رات کے قریب، کبھی آدھی رات، کبھی تہائی۔

اس سے معلوم ہوا کہ رات کے دو ثلث میں قیام کرنا، نہ صرف مستحسن و مستحب ہے بلکہ استحباب میں مؤکد ہے۔ اگر انسان رات کا صرف تیسرا حصہ یعنی چار گھنٹے نیند کرے تو حالت بیداری کے بیس گھنٹوں کے مطابق رکعات کی تعداد بھی وتر سمیت بیس بنتی ہے۔

اور نبی اکرم ﷺ کی چونکہ شان یہ ہے کہ آپ ہر وقت حالت بیداری میں رہتے ہیں۔ نیند آپ پر غلبہ نہیں پا سکتی۔

حدیث پاک میں ہے، نبی اکرم ﷺ خود ارشاد فرماتے ہیں۔

تَنَامُ عَیْنَایَ وَ لَایَنَامُ قَلْبِیْ. (۱۹)

میری صرف آنکھیں سوتی ہیں، دل نہیں سوتا۔

تو آپ کے لئے تہجد کو بھی زیادہ کر دیا گیا۔ ارشاد فرمایا۔

وَ مِنَ الَّیْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّکَ. (سورۃ بنی اسرائیل آیت ۷۹ پ ۱۵)

اور رات کے کچھ حصہ میں تہجد کرو یہ خاص تمہارے لئے زیادہ ہے۔

اور ارشاد فرمایا۔

وَ مِنَ الَّیْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَ سَبِّحْهُ لَیْلًا طَوِیْلًا. (سورۃ الدھر آیت ۲۶ پ ۲۹)

اور کچھ رات میں اسے سجدہ کرو، اور بڑی رات تک اس کی پاکی بولو۔

یعنی آپ کی ساری رات تسبیح و تحمید کے لئے وقف ہے۔ تو گویا آپ کی اس اعتبار سے بھی تمام ساعتیں تسبیح میں گزرتی ہیں۔ آپ کا کوئی خفیف سا لمحہ بھی یادِ الٰہی سے منقطع نہیں ہوتا۔ (۲۰)

(۱۹) ☆ ابوداؤد، امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ)، کتاب الطھارۃ باب فی الوضوء من النوم رقم الحدیث ۲۰۲

(۲۰) ☆ تفسیر کبیر للامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر ج ۲۴ ص ۱۰۵

﴿۵﴾ جو شخص معذور نہ ہو، اسے نماز کے اول وقت سے لے کر آخر وقت تک، کسی بھی لمحے نماز ادا کرنا واجب ہے۔(۲۱)

﴿۶﴾ نمازِ فجر ادا کرتے ہوئے اگر وقتِ فجر نکل گیا تو نماز باطل ہو جائے گی، جبکہ باقی نمازوں میں اگر نماز اپنے وقت پر شروع ہوئی تو وقت نکلنے سے باطل نہ ہوگی۔(۲۲)

﴿۷﴾ قدرِ واجب سے زائد ادائیگی نفل شمار ہوتی ہے۔ مثلاً قرأت اور دیگر فرائض میں قدرِ واجب سے زائد عمل پر نفل کا ثواب ملے گا۔(۲۳)

﴿۸﴾ نماز با جماعت ادا کرنا سنتِ مؤکدہ قریب بواجب ہے۔(دلیل کی قوت کی وجہ سے واجب کے قریب ہے) اسی لئے اسے واجب بھی کہہ دیا جاتا ہے۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

اِنَّ رَسُوْلَ اللہِ ﷺ عَلَّمَنَا سُنَنَ الْھُدٰی وَ اِنَّ مِنْ سُنَنِ الْھُدٰی اَلصَّلَاۃُ فِی الْمَسْجِدِ الَّذِیْ یُؤَذَّنُ فِیْہِ.

حضور ﷺ نے ہمیں سننِ ہدیٰ کی تعلیم دی، اور جس مسجد میں اذان دی جاتی ہے اس میں نماز پڑھنا بھی سننِ ہدیٰ میں سے ہے۔(۲۴)

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

اَلْجَمَاعَۃُ مِنْ سُنَنِ الْھُدٰی لَایَتَخَلَّفُ عَنْھَا اِلَّا مُنَافِقٌ.(۲۵)

نماز با جماعت ادا کرنا سنن ہدیٰ میں سے ہے، اس سے پیچھے رہ جانے والا منافق ہی ہوسکتا ہے۔

البتہ اگر اپنی مسجد میں جماعت نہ مل سکی تو دوسری مسجد میں تلاش کرنا ضروری نہیں۔(۲۶)

(۲۱) ☆ تفسیر روح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۷ ص۱۶

(۲۲) ☆ تفسیر روح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۷ ص۱۷

(۲۳) ☆ تفسیر روح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۷ ص۱۷

(۲۴) ☆ مسلم، امام ابو الحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) کتاب الصلاۃ باب صلاۃ الجماعۃ من سنن الھدی رقم الحدیث ۶۵۴

☆ ابن ماجہ، امام ابو عبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ (م ۲۷۳ھ) رقم الحدیث ۷۷۷

☆ المسند، امام احمد بن حنبل (م ۲۴۱ھ) مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت، لبنان رقم الحدیث ۳۷۴۰

(۲۵) ☆ تفسیر روح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۷ ص۱۷

(۲۶) ☆ تفسیر روح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۷ ص۱۷

باب (۳۳۱)

﴿تکبر کی ممانعت اور چلنے و بولنے میں میانہ روی کی تاکید﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

وَ لَاتُصَعِّرۡ خَدَّکَ لِلنَّاسِ وَ لَاتَمۡشِ فِی الۡاَرۡضِ مَرَحًا ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ کُلَّ مُخۡتَالٍ فَخُوۡرٍ ۚ وَ اقۡصِدۡ فِیۡ مَشۡیِکَ وَ اغۡضُضۡ مِنۡ صَوۡتِکَ ؕ اِنَّ اَنۡکَرَ الۡاَصۡوَاتِ لَصَوۡتُ الۡحَمِیۡرِ ۝

(سورۃ لقمٰن آیت ۱۹،۱۸ پ ۲۱)

اور کسی سے بات کرنے میں اپنا رخسارہ کج نہ کر اور زمین پر اتراتا نہ چل، بے شک اللہ کو نہیں بھاتا کوئی اتراتا فخر کرتا، اور میانہ چال چل اور اپنی آواز کو کچھ پست کر، بے شک سب آوازوں میں بری آواز گدھے کی۔

حل لغات:

وَ لَاتُصَعِّرۡ: بطورِ تکبر کسی سے آنکھیں چرالینا، منہ پھیرلینا، گردن پھیرلینا، صَعَرٌ کا لغوی معنی ہے اونٹ کی گردن یا سر کا خلقةً یا کسی بیماری میں مبتلا ہونے کی وجہ سے جھک جانا، مفلوج ہوجانا۔ متکبر آدمی کے سر میں بھی چونکہ عجب وتکبر جیسی قبیح بیماری ہوتی ہے اسی لئے اسے بیمار اونٹ سے تشبیہ دیتے ہوئے لَاتُصَعِّرۡ ارشاد فرمایا۔ یعنی سلام کلام اور میل ملاقات کے وقت بطور تواضع اپنا چہرہ لوگوں کے سامنے رکھو، تکبر وغرور کرتے ہوئے ان

سے اپنا چہرہ نہ پھیرو کہ وہ تم سے بات کریں اور تم اپنا رخ دوسری طرف کئے رکھو۔(۱)

خَدَّكَ: خدّ کا معنی ہے ناک کے دائیں بائیں آنکھوں کے نیچے سے لے کر ٹھوڑی تک دونوں جبڑوں کا درمیانی حصہ، یعنی رخسار۔ آیتِ مبارکہ میں اس سے مراد چہرہ ہے۔(۲)

وَ لَاتَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا: مَرَحْ کا معنی ہے خوشی کا حد سے زیادہ ہونا، بہت زیادہ مسرت وشادمانی، اترانا، اکڑنا، مستانہ چال چلنا۔ یعنی غم واندوہ کی حالت میں تو تمہاری کمر ٹوٹ جاتی ہے، اس وقت تمہارے قدم ڈگمگا

---

(۱) ☆ تفسیر روح البیان للعلامة امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه ، کوئٹه ج۷ص ۸۴

☆ تفسیر مظهری للعلامة قاضی ثناء اللّٰهپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مکتبه رشیدیه کوئٹه ج۷ص ۲۵۸

☆ الجامع القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعه بیروت،لبنان، ج۱۴ ص ۶۴

☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبداللّٰه المعروف بابن العربی مالکی مطبوعه بیروت،لبنان، ج۳،ص ۱۴۹۷

☆ تفسیر کبیر للامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر ج۲۴ص ۱۴۹

☆ تفسیر جلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامه جلال الدین محلی مطبوعه قدیمی کتب خانه، کراچی ج۵ص ۱۲۳

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰه محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعه کراچی، ج۳ص ۵۰۴

☆ حاشیة الجمل علی الجلالین للعلامةسلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ)مطبوعه کراچی، ج۵،ص ۱۲۳

☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی (م ۸۰۰ھ) مکتبه حقانیه، پشاور ج۵ص ۲۹۴

☆ تفسیر صاوی للعلامة احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه،مکه مکرمه ج۳ص ۲۵۷

☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت،لبنان، ج۳،ص ۳۵۱

☆ تفسیر القرآن العظیم المسمی تاویلات اهل السنة تالیف ابی منصور محمد بن محمد بن محمود الماتریدی السمرقندی الحنفی (م۳۳۳ھ) ج۴ ص ۶۹

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعه ملتان، ج۳،ص ۴۹۲

☆ لباب النقول فی اسباب النزول ،مصنفه امام عبدالرحمن جلال الدین سیوطی(م ۹۱۱ھ)، مطبوعه موسسة الایمان بیروت ص ۳۲۹

☆ تفسیر انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللّٰه بن عمربیضاوی شیرازی شافعی ج۲ص ۱۵۴

☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیر شافعی مطبوعه مصر، ج۳،ص ۴۴۶

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک ازعلامه ابوالبرکات عبداللّٰه بن احمدبن محمودمطبوعه لاهورج۳ص ۶۱۷

☆ الدر المنثور لحافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)مطبوعه دار احیاء التراث العربی بیروت ج۶ ص ۴۶۱

☆ تفسیر الطبری للعلامة ابوجعفربن محمدجریر الطبری،مطبوعه داراحیاء التراث العربی بیروت،لبنان ج۱ ص ۸۶

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامه علی بن محمدخازن شافعی مطبوعه لاهور، ج۳،ص ۴۷۱

☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر ازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی،مطبوعه پشاور ج۳ص ۴۳۲

(۲) ☆ تفسیر روح البیان للعلامة امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه ، کوئٹه ج۷ص ۸۴

جاتے ہیں، نقاہت نمایاں اور انکساری ظاہر ہوتی ہے مگر عیش وعشرت میں اترا کر چلتے ہو؟ خبردار! خوشی و فرحت میں بھی زمین پر اکڑتے ہوئے نہ چلو، بلکہ ہر حالت میں عاجزی اختیار کرو۔ (۳)

وَ اقْصِدْ فِیْ مَشْیِكَ: اور میانی چال چلو، نہ تو اتنا تیز چلو کہ دوڑنے کی حد کو پہنچے، کیونکہ اس میں چھچھورا پن ہے جو وقار کو زائل کر دیتا ہے۔ اور نہ ہی بہت آہستہ چلو کہ رینگنے کی طرح محسوس ہو کیونکہ یہ غرور کی علامت اور متکبرین کی چال ہے۔ افراط اور تفریط سے ہٹ کر درمیانی رفتار سے چلو۔ (۴)

---

(۳)
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاهور، ج۳، ص ۴۴۶
☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی ج۲ ص ۱۵۴
☆ تفسیرصاوی للعلامۃ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ ج۳ص ۲۵۷
☆ لباب النقول فی اسباب النزول، مصنفہ امام عبدالرحمن جلال الدین سیوطی(م ۹۱۱ھ)، مطبوعہ موسسۃ الایمان بیروت ص ۳۲۹
☆ تفسیرروح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۷ص ۸۴
☆ تفسیرمظهری للعلامۃ قاضی ثناء اللہپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ص ۲۵۸
☆ تفسیرکبیرللامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر ج۲۴ص ۱۴۹
☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی ج۵ص ۱۲۳
☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳ص ۵۰۴
☆ تفسیر القرآن العظیم المسمی تاویلات اهل السنۃ تالیف ابی منصور محمد بن محمد بن محمود الماتریدی السمرقندی الحنفی (م۳۳۳ھ) ج۴ ص ۷۰

(۴)
☆ تفسیرمظهری للعلامۃ قاضی ثناء اللہپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ص ۲۵۸
☆ تفسیرروح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۷ص ۸۵
☆ تفسیرکبیرللامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر ج۲۴ص ۱۵۰
☆ تفسیرروح المعانی للعلامۃ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج۱۸ ص ۹۰
☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳ص ۵۰۵
☆ تفسیرزادالمسیرفی علم التفسیرازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی، مطبوعہ پشاور ج۳ص ۳۳۲
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاهور، ج۳، ص ۴۷۱
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۴۴۶
☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی ج۲ ص ۱۵۴
☆ تفسیرصاوی للعلامۃ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ ج۳ص ۲۵۷
☆ لباب النقول فی اسباب النزول، مصنفہ امام عبدالرحمن جلال الدین سیوطی(م ۹۱۱ھ)، مطبوعہ موسسۃ الایمان بیروت ص ۳۲۹
☆ تفسیرالطبری للعلامۃ ابوجعفربن محمدجریرالطبری، مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت، لبنان ج۲۱ ص ۸۸

وَاغۡضُضۡ مِنۡ صَوۡتِكَ : اور اپنی آواز نیچی رکھو، غَضَّ یَغُضُّ کا معنی ہے آہستہ کرنا، پست رکھنا، نیچا کرنا، کمی کرنا۔ یعنی کسی سے کلام وخطاب کرتے ہوئے عموماً اور امر بالمعروف، نہی عن المنکر اور دعا ومناجات کرتے ہوئے خصوصاً اپنی آواز کو پست رکھو تا کہ متکلم ومخاطب دونوں کو بات کرنے اور سننے میں آسانی وسہولت رہے۔(۵)

لَصَوۡتُ الۡحَمِيۡرِ: حَمِیۡرٌ حِمَارٌ کی جمع ہے۔ یہ طَعۡنَةٌ حَمۡرَاءُ سے ماخوذ ہے جس کا معنی ہے بہت زیادہ شدت، گدھے کو بھی حِمَارٌ اسی لئے کہتے ہیں کہ اس کی آواز میں بڑی شدید کراہت پائی جاتی ہے۔(۶)

فائدہ:

اگر چہ بعض دیگر حیوانوں کی آواز گدھے سے بھی زیادہ اونچی اور مکروہ ہوتی ہے مگر اسے خصوصی طور پر ذکر کرنے کی وجہ یہ ہے کہ ضرب المثل اسی کی آواز ہے۔ گدھے کو ہمیشہ مذموم امور میں بطورِ مثال پیش کیا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کی آواز کو بھی بطورِ مثال ذکر کیا گیا۔

قرآن مجید میں گدھے کو دیگر مواقع پر بھی بطورِ مثال بیان کیا گیا ہے۔ مثلاً ارشاد فرمایا۔

كَمَثَلِ الۡحِمَارِ يَحۡمِلُ اَسۡفَارًا. (سورۃ الجمعۃ آیت ۵پ۲۸)

گدھے کی مثال جو پیٹھ پر کتابیں اٹھائے۔ اور ارشاد فرمایا۔

كَاَنَّهُمۡ حُمُرٌ مُّسۡتَنۡفِرَةٌ. (سورۃ المدثر آیت ۵۰پ۲۹)

گویا وہ بھڑکے ہوئے گدھے ہوں۔

نیز گدھے کی آواز زیادہ معروف ہے، اسی شہرت کی بنا پر اس کا ذکر کر دیا تا کہ مثال فہم سامع کے قریب تر ہو جائے۔

(۵) ☆ تفسیر روح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۷ص ۸۵
☆ تفسیر روح المعانی للعلامۃ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج۱۸ص ۹۱
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳ص ۵۰۵
☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ج۲ص ۱۵۴
☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی ج۵ص ۱۲۴
☆ لباب النقول فی اسباب النزول، مصنفہ امام عبدالرحمن جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)، مطبوعہ موسسۃ الایمان بیروت ص ۳۲۹
☆ تفسیر مظہری للعلامۃ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ص ۲۵۹
(۶) ☆ تفسیر روح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۷ص ۸۷

نیز یہ شیطان کو دیکھ کر اپنی مخصوص آواز نکالتا ہے، اسی لئے اس کی آواز کو صوتِ منکر کہا گیا ہے۔ نیز اہلِ جہنم کی بھی یہی آواز ہوگی جسے سن کر وحشت ہوتی اور کلیتاً اس سے نفرت کی جائے گی۔

آیتِ مبارکہ کا مفہوم یہ ہے کہ لوگ جب ایک دوسرے سے گفتگو کریں تو ان میں قبیح ترین آواز اس کی ہے جو گدھوں کی طرح اونچی آواز سے بولتا ہے۔ ان کی آواز کو گدھوں کی آواز سے تشبیہ دی گئی اور پھر حرفِ تشبیہ کو ختم کر کے اسے استعارہ کے قائم مقام کر دیا گیا تا کہ ایسی آواز کی مذمت میں مبالغہ ظاہر ہو۔ اور بڑی وضاحت سے زائد از ضرورت بولتے رہنے یا خواہ مخواہ حد سے زیادہ اونچی آواز کرنے پر زجر و توبیخ ہو۔ ایسی آواز اللہ تعالیٰ کے ہاں نہایت مکروہ ہے، اسے وہ پسند نہیں فرماتا۔ (۷)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ مسلمانوں کے ساتھ خندہ پیشانی سے ملنا واجب ہے۔ بوقتِ ملاقات از راہِ تکبر منہ پھیر لینا، چہرہ چھپا لینا یا توجہ ہٹا لینا جائز نہیں۔ متکبرین کی طرح نہ تو لوگوں کو حقارت سے ملے، نہ غصہ سے اور نہ ہی بے توجہی سے، اسی کا نام حسنِ معاملہ ہے۔ مسلمانوں کے ساتھ خوش روئی سے ملے اور ایسا طریقہ اختیار کرے جس سے باہم محبت بڑھے، انس و مسرت کا اظہار ہو اور وحشت و اجنبیت دور ہو۔ (۸)

(۷) ☆ الجامع القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۱۴ ص ۶۸

☆ تفسیر روح البیان للعلامة امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ،کوئٹہ ج۷ص ۸۷

☆ تفسیر مظهری للعلامة قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ص ۲۵۹

☆ تفسیر روح المعانی للعلامة ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج۱۸ ص ۹۱

☆ حاشية الجمل على الجلالين للعلامة سليمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی، ج۵، ص ۱۲۴

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳ص ۵۰۵

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ج۲ ص ۱۵۴

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمدبن محمود مطبوعہ لاہور ج۳ص ۴۱۷

(۸) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۳۵۱

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ پشاور ج۳ص ۴۳۲

☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی (م ۱۰۴۱ھ) مکتبہ حقانیہ، پشاور ج۵ص ۲۹۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۴۷۱

ملاقات کے وقت تکبر کا اظہار کرنے والے پر حدیث پاک میں لعنت وارد ہوئی ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

كُلُّ صَعَّارٍ مَلْعُوْنٌ.

جو شخص تکبر کرتے ہوئے لوگوں سے منہ پھیرے وہ ملعون ہے۔

﴿۲﴾ جسے اللہ تبارک وتعالیٰ علم وفضل، ناموری وشہرت، مال ودولت یا دیگر کوئی دینی ودنیوی نعمت عطا کرے، اسے یہ جائز نہیں کہ سائل وزائر کے ساتھ غصہ اور ترش روئی کے ساتھ پیش آئے، بلکہ نرمی وملاطفت کا سلوک کرنا لازم ہے۔(۹)

اگر حاجت مندوں کے ساتھ عجب وتکبر کے ساتھ پیش آتا رہا تو بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس سے وہ عظیم نعمت، جس کے حصول میں مدتیں صرف ہوگئیں، چشمِ زدن میں واپس لے لے۔

(بقیہ ۸) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۴۴۶

☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ج۲ ص ۱۵۴

☆ تفسیر صاوی للعلامۃ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ ج۳ ص ۲۵۷

☆ الجامع القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۴ ص ۶۵

☆ احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۴۹۷

☆ تفسیر روح المعانی للعلامۃ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج۱۸ ص ۹۰

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ، سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج۵، ص ۱۲۳

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳ ص ۵۰۴

☆ الدر المنثور لحافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت ج۶ ص ۴۶۱

☆ تفسیر البغوی المسمّی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۴۹۲

☆ تفسیر القرآن العظیم المسمی تاویلات اہل السنۃ تالیف ابی منصور محمد بن محمد بن محمود الماتریدی السمرقندی الحنفی (م ۳۳۳ھ) ج۴ ص ۶۹

☆ لباب النقول فی اسباب النزول، مصنفہ امام عبدالرحمن جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)، مطبوعہ موسسۃ الایمان بیروت ص ۳۲۹

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور ج۳ ص ۲۱۶

☆ تفسیر الطبری للعلامۃ ابو جعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت، لبنان ج۱۲ ص ۸۷

(۹) ☆ تفسیر روح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۷ ص ۸۴

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج۵، ص ۱۲۳

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ پشاور ج۳ ص ۲۳۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۴۷۱

حضرت حافظ قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں۔

ہوا گرفت زمانے ولے بخاک نشست　　　　بال و پر مرواز راہ کے تیر پرتا بے

تجھے اگر اللہ تعالیٰ نے بال و پر عطا فرمائے ہیں تو راہِ راست سے ہٹ نہ جانا کیونکہ بڑی آب وتاب کے ساتھ جانے والے تیر کو بھی ہوا پکڑ کر مٹی سے ملا دیتی ہے۔(۱۰)

﴿۳﴾ بندۂ مؤمن پر لازم ہے کہ درمیانہ رفتار کے ساتھ وقار اور اطمینان سے چلے، نہ تو بہت آہستہ چلے کہ اس سے فخر وغرور نمایاں ہوتا ہے۔ یا ایسی چال سے بندہ اپنے زہد وتقویٰ کا اظہار کرتا ہے اور یہ ظاہر کرنے کی کوشش کرتا ہے کہ کثرتِ صیام اور قلتِ طعام کی وجہ سے اس پر نقاہت طاری ہے اور یہ ریاکاری ہے، جس سے بچنا فرض ہے۔ اور نہ ہی طبعیت سے بڑھ کر بہت تیز چلے جو بھاگنے کی حد کو پہنچ جائے، کیونکہ ایسی رفتار مومن کے وقار کو زائل کر دیتی ہے۔(۱۱)۔

قرآنِ مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَ لَاتَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَّ رِئَآءَ النَّاسِ. (سورۃ الانفال آیت ۴۷پ۱۰)

اور ان جیسے نہ ہونا جو اپنے گھر سے نکلے اتراتے اور لوگوں کے دکھانے کو۔

(۱۰) ☆ تفسیر روح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۷ص ۸۴

(۱۱) ☆ الجامع القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۴ص ۶۶

☆ تفسیر مظہری للعلامۃ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ص ۲۵۹

☆ تفسیر روح المعانی للعلامۃ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج۱۸ص ۹۱

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳ص ۵۰۴

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود مطبوعہ لاہور ج۳ص ۲۱۶

☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی (م ۱۰۴۱ھ) مکتبہ حقانیہ، پشاور ج۵ص ۲۹۵

☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی ج۲ص ۱۵۴

☆ تفسیر کبیر للامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر ج۲۴ص ۱۵۰

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی ج۵ص ۱۲۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۴۷۱

☆ تفسیر صاوی للعلامۃ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ ج۳ص ۲۵۷

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج۵، ص ۱۲۳

نیز ارشاد فرمایا۔

وَ عِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ هَوْنًا. (سورۃ الفرقان آیت ٦٣ پ ١٩)

اور رحمٰن کے وہ بندے کہ زمین پر آہستہ چلتے ہیں۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

سُرْعَةُ الْمَشْيِ تَذْهَبُ بَهَاءُ الْمُؤْمِنِ. (١٢)

تیز رفتاری مومن کا وقار ختم کر دیتی ہے۔ (١٣)

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

چلنے میں وقار کو بحال رکھو اور جنازہ لے جانے میں میانہ روی اختیار کرو۔ (١٤)

البتہ رفتار میں سرعت اگر حسبِ عادت ہو تو نہ صرف جائز بلکہ مستحب ہے۔

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔

مَارَأَیْتُ شَیْئًا اَحْسَنَ مِنْ رَّسُوْلِ اللهِ ﷺ کَاَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِیْ فِیْ وَجْهِهٖ وَ مَارَأَیْتُ اَحَدًا اَسْرَعَ مِنْ مَّشْیَةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ کَاَنَّمَا الْاَرْضُ تُطْوٰی لَهٗ اِنَّا لَنَجْهَدُ اَنْفُسَنَا وَاِنَّهٗ

---

(١٢) ☆ کنز العمال للعلامة علی متقی بن حسام الدین ہندی (م ٩٧٥ھ) رقم الحدیث ٤١٦٢٠

☆ الجامع الصغیر، علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ٩١١ھ) مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی الحلبی و شرکائہ مصر رقم الحدیث ٤٦٨٩

☆ جمع الجوامع الامام الحافظ جلال الدین سیوطی (م ٩١١ھ) رقم الحدیث ١٢٩٦٥

(١٣) ☆ الجامع القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ٦٦٨ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج١٤ ص ٦٦

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ج٢ ص ١٥٤

☆ تفسیر صاوی للعلامة احمد بن محمد صاوی مالکی (م ١٢٢٣ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ ج٣ ص ٢٥٧

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور ج٣ ص ٢١٦

☆ تفسیر مظہری للعلامة قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ١٢٢٥ھ) مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج٧ ص ٢٥٩

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج٣ ص ٥٠٤

☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث و التاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی (م ١٠٤١ھ) مکتبہ حقانیہ، پشاور ج٥ ص ٢٩٥

☆ حاشیة الجمل علی الجلالین للعلامة سلیمان الجمل (م ١٢٠٤ھ) مطبوعہ کراچی، ج٥، ص ١٢٣

☆ تفسیر روح المعانی للعلامة ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ١٢٧٥ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج١٨ ص ٩١

(١٤) ☆ تفسیر مظہری للعلامة قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ١٢٢٥ھ) مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج٧ ص ٢٥٩

لَغَيْرُ مُكْتَرِثٍ.(۱۵)

میں نے حضورﷺ سے زیادہ حسین کسی کو نہیں دیکھا، آپ کا چہرہ سورج کی طرح چمکتا تھا۔اور میں نے رسول اللہﷺ سے بڑھ کر کسی کو تیز چلتے ہوئے نہیں دیکھا گویا آپ کے لئے زمین لپیٹ دی جاتی تھی، ہم (آپ کی اتباع میں تیز چلتے ہوئے) اپنے آپ کو تھکا دیتے تھے، مگر آپ کو پرواہ نہیں ہوتی تھی۔(۱۶)

ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ایک شخص کو اتنا آہستہ چلتے دیکھا کہ گویا وہ قریب المرگ ہے، آپ نے پوچھا اسے کیا ہے؟ عرض کی گئی یہ قراء میں سے ہے۔فرمایا حضرت فاروقِ اعظم سید القراء تھے اور آپ جب چلتے تو سرعت کے ساتھ چلتے تھے، جب بولتے تو سامع آپ کی آواز بآسانی سن لیتا تھا، اور جب کسی کو سزا دیتے تو وہ شخص تکلیف محسوس کرتا تھا۔(۱۷)

﴿۵﴾ کسی ضرورت کے لئے عادت سے ہٹ کر بھی تیز چلنا جائز ہے۔مثلاً جب خوف ہو کہ آہستہ چلے گا تو رکعت فوت ہو جائے گی تو امام کے ساتھ رکعت پانے کے لئے تیز چلنا جائز ہے۔(۱۸)

﴿۶﴾ متکبرین کی طرح اکڑ کر چلنا حرام ہے، ایسی چال کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتا، چلنے یا دیگر کسی معاملہ میں تکبر کرنا غضب الٰہی

---

(۱۵) ☆ ترمذی ،امام ابوعیسی محمدبن عیسی ترمذی (م ۲۷۹ھ) کتاب المناقب رقم الحدیث ۳۶۴۸

☆ صحیح ابن حبان بترتیب ابن بلبان ،امیر علاؤالدین علی بن بلبان الفارسی (م ۷۳۹ھ)موسسة الرسالة بیروت رقم الحدیث ۶۳۰۹

(۱۶) ☆ تفسیرمظهری للعلامة قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مکتبه رشیدیه کوئٹه ج۷ص ۲۵۹

(۱۷) ☆ تفسیرروح المعانی للعلامة ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ج۱۸ ص ۹۱

☆ الجامع القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعه بیروت،لبنان، ج۱۴ ص ۶۶

☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰه محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعه کراچی، ج۳ص ۵۰۴

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیرمدارک ازعلامه ابوالبرکات عبدالله بن احمدبن محمودمطبوعه لاهورج۳ص ۱۷۷

☆ تفسیرروح البیان للعلامة امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه ،کوئٹه ج۷ص ۸۵

(۱۸) ☆ تفسیرروح المعانی للعلامة ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ج۱۸ ص ۹۱

☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰه محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعه کراچی، ج۳ص ۵۰۴

کودعوت دیناہے۔(۱۹)

اللہ تعالیٰ جل مجدہ الکریم قرآن مجید میں ارشادفرماتا ہے۔

وَ لَاتَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا اِنَّکَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا. (الاسراء آیت ۳۷ پ ۱۵)

اورزمین میں اتراتانہ چل، بے شک ہرگز زمین نہ چیرڈالے گااور ہرگز بلندی میں پہاڑوں کو نہ پہنچے گا۔

حضورﷺ نے ارشادفرمایا۔

مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ لَايَنْظُرُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.(۲۰)

جس نے اپنے کپڑے بطورِتکبر ٹخنوں سے نیچے رکھے، اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اس پر نَظرِ کرم نہیں فرمائے گا۔(۲۱)

نیز نبی اکرمﷺ ارشادفرماتے ہیں۔

زمانۂ جاہلیت میں ایک شخص قیمتی لباس پہن کرفخر وغرور سے چل رہاتھا، اللہ تعالیٰ نے زمین کوحکم دیا کہ اسے پکڑلے۔ چنانچہ وہ قیامت تک زمین میں دھنستا جارہاہے۔(۲۲)

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جب بندے کوقبر میں رکھا جاتا ہے تو وہ کہتی ہے، اے ابنِ آدم! تجھے کس چیز نے مجھ سے دھوکے میں رکھا؟ کیا تونہیں جانتا تھا کہ میں تنہائی کا گھر ہوں؟ کیا تجھے معلوم نہ تھا کہ میں اندھیروں کا گھر ہوں؟ کیا تجھے خبرنہ تھی کہ میں برحق ہوں؟ اے ابنِ آدم!

(۱۹) ☆ تفسیرروح البیان للعلامة امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ،کوئٹہ ج۷ص ۸۵
☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۱۴ ص ۶۵
☆ تفسیر القرآن العظیم المسمی تاویلات اهل السنة تالیف ابی منصور محمد بن محمد بن محمود الماتریدی السمرقندی الحنفی (م۳۳۳ھ)ج۴ ص ۷۰
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللّٰہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۳،ص ۱۴۹۷
☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج۳،ص ۴۹۳

(۲۰) ☆ بخاری ،امام ابوعبداللہمحمدبن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) رقم الحدیث ۳۶۶۵
☆ المسند،امام احمدبن حنبل (م ۲۴۱ھ)مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت،لبنان رقم الحدیث ۴۸۸۴

(۲۱) ☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۱۴ ص ۶۶
☆ احکام القرآن ازعلامہ أبوبکر محمدبن عبداللّٰہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص ۱۴۹۷

(۲۲) ☆ تفسیرروح البیان للعلامة امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ،کوئٹہ ج۷ص ۸۵

آخر کس چیز نے تجھے دھوکہ میں مبتلا کر دیا کہ تو مجھ پر فداد (مالدار اور متکبر) کی طرح چلتا تھا۔ (۲۳)

البتہ اگر کوئی دینی مصلحت ہو تو اکڑ کر چلنا جائز ہے، مثلاً کفار کو مرعوب کرنا، دشمنِ دین پر دھاک بٹھانا اور دورانِ طواف رمل کرنا۔ (۲۴)

﴿۷﴾ چلنے میں مناسب یہ ہے کہ اپنے قدموں کی جگہ پر نظر رکھے۔ (۲۵)

﴿۸﴾ مال و دولت، حسن و منصب، حسب و نسب اور دیگر اسبابِ دنیا پر فخر کرنا جائز نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر شکر کرنا چاہئے نہ کہ فخر۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ وَ لَافَخْرَ. (۲۶)

میں ساری اولادِ آدم کا سردار ہوں اور اس پر کوئی فخر نہیں۔

حکماء فرماتے ہیں کہ اگر تمہیں عمدہ سواری پر ناز ہے تو بے جا ہے، کیونکہ یہ حسن و خوبی تو سواری کی ہے، نہ کہ تمہاری۔ اگر تمہیں لباس اور دیگر اسباب دنیا پر فخر ہے تو بے سود ہے، کیونکہ یہ خوبصورتی اور دلکشی تو ان چیزوں کی ہے، تمہاری تو نہیں۔ اگر تم اپنے آباء و اجداد کی بزرگی پر اتراتے ہو تو عبث ہے، کیونکہ یہ تو ان کی بزرگی و کمال ہے، اس میں تمہارا کیا ہے؟ اپنے اندر ایسا کمال پیدا کرو جو تمہارا اپنا ہو۔ اگر ان چیزوں کو قوتِ گویائی ملتی تو تمہیں کہہ دیتیں کہ ہماری خوبیوں پر تمہارا فخر کرنا...... چہ معنی دارد؟ (۲۷)

---

(۲۳) ☆ الجامع القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالكی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعه بیروت،لبنان، ج۱۴ ص۶۵

(۲۴) ☆ تفسیرروح البیان للعلامة امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعه مكتبه عثمانيه ،كوئٹه ج۷ص ۸۵

☆ الجامع القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالكی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعه بیروت،لبنان، ج۱۴ ص ۶۵

☆ تفسیر القرآن العظیم المسمی تاویلات اهل السنة تالیف ابی منصور محمد بن محمد بن محمود الماتریدی السمرقندی الحنفی (م ۳۳۳ھ) ج۴ ص ۹۱

(۲۵) ☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیرمدارک ازعلامه ابوالبرکات عبداللّٰه بن احمدبن محمودمطبوعه لاهور ج۳ص ۷۱۷

☆ تفسیرروح المعانی للعلامة ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مكتبه امدادیه ملتان ج۱۸ ص ۹۱

(۲۶) ☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی (م ۱۰۴۱ھ) مکتبه حقانیه، پشاور ج۵ص ۲۹۵

☆ تفسیر کبیرللامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارةالمطالع قاهره ازهر ج۲۴ص ۱۴۴

☆ الجامع القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالكی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعه بیروت،لبنان، ج۱۴ ص ۶۶

(۲۷) ☆ تفسیرروح البیان للعلامة امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعه مكتبه عثمانيه ،كوئٹه ج۷ص ۸۵

نیز یہ ساری چیزیں فانی ہیں۔ان کی بناء پر اترانا، ان کی عارضی خوبیوں کو اپنا کمال سمجھنا اور انہی کے حسن و رعنائی میں کھو جانا، بندۂ مومن کے شایانِ شان نہیں۔(۲۸)

اِنَّمَا الدُّنْیَا کَرُؤْ یَافَرَّحَتْ　　　مَنْ رَّاٰهَا سَاعَةً ثُمَّ انْقَضَتْ

بے شک دنیا ایک خواب کی طرح ہے، جو خوش کردے۔اسے دیکھنے والا صرف ایک لمحہ اس سے خوشی محسوس کرتا ہے پھر آنکھ کھلتے ہی وہ بھی ختم ہو جاتی ہے۔(۲۹)

﴿۹﴾ جس طرح فخر کرنا مذموم ہے اسی طرح خواہ مخواہ اپنے آپ کو لوگوں کے سامنے ذلت کے ساتھ پیش کرنا بھی جائز نہیں۔حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اَنْ یُّذِلَّ نَفْسَهٗ.

کسی انسان کے لئے جائز نہیں کہ اپنے آپ کو ذلت کے ساتھ پیش کرے۔

لہٰذا ہر ایسے کام سے بچنا ضروری ہے جس سے ذلت و حقارت مترشح ہوتی ہو۔(۳۰)

﴿۱۰﴾ آواز بلند کرنے میں تکلف کرنا جائز نہیں، کوئی اپنی آواز زیادہ بھی بلند کرے تو گدھے جتنی کرلے گا اور یہ عنداللہ بھی ناپسندیدہ ہے اور عندالناس بھی مذموم۔(۳۱)

---

(۲۸) ☆ تفسیر روح المعانی للعلامة ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج۱۸ ص ۹۰

☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی (م ۱۰۴۱ھ) مکتبہ حقانیہ، پشاور ج۵ ص ۲۹۵

☆ تفسیر صاوی للعلامة احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ ج۳ ص ۲۵۷

(۲۹) ☆ تفسیر روح البیان للعلامة امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۷ ص ۸۵

(۳۰) ☆ الجامع القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۴ ص ۶۵

(۳۱) ☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ پشاور ج۳ ص ۴۳۳

☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی (م ۱۰۴۱ھ) مکتبہ حقانیہ، پشاور ج۵ ص ۲۹۵

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۴۴۶

☆ تفسیر صاوی للعلامة احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ ج۳ ص ۲۵۸

☆ الجامع القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۴ ص ۶۷

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامة سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج۵، ص ۱۲۴

☆ تفسیر القرآن العظیم المسمی تاویلات اهل السنة تالیف ابی منصور محمد بن محمد بن محمود الماتریدی السمرقندی الحنفی (م ۳۳۳ھ) ج۴ ص ۷۰

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

اِنَّ اللّٰہَ یُبْغِضُ ثَـلَاثَۃَ اَصْوَاتٍ نُھْقَۃُ الْحَمِیْرِ وَ نَیَاحُ الْکَلْبِ وَ الدَّاعِیَۃُ بِالْحَرْبِ.

بے شک اللہ تعالیٰ تین آوازوں کو ناپسند فرماتا ہے، گدھے کی آواز، کتے کا بھونکنا اور جنگ کا اعلان۔ (۳۲)

حضرت ابومحذورہ سمرہ بن مغیرہ نے اذان دیتے ہوئے آواز بلند کرنے میں اپنی طاقت سے زیادہ تکلف کیا، تو حضرت سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے اسے ناپسند کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

لَقَدْ خَشِیْتُ اَنْ یَنْشَقَّ مُرِیْطَاءُ کَ. (۳۳)

مجھے ڈر ہے کہ تمہارے گلے شگاف پڑھ جائے گا۔

﴿۱۱﴾ نماز کے دوران تکبیر وتلاوت کے وقت آواز بلند کرنے میں مبالغہ کرنا مکروہ ہے، کیونکہ نماز میں تضرع وتذلل مطلوب ہے لہٰذا امام پر لازم ہے کہ درمیانی آواز سے تکبیر کہے۔ اگر امام نے ضرورت سے زائد آواز بلند کی تاکہ اس کی آواز بتکلف پیچھے والوں کو پہنچے تو گناہگار ہوگا، البتہ مکبر کو تکبیر کی آواز دوسروں تک پہنچانے کے لئے آواز بلند کرنا جائز ہے تاکہ پیچھے والوں کو امام کی نقل وحرکت کا علم ہو سکے۔ (۳۴)

﴿۱۲﴾ لوگوں پر آواز بلند کر کے انہیں مرعوب کرنے کی کوشش کرنا جائز نہیں۔ البتہ شاہانِ وقت کا اپنی گفتگو میں آواز بلند کرنا جائز ہے تاکہ سامعین پر ان کی ہیبت جمی رہے اور ان کے دلوں پر بات زیادہ اثر انداز ہو۔ (۳۵)

---

(۳۲) ☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی (م ۱۰۴۱ھ) مکتبہ حقانیہ، پشاور ج۵ص ۲۹۵

☆ تفسیر روح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۷ص ۸۵

(۳۳) ☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۴ ص ۶۷

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللّٰہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۴۹۷

(۳۴) ☆ تفسیر روح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۷ص ۸۵

(۳۵) ☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۴ ص ۶۷

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج۵، ص ۱۲۴

☆ تفسیر القرآن العظیم المسمی تاویلات اهل السنۃ تالیف ابی منصور محمد بن محمد بن محمود الماتریدی السمرقندی الحنفی (م ۳۳۳ھ) ج۴ ص ۷۰

☆ تفسیر روح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۷ص ۸۵

﴿۱۳﴾ دعا میں آواز پست رکھنا زیادہ مناسب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو انجیل میں وصیت فرمائی کہ میرے بندوں کو فرماؤ کہ جب وہ مجھ سے دعا کریں تو آواز پست رکھیں، کیونکہ جوان کے دلوں میں ہے میں اسے سنتا بھی ہوں اور جانتا بھی ہوں۔ (۳۶)

قرآن مجید میں ارشاد فرمایا۔

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً. (سورۃ الاعراف آیت ۵۵ پ۸)

اپنے رب سے دعا کرو گڑگڑاتے اور آہستہ۔

﴿۱۴﴾ جہاں ریاکاری، نمازیوں کی تکلیف اور سونے والوں کی اذیت کا شائبہ ہو، وہاں آہستہ آواز سے ذکر کرنا مستحب ہے، ورنہ ذکر بالجہر افضل ہے۔ کیونکہ اس سے قلب بیدار ہوتا ہے، سمع متوجہ ہوتی ہے، نیند دور ہوتی ہے اور فکر بڑھ جاتی ہے۔ نیز اس میں مشقت زیادہ ہونے کی وجہ سے ثواب بھی زیادہ ہے۔

حدیث پاک میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے تو بلند آواز سے یہ ذکر کرتے۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ. (۳۷)

﴿۱۵﴾ امورِ صالحہ کی منفعت کے لئے آواز بلند کرنا جائز و مستحسن ہے۔ مثلاً دشمن پر دھاک بٹھانا، غافل کو متنبہ کرنا، کہیں پہنچنے سے قاصر ہو رہا ہو تو آواز دے دینا۔ (۳۸)

﴿۱۶﴾ بلند آواز اگر بے فائدہ ہو تو صوت منکر اور حرام ہے، اور اگر کسی فائدہ پر مشتمل ہو مگر اس سے ریاکاری یا کسی کو تکلیف ہوتی ہو تو مکروہ، ورنہ جائز ہے۔ (۳۹)

---

(۳۶) ☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی (م ۱۰۴۱ھ) مکتبہ حقانیہ، پشاور ج۵ص ۲۹۵

☆ تفسیرروح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۷ص ۸۵

(۳۷) ☆ تفسیرروح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۷ص ۸۵

(۳۸) ☆ تفسیرروح المعانی للعلامۃ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج۱۸ ص ۹۲

☆ تفسیرروح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۷ص ۸۵

(۳۹) ☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ، سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج۵، ص ۱۲۴

☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی (م ۱۰۴۱ھ) مکتبہ حقانیہ، پشاور ج۵ص ۲۹۵

☆ تفسیر صاوی للعلامۃ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ ج۳ص ۲۵۸

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۴۴۲

﴿۱۷﴾ آواز کو بالکل ہی پست کرلینا کہ لوگ آسانی سے سن ہی نہ سکیں یہ بھی جائز نہیں، کیونکہ اس میں بھی لوگوں کو تکلیف واذیت ہے۔ آیت زیبِ عنوانْ کا مفاد یہ ہے کہ حاجت سے زیادہ آواز بلند کرنا بھی ناجائز ہے اور حاجت سے زیادہ پست کرنا بھی ناجائز۔ (۴۰)

﴿۱۸﴾ ہر آواز میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح ہوتی ہے سوائے گدھے کی آواز کے، یہ بے فائدہ اور شیطان کو دیکھ کر چیختا ہے۔ اسی لئے قرآن مجید میں اس کی آواز کو منکر کہا گیا ہے۔ (۴۱)

حدیثِ مبارکہ میں ہے۔

اِذَا سَمِعْتُمْ نُهَاقَ الْحَمِيْرِ فَتَعَوَّذُوْا بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ فَاِنَّهَا رَاَتْ شَيْطَانًا وَّ اِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيْكَةِ فَاسْئَلُوا اللهَ مِنْ فَضْلِهٖ فَاِنَّهَا رَاَتْ مَلَكًا.

جب تم گدھے کی آواز سنو تو شیطان سے اللہ کی پناہ مانگو، کیونکہ وہ شیطان دیکھ کر آواز نکالتا ہے، اور جب تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو کیونکہ وہ فرشتہ دیکھ کر آواز نکالتا ہے۔ (۴۲)

---

(۴۰) ☆ تفسیر روح المعانی للعلامة ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ج۱۸ ص ۹۱
☆ حاشية الجمل علی الجلالین للعلامة ،سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ) مطبوعه کراچی، ج۵، ص ۱۲۴

(۴۱) ☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی (م۵۱۶ھ) مطبوعه ملتان، ج۳، ص ۴۹۳
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیرمدارک ازعلامه ابوالبرکات عبداللّٰه بن احمدبن محمودمطبوعه لاهورج۳ص ۴۱۷
☆ الدر المنثورلحافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعه دار احیاء التراث العربی بیروت ج۶ ص ۴۶۲
☆ حاشية الجمل علی الجلالین للعلامة ،سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ) مطبوعه کراچی، ج۵، ص ۱۲۴
☆ تفسیر زادالمسیرفی علم التفسیرازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی،مطبوعه پشاور ج۳ص ۴۳۳
☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی (م ۱۰۴۱ھ) مکتبه حقانیه، پشاور ج۵ص ۲۹۶
☆ تفسیر روح المعانی للعلامة ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ج۱۸ ص ۹۲
☆ تفسیر صاوی للعلامة احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعه مکتبه فیصلیه،مکه مکرمه ج۳ص ۲۵۸
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن از علامه علی بن محمدخازن شافعی مطبوعه لاهور، ج۳، ص ۴۷۲

(۴۲) ☆ الجامع القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعه بیروت،لبنان، ج۱۴ ص ۶۸
☆ تفسیر روح البیان للعلامة امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه ،کوئٹه ج۷ص ۸۷
☆ التفسیر المنیر فی العقیدة والشرعیة و المنهج تالیف الدکتور وهبه الزحیلی،مطبوعه المکتبة الغفارية کوئٹه ص۴۴۶

﴿۱۹﴾ محبوبانِ خدا کی محفل، مجلس اورزیارت سے نزولِ رحمت ہوتی ہے، اس لئے ان کے حضور دعا مانگنا مستحب ہے، جیسے حدیثِ مبارکہ میں ارشاد فرمایا کہ ''مرغ کی آواز کے وقت اللہ کا فضل مانگو کہ وہ فرشتہ دیکھتا ہے'' البتہ بروں کی مجلس میں جانا، ان کی سنگت اختیار کرنا گویا غضبِ الٰہی کو دعوت دینا ہے۔ ایسی صحبت ومحفل سے پناہ مانگنی چاہئے۔ (۴۳)

☆☆☆☆☆

(۴۳) ☆ تفسیر روح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۷ ص ۸۷

باب (۳۳۲)

﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾

فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰی حَقَّہٗ وَ الْمِسْکِیْنَ وَ ابْنَ السَّبِیْلِ ؕ ذٰلِکَ خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ یُرِیْدُوْنَ وَجْہَ اللّٰہِ ز وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وَ مَآ اٰتَیْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّیَرْبُوَا فِیْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا یَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰہِ ج وَ مَآ اٰتَیْتُمْ مِّنْ زَکٰوۃٍ تُرِیْدُوْنَ وَجْہَ اللّٰہِ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ۝

(سورۃ الروم آیت ۳۸،۳۹ پ ۲۱)

تو رشتہ دار کو اس کا حق دو اور مسکین اور مسافر کو یہ بہتر ہے ان کے لئے جو اللہ کی رضا چاہتے ہیں، اور انہیں کا کام بنا...... اور تم جو چیز زیادہ لینے کے لئے دو کہ دینے والے کے مال میں بڑھے تو وہ اللہ کے یہاں نہ بڑھے گی اور جو تم خیرات دو اللہ کی رضا چاہتے ہوئے تو انہی کے دونے ہیں۔

حل لغات:

فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰی حَقَّہٗ: قرابتداروں کو (صلہ رحمی، احسان و امداد یا وراثت کی صورت میں) ان کا حق

دو۔ ہر رشتہ دار کا تم پر حق ہے خواہ وہ رشتہ نسبی ہو یا سسرالی، جس کا جو حق تم پر ہے اسے خوش اسلوبی سے ادا کرو۔(۱)

قرآنِ مجید نے جہاں بھی اقرباء کا ذکر کیا لفظِ ذو کے ساتھ کیا، یوں فرمایا ذو القربی جبکہ مسکین کا لفظ ذو کے ساتھ نہیں کیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ لفظِ ذو کا استعمال ایسی چیزوں میں ہوتا ہے جو ہمیشہ ثابت و برقرار رہیں اور قرابت بھی ہمیشہ ثابت رہتی ہے، اس میں تجدد نہیں ہوتا، جبکہ مسکنة کبھی ہوتی ہے اور کبھی نہیں ہوتی۔ البتہ اگر مسکینی دوام پکڑ لے تو اس کے لئے بھی لفظِ ذو استعمال ہوتا ہے۔ جیسے ارشاد فرمایا۔

مِسْكِينًا ذَا مَتْرَبَةٍ. (سورة البلد آیت ۱٦ پ ۳۰)

یا خاک نشین مسکین کو۔(۲)

يُرِيدُونَ وَجْهَ اللهِ: وَجْهٌ کا معنی ہے جانب، عزت، مرتبہ، مقصد و نیت، ہر وہ عمل جس کی طرف انسان متوجہ ہو، رضا مندی۔ آیت مبارکہ میں یہی آخری معنی مراد ہے۔ یعنی جو لوگ قریبی رشتہ داروں، مسکینوں اور مسافروں کی مدد صرف اللہ کی رضا کے لئے کرتے ہیں۔ اس میں نہ تو حصولِ شہرت کی نیت شامل ہوتی ہے اور نہ ہی کسی دنیوی منفعت کی لالچ۔

---

(۱) ☆ التفسيرات الاحمديه للعلامة احمدجيون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعه مكتبه حقانيه محله جنگی ،پشاور ص ۵۹۸
☆ تفسيرزوح البيان للعلامة امام اسمٰعيل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعه مكتبه عثمانيه ،کوئٹه ج۷ص ۳۹
☆ تفسيرمظهری للعلامة قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مکتبه رشيديه کوئٹه ج۷ص ۲۳۵
☆ التفسير المنير فی العقيدة والشرعية و المنهج تاليف الدكتور وهبه الزحيلی،مطبوعه المكتبة الغفارية كوئٹه ج ۱۱ ص ۹۹
☆ الجامع القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالكی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعه بيروت،لبنان، ج۱۴ ص ۳۴
☆ تفسيرالبغوی المسمّٰی معالم التنزيل للامام ابی محمدالحسين بن مسعودالفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعه ملتان، ج۳،ص ۴۸۴
☆ تفسيرروح المعانی للعلامة ابوالفضل سيدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مكتبه امداديه ملتان ج۱۸ ص ۴۳
☆ مدارک التنزيل وحقائق التاويل معروف به تفسيرمدارک ازعلامه ابوالبركات عبدالله بن احمدبن محمودمطبوعه لاهورج۳ص ۲۰۷
☆ تفسير حداد كشف التنزيل فی تحقيق المباحث والتاويل لابی بكر الحداد اليمنی الحنفی (م ۱۰۴۱ھ) مکتبه حقانيه، پشاور ج۵ص ۲۷۹
☆ تفسيرالقرآن المعروف به تفسيرابن كثيرحافظ عمادالدين اسمٰعيل بن عمربن كثيرشافعی مطبوعه مصر، ج۳،ص ۴۳۴
☆ تفسيرانوارالتنزيل واسرارالتاويل المعروف به بيضاوی ازقاضی ابوالخير عبدالله بن عمربيضاوی شيرازی شافعی ج۲ص ۱۴۹
☆ تفسيرصاوی للعلامة احمدبن محمدصاوی مالكی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعه مكتبه فيصليه،مكه مكرمه ج۳ص ۲۴۹
☆ لباب التاويل فی معانی التنزيل المعروف به تفسيرخازن از علامه علی بن محمدخازن شافعی مطبوعه لاهور، ج۳،ص ۴۶۱

(۲) ☆ تفسير كبير للامام فخرالدين محمدبن ضياء الدين عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر ج۲۴ص ۱۲۵
☆ تفسيرروح المعانی للعلامة ابوالفضل سيدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مكتبه امداديه ملتان ج۱۸ ص ۲۵

محض اپنے رب کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے وہ اپنے قیمتی مال کو خرچ کردیتے ہیں، وہی کامیاب وکامران ہیں۔(۳)
مال خرچ کرنے میں اعتبار نیت کا ہے۔ اگر سارا مال ریاکاری کے لئے خرچ کردے تو بھی اسے وہ اجر وثواب نہیں ملے گا جو نیت صحیح ہونے کی صورت میں ملتا ہے۔(۴)

وَ مَاۤ اٰتَیْتُمْ مِّنْ رِّبًا : رِبًا سے وہ ہدیہ اور عطیہ مراد ہے جسے دینے کی غرض یہ ہو کہ اس سے زیادہ واپس مل جائے گا۔ جیسے شادی بیاہ میں نیوتا (سلام کرائی) دیا جاتا ہے، اسی طرح دیگر خاندانی رسومات میں ہدایا دیئے جاتے ہیں۔ اگر اس نیت سے دیئے جائیں کہ لینے والا اس سے زیادہ ہمیں کسی موقع پر لوٹائے گا تو یہ سب اسی حکم میں داخل ہے۔ یہ حقیقۃً سود نہیں، صرف سود کے مشابہ ہونے کی وجہ سے اسے ربوا کہہ دیا گیا ہے۔(۵)

(۳) ☆ تفسیر روح البیان للعلامة امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۷ص ۴۰
☆ تفسیر مظہری للعلامة قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ص ۲۳۶
☆ التفسیرات الاحمدیہ للعلامة احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور ص ۵۹۸
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۴۸۴
☆ الدر المنثور لحافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت ج۶ ص ۴۳۶
☆ تفسیر روح المعانی للعلامة ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج۱۸ ص ۴۵
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود مطبوعہ لاہور ج۳ص ۴۰۲
☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر ازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی، مطبوعہ پشاور ج۳ص ۴۲۴
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳ص ۴۸۲
(۴) ☆ تفسیر کبیر للامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر ج۲۴ ص ۱۲۵
☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۴ ص ۳۷
☆ التفسیر المنیر فی العقیدۃ والشرعیۃ و المنہج تالیف الدکتور وہبہ الزحیلی، مطبوعہ المکتبۃ الغفاریۃ کوئٹہ ج۱۱ ص ۱۰۰
(۵) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۴۹۱
☆ تفسیر مظہری للعلامة قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ص ۲۳۶
☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۴ ص ۳۵
☆ الدر المنثور لحافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت ج۶ ص ۴۳۶
☆ تفسیر روح المعانی للعلامة ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج۱۸ ص ۴۵
☆ تفسیر القرآن العظیم المسمی تاویلات اہل السنۃ تالیف ابی منصور محمدبن محمدبن محمود الماتریدی السمرقندی الحنفی (م ۳۳۳ھ) ج۴ ص ۵۳
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج۵، ص ۱۰۳
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۴۳۴
☆ تفسیر صاوی للعلامة احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ ج۳ص ۲۴۹
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۴۶۵
☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۳۵۰

فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ : انہیں کئی گنا ثواب دیا جائے گا۔ایک نیکی پر دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک، بلکہ اس سے بھی بہت زیادہ، بے حد و بے حساب اجر عطا کیا جائے گا۔جو لوگ رضائے الٰہی کے لئے صدقات وخیرات کرتے ہیں اور اقرباء پر صلہ رحمی کرتے ہوئے ان کی مدد کرتے ہیں ، اللہ تعالیٰ کے فضل اور ان صدقات کی برکت سے انہیں دوہرا فائدہ ہوگا۔ایک تو انہیں ثواب عطا کیا جائے گا اور دوسرا یہ کہ ان کے مال میں ترقی ہوگی۔(۶)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ جنہیں اللہ تبارک وتعالیٰ نے مالی وسعت وفراخی عطا فرمائی ہے، ان پر لازم ہے کہ حتی الوسع غرباء، مساکین اور اقرباء کی خدمت کرتے رہیں۔ان کی مدد کرنے میں توقف نہ کریں ، کیونکہ جتنا رزق اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے مقدر فرما دیا ہے وہ نہ تو خرچ کرنے سے کم ہو جائے گا اور نہ ہی روک لینے سے بڑھ جائے گا۔(۷)

﴿۲﴾ جو نادار کسب سے عاجز ہوں، ان کے اخراجات ان کے غنی قرابتداروں پر واجب ہیں ۔رشتہ داری میں قرب و بعد کا اعتبار وراثت اور عصبات کے ترتیب کے مطابق ہوگا۔(۸)

---

(۶) ☆ تفسیر روح البیان للعلامة امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه ،کوئٹه ج۷ص ۴۰

☆ تفسیر مظهری للعلامة قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مکتبه رشیدیه کوئٹه ج۷ص ۲۳۶

☆ التفسیر المنیر فی العقیدة والشرعیة و المنهج تالیف الدکتور وهبه الزحیلی،مطبوعه المکتبة الغفاریة کوئٹه ج ۱۱ ص ۹۹

☆ حاشية الجمل علیٰ الجلالین للعلامة سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ)مطبوعه کراچی، ج۵،ص ۱۰۵

(۷) ☆ تفسیر روح المعانی للعلامة ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ج۱۸ ص ۴۴

☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی (م ۱۰۴۱ھ) مکتبه حقانیه، پشاور ج۵ص ۲۷۹

(۸) ☆ التفسیرات الاحمدیه للعلامة احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی ،پشاور ص ۵۹۸

☆ التفسیر المنیر فی العقیدة والشرعیة و المنهج تالیف الدکتور وهبه الزحیلی،مطبوعه المکتبة الغفاریة کوئٹه ج ۱۱ ص ۱۰۰

☆ تفسیر روح المعانی للعلامة ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ج۱۸ ص ۴۴

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمود بن عمر بن محمد الزمحشری مطبوعه کراچی، ج۳ص ۴۸۲

☆ حاشية الجمل علی الجلالین للعلامة ،سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ)مطبوعه کراچی، ج۵،ص ۱۰۳

☆ تفسیر صاوی للعلامة احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه،مکه مکرمه ج۳ص ۲۴۹

﴿۳﴾ اہلِ قرابت کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) قرابتِ نسبی (۲) قرابتِ دینی

قرابتِ نسبی: نسبی رشتہ دار دوسرے لوگوں سے زیادہ صلہ رحمی اور شفقت کے مستحق ہیں کیونکہ ان کے ساتھ خون اور نسب کا رشتہ ہوتا ہے جو ہمیشہ ثابت رہتا ہے۔(۹)

نبی اکرم ﷺ نے اقرباء پر صدقہ کرنے کا ثواب غلام آزاد کرنے سے بھی زیادہ بیان فرمایا ہے۔(۱۰)

ام المؤمنین حضرت سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ انہوں نے حضور ﷺ کے زمانہ مبارک میں ایک لونڈی آزاد کی۔ پھر جب اس کا حضور ﷺ کے سامنے ذکر کیا تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

اَمَا اَنَّکِ لَوْ اَعْطَیْتِهَا اَخْوَالَکِ کَانَ اَعْظَمَ لِاَجْرِکِ.

اگر تم وہ باندی اپنے ماموں کو دے دیتیں تو اس کا تمہیں زیادہ اجر ملتا۔(۱۱)

بلکہ نبی اکرم ﷺ نے قریبی رشتہ داروں پر خرچ کرنے کا دوگنا اجر و ثواب بیان فرمایا ہے۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا صدقہ کے مصرف کے متعلق مسئلہ پوچھنے کے لئے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئیں۔ جب دروازے پر پہنچیں تو وہاں ایک اور انصاری خاتون اسی طرح کا مسئلہ پوچھنے کے لئے کھڑی تھیں۔ اتنے میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے تو حضرت زینب نے حضرت بلال سے فرمایا۔

سَلِ النَّبِیَّ ﷺ اَیَجْزِیْ عَنِّیْ اَنْ اُنْفِقَ عَلٰی زَوْجِیْ وَ اَیْتَامٍ لِّیْ فِیْ حِجْرِیْ وَ قُلْنَا لَاتُخْبِرْبِنَا فَدَخَلَ فَسَأَلَهٗ فَقَالَ مَنْ هُمَا قَالَ زَیْنَبُ قَالَ اَیُّ الزَّیَانِبِ قَالَ اِمْرَأَةُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ نَعَمْ لَهَا

(۹) ☆ التفسیر المنیر فی العقیدۃ و الشرعیۃ و المنہج تالیف الدکتور وہبہ الزحیلی، مطبوعہ المکتبۃ الغفاریۃ کوئٹہ ج ۱۱ ص ۱۰۱

☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۴ ص ۳۴

(۱۰) ☆ التفسیر المنیر فی العقیدۃ و الشرعیۃ و المنہج تالیف الدکتور وہبہ الزحیلی، مطبوعہ المکتبۃ الغفاریۃ کوئٹہ ج ۱۱ ص ۱۰۳

☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۴ ص ۳۴

(۱۱) ☆ مسلم، امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) کتاب الزکاۃ باب فضل النفقۃ و الصدقۃ علی الاقربین و الزوج رقم الحدیث ۹۹۹

☆ سنن کبریٰ، امام ابوعبدالرحمن احمد بن شعیب نسائی (م ۳۰۳ھ) رقم الحدیث ۴۹۳۲

☆ بخاری کتاب الہبۃ و فضلها و التحریض علیها باب ہبۃ المرأۃ لغیر زوجها رقم الحدیث ۲۵۹۲

اَجْرَانِ اَجْرُ الْقَرَابَةِ وَ اَجْرُ الصَّدَقَةِ.(۱۲)

جا کر حضور ﷺ سے پوچھو کہ اگر ہم اپنے شوہروں، اور اپنی گود میں یتیم بچوں پر صدقہ کریں تو ادا ہو جائے گا؟ اور ہمارے متعلق حضور کو نہ بتانا۔ حضرت بلال حضور ﷺ کے پاس گئے اور آپ سے یہ مسئلہ پوچھا۔ حضور نے فرمایا وہ عورتیں کون ہیں؟ انہوں نے عرض کی زینب ہے، حضور نے فرمایا کونسی زینب؟ انہوں نے عرض کی عبداللہ بن مسعود کی بیوی! حضور نے فرمایا اسے دو اجر ملیں گے۔ ایک اجر قرابت کا اور دوسرا اجر صدقہ کا۔

قرابتِ دینی: جو لوگ ہر وقت عبادت میں مصروف رہتے ہیں، وظائف پر مداومت کرتے ہیں، ہر لحہ ذکرِ الٰہی میں بسر کرتے ہیں اور ہر لحظہ طلبِ علم میں مشغول رہتے ہیں۔ ان کے ساتھ ساری امت کا دینی تعلق ہے۔ یہی وہ خوش نصیب ہیں جن کے متعلق رب تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

رِجَالٌ، لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّ لَابَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللهِ. (سورۃالنور آیت ۳۷ پ ۱۸)

وہ مرد جنہیں غافل نہیں کرتا کوئی سودا اور نہ خرید و فروخت، اللہ کی یاد سے۔

ایسے لوگوں کی تمام ضروریات پورا کرنا ساری امتِ مسلمہ پر واجب ہے، تاکہ ان کے دل کسبِ معاش کے فکر سے آزاد ہو کر عبادت اور حصولِ علم کے لئے یکسو رہیں۔ خود نبی اکرم ﷺ کمال شفقت و رحمت کا اظہار فرماتے ہوئے اصحابِ صفہ کی ضروریات پوری فرمایا کرتے تھے۔ کاشانۂ نبوت میں جو ماحضر ہوتا وہ انہیں بجھوا دیتے اور اپنے اہلِ خانہ سے ارشاد فرماتے۔

لَا اُعْطِيْكُمْ وَ اَدَعُ اَصْحَابَ الصُّفَّةِ تَطْوِىْ بُطُوْنُهُمْ مِنَ الْجُوْعِ.(۱۳)

---

۱۲) ☆ بخاری، امام ابوعبداللہ محمدبن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) کتاب الزکاۃ علی الزوج و الایتام فی الحجر رقم الحدیث ۱۴۶۶

☆ مسلم، امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) کتاب الزکوۃ باب فضل النفقۃ و الصدقۃ علی الاقربین و الزوج و الاولاد رقم الحدیث ۱۰۰۰

☆ جامع ترمذی، امام ابوعیسی محمدبن عیسی ترمذی (م ۲۷۹ھ) رقم الحدیث ۳۶.....۶۳۵

☆ ابن ماجہ، امام ابوعبداللہ محمدبن یزیدابن ماجہ (م ۲۷۳ھ) رقم الحدیث ۱۸۳۴

☆ سنن کبری، امام ابوعبدالرحمن احمدبن شعیب نسائی (م ۳۰۳ھ) رقم الحدیث ۲۳۶۴

۱۳) ☆ کنز العمال للعلامۃ علی متقی بن حسام الدین ہندی (م ۹۷۵ھ) رقم الحدیث ۱۰۷۸۶

میں اصحابِ صفہ کو چھوڑ کر تمہیں نہیں دوں گا، حالانکہ ان کے پیٹ بھوک کی وجہ سے سکڑ گئے ہیں۔(۱۴)

حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں۔

فُرِضَ فِیْ اَمْوَالِ الْاَغْنِیَاءِ اَقْوَاتُ الْفُقَرَاءِ فَمَاجَاعَ فَقِیْرٌ اِلَّابِمَا مَنَعَ وَ اللّٰہُ یَسْأَلُھُمْ عَنْ ذٰلِکَ.

اغنیاء کے مال میں فقراء کا خرچ فرض کر دیا گیا ہے۔اگر کوئی مالدار کسی فقیر کو کچھ نہیں دیتا تو اس کے متعلق غنی سے سوال ہوگا۔(۱۵)

بلکہ دینی رشتہ داروں کی خبر گیری نسبی رشتہ داروں سے بھی زیادہ ضروری ہے۔کیونکہ نسبی رشتہ داری سے تو قطع تعلقی ہو سکتی ہے مگر دینی تعلق میں انقطاع نہ دنیا میں ہو سکتا ہے اور نہ ہی آخرت میں۔

نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

كُلُّ نَسَبٍ وَّ سَبَبٍ یَّنْقَطِعُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اِلَّا نَسَبِیْ وَسَبَبِیْ.(۱۶)

میرے نسب اور سبب کے علاوہ تمام نسب اور سبب منقطع ہو جائیں گے۔

دینی قرابت کو چونکہ حضور ﷺ نے اپنی طرف منسوب فرمایا ہے اس لئے ضرورت کے اعتبار سے دینداروں کا حق، نسبی رشتہ داروں سے بھی زیادہ ہے۔(۱۷)

﴿۴﴾ قرابت داروں پر مال خرچ کرنا، خود لذت اندوز ہونے سے بہتر ہے۔کیونکہ یہ فانی دنیا دے کر لازوال نعمت (رضائے الٰہی) خریدنا ہے۔(۱۸)

---

(۱۴) ☆ تفسیر روح البیان للعلامة امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه ج۷ ص ۴۰

(۱۵) ☆ کنز العمال للعلامة علی متقی بن حسام الدین هندی (م ۹۷۵ھ) رقم الحدیث ۳۷۵۸۷

(۱۶) ☆ تفسیر روح البیان للعلامة امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه ج۷ ص ۴۱

(۱۷) ☆ تفسیر روح البیان للعلامة امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه ج۷ ص ۴۰

(۱۸) ☆ تفسیر مظهری للعلامة قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مکتبه رشیدیه کوئٹه ج۷ ص ۲۳۶

☆ الجامع القرآن از علامه ابوعبدالله محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعه بیروت، لبنان، ج۱۴ ص ۳۵

☆ تفسیر کبیر للامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر ج۲۴ ص ۱۲۵

ارشادخداوندی ہے۔

فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ. (سورۃ البقرہ آیت ۱۴۸ پ ۲)

تو یہ چاہو کہ نیکیوں میں اوروں سے آگے نکل جائیں۔

اگر مال میں وسعت نہ ہو اوران پر خرچ نہ کر سکے، تو کم ازکم ان کے ساتھ نرمی سے گفتگو کرنا واجب ہے۔(۱۹)

﴿۵﴾ جو شخص اپنے کسی دوست یا رشتہ دار کی مدد صرف دنیاداری، ریاکاری اور حصولِ شہرت کے لئے کرتا ہے، اس پر اسے کوئی اجر وثواب نہ ملے گا۔ البتہ اگر اس نیت سے اس کے ساتھ تعاون کرے کہ اس کا مجھ پر حق ہے اور اس کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ نے مجھ پر لازم کیا ہے۔ تو اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجر عطا کیا جاتا ہے۔(۲۰)

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ. (۲۱)

اعمال کا مدار نیت پر ہے۔

﴿۶﴾ جو شخص کسی کے ساتھ چپکا رہتا ہے، اس کی خدمت کرتا ہے، سفر وحضر میں اس کے ساتھ رہتا ہے، تجارت میں اس کی معاونت کرتا ہے، اور دوسرا اپنی خدمت کے عوض یا تجارت میں معاونت کے بدلے اس کا کچھ حصہ مقرر کردیتا ہے، تو ایسے دینے کا آخرت میں کوئی اجر نہیں۔ کیونکہ یہ صرف اپنے کام کا معاوضہ دینا ہے، اس

(۱۹) ☆ تفسیر الطبری للعلامۃ ابوجعفربن محمدجریر الطبری، مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت، لبنان ج ۲ ص ۵۳

(۲۰) ☆ تفسیر مظہری للعلامۃ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ ص ۲۳۶

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۴۹۱

☆ تفسیر الطبری للعلامۃ ابوجعفربن محمدجریر الطبری، مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت، لبنان ج ۲ ص ۵۵

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی (م ۵۱۶) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۴۸۵

☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر ازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی، مطبوعہ پشاور ج۳ ص ۴۲۴

☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی (م ۱۰۴۱ھ) مکتبہ حقانیہ، پشاور ج۵ ص ۲۸۰

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۴۳۴

☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۴ ص ۳۷

☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۳۵۰

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳ ص ۴۸۳

(۲۱) ☆ بخاری کتاب بدأ الوحی باب کیف کان بدأ الوحی الی رسول اللہ ﷺ رقم الحدیث ۱

میں رضائے الٰہی ملحوظ نہیں۔(۲۲)

﴿۷﴾ جولوگ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے صدقات وخیرات کرتے ہیں، انہیں اللہ تعالیٰ دس گنا سے سات سو گنا تک بلکہ اس سے بھی زیادہ اجروثواب عطا فرماتا ہے۔ نیز صدقات کی برکت سے ان کے مال میں بھی زیادتی ہوجاتی ہے۔(۲۳)

قرآنِ مجید میں اس حقیقت کو متعدد مقامات پر بڑے واشگاف الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔ ارشاد فرمایا۔

مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ط وَاللّٰهُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌO (سورۃ البقرہ آیت ۲۶۱ پ۳)

ان کی کہاوت جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، اس دانے کی طرح ہے جس نے اگائیں سات بالیں، ہر بال میں سو دانہ، اور اللہ اس سے بھی زیادہ بڑھائے جس کے لئے چاہے اور اللہ وسعت والا علم والا ہے۔

اور ارشاد فرمایا۔

مَنْ ذَاالَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَهٗ لَهٗ اَضْعَافًا كَثِیْرَةً. (سورۃ البقرہ آیت ۲۴۵ پ۲)

---

(۲۲) ☆ تفسیر مظہری للعلامۃ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ص ۲۳۶

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص ۱۴۹۱

☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۱۴ ص ۳۶

☆ تفسیر الطبری للعلامۃ ابوجعفربن محمدجریر الطبری،مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت،لبنان ج۱ ص ۵۵

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج۳،ص ۴۸۵

☆ تفسیرزادالمسیرفی علم التفسیرازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی،مطبوعہ پشاور ج۳ص ۴۲۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳،ص ۴۶۵

☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان، ج۳،ص ۳۵۰

(۲۳) ☆ تفسیر مظہری للعلامۃ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ص ۲۳۶

☆ التفسیر المنیر فی العقیدۃ والشرعیۃ و المنہج تالیف الدکتور وھبہ الزحیلی،مطبوعہ المکتبۃ الغفاریۃ کوئٹہ ج۱۱ ص ۱۰۴

☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۱۴ ص ۳۸

ہے کوئی جو اللہ کو قرضِ حسن دے، تو اللہ اس کے لئے بہت گنا بڑھا دے۔

﴿۸﴾ جس مسافر کے پاس پردیس میں کچھ نہ ہو، اگرچہ وطن میں اس کے پاس مال موجود ہو مگر فی الحال وہ محتاج و ضرورت مند ہو تو اسے صدقات و خیرات بلکہ زکوٰۃ دینا بھی جائز ہے۔(۲۴)

﴿۹﴾ لین دین میں وہ زیادتی جو شرعاً حرام ہے، سود کہلاتی ہے، اور سود بہر صورت حرام ہے۔ اگر سود کے متعلق کوئی یہ کہے کہ میں تجھے حلال طریقہ سے دے رہا ہوں تو اس کا یہ قول اللہ کی حرام کردہ شئی کو حلال نہیں کر سکتا۔ سود دینے والا اور سود لینے والا دونوں جرم میں برابر شریک ہیں۔ البتہ جب ضرورت شدید ہو اور سود کے بغیر قرضہ نہ مل سکے تو بوجہ ضرورت بقدرِ ضرورت سود پر قرضہ لینا جائز ہے۔(۲۵)

﴿۱۰﴾ سود اگرچہ بظاہر مال میں زیادتی کرتا ہے اور زکوٰۃ اگرچہ بظاہر مال میں کمی لاتی ہے مگر درحقیقت اس کا عکس ہے۔(۲۶)

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَ يُرْبِي الصَّدَقَاتِ. (سورۃ البقرہ آیت ۲۷۶ پ ۳)

اللہ ہلاک کرتا ہے سود کو اور بڑھاتا ہے خیرات کو۔

﴿۱۱﴾ جو شخص کسی کو عطیہ اور تحفہ اس لئے دیتا ہے کہ وہ لوٹا کر اسے اس سے زیادہ دے گا تو گو کہ یہ فعل حرام نہیں تاہم مکروہ اور معیوب ضرور ہے۔ اسی لئے آیت زیبِ عنوان میں اس کے متعلق بڑی وضاحت سے ارشاد فرمایا۔ **لَا يَـرْبُـوْا عِـنْدَ اللّٰهِ** ۔ ایسے تحائف دینے سے مال میں برکت نہیں ہوتی۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اس منع فرمادیا ہے۔(۲۷)

---

(۲۴) ☆ تفسیر مظہری للعلامۃ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ ص ۲۳۵

☆ التفسیر المنیر فی العقیدۃ و الشرعیۃ و المنہج تالیف الدکتور وہبہ الزحیلی، مطبوعہ المکتبۃ الغفاریۃ کوئٹہ ج ۱۱ ص ۱۰۰

☆ تفسیر القرآن العظیم المسمی تاویلات اہل السنۃ تالیف ابی منصور محمد بن محمد بن محمود الماتریدی السمرقندی الحنفی (م ۳۳۳ھ) ج۴ ص ۵۳

(۲۵) ☆ تفسیر روح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۷ ص ۴۱

(۲۶) ☆ التفسیرات الاحمدیہ للعلامۃ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور ص ۵۹۹

☆ تفسیر روح المعانی للعلامۃ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج۱۸ ص ۴۹

(۲۷) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۴۶۵

☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۳۵۱

ارشادفرمایا۔

وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ. (سورۃ المدثر آیت ٦ پ ٢٩)

اورزیادہ کی نیت سے کسی پراحسان نہ کرو۔

البتہ کسی کوازخوداس کے دیئے ہوئے سے بڑھا کر یااس سے بہتراورافضل شی کا تحفہ دینا نہ صرف جائز بلکہ مستحسن ہے۔اہلِ فضل اوراصحابِ عزت کا یہی طریقہ ہے۔(٢٨)

(بقیہ٢٧)
- ☆ تفسیر القرآن العظیم المسمی تاویلات اهل السنة تالیف ابی منصور محمد بن محمد بن محمود الماتریدی السمرقندی الحنفی (م٣٣٣ھ) ج٤ ص ٥٣
- ☆ تفسیرزادالمسیرفی علم التفسیرازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی،مطبوعه پشاور ج٣ص ٤٢٤
- ☆ تفسیرمظهری للعلامة قاضی ثناء اللہپانی پتی عثمانی مجددی(م ١٢٢٥ھ)مکتبه رشیدیه کوئٹه ج٧ص ٢٣٦
- ☆ التفسیرات الاحمدیه للعلامة احمدجیون جونپوری (م ١١٣٥ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی ،پشاورص ٥٩٨
- ☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبداللّٰه المعروف بابن العربی مالکی مطبوعه بیروت،لبنان،ج٣،ص ١٤٩١
- ☆ التفسیر المنیر فی العقیدة والشرعیة و المنهج تالیف الدکتور وهبه الزحیلی،مطبوعه المکتبة الغفاریة کوئٹه ج١١ ص ١٠٣
- ☆ الجامع القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی(م٦٦٨ھ)مطبوعه بیروت،لبنان، ج١٤ ص ٣٦
- ☆ تفسیرالطبری للعلامة ابوجعفربن محمدجریرالطبری،مطبوعه داراحیاء التراث العربی بیروت،لبنان ج١٢ص ٥٤
- ☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م٥١٦ھ)مطبوعه ملتان،ج٣،ص ٤٨٤
- ☆ الدرالمنثورلحافظ جلال الدین سیوطی (م ٩١١ھ)مطبوعه دار احیاء التراث العربی بیروت ج٦ ص ٤٣٦
- ☆ تفسیرروح المعانی للعلامة ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ١٢٧٥ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ج١٨ ص ٤٦
- ☆ تفسیرروح البیان للعلامة امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ١١٢٧ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه ،کوئٹه ج٧ص ٤١
- ☆ حاشیة الجمل علی الجلالین للعلامة ،سلیمان الجمل (م١٢٠٤ھ)مطبوعه کراچی،ج٥،ص ١٠٣
- ☆ تفسیرالقرآن المعروف به تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعه مصر،ج٣،ص ٤٣٤
- ☆ تفسیرصاوی للعلامة احمدبن محمدصاوی مالکی (م ١٢٢٣ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه،مکه مکرمه ج٣ص ٢٤٩

(٢٨)
- ☆ تفسیرروح المعانی للعلامة ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ١٢٧٥ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ج١٨ ص ٤٦
- ☆ تفسیر القرآن العظیم المسمی تاویلات اهل السنة تالیف ابی منصور محمد بن محمد بن محمود الماتریدی السمرقندی الحنفی (م٣٣٣ھ) ج٤ ص ٥٤
- ☆ تفسیرروح البیان للعلامة امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ١١٢٧ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه ،کوئٹه ج٧ص ٤١
- ☆ الجامع القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی(م٦٦٨ھ)مطبوعه بیروت،لبنان، ج١٤ ص ٣٦

باب (۳۳۳)

مزامیر، گانے، نغمے اور سماع

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

وَ مِنَ النَّاسِ مَنۡ یَّشۡتَرِیۡ لَہۡوَ الۡحَدِیۡثِ لِیُضِلَّ عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ بِغَیۡرِ عِلۡمٍ ٭ۖ وَّ یَتَّخِذَہَا ہُزُوًا ؕ اُولٰٓئِکَ لَہُمۡ عَذَابٌ مُّہِیۡنٌ ۝

(سورۃ لقمٰن آیت٦ پ ۲۱)

اور کچھ لوگ کھیل کی باتیں خریدتے ہیں کہ اللہ کی راہ سے بہکا دیں بے سمجھے اور اسے ہنسی بنالیں ان کے لئے ذلت کا عذاب ہے۔

حل لغات:

لَھُوَالۡحَدِیۡثِ: ہنسی مذاق پر مشتمل گفتگو، فضول کلام، ایسی باتیں جو مقصد سے دور ہوں، ایسی کہانیاں جن کی کوئی اصل نہ ہو، بے سروپا اور غیر معتبر داستانیں، غلط قصے، غرضیکہ ہر وہ جوشی خیر اور بھلائی سے روکے لہو ہے۔
آیتِ مبارکہ میں خصوصی طور پر لہو سے موسیقی، گانا بجانا اور رقص وسرور مراد ہیں۔(۱)

(۱) ☆ تفسیر روح البیان للعلامة امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه ، کوئٹه ج۷ص ۶۵
☆ تفسیر مظھری للعلامة قاضی ثناء اللّٰهپانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مکتبه رشیدیه کوئٹه ج۷ص ۲۴۶
☆ التفسیرات الاحمدیه للعلامة احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی ،پشاور ص ۶۰۰
☆ الجامع القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعه بیروت،لبنان، ج۱۴ ص ۴۸
☆ احکام القرآن لعلامة ابوبکر محمدبن عبداللّٰه المعروف بابن العربی مالکی مطبوعه بیروت،لبنان، ج۳،ص ۱۴۹۳
☆ التفسیر المنیر فی العقیدة والشرعیة و المنهج تالیف الدکتور وهبه الزحیلی،مطبوعه المکتبة الغفاریة کوئٹه ج۱۱ص ۱۴۳
☆ تفسیرروح المعانی للعلامة ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ج۱۸ ص ۶۷
☆ تفسیرالطبری للعلامة ابوجعفربن محمدجریرالطبری،مطبوعه داراحیاء التراث العربی بیروت،لبنان ج۲۱ص ۷۳

شانِ نزول:

جب کفارِ مکہ کی پے در پے رکاوٹوں اور مسلسل مخالفتوں کے باوجود دینِ اسلام روز بروز بڑھتا گیا، نغمۂ توحید و رسالت لوگوں کے دلوں میں اترتا گیا اور کلامِ الٰہی کا حسن انہیں اپنی طرف مائل کرتا گیا تو اسلام کی اس روز افزوں ترقی کو دیکھ کر نضر بن حارث بن کلدہ نے عجیب انداز سے اپنے خبثِ باطنی کا اظہار کیا۔ یہ تجارت کے سلسلہ میں فارس جاتا، وہاں سے رستم، اسفندیار اور دیگر عجمی بادشاہوں کے قصے کہانیاں خرید کرلاتا، اور جب رسول اللہ ﷺ لوگوں کو دعوتِ حق کے لئے قرآن مجید کی آیات سناتے، وہ آپ کے مقابلہ میں اپنی مجالس جماتا اور لوگوں کو بے سروپا کہانیاں، دلچسپ، قصے اور جنگی داستانیں سناتا۔ یوں انہیں فضول اور لایعنی باتوں میں الجھا کر قرآن مجید سننے سے محروم کردیتا۔

اور پھر اس پر بھی مستزاد یہ کہ اس بدطینت نے صرف اسی پر اکتفاء نہ کیا، بلکہ کئی خوبصورت لونڈیاں بھی خرید رکھی تھیں جو رقص وسرود کی ماہر تھیں، جب اسے پتا چلتا کہ فلاں شخص اسلام کی طرف مائل ہورہا ہے تو وہ ان حسینوں کے ذریعے اسے قابو کرنے کی کوشش کرتا۔ یہ ناچ، گانے اور اپنی دلربا اداؤں سے اس کا دل لبھاتیں تاکہ وہ اسلام کے حسن سے بے خبر ہوکر ان کی پست حرکتوں میں مست ہوجائے اور توحید و رسالت کے جاودانی نغموں کو چھوڑ کر ان کے ناچ، گانے میں ہی کھو کر رہ جائے۔ چنانچہ اس کی ان ذلیل حرکات کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیتِ مبارکہ نازل فرمائی۔ (۲)

(بقیہ ۱) ☆ الدرالمنثورلحافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت ج۶ ص ۴۴۵

☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳ص ۴۹۶

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی، ج۵، ص ۱۱۵

☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شیرلزی شافعی ج۲ص ۱۵۲

☆ تفسیرصاوی للعلامۃ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ ج۳ص ۲۵۴

☆ اسباب النزول لامام جلال الدین سیوطی مطبوعہ موسسۃ الایمان بیروت ص ۳۲۸

(۲) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاھور، ج۳، ص ۴۶۸

☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی ج۲ص ۱۵۲

☆ تفسیرمظہری للعلامۃ قاضی ثناء اللہپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ص ۲۴۷

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ طبلہ، باجا، ڈھول، سارنگی، جھانجھن، ستار، بانسری اور دیگر ہر قسم کے آلاتِ موسیقی کا بجانا یا بالقصد سننا حرام ہے۔ خواہ وہ آلاتِ موسیقی ہاتھ سے بجائے جانے والے ہوں یا منہ سے، بہرصورت ان کو سننے والا اور سنانے والا دونوں گناہگار ہیں اور اس فعلِ شنیع پر اصرار کریں تو مرتکبِ کبیرہ ہیں۔ (۳)

مزامیر اور آلاتِ موسیقی کی حرمت میں احادیثِ طیبہ اس قدر کثرت سے وارد ہوئیں کہ حدِ تواتر کو پہنچتی ہیں۔ ان میں چند احادیثِ طیبہ یہ ہیں۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

لَيَكُوْنَنَّ مِنْ اُمَّتِىْ اَقْوَامٌ يَّسْتَحِلُّوْنَ الْحِرَّ وَ الْحَرِيْرَ وَ الْخَمْرَ وَ الْمَعَازِفَ وَلَيَنْزِلَنَّ اَقْوَامٌ

(بقیہ ۲)
☆ تفسیر روح المعانی للعلامة ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج۱۸ ص ۶۷
☆ التفسیرات الاحمدیہ للعلامة احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور ص ۵۹۹
☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۴ ص ۴۹
☆ احکام القرآن لعلامة ابوبکر محمدبن عبداللّٰہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۴۹۴
☆ التفسیر المنیر فی العقیدة والشرعیة و المنهج تالیف الدکتور وهبه الزحیلی، مطبوعہ المکتبة الغفاریة کوئٹہ ج۱۱ ص ۱۴۴
☆ تفسیر القرآن العظیم المسمیٰ تاویلات اهل السنة لابی منصور محمد بن محمد بن محمود ماتریدی (م ۳۳۳ھ) ۶۴
☆ تفسیر روح البیان للعلامة امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۷ ص ۶۵
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللّٰہ بن احمدبن محمود مطبوعہ لاہور ج۳ ص ۱۱۷
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۴۸۹
☆ الدرالمنثور لحافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ دار احیاء التراثِ العربی بیروت ج۶ ص ۴۴۳
☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر ازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی، مطبوعہ پشاور ج۳ ص ۴۳۳
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳ ص ۴۹۷
☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی (م ۱۰۴۱ھ) مکتبہ حقانیہ، پشاور ج۵ ص ۲۸۷

(۳)
☆ تفسیر مظہری للعلامة قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ ص ۲۴۷
☆ التفسیرات الاحمدیہ للعلامة احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور ص ۶۰۱
☆ تفسیر روح المعانی للعلامة ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج۱۸ ص ۶۹
☆ تفسیر الطبری للعلامة ابوجعفربن محمدجریر الطبری، مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت، لبنان ج۲۱ ص ۴۷
☆ الدرالمنثور لحافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت ج۶ ص ۴۴۴
☆ تفسیر روح البیان للعلامة امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۷ ص ۶۸

اِلٰی جَنْبِ عَلَمٍ یَّرُوْحُ عَلَیْهِمْ بِسَارِعَةٍ لَّهُمْ یَأْتِیْهِمْ یَعْنِی الْفَقِیْرَ لِحَاجَةٍ فَیَقُوْلُوْا ارْجِعْ اِلَیْنَا غَدًا فَیُبَیِّتُهُمُ اللّٰهُ وَ یَضَعُ الْعَلَمَ وَ یَمْسَخُ اٰخَرِیْنَ قِرَدَةً وَّخَنَازِیْرَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ. (۴)

ضرور میری امت میں ایسے لوگ بھی پیدا ہوں گے جو زنا، ریشمی کپڑے، شراب اور آلاتِ موسیقی کو حلال ٹھہرالیں گے۔ ایسے ہی کچھ لوگ پہاڑ کے دامن میں رہیں گے، جب شام کو وہ اپنے جانوروں کا ریوڑ لے کر واپس لوٹیں گے اور ان کے پاس کوئی محتاج اپنی حاجت لے کر آئے گا تو کہیں گے "کل آنا"۔ اللہ تعالیٰ رات کو ہی ان پر پہاڑ گرا کر انہیں ہلاک کر دے گا اور باقیوں کو مسخ کر کے قیامت تک بندر اور خنزیر بنا دے گا۔

☆ حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم، نورِ مجسم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اس امت کے آخر میں ایک ایسی قوم ہوگی جو شراب نوشی اور آلاتِ موسیقی میں مشغول ہوگی تو اچانک ان پر اللہ تعالیٰ کا عذاب نازل ہوگا، وہ بندر اور خنزیر بنا دیئے جائیں گے۔ (۵)

☆ حضرت عبدالرحمٰن بن سابط، حضرت عمران بن حصین اور حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہم سے (مختلف روایات کے ساتھ) مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

میری امت کے اندر زمین میں دھنسنے، پتھر برسنے اور صورتیں مسخ ہونے کے واقعات ہوں گے، صحابہ کرام نے عرض کی یارسول اللہ! ایسا کب ہوگا؟ ارشاد فرمایا جب گانے والی عورتوں اور آلاتِ

---

(۴) ☆ بخاری، امام ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) کتاب الاشربة باب ماجاء فیمن یستحل الخمر قدیمی کتب خانہ کراچی ج۲ ص۸۳۷

☆ تفسیر روح المعانی للعلامة ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج۱۸ ص ۷۶

☆ بخاری، امام ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) رقم الحدیث ۵۵۹۰

☆ صحیح ابن حبان بترتیب ابن بلبان، امیر علاؤ الدین علی بن بلبان الفارسی (م ۷۳۹ھ) موسسة الرسالة بیروت رقم الحدیث ۶۷۵۸

☆ ابو داؤد، امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ) رقم الحدیث ۳۶۸۸

☆ المسند، امام احمد بن حنبل (م ۲۴۱ھ) مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت، لبنان ج۵ ص ۳۴۲

☆ السنن الکبریٰ، للامام ابی بکر احمد بن الحسین بن علی البیهقی (م ۴۵۸ھ) دار الکتب العلمیة بیروت ج۱۰ ص ۲۲۱

(۵) ☆ مجمع الزوائد، لحافظ نور الدین الهیثمی (م ۸۰۷ھ) مکتبہ قدوسی قاهره ج۸ ص ۱۱

موسیقی کا رواج ہوگا، اور لوگ شرابوں کو حلال سمجھنے لگیں گے۔(٦)

☆ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

میری امت کی ایک قوم کو آخری زمانہ میں مسخ کر کے بندر اور خنزیر بنا دیا جائے گا۔ صحابہ کرام نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ خواہ وہ اللہ تعالیٰ کی توحید اور آپ کی رسالت کی گواہی دیتے ہوں گے پھر بھی! آپ نے ارشاد فرمایا ہاں۔ وہ نمازیں پڑھتے ہوں گے، روزے رکھتے ہوں گے، اور حج کرتے ہوں گے، (پھر بھی ان پر یہ عذاب نازل ہوگا)۔ صحابہ کرام نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! ان کا جرم کیا ہوگا؟ آپ نے ارشاد فرمایا وہ عورتوں سے گانے سنیں گے، باجے بجائیں گے اور شرابیں پئیں گے۔ اسی طرح شراب و شباب میں رات بسر کریں گے جب وہ صبح اٹھیں گے تو وہ بندر اور خنزیر بن چکے ہوں گے۔(٧)

☆ حضرت ابو مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

میری امت کے بعض لوگ شراب پئیں گے اور اس کا نام کچھ اور رکھ دیں گے۔ ان کے سامنے آلاتِ موسیقی بجائے جائیں گے اور گانے والی عورتیں گائیں گی، اللہ تعالیٰ انہیں زمین میں دھنسا دے گا اور انہیں بندر اور خنزیر بنا دے گا۔(٨)

☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا

مجھے ایسی دو آوازوں سے منع کر دیا گیا ہے جن میں فسق و فجور ہے۔ ایک وہ آواز جو گانے بجانے اور

---

(٦) ☆ سنن ابوداؤد، امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی (م ٢٧٥ھ) ج٢ ص ١٦٣

☆ مجمع الزوائد، لحافظ نور الدین الهیثمی (م ٨٠٧ھ) مکتبہ قدوسی قاهره ج٨ ص ٨٠

☆ جامع ترمذی، امام ابوعیسی محمدبن عیسی ترمذی (م ٢٧٩ھ) رقم الحدیث ٢٢١٢

☆ تفسیر روح المعانی للعلامة ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ١٢٧٥ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ج١٨ ص ٧٦

☆ جامع ترمذی، امام ابوعیسی محمدبن عیسی ترمذی (م ٢٧٩ھ) ص ٣٢٢

(٧) ☆ عمدة القاری للعلامة بدر الدین عینی (م ٨٥٥ھ) ج٢ ص ١٧٧

☆ جامع ترمذی، امام ابوعیسی محمدبن عیسی ترمذی (م ٢٧٩ھ) رقم الحدیث ٢٢١٢

(٨) ☆ المصنف فی الاحادیث و الآثار للحافظ عبدالله بن محمد بن ابی شیبه الکوفی (م ٢٣٥ء) دار الفکر بیروت ج٨ ص ١٠٧

☆ تفسیر مظهری للعلامة قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ١٢٢٥ھ) مکتبه رشیدیه کوئٹه ج٧ ص ٢٤٨

شیطانی موسیقی کے متعلق ہے اور دوسری وہ آواز جو مصیبت کے وقت منہ نوچنے، گریبان چاک کرنے اور شیطانی چیخ وپکار سے تعلق رکھتی ہے۔(۹)

☆ ایسی ہی ایک حدیثِ مبارکہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔(۱۰)

☆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضورﷺ نے ارشادفرمایا۔
اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام جہانوں کے لئے رحمت اور ہدایت بنا کر بھیجا ہے، اور مجھے ہر قسم کے ساز اور آلاتِ موسیقی مٹانے کا حکم دیا ہے۔(۱۱)

☆ اسی مضمون کی ایک حدیثِ مبارکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔(۱۲)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضورﷺ نے ارشادفرمایا
اللہ تعالیٰ نے میری امت پر شراب، جواء، بانسری، ڈھول دیگر میوزک اور موسیقی کے تمام آلات کو حرام کردیا ہے۔اور وتر کی نماز زیادہ کردی ہے۔(۱۳)

☆ حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضورﷺ نے ارشادفرمایا۔
بے شک میرے رب تعالیٰ نے مجھ پر شراب، ڈھول اور دیگر تمام آلاتِ موسیقی کو حرام کردیا ہے۔"غبیرا" نامی شراب سے بچو کیونکہ وہ ساری دنیا کی شراب کا تیسرا حصہ ہے۔(۱۴)

☆ حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہﷺ نے ارشادفرمایا
اللہ تعالیٰ نے تم پر شراب، جواء اور ڈھول کو حرام کردیا ہے، اور فرمایا ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔(۱۵)

☆ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید عالمﷺ نے ارشادفرمایا۔
جب میری امت میں پندرہ خصلتیں ہوں گی تو اس پر آفات ومصائب کا نزول حلال ہوجائے گا۔

---

(۹) ☆ المصنف فی الاحادیث و الآثار للحافظ عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ الکوفی (م۲۳۵ھ) دار الفکر بیروت ج۳ص ۳۹۳
☆ السنن الکبری، امام ابو بکر احمد بن علی البیھقی (م۴۵۸ھ) ج۴ص ۶۹
☆ مصنف عبدالرزاق لحافظ عبدالرزاق بن ھمام (م۲۱۱ھ) ج۱۱ ص۶ مطبوعہ مکتب الاسلامی بیروت
(۱۰) ☆ الدرالمنثور لحافظ جلال الدین سیوطی (م۹۱۱ھ) مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت ج۶ ص ۴۴۰
(۱۱) ☆ المسند، امام احمدبن حنبل (م۲۴۱ھ) مکتب الاسلامی بیروت، لبنان ج۵ص۲۵۷
(۱۲) ☆ کنزالعمال للعلامۃ علی متقی بن حسام الدین ھندی (م۹۷۵ھ) ج۱۵ ص۲۲۶ رقم الحدیث ۴۰۶۸۹
(۱۳) ☆ المسند، امام احمد بن حنبل (م۲۴۱ھ) مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت، لبنان ج۲ص ۱۶۵
(۱۴) ☆ المسند، امام احمدبن حنبل (م۲۴۱ھ) مکتب الاسلامی بیروت، لبنان ج۲ص ۴۲۲
(۱۵) ☆ السنن الکبری، امام ابو بکر احمد بن علی البیھقی (م۴۵۸ھ) ج۱ ص ۲۲
☆ المسند، امام احمدبن حنبل (م۲۴۱ھ) مطبوعہ مکتب الاسلامی بیروت ج۲ص۱۵۸

آپ سے پوچھا گیا یا رسول اللہ ﷺ وہ کونسے کام ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا۔

(۱) جب مالِ غنیمت کو ذاتی دولت بنالیا جائے۔ (۲) امانت کو مالِ غنیمت سمجھا جائے۔

(۳) زکوٰۃ کو جرمانہ سمجھا جانے لگے۔ (۴) آدمی اپنی بیوی کی فرمانبرداری کرے۔

(۵) اور ماں کی نافرمانی کرے (۶) دوست کے ساتھ نیکی کرے

(۷) اور والد کے ساتھ بے وفائی کرے۔ (۸) مساجد میں آوازیں بلند کی جائیں

(۹) سب سے کمینہ شخص کو قوم کا سردار بنالیا جائے (۱۰) کسی کے شر سے بچنے کے لئے اس کی عزت کی جائے

(۱۱) شراب پی جائے (۱۲) ریشم پہنا جائے

(۱۳) گانے والیوں کی کثرت ہو (۱۴) آلاتِ موسیقی کو رکھا جائے

(۱۵) اس امت کے بعد والے لوگ پہلے لوگوں کو برا کہیں۔

اس وقت تم سرخ آندھیوں، زمین میں دھنسنے اور مسخ ہونے کا انتظار کرو۔ (۱۶)

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

جب مالِ غنیمت کو ذاتی ملکیت سمجھا جائے...... زکوٰۃ کو جرمانہ سمجھا جائے...... حصولِ علم کا مقصد دین کے علاوہ ہو...... جب کوئی شخص اپنی بیوی کی اطاعت کرے...... اور ماں کی نافرمانی کرے...... اپنے دوست کو قریب رکھے...... اور اپنے باپ کو دور رکھے...... مسجدوں میں شور وغل کیا جائے...... کسی فاسق کو قبیلہ کا سردار بنالیا جائے...... قوم کا سردار ذلیل ترین شخص ہو...... کسی کے شر سے بچنے کے لئے اس کی عزت کی جائے...... گانے والی عورتوں کا رواج ہو...... آلاتِ موسیقی بکثرت ہوں...... شرابیں پی جائیں...... اور اس امت کے بعد والے لوگ پہلے لوگوں کی برائیاں بیان کریں۔

تو اس وقت تم سرخ آندھیوں، زلزلوں، زمین میں دھنسنے، شکلیں بگڑنے اور پتھر برسنے کے پے

(۱۶) ☆ تفسیر مظہری للعلامة قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ ص ۲۴۸

☆ ترمذی، امام ابو عیسی محمد بن عیسی ترمذی (م ۲۷۹ھ) کتاب الفتن باب ماجاء فی علامة حلول المسخ و الخسف رقم الحدیث ۲۲۱۰

☆ الجامع القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۴ ص ۵۰

در پے ہونے والے واقعات کا انتظار کرنا، جیسے ہار کا پرانا دھاگہ ٹوٹ جانے سے یکے بعد دیگرے اس کے تمام دانے بکھرتے چلے جاتے ہیں۔(۱۷)

﴿۲﴾ اعلانِ جہاد کے لئے ڈھول پیٹنا جائز ہے۔ یوں ہی سحری پر متنبہ کرنے کے لئے یا وعظ اور دیگر امورِ خیر کی خبر کرنے کے لئے نقارہ اور دف بجانا جائز ہے۔ اسی طرح عید، شادی، نکاح، ولیمہ اور ختنہ وغیرہ اوقاتِ سرور میں دف بجانا جائز ہے بشرطیکہ اس میں جھانج نہ ہوں اور نہ ہی قواعدِ موسیقی کے مطابق بجایا جائے اور بجانے والی چھوٹی بچیاں ہوں، نہ مرد ہوں اور نہ ہی عزت دار عورتیں، ورنہ یہ بھی حرام ہے۔(۱۸)

حضرت ابن سیرین علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

اِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ اِذَا سَمِعَ صَوْتًا اَوْ دُفًّا فَقَالَ مَا هُوَ فَاِذَا قَالُوْا عُرْسٌ اَوْ خِتَانٌ صَمَتَ.(۱۹)

حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ جب کسی نغمہ یا دف کی آواز سنتے تو پوچھتے یہ کیسی آواز ہے؟ جب آپ کو بتایا جاتا کہ شادی یا ختنہ کی تقریب ہے تو آپ خاموش ہو جاتے (ورنہ سزا دیتے)۔

حضرت سیدنا محمد بن حاطب جُمَحی فرماتے ہیں۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَصْلُ مَا بَيْنَ الْحَلَالِ وَ الْحَرَامِ الدُّفُّ وَ الصَّوْتُ.(۲۰)

---

(۱۷) ☆ ترمذی، امام ابوعیسی محمدبن عیسی ترمذی (م ۲۷۹ھ) کتاب الفتن باب ماجاء فی علامة حلول المسخ و الخسف الخ رقم الحديث ۲۲۱۱

(۱۸) ☆ تفسیرروح البیان للعلامة امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۷ ص ۶۸

☆ تفسیر مظہری للعلامة قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ ص ۲۴۷

☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۴ ص ۵۲

☆ التفسیر المنیر فی العقیدة والشرعیة و المنهج تالیف الدکتور وهبه الزحیلی، مطبوعہ المکتبة الغفاریة کوئٹہ ج ۱۱ ص ۱۴۸

☆ تفسیرروح المعانی للعلامة ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج۱۸ ص ۷۰

☆ التفسیرات الاحمدیہ للعلامة احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور ص ۶۰۱

(۱۹) ☆ مصنف عبدالرزاق للامام عبدالرزاق ابن همام (م ۲۱۱ھ) ج ۱۱ ص ۵ مکتب الاسلامی بیروت

(۲۰) ☆ ترمذی، امام ابوعیسی محمدبن عیسی ترمذی (م ۲۷۹ھ) کتاب النکاح باب ماجاء فی اعلان النکاح رقم الحديث ۱۰۸۸

☆ نسائی، امام ابوعبدالرحمن احمدبن شعیب علی نسائی (م ۳۰۳ھ) کتاب النکاح باب اعلان النکاح باالصوت و ضرب الدف رقم الحديث ۳۳۷۰

☆ ابن ماجہ، امام ابوعبداللہ محمدبن یزیدابن ماجہ (م ۲۷۳ھ) کتاب النکاح باب الغناء والدف رقم الحديث ۱۸۹۶

حضورﷺ نے ارشادفرمایا حلال اورحرام کے درمیان فرق دف اورنغمہ کا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَعْلِنُوْا هٰذَا النِّكَاحَ وَاجْعَلُوْهُ فِى الْمَسَاجِدِ وَاضْرِبُوْا عَلَيْهِ بِالدُّفُوْفِ.(۲۱)

رسولِ اکرمﷺ نے ارشادفرمایا اس نکاح کا اعلان کرو، اسے مسجدوں میں منعقد کیا کرو، اوراس پر دف بجایا کرو۔

حضورﷺ کے اس فرمانِ ذیشان کہ ''نکاح میں دف بجاؤ اور حلال وحرام میں فرق دف اورنغمہ کا ہے'' کا یہ معنی ہر گزنہیں کہ نکاح کی تقریب میں دف بجانا ضروری ہے اور حلال وحرام میں صرف دف کے ذریعے ہی فرق ہوتا ہے۔ کیونکہ حلال وحرام کا فرق تو گواہوں کی موجودگی سے بھی ہوجاتا ہے۔ بلکہ دف بجانے اوراس کے ذریعے حلال وحرام میں فرق کرنے کا معنی یہ ہے کہ نکاح اعلانیہ کرو تاکہ عقدِ نکاح کسی پر مخفی نہ رہے۔(۲۲)

ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ

ایامِ منٰی میں عید کے دن میرے پاس انصار کی دو بچیاں جنگِ بعاث کے متعلق نغمات گارہی تھیں اور دو بچیاں دف بجارہی تھیں، اور وہ بچیاں باقاعدہ گانے والی نہیں تھیں۔ حضورﷺ اپنا چہرہ انور پھیر کر لیٹ گئے اور چادر اپنے اوپر لے لی۔ اتنے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میرے پاس تشریف لائے۔ آپ نے انہیں جھڑکا اور فرمایا حضورﷺ کے گھر میں یہ کیا شیطان کے راگ ہیں؟ حضورﷺ نے اپنے رُخِ اقدس سے کپڑا اٹھا کر فرمایا اے ابوبکر انہیں چھوڑ دو۔ ہرقوم کی عید ہوتی ہے اور یہ ہماری عید ہے۔(۲۳)

---

(۲۱) ☆ ترمذی، امام ابوعیسیٰ محمدبن عیسی ترمذی (م ۲۷۹ھ) کتاب النکاح باب ماجاء فی اعلان النکاح رقم الحدیث ۱۰۸۹

☆ ابن ماجه، امام ابوعبدالله محمدبن یزیدابن ماجه (م ۲۷۳ھ) رقم الحدیث ۱۸۹۵

☆ السنن الکبری، ابو بکر احمد بن علی البیهقی (م ۴۵۸ھ) ج۷ ص ۲۹۰

(۲۲) ☆ مرقاة للعلامة ملا علی القاری (م ۱۰۱۴ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ج ۲ ص ۲۱۸

(۲۳) ☆ مسلم، امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) کتاب صلاة العیدین رقم الحدیث ۱۶ ...... ۲۰ ...... ۱۹۵۸

حضرت سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ چونکہ مزامیر کی حرمت کے متعلق جانتے تھے، حضور ﷺ کے مزاج شناس ہونے کی وجہ سے آپ کو معلوم تھا کہ بعض مواقع پر اجازت کے باوجود حضور اسے پسند نہیں فرماتے۔ اسی لئے آپ نے انہیں جھڑکا۔ نیز نبی اکرم ﷺ کا اس موقع پر رُخِ اقدس پھیر لینا اور پھر چہرہ مبارک پر کپڑا اوڑھ لینا بھی اس امر پر اشارہ تھا کہ حضور ﷺ اس سے اعراض فرما رہے ہیں۔ آپ کو ان کی اس مصروفیت میں کوئی دلچسپی نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اگرچہ عید وغیرہ خوشی کے مواقع پر دفؔ بجانے کی اجازت دی گئی ہے تاہم اولیٰ یہی ہے کہ بندۂ مومن اس سے بچے اور ایسے کام کا ارتکاب نہ کرے جس سے حضور ﷺ نے اعراض فرمایا ہو۔ (۲۴)

﴿۳﴾ گانے بجانے کے آلات کی خرید و فروخت حرام ہے۔ یہ آلات لہو و لعب کا ذریعہ اور ذکرِ الٰہی سے غفلت کا سبب ہیں۔ (۲۵)

نبی اکرم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے۔

بُعِثْتُ لِكَسْرِ الْمَزَامِيرِ. (۲۶)

---

(۲۴) ☆ تفسیر روح المعانی للعلامۃ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج۱۸ ص ۷۰

(۲۵) ☆ الجامع القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۴ ص ۵۰

☆ تفسیر روح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۷ ص ۶۷

☆ تفسیر الطبری للعلامۃ ابو جعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت، لبنان ج۲۱ ص ۴۲

☆ تفسیر مظہری للعلامۃ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ ص ۲۴۷

☆ تفسیر روح المعانی للعلامۃ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج۱۸ ص ۷۶

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۴۸۹

☆ الدر المنثور لحافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت ج۶ ص ۴۴۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۴۶۸

☆ التفسیر المنیر فی العقیدۃ والشرعیۃ و المنہج تالیف الدکتور وھبہ الزحیلی، مطبوعہ المکتبۃ الغفاریۃ کوئٹہ ج۱۱ ص ۱۴۷

(۲۶) ☆ المعجم الکبیر للحافظ ابی القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی (م ۳۶۰ھ) دار احیاء التراث العربی بیروت رقم الحدیث ۷۸۰۳

☆ المسند، امام احمد بن حنبل (م ۲۴۱ھ) مکتب الاسلامی بیروت، لبنان ج۵ ص ۲۶۸......۲۵۷

☆ کنز العمال للعلامۃ علی متقی بن حسام الدین ہندی (م ۹۷۵ھ) رقم الحدیث ۴۰۶۸۹

میں آلاتِ موسیقی توڑنے کے لئے مبعوث ہوا ہوں۔(۲۷)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

بُعِثْتُ بِهَدْمِ الْمَزَامِيْرِ وَالطَّبْلِ.

مجھے مزامیر اور طبل توڑنے کے لئے مبعوث کیا گیا۔(۲۸)

﴿۴﴾ میوزک اور موسیقی کا علم حاصل کرنے میں وقت صرف کرنا، اگر بنیت پیشہ ہو تو حرام ہے ورنہ کم از کم فضول اور عبث تو ضرور ہے۔ ایسی مشغولیت بندۂ مومن کے شایانِ شان نہیں۔ اسے چاہئے کہ سب سے پہلے عقائد اسلام کا علم حاصل کرے، پھر طہارت و پاکیزگی اور نماز و روزہ وغیرہ ضروریات شرعیہ سیکھے، پھر معاملات کے متعلق اسلامی احکام سے واقفیت حاصل کرے اور پھر ان علوم کی طرف متوجہ ہو جو اس کے تقرب الی اللہ کا ذریعہ و سبب بنیں۔ انہیں چھوڑ کر لہو و لعب اور موسیقی وغیرہ جیسی خرافات سیکھنا تضیع اوقات اور لغو ہے جو بہر صورت ناجائز ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَالَايَعْنِيْهِ. (۲۹)

کسی آدمی کے حسنِ اسلام میں سے یہ بھی ہے کہ بے فائدہ اور فضول کاموں کو چھوڑ دے۔

حضور سید عالم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے۔

لَايَحِلُّ تَعْلِيْمُ الْمُغَنِّيَاتِ. (۳۰)

گانے والیوں کو سکھانا حرام ہے۔(۳۱)

(۲۷) ☆ تفسیر روح البیان للعلامة امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۷ ص۶۷

(۲۸) ☆ الجامع القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۴ ص ۵۰

☆ التفسیر المنیر فی العقیدة والشرعیة و المنهج تالیف الدکتور وهبه الزحیلی، مطبوعہ المکتبة الغفاریة کوئٹہ ج۱۱ ص۱۴۷

(۲۹) ☆ جامع ترمذی، امام ابوعیسی محمد بن عیسی ترمذی (م ۲۷۹ھ) کتاب الزهد

(۳۰) ☆ جامع ترمذی، امام ابوعیسی محمد بن عیسی ترمذی (م ۲۷۹ھ) رقم الحدیث ۳۱۹۵

☆ سنن ابن ماجہ، امام ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ (م ۲۷۳ھ) رقم الحدیث ۲۱۶۸

(۳۱) ☆ تفسیر مظهری للعلامة قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ ص ۲۴۷

☆ تفسیر الطبری للعلامة ابوجعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت، لبنان ج۲۱ ص ۷۱

﴿۵﴾ مزامیر کا قصداً سننا حرام ہے۔ اگر اتفاقاً موسیقی کی آواز کانوں میں پڑھ جائے تو گناہگار نہ ہوگا، البتہ جہاں تک ممکن ہو سکے اس سے بچنے کی کوشش کرے۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں۔

اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ مَنِ اسْتَمَعَ اِلٰی صَوْتِ غِنَاءٍ لَّمْ یُؤْذَنْ اَنْ یَّسْتَمِعَ اِلٰی صَوْتِ الرُّوْحَانِیِّیْنَ فِی الْجَنَّةِ. (۳۲)

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ جس نے قصداً گانے کی آواز سنی اسے جنت میں روحانیین کی آواز سننے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

نبی کریم علیہ افضل الصلاۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا۔

مَنْ مَّلَأَ مَسَامِعَهٗ مِنْ غِنَاءٍ لَّمْ یُؤْذَنْ لَهٗ اَنْ یَسْتَمِعَ اَصْوَاتَ الرُّوْحَانِیِّیْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ قِیْلَ وَ مَا الرُّوْحَانِیُّوْنَ یَارَسُوْلَ اللهِ قَالَ قُرَّاءُ اَهْلِ الْجَنَّةِ.

جس نے اپنے کانوں کو گانے کی آواز سے پُر کیا، اسے قیامت کے دن روحانیین کی آواز سننے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ عرض کی گئی یارسول اللہ ﷺ روحانیین کون ہیں؟ فرمایا اہلِ جنت کے قاری ہیں۔ (۳۳)

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا، وہ لوگ کہاں ہیں جو اپنی آنکھوں اور کانوں کو شیطانی مزامیر سے دور رکھتے تھے؟ انہیں

(بقیہ ۳۱) ☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۴۸۹

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمود بن عمر بن محمد الزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳ ص ۴۹۷

☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی (م ۱۰۴۱ھ) مکتبہ حقانیہ، پشاور ج۵ ص ۲۸۸

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۴۴۲

☆ تفسیر روح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۷ ص ۶۷

(۳۲) ☆ کنز العمال للعلامۃ علی متقی بن حسام الدین ہندی (م ۹۷۵ھ) ج۵ ص ۲۲۰

(۳۳) ☆ تفسیر روح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۷ ص ۶۷

☆ الجامع القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۴ ص ۵۱

☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی (م ۱۰۴۱ھ) مکتبہ حقانیہ، پشاور ج۵ ص ۲۸۸

سارے لوگوں سے الگ کردو۔فرشتے انہیں الگ کر کے کستوری اور عنبر کے ٹیلوں پر بٹھا دیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا انہیں میری تسبیح و تمجید سناؤ۔فرشتے ایسی آواز سے سنائیں گے کہ سننے والوں نے ایسی آواز کبھی نہ سنی ہوگی۔(۳۴)

حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک سفر میں حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔

فَسَمِعَ مِزْمَارًا فَوَضَعَ اِصْبَعَيْهِ فِیْ اُذُنَيْهِ وَنَاءَ عَنِ الطَّرِيْقِ اِلَى الْجَانِبِ الْاٰخرِ ثُمَّ قَالَ لِیْ بَعْدَ اَنْ يَّبْعُدَ يَانَافِعُ هَلْ تَسْمَعُ شَيْئًا قُلْتُ لَا فَرَفَعَ اِصْبَعَيْهِ مِنْ اُذُنَيْهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَسَمِعَ صَوْتَ يَرَاعٍ فَصَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ قَالَ نَافِعٌ وَّكُنْتُ اِذْ ذَاكَ صَغِيْرًا.(۳۵)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بانسری کی آواز سنی تو آپ نے اپنے دونوں کانوں میں انگلیاں ڈال لیں اور راستے سے دوسری جانب ہٹ گئے۔پھر کچھ دور جانے کے بعد مجھ سے پوچھا، اے نافع! کیا تمہیں کوئی آواز سنائی دے رہی ہے؟ میں نے کہا نہیں، تو آپ نے اپنے کانوں سے انگلیاں نکالیں اور فرمایا میں ایک دفعہ حضور ﷺ کے ساتھ تھا، آپ ﷺ نے بانسری کی آواز سنی تو آپ نے بھی ایسے ہی کیا جس طرح میں نے کیا ہے۔حضرت نافع کہتے ہیں میں اس وقت بچہ تھا۔

﴿۶﴾ عشقیہ غزلیں، فلمی گانے اور ایسے اشعار کا گانا جو نفسانی جذبات بھڑکانے والے ہوں، ان میں ناجائز امور کا ذکر و ترغیب ہو، شراب و شباب کی تعریفیں ہوں، کسی کی قد و قامت اور گال و رخسار کے تذکرے ہوں، عورتوں کے اوصاف اور نسوانی حسن کی دلربائیوں کا ذکر ہو، جو نفس میں ہیجان پیدا کریں، خوابیدہ جذبات ابھاریں اور برے کاموں پر برانگیختہ کریں۔تمام ائمہ کرام کے نزدیک ناجائز ہے۔ایسے گانے گانا فاسقوں کا کام ہے اور

(۳۴) ☆ کنز العمال للعلامة علی متقی بن حسام الدین هندی (م۹۷۵ھ) ج۱۵ ص۲۲۰

(۳۵) ☆ المسند، امام احمدبن حنبل (م ۲۴۱ھ) مکتب الاسلامی بیروت ج۲ ص۳۸......۸

جس مجلس میں یہ خرافات ہوں وہ مجلسِ فسق ہے۔(۳۶)

☆ نبی رحمت ﷺ کا ارشاد مبارک ہے۔

اَلتَّغَنِّیُ حَرَامٌ وَّ التَّلَذُّذُ بِهَا كُفْرٌ وَّ الْجُلُوْسُ عَلَيْهَا فِسْقٌ وَّ مَعْصِيَةٌ.

گانا حرام ہے، اس سے لذت حاصل کرنا کافروں والا کام ہے اور گانے کی محفل میں بیٹھنا نافرمانی و گناہ ہے۔(۳۷)

☆ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

لَعَنَ اللّٰهُ الْمُغَنِّیْ وَ الْمُغَنّٰی لَهٗ.

گانے والا اور جس کے لئے گایا جارہا ہے، دونوں پر اللہ کی لعنت ہوتی ہے۔(۳۸)

☆ حضور ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے۔

مَا مِنْ رَّجُلٍ يَّرْفَعُ صَوْتَهٗ بِالْغِنَاءِ اِلَّا بَعَثَ اللّٰهُ شَيْطَانَيْنِ اَحَدُهُمَا عَلٰى هٰذَا الْمِنْكَبِ وَ الْاٰخَرُ عَلٰى هٰذَا الْمِنْكَبِ فَلَايَزَالَانِ يَضْرِبَانِ بِاَرْجُلِهِمَا حَتّٰى يَكُوْنَ هُوَ الَّذِیْ يَسْكُتُ.

---

(۳۶) ☆ الدر المنثور لحافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت ج۶ ص ۳۴۶

☆ تفسیر روح المعانی للعلامۃ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج۱۸ ص۶۸

☆ تفسیر روح البیان للعلامۃ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۷ ص۶۷

☆ تفسیر مظہری للعلامۃ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ ص ۲۴۷

☆ التفسیرات الاحمدیہ للعلامۃ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور ص ۶۰۰

☆ الجامع القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۴ ص ۴۹

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳ ص ۴۹۷

☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی (م ۱۰۴۱ھ) مکتبہ حقانیہ، پشاور ج۵ ص ۲۸۸

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۴۸۹

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور ج۳ ص ۴۱۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۴۶۸

☆ التفسیر المنیر فی العقیدۃ والشرعیۃ و المنہج تالیف الدکتور وہبہ الزحیلی، مطبوعہ المکتبۃ الغفاریۃ کوئٹہ ج۱۱ ص۱۴۷

(۳۷) ☆ التفسیرات الاحمدیہ للعلامۃ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور ص ۶۰۱

(۳۸) ☆ تفسیر روح المعانی للعلامۃ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج۱۸ ص۶۸

☆ الدر المنثور لحافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت ج۶ ص ۳۴۶

جوشخص گانے کے لئے آواز بلند کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس پر دو شیطان مسلط فرمادیتا ہے، ایک اس کندھے پر اور دوسرا دوسرے کندھے پر بیٹھ کر اسے اپنی لاتوں سے پیٹتے رہتے ہیں، یہاں تک کہ وہ خاموش ہو جائے۔(۳۹)

☆ حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

مَنْ قَعَدَ اِلٰی قَیْنَۃٍ یَّسْتَمِعُ مِنْھَا صُبَّ فِیْ اُذُنَیْہِ الْاٰنُکُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ.(۴۰)

جو کسی گوین کے پاس گانا سننے کے لئے بیٹھا، قیامت کے دن اس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ انڈیلا جائے گا۔(۴۱)

☆ جب حضور سیدِ عالم ﷺ کے صاحبزادے حضرت طاہر رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تو آپ کی چشمانِ مبارک سے آنسو رواں ہوگئے، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ! کیا آپ نے ہمیں رونے سے

---

(۳۹) ☆ التفسیرات الاحمدیہ للعلامۃ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور ص ۶۰۰

☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۱۴ ص ۴۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳،ص۴۶۸

☆ تفسیرروح المعانی للعلامۃ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج۱۸ ص۶۸

☆ الدرالمنثورلحافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت ج۶ ص ۴۴۵

☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳ص ۴۹۷

☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی (م ۱۰۲۱ھ) مکتبہ حقانیہ، پشاور ج۵ص۲۸۸

☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج۳،ص ۴۸۹

☆ تفسیرمظھری للعلامۃ قاضی ثناء اللہپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ص۲۴۷

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاہورج۳ص ۱۱۷

(۴۰) ☆ الجامع الصغیر ،علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)رقم الحدیث۸۴۲۸

☆ جمع الجوامع الامام الحافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) رقم الحدیث ۲۰۲۴۰

☆ کنزالعمال للعلامۃ علی متقی بن حسام الدین ھندی (م۹۷۵ھ) ج۱۵ ص ۲۲۱

(۴۱) ☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۱۴ ص ۵۱

☆ احکام القرآن لعلامۃ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۳،ص ۱۴۹۳

☆ التفسیر المنیر فی العقیدۃ والشرعیۃ و المنھج تالیف الدکتور وھبہ الزحیلی،مطبوعہ المکتبۃ الغفاریۃ کوئٹہ ج ۱۱ ص۱۴۷

منع نہیں فرمایا؟ ارشاد فرمایا

اِنَّمَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ صَوْتَيْنِ فَاجِرَيْنِ اَحْمَقَيْنِ صَوْتِ النَّوْحَةِ وَ صَوْتِ الْغِنَاءِ.

میں نے تمہیں دو قسم کی آوازوں سے منع کیا تھا جو نافرمانی اور بے وقوفی کی آوازیں ہیں، ایک نوحہ کی آواز اور دوسری گانے کی آواز۔ (۴۲)

☆ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

كَانَ اِبْلِيْسُ اَوَّلَ مَنْ نَاحَ وَ اَوَّلَ مَنْ تَغَنّٰى.

سب سے پہلے نوحہ کرنے والا بھی ابلیس ہے اور سب سے پہلے گانے والا بھی ابلیس ہی ہے۔ (۴۳)

☆ حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

اَلْغِنَاءُ يُنْبِتُ النِّفَاقَ فِي الْقَلْبِ كَمَا يُنْبِتُ الْمَاءُ الْبَقْلَ.

گانا دل میں یوں نفاق پیدا کرتا ہے جیسے پانی سبزہ اگاتا ہے۔ (۴۴)

☆ حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کچھ لوگوں کے قریب سے گزرے جو حالتِ احرام میں تھے، ان میں سے ایک شخص گا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا

اَلَا لَاسَمِعَ اللّٰهُ لَكُمْ ثُمَّ اَلَا لَاسَمِعَ اللّٰهُ لَكُمْ.

آگاہ رہو! خبردار اللہ تمہاری نہ سنے، اللہ تمہاری نہ سنے۔ (۴۵)

---

(۴۲) ☆ التفسیرات الاحمدیہ للعلامۃ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور ص ۶۰۰

☆ الدر المنثور لحافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت ج۶ ص ۴۴۶

(۴۳) ☆ التفسیرات الاحمدیہ للعلامۃ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور ص ۶۰۱

(۴۴) ☆ تفسیر روح المعانی للعلامۃ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج۱۸ ص ۶۸

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی (م۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۴۹۰

☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۴ ص ۴۹

☆ الدر المنثور لحافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت ج۶ ص ۴۴۵

(۴۵) ☆ التفسیرات الاحمدیہ للعلامۃ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور ص ۶۰۳

حضرت سیدنا امام مالک رضی اللہ عنہ سے گانے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا ''ہمارے ہاں فساق ایسا کرتے ہیں''۔(۴۶)

☆ حضرت سیدنا فضیل بن عیاض فرماتے ہیں۔

اَلْغِنَاءُ رُقْيَةُ الزِّنَا.

گانا زنا کا منتر ہے۔(۴۷)

☆ حضرت سیدنا ضحاک فرماتے ہیں۔

اَلْغِنَاءُ مُفْسِدَةٌ لِّلْقَلْبِ وَمُسْخِطَةٌ لِّلرَّبِّ.

گانا دل میں فساد پیدا کرتا ہے اور رب تعالیٰ کو ناراض کرتا ہے۔(۴۸)

﴿۷﴾ ایسے نغمات واشعار پڑھنا جو فواحش پر مشتمل نہ ہوں انہیں خواہ سادہ انداز سے پڑھے خواہ ترنم کے ساتھ، بہرصورت جائز ہیں۔مثلاً بھاری وزن اٹھاتے ہوئے، مشقت کا کوئی کام کرتے ہوئے یا بیابان سے گزرتے ہوئے نغمات گنگنانا، سواریوں کو تیز قدم کرنے کے لئے حدی خوانی کرنا، اپنا دل بہلانے کے لئے اشعار پڑھنا، بچوں کو بہلانے اور سلانے کے لئے لوریاں دینا، شادی بیاہ میں گیت گانا جائز ہیں۔

جن قصائد میں امورِ خیر کی طرف راغب کرنا مقصود ہو، مثلاً جنت و دوزخ کا تذکرہ ہو، عبادات وصدقات کی ترغیب ہو، دار القرار کا شوق اور احکامِ شرعیہ کا بیان ہو، حج و جہاد کے لئے ڈھارس بندھانے کی سعی ہو، وہ نہ صرف جائز بلکہ مستحسن ومندوب ہیں۔(۴۹)

(۴۶) ☆ تفسیرروح المعانی للعلامۃ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج۱۸ ص ۶۹

(۴۷) ☆ التفسیرات الاحمدیہ للعلامۃ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور ص ۶۰۳

☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۴۹۰

☆ الدر المنثور لحافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت ج۶ ص ۴۴۶

(۴۸) ☆ التفسیرات الاحمدیہ للعلامۃ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور ص ۶۰۳

(۴۹) ☆ تفسیرروح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ،کوئٹہ ج۷ ص ۶۸

☆ التفسیرات الاحمدیہ للعلامۃ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور ص ۶۰۴

☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۱۴ ص ۵۱

☆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ خندق کے موقع پر حضورﷺ مٹی کھودرہے تھے، حتی کہ آپ کا شکمِ اطہر گردآلود ہو گیا۔ اس وقت آپ یہ منظوم کلام ارشاد فرمارہے تھے۔

وَاللہِ لَوْلَا اللہُ مَا اھْتَدَیْنَا ۔۔۔ وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّیْنَا

فَاَنْزِلَنْ سَکِیْنَۃً عَلَیْنَا ۔۔۔ وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَّاقَیْنَا

اِنَّ الْاُولٰی قَدْ بَغَوْا عَلَیْنَا ۔۔۔ اِنْ اَرَادُوْا فِتْنَۃً اَبَیْنَا

قسم بخدا! اگر اللہ تعالیٰ نہ چاہتا تو نہ ہم ہدایت پاتے، نہ صدقہ دیتے اور نہ ہی نماز پڑھتے۔

اے اللہ! تو ہم پر سکون نازل فرما اور دشمن سے مقابلہ کے وقت ہمیں ثابت قدمی عطا فرما۔

بے شک پہلوں نے ہمارے خلاف بغاوت کی اگر وہ کسی فتنہ کا ارادہ کریں تو ہم انکار کردیں گے۔

نبی اکرمﷺ اَبَیْنَا اَبَیْنَا کا تکرار فرماتے اور اس پر آواز بلند فرمالیتے۔(۵۰)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مہاجرین وانصار مدینہ طیبہ کے گرد خندق کھودتے ہوئے اور اپنی پیٹھوں پر مٹی اٹھا کر دوسری جگہ منتقل کررہے تھے، اور یہ ارشعار پڑھ رہے تھے۔

نَحْنُ الَّذِیْنَ بَایَعُوْا مُحَمَّدًا ۔۔۔ عَلَی الْجِھَادِ مَا بَقِیْنَا اَبَدًا

ہم وہ ہیں جنہوں نے تادم واپسیں جہاد پر حضورﷺ کی بیعت کی ہے۔

(بقیہ ۴۹) ☆ التفسیر المنیر فی العقیدة والشرعیة و المنھج تالیف الدکتور وھبه الزحیلی، مطبوعه المکتبة الغفاریة کوئٹه ج ۱۱ ص ۱۴۷

☆ التفسیر المنیر فی العقیدة والشرعیة و المنھج تالیف الدکتور وھبه الزحیلی، مطبوعه المکتبة الغفاریة کوئٹه ج ۱۱ ص ۷۰

☆ تفسیر مظھری للعلامة قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مکتبه رشیدیه کوئٹه ج۷ ص ۲۵۱

☆ عمدة القاری للعلامة بدر الدرین عینی (م ۸۵۵ھ) دارالکتب العلمیه بیروت ج ۱۴ ص ۱۸۵

(۵۰) ☆ صحیح بخاری، امام ابوعبداللہ محمدبن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) رقم الحدیث ۲۸۳۶، ۴۱۰۴

☆ صحیح مسلم، امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) رقم الحدیث ۱۸۰۳

☆ المسند، امام احمدبن حنبل (م ۲۴۱ھ) مطبوعه مکتب اسلامی بیروت، رقم الحدیث ۱۸۷۰۷

☆ سنن دارمی للامام الحافظ ابو محمد عبداللہ بن عبدالرحمن بن الفضل الدارمی (۲۵۵ھ) رقم الحدیث ۲۴۵۹

☆ سنن کبریٰ، امام ابوعبدالرحمن احمدبن شعیب نسائی (م ۳۰۳ھ) رقم الحدیث ۸۸۵۷

اور نبی اکرم ﷺ انہیں جواب دیتے ہوئے ارشاد فرما رہے تھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّہٗ لَاخَیْرَ اِلَّاخَیْرُ الْاٰخِرَۃِ فَبَارِکْ فِی الْاَنْصَارِ وَ الْمُھَاجِرَۃِ

اے اللہ اچھائی تو صرف آخرت کی اچھائی ہے، تو انصار و مہاجرین میں برکت نازل فرما۔(۵۱)

☆ حضرت سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے لئے مسجد نبوی میں سرکار ﷺ نے منبر رکھوایا۔ انہوں نے اس پر کھڑے ہو کر حضور ﷺ کی نعت سنائی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور ﷺ کی موجودگی میں وہ نعت شریف سنی، بلکہ خود حضور ﷺ حضرت حسان سے فرماتے۔

یَاحَسَّانُ اَجِبْ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ اَللّٰھُمَّ اَیِّدْہُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ.(۵۲)

اے حسان! رسول اللہ کی طرف سے تم جواب دو۔ اے اللہ! حسان کی روح القدس سے مدد فرما۔

☆ حضرت انجشہ رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کی موجودگی میں حدی خوانی کی، مگر حضور ﷺ نے انکار نہ فرمایا۔(۵۳)

☆ جب حضور ﷺ غزوۂ تبوک سے واپس مدینہ طیبہ تشریف لائے تو اہل مدینہ نے آپ کے استقبال میں یہ اشعار پڑھے۔

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَیْنَا مِنْ ثَنِیَّاتِ الْوَدَاعِ

وَجَبَ الشُّکْرُ عَلَیْنَا مَادَعٰی لِلّٰہِ دَاعِ

اَیُّھَا الْمَبْعُوْثُ فِیْنَا جِئْتَ بِالْاَمْرِ الْمُطَاعِ.(۵۴)

---

(۵۱) ☆ صحیح بخاری ،امام ابوعبداللہ محمدبن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵٦ھ) رقم الحدیث ۴۱۰۰

☆ صحیح مسلم ،امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲٦۱ھ) رقم الحدیث ۱۸۰۵

☆ جامع ترمذی ،امام ابوعیسی محمدبن عیسی ترمذی (م ۲۷۹ھ) رقم الحدیث ۳۸۵۸

☆ المسند،امام احمدبن حنبل (م ۲۴۱ھ)مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت،لبنان رقم الحدیث ۱۲۷۸۷

(۵۲) ☆ بخاری ،امام ابوعبداللہ محمدبن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵٦ھ) کتاب الادب باب ما یجوز من الشعراء والرجز و الحداء رقم الحدیث ٦۱۵۲......۴۵۳

☆ مسلم ،امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲٦۱ھ) کتاب فضائل الصحابۃ باب فضائل حسان بن ثابت رقم الحدیث ۲۴۸۵

(۵۳) ☆ بخاری ،امام ابوعبداللہ محمدبن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵٦ھ) کتاب الادب مایجوز من الشعراء و الرجز الخ رقم الحدیث ٦۱۴۹

(۵۴) ☆ دلائل النبوۃ ،امام ابونعیم احمدبن عبداللہ اصبہانی (م ۴۳۰ھ) دار الکتب العلمیۃ بیروت ج۲ص۲۷۵

☆ تفسیر مظہری للعلامۃ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ص ۲۵۰

مدینہ کے جنوب کی گھاٹیوں سے ہم پر چودھویں کا چاند طلوع ہو گیا۔

جب تک کوئی اللہ سے دعا کرنے والا باقی رہے اس وقت تک ہم پر اس نعمت کا شکر ادا کرنا واجب ہے۔

اے ہم میں نبی بن کر تشریف لانے والے! آپ ایسی شریعت لے کر آئے ہیں جس کی اتباع کی جاتی رہے گی۔

☆ حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اپنی ایک رشتہ دار لڑکی کا نکاح ایک انصاری جوان سے کیا۔ رسولِ مکرم ﷺ تشریف لائے تو آپ نے پوچھا اَهَدَيْتُمُ الْفُتَاةَ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اَرْسَلْتُمْ مَّعَهَا مَنْ تَغَنّى قَالَتْ لَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِنَّ الْاَنْصَارَ قَوْمٌ فِيْهِمْ غَزَلٌ فَلَوْ بَعَثْتُمْ مَّعَهَا مَنْ يَّقُوْلُ اَتَيْنَاكُمْ اَتَيْنَاكُمْ فَحَيَّانَا وَحَيَّاكُمْ.(۵۵)

کیا تم نے بچی کو رخصت کر دیا ہے؟ لوگوں نے کہا جی ہاں۔ آپ نے پوچھا کیا تم نے اس کے ساتھ کوئی گیت گانے والی بھی بھیجی ہے؟ حضرت عائشہ نے عرض کی نہیں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا انصار گیتوں کو پسند کرتے ہیں۔ اگر تم دلہن کے ساتھ کوئی گیت پڑھنے والی بھیج دیتے تو اچھا ہوتا، وہ یہ گیت گاتی۔

اَتَيْنَاكُمْ اَتَيْنَاكُمْ   فَحَيَّانَا وَحَيَّاكُمْ

ہم تمہارے پاس آئے ہیں، ہم تمہارے پاس آئے ہیں، اللہ ہمیں بھی سلامت رکھے اور تمہیں بھی سلامت رکھے۔(۵۶)

☆ حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی اسی مضمون کی ایک حدیث پاک مروی ہے۔(۵۷)

☆ حضرت ربیع بنت معوذ فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ میری شادی کے روز میرے پاس تشریف لائے، اس وقت بچیاں دف بجا رہی تھیں اور غزوۂ بدر میں جو میرے آباء واجداد شہید ہو گئے تھے ان کے متعلق اشعار

(۵۵) ☆ ابن ماجه ،امام ابوعبدالله محمدبن يزيدابن ماجه (م ۲۷۳ھ) كتاب النكاح باب الغناء و الدف رقم الحديث ۱۹۰۰

(۵۶) ☆ تفسير مظهرى للعلامة قاضى ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مکتبه رشیدیه کوئٹه ج۷ ص ۲۵۰

(۵۷) ☆ صحيح بخارى ،امام ابوعبدالله محمدبن اسمعيل بخارى (م ۲۵۶ھ) رقم الحديث ۵۱۶۲

گا رہی تھیں۔(۵۸)

☆ حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت قرظہ بن کعب اور ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہما کے پاس ایک شادی میں گیا۔تو دیکھا کہ وہاں بچیاں گیت گا رہی تھیں، میں نے کہا۔

اَنْتُمَا صَاحِبَا رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ وَ مِنْ اَھْلِ بَدْرٍ یُّفْعَلُ ھٰذَا عِنْدَکُمْ فَقَالَ اِجْلِسْ اِنْ شِئْتَ فَاسْمَعْ مَعَنَا وَاِنْ شِئْتَ اِذْھَبْ قَدْ رُخِّصَ لَنَا فِی اللَّھْوِ عِنْدَ الْعُرُسِ.(۵۹)

تم دونوں حضور ﷺ کے بدری صحابی ہو، اور تمہارے سامنے یہ نغمات گائے جا رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا تمہارا جی چاہے تو ہمارے پاس بیٹھ کر سنو، اور دل چاہے تو چلے جاؤ۔ ہمیں شادی کے موقع پر لہو کی اجازت دی گئی ہے۔

﴿۸﴾ ناچنے، گانے اور آلاتِ لہو ولعب بجانے کا پیشہ ملعون اور حرام قطعی ہے۔ اسے حلال سمجھنا کفر اور اس سے حاصل ہونے والی آمدن رشوت وحرام ہے۔ نیز جس طرح ایسے پیشوں سے روپے لینے حرام ہیں، اسی طرح ایسے لوگوں کو روپے دینا بھی حرام ہے۔(۶۰)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

کَسْبُ الْمُغَنِّیْ وَ الْمُغَنِّیَۃِ حَرَامٌ وَکَسْبُ الزَّانِیَۃِ سُحْتٌ وَحَقٌّ عَلَی اللّٰہِ اَنْ لَّا یَدْخُلَ الْجَنَّۃَ

---

(۵۸) ☆ صحیح بخاری ،امام ابوعبداللہ محمدبن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) رقم الحدیث ۵۰۰۱

☆ سنن ابوداؤد ،امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ) رقم الحدیث ۴۹۲۲

☆ سنن ابن ماجہ ،امام ابوعبداللہ محمدبن یزید ابن ماجہ (م ۲۷۳ھ) رقم الحدیث ۱۸۹۷

☆ جامع ترمذی ،امام ابوعیسی محمدبن عیسی ترمذی (م ۲۷۹ھ) رقم الحدیث ۱۰۹۰

☆ سنن کبریٰ ،امام ابوعبدالرحمن احمدبن شعیب نسائی (م ۳۰۳ھ) رقم الحدیث ۵۸۷۸

☆ السنن الکبری للامام ابی بکر احمد بن الحسین بن علی البیھقی (م ۴۵۸ھ) دار الکتب العلمیة بیروت ج۷ ص ۲۸۹

☆ المعجم الکبیر للحافظ ابی القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی (م ۳۶۰ھ) دار احیاء التراث العربی بیروت رقم الحدیث ۲۹۸ ج ۲۴

(۵۹) ☆ نسائی ،امام ابوعبدالرحمٰن احمدبن شعیب علی نسائی (م ۳۰۳ھ) ج ۲ ص ۷۵ مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی

(۶۰) ☆ تفسیر روح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ،کوئٹہ ج۷ ص ۶۷

☆ تفسیر روح المعانی للعلامۃ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۱۸ ص ۶۸

☆ الجامع القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت ،لبنان، ج ۱۴ ص ۵۳

بَدَنًانَبَتَ مِنَ السُّحُتِ .(۶۱)

گانے والے مرد اور گانے والی عورت کی کمائی حرام ہے۔زانیہ کی کمائی حرام ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر لازم کرلیا ہے کہ مال حرام سے پلنے والے جسم کو جنت میں داخل نہیں فرمائے گا۔

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

اَخبَثُ الْکَسُبِ کَسُبُ الزَّمَّارَۃِ.

سب سے بدترین پیشہ بانسری بجانے کا ہے۔(۶۲)

حدیثِ مبارکہ میں ہے۔

نَھٰی عَنْ ثَمَنِ الْکَلُبِ وَ کَسُبِ الزَّمَّارَۃِ.

نبی اکرم ﷺ نے کتے کی قیمت اور بانسری کی کمائی سے منع فرمادیا ہے۔(۶۳)

﴿۹﴾ جو شخص گانے بجانے کو اپنا پیشہ بنالے وہ فاسق ہے۔اس کی گواہی قابلِ قبول نہیں، کیونکہ وہ لوگوں کو گناہ کے ارتکاب پر جمع کرتا ہے۔البتہ جو شخص صرف وحشت دور کرنے کے لئے گنگناتا ہے دوسروں کو نہیں سناتا، اس کی شہادت قبول کی جائے گی۔(۶۴)

﴿۱۰﴾ میوزک کی اکیڈمیاں بنانا، گانے والوں کا تبادلہ کرنا یا ان کی خرید وفروخت کرنا حرام ہے۔(۶۵)

---

(۶۱) ☆ کنز العمال للعلامة علی متقی بن حسام الدین ھندی (م۹۷۵ھ) ج۱۵ ص۲۲۶

(۶۲) ☆ الدر المنثور لحافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت ج۶ ص ۷۴۴

(۶۳) ☆ تفسیر روح البیان للعلامة امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ،کوئٹہ ج۷ص۶۷

☆ تفسیر البغوی المسمّیٰ معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج۳،ص ۴۹۰

☆ تفسیر مظھری للعلامة قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ص۲۴۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاھور، ج۳،ص۴۶۸

(۶۴) ☆ تفسیر روح البیان للعلامة امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ،کوئٹہ ج۷ص۶۷

☆ تفسیر مظھری للعلامة قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ص ۲۴۹

☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۱۴ ص ۵۴

☆ التفسیر المنیر فی العقیدة والشرعیة و المنھج تالیف الدکتور وھبہ الزحیلی،مطبوعہ المکتبة الغفاریة کوئٹہ ج۱۱ ص۱۴۸

☆ التفسیرات الاحمدیہ للعلامة احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور ص۲۰۳

(۶۵) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاھور، ج۳،ص۴۶۸

☆ تفسیر البغوی المسمّیٰ معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج۳،ص ۴۸۹

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

لَایَحِلُّ تَعْلِیْمُ الْمُغَنِیَّاتِ وَ لَاشِرَائُهُنَّ وَثَمَنُهُنَّ حَرَامٌ.(۶۶)

گانے والیوں کو سکھانا، ان کی خرید و فروخت کرنا اور ان کی قیمت حرام ہے۔(۶۷)

نبی اکرم ﷺ کا فرمانِ مبارک ہے۔

لَاتَبِیْعُوا الْقَیْنَاتِ وَ لَاتَشْتَرُوْهُنَّ وَ لَاتُعَلِّمُوْهُنَّ وَلَاخَیْرَ فِیْ تِجَارَةٍ فِیْهِنَّ وَ ثَمَنُهُنَّ حَرَامٌ.

گانے والیوں کی خرید و فروخت نہ کرو، انہیں تعلیم نہ دو، ان کی تجارت میں کوئی بھلائی نہیں، اور ان کی قیمت حرام ہے۔(۶۸)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

اِنَّ اللهَ حَرَّمَ الْقَیْنَةَ وَ بَیْعَهَا وَ تَعْلِیْمَهَا وَالْاِسْتِمَاعَ اِلَیْهَا ثُمَّ قَرَأَ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْتَرِیْ لَهْوَ الْحَدِیْثِ.

اللہ تعالیٰ نے گوین کی خرید و فروخت، اسے تعلیم دینا اور اس سے گانا سننے کو حرام کر دیا ہے، پھر آپ

---

(۶۶) ☆ جامع ترمذی ،امام ابوعیسی محمدبن عیسی ترمذی (م ۲۷۹ھ) رقم الحدیث ۳۱۹۵

☆ سنن ابن ماجه ،امام ابوعبدالله محمدبن یزیدابن ماجه (م ۲۷۳ھ) رقم الحدیث ۲۱۶۸

(۶۷) ☆ تفسیرمظهری للعلامة قاضی ثناء اللّٰهپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مکتبه رشیدیه کوئٹه ج۷ص۲۴۷

☆ تفسیرالطبری للعلامة ابوجعفربن محمدجریرالطبری،مطبوعه داراحیاء التراث العربی بیروت،لبنان ج۲۱ص۷۱

☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعه ملتان، ج۳،ص۴۸۹

☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار الله محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعه کراچی، ج۳ص۴۹۷

☆ تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی (م ۱۰۴۱ھ) مکتبه حقانیه، پشاور ج۵ص۲۸۸

☆ تفسیرالقرآن المعروف به تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعه مصر، ج۳،ص۴۴۲

(۶۸) ☆ احکام القرآن لعلامة ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی مطبوعه بیروت،لبنان، ج۳،ص۱۴۹۳

☆ تفسیرروح المعانی للعلامة ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ج۱۸ص۶۸

☆ تفسیرالطبری للعلامة ابوجعفربن محمدجریرالطبری،مطبوعه داراحیاء التراث العربی بیروت،لبنان ج۲۱ص۷۱

☆ الدرالمنثورلحافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)مطبوعه دار احیاء التراث العربی بیروت ج۶ص۴۴۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن از علامه علی بن محمدخازن شافعی مطبوعه لاهور، ج۳،ص۴۶۸

☆ الجامع القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعه بیروت،لبنان، ج۱۴ص۵۱

☆ تفسیرمظهری للعلامة قاضی ثناء اللّٰهپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)مکتبه رشیدیه کوئٹه ج۷ص۲۴۷

نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِیْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ. اور کچھ لوگ کھیل کی باتیں خریدتے ہیں۔(۶۹)

﴿۱۱﴾ ایسے سادہ اشعار جو ہجر و وصل، قرب و بعد، باغ و بہار، زلف و حسن، وفائے عشاق، وغیرہ امورِ عشق و محبت پر مشتمل ہوں، اہلِ نفس اور فساق و فجار کو ان کے سماع سے بھی روکا جائے گا، کیونکہ گانا کوئی نئی چیز نہیں پیدا کرتا بلکہ دل میں دبی چنگاری کو ہوا دیتا ہے۔ اور جن کے دل میں پہلے سے ہی بری خواہشات ہوں یہ اشعار انہی خواہشات کو ترقی دے کر فعلِ حرام تک پہنچائیں گے، جیسے روزہ دار کو حالتِ روزہ میں بوس و کنار سے روکا جاتا ہے تاکہ فعلِ ممنوع کا ارتکاب نہ کر بیٹھے، اسی طرح شہواتِ دنیا کے حاملین کو ایسے اشعار و غزلیات سے بھی روکا جائے گا تاکہ کسی محظور شرعی میں مبتلا نہ ہو جائیں۔

البتہ اہل اللہ کے حق میں بیانِ عشق و محبت پر مشتمل اشعار کا سننا نہ صرف جائز بلکہ مستحب و مندوب ہے۔ کیونکہ ان کے دل خواہشاتِ نفسانیہ سے پاکیزہ اور شہواتِ دنیویہ سے خالی ہوتے ہیں، محبتِ خدا اور عشقِ مصطفیٰ سے لبریز ہوتے ہیں۔ یہ اشعار ان کے اسی ذوقِ محبت کو افزوں کرتے ہیں۔(۷۰)

﴿۱۲﴾ سماع کے جواز کے لئے چند شرائط ہیں۔ ان میں سے اگر کوئی مفقود ہو تو سماع ناجائز ٹھہرے گا۔

(۱) سامع: سننے والا ایسا شخص ہو جس کا نفس شہواتِ نفسانیہ اور اغراضِ شیطانیہ سے پاک ہو۔ عبادت و ریاضت سے اس کا دل زندہ اور نفس مردہ ہو چکا ہو اور ان اشعار و قصائد کو وہ خلافِ حق نہ پھیرے بلکہ سماع سے اس کے عشقِ الٰہی میں جولانی پیدا ہو۔(۷۱)

---

(۶۹) ☆ تفسیر روح المعانی للعلامة ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج۱۸ ص ۶۸

☆ الدر المنثور لحافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت ج۶ ص ۴۴۴

(۷۰) ☆ التفسیرات الاحمدیہ للعلامة احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور ص ۶۰۴

☆ تفسیر روح البیان للعلامة امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۷ ص ۶۸

(۷۱) ☆ التفسیرات الاحمدیہ للعلامة احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور ص ۶۰۴

☆ تفسیر روح البیان للعلامة امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۷ ص ۶۸

(۲) قوال: پڑھنے یا گانے والے کی نیت نہ اجرت لینا ہو، نہ ریاکاری ہو اور نہ ہی وہ اپنی تعریف سننے کا متمنی ہو۔ (۷۲)
نیز گانے والا بوڑھا یا جوان مرد ہو۔ بے ریش لڑکا یا عورت نہ ہو۔ ورنہ اس کی طرف شہوانی طبائع کا میلان ہوگا، اور ایسا سماع بجائے نیکی کے لہو و لعب اور برائی کا موجب ہوگا۔ (۷۳)

(۳) کلام: فحش، کذب، غیبت، نسوانی محاسن اور دیگر خلافِ شرع امور پر مشتمل نہ ہو۔ (۷۴)

(۴) آلہ: مزامیر نہ ہوں۔ ایسا دف استعمال کرنے کی اجازت ہے جس کے ساتھ جانجھن نہ ہوں، بشرطیکہ قواعدِ موسیقی پر نہ بجایا جائے۔ البتہ اس سے بھی بچنا اولیٰ ہے۔ (۷۵)

(۵) جگہ: جس جگہ محفلِ سماع منعقد ہو، وہاں فساق نہ آئیں۔ اگر کلام حمد و نعت پر مشتمل ہو تو ہر جگہ محفل کا انعقاد ہو سکتا ہے اور اگر عشق و محبت، وفا و جفا وغیرہ امور پر مشتمل غزل یا گیت ہوں تو مسجد یا دیگر مقاماتِ مقدسہ مثلاً مدرسہ وغیرہ میں سننا مناسب نہیں۔ (۷۶)

(۶) وقت: محفل سماع ایسے وقت میں نہ ہو جس سے نماز با جماعت یا دیگر کسی اہم شرعی معاملہ میں خلل لازم آئے۔

(۷) آواز: آواز اتنی اونچی نہ ہو کہ کسی نمازی کی نماز، سونے والے کی نیند یا مریض کے آرام میں خلل آئے۔
نیز اگر کلام میں حسن و عشق کا ذکر ہو تو عورتوں تک آواز نہ پہنچے اور اگر گانے والے کی آواز دلکش ہو (خواہ وہ کلام

(۷۲) ☆ التفسیرات الاحمدیہ للعلامۃ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور ص ۶۰۴
(۷۳) ☆ تفسیرروح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۷ ص ۶۸
(۷۴) ☆ تفسیرروح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۷ ص ۶۸
☆ التفسیرات الاحمدیہ للعلامۃ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور ص ۶۰۴
☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۴ ص ۵۱
☆ التفسیر المنیر فی العقیدۃ والشرعیۃ و المنہج تالیف الدکتور وھبہ الزحیلی، مطبوعہ المکتبۃ الغفاریۃ کوئٹہ ج۱۱ ص۱۴۷
☆ تفسیرروح المعانی للعلامۃ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج۱۸ ص ۷۰
(۷۵) ☆ تفسیرروح المعانی للعلامۃ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج۱۸ ص ۷۹
(۷۶) ☆ تفسیرروح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۷ ص ۷۰
☆ التفسیرات الاحمدیہ للعلامۃ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور ص ۶۰۴

عشق ومحبت پر مشتمل ہو یا دیگر چیزوں پر بہر صورت) تو عورتوں تک مطلقاً آواز نہ پہنچنی چاہیئے۔

حدیثِ مبارکہ میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ حالتِ سفر میں تھے، قافلہ میں بعض خواتین بھی تھیں۔ آپ کے سیاہ فام غلام حضرت انجشہ رضی اللہ عنہ حدی خوانی کررہے تھے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

یَاانْجَشَةُ رُوَیْدَکَ سَوُقًا بِالْقَوَارِیْرِ. (۷۷)

اے انجشہ عورتوں کا لحاظ کرتے ہوئے اپنی آواز آہستہ رکھیئے۔

جب یہ تمام شرائط پائی جائیں تو تمام مشائخ وعلماء کے نزدیک سماع جائز ہے۔ سماع کا طریقہ ان لوگوں سے شروع ہوا جو عارف باللہ اور محبِ رسول اللہ ﷺ تھے۔ احکامِ شریعت کے پابند اور احوالِ طریقت پر عمل پیرا تھے۔ ظاہری و باطنی کمالات وکرامات کے جامع تھے، غلبۂ احوال کی بنا پر وہ سماع کا ذوق رکھتے تھے اور اس کے ذریعے تجلیاتِ حق کے متلاشی رہتے تھے۔ ان کی مجلسِ سماع میں نہ تو کوئی امرد شریک ہوتا، نہ عورتیں اور نہ ہی کسی نااہل کو وہ اس میں شامل کرتے۔ وہ اسے عظیم عبادت سمجھتے تھے اور مکمل آداب وشرائط کے ساتھ اس کا اہتمام کرتے تھے۔ لہٰذا ان کے حق میں یہ نہ صرف جائز بلکہ ایک عظیم نعمت تھی۔ (۷۸)

البتہ نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا اسے بطورِ عبادت سننا اور اسے قربِ الٰہی کا ذریعہ قرار دینا ثابت نہیں، یہی وجہ ہے کہ اکابرینِ چشتیہ کے علاوہ دیگر سلاسلِ طریقت کے پیشوایانِ کرام نہ خود سماع کرتے ہیں اور نہ ہی مذکورہ بالا سماع کی تردید کرتے ہیں۔ (۷۹)

﴿۱۳﴾ سماع کی طرف میلان کی چند وجوہات ہیں۔ مثلاً

(۱) طبیعت میں صرف اچھی آواز سننے کی خواہش ہو۔ اگر اس میں شہواتِ نفسانی کا دخل ہو تو حرام ہے۔

---

(۷۷) ☆ مسلم ،امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) کتاب الفضائل باب فی رحمة النبی ﷺ رقم الحدیث ۲۳۲۳

☆ بخاری ،امام ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) کتاب الادب باب ما یجوز من الشعر والرجز الخ رقم الحدیث ۶۱۴۹

(۷۸) ☆ تفسیر روح البیان للعلامة امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ،کوئٹہ ج۷ص ۶۹

(۷۹) ☆ تفسیر مظہری للعلامة قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج۷ص ۲۵۱

(۲) نفس میں نغموں اور خوش الحانی کی طرف میلان ہو۔ یہ لذت تب حاصل ہوتی ہے جب نفس زندہ اور قلب مردہ ہو، یہ لذت شیطانی ہے۔

سماع کی یہ دونوں صورتیں مردہ دلی کی علامت ہیں۔ ان وجوہات کی بنا پر سماع جائز نہیں۔

(۳) افعالِ الٰہیہ کے نور کے مطالعہ سے سماع کا میلان ہو۔ اسے صوفیہ کی اصطلاح میں ''عشق'' سے تعبیر کرتے ہیں۔ اس بنا پر سماع حلال ہے، یہ مقام اس خوش نصیب کو حاصل ہوتا ہے جس کا دل زندہ ہو اور نفسانی خواہشات مر چکی ہوں۔

(۴) اللہ تعالیٰ کے نورِ صفاتی کی وجہ سے روح سماع کی طرف مائل ہوتی ہو۔ صوفیہ اسے ''محبت، حضور اور سکون'' سے تعبیر کرتے ہیں اس بنا پر بھی سماع حلال ہے۔

(۵) ذاتِ حق کے نور کے مشاہدہ سے سماع کی طلب پیدا ہو۔ اسے صوفیہ کی اصطلاح میں ''انس'' سے تعبیر کرتے ہیں۔ اس بنا پر بھی سماع حلال ہے۔

یہی وہ سماع ہے جس کے متعلق حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

نگویم سماع اے برادر کہ چیست — مگر مستمع را بدانم کہ کیست

گر از برج معنی پرد طیر او — فرشتہ فروماند از سیر او

اے بھائی! میں نہیں کہتا کہ سماع کیا ہے۔ ہاں میں یہ جانتا ہوں کہ سماع کرنے والا کون ہے۔ وہ ہے جس کی روح برج معنی کی طرف پرواز کرے اور اس کی پرواز سے فرشتہ بھی عاجز ہو۔

یہ کیفیت سچے عاشقانِ خدا اور اصحابِ حال کو نصیب ہوتی ہے کیونکہ ان کے دلوں میں اعمالِ صالحہ کے نور کا اثر ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں بشرطِ استقامت وجد اور ذوق عطا فرماتا ہے۔ جس کا انجام، کشف، مشاہدہ، معائنہ اور معرفت ہوتا ہے۔ (۸۰)

جو شخص اپنے دل میں ایسا نور محسوس کرے اس کے لئے سماع جائز ہے ورنہ اسے اپنے لئے مکروہ جانے، کہ یہ

---

(۸۰) ☆ تفسیر روح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۷ ص ۶۹

اس کا اہل ہی نہیں۔ اسی میں سلامتی ہے۔(۸۱)

﴿۱۴﴾ جو متصوفہ شراب سے حُبِّ الٰہی، نشہ سے غلبۂ محبت اور لیلیٰ وغیرہ الفاظ سے محبوبِ حقیقی مراد لینے کی بے تکی تاویلیں کرتے ہیں، وہ بے ادبی کے مرتکب ہیں۔ کیونکہ وہ عظیم اشیاء کو قبیح چیزوں سے ملاتے ہیں۔(۸۲)

قرآنِ مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

وَلِلّٰہِ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی فَادْعُوْہُ بِھَا ص وَذَرُوا الَّذِیْنَ یُلْحِدُوْنَ فِیْٓ اَسْمَآئِہٖ ط سَیُجْزَوْنَ مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ O (سورۃ الاعراف آیت ۱۸۰ پ ۹)

اور اللہ ہی کے ہیں بہت اچھے نام تو اسے ان سے پکارو اور انہیں چھوڑ دو جو اس کے ناموں میں حق سے نکلتے ہیں اور وہ جلد اپنا کیا پائیں گے۔

﴿۱۵﴾ بتکلف سماع کرنے کی دو صورتیں ہیں۔

(i) کسی دنیوی منفعت کے پیشِ نظر سماع کرے۔ یہ مکروفریب، ریاکاری، خیانت اور دھوکہ ہے۔ اس سے بچنا فرض ہے، ایسا سماع اگر مزامیر کے بغیر ہو تو بھی اس میں متعدد قباحتیں ہیں۔ مثلاً

(ا) یہ اللہ تعالیٰ پر افتراء ہے۔ کیونکہ ایسا شخص یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ سماع کا اہل ہے، اس پر جذب طاری ہے، اس پر حال وارد ہے اور وہ مغلوب الحال ہو کر ایسا کررہا ہے اور اسے یہ کیفیات اللہ تعالیٰ نے بخشی ہیں حالانکہ بارگاہِ الوہیت سے اسے اس کیفیت کا کوئی حصہ عطا نہیں ہوا ہوتا۔

(ب) حاضرین کو فریب اور دھوکہ میں مبتلا کرنا۔ ایسا شخص لوگوں کے سامنے تصنع و ریاکاری کرتا ہے تاکہ لوگ اس کی طرف متوجہ اور مائل ہوں، اس کے بارے میں حسنِ ظن رکھیں اور یہ سمجھیں کہ یہ بڑا بزرگ آدمی ہے۔ یہ ریاکاری و خیانت ہے۔

(ج) لوگوں کو جھوٹ اور باطل کا مکلف کرنا۔ ایسا شخص اپنے اٹھنے، بیٹھنے اور اندازِ زندگی میں لوگوں کو اپنی موافقت پر ابھارتا ہے، خود تکلف کرتا ہے اور دوسروں کو تکلیف میں مبتلا کرتا ہے، خود بھی گناہگار اور دوسرے بھی حقیقتِ حال کھلنے پر شرمسار، اپنے گناہوں کے ساتھ ساتھ دوسروں کے افعال کا جرم بھی اس کے سر ہوگا۔

(۸۱) ☆ تفسیر روح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج ۷ ص ۶۹

(۸۲) ☆ تفسیر روح المعانی للعلامۃ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۱۸ ص ۷۳

لہٰذا جو شخص صرف دنیوی اغراض اور نفسانی خواہشات کے لئے سماع کرتا ہے، اس پر لازم ہے کہ اس سے احتراز کرتے ہوئے فوراً توبہ کرے۔ ایسے افعال کے ذریعے ممکن ہے کہ وہ دنیا میں تو چند روز عیش و عشرت کر لے مگر آخرت میں وہ سراسر نقصان و خسران میں ہوگا۔

(ii) حقیقت کی طلب کے لئے سماع کرے، جیسے انسان وجد کی کیفیت حاصل کرنے کے لئے بتکلف وجد کرتا ہے۔ خشیتِ الٰہی سے رونے کی عادت پیدا کرنے کے لئے رونے جیسی صورت بنالیتا ہے۔ ایسا سماع بتکلف ہوتو بھی مندوب و مستحسن ہے۔ (۸۳)

حضرت سیدنا سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم، نورِ مجسم، شفیع معظم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

اِنَّ ھٰذَا الْقُرْاٰنَ نَزَلَ بِحُزْنٍ فَاِذَا قَرَأْتُمُوْہُ فَابْکُوْا فَاِنْ لَّمْ تَبْکُوْا فَتَبَاکُوْا۔ (۸۴)

بے شک قرآن غم و کرب کے ساتھ نازل ہوا ہے، جب اسے پڑھو تو رووٴ اور اگر رو نہ سکو تو کم از کم رونے جیسی شکل ہی بنالیا کرو۔

﴿۱۶﴾ وجد کی بھی دو صورتیں ہیں۔ (۱) بے اختیار ہوگا۔ (۲) یا با اختیار۔

(۱) اگر مغلوب الحال صالحین بغیر کسی قصد و اختیار کے اپنے محبوب مطلق کی یاد پر وجد میں آئیں، اس میں نہ تو انہیں اپنے افعال کی خبر ہو اور نہ ہی حرکاتِ ارادی کا دخل، حتیٰ کہ رعشہ والے مریض کی طرح وہ اسے روکنے پر بھی قادر نہ ہوں۔ تو ایسا وجد ثمراتِ کبریٰ اور دواتِ عظمیٰ ہے۔ (ایسی حالت میں بندہ مرفوع القلم ہو جاتا ہے)۔

البتہ جو مقربینِ بارگاہ ایسے موقع پر بھی حال و کیفیت سے مغلوب نہ ہوں بلکہ خود غالب الحال رہتے ہوئے حرکت و جنبش میں نہ آئیں، ان کا مقام پہلے گروہ سے زیادہ بلند و بالا ہے۔

سچے وجد کی پہچان یہ ہے کہ بندہ اس قدر اپنی ذات سے بے خبر ہو کہ اگر اس کے چہرے پر تلوار چلے تو اسے محسوس نہ ہو، اگر دیوار سے گرے تو پتہ بھی نہ چلے۔

(۸۳) ☆ تفسیر روح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۷ ص ۶۹

(۸۴) ☆ ابن ماجہ، امام ابو عبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ (م ۲۷۳ھ) ابواب اقامۃ الصلوۃ باب فی احسن الصوت بالقرآن ص ۹۶ رقم الحدیث ۱۳۳۷

(۲) اگر اپنے قصد و اختیار کے ساتھ وجد کرے تو مدار نیت پر ہے۔ اگر مقصود ریا کاری ہوتا کہ لوگ اسے نیک سمجھیں اور گروہِ اولیاء سے جانیں تو قطعاً حرام ہے۔ اور اگر نیت اچھی ہو مثلاً اس لئے وجد کرتا ہے کہ صالحین کے احوال کی معرفت نصیب ہو جائے، عشاق کے ساتھ تشبہ حاصل ہو جائے تو تنہائی و خلوت میں جائز و مستحسن ہے، البتہ محفل میں ایسا کرنے سے بچے کیونکہ اس میں ریا کاری کا خدشہ ہے۔

نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ.

جو کسی قوم سے مشابہت اختیار کرے وہ انہی میں سے ہے۔

سچی نیت سے نیکوں کی حالت بناتے بناتے اللہ تعالیٰ کرم فرمائے تو وہ عظیم کیفیت بھی نصیب ہو جاتی ہے۔ (۸۵)

نیز حصولِ کمال کے لئے تکلف کرنا بھی کمال ہی ہوتا ہے۔ جو شخص خود اگرچہ ولی نہ ہوتا ہم اس کا اولیاء اللہ سے مشابہت اختیار کرنا ایسا امر مطلوب ہے جو بہر حال لائقِ توجہ ہے۔ (۸۶)

تنبیہ:

دورِ حاضر میں جو محفلِ سماع مروج ہے کہ اس کا اشتہار و اعلان ہوتا ہے، دعوتِ عام دی جاتی ہے، فاسقوں اور جوان لڑکوں کی شرکت ہوتی ہے، عورتوں کا اختلاط ہوتا ہے اور پھر فواحش کا ارتکاب ہوتا ہے، تالیاں بجائی جاتی ہیں، چیختے چلاتے ہیں، بے ہوشی کا ڈھونگ رچایا جاتا ہے۔ گانے والوں کو باقاعدہ طے شدہ معاوضہ دے کر بلایا جاتا ہے، طبلے، باجے اور دیگر آلاتِ موسیقی بجائے جاتے ہیں، شیطانی خرافات بکے جاتے ہیں۔ اور دیگر محظوراتِ شرعیہ کا ارتکاب ہوتا ہے۔ اس کو قربِ الٰہی کا ذریعہ سمجھنا جہالت و گمراہی ہے، ایسے سماع کے حرامِ قطعی ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔ یہ سماع یقیناً لَهْوَ الْحَدِيْثِ ہے۔ اسے

(۸۵) ☆ تفسیر روح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۷ ص ۲۹

(۸۶) ☆ تفسیر روح المعانی للعلامۃ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج۱۸ ص ۷۴

حلال جاننا حرام کو حلال سمجھنا ہے۔

ایسی محفل میں جتنے لوگ شرکت کریں سب گناہگار، ان سب کا گناہ گانے بجانے والوں پر اور پھر ان سب کا وبال بلانے اور محفل کرانے والوں پر ہوگا اور کسی کے گناہ میں کوئی کمی نہ ہوگی۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

مَنْ دَعَا اِلٰی ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلَ اٰثَامِ مَنْ تَبِعَهٗ لَايَنْقُصُ ذَالِکَ مِنْ اٰثَامِهِمْ شَيْئًا.(۸۷)

جو کسی کو گمراہی کی طرف دعوت دے، جتنے اس کے بلانے پر آئیں ان سب کے برابر اس پر گناہ ہوگا۔ اور اس سے ان کے گناہوں میں کوئی کمی نہ ہوگی۔

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ اولیائے کرام کا سماع جس میں کوئی شی لہو نہیں ہوتی، وہ ان کے درجات کی بلندی اور حصولِ برکت کا ذریعہ ہے۔ تاہم نہ تو حضور ﷺ سے سماع کرنا ثابت ہے اور نہ ہی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا اسے بطورِ تقرب اپنانا ثابت ہے، نیز اکثر اولیائے کرام نے نہ خود سماع کیا اور نہ ہی اسے تقرب الی اللہ کے لئے احسن سمجھا۔ بلکہ سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے تو سماع سے رجوع فرمالیا تھا۔

جب یہ عمائدینِ اسلام اسے اپنے لئے مناسب نہیں سمجھتے تو پھر عام لوگوں کو بھی ان کی روش پر چلتے ہوئے اس سے احتراز کرنا چاہئے۔ نیز زمانہ حال کے سماع میں نہ تو جواز کی شرائط موجود ہوتی ہیں اور نہ ہی آداب ملحوظ ہوتے ہیں۔ ایسے سماع کی حرمت پر امتِ مسلمہ کے تمام اہل حل وعقد مجتمع ہیں۔(۸۸)

(۸۷) ☆ ابو داؤد، امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ) کتاب السنة باب من دعا الی السنة رقم الحدیث ۴۶۰۹

☆ مسلم، امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) کتاب العلم باب من سن سنة حسنة او سیئة الخ رقم الحدیث ۶۷۴۵

☆ ترمذی کتاب العلم باب ماجاء فیمن دعا الی هدی فاتبع او الی ضلالة رقم الحدیث ۲۶۷۴

(۸۸) ☆ التفسیرات الاحمدیه للعلامة احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی، پشاور ص ۶۰۴

☆ تفسیر روح المعانی للعلامة ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ج ۱۸ ص ۶۸

کتب تفاسیر و علوم القرآن :

(۱) احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳

(۲) احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان ج ۳

(۳) تفسیر کبیر للامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ از ہرج ۲۴

(۴) الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت، لبنان ج ۱۳

(۵) انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، مطبوعہ مطبع میمنہ، مصر ج ۲

(۶) تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسیٰ البابی وشرکاہ، مصر ج ۳

(۷) الدر المنثور لحافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت ج ۶

(۸) تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی ج ۵

(۹) حاشیہ شیخ زادہ علی البیضاوی از علامہ محی الدین محمد بن مصطفیٰ قوجوی (م ۹۵۱ھ) مطبوعہ استنبول ترکی

(۱۰) التفسیرات الاحمدیہ للعلامۃ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلّہ جنگی، پشاور

(۱۱) تفسیر روح البیان للعلامۃ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج ۶

(۱۲) تفسیر صاوی للعلامۃ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ ج ۳

(۱۳) تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج ۷

(۱۴) تفسیر روح المعانی للعلامۃ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۱۰

(۱۵) الاتقان فی علوم القرآن از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ ادارہ اسلامیات، لاہور

(۱۶) مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود النسفی ، مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور ج ۲
(۱۷) لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور ج ۳
(۱۸) فتح المنان المشہور بہ تفسیر حقانی از علامہ ابومحمد عبدالحق حقانی دہلوی، مطبوعہ دارالاشاعت تفسیر حقانی، دہلی
(۱۹) تفسیر الطبری للعلامۃ ابوجعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت، لبنان ج ۱۹
(۲۰) کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن از امام احمد رضا قادری (م ۱۳۴۰ھ) مطبوعہ تاج کمپنی لمیٹڈ لاہور
(۲۱) تفسیر ابن عباس، مطبوعہ قم ایران
(۲۲) روائع البیان تفسیر آیت القرآن من القرآن محمد علی صابونی، قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۲
(۲۳) لباب النقول فی اسباب النزول، مصنفہ امام عبدالرحمٰن جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)، مطبوعہ موسسۃ الایمان بیروت
(۲۴) تفسیر البحر المحیط للعلامۃ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت ج ۵
(۲۵) الایضاح لناسخ القرآن ومنسوخہ، مصنفہ امام ابومحمد مکی بن ابی طالب القیسی (م ۴۳۷)، مطبوعہ جدہ
(۲۶) تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر للامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمٰن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ پشاور ج ۳
(۲۷) الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، مصنفہ: الامام ابوالقاسم جاراللہ محمود بن عمر بن محمد زمخشری، التوفی: ۵۳۸ھ، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی ج ۳
(۲۸) تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل، مصنفہ الامام محی السنۃ ابومحمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ، ملتان ج ۳
(۲۹) الفتوحات الالٰہیہ بتوضیح تفسیر الجلالین للدقائق الخفیہ، المعروف بہ حاشیہ الجمل مولفہ علامہ شیخ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی ج ۵
(۳۰) تفسیر الخطیب الشربینی المسمی السراج المنیر فی الدعانۃ علی معرفۃ بعض معانی کلام ربنا الحکیم الخبیر، الامام الشیخ محمد بن احمد الخطیب الشربینی المصری (م ۹۷۷ھ) المکتبۃ الحقانیہ محلہ جنگی، پشاور
(۳۱) الجواہر فی تفسیر القرآن الکریم المسمی تفسیر طنطاوی جوہری تالیف الاستاذ الحکیم طنطاوی جوہری المصری (التوفی ۱۳۵۸ھ)

دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان

(۳۲) تفسیر القرآن العظیم المسمی تاویلات اہل السنۃ تالیف ابی منصور محمد بن محمد بن محمود الماتریدی السمرقندی الحنفی (م ۳۳۳ھ) المکتبۃ الحقانیہ محلہ جنگی، پشاور

(۳۳) تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لابی بکر الحداد الیمنی الحنفی (م ۱۰۴۱ھ) مکتبہ حقانیہ، پشاور ج ۵

(۳۴) تفسیر مجاہد تصنیف ابی الحجاج مجاہد بن جبر القرشی المخزومی (م ۱۰۴ھ) دارالکتب العلمیہ بیروت

(۳۵) املاء مامن بہ الرحمٰن من وجوہ الاعراب والقراءات فی جمیع القرآن تالیف ابی البقاء عبداللہ بن الحسین العکبری (م ۶۱۶ھ) قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ، کراچی

(۳۶) تفسیر الحسن البصری جمعہ دکتور محمد عبدالرحیم، المکتبۃ التجاریۃ، مکۃ المکرمۃ

(۳۷) التفسیر المنیر فی العقیدۃ والشریعۃ والمنہج تالیف الدکتور وھبہ الزحیلی، مطبوعہ المکتبۃ الغفاریۃ کوئٹہ

(۳۸) تفسیر القرآن العظیم المسمی تاویلات اھل السنۃ للامام ابی منصور محمد بن محمد بن محمود الماتریدی السمرقندی الحنفی (م ۳۳۳ء) المکتبۃ الحقانیۃ پشاور

کتب احادیث وشروح احادیث :

(۳۹) صحیح بخاری، امام ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) مطبوعہ خان بک ڈپو لاہور

(۴۰) صحیح مسلم، امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی

(۴۱) سنن ابن ماجہ، امام ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ (م ۲۷۳ھ) مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی

(۴۲) سنن ابوداؤد، امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان

(۴۳) جامع ترمذی، امام ابوعیسی محمد بن عیسی ترمذی (م ۲۷۹ھ) مطبوعہ مجتبائی دہلی ومطبوعہ محمد سعید اینڈ کمپنی کراچی

(۴۴) سنن نسائی، امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب علی نسائی (م ۳۰۳ھ) مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی

(۴۵) موطا امام مالک، امام مالک بن انس اصبحی (م ۱۷۹ھ) مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی

(۴۶) کنز العمال للعلامۃ علی متقی بن حسام الدین ہندی (م ۹۷۵ھ)

(۴۷) سنن دارقطنی، امام علی بن عمر دارقطنی (م ۳۸۵ھ) مطبوعہ نشر السنۃ ملتان

(۴۸) عمدۃ القاری، حافظ بدر الدین محمود بن احمد عینی حنفی (م ۸۵۵ھ) مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ
(۴۹) شرح معانی الآثار، امام ابوجعفر بن محمد طحاوی (م ۳۲۱ھ) مطبوعہ ایچ، ایم سعید اینڈ کمپنی کراچی
(۵۰) صحیح ابن خزیمہ، امام محمد بن اسحاق بن خزیمہ (م ۳۱۱ھ) مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت،، لبنان
(۵۱) المسند، امام احمد بن حنبل (م ۲۴۱ھ) مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت، لبنان
(۵۲) الجامع الصغیر، علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی الحلبی وشرکاۂ مصر
(۵۳) موطا امام محمد، امام محمد بن حسن شیبانی (م ۱۸۹ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کراچی
(۵۴) المسند، امام عبداللہ بن الزبیر حمیدی (م ۲۱۹ھ) مطبوعہ عالم الکتب بیروت
(۵۵) المسند، امام احمد بن حنبل (م ۲۴۱ھ) مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت، لبنان
(۵۶) سنن دارمی، امام ابوعبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی (م ۲۵۵ھ) مطبوعہ دار الکتب العربی، (م ۱۴۰۷ھ)
(۵۷) سنن کبریٰ، امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائی (م ۳۰۳ھ) مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۱ھ
(۵۸) دلائل النبوۃ، امام ابونعیم احمد بن عبداللہ اصبہانی (م ۴۳۰ھ) مطبوعہ دار النفائس بیروت
(۵۹) الخصائص الکبریٰ، حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۰۵ھ
(۶۰) شرح مسلم، علامہ یحییٰ بن شرف نووی (م ۶۷۶ھ) مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی ۱۳۷۵ھ
(۶۱) بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع۔ تالیف امام علاء الدین ابوبکر بن مسعود الکاشانی (م ۵۸۷ھ)، مطبوعہ دار الفکر، بیروت
(۶۲) شعب الایمان للامام ابی بکر احمد بن الحسین بن علی البیہقی (م ۴۵۸ھ) دار الکتب العلمیۃ بیروت
(۶۳) السنن الکبری للامام ابی بکر احمد بن الحسین بن علی البیہقی (م ۴۵۸ھ) دار الکتب العلمیۃ بیروت
(۶۴) صحیح ابن حبان بترتیب ابن بلبان، امیر علاؤالدین علی بن بلبان الفارسی (م ۷۳۹ھ) موسسۃ الرسالۃ بیروت
(۶۵) المستدرک لامام محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری (م ۴۰۵ھ)
(۶۶) مجمع الزوائد الحافظ نور الدین علی بن ابی بکر الہیثمی (م ۸۰۷ھ)
(۶۷) جمع الجوامع الامام الحافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)
(۶۸) کشف الخفاء ومزیل الالباس الامام العلامۃ اسماعیل بن محمد العجلونی (م ۱۱۶۲ھ)

(٦٩) نصب الرایہ ابو محمد عبداللہ بن یوسف الحنفی الزیلعی (م ٧٦٢ھ)

(٧٠) موسوعہ اطراف الحدیث النبوی الشریف ابو ہاجر محمد السعید بن بسیونی زغلول مطبوعہ دار الفکر بیروت

(٧١) الترغیب والترہیب الامام الحافظ زکی الدین عبدالعزیز بن عبدالقوی المنذری (م ٦٥٦ھ)

(٧٢) المعجم الکبیر الحافظ ابی القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی (م ٣٦٠ھ) دار احیاء التراث العربی بیروت

(٧٣) فتح الباری علامہ ابن حجر عسقلانی (م ٨٥٢ھ) دار نشر الکتب الاسلامیہ

(٧٤) مصنف عبدالرزاق لامام عبدالرزاق بن ہمام (م ٢١١ھ) مکتب الاسلامی بیروت

(٧٥) مشکوۃ المصابیح للشیخ ولی الدین محمد بن عبداللہ الخطیب العمری التبریزی

(٧٦) مسند بزار

(٧٧) المسند للامام الحافظ الکبیر ابی بکر عبداللہ بن الزبیر الحمیدی (م ٢١٩ء) المکتبۃ السلفیۃ المدینۃ المنورۃ

(٧٨) المصنف فی الاحادیث والاثار للحافظ عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ الکوفی (م ٢٣٥ء) دار الفکر بیروت

(٧٩) مسند ابو یعلی

کتب لغت:

(٨٠) المنجد، لوئیس معلوف الیسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی

(٨١) مصباح اللغات، ابو الفضل مولانا عبدالحفیظ بلیاوی، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی

(٨٢) صراح، ابو الفضل محمد بن عمر بن خالد المدعو بجمال القرشی، مطبوعہ مطبع مجیدی کانپور

(٨٣) المفردات فی غریب القرآن، علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ٥٠٢ھ)، نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی

(٨٤) المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی (م ٧٧٠ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ الکبریٰ مصر، (١٣٢٥ھ)

(٨٥) القاموس المحیط، علامہ مجد الدین محمد بن یعقوب فیروز آبادی (م ٨١٧ھ) مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت

(٨٦) تاج العروس، علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ١٢٠٥ھ) مطبوعہ مصر

(۸۷) قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ والنظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت

(۸۸) الفروق اللغویۃ، ابو ھلال الحسن بن عبداللہ بن سھل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ

(۸۹) لسان العرب، مولفہ امام ابوالفضل محمد بن مکرم ابن منظور الانصاری المصری مطبوعہ: بیروت، لبنان

متفرق کتب

(۹۰) غیاث الامم فی التیاث الظلم لامام الحرمین ابی المعالی عبدالملک بن عبداللہ الجوینی (م ۱۰۵۸ھ) المکتبۃ العصریۃ بیروت

(۹۱) الاحکام السلطانیہ لامام ابی الحسن علی بن محمد بن حبیب البصری الماوردی (۴۵۰ء) مطبوعہ قاہرہ، مصر

(۹۲) البدایۃ والنہایۃ للامام الحافظ ابی الفداء اسماعیل بن کثیر القرشی الدمشقی (م ۷۷۴ء) المکتبۃ الحقانیۃ پشاور

(۹۳) العطایا النبویۃ فی فتاوی الرضویۃ للامام احمد رضا خان بریلوی